1

الجامع الصحیح

سُنَنِ ترمذی

(مترجم)

تالیف

محدث جلیل امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد صدیق ہزاروی

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان
www.waseemziyai.com

August-2018

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء

شعبہ حفظ: 145

شعبہ ناظرہ: 200

درسِ نظامی: 105

شعبہ تجوید: 11

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ و ناظرہ: 14 اساتذہ

شعبہ درسِ نظامی و تجوید: 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ

باورچی: 2

خادم: 4

چوکیدار: 2

کل طلباء کم و بیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD.BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE:MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA(TRUST)
ACC NO:0050002565700 3 - branchcode:0050

@markazuloloom

waseem ziyai

www.waseemziyai.com

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا

جس نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا

جامع ترمذی (مترجم)

مع

شمائل ترمذی

محدّث جلیل امام ابوعیسیٰ محمّد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

(م ۱۳ رجب ۲۷۹ھ)

مترجم

مولانا علّامہ محمّد صدیق سعیدی ہزاروی

تصحیح وتزیین : سید حامد لطیف چشتی

ناشر

فرید بک سٹال

اردو بازار
لاہور ۲

www.waseemziyai.com

MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

Copyright ©
All Rights reserved
This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

جملہ حقوق محفوظ ہیں
یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرا، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ISBN 969-563-029-4

تزئین وآرائش: سیّد اعجاز احمد رحمہ اللہ تعالیٰ

طبع اول: جمادی الآخر ۱۴۰۴ھ/ ۱۴۸۴ء
طبع دوئم: شعبان ۱۴۲۲ھ/ اکتوبر ۲۰۰۱ء
مطبع: رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور

Farid Book Stall
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۳۱۲۱۷۳۔۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۲۲۴۸۹۹
ای۔میل: info@faridbookstall.com
ویب سائٹ: www.faridbookstall.com

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-FOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عرضِ ناشر

قرآن وحدیث فہمِ دین کے دو ماخذ ہیں۔ اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی حیثیتوں میں پیش آمدہ مسائل کا حل قرآن وحدیث کی تعلیمات میں مضمر ہے۔ حضور فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ کی حیاتِ طیبہ کا ہر لمحہ ہمارے لیے کامل نمونہ اور آپ کی زبان حق ترجمان کا ہر لفظ قرآن کریم کی تفسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ مسلمان کو زندگی کے تمام مراحل میں حضورؐ ہی کے اسوۂ حسنہ اور آپ ہی کے ارشاداتِ عالیہ سے روشنی حاصل ہوتی ہے۔

فرید بکسٹال اور حامد اینڈ کمپنی اب تک اسلامیات کے موضوع پر قرآن وحدیث کے حوالے سے بہت سی کتابیں شائع کر چکا ہے۔ اب تک بخاری شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ، مؤطا امام مالک کے تراجم اُردو میں شائع ہو چکے ہیں۔ اب امام ابوعیسیٰ محمد عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف جامع ترمذی شریف (مع شمائل ترمذی) کا ترجمہ قارئین کے افادہ کے لیے پیش کیا جا رہا ہے۔ کتبِ احادیث میں ترمذی شریف کی حیثیت مسلّم ہے اور اس کی اہمیت پر دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔

مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی کا یہ اُردو ترجمہ وسیع النظری اور جدید اسلوبِ تحریر کا دلکش نمونہ ہے۔ حضرت مترجم جدید و قدیم علوم کے فاضل ہیں۔ علومِ اسلامیہ پر ان کی گہری نظر ہے۔ السنۂ شرقیہ کے سمندروں کے غوّاص وشناور ہیں۔ یقین ہے کہ ان کا یہ ترجمہ ہر طبقۂ فکر کے لوگ پسند کریں گے۔

فرید بک سٹال یہ عظیم کام اپنے قارئین کے تعاون سے انجام دے رہا ہے۔ آئندہ بھی کوشش کی جائے گی کہ کتبِ احادیث کے دوسرے مجموعے اور اسلامیات کی دیگر کتابیں ان دونوں اداروں کے اشتراک وتعاون کے ساتھ زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر قارئین کرام کی نظر افروزی کا باعث بنیں۔

مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی صاحب نے ریاض الصالحین کا ترجمہ بھی مکمل کر دیا ہے، وہ بھی جلد ہی شائع کر دیا جائیگا

والسلام

سید اعجاز احمد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تعارف

از علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور

حضرت مولانا محمد صدیق صاحب سعیدی ہزاروی زید علمہم انتہائی فاضل اور جیّد عالم دین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تدریس، تقریر اور تحریر کی تینوں نعمتوں سے نوازا ہے۔ مولانا محمد صدیق صاحب عصرِ حاضر کے تقاضوں اور جدید اسلوب نگارش سے پوری طرح واقف ہیں۔

تحصیل علم سے ان کی فراغت کے پانچ سال بعد ان کی پہلی کتاب "تعارف علماءِ اہلِ سنّت" کے نام سے سامنے آئی اور اس کے ٹھیک ایک سال بعد انہوں نے صحاح ستہ کی مشہور اور متداول کتاب "جامع ترمذی" کا اردو ترجمہ پیش کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ "ریاض الصالحین"، "شمائل ترمذی"، "حصن حصین" کا اردو ترجمہ اور "طحطاوی علی الدر المختار" اور "معالم التنزیل" پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے حواشی کا ترجمہ بھی کیا۔ نوجوان فارغ التحصیل علماء میں کم از کم میری نظر سے کوئی ایسا عالم نہیں گزرا جو علم دین کی خدمت میں اس تیزی کے ساتھ گامزن ہو اللھم زد فزد۔

آج کل صحاح ستہ کے جو تراجم دستیاب ہیں ان میں سے کسی ترجمہ میں وہ خوبیاں نہیں ہیں جو مولانا کے کیے ہوئے ترجمہ میں موجود ہیں۔ عام طور پر تراجم عربی کے تحت اللفظ ترجمہ کی صورت میں ملتے ہیں جو اردو زبان میں عربی قواعد کی رعایت سے کیے جاتے ہیں ظاہر ہے ہر زبان کا اپنا ایک خاص اسلوب اور منفرد مزاج ہوتا ہے۔ ایک زبان کے قواعد کو دوسری زبان میں خلط ملط کر دینے سے معانی اپنی حلاوت کھو بیٹھتے ہیں۔

مولانا محمد صدیق صاحب نے ترمذی شریف کے ترجمہ میں، اردو زبان کے محاورات اس کے قواعد اور جدید اسلوب کو پیش نظر رکھا ہے اور زبان و بیان میں ادبی چاشنی اور فصاحت و بلاغت کو کسی جگہ بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

امام ترمذی حدیث بیان کرنے کے بعد ائمہ مجتہدین کے مذاہب بھی بیان کرتے ہیں۔ بسا اوقات ایسی احادیث لاتے ہیں جن کے مطابق احناف کا بھی مسلک ہوتا ہے لیکن وہ اس کی تصریح نہیں کرتے۔ مولانا محمد صدیق صاحب ایسے مقامات پر حاشیہ دے کر مسلک احناف کی تصریح کر دی ہے۔ بعض ایسی احادیث لاتے ہیں جو مثلاً مسلک شافعی کی مؤید ہوتی ہیں۔ مولانا نے وہاں حاشیہ دے کر یہ بتلایا ہے کہ اس حدیث پر احناف کا عمل نہیں ہے۔ اور عمل نہ ہونے کی وجہ بھی مختصر بیان کر دی ہے ایسے ہی مقامات پر بعض جگہ حاشیہ میں احناف کی مؤید احادیث کا بھی ذکر کر دیا ہے۔

اسی طرح جو احادیث مسلک اہلسنّت کی مؤید ہیں ان کی نشان دہی کر دی ہے۔ اور جن احادیث کا ظاہر معمولاتِ اہل

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OOMIL ISLAMIA ACADEMY

سنّت کے خلاف ہے ان کی توجیہہ کر دی ہے۔

جامع ترمذی کتب صحاح میں بجائے خود نمایاں خصوصیات کی حامل ہے۔ مولانا کے ترجمہ کی حلاوت اور حاشیہ میں مذکورہ افادات نے اس کتاب کو اُردُو دان طبقہ کے استفادہ کے لیے مزید فیض رساں بنا دیا ہے۔ دراصل یہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم خدمت ہے جو ہر ایک کا نصیب نہیں ہوتی۔ مولیٰ تعالیٰ مولانا محمد صدیق صاحب سعیدی کی اس کاوش کو اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شرف پذیرائی عطا فرمائے اور اپنے فضل خاص سے مولانا محمد صدیق صاحب سعیدی کو دارین کی نعمتوں سے بہرہ اندوز فرمائے۔ (آمین)

جناب سید اعجاز احمد صاحب جو اس کتاب کے ناشر ہیں وہ بھی صد تحسین و تبریک کے لائق ہیں۔ جنہوں نے اپنے جدّ امجد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے ترجمہ پر مولانا کو آمادہ کیا اور ان سے مسلسل زود نویسی کا تقاضا کرتے رہے۔ ترجمہ کے ساتھ ساتھ اس کی کتابت اور تصحیح کراتے رہے تا آنکہ ایک سال میں جامع ترمذی اس دل آویز ترجمہ کے ساتھ منظر عام پر آگئی۔

فرید بک سٹال کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے ڈیڑھ سال کی قلیل مدت میں بے شُمار اسلامی کُتب کو شائع کر کے عوام اہل سُنّت کے لیے دینی کُتب کا ایک گرانقدر سرمایہ مہیا کر دیا ہے۔ اللھم زد فزد۔

میں آخیر میں مترجم اور ناشر دونوں کے لیے دُعا کرتا ہُوں کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو بیش از بیش دین متین کی خدمت کی توفیق ارزانی فرمائے۔ ان کی مساعی کو قبول عام عطا کرے اور اپنے فضل و کرم سے ان پر دارین کی نعمتوں کے ابواب وا کر دے۔ (آمین)

غُلام رسُول سعیدی غفرلہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

علامہ غلام رسول سعیدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

مسلمانوں کے دین کا سرمایہ اور ان کی شریعت کی متاعِ کل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ حیات ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و احوال اور آپ کے شب و روز کے معمولات ہی ان کے لیے سرچشمۂ ہدایت ہیں، صحابۂ کرام نے حضور کی کتابِ زندگی کے ایک ایک ورق کو حفظ کیا، خلوت و جلوت، سفر و حضر اور نجی حالات سے لے کر عام سیاسی معاملات تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا کوئی واقعہ نہیں ہے۔ مگر اس کو حضرات صحابہ نے محفوظ کر لیا۔ وہ حضور کی احادیث کا تذکار کرتے اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک انہیں محفوظ رکھتے۔ ان کے بعد تابعین اور ان کے اتباع نے حفظ اور کتابت کے اس عمل کو جاری رکھا یہاں تک کہ دوسری صدی ہجری کے بعد حدیث کی باقاعدہ تدوین شروع ہوئی اور ابواب و کتب کی ترتیب سے حدیث کی کتابیں مدون ہوئیں۔ یوں ہمارے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع سیرت اور دین کی مکمل تصویر پہنچنے کا اہتمام ہوا۔

اکابر علماء ملت اور اساتید شریعت نے علم حدیث کی تحصیل کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔ انہوں نے بارہا صرف ایک حدیث کی خاطر سینکڑوں میل کا سفر کیا۔ طلب حدیث میں کوئی چیز ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔ وہ اپنے شاگردوں سے بھی احادیث روایت کر لیتے تھے۔ انہوں نے احادیث کو اپنے سینوں میں اور پھر نوشتوں میں محفوظ کیا۔ ناقلینِ حدیث کو پرکھنے کے لیے علم رجال ایجاد کیا اور اس میدان میں حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے، مگر حدیث کے ان عظیم کارناموں کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم کو یہ معلوم ہو کہ علم حدیث کی دین میں کیا اہمیت ہے اور اگر اُمّت کے پاس آج احادیث کا یہ سرمایہ نہ ہوتا تو دین کی کیا شکل و صورت ہوتی۔

ضرورتِ حدیث

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی معیشت کے اصول اور مبادی اجمالاً بیان فرمائے ہیں۔ جن کی تعبیر و تشریح بغیر احادیثِ نبویہ کے ممکن نہیں ہے۔ نیز احکام کی عملی صورت بیان کرنے کے لیے اسوۂ رسول کی ضرورت ہے۔ احادیثِ رسول ہمیں قرآنی احکام کی عملی تصویر مہیا کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں مثلاً صلوٰۃ، زکوٰۃ، تیمم، حج اور عمرہ یہ محض الفاظ ہیں لغت عربی ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتی جو شرع میں مطلوب ہیں، پس اگر احادیثِ رسول موجود نہ ہوں تو ہمارے پاس قرآن کریم کے معانی شرعیہ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حجیّت حدیث

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:

۱۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول — اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

۲۔ ما آتاکم الرّسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا۔ — رسول تم کو جو حکم دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔

۳۔ قل ان کنتم تحبّون اللہ فاتبعونی۔ — آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبّت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔

۴۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ — تمہارے اعمال کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

ان آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہُوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت اور آپ کے افعال کی اتباع قیامت تک کے مسلمانوں پر واجب ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ بعد کے لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کے افعال کا کس ذریعہ سے علم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لیے نمونہ بنایا ہے۔ پس جب تک حضور کی زندگی ہمارے سامنے نہ ہو ہم اپنی زندگی کو حضور کے اسوہ میں کیسے ڈھال سکیں گے۔ اور جبکہ ہمیں اسوۂ رسول پر اطلاع صرف احادیث سے ہی ممکن ہے تو معلوم ہُوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جسطرح صحابہ کے لیے بنفسِ نفیس حضور کی ذات ہدایت تھی اسی طرح ہمارے لیے حضور کی احادیث ہدایت ہیں اور اگر احادیث رسول کو حضور کی دی ہوئی ہدایات اور آپ کے نمونہ کے لیے معتبر ماخذ نہ مانا جائے تو اللہ تعالیٰ کی حجت بندوں پر ناتمام رہے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے لیے صرف قرآن کو کافی قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کے احکام کے ساتھ ساتھ رسول کے احکام کی اطاعت اور اس کے افعال کی اتباع کو بھی لازم قرار دیا ہے اور اس کے اقوال اور افعال کو جاننے کے لیے احادیث کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

احادیث شریفہ کو اگر معتبر نہ مانا جائے تو نہ صرف یہ کہ حضور کی دی ہُوئی ہدایات سے ہم محروم ہوں گے بلکہ قرآن کریم کی دی ہُوئی ہدایات سے بھی ہم مکمل طور پر مستفید نہیں ہو سکیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا لیکن اس کے معانی کا بیان اور اس کے احکام کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دی چنانچہ ارشاد فرمایا:

و انزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم۔ — ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن کریم) نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو بیان کریں کہ ان کی طرف کیا احکام نازل کیے گئے ہیں۔

و یعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ — اور رسول مسلمان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

ممکن ہے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ آیات کے معانی کا بیان اور کتاب و حکمت کی تعلیم صرف صحابہ کے لیے تھی۔ تو میں اوّلاً یہ کہوں گا کہ اسلام صرف صحابہ کا نہیں بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں کا دین ہے اس لیے جس ہدایت کی انہیں ضرورت تھی ہمیں بھی ضرورت ہے۔ ثانیاً صحابہ کرام جب اپنی بلندی مقام اور جناب رسالت مآب سے قرب کے باوجود قرآنی احکام کو سمجھنے کے لیے حضور کے بیان اور آپ کی تعلیم کے محتاج تھے تو بعد کے لوگ تو بدرجہ اولیٰ اس بیان اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تعلیم کی طرف محتاج ہونگے۔ ثالثاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین وآخرین منهم لما یلحقوا بهم۔

وہ ذات جس نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک بہت بڑا رسول بھیجا جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ وہ لوگ پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور بعد کے لوگوں کو جو ابھی پہلوں کے ساتھ لاحق نہیں ہوئے۔

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی جو تعلیم دی ہے وہ صحابہ کے لیے بھی ہے بعد کے لوگوں کے لیے بھی، پس ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کی تعلیم دینا اور آیات کے معانی بیان کرنا جس طرح صحابہ کے لیے تھا اسی طرح قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے بھی ہے اور اگر احادیث کو معتبر نہ مانا جائے تو بعد کے لوگوں کے لیے حضورؐ کی تعلیم اور تزکیہ کا کس طرح ثبوت ہوگا اور اس آیت کا صدق کیسے ظاہر ہوگا۔

آپ ہی سوچئے اگر حضور نہ بتلاتے تو ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ لفظ صلوٰۃ سے یہ ہیئت مخصوصہ مراد ہے مؤذن کی اذان سے لے کر امام کے سلام پھیرنے تک نماز اور جماعت کی تفصیل ہمیں کیونکر معلوم ہوتی اسی طرح حج اور عمرہ کا بیان احرام کہاں سے اور کس دن باندھنا ہے۔ وقوفِ عرفہ طواف زیارت و وداع ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین قرآن میں کہیں نہیں ملتی، حد یہ ہے کہ قرآن میں یہ بھی مذکور نہیں کہ حج کس دن ادا کیا جائے۔ زکوٰۃ کا صرف لفظ قرآن میں مذکور ہے لیکن عُشر اور زکوٰۃ کی کسی تفصیل کا قرآن میں بیان نہیں پھر ان کی شرعی ہیئت کذائی جس سے فرائض واجبات اور آداب کی تمیز ہو قرآن میں کہیں نہیں ملتی۔

قرآن کریم کے بیان کردہ ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین صرف حضور سے ملتی ہے۔ عہدِ رسالت میں صحابہ کو یہ بیان زبان رسالت سے حاصل ہوا اور بعد کے لوگوں کو یہی بیان احادیث نبویہ سے حاصل ہوگا اور جو شخص ان احادیث کو معتبر نہیں مانتا، اس کے پاس قرآن کریم کے مجمل اور مبہم احکام کی تفصیل اور تعیین کے لیے کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح معانی قرآن کے مُبین اور معلم ہیں اسی طرح آپ بعض احکام کے شارع بھی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آپ کی اس حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

یحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث۔

رسول اللہ پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کو حلال اور حرام کیا قرآن میں کہیں ان کا ذکر نہیں ہے۔ ان کا ذکر صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے، حضور نے شکار کرنے والے درندوں اور پرندوں کو حرام کیا۔ دراز گوش اور حشرات الارض کو حرام کیا۔ اور ہمارے لیے ان احکام کا علم صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے اور اگر احادیث رسول کو حجت نہ مانا جائے تو حلت و حرمت کے تمام احکام کے لیے شریعت اسلامیہ متکفل نہیں ہوگی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قرآن کریم کے نفس مضمون کو سمجھنے کے لیے بھی ہمیں احادیث کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی بعض آیات کا نزول کسی خاص واقعہ سے متعلق ہوتا ہے بعض دفعہ کسی خاص سوال کے سبب سے کوئی آیت نازل ہوتی ہے اور بعض مرتبہ مشرکین یا منافقین کی کسی بات کے ردّ میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے کبھی کسی آیت میں عہد رسالت میں ہونے والے کسی واقعہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور کبھی صحابہ کے کسی عمل پر تنبیہ یا اس کی تائید میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے۔ لہٰذا جب تک اس قسم کی تمام آیات کے پس منظر اور اسباب نزول کا علم نہ ہو ان کا کوئی واضح معنی سمجھ میں نہیں آتے اور اگر فہم قرآن کے لیے احادیث نبویہ کو ایک معتبر ماخذ اور حجت نہ مانا جائے تو قرآن مجید کی بعض آیات ایک چیستان اور معمہ بن کر رہ جائیں گی۔

تدوین حدیث

عام طور پر منکرین حدیث یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی تدوین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈھائی سو سال بعد کی گئی ہے اس لیے کتب احادیث قابلِ اعتبار نہیں ہیں لیکن ان کا یہ قول سخت مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے کیونکہ احادیث رسول کی حفاظت اور کتابت کے سلسلہ میں عہدِ رسالت سے لے کر اتباع تبع تابعین تک پورے تسلسل اور تواتر سے کام ہوتا رہا ہے اور ڈھائی سو سال کے اس طویل عرصہ کے کسی وقفہ میں بھی اس کام کا انقطاع نہیں ہوا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابہ کرام نے احادیث کو قلمبند کرنا شروع کر دیا تھا، امام بخاری اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ دیا۔ یمن کے ایک شخص (ابوشاہ) نے آکر عرض کیا۔ اکتب لی یا رسول اللہ، میرے لیے یہ خطبہ لکھ دیجئے آپ نے حکم دیا اکتبوا لابی فلان "اس شخص کے لیے یہ خطبہ لکھ دو"۔[1]

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کو احادیث لکھنے کی عام اجازت تھی۔ انہی سے روایت ہے:

عن عبد اللہ بن عمرو قال کنت أکتب کل شیئ اسمعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ ارید حفظہ فنہتنی قریش وقالوا اتکتب کل شیئ تسمعہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر یتکلم فی الغضب والرضا فامسکت عن الکتابۃ فذکرت ذالک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاومأ باصبعہ الی فیہ فقال اکتب فوالذی نفسی بیدہ مایخرج منہ الاحق[2]

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں حفاظت کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُن کر ہر بات لکھ لیتا تھا۔ قریش نے مجھے منع کیا اور کہا تم حضور سے سُن کر ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ حضور بھی ایک بشر ہیں آپ کبھی خوش ہوتے ہیں اور کبھی ناراض، یہ سُن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ جب حضور سے میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا لکھا کرو، قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے حق کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا۔

---

[1] امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲

[2] امام سلیمان بن اشعث ابوداؤد المتوفی ۲۷۵ھ — سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۵۱۴

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احادیث لکھنے کا تذکرہ کیا ہے فرماتے ہیں :

مامن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احد اکثر حدیثا عنہ منی الا ماکان من عبداللہ بن عمرو فانہ کان یکتب ولا اکتب[1]	صحابہ میں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس حضور کی احادیث محفوظ نہ تھیں سوا عبداللہ بن عمرو کے کیوں کہ وہ احادیث لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

ابوداؤد اور بخاری کی ان روایتوں سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو احادیث قلمبند کیا کرتے تھے رہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی وجہ سے ان کا حافظہ بہت تیز ہوگیا تھا۔ اس وجہ سے وہ احادیث نہیں لکھتے تھے۔ تاہم ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کتب اور صحائف کی شکل میں بھی محفوظ تھیں۔ چنانچہ عمرو بن امیہ بیان کرتے ہیں :

تحدث عند ابی ھریرہ بحدیث فاخذ بیدی الی بیتہ فاراانا کتبا من حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ھذا ھو مکتوب عندی[2]	حضرت ابوہریرہ کے سامنے ایک حدیث پر گفتگو ہوئی تو وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور ہمیں احادیث کی کتابیں دکھائیں اور کہا دیکھو وہ حدیث میرے پاس لکھی ہوئی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہ کے پاس ان کی تمام مرویات لکھی ہوئی محفوظ تھیں، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ ابتداً زمانۂ رسالت میں احادیث نہیں لکھتے تھے حضور کے وصال کے بعد انہوں نے احادیث کو لکھ لیا یا اسی زمانہ میں وہ کسی اور شخص سے ان احادیث کو لکھواتے رہے ہوں گے۔ اور حضرت انس نے تو احادیث لکھ کر حضور کو سنانے کا شرف بھی حاصل کر لیا تھا۔ چنانچہ قتادہ روایت کرتے ہیں :

کان یملی الحدیث حتی اذا اکثر علیہ الناس جاء بمجال من کتب فالقاھا ثم قال ھذہ احادیث سمعتھا و کتبتھا عن رسول اللہ و عرضتھا علیہ۔	حضرت انس احادیث لکھوایا کرتے تھے اور جب لوگ زیادہ تعداد میں آئے تو وہ اپنا صحیفہ لے کر آئے اور اس کو ان کے آگے رکھ کر فرمایا یہ وہ احادیث ہیں جن کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر لکھا اور انہیں میں آپ پر پیش کر چکا ہوں۔

(تفسیر العلم ص ۹۶ - ۹۵)

---

[1] امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۱ ص ۲۱۷

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حضرت عبداللہ بن عمر بھی احادیث کو لکھ کر صحائف میں محفوظ رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ روایت ہے:

یروی ان عبداللہ بن عمر کان اذا خرج الی السوق نظر فی کتبہ وقد اکد الراوی ان کتبہ ھذہ کانت فی الحدیث۔

روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب کبھی بازار جاتے تو اپنی کتابوں کو دیکھ لیتے تھے راوی تاکیداً کہتے ہیں کہ ان کی وہ کتابیں احادیث پر مشتمل تھیں۔

(الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع ص ۱۰۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرت ابوہریرہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عمر کے بارے میں آپ کی نظر سے مستحکم حوالے گذر چکے ہیں کہ یہ حضرات عہدِ رسالت میں احادیث کو صحائف میں لکھ کر محفوظ کرلیا کرتے تھے اب ہم آپ کے مطالعہ میں ایک ایسا حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ سرکار کے زمانہ اقدس میں بالعموم صحابہ کرام احادیث لکھ کر محفوظ کرلیا کرتے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں:

کان عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناس من اصحابہ وانا معھم وانا اصغر القوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار فلما خرج القوم قلت کیف تحدثون عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد سمعتم ما قال وانتم تنھمکون فی الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحکوا وقالوا یا ابن اخینا ان کل ما سمعنا منہ عندنا فی کتاب۔[1]

میں دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر تھا اور میں ان سب سے عمر میں کم تھا۔ حضور نے فرمایا جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، جب لوگ باہر نکلے تو میں نے ان سے کہا کہ حضور نے حدیث کے معاملہ میں کتنی شدید وعید فرمائی ہے اور آپ لوگ بھی بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں یہ سن کر وہ لوگ ہنسے اور کہنے لگے اے بھتیجے ہم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ سب ہمارے پاس لکھا ہوا محفوظ ہے۔

ان احادیث سے یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ احادیث کو لکھنے اور محفوظ کرنے کا کام عہدِ رسالت میں شروع ہوچکا تھا اور صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے افعال اور احوال قلمبند کیا کرتے تھے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ بعض احادیث میں لکھنے کی جو ممانعت آئی ہے وہ بعض مواقع کے ساتھ مخصوص ہے، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صورتوں میں لکھنے سے منع فرمایا تھا جن میں قرآن اور حدیث کے اشتباہ کا احتمال تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد دورِ صحابہ میں تابعین نے صحابہ کی مرویات کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کیا۔ حضرت ابوہریرہ جن سے پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) احادیث مروی ہیں انہوں نے بے شمار شاگرد پیدا کئے

---

[1] حافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی المتوفی ۸۰۷ھ مجمع الزوائد (ج ۱ ص ۲-۱۵۱)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اوران لوگوں نے ان احادیث کو لکھ کر محفوظ کیا اور یہ سلسلہ روایت آگے بڑھایا، چنانچہ مسند دارمی میں ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے بشیر بن نہیک نے آپ کی روایات کو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے دو ہزار چھ سو ساٹھ (۲۶۶۰) احادیث مروی ہیں ان کی روایات کو دوسرے شاگردوں کے علاوہ کریب نے محفوظ کر لیا تھا[۱] اور حضرت انس جو کہ دو ہزار دو سو چھیاسی احادیث کے راوی ہیں ان کے بارے میں مسند دارمی میں ہے کہ ان کی مرویات کو ابان نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) احادیث کی روایت کرتی ہیں ان کی احادیث کو عروۃ بن الزبیر نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا[۲]۔ حضرت عبداللہ بن عمر جو ایک ہزار چھ سو تیس احادیث کی روایت کرتے ہیں، طبقات ابن سعد اور دارمی میں ہے کہ ان کی روایات کو نافع نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا اور حضرت جابر جو ایک ہزار پانچسو چالیس (۱۵۴۰) احادیث کے راوی ہیں۔ ان کی مرویات کو قتادہ بن دعامۃ سروسی نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا[۳]۔

مذکورۃ الصدر سطور میں چند مثالیں پیش کی ہیں ورنہ صحابہ کرام سے احادیث کا سماع اور روایت کرنے والے تمام حضرات احادیث کو ضبط تحریر میں لے آئے تھے۔ پہلی صدی ہجری کے آخیر تک اسی طرح متفرق طور پر کتابت کے سہارے تدوین حدیث کا کام آگے بڑھتا رہا، احادیث کے یہ صحائف اور نوشتے کسی نقطہ پر مشترک اور کسی جہت سے مجمع نہ تھے۔ بغیر کسی ترتیب کے تابعین کرام نے اپنی اپنی مرویات کو اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ کر رکھا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ خلافت آیا اور انہوں نے احادیث کو یکجا کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ اس کام کے لیے انہوں نے معتمد اور مستند علماء کی ایک کمیٹی مقرر کی جن میں ابوبکر بن محمد بن عمر بن حزم، قاسم بن محمد بن ابی بکر اور ابوبکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبداللہ بن شہاب زہری کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

عمر بن عبدالعزیز نے مختلف علاقوں سے احادیث کا لکھا ہوا ذخیرہ جمع کیا اور ابن شہاب زہری نے ان احادیث کو ترتیب دیا تہذیب سے منظم اور منضبط کیا[۴]۔ احادیث کو جمع اور منظم کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کو سند کے ساتھ بیان کرنے کی ابتداء بھی ابن شہاب زہری نے کی ہے[۵]۔ اسی وجہ سے ان کو علم اسناد کا واضع کہا جاتا ہے۔

احادیث کی ترتیب اور تہذیب کا جو کام ابن شہاب زہری نے شروع کیا تھا، اس کام کو ان کے مایہ ناز تلامذہ برابر آگے بڑھاتے رہے، یہاں تک کہ دوسری صدی کے اخیر میں ان کے ایک نامور شاگرد امام مالک بن انس اصبحی نے احادیث کو باب وار ترتیب دے کر پہلا مجموعہ حدیث، موطا کے نام سے پیش کر دیا۔

۱۔ محمد بن سعد کاتب واقدی — طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۱۶

۲۔ علامہ جلال الدین الخوارزمی — الکفایۃ ص ۲۲۹

۳۔ محمد بن سعد کاتب واقدی — طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۷۲

۴۔ حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ — تدریب الراوی ص ۷۳

۵۔ تقدمۃ المعرفۃ الکتاب الجرح والتعدیل ص ۲۰

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مؤطا امام مالک کے علاوہ امام اعظمؒ نے اپنی مرویات کو کتاب الآثار کے نام سے پیش کیا جس کو ان کے لائق اور قابل صد فخر تلامذہ نے الگ الگ روایت کیا ہے ان حضرات کے علاوہ دوسری صدی کے جن دوسرے متعدد بزرگ مصنفین نے فن حدیث میں کتابیں پیش کی ہیں ان میں سے بعض کی کتابیں یہ ہیں : سنن ابوالولید (۱۵۱ھ) جامع سفیان ثوری (۱۶۱ھ) مصنف ابی سلمۃ (۱۶۷ھ) مصنف ابی سفیان (۱۹۷ھ) جامع سفیان بن عیینہ (۱۹۸ھ) اور تیسری صدی کے جن مصنفین نے حدیث کی کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے بعض حضرات کی کتابیں یہ ہیں۔ کتاب الام للشافعی (۲۰۴ھ) مسند احمد بن حنبل (۲۴۱ھ) الجامع الصحیح للبخاری (۲۵۶ھ) الجامع للمسلم (۲۶۱ھ) سنن ابوداؤد (۲۷۵ھ) الجامع للترمذی (۲۷۹ھ) سنن ابن ماجہ (۲۷۳ھ)۔

مضبوط اور مستحکم حوالہ جات کی روشنی میں ہم نے آپ کے سامنے عہد رسالت سے لے کر صحاح ستہ کے مصنفین تک تدوین حدیث کا ایک مربوط جائزہ پیش کر دیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ رسالت سے لے کر اتباع تبع تابعین تک ہر دور میں احادیث کو قلمبند کیا جاتا رہا اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک ہر طرح سے حدیث کی حفاظت کی جاتی رہی نیز ہر دور میں لوگوں نے اپنے زمانہ کے مخصوص تقاضوں اور تصنیف وتالیف کے رجحانات کو سامنے رکھ کر احادیث کی تدوین کی۔ یہاں تک کہ تیسری صدی میں مصنفین صحاح ستہ نے پہلے لوگوں کی خوبیوں کو نئے اضافوں کے ساتھ ضم کر کے ایک جامع اسلوب کے ساتھ اپنی تصانیف کو پیش کیا۔

حدیث کی ضرورت حجیت اور تدوین پر بحث کرنے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کی تعریف اور اس کی اقسام وغیرہ پر بھی گفتگو کر لی جائے۔

تعریف حدیث

علم حدیث کی دو قسمیں ہیں، علم حدیث روایۃً اور علم حدیث درایۃً حدیث از روئے روایت اس علم کو کہتے ہیں جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال[1] اور اوصاف کی معرفت حاصل ہو۔ اس علم کا موضوع خود حضور کی ذات مقدسہ ہے۔ اور علم حدیث از روئے درایت وہ علم ہے جس سے راوی اور مروی عنہ کے حالات بحیثیت رد اور قبول معلوم ہوں۔ اس علم کا موضوع راوی اور مروی عنہ ہیں۔

اقسام حدیث

حدیث کی تعریف کے بعد اس کی بعض ضروری اقسام کی تعریف پیش کی جاتی ہے۔

مرفوع : جس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

موقوف : جس حدیث میں صحابہ کرام کے اقوال، احوال اور تقریرات کا بیان ہو۔

مقطوع : جس حدیث میں تابعین کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

---

[1] حضور کی تقریرات بھی احوال میں شامل ہیں۔ سعیدی غفرلہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

متصل : جس حدیث کی سند سے کوئی راوی ساقط نہ ہو۔

معلق : جس حدیث کی سند کے شروع سے رواۃ کو حذف کر دیا جائے خواہ یہ حذف بعض کا ہو یا کل کا۔

مرسل : جس حدیث کی سند کے اخیر سے راوی کو ساقط کر دیا جائے مثلاً تابعی حضور سے روایت کرے اور صحابی کو چھوڑ دے۔

معضل : درمیان سند سے دو متوالی راویوں کو چھوڑ دیا جائے۔

منقطع بمعنی اخص : دو سے زیادہ راویوں کو سند میں ایک جگہ سے یا دو راویوں کو متعدد جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔

مضطرب : سند یا متن حدیث میں زیادتی، نقصان یا تقدیم و تاخیر کر دی جائے۔

مدرج : متن حدیث میں راوی اپنا یا غیر کا کلام ملا دے۔

شاذ : جس میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔ (اس کا مقابل محفوظ ہے)۔

منکر : زیادہ ضعیف راوی جس روایت میں کم ضعیف کی مخالفت کرے۔ (اس کا مقابل معروف ہے)۔

معلل : جس حدیث میں علت خفیہ قادحہ ہو مثلاً حدیث مرسل کو موصولاً روایت کیا جائے۔

صحیح لذاتہ : جس حدیث کے تمام راوی متصل، عادل، تام الضبط ہوں اور وہ حدیث غیر شاذ اور غیر معلل ہو،

صحیح لغیرہ : جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔

حسن لذاتہ : جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری نہ ہو۔

حسن لغیرہ : جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو لیکن یہ کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔

ضعیف : جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو۔ اور تعدد طرق سے وہ کمی پوری نہ ہو۔

متروک : جس حدیث کی سند میں کوئی راوی متہم بالکذب ہو۔

موضوع : جس حدیث کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جس سے وضع فی الحدیث ثابت ہو۔

غریب : جس حدیث کی سند کا کوئی راوی سلسلہ سند کے کسی شیخ سے روایت میں منفرد ہو۔

عزیز : جس حدیث کے دو راوی ہوں پھر سلسلہ سند کے ہر راوی سے کم از کم دو شخص روایت کرتے ہوں۔

مشہور : جو حدیث دو سے زیادہ طرق سے مروی ہو۔ (یعنی سلسلہ سند میں کسی شیخ سے بھی تین سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کم راوی نہ ہوں) اور یہ زیادتی حد تواتر سے کم ہو۔[1]

متواتر : جو حدیث ہر دور میں اتنے کثیر طرق سے مروی ہو کہ ان روایات کا توافق علی الکذب عادۃً محال ہو۔

اقسام کُتبِ حدیث | کتب حدیث کی انواع اور اقسام کافی زیادہ ہیں یہاں پہ بعض ضروری اقسام کو بیان کیا جارہا ہے۔

صحیح : جس کتاب کے مصنف نے صرف احادیثِ صحیحہ کا التزام کیا ہو جیسے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ۔

جامع : جس کتاب میں آٹھ عنوانوں کے تحت احادیث لائی جائیں اور وہ یہ ہیں۔ سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط، مناقب جیسے بخاری اور ترمذی وغیرہ۔

سنن : جس کتاب میں فقط احکام سے متعلق احادیث ہوں جیسے سنن ابوداؤد و نسائی۔

مسند : جس کتاب میں ترتیب صحابہ سے احادیث لائی جائیں۔ جیسے مسند احمد بن حنبل۔

معجم : جس کتاب میں ترتیب شیوخ سے احادیث لائی جائیں جیسے معجم طبرانی۔

مستخرج : جس کتاب میں کسی اور کتاب کی احادیث کو ثابت کرنے کے لیے ان احادیث کو مصنف کتاب کے شیخ یا شیخ الشیخ کی دیگر اسناد سے وارد کیا جائے۔ جیسے مستخرج لابی نعیم علی البخاری۔

مستدرک : جس کتاب میں مختلف ابواب کے تحت ان احادیث کو لایا جائے جو ان ابواب میں کسی اور مصنف سے رہ گئی ہوں جیسے حاکم کی مستدرک علی الصحیحین۔

رسالہ : جس کتاب میں جامع کے آٹھ عنوانوں میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث ہوں جیسے امام احمد کی کتاب الزہد آداب میں اور ابن جریر طبری کی کتاب تفسیر میں۔

جز : جس کتاب میں صرف ایک موضوع پر احادیث ہوں جیسے امام بخاری کی جزء القراۃ خلف الامام۔

اربعین : جس کتاب میں چالیس احادیث ہوں جیسے اربعین نووی۔

امالی : جس کتاب میں شیخ کے املاء کرائے ہوئے فوائد حدیث ہوں جیسے امالی امام محمد۔

اطراف : جس کتاب میں حدیث کا صرف وہ حصہ ذکر کیا جائے جو بقیہ پر دلالت کرے۔ اور پھر اس حدیث کے تمام طرق اور اسانید بیان کر دیئے جائیں یا بعض کتب مخصوصہ کی اسانید بیان کی جائیں۔ جیسے اطراف الکتب الخمسۃ لابی العباس اور اطراف المزی۔

طبقات کُتبِ حدیث | شاہ ولی اللہ نے کتب حدیث کی صحت، شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے چار طبقے بیان کیے ہیں جن کو ہم تلخیص کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں۔

---

[1] غریب، عزیز اور مشہور ان میں سے ہر قسم کو خبر واحد کہا جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۔ پہلا طبقہ ان کتابوں کا ہے جن کی صحت، شہرت اور مقبولیت سب سے زیادہ ہے جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم اور موطا امام مالک۔

۲۔ دوسرا طبقہ ان کتابوں کا ہے۔ جو صحت، شہرت اور مقبولیت میں پہلے طبقہ کے قریب ہے۔ اس طبقہ کی اکثر کتابوں میں اکثر احادیث صحیح اور حسن ہیں۔ بعض ضعیف روایات بھی آگئی ہیں لیکن ان کا ضعف بیان کر دیا گیا ہے جیسے جامع ترمذی، سنن ابوداؤد اور سنن نسائی۔

۳۔ اس طبقہ میں ان مصنفین کی کتابیں ہیں جو امام بخاری اور مسلم پر مقدم، ان کے معاصر یا ان کے مقارب تھے۔ حدیث میں ان کی فنی مہارت تو مسلم تھی لیکن ان کی تصانیف میں دوسرے طبقہ کی بنسبت ضعیف روایات زیادہ بلکہ بعض ایسی احادیث بھی ہیں جو متہم بالوضع ہیں جیسے مسند شافعی، سنن ابن ماجہ، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن دارمی، سنن دارقطنی، سنن بیہقی اور تصانیف طبرانی۔

۴۔ چوتھے طبقہ میں ان متاخرین علماء کی کتابیں ہیں جن کی روایت کردہ احادیث کا قرون اولیٰ میں ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے دو ہی مطلب ہیں یا تو متقدمین کو ان احادیث کی اصل نہیں مل سکی اور یا انہوں نے ان روایات میں کوئی علت خفیہ دیکھ کر ترک کر دیا۔ جیسے دیلمی، ابونعیم اور ابن عساکر وغیرہ کی تصانیف۔

مراتب اربابِ حدیث

سطور ذیل میں مراتب اربابِ حدیث کا بیان کیا جاتا ہے۔

طالب : حدیث کا متعلم۔

شیخ : حدیث کے معلم کو محدث یا شیخ کہتے ہیں۔

حافظ : جس شخص کو ایک لاکھ احادیث متناً و سنداً اور اس کے روایت کے احوال جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حجۃ : جس شخص کو تین لاکھ احادیث متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حاکم : جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حدیث ضعیف کے افراد

جب حدیث کی سند میں کوئی طعن یا جرح پائی جائے تو وہ حدیث باعتبار سند کے مطعون اور مجروح ہو جاتی ہے۔ سطور سابقہ میں اس کی چند اقسام بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً مضطرب، منقطع، معلول، منکر، متروک، مبہم وغیرہم طعن کی یہ تمام اقسام حدیث ضعیف میں داخل ہیں البتہ ان کے مراتب میں فرق ہوتا ہے اور حدیث متروک یعنی جس کا راوی متہم بالکذب ہو باقی اقسام کی بنسبت زیادہ شدید ضعف کی حامل ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث کی سند میں متعدد وجوہ طعن ہوں مثلاً وہ حدیث معلول بھی ہو منکر بھی اور متروک بھی لیکن متعدد وجوہ طعن جمع ہونے کے باوجود بھی وہ حدیث ضعیف ہی رہے گی البتہ جس قدر وجوہ طعن زیادہ ہوں گے اس کا ضعف بڑھتا جائے گا۔ بتلانا یہ مقصود ہے کہ سند میں طعن اور جرح کی زیادتی اس کے وضع اور بطلان کو مستلزم نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہوتی حدیث کو صرف اس وقت موضوع قرار دیا جائے گا۔ جب اس کی سند میں کوئی وضاع راوی آجائے۔

غیر صحیح کی تحقیق

بعض دفعہ محدثین حضرات کسی سند کے بارے میں لکھتے ہیں لایصح یعنی یہ سند صحیح نہیں ہے اس جملہ سے بعض ناواقف لوگ یہ مغالطہ کھاتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع یا باطل ہے حالانکہ اصطلاح محدثین میں صحیح، غلط یا باطل کا مقابل نہیں ہوتا بلکہ صحیح کے مقابلہ میں صحیح لغیرہ حسن لذاتہ حسن لغیرہ اور ضعیف یہ سب شامل ہیں۔ اور جب وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے یہ صحیح لذاتہ نہیں ہے اور ایسی صورت میں یہ صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ یا حسن لغیرہ ہو سکتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صحت کی نفی تو ضعف کو بھی مستلزم نہیں چہ جائیکہ صحت کی نفی سے وضع یا بطلان کا حکم لازم آئے اس مبحث کی نفیس تحقیق اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے رسالہ منیر العینین میں بیان فرمائی ہے۔

متن اور سند میں احکام کا فرق

راوی کی مجروحیت اور وجوہ طعن کا تعلق سند سے ہوتا ہے۔ متن حدیث کا حکم دوسرے قرائن کے اعتبار سے کیا جاتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک وضاع راوی بیان کرے۔ پس اس سند کے اعتبار سے تو اس حدیث کو موضوع کہا جائیگا لیکن فی نفسہ وہ حدیث موضوع نہیں کہلائے گی البتہ جب کسی حدیث کی سند میں کوئی وضاع راوی ہو اور اس حدیث کا متن کسی طریقہ سے ثابت نہ ہو تو وہ حدیث مطلقاً موضوع کہلائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ علامہ شمس الدین ذہبی میزان الاعتدال میں بیان فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے عن ابراھیم بن موسیٰ المزوری عن مالك عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ حدیث طلب العلم فریضۃ کو موضوع فرمایا علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے موضوع ہے ورنہ نفس حدیث دیگر طرق ضعیفہ سے ثابت ہے۔ اسی طرح تمہید میں حافظ ابن البر نے حدیث الصلوٰۃ بسواك خیر من سبعین صلاۃ کو باطل کہا ہے لیکن علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ حکم بھی اس خاص سند کے اعتبار سے ہے۔

اسی طرح حدیث ضعیف میں بھی ضعف کا حکم باعتبار سند کے ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک ضعیف راوی بیان کرے پس سند کے اعتبار سے وہ حدیث ضعیف کہلائے گی۔ لیکن متن حدیث کا یہ حکم نہیں ہوگا علامہ نووی فرماتے ہیں:

ان روایات الراوی الضعیف یکون فیه الصحیح والضعیف والباطل فیکتبونها ثم یمیز اهل الحفظ والاتقان بعض ذالك من بعض وذالك سهل علیهم معروف عندهم وبهذا احتج السفیان الثوری حین

ضعیف راوی کی روایات میں صحیح، ضعیف اور باطل ہر قسم کی احادیث ہوتی ہیں۔ محدثین ان تمام روایات کو لکھ لیتے ہیں پھر اہل علم ان کو تمیز دیتے ہیں اور یہ ان کے لیے آسان ہے۔ اسی دلیل سے سفیان ثوری نے اس وقت استدلال کیا۔ جب ان سے کلبی کی روایات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نہی عن الروایۃ عن الکلبی فقیل لہ انت تروی عنہ فقال انا اعرف صدقہ من کذبہ۔[1]

قبول کرنے پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے کہا میں اس کے صدق اور کذب میں تمیز کر لیتا ہوں۔

حدیث موضوع کا حکم

حدیث موضوع سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی حدیث موضوع کو بغیر بیان وضع کے بیان کرنا جائز ہے۔ ایک حدیث متعدد ضعیف اسناد سے بیان کی جائے تو وہ قوی ہو جاتی ہے لیکن اگر ایک حدیث متعدد موضوع اسانید سے بیان کی جائے تو وہ پھر بھی موضوع رہتی ہے کیونکہ شر کے ساتھ شر مل جائے تو وہ پھر بھی شر ہی رہتا ہے۔

احادیث سے ثابت ہونیوالے اُمور کی تفصیل

احادیث سے جو مسائل اور احکام ثابت ہوتے ہیں جن کا تعلق حلت اور حرمت کے ساتھ ہو وہ چار قسم کے ہیں (۱) عقائد قطعیہ جیسے توحید و رسالت اور مبدأ و معاد (۲) عقائد ظنیہ جیسے انبیاء کی ملائکہ پر فضیلت اور قبر کے احوال۔

عقائد قطعیہ : ان کے اثبات کے لیے حدیث متواتر ہونی چاہیئے۔ عام ازینکہ تواتر لفظی ہو یا معنوی۔

عقائد ظنیہ : ان کے اثبات کے لیے اخبار آحاد کافی ہیں۔

احکام : ان کے اثبات کے لیے حدیث صحیح ہونی چاہیئے یا کم از کم یہ کہ وہ حدیث حسن لغیرہ سے کم نہ ہو۔

فضائل و مناقب : اس باب میں بالاتفاق احادیث ضعیفہ کا بھی اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی فرماتے ہیں:

انہم قد یرد ون عنہم احادیث الترغیب و الترھیب و فضائل الاعمال و القصص و احادیث الزھد و مکارم الاخلاق و نحو ذالک مما لا تتعلق بالحلال و الحرام و سائر الاحکام و ھذا الضرب من الحدیث یجوز عند اھل الحدیث و غیرھم التساھل فیہ و روایۃ ماسوی الموضوع منہ و العمل بہ لان اصول ذالک

حضرات محدثین ضعیف راویوں سے ترغیب، ترہیب، فضائل اعمال، قصص زہد اور مکارم اخلاق میں احادیث روایت کرتے ہیں اور حلال و حرام کے احکام میں ان سے اصلاً روایت نہیں کرتے اور اس قسم کی احادیث میں ضعیف راویوں سے روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا صحیح اور شرع میں ثابت ہے اور احکام سے متعلق حدیث میں جب

---

[1] ابو ذکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم للنووی علی مسلم ج ۱ ص ۲۱

صحیحۃ مقررۃ فی الشرع معروفۃ عند اھلہٗ وعلی کل حال فان الائمۃ لایردون عن الضعفاء شیأ یحتجون بہ علی انفرادہ فی الاحکام۔

کوئی ضعیف راوی متفرد ہو تو اس کی روایت سے ہرگز استدلال نہیں کیا جاتا۔

علامہ نووی کی اس عبارت سے ظاہر ہوگیا کہ فضائل اور مناقب میں ضعیف روایات کو قبول کیا جاتا ہے اور ان کے مقتضیٰ پر عمل بھی ہوتا ہے البتہ احکام میں ضعاف کا اعتبار نہیں ہوتا۔ لیکن بعض صورتوں میں احتیاط کے پیش نظر احکام میں بھی ضعیف روایات کا اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی لکھتے ہیں۔

قال العلماء من المحدثین والفقہاء وغیرھم یجوز ویستحب العمل فی الفضائل والترغیب والترھیب بالحدیث الضعیف مالم یکن موضوعا واما الاحکام کالحلال والحرام والبیع والنکاح والطلاق وغیر ذالک فلایعمل فیھا الا بالحدیث الصحیح او الحسن الا ان یکون فی احتیاط فی شیئ کما اذا ورد حدیث ضعیف بکراھۃ بعض البیوع او الانکحۃ۔[1]

حضرات محدثین، فقہاء اور دیگر علماء کرام فرماتے ہیں کہ فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب میں حدیث ضعیف پر عمل کرنا مستحب ہے جبکہ وہ موضوع نہ ہو لیکن حلال اور حرام کے احکام مثلاً، بیع، نکاح اور طلاق وغیرہ میں حدیث صحیح یا حسن کے سوا اور کسی پر عمل درست نہیں الّا یہ کہ اس میں احتیاط ہو مثلاً بیع یا نکاح کی کراہت میں کوئی حدیث ضعیف وارد ہو۔

حدیث ضعیف کی تقویت

فضائل اعمال اور باب مناقب میں عموماً احادیث ضعیفہ کا اعتبار کیا جاتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر ان بعض قرائن کا ذکر کر دیا جائے جن کی بنا پر حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے اور اس کا ضعف جاتا رہتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو وہ حسن لغیرہ ہو جاتی ہے چنانچہ تمام مستند اصول حدیث کی کتابوں میں یہ مسئلہ مرقوم ہے محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام نے بھی فتح القدیر (ج ۱ ص ۲۴۸ مطبع مصر) میں اس کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے اور علامہ شعرانی لکھتے ہیں:

وقد احتج جمھور المحدثین بالحدیث الضعیف اذا کثرت طرقہ ولحقوہ بالصحیح تارۃ وبالحسن اخری۔[2]

جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو جمہور محدثین اس سے استدلال کرتے ہیں اور اس کو گاہ صحیح کے ساتھ اور گاہ حسن کے ساتھ لاحق کرتے ہیں۔

---

[1] ابو ذکریا یحیٰی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ — شرح مسلم للنووی علی مسلم ج ۱ ص ۲۱

[2] امام عبد الوہاب الشعرانی — میزان الشریعۃ الکبریٰ ج ۱ ص ۶۸

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

دوسری صورت یہ ہے کہ جب کسی حدیث ضعیف کے موافق مجتہدین میں سے کسی کا قول مل جائے تو اس سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں :

ان المجتہد اذا استدل بحدیث کان تصحیحاله کما فی التحریر وغیرہ۔[1]

مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو اس کا استدلال بھی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے جس طرح تحریر میں امام ابن ہمام نے تحقیق فرمائی ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی حدیث ضعیف کے موافق اہل علم میں سے کسی کا قول ہو تو اس سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے چنانچہ امام ترمذی حدیث : اذا تی احدکم الصلوٰۃ والامام علی حال الحدیث کے تحت لکھتے ہیں : ھذا حدیث غریب لا نعرف احدا اسندہ الا ما روی من ھذا الوجہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم۔ ملا علی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں :

قال النووی اسنادہ ضعیف نقلہ میرک فکان الترمذی یرید تقویۃ الحدیث بعمل اھل العلم[2]

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور امام ترمذی اہل علم کے عمل سے اس حدیث کی تقویت کا ارادہ فرما رہے ہیں۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ بعض اوقات صالحین کے عمل سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ صلوٰۃ التسبیح جس روایت سے ثابت ہے وہ حدیث ضعیف ہے اور حاکم اور بیہقی نے اس کی تقویت کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ عبداللہ بن المبارک کے عمل کی وجہ سے یہ حدیث تقویت پا گئی۔ چنانچہ مولانا عبدالحی لکھتے ہیں :

قال البیہقی کان عبداللہ بن المبارک یصلیھا وتد اولھا الصالحون بعضھم عن بعض وفی ذالک تقویۃ للحدیث المرفوع۔[3]

علامہ بیہقی لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک صلوٰۃ تسبیح پڑھا کرتے تھے اور بعد کے تمام علماء اس کو ایک دوسرے سے نقل کر کے پڑھتے رہے اس وجہ سے اس حدیث مرفوع کو تقویت حاصل ہو گئی۔

اس کے علاوہ تجربہ اور کشف سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری نے اسی بحث میں ابن عربی کے کشف سے ایک حدیث کی تقویت کا واقعہ بیان کیا ہے۔

روایات مختلفہ میں مذاق ائمہ

جب کسی ایک مسئلہ پر متعدد متعارض روایات وارد ہوں تو اس سلسلہ میں تتبع اور تلاش سے جو ائمہ اربعہ کا مسلک معلوم ہو سکا ہے

---

[1] علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ — رد المحتار ج ۴ ص ۱

[2] ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ — مرقاۃ ج ۳ ص ۹۸

[3] مولانا عبدالحی لکھنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ — الآثار المرفوعۃ ص ۲۳

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وہ یہ ہے کہ امام اعظم ایسی صورت میں روایات کے درمیان تطبیق دیتے ہیں اور حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ ہر روایت پر کسی نہ کسی صورت میں عمل ہو جائے اور جب تطبیق نہ ہو سکے تو اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اسلام اور اصول روایت کے قریب تر ہو۔ امام شافعی ایسی شکل میں قوتِ سند کے لحاظ سے کسی ایک روایت کو لیتے ہیں اور باقی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ امام مالک تعارض کی صورت میں اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اہل مدینہ کے تعامل کے موافق ہو اور امام احمد متقدمین کی اکثریت کا لحاظ کرتے ہیں۔

مشہور حفاظ

سطور ذیل میں ہم چاروں مسلکوں کے مشاہیر حفاظ کے اسماء پیش کر رہے ہیں۔

احناف : حافظ ابوبشر دولابی، حافظ اسحاق بن راہویہ، حافظ ابوجعفر طحاوی، حافظ ابن ابی العوام سعدی، حافظ ابومحمد حارثی، حافظ عبدالباقی، حافظ ابوبکر رازی جصاص، حافظ ابونصر کلاباذی، حافظ ابومحمد سمرقندی، حافظ شمس الدین سروجی، حافظ قطب الدین حلبی، حافظ علاؤ الدین ماردینی، حافظ جمال الدین زیلعی، حافظ علاؤ الدین مغلطای، حافظ بدر الدین عینی، حافظ قاسم بن قطلوبغا وغیرہم۔

شوافع : حافظ دارقطنی، حافظ بیہقی، حافظ خطابی، حافظ عز الدین ابن سلام، حافظ ابن دقیق العید، حافظ عراقی، حافظ ذہبی، حافظ مزی، حافظ ابن اثیر جزری، سبکی، ہیثمی، ابن حجر وغیرہم۔

مالکیہ : حافظ حسین بن اسماعیل، حافظ رحیلی، حافظ ابن عبدالبر، حافظ ابوالولید الباجی، حافظ قاضی ابوبکر العربی، حافظ عبدالحق، حافظ قاضی عیاض، حافظ مازری، حافظ ابن رشد، حافظ ابوالقاسم سہیلی وغیرہم۔

حنابلہ : حافظ عبدالغنی المقدسی، حافظ ابوالفرج بن الجوزی، حافظ ابن قدامہ، حافظ ابن رجب وغیرہم۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

امام ترمذی

امام ابوعیسیٰ ترمذی عابد و زاہد، بے مثال حافظہ کے مالک اور یگانہ روزگار محدث تھے ادریسی نے کہا ابوعیسیٰ ترمذی ان ائمہ میں سے ہیں جن کی علم حدیث میں پیروی کی جاتی ہے۔ انہوں نے جامع تواریخ اور علل کی تصنیف کی وہ ایک ثقہ عالم تھے اور ایسا حافظہ رکھتے تھے کہ لوگ حفظ میں ان کی مثال دیا کرتے تھے[1] امام ترمذی بے حد عبادت گذار اور پُرسوز دل کے مالک تھے۔ یوسف بن احمد بغدادی بیان کرتے ہیں کہ کثرت گریہ وزاری کے سبب وہ اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

امام ترمذی امام بخاری کے شاگرد تھے۔ نصر بن محمد خود امام ترمذی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن امام بخاری نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے اس قدر استفادہ نہیں کیا جتنا استفادہ میں نے تم سے کیا ہے اور عمران بن علان نے کہا کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے فوت ہونے کے بعد اہل خراسان کے لیے علم و عمل میں امام ترمذی جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا[2]

ولادت اور سلسلہ نسب

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن الضحاک ابن السکن سلمی ترمذی ۲۰۹ھ میں بلخ کے شہر ترمذ میں پیدا ہوئے جو دریائے جیحون کے قریب واقع ہے۔

کنیت ابوعیسیٰ

امام ترمذی کا نام محمد اور کنیت ابوعیسیٰ ہے جامع ترمذی میں انہوں نے اپنے نام کی بجائے کنیت کو اختیار کیا ہے اور جہاں اپنا ذکر کرتے ہیں قال ابوعیسیٰ کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ اس جگہ یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ امام ابن ابی شیبہ نے پوری سند کے ساتھ اپنی مصنف میں روایت کیا ہے کہ ایک شخص کی کنیت ابوعیسیٰ تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا "عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں تھا۔" اس روایت کے سبب بعض علماء نے ابوعیسیٰ کنیت رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیت ابوعیسیٰ سے نہ منع فرمایا ہے نہ اس کو ناپسند کیا ہے بلکہ صرف ایک امر واقعی کا بیان فرمایا ہے کہ واقعہ میں حضرت عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں تھا۔ ثانیاً یہ کہ حضور کا یہ فرمان مزاح کے قبیل سے تھا جیسا کہ ایک شخص نے ایک مرتبہ

---

[1] شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۸

[2] ایضاً 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۸۹

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لیے اونٹ مانگا تو آپ نے فرمایا میں تمہیں اونٹ کے بچے پر سوار کروں گا وہ کہنے لگا حضور اونٹ کا بچہ تو مجھے گرا دے گا آپ نے فرمایا ہر اونٹ کسی نہ کسی اونٹ کا بچہ ہی ہوتا ہے۔

کنیت ابوعیسیٰ کے سلسلہ میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کی کنیت بھی ابوعیسیٰ تھی۔ جب حضرت عمر کو اس کنیت کا علم ہوا تو انہوں نے اس کنیت کو ناپسند فرمایا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے بتلایا کہ ان کی کنیت حضور نے رکھی تھی تو حضرت عمر نے اس کو حضور کی خصوصیت قرار دیا اور اس کنیت سے بدستور منع کرتے رہے لیکن اس استدلال میں بھی کچھ جان نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کی یہ کنیت خود حضور نے رکھی تھی اور حضرت عمر کا اس کو حضور کی خصوصیت قرار دینا اس وقت معتبر ہوتا جب حضور نے اس کنیت سے منع فرمایا ہوتا۔ نیز یہاں اب کا لفظ ابوت کے معنی میں ہے ہی نہیں بلکہ اشتغال اور لزوم کے معنی میں ہے جیسے ابوتراب، ابوہریرہ اور ابوبکر وغیرہ کنیتوں میں بھی یہی معنی ہے۔

امام ترمذی کے ہم نام

امام ترمذی کے ایک ہم نام حکیم ترمذی ہیں اور بسا اوقات بعض ناواقف لوگ حکیم ترمذی کی روایات کو امام ترمذی کی روایات خیال کر لیتے ہیں حالانکہ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اکثر ضعیف اور غیر معتبر روایات جمع کر دی ہیں اور امام ترمذی کی جامع صحیح میں اکثر صحیح اور معتبر روایات ہیں۔

تحقیق یہ ہے کہ ترمذی نام کے تین مشاہیر اعلام گزرے ہیں۔

۱۔ امام ابوعیسیٰ الترمذی صاحب الجامع الصحیح المتوفی ۲۷۹ھ

۲۔ ابوالحسن احمد بن الحسن بن جنید الترمذی المتوفی ۲۴۵ھ یہ ترمذی کبیر کے نام سے مشہور تھے اور امام بخاری اور امام ترمذی کے استاذ تھے[1]

۳۔ ابوعبداللہ محمد بن علی بن الحسن الحکیم الترمذی المتوفی ۳۵۵ھ۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ یہ نبوت پر ولایت کی فضیلت کے قائل تھے۔ اس عقیدہ کے سبب ان کو ترمذ سے نکال دیا گیا پھر یہ بلخ چلے گئے۔ جہاں ان کے ہمنوا[2] مل گئے۔ ان کی کتاب نوادر الاصول فی معرفۃ اخبار الرسول بہت مشہور ہے۔ جس میں ۲۸۸ احادیث ذکر کی گئی ہیں حافظ سیوطی نے ان پر زیادتی بھی کی ہے[3]۔

اساتذہ

امام ترمذی نے حصولِ علم کی خاطر خراسان، عراق اور حجاز کے متعدد شہروں کا سفر کیا۔ اور اپنے وقت کے بہترین افاضل، علوم حدیث کے ماہرین اور جید اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ ان کے اساتذہ میں سے چند حضرات کے اسماء یہ ہیں: قتیبہ بن سعید، ابومصعب، ابراہیم بن عبداللہ ہروی، اسماعیل بن موسیٰ اسدی

---

[1] امام عبداللہ شمس الدین الذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۳۶

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 — 〃 〃 ص ۶۴۵

[3] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ — کشف الظنون ج ۲ ص ۱۹۷۹

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سوید بن نصر، علی بن حجر، محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب، عبد اللہ بن معاویہ، محمد بن اسماعیل البخاری، مسلم بن الحجاج القشیری۔ امام ابو داؤد۔[1]

تلامذہ امام ترمذی کے تلامذہ کی بھی ایک طویل فہرست ہے، اور بے شمار لوگوں نے ان سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے ان میں سے بعض حضرات کا ذکر کیا ہے۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

ابو حامد احمد بن عبد اللہ بن داؤد مروزی، ہیثم بن کلیب شامی، محمد بن محبوب، ابو العباس محبوبی مروزی، احمد بن یوسف نسفی، ابو الحارث اسد بن حمدویہ، داؤد بن نصر بن سہیل بزدوی، عبد بن محمد بن محمود نسفی، محمد بن نمیر، محمد بن محمود، محمد بن مکی بن فوج، ابو جعفر محمد بن سفیان بن نضر نسفی، محمد بن منذر ابن سعید ہروی اور امام بخاری۔[2]

امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں دو ایسی روایتیں ذکر کی ہیں جن کا امام بخاری نے امام ترمذی سے سماع کیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان نا حفص بن غیاث بن حبیب بن ابی جمرۃ عن سعید بن جبر عن ابن عباس فی قول اللہ عزوجل ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا قال اللینۃ النخلۃ ولیخزی الفاسقین قال استنزلوھم من حصونھم قال وامروا بقطع النخل فحک فی صدورھم فقال المسلمون قد قطعنا بعضا وترکنا بعضا فلنسئلن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لنا فیما قطعنا من اجر وھل علینا فیما ترکنا من وزر فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا الایۃ ھذا حدیث حسن غریب وروی بعضھم ھذا الحدیث عن حفص بن غیاث عن حبیب بن ابی عمرۃ عن سعید بن جبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا قال ابو عیسیٰ سمع منی محمد بن اسماعیل ھذا الحدیث۔[3]

۲۔ حدثنا علی بن المنذر نا ابن فضیل عن سالم بن ابی حفصہ عن عطیہ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد ان یجنب فی ھذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنی ھذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقہ جنبا غیری وغیرک ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وقد سمع محمد بن اسماعیل منی ھذا الحدیث واستغربہ۔[4]

---

[1] امام ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۴

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۷

[3] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — الجامع الصحیح ص ۴۷۴

[4] " " " " — " " ۵۳۵

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بے مثل حافظہ

امام ترمذی غضب کا حافظہ رکھتے تھے ان کی قوت حفظ سے متعلق ایک واقعہ عام تذکرہ نگاروں نے نقل کیا ہے۔ خود امام ترمذی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شیخ سے ان کی احادیث کے دو جزء نقل کیے تھے ایک مرتبہ مکہ کے سفر میں وہ میرے ہمراہ تھے۔ مجھے اب تک ان اجزاء کی دوبارہ جانچ پڑتال کا موقع نہیں ملا تھا میں نے شیخ سے درخواست کی کہ آپ ان احادیث کی قرأت کریں اور میں سن کر ان کا مقابلہ کرتا جاؤں۔ شیخ نے منظور فرمالیا پھر میں نے ان اجزاء کو اپنے سامان میں تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکے۔ بالآخر میں نے ان اجزاء کی مثل سادہ کاغذ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیے اور شیخ سے قرأت کی درخواست کی۔ شیخ قرأت کرتے رہے اور میں اپنے ذہن میں ان احادیث کو محفوظ کرتا رہا۔ اتفاقاً شیخ کی نظر ان سادہ کاغذوں پر پڑ گئی اور وہ ناراض ہو کر کہنے لگے تم کو شرم نہیں آتی مجھ سے مذاق کرتے ہو پھر میں نے سارا ماجرا سنا کر اپنا عذر پیش کیا اور کہا کہ آپ کی سنائی ہوئی تمام احادیث مجھے محفوظ ہو گئی ہیں۔ شیخ نے کہا سناؤ اور میں نے وہ تمام احادیث من وعن سنا ڈالیں۔ شیخ نے دوبارہ امتحان لینے کے لیے چالیس ایسی احادیث پڑھیں جو صرف ان سے روایت کی جاتی تھیں امام ترمذی نے ان احادیث کو بھی اسی طرح ترتیب وار سنا ڈالا۔ اس پر شیخ نے انہیں تحسین و آفرین کرتے ہوئے بے اختیار کہا "مارایت مثلک" میں نے تمہاری مثل آج تک کسی کو نہیں دیکھا [1]

ابن حزم کا انکار

ابو محمد ابن حزم المتوفی ۴۵۶ھ نے الصال میں امام ترمذی کو مجہول قرار دیا ہے کیونکہ غیر مقلدین حضرات کے لیے ابن حزم امام اور پیشوا کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے انہیں اس کے انکار پر تعجب ہوا اور انہوں نے ابن حزم کے قول کی تاویلات اور توجیہات کرنی شروع کر دیں لیکن ہمارے لیے یہ امر چنداں باعث حیرت نہیں ہے کیونکہ ابن حزم نے محلی میں امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی وغیرہم مجتہدین کرام کے لیے جگہ جگہ کذب اور سفاہت کے الفاظ استعمال کیے ہیں پس جو شخص ان جیسے صلحا امت اور ائمہ دین کے لیے کذب اور سفاہت کے الفاظ لا سکتا ہے ایسے زبان دراز شخص کے لیے امام ترمذی کو مجہول کہہ دینا کیا بڑی بات ہوگی۔

تصانیف

درس و تدریس کی بے پناہ مصروفیات اور کثرت مشاغل کے باوجود امام ترمذی سے مندرجہ ذیل تصانیف یادگار ہیں: (۱) جامع ترمذی (۲) کتاب العلل (۳) کتاب التاریخ (۴) کتاب الزہد (۵) کتاب الاسماء والکنی (۶) کتاب الشمائل النبویہ۔

وفات

۱۳ رجب ۲۷۹ھ کو مقام ترمذ میں امام ترمذی کا انتقال ہو گیا اور وہیں آپ کو دفن کر دیا گیا۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ اس سال جن اور مشاہیر محدثین کا وصال ہوا ان کے اسماء یہ ہیں: محدث ابن خلیل بن ثابت، ابو جعفر برجلانی، ابراہیم بن عبداللہ العبسی الکوفی، محدث مکہ ابو یحییٰ عبداللہ بن احمد بن ابی مسرۃ، محدث جعفر بن محمد بن شاکر [2]

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۸

[2] شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۵

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جامع ترمذی

امام ابو عیسیٰ ترمذی کی جامع صحیح، ترتیب صحاح کے لحاظ سے نسائی اور ابوداؤد کے بعد آتی ہے لیکن اس کو اپنی جودت ترتیب، افادیت اور جامعیت کی وجہ سے جو شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی اس کے سبب اس کو عام طور پر بخاری اور مسلم کے بعد شمار کیا جاتا ہے چنانچہ حاجی خلیفہ اس کا ثالث الکتب الستہ کے عنوان سے کشف الظنون میں ذکر کرتے ہیں۔

حافظ ابن اثیر جامع الاصول میں لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کتب صحاح میں سب سے احسن ہے کیونکہ اس کی افادیت سب سے زیادہ اور ترتیب سب سے عمدہ ہے نیز اس میں تکرار سب سے کم ہے، مذاہب ائمہ اور وجوہ استدلال کے ذکر اور انواع حدیث اور احوال رواۃ کے بیان میں یہ کتاب سب سے منفرد ہے۔

شیخ ابو اسماعیل ہروی نے کہا کہ میرے نزدیک ابو عیسیٰ ترمذی کی کتاب بخاری اور مسلم کی کتابوں سے زیادہ مفید ہے انہوں نے اس کا سبب بتلاتے ہوئے کہا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے سوا ماہرین علوم حدیث کے اور کوئی شخص استفادہ نہیں کر سکتا۔ بخلاف صحیح ترمذی کے کیونکہ یہ کتاب فقہاء، محدثین اور عام علماء کے لیے یکساں مفید ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو تصنیف کے بعد علماء حجاز پر پیش کیا تو انہوں نے اس کو پسند کیا پھر علماء خراسان پر پیش کیا تو انہوں نے بھی اس کو تحسین کی نظر سے دیکھا امام ترمذی کہتے ہیں جس شخص کے گھر میں یہ کتاب ہو وہ یوں سمجھے گویا اس کے گھر میں نبی کلام کر رہا ہے۔[1]

تنبیہ صحیح ترمذی کے نام میں اختلاف ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگ اس کو سنن ترمذی کہتے ہیں لیکن اس کا زیادہ مشہور نام الجامع الصحیح ہی ہے۔ سنن اصطلاح حدیث میں حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس کی ترتیب ابواب فقہ کی طرز پر کی گئی ہو اور چونکہ ترمذی کی ترتیب اسی طور پر ہے اس لیے اس کو سنن کہنا بھی درست ہے۔ رہا الجامع الصحیح کہنے میں ترمذی کے جامع ہونے میں تو کوئی کلام نہیں البتہ صحیح کہنے پر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ اس میں حسن اور ضعیف روایات بھی کافی تعداد میں موجود ہیں پھر اس کو صحیح کہنا کیونکر درست ہوگا۔ جواب یہ ہے کہ اس کو صحیح تغلیباً کہا گیا ہے۔

---

[1] حافظ شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۴

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اسلوب

امام ترمذی نے اپنی جامع کی ترتیب میں جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ اس قدر عمدہ اور مفید ہے جس کی وجہ سے اس کتاب کو تمام کتب صحاح میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ سطور ذیل میں ہم جامع ترمذی کی چند خصوصیات بمع امثلہ پیش کر رہے ہیں۔

۱۔ امام ترمذی حدیث ذکر کرنے کے بعد ائمہ مذاہب کے اقوال اور ان کا اختلاف ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے سلمہ بن قیس سے ایک روایت ذکر کی: اذا توضأت فانتثر و اذا استجمرت فاوتر۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں:

واختلف اهل العلم فيمن ترك المضمضة والاستنشاق فقال طائفة منهم اذا تركهما في الوضوء حتى صلى اعاد وراٰ واذا لك في الوضوء والجنابة سواء وبه يقول ابن ابي ليلى و عبد الله بن مبارك و احمد و اسحاق وقال احمد الاستنشاق اوكد من المضمضة قال ابوعيسىٰ طائفة من اهل العلم يعيد في الجنابة ولا يعيد في الوضوء وهو قول سفيان الثوري وبعض اهل الكوفة وقالت طائفة لا يعيد في الوضوء ولا في الجنابة لانهما سنة من النبي صلى الله عليه وسلم فلا تجب الاعادة على من تركهما في الوضوء ولا في الجنابة وهو قول مالك وشافعي[1]

۲۔ امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں یہ التزام کیا ہے کہ اس کتاب میں صرف ان احادیث کو درج کیا جائے جو کسی نہ کسی امام کا مذہب ہوں البتہ دو حدیثیں ایسی ہیں جن کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ کسی امام کا مذہب نہیں ہے۔ پہلی حدیث یہ ہے: عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الظهر و العصر وبين المغرب والعشاء[2] بالمدينة من غير خوف ولا مطر۔ لیکن اس حدیث کو اگر جمع صوری پر محمول کر دیا جائے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اس کے ابتدائی وقت میں اسی طرح مغرب کو اس کے آخری وقت میں اور عشاء کو اس کے ابتدائی وقت میں پڑھا۔ تو یہ حدیث ائمہ مذاہب میں سے کسی کے خلاف نہیں رہتی۔ دوسری حدیث یہ ہے: عن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد في الرابعة فاقتلوه[3]۔ چوتھی بار شراب پینے پر کسی شخص کو بطور حد قتل کر دینا۔ بے شک کسی امام کا مذہب نہیں ہے لیکن اگر اس قتل کو تعزیر پر محمول کر دیا جائے تو یہ ائمہ مذاہب میں سے کسی کے خلاف نہیں ہے۔ اس تحقیق سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ جامع ترمذی کی تمام احادیث معمول بہا ہیں اور انہوں نے اس کتاب میں کوئی حدیث ایسی ذکر نہیں کی جو کسی نہ کسی امام کا مذہب نہ ہو۔

---

[1] ابوعیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۳۰

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 — 〃 〃 ص ۲۲۸

[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 — 〃 〃 ص ۲۷

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۳ - جب ایک حدیث کئی صحابہ سے مروی ہو تو جس صحابی سے اس حدیث کی روایت مشہور ہو امام ترمذی اس صحابی کی روایت ذکر کرتے ہیں اور باقی صحابہ کی روایات کی طرف وفی الباب عن فلاں وعن فلاں کہہ کر اشارہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں۔ عن انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل الخلاء قال اللهم انی اعوذبك من الخبث و الخبائث ؛ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں ؛ وفی الباب عن علی و وزید بن ارقم وجابر و ابن مسعود۔ پھر اپنی روایت کی وجہ ترجیح ذکر کرتے ہیں۔ قال ابو عیسیٰ حدیث انس اصح شیئ فی هذا الباب واحسن[1] امام ترمذی کے اس طریقہ سے تین فائدے حاصل ہوتے ہیں اوّل یہ کہ باب کی غیر مشہور روایات بھی علم میں آجاتی ہیں۔ ثانی یہ کہ بسا اوقات بعض غیر مشہور روایات کی کسی علت کا بھی بیان کر دیتے ہیں۔ مثلاً یہی حدیث جس کو انہوں نے حضرت انس سے روایت کیا ہے اور جس کے بعد فرماتے ہیں کہ وفی الباب عن علی و زید بن ارقم وجابر بن مسعود۔ اس میں زید بن ارقم کے بارے میں لکھتے ہیں وحدیث زید بن ارقم فی اسنادہ اضطراب اور پھر تفصیل سے وجہ اضطراب بیان کر دی ہے ثالث یہ کہ بعض اوقات غیر مشہور روایات کے متن میں کوئی زیادتی یا کمی ہو تو اس کا بھی ذکر کر دیتے ہیں مثلاً وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں۔ عن جابر بن عبد الله قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلة ببول فرايته قبل ان يقبض بعام يستقبلها[2] پھر لکھتے ہیں ؛ وفی الباب عن ابی قتادہ وعائشہ وعمار۔ اس کے بعد انہوں نے ابو قتادہ کی روایت ذکر کی ہے جس کے متن میں کمی ہے لکھتے ہیں ؛ عن ابی قتادہ انه راى النبي صلى الله عليه وسلم يبول مستقبل القبلة اخبرنا بذالك قتيبة قال نابذ الك ابن لهيعة ؛ اس کے بعد مشہور روایت کی وجہ ترجیح بیان کرتے ہیں۔ وحدیث جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم اصح من حديث ابن لهيعة وابن لهيعة ضعيف عند اهل الحديث۔

۳ - امام ترمذی کا عام طریقہ یہ ہے کہ جب کسی صحابی کی روایت ذکر کرنے کے بعد وفی الباب عن فلاں کہتے ہیں تو فی الباب کے تحت اس صحابی کا نام ذکر نہیں کرتے جس کی روایت اصالۃً باب کے تحت لاتے ہیں۔ لیکن بعض جگہ انہوں نے اس طریقہ کے خلاف بھی کیا ہے مثلاً وہ روایت کرتے ہیں ؛ عن ابی سعید الخدری عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فی الجنة شجر يسير الراكب فی ظلها مآة عام الحديث[3] اس کے بعد لکھتے ہیں۔ وفی الباب عن ابی سعید لیکن اس جگہ ابو سعید کی روایت سے وہ روایت مراد نہیں ہے جس کا امام ترمذی پہلے ذکر کر چکے ہیں بلکہ ایک اور روایت ہے۔ عن ابی سعید الخدری عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال له رجل يا رسول الله ما طوبیٰ قال شجرة مسيرة[4] مآة الحديث (یہ روایت موارد الظمان میں ہے)

---

[1] ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۲۲۷
[2] " " " " " " ص ۳۶۱
[3] الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی المتوفی ۸۰۷ھ — موارد الظمان زوائد ابن حبان ص ۶۵۲
[4] ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۴۷

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۴ - امام ترمذی مکمل سند بیان کرنے کے بعد انواع حدیث میں سے اس حدیث کی نوع کا بیان کر دیتے ہیں کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے یا ضعیف ہے مثلاً روایت کرتے ہیں : حدثنا بندار حدثنا ابو احمد نا سفیان عن معمر عن قتادہ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم کان یطوف علی نسائہ فی غسل واحد۔ اس کے بعد لکھتے ہیں - قال ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث صحیح [1] حسن کی مثال یہ ہے ۔ حدثنا علی بن حجر نا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیہ عروۃ بن الزبیر عن المغیرہ بن شعبہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی الخفین علی ظاھرھما قال ابو عیسیٰ حدیث المغیرہ - حدیث حسن اور ضعیف کی مثال یہ ہے ، حدثنا قتیبۃ قال ثنا رشدین بن سعد عن عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم عن عتبۃ بن حمید عن عبادۃ بن نسی عن الرحمان بن غنم عن معاذ بن جبل قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضاء مسح وجھہ بطرف ثوبہ قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب واسنادہ ضعیف و رشدین بن سعد وعبد الرحمان بن زیاد بن انعم الافریقی یضعفان فی الحدیث - [3]

۵ - اگر کوئی حدیث مضطرب ہو تو تعیین کر دیتے ہیں کہ اضطرات سند میں ہے یا متن میں اور لبسا اوقات وجہ اضطراب بھی بیان کر دیتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں : حدثنا جعفر بن محمد بن عمران الثعلبی الکوفی نا زید بن حباب عن معاویہ بن صالح عن ربیعہ بن یزید الدمشقی عن ابی ادریس الخولانی و ابی عثمان بن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضاء فاحسن الوضوء ثم قال اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ الحدیث - اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں : وھذا حدیث فی اسنادہ اضطراب اور وجہ اضطراب میں لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن صالح وغیرہ نے زید بن حباب کی مخالفت کی ہے اور سندیوں ذکر کی ہے - عن معاویہ بن صالح عن ربیعہ بن یزید عن ابی ادریس عن عقبہ بن عامر عن عمر ؛ اور بعض کا یوں ذکر کیا ہے - عن ابی عثمان عن جبیر بن نفیر عن عمر [4] - خلاصہ یہ ہے کہ زید بن حباب کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ادریس اور ابو عثمان ان دونوں اور حضرت عمر کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے اور عبد اللہ بن صالح وغیرہ کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ابو ادریس

---

[1] ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۴۱

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 — 〃 〃 〃 ۳۴

[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 — 〃 〃 〃 〃

[4] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 — 〃 〃 〃 〃

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور حضرت عمر کے درمیان عقبہ بن عامر کا اور ابو عثمان اور حضرت عمر کے درمیان جبیر بن نفیر کا واسطہ ہے۔ اس وجہ سے یہ حدیث مضطرب السند ہوگئی۔

۵۔ جو حدیث معلول ہو امام ترمذی اس کی تصریح کر دیتے ہیں اور بسا اوقات اس کی علت خفیہ بھی بیان کر دیتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا ابو الولید الدمشقی نا ولید بن مسلم اخبرنا ثور بن یزید عن رجاء بن حیوۃ عن کاتب المغیرہ عن المغیرۃ بن شعبہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح اعلی الخف و اسفلہ[1]۔ اس حدیث کے ذکر کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں: ھذا حدیث معلول اور وجہ اعلال کے بارے میں فرماتے ہیں: لم یسندہ عن ثور بن یزید غیر الولید بن مسلم۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ یہ حدیث دراصل مرسل ہے کیونکہ ثور بن یزید کے تمام شاگرد اپنی اسانید میں مغیرہ بن شعبہ کا ذکر نہیں کرتے اور کاتب مغیرہ کی حضور سے اس حدیث کی مرسلاً روایت کرتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ اصل میں یہ حدیث مرسل ہے اس کے برخلاف ثور بن یزید کے صرف ایک شاگرد ولید بن مسلم اس حدیث کو عن کاتب المغیرۃ عن المغیرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ موصولاً روایت کرتے ہیں اور حدیث مرسل کو موصول بیان کرنا یہی وہ علت خفیہ ہے جس کی وجہ سے یہ حدیث معلل قرار پائی۔

۶۔ اگر کوئی حدیث منقطع ہو تو امام ترمذی اس کے عدم انقطاع کی تصریح کر دیتے ہیں اور بعض اوقات عدم انقطاع کی وجہ بھی بیان کر دیتے ہیں مثلاً وہ روایت کرتے ہیں۔ حدثنا علی بن حجر نا اسماعیل بن ابراھیم عن عبد اللہ بن الحسن عن امہ فاطمۃ بنت الحسین عن جدتھما فاطمۃ الکبریٰ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد وقال رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک الحدیث۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں: قال ابو عیسیٰ حدیث فاطمۃ حدیث حسن ولیس اسنادہ بمتصل[2] اور اس کا سبب بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ بنت الحسن نے حضرت سیدتنا فاطمۃ الکبریٰ کو نہیں پایا تھا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے صرف چند ماہ بعد آپ کا وصال ہوگیا تھا۔

۷۔ جو حدیث غیر محفوظ اور شاذ ہو امام ترمذی اس کی بھی تصریح کر دیتے ہیں اور بسا اوقات وجہ شذوذ بھی بیان کر دیتے ہیں مثلاً وہ روایت کرتے ہیں: حدثنا عبد اللہ ابن ابی زیاد نا زید بن حباب عن سفیان عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حج ثلث حج حجتین قبل ان یھاجر وحجۃ بعد ما ھاجر الحدیث۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں۔ ھذا حدیث غریب من حدیث سفیان لا نعرفہ الا من حدیث زید بن حباب الی ان قال وسالت محمدا عن ھذا

---

[1] ابو عیسیٰ ترمذی المتوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۴۰

[2] " " " " " " — " " ص ۷۳

فلم یعرفہ من حدیث الثوری عن جعفر عن ابیہ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایتہ لایعد ھذا الحدیث محفوظا[1] خلاصہ یہ ہے کہ حدیث شاذ اور غیر محفوظ وہ ہوتی ہے جس میں ثقہ راوی اوثق کی مخالفت کرے یا ایک ثقہ شخص متعدد ثقہ لوگوں کی مخالفت کرے۔ اس حدیث کی وجہ شذوذ امام ترمذی نے امام بخاری سے یہ نقل کی ہے کہ اس حدیث کو دوسرے ثقہ راویوں نے سفیان ثوری سے مرسلا روایت کیا ہے اور صرف زید بن حباب نے اس کو سفیان سے موصولاً روایت کیا ہے۔

۸ ـــ جو حدیث منکر ہو امام ترمذی اس کی تصریح کر دیتے ہیں اور بسا اوقات وجہ بھی کر دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے: حدثنا بشر بن معاذ العقدی البصری نا ایوب بن واقد الکوفی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نزل علی قوم فلا یصوم من تطوعا الا باذنھم۔ اس حدیث کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں: قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث منکر لا نعرف احدا من الثقات روی ھذا الحدیث عن ھشام بن عروۃ[2]۔ خلاصہ یہ ہے کہ منکر اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں غیر ثقہ راوی ثقہ راویوں کی مخالفت کرے اور یہاں ایسا ہی ہے کیونکہ اس سند کے راوی ضعیف ہیں اور ہشام بن عروہ سے اس حدیث کی روایت میں کوئی ثقہ راوی ان کا ساتھ نہیں دیتا۔

۹ ـ بعض دفعہ امام ترمذی ایک اسناد سے ایک صحیح حدیث ذکر کرتے ہیں اور وہی حدیث بعض دوسری اسانید سے مدرج ہوتی ہے تو امام ترمذی اس کا بھی ذکر کر دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے: حدثنا قتیبہ نا اللیث عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ ان ابن عباس اخبرہ ان الصعب بن جثامہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ بالابواء او بودان فاھدی لہ حمارا وحشیا فردہ علیہ فلما رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکراھیۃ قال انہ لیس بنا رد علیک وانا حرم۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں۔ وقد روی بعض اصحاب الزھری عن الزھری ھذا الحدیث وقال اھدی لہ لحم حمار وحش وھو غیر محفوظ حدیث مدرج اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے متن میں راوی اپنے پاس سے کچھ الفاظ داخل کر دے اور اصحاب زہری کی روایت میں ایسا ہی ہے کیونکہ صحیح حدیث میں فاھدی لہ حمارا وحشیا۔ کے الفاظ ہیں اور اصحاب زہری نے لحم کا لفظ زیادہ کر کے اھدی لہ لحم حمار وحش روایت کیا گیا ہے۔

۱۰ ـ بعض دفعہ امام ترمذی کثرت طرق کا اظہار کرنے کے لیے حدیث ایک سند کے ساتھ مرفوعاً ذکر کرتے ہیں لیکن درحقیقت وہ موقوف ہوتی ہے تو امام ترمذی اس کے وقف کی تصریح کر دیتے ہیں مثلاً وہ روایت کرتے ہیں:

---

[1] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۱۴۰

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۱۳۶

[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۱۴۵

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام شہر فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکینا۔ اس کے بعد لکھتے ہیں: قال ابوعیسیٰ حدیث ابن عمر لا نعرفہ مرفوعا الا من ھذا الوجہ والصحیح عن ابن عمر موقوف قولہ[1]۔

۱۱ - اگر حدیث بعض طرق کے لحاظ سے غریب اور بعض کے لحاظ سے مشہور ہو تو اس کا بیان کر دیتے ہیں مثلاً روایت کرتے ہیں: عن حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتوضوء لکل صلوٰۃ طاھرا وغیر طاھر فقال قلت لانس فکیف کنتم تصنعون انتم قال کنا نتوضوء وضوءً احدا۔ اس حدیث کے بعد لکھتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن غریب والمشہور عند اھل الحدیث حدیث عمرو بن عامر[2]۔

۱۲ - امام ترمذی عام طور پر حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں - ھذا حدیث حسن صحیح یا ھذا حدیث حسن غریب یا ھذا حدیث حسن صحیح غریب پہلی صورت میں یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ حسن اور صحیح دو مستقل قسمیں ہیں اور اقسام آپس میں متباین ہوتی ہیں تو ایک حدیث حسن اور صحیح کیسے ہو سکتی ہے۔ بعض لوگوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ صحیح اور حسن کے جمع ہونے میں کوئی تردد نہیں اس لیے کہ حدیث کا حسن لذاتہ اور صحیح لغیرہ ہونا عین ممکن ہے[3] لیکن یہ جواب قطعاً باطل اور مردود ہے۔ کیونکہ صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ حسن لغیرہ اور ضعیف ایک مقسم کے اعتبار سے متعدد اقسام ہیں اور اقسام آپس میں متباین ہوتی ہیں ان میں سے کوئی سی بھی دو قسمیں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں اس کی مزید وضاحت اس طرح ہے کہ صحیح لغیرہ اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے راویوں کے ضبط میں کچھ کمی ہو اور تعدد طرق روایت سے اس کمی کو پورا کر لیا جائے اور حسن لذاتہ اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں تعدد طرق روایت سے اس کمی کو پورا نہ کیا جائے اس تقدیر پر ایک روایت کے صحیح لغیرہ اور حسن لذاتہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے تعدد طرق ہوں اور نہ ہوں اور یہ اجتماع نقیضین ہونے کی وجہ سے محال ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس اشکال کے دو جواب دیئے ہیں اول یہ کہ اس حدیث کے راویوں کے اوصاف میں ائمہ حدیث کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض اقوال کے لحاظ سے وہ حدیث حسن اور بعض کے لحاظ سے صحیح ہے اس صورت میں یہاں حرف عطف اور محذوف ہے ثانی یہ کہ یہ حدیث دو سندوں سے مروی اور ایک سند کے لحاظ سے حسن اور دوسری کے لحاظ سے صحیح ہے۔ اس صورت میں یہاں حرف عطف واؤ محذوف ہے۔

---

[1] ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۱۲۷

[2] 〃 〃 〃 〃 — 〃 〃 ص ۳۴

[3] محمد عبدہ الفلاح فیروزپوری و عبدالرحمان مبارکپوری: صحاح ستہ اور ان کے مؤلفین ص ۱۴۵ و مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۲۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اس سوال کے چند اور جواب بھی منقول ہیں۔ حافظ عماد الدین نے کہا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح کے درمیان متوسط ہے اس لیے ان دونوں قسموں کا ذکر کر دیا۔ شمس الدین جذری نے کہا اس حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو صحیح کے مشابہ ہو اس لیے اس پر دونوں وصفوں کا اطلاق جائز ہے ابن دقیق العید نے کہا حسن سے مراد راوی کی صفت عدالت ہے اور صحیح سے مراد اس کی صفت ضبط ہے بعض لوگوں نے کہا یہ دونوں الفاظ مترادف ہیں اور حسن کے بعد صحیح باعتبار تاکید کے لائے ہیں اور بعض نے کہا حسن اسناد کا وصف ہے اور صحیح اس کا حکم ہے۔

امام ترمذی جس حدیث کے بعد ہذا حدیث حسن غریب کہتے ہیں وہاں یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ امام ترمذی کے نزدیک حدیث حسن وہ ہوتی ہے جو طرق متعددہ سے مروی ہو کیونکہ وہ خود کتاب العلل میں لکھتے ہیں: وما قلنا فی کتابنا حدیث حسن فانما اردنا به حسن اسناده عندنا اذ کل حدیث یروی لا یکون راویه متهما بالکذب ویروی من غیر وجه نحو ذالك ولا یکون شاذا فهو عندنا حسن[1]۔ اور حدیث غریب صرف ایک طریقہ سے مروی ہوتی ہے پس ایک حدیث حسن اور غریب دو متضاد وصفوں کی حامل کیسے ہو سکتی ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس اشکال کے جواب میں فرمایا کہ حدیث حسن میں دو اصطلاحیں ہیں ایک جمہور کی جس میں تعدد طرق کی شرط نہیں ہے اور ایک امام ترمذی کی جس میں تعدد طرق مشروط ہے۔ امام ترمذی جس جگہ هذا حدیث حسن غریب کہتے ہیں وہاں حسن کا لفظ جمہور کی اصطلاح پر ہے لہذا غرابت اس کے منافی نہیں ہے اور جس جگہ فقط هذا حدیث حسن کہتے ہیں وہ ان کی اپنی اصطلاح پر ہے۔

۱۳۔ بسا اوقات امام ترمذی سند کے بعض راویوں پر جرح کرتے ہیں مثلاً انہوں نے ایک روایت ذکر کی ہے: حدثنا محمود بن غیلان حدثنا المقری قالا نا یحیی بن ایوب عن زید بن جبیرة عن داؤد بن حصین عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یصلی فی سبع مواطن الحدیث، اس کے بعد ذکر کرتے ہیں، قال ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر اسناده لیس بذاك القوی وقد تکلم فی زید بن جبیرة من قبل حفظه[2]۔ اس حدیث میں امام ترمذی نے زید بن جبیر کے حافظہ پر جرح کی ہے۔

۱۴۔ اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی راوی مجہول ہو تو امام ترمذی اس کی تعیین کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا هنادنا شریك عن ابی فزاره عن ابی زید عن عبد الله بن مسعود قال سألنی النبی صلی الله علیه وسلم ما فی اداوتك فقلت نبیذ فقال ثمرة طیبة وماء طهور قال فتوضأ منه؛ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے ابو زید امام ترمذی اس کے بارے میں فرماتے ہیں و ابو زید رجل مجهول عند اهل الحدیث[3]۔

---

[1] ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۵۶۵
[2] " " " " " " ص ۷۷
[3] " " " " " " ص ۳۹

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۵ - اور اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی راوی منکر الحدیث ہو تو اس کی بھی تعیین کر دیتے ہیں - مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں ، حدثنا نصر بن علی و احمد بن عبید اللہ السلمی البصری قالا نا ابو قتیبہ سلم بن قتیبۃ عن الحسن بن علی الھاشمی عن عبد الرحمان عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاءنی جبرئیل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح - اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں ، وسمعت محمدا یقول الحسن بن علی الھاشمی[1] منکر الحدیث -

۱۶ - عام طور پر جو راوی کنیت یا نسبت کے ساتھ مشہور ہوتے ہیں ان کے اسماء اور کُنی ، کی وضاحت خاص اہتمام سے کرتے ہیں مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں : ابو صالح والد سہیل ھو ابو صالح السمان واسمہ ذکوان[2] ایک اور جگہ لکھتے ہیں ، وابو ایوب اسمہ خالد بن زید اور نسبت کی وضاحت میں لکھتے ہیں : والزھری اسمہ محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب الزھری وکنیتہ ابو بکر[3]

۱۷ - اگر کسی راوی کے اسم میں اختلاف ہو تو اس کا بھی بیان کر دیتے ہیں مثلاً لکھتے ہیں : ابو الملیح بن اسامۃ اسمہ عامر و یقال زید بن اسامۃ بن عمیر الھذلی - اسی طرح لکھتے ہیں : ابو ھریرۃ اختلفوا فی اسمہ فقالوا عبد شمس وقالوا عبد اللہ بن عمر[4]

۱۸ - اگر ایک وصف کے ساتھ دو راوی مشہور ہوں تو امام ترمذی ان کے اسماء اور مراتب کا فرق بیان کر دیتے ہیں مثلاً وصف صنابحی کے ساتھ دو راوی مشہور ہیں ان کے بارے میں لکھتے ہیں : والصنابحی الذی روی عن ابی بکر الصدیق لیس لہ سماع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم واسمہ عبد الرحمان بن عسیلۃ ویکنی اباعبد اللہ رحل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الطریق وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث والصنابح بن الاعسر الاحمسی صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ الصنابحی ایضاً وانما حدیثہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی مکاثر بکم الامم فلا تقتلن بعدی[5] یعنی ایک صنابحی تابعی ہیں جن کا نام عبد الرحمان ہے اور دُوسرے صنابحی صحابی ہیں جن کا نام صنابح ہے یہ دونوں حضور سے روایت کرتے ہیں مگر ایک کی روایت مرسل اور دُوسرے کی روایت متصل ہے -

۱۹ - بسا اوقات امام ترمذی کسی حدیث کے بارے میں مختلف اساتذہ اور ائمہ حدیث کے اقوال بھی پیش کرتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں : حدثنا قتیبۃ وھنا دوابو کریب و احمد بن منیع ومحمود

---

[1] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۳۳
[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۲۶
[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۲۷
[4] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۲۶
[5] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۲۶

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بن غیلان وابو عمار قالوا نا وکیع عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن عروۃ عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل بعض نسائہ ثم خرج الی الصلوٰۃ ولم یتوضأ قال قلت من ھی الا انت فضحکت ، اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں : سمعت ابابکر العطار البصری یذکر عن علی بن المدینی قال ضعف یحیی بن سعید القطان ھذا الحدیث وقال ھو شبہ لاشی قال وسمعت محمد بن اسماعیل یضعف ھذا الحدیث وقال حبیب بن ابی ثابت لم یسمع من عروۃ [1] اس حدیث کے تحت امام ترمذی نے علی بن المدینی اور امام بخاری کی آراء پیش کی ہیں اور بتلایا ہے کہ ان دونوں کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے ان کے علاوہ امام ترمذی ، امام ابوزرعہ ، امام احمد بن حنبل اور عبدالرحمٰن دارمی کی آراء بھی پیش کرتے ہیں۔

۲۰ ۔ بعض جگہ امام ترمذی اپنے اساتذہ سے اختلاف بھی کرتے ہیں مثلاً انہوں نے ایک روایت ذکر کی ۔ حدثنا ھنادو قتیبہ قالانا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی عبیدہ عن عبد اللہ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ فقال التمس لی ثلثۃ احجار قال فاتیتہ بحجرین وروثۃ فاخذ الحجرین والقی الروثۃ وقال انھا رکس ۔ اس حدیث کو ابواسحاق سے اسرائیل نے بھی روایت کیا ہے اور زہیر نے بھی۔ امام بخاری نے زہیر کی روایت کو مناسب خیال کیا ہے اور اسی کی روایت کو اپنی صحیح میں ذکر ہے لیکن امام ترمذی کہتے ہیں : واصح شی فی ھذا عندی حدیث اسرائیل وقیس عن ابی اسحاق عن ابی عبیدہ عن عبد اللہ لان اسرائیل اثبت واحفظ لحدیث ابی اسحاق ۔ امام ترمذی کہتے ہیں اسرائیل کی حدیث زہیر سے بہتر ہے کیونکہ زہیر نے اخیر عمر میں ابواسحاق سے سماع کیا ہے اور اس وقت ابواسحاق کا ذہن مختل ہوچکا تھا اس کے بعد امام ترمذی امام احمد بن حنبل کے قول سے اس بات پر شہادت لاتے ہیں کہ زہیر کی روایت ابواسحاق سے ساقط الاعتبار ہے چنانچہ لکھتے ہیں : سمعت احمد بن الحسن یقول سمعت احمد بن حنبل یقول اذا سمعت الحدیث عن زائدہ وزہیر فلا تبال ان لا تسمع من غیرھما الا حدیث ابی اسحاق [2]

۲۱ ۔ امام ترمذی اپنی کتاب میں عنوان قائم کرتے ہوئے بسا اوقات لفظ ابواب کے بعد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہیں اور اس کے تحت عام طور پر احادیث مرفوعہ ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات لفظ ابواب کے بعد عن رسول اللہ نہیں لکھتے لہٰذا وہاں مرفوع روایات کا التزام نہیں کرتے ۔

۲۲ ۔ کسی حدیث میں مرفوع اور موقوف کا اختلاف ہو تو اس کو بیان کر دیتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں : عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل صلاتکم فی بیوتکم الا المکتوبۃ ۔

---

[1] ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۳۸

[2] ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۲۹

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں وقد اختلفوا فی روایۃ ھٰذا الحدیث فرواہ موسیٰ بن عقبۃ وابراھیم بن ابی النضر مرفوعا واوقفہ بعضھم[1]

۲۳- بعض اوقات حدیث میں کوئی مشکل لفظ ہو تو امام ترمذی اس کا آسان لفظ سے معنی بیان کر دیتے ہیں مثلاً ایک حدیث کے الفاظ ہیں حضرت ابو ہریرہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہتے ہیں۔ اخبرنی بھا ولا تضنن بھا علی۔ امام ترمذی حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ ومعنی قولہ ولا تضنن بھا علی یقول لا تبخل بھا علی والضنین والبخیل والضنین المتھم[2]

۲۴- بسا اوقات امام ترمذی کسی حدیث کا اختصار کرتے ہیں اور اس کے آخر میں لکھ دیتے وفی الحدیث قصۃ یا وفی الحدیث قصۃ طویلۃ، اس کی مثال یہ ہے، عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعہ فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اھبط منھا وفیہ ساعۃ لا یوافقھا عبد مسلم یصلی فیسأل اللہ فیھا شیأ الا اعطاہ ایاہ قال ابوھرۃ فلقیت عبداللہ بن سلام فذکرت لہ ھٰذا الحدیث فقال انا اعلم تلک الساعۃ فقلت اخبرنی بھا ولا تضننن بھا علی قال ھی بعد العصر الی ان تغرب الشمس فقلت فکیف تکون بعد العصر وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یوافقھا عبد مسلم وھو یصلی وتلک الساعۃ لا یصلی فیھا فقال عبداللہ بن سلام الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰۃ فھو فی الصلوٰۃ قلت بلی قال فھو ذالک۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں: وفی الحدیث قصۃ طویلۃ[3]۔ سنن ابوداؤد میں یہ حدیث مفصل بیان کی گئی ہے جس کی تفصیل یہ ہے: عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ اھبط وفیہ تیب علیہ وفیہ مات وفیہ تقوم الساعۃ وما من دابۃ الا وھی مصیخۃ یوم الجمعۃ من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا عن الساعۃ الا الجن والانس وفیھا ساعۃ لا یصادفھا عبد مسلم وھو یصلی یسأل اللہ عزوجل حاجۃ الا اعطاہ ایاھا قال کعب ذالک فی کل سنۃ یوم فقلت بل فی کل جمعۃ قال فقراء کعب التوراۃ فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوھریرۃ ثم لقیت عبداللہ بن سلام فحدثتہ بمجلسی مع کعب فقال عبداللہ بن سلام قد علمت ایۃ ساعۃ ھی قال ابوھریرہ فقلت لہ فاخبرنی بھا فقال عبداللہ بن سلام ھی آخر

---

[1] ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۹۱

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۹۷

[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ساعۃ من یوم الجمعہ فقلت کیف ھی آخر ساعۃ من یوم الجمعۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصادفھا عبد مسلم وھو یصلی وتلک الساعۃ لا یصلی فیھا فقال عبد اللہ بن سلام الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰۃ فھو فی صلوٰۃ حتی یصلی قال فقلت بلی قال ھو ذاک [1]

۲۵ - اگر دو حدیثوں میں تعارض ہو تو بسا اوقات امام ترمذی اس تعارض کو اٹھانے کے لیے کوئی توجیہ اور تاویل پیش کرتے ہیں مثلاً حضرت عائشہ سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز منہ اندھیرے پڑھا کرتے تھے۔ انصاری حضرات کہتے ہیں کہ عورتیں چادروں میں لپٹی ہوئی چلی جاتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں اس کے بعد دوسری حدیث انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر، فجر روشن ہونے کے بعد نماز پڑھو کیونکہ اس سے زیادہ اجر ملتا ہے پہلی حدیث کا مفاد یہ ہے کہ فجر کی نماز جلد پڑھنی چاہیئے اور دوسری کا تقاضہ یہ ہے کہ تاخیر سے پڑھنی چاہیئے امام ترمذی ان دو متعارض حدیثوں میں تطبیق دینے کے لیے امام شافعی کی طرف سے دوسری حدیث کی توجیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: الاسفار ان یتضح الفجر فلا یشک فیہ ولم یریدان معنی الاسفار تاخیر الصلوٰۃ [2] یعنی اسفار کا مطلب یہ ہے کہ جب صبح یقینی طور پر متحقق ہو جائے اور اس کا وجود مشکوک نہ رہے نہ یہ کہ نماز کو مؤخر کر کے پڑھا جائے۔

ہمارے نزدیک یہ توجیہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس توجیہ کے اعتبار سے معنی یہ ہوگا کہ جب فجر غیر مشکوک ہو تو زیادہ اجر ملے گا جس کو لازم ہے کہ اگر مشکوک وقت میں فجر پڑھی گئی تو نفیس اجر پھر بھی ملے گا اور یہ بداہتہً باطل ہے۔ ان متعارض روایتوں میں اصل تطبیق یہ ہے کہ پہلی حدیث میں نفس جواز بیان کیا گیا ہے اور دوسری حدیث میں استحباب بتلایا گیا ہے نیز پہلی حدیث میں عمل کا بیان ہے اور دوسری میں قول کا اور چونکہ قول عمل پر راجح ہوتا ہے اس لیے تعارض نہ رہا۔

۲۶ - اور کبھی امام ترمذی رفع تعارض کے لیے دو متعارض حدیثوں میں سے کسی ایک کا منسوخ ہونا بیان کر دیتے ہیں مثلاً انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے ایک روایت ذکر کی کہ جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس کے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ دوسری حدیث حضرت جابر سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا گوشت کھانے کے بعد عصر کی نماز پڑھی اور تازہ وضو نہیں کیا۔ اس حدیث کے اخیر میں امام ترمذی لکھتے ہیں: وھذا آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ھذا الحدیث ناسخ للحدیث الاول مما مست النار۔ یعنی یہ حدیث پہلی حدیث کے لیے ناسخ ہے۔

جامع ترمذی کے علوم

جامع ترمذی میں امام ترمذی نے احادیث کے ذیل میں جو مباحث ذکر کیے ہیں وہ

---

[1] ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی المتوفی ۲۷۵ھ — سنن ابوداؤد ص ۱۴۹

[2] ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۵۰

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اپنے اندر متعدد علوم وفنون کو سموئے ہوئے ہیں حافظ ابوبکر بن العربی نے عارضۃ الاحوذی شرح ترمذی میں ان میں سے چودہ علوم کی نشاندہی کی ہے ہم نے مزید غور وفکر کرکے یہ عدد چوبیس تک پہنچا دیا ہے اس کے باوجود اس عدد کو جامع ترمذی کے علوم کا آخری ہندسہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ جامع ترمذی میں مذکور علوم کی فہرس حسب ذیل ہے: (۱) بیان مذاہب فقہاء (۲) متروک العمل روایات کی توضیح (۳) ایک حدیث کی روایات کرنے والے تمام صحابہ کا بیان (۴) متن حدیث میں زیادتی اور کمی کا بیان (۵) حدیث کی تصحیح، تحسین اور تضعیف (۶) حدیث مضطرب (۷) حدیث معلول (۸) حدیث مرسل (۹) متصل اور منقطع (۱۰) شاذ اور محفوظ (۱۱) منکر اور معروف (۱۲) حدیث مدرج (۱۳) اختصار حدیث (۱۴) مرفوع اور موقوف (۱۵) حدیث مشہور اور غریب (۱۶) بیان اسناد (۱۷) اختلاف اسماء (۱۸) اسماء مشترکہ میں امتیاز (۱۹) جرح وتعدیل (۲۰) اسماء کنیت اور نسبت کی وضاحت (۲۱) ائمہ حدیث کی آراء (۲۲) ائمہ حدیث کا اختلاف (۲۳) تطبیق بین الروایات (۲۴) ناسخ اور منسوخ کا بیان۔ اور یہ وہ علوم وفنون ہیں کہ ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ مستقل حیثیت رکھتا ہے۔

رموز واصطلاحات

امام ترمذی نے اپنی جامع میں بعض خاص اصطلاحات کا استعمال کیا ہے جن کا وہ اکثر ابواب میں ذکر کرتے ہیں۔ سطور ذیل میں ہم ان اصطلاحات کی وضاحت کر رہے ہیں۔

(۱) **فلان ذاهب الحديث** : اس کا مطلب ہے کہ اس شخص کو حدیث یاد نہیں رہتی۔

(۲) **فلان مقارب الحديث** : ابن السید کی رائے ہے کہ اگر مقارب بالکسر ہو تو یہ الفاظ تعدیل سے ہے۔ اور اگر بالفتح ہو تو الفاظ جرح سے ہے لیکن حافظ سیوطی اور حافظ ذہبی کی تحقیق یہ ہے کہ مقارب الحدیث ہر حال میں الفاظ تعدیل میں سے ہے اور یہ لفظ اگر بالکسر ہو تو اس کا معنی ہے حدیثہ مقارب غیرہ اور بالفتح کی تقدیر پر اس کا معنی ہے ان حدیثہ یقارب حدیث غیرہ بہر حال مقارب مشارک کا تقاضہ کرتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کی حدیث دوسرے راوی کی حدیث کے قریب ہے۔

(۳) **شيخ ليس بذاك** : ای لیس بذاک المقام الذی یوثق بہ یعنی اس کی روایت نامقبول ہے۔ اس اصطلاح پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ شیخ الفاظ تعدیل میں سے ہے اور لیس بذاک الفاظ جرح میں سے ہے اور یہ ترکیب تضاد کو مستلزم ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جائز ہے کہ ایک شخص عدالت کے لحاظ سے کامل ہو اور حافظہ کے لحاظ سے ناقص ہو۔ پس شیخ کا لفظ اس کے کمال عدالت اور لیس بذاک اس کے نقصان ضبط کی طرف راجع ہو اور طیبی نے یہ بھی کہا ہے کہ شیخ کا لفظ اس ترکیب میں لغوی معنی میں مستعمل ہے یعنی بوڑھا آدمی اور اس لحاظ سے اس ترکیب پر کوئی اشکال نہیں ہے

(۴) **اسناده ليس بذاك** : ذاک کا اشارہ مشتغل بالحدیث کے ذہن کی طرف ہے یعنی اس کے ذہن میں جو قوت اسناد کا تصور ہے وہ یہاں مفقود ہے۔

(۵) **هذا حديث جيد** : حافظ ابن صلاح جید اور صحیح کو مساوی قرار دیتے ہیں لیکن بلقینی کہتے ہیں کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

امام ترمذی جید یا قوی کے ساتھ حدیث کو اس وقت موصوف کرتے ہیں جب حدیث حسن کے درجہ سے ترقی کرلے مگر صحیح تک نہ پہنچ سکے۔ اور یہی بات صحیح ہے۔

(۶) **ھذا اصح من ذالك** : اس قسم کے مقامات پر اصح عموماً ارجح کے معنی میں ہوتا ہے۔ یعنی دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور یہ ان میں اصح ہے۔ یا دونوں حسن ہیں اور یہ ان میں زیادہ قوی ہے یا دونوں ضعیف ہیں اور یہ ان میں کم درجہ کی ضعیف ہے۔ اسی طرح جب ھٰذا اصح شئ فی ھٰذا الباب کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس باب کی سب احادیث صحیح ہیں بلکہ بسا اوقات باب کی تمام احادیث ضعیف ہوتی ہیں اور جس حدیث کو امام ترمذی ترجمۃ الباب کے اثبات کے لیے وارد کرتے ہیں وہ ان سب میں کم درجہ ضعیف ہوتی ہے اس لیے کہتے ہیں ھذا اصح شئ فی ھذا الباب۔

(۷) **ھٰذا حدیث غریب** : امام ترمذی نے کتاب العلل میں غرابت حدیث کی تین وجہیں بیان کی ہیں۔ اوّل یہ کہ سند حدیث میں ایک راوی اپنے شیخ سے اس حدیث کی روایت میں منفرد ہوتا ہے۔ اگرچہ دوسرے طرق کے لحاظ سے وہ حدیث مشہور ہوتی ہے اس کی مثال یہ ہے۔ عن حماد بن سلمۃ عن ابی العشراء عن ابیہ قال یا رسول اللہ اما تکون الزکاۃ الا فی الحلق فقال لو طعنت فی فخرھا اجزاء عنك[1]۔ حماد بن سلمہ کے علاوہ اور کوئی شخص ابو العشراء سے اس حدیث کی روایت نہیں کرتا اس وجہ سے یہ حدیث غریب قرار پائی۔ ثانی یہ کہ ایک متن حدیث متعدد طرق سے مروی ہے مگر صرف ایک راوی متن حدیث میں دوسروں کی بنسبت کچھ زیادتی بیان کرتا ہے۔ تب بھی وہ حدیث غریب کہلاتی ہے بشرطیکہ وہ راوی ایسا ہو جس کے حافظہ پر اعتماد ہو ورنہ وہ حدیث مدرج ہوگی) اس کی مثال یہ ہے : عن مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر من رمضان علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین صاعا من تمر او صاعا من شعیر۔ امام مالک کے علاوہ دوسرے طرق سے جو حدیث مروی ہے اس میں من المسلمین کے الفاظ نہیں ہیں یہ زیادتی صرف امام مالک کی روایت میں ہے اس لیے یہ حدیث غریب کہلائی ثالث یہ کہ عام ائمہ حدیث کے نزدیک وہ حدیث کسی خاص سند سے معروف ہو اور اس کے سوا کسی اور طریقہ سے اس حدیث کی روایت کی جائے پھر بھی وہ غریب ہوگی اس کی مثال یہ ہے۔ حدثنا ابو ھشام و ابو السائب و الحسین بن الاسود قالوا نا ابو اسامۃ عن برید بن عبد اللہ بن ابی بردۃ عن جدہ ابی بردہ عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء و المومن یاکل فی معا واحد۔ اس حدیث کی جو سند محمود بن غیلان اور امام بخاری اور دوسرے ائمہ حدیث کے نزدیک معروف ہے وہ یہ ہے، عن ابی اسامۃ عن برید بن عبد اللہ الخ۔ اور امام ترمذی کی سند چونکہ اس سند معروف کے خلاف ہے لہٰذا اس سند کے ساتھ یہ حدیث غریب ہوگئی۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ جب میں نے امام بخاری کو بتلایا کہ ابو کریب کے علاوہ ابو ہشام، ابو السائب اور حسین بن اسود بھی اس حدیث

---

[1] یہ اجازت حالت اضطرار کے لیے ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

روایت کرتے ہیں تو وہ حیران رہ گئے اور کہنے لگے میں نہیں جانتا تھا کہ اس حدیث کو ابو کریب کے علاوہ کوئی اور بھی روایت کرتا ہے۔

(۸) **ھذا حدیث حسن** : جب امام ترمذی کسی حدیث کے ساتھ صرف حسن لکھتے ہیں یعنی صحیح یا غریب کے الفاظ اس کے ساتھ نہیں ہوتے اس وقت ان کی مراد اس حدیث سے وہ حدیث ہوتی ہے جو شاذ ہو اس کے راوی متہم بالکذب نہ ہوں اور طرق متعددہ سے مروی ہو۔

کتاب العلل

(۹) **اھل الرای** : اس لقب سے عام طور پر امام ترمذی احناف کا ارادہ کرتے ہیں۔ رہا یہ کہ احناف کو اہل الرای کس وجہ سے کہتے ہیں تو امام ترمذی کے ساتھ حسن ظن یہی ہے کہ وہ احناف کو ان کی دقت رائے اور اصابت فکر کی وجہ سے اہل الرای کہتے ہیں۔

(۱۰) **بعض اھل الکوفۃ** : عام طور پر ان الفاظ سے امام ابو حنیفہ کا اور کہیں کہیں سفیان ثوری کا ارادہ کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے یہ التزام کیا ہے کہ جامع ترمذی میں دنیا بھر کے مجتہدین کا ذکر کیا لیکن ایک جگہ کے سوا اس کتاب میں کسی جگہ بھی امام الائمہ سراج الامۃ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نہیں لیا[1] البتہ کتاب العلل میں جابر جعفی سے متعلق امام ابو حنیفہ کی ایک روایت ذکر کی ہے اور وہ یہ ہے : حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابو یحیی الحمانی قال سمعت اباحنیفہ یقول مارایت احدا اکذب من جابر الجعفی ولا افضل من عطا بن ابی رباح۔ ہم اس طرز عمل پر اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ یغفر اللہ لنا ولہ وسائر المسلمین۔

شرائط

حافظ ابو الفضل بن طاہر حازمی شروط ائمہ میں ذکر کرتے ہیں کہ امام ترمذی نے اپنی جامع میں پہلے چار طبقات کے راویوں سے استیعاب کیا ہے (۱) کامل الضبط والاتقان وکثیر الملازمۃ مع الشیخ (۲) کامل الضبط والاتقان وقلیل الملازمۃ مع الشیخ (۳) ناقص الضبط والاتقان وکثیر الملازمۃ مع الشیخ (۴) ناقص الضبط والاتقان وقلیل الملازمۃ مع الشیخ۔ ان چار طبقوں کے علاوہ ایک پانچواں طبقہ بھی ہے ناقص الضبط وقلیل الملازمۃ غوائل الجرح جس کو ضعفاء اور مجہولین سے تعبیر کیا جاتا ہے امام ترمذی نے حسب ضرورت اس طبقہ سے بھی روایات کا انتخاب کیا ہے۔

حافظ شمس الدین ذہبی لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کی احادیث کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) وہ احادیث جو امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہیں۔

(۲) وہ احادیث جو امام نسائی اور امام ابو داؤد کی شرائط کے مطابق صحیح ہیں۔

(۳) وہ احادیث جن کا ابو داؤد اور نسائی نے اخراج کیا اور ان کی علت ظاہر کر دی۔

(۴) وہ احادیث جن کا خود امام ترمذی نے اخراج کیا اور ان کی علت بیان کر دی[2]

---

[1] باب فی اشعار البدن میں امام ترمذی نے ویقول ابو حنیفہ وھو مثلثۃ کہہ کر امام اعظم کا مذہب ذکر کیا ہے (جامع ترمذی ص ۵۲

[2] حافظ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۴

تساہل احادیث پر کوئی حکم لگانے اور ان کی قسم متعین کرنے میں بعض اوقات امام ترمذی سے تساہل بھی واقع ہوا ہے مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا زیاد بن ایوب البغدادی نا ابو عامر البغدادی نا کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجمعۃ ساعۃ لا یسأل اللہ العبد فیہا شیأ الا آتاہ اللہ ایاہ قالوا یا رسول اللہ ایۃ ساعۃ ھی قال حین تقام الصلوٰۃ الی انصراف منہا۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث عمرو بن عوف حدیث حسن غریب [1]

امام ترمذی نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی کی اس حدیث کو حسن قرار دیا حالانکہ کثیر بن عبداللہ مزنی وہ شخص ہے جس کے بارے میں امام شافعی اور امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ کذاب ہے امام ابوزرعہ اس کو واھی الحدیث اور لیس بالقوی لکھتے ہیں۔ ابوحاتم لیس بالمتین کہتے ہیں۔ نسائی اور دارقطنی لکھتے ہیں کہ یہ متروک الحدیث ہے ابراہیم بن منذر نے کہا کہ یہ شخص سخت جھگڑالو تھا۔ اور ہم میں سے کوئی شخص اس سے روایت نہیں کرتا تھا۔ علی بن مدینی، احمد بن حنبل اور ابونعیم نے اس کو ضعیف قرار دیا۔ ابن سعد اس کو ضعیف اور قلیل الحدیث کہتے ہیں۔ ابن سکن نے کہا اس کا جو نسخہ عن ابیہ عن جدہ مروی ہے اس میں نظر ہے حاکم نے کہا اس نسخہ میں ضعاف اور مناکیر ہیں اور ابن حبان نے کہا اس نسخہ میں موضوع روایات ہیں اس شخص کا نام اپنی کتاب میں لینا اور اس سے احادیث کی روایت کرنا جائز نہیں ہے [2]

خیال رہے کہ امام ترمذی نے کثیر بن عبداللہ کی جس روایت کو یہاں حسن قرار دیا ہے وہ عن ابیہ عن جدہ ہی ہے۔

کثیر بن عبداللہ مزنی کی روایت کو حسن قرار دینا تو ایک تسامح تھا ہی اس سے بڑا تسامح یہ ہے کہ امام ترمذی نے اس کی ایک روایت کو صحیح بھی قرار دیا ہے اور وہ روایت بھی عن ابیہ عن جدہ ہے جس کو ابن حبان موضوعات میں سے اور حاکم ضعاف اور مناکیر میں سے شمار کرتے ہیں۔ روایت ملاحظہ ہو۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ابو عامر العقدی ثنا کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا حرم حلالا او احل حراما والمسلمون علی شروطہم الا شرطا حرم حلالا او احل حراما۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں ھذا حدیث حسن صحیح [3]

اسی طرح ایک اور حدیث امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا ابو کریب ومحمد بن عمرو السواق قالا نا یحییٰ بن الیمان عن المنہال بن خلیفہ عن الحجاج بن ارطاۃ عن عطاء عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبرا لیلا فاسرج لہ سراج فاخذہ من قبل القبلۃ وقال

---

[1] ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۹۷

[2] شہاب الدین ابن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۴۴۲

[3] ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۲۱۳

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رحمك الله ان كنت لاواها تلاء للقران وكبر عليه اربعا۔[1]

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے یحییٰ بن یمان اس کو امام احمد بن حنبل ضعیف قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں لیس بحجۃ، ابن معین لکھتے ہیں کہ یہ شخص اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کونسی حدیث بیان کر رہا ہے احادیث میں اس کو وہم لاحق ہوتے تھے اور یہ ثقہ نہ تھا۔ عبداللہ بن علی بن مدینی کہتے ہیں کہ اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔ یعقوب بن شیبہ کہتے کہتے ہیں کہ یہ شخص کثیر الغلط تھا اور احادیث میں اس سے خطا ہوتی تھی۔ ابو داؤد لکھتے ہیں کہ یہ احادیث مقلوب کر دیا کرتا تھا اور اس سے احادیث میں خطا ہوتی تھی۔ امام نسائی اس کو کہتے ہیں لیس بالقوی اور ابن عدی کہتے ہیں کہ اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں[2] اور اسی شخص کی حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں ہٰذا حدیث حسن؛

اسی طرح بعض دفعہ ایک حدیث منکر ہوتی ہے اور امام ترمذی اس کو شاذ قرار دیتے ہیں خیال رہے کہ منکر وہ حدیث ہے جس میں ضعیف ثقہ کی مخالفت کرے اس کو غیر محفوظ بھی کہتے ہیں۔ بہر حال امام ترمذی نے جس منکر حدیث کو غیر محفوظ کہا ہے اس کی مثال یہ ہے۔ حدثنا محمد بن عبید المحاربی نا عبد الرحمان بن زید بن اسلم عن ابیہ عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا یفطرن الصائم الحجامۃ والقیئ والاحتلام۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید الخدری غیر محفوظ[3]

اس کی وجہ امام ترمذی نے یہ بیان کی ہے کہ اس سند کا ایک راوی عبد الرحمان بن زید اس حدیث کو ابو سعید خدری سے موصولاً روایت کرتا ہے جبکہ دوسرے ثقہ راوی عبد اللہ بن زید، عبد العزیز بن محمد اور دوسرے ثقات اس کو مرسلاً روایت کرتے ہیں اور ابو سعید خدری کا ذکر نہیں کرتے اور عبد الرحمان بن زید جو ثقہ راویوں کی مخالفت کر رہا ہے خود ضعیف راوی ہے۔ امام ترمذی نے امام احمد بن حنبل اور امام بخاری کی شہادتوں سے اس کا ضعف ثابت کیا ہے لہذا یہ حدیث منکر ہوئی اور امام ترمذی کا اس کو غیر محفوظ کہنا محض تساہل ہے۔

بعض اوقات ایک حدیث متصل ہوتی ہے اور امام ترمذی اس کو منقطع قرار دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے امام ترمذی روایت کرتے ہیں، حدثنا ھناد نا ھیثم عن ابی الزبیر عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود قال قال عبد اللہ ان المشرکین شغلوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اربع صلوات یوم الخندق حتی ذھب من اللیل ما شاء اللہ فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلی العصر ثم اقام فصلی المغرب ثم اقام فصلی العشاء۔ اس حدیث کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں؛

---

[1] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۲۱۳

[2] شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۳۰۶

[3] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۱۲۷

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حدیث عبد اللہ لیس باسنادہ باس الا ان ابا عبیدہ لم یسمع من عبد اللہ [1]

امام ترمذی کا کہنا کہ ابو عبیدہ نے عبد اللہ بن مسعود سے سماع نہیں کیا صحیح نہیں ہے عبد اللہ بن مسعود کی وفات کے وقت ابو عبیدہ کی عمر سات سال تھی [2] اور جب پانچ سال کی عمر میں سنی ہوئی احادیث کی روایت جائز ہے جیسا کہ محمود بن ربیع نے پانچ سال کی عمر میں حضور سے سنی ہوئی حدیث کی روایت کی ہے [3] اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے چھ سال کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی احادیث کی روایت کی ہے [4] تو یہ کیوں نہیں جائز کہ ابو عبیدہ نے سات سال کی عمر میں اپنے والد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی احادیث کی روایت کی ہو۔ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ محدثین نے غیر معروف راویوں کا سات سال کی عمر میں سماع تسلیم کیا ہے تو ابو عبیدہ جیسے معروف تابعی کا عبد اللہ بن مسعود جیسے معروف صحابی سے سات سال کی عمر میں سماع کا کیونکہ انکار ہو سکتا ہے۔ کرابیسی نے کتاب المدلسین میں اور حاکم نے مستدرک میں ابو عبیدہ کی عبد اللہ بن مسعود سے روایت کا ذکر کیا ہے اور طبرانی نے معجم اوسط میں سند صحیح کے ساتھ ابو عبیدہ سے عبد اللہ بن مسعود سے سماع کی تصریح کی ہے اور وہ سند یہ ہے: عن زیاد بن سعد عن ابی الزبیر قال حدثنی یونس بن عتاب الکوفی قال سمعت ابا عبیدہ بن عبد اللہ یذکر انہ سمع اباہ یقول کنت مع النبی علیہ الصلوۃ و السلام فی سفر الحدیث۔ اور جب سند صحیح کے ساتھ خود ابو عبیدہ کی عبد اللہ بن مسعود سے سماع کی تصریح موجود ہے [5]۔ تو امام ترمذی کا نفی سماع کا قول کرنا تساہل کے سوا اور کچھ نہیں۔

امام ترمذی کے تساہل کی بحث میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیئے کہ حدیث ضعیف کو حسن یا صحیح کہنے میں انہوں نے ضرور تساہل کیا ہے لیکن اس کے باوجود یہ ایک یقینی امر ہے کہ جامع ترمذی میں انہوں نے کوئی موضوع حدیث شامل نہیں کی محدث ابن جوزی نے جامع ترمذی کی تیئس احادیث کو موضوع قرار دیا ہے لیکن یہ ابن جوزی کا تشدد ہے اور اس باب میں ان کی عادت مشہور ہے۔ حافظ جلال الدین سیوطی نے الذب عن السنن میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان میں سے کوئی روایت موضوع نہیں۔

تعداد احادیث

شیخ محمد فواد مصری نے جامع ترمذی کی کل احادیث مقصودہ کی تعداد ۱۳۸۵ بتلائی ہے اور توابع اور شواہد کو شامل کر کے شیخ ابراہیم مصری نے جملہ احادیث کی تعداد ۳۹۵۶ بتائی ہے۔

---

[1] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۵۲

[2] حافظ بدر الدین العینی المتوفی ۸۵۵ھ — عمدۃ القاری ج ۲ ص ۳۰۳

[3] امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۷

[4] شہاب الدین ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۳۴۵۔

[5] الشیخ الحافظ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی المتوفی ۸۵۵ھ — عمدۃ القاری ج ۲ ص ۳۰۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اعلیٰ اسانید

امام ترمذی کی جو حدیث اعلیٰ اسانید پر مشتمل ہے وہ ثلاثی ہے یعنی اس میں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف تین واسطے ہیں۔ جامع ترمذی میں صرف ایک ثلاثی ہے اور وہ یہ ہے: حدثنا اسماعیل بن موسیٰ الفزاری ابن ابنۃ اسدی الکوفی نا عمر بن شاکر عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان الصابر فیہم علی دینہ کالقابض علی الجمر[1]

ملا علی قاری رحمہ الباری کو اس جگہ ایک تسامح لاحق ہوا ہے اور انہوں نے امام ترمذی کی اس حدیث کو ثنائی قرار دیا ہے[2] یعنی اس حدیث میں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف دو واسطے ہیں۔ حالانکہ سند حدیث سے ظاہر ہے کہ یہاں امام ترمذی اور حضور صلی علیہ وسلم کے درمیان تین راوی ہیں۔ اسماعیل بن موسیٰ، عمر بن شاکر اور انس بن مالک۔

کُتبِ صحاح میں جامع ترمذی کا مقام

صحت احادیث اور قوت سند کے اعتبار سے جامع ترمذی کا مقام نسائی اور ابوداؤد کے بعد ہے اور کتب صحاح میں یہ پانچویں درجہ پر آتی ہے کیونکہ امام ترمذی طبقہ رابعہ سے اصالۃً احادیث روایت کرتے ہیں جبکہ نسائی اور ابوداؤد اس طبقہ سے صرف انتخاب کرتے ہیں۔ نیز امام ترمذی ضعفاء اور مجہولین کے پانچویں طبقہ سے بھی روایت قبول کر لیتے ہیں۔ جبکہ نسائی اور ابوداؤد اس طبقہ سے اصلاً روایت نہیں کرتے اسی سبب سے حافظ جلال الدین سیوطی امام ذہبی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کا مقام سنن نسائی اور ابوداؤد کے بعد ہے کیونکہ امام ترمذی مصلوب اور کلبی کی روایات کا بھی احتراز کر لیتے ہیں[3]

البتہ حسن ترتیب، حدیث اور فقہ کے متعدد علوم کے شمول اور افادیت کے لحاظ سے جامع ترمذی نسائی اور ابوداؤد پر مقام ہے۔ شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کے بارے میں یہ بجا طور پر کہا جاتا ہے کہ یہ مجتہد کے لیے کافی ہے اور مقلد کے لیے مغنی ہے اور غالباً اسی وجہ سے حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کو ثالث الکتب الستہ سے تعبیر کیا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی شاید اسی وجہ سے بخاری اور مسلم کے بعد اسی کا ذکر کرتے ہیں۔

شروح

جامع ترمذی کی شروح بھی بکثرت تصنیف کی گئی ہیں لیکن بعض نامکمل رہیں۔ بعض طبع نہ ہو سکیں اور اکثر نایاب ہیں خصوصاً برصغیر میں تو جامع ترمذی کی کوئی معتدبہ اور مشہور شرح دستیاب نہیں

---

[1] امام ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۳۲۹

[2] ملا علی القاری الحنفی المتوفی ۱۰۱۴ھ — مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۲۳

[3] الحافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ — تدریب الراوی ص ۵۶

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہے۔ سطور ذیل میں چند شروح کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ **عارضۃ الاحوذی** : یہ شرح الحافظ ابوبکر محمد بن عبداللہ الاشبیلی المالکی المتوفی ۵۴۶ھ کی تالیف ہے جو ابن العربی کے نام سے مشہور ہیں۔

۲۔ **المنقح الشذی** : یہ شرح حافظ ابوالفتح محمد بن محمد الشافعی المتوفی ۷۳۴ھ کی تالیف ہے۔ یہ ایک مبسوط کتاب ہے ترمذی کے دو ثلث سے کم کی شرح دس جلدوں میں کی گئی ہے۔ مصنف اس شرح کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔ بعد میں حافظ زین الدین عراقی نے اس کو مکمل کرنا شروع کیا لیکن وہ بھی پوری نہ کر سکے۔

۳۔ **شرح الزوائد علی الصحیحین وابی داؤد** : یہ شرح سراج الدین عمر بن علی ابن المقلن المتوفی ۸۰۴ھ کی تصنیف ہے۔

۴۔ **العرف الشذی** : یہ سراج الدین عمر ابن رسلان اللقینی المتوفی ۸۰۵ھ کی تالیف ہے اور نامکمل ہے۔

۵۔ **شرح الجامع** : یہ شرح حافظ زین الدین عراقی متوفی ۸۰۶ھ کی تالیف ہے اور ناتمام ہے۔

۶۔ **شرح الترمذی** : یہ شرح حافظ زین الدین عبدالرحمان بن احمد بن نقیب الحنبلی المتوفی ..... کی تالیف ہے۔ یہ شرح بیس جلدوں پر مشتمل تھی مگر ایک فتنہ میں جل کر ضائع ہو گئی۔

۷۔ **شرح الترمذی** : یہ شرح الحافظ زین الدین عبدالرحمان بن احمد بن رجب الحنبلی المتوفی ۷۹۵ھ کی تالیف ہے۔

۸۔ **قوت المقتذی** : یہ شرح الحافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ کی تصنیف ہے۔

۹۔ **شرح ترمذی** : یہ شرح علامہ محمد طاہر گجراتی صاحب مجمع البحار المتوفی ۹۸۶ھ کی تالیف ہے۔

۱۰۔ **نفع قوت المقتذی** : یہ شرح علامہ سید علی بن سلیمان المالکی المتوفی ۱۲۹۸ھ کی تالیف ہے۔[1]

مختصرات شروح کے علاوہ جامع ترمذی کی مختصرات بھی تصنیف کی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ **مختصر الجامع** : یہ نجم الدین سلیمان بن عبدالقوی الحنبلی المتوفی ۷۱۰ھ کی تالیف ہے۔

۲۔ **مختصر الجامع** : یہ نجم الدین محمد ابن عقیل الشافعی المتوفی ۷۲۹ھ کی تالیف ہے۔[2]

---

[1] ان شروح میں سے اکثر کا تذکرہ حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ نے کشف الظنون ج ۱ ص ۵۵۶ میں کیا ہے۔

[2] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ کشف الظنون ج ۱ ص ۵۵۶

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فہرست مضامین جامع ترمذی جلد اوّل

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	ابواب طہارت	
۱	طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔	۷۸
۲	فضیلتِ وضو	۷۸
۳	وضو نماز کی کنجی ہے۔	۷۹
۴	بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے۔	۸۰
۵	بیت الخلاء سے باہر آتے وقت کیا کہا جائے	۸۱
۶	قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی ممانعت۔	۸۱
۷	قبلہ رخ بیٹھنے کی اجازت۔	۸۲
۸	کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت۔	۸۳
۹	کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت۔	۸۳
۱۰	قضائے حاجت کے وقت پردہ رکھنا۔	۸۴
۱۱	دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا منع ہے۔	۸۴
۱۲	پتھر سے استنجاء کرنا۔	۸۴
۱۳	دو ڈھیلوں سے استنجاء کرنا۔	۸۵
۱۴	جن اشیاء سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔	۸۶
۱۵	پانی سے استنجاء کرنا۔	۸۷
۱۶	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قضائے حاجت کے لیے دور تشریف لے جانا۔	۸۷
۱۷	غسل خانہ میں پیشاب کرنا منع ہے۔	۸۸
۱۸	مسواک کرنا۔	۸۸
۱۹	نیند سے بیداری پر دھوئے بغیر ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جائیں۔	۸۹
۲۰	وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا، کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔	۹۰
۲۱	ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔	۹۱
۲۲	داڑھی کا خلال کرنا۔	۹۲
۲۳	سر کا مسح پیشانی کی جانب سے کیا جائے۔	۹۳
۲۴	سر کے پچھلے حصہ سے مسح شروع کرنا۔	۹۳
۲۵	سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا۔	۹۳
۲۶	مسح سر کے لیے نیا پانی لینا۔	۹۴
۲۷	کانوں کے باہر اور اندر کا مسح۔	۹۵
۲۸	کان سر کے حکم میں ہیں۔	۹۵
۲۹	انگلیوں کا خلال کرنا۔	۹۵
۳۰	ایڑیوں کے خشک رہنے پر تنبیہ۔	۹۶
۳۱	اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا۔	۹۷
۳۲	اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا۔	۹۷
۳۳	تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھونا۔	۹۸
۳۴	ایک، دو اور تین بار اعضائے وضو کو دھونا۔	۹۸

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۵	بعض اعضاء کو دو بار اور بعض کو تین بار دھونا۔	۹۸
۳۶	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو مبارک۔	۹۹
۳۷	وضو کے بعد ازار پر پانی چھڑکنا۔	۱۰۰
۳۸	کامل وضو کرنا۔	۱۰۰
۳۹	وضو کے بعد کپڑے کا استعمال۔	۱۰۱
۴۰	وضو کے بعد کیا پڑھا جائے۔	۱۰۲
۴۱	وضو کے لیے ایک مُد پانی۔	۱۰۲
۴۲	وضو میں اسراف مکروہ ہے۔	۱۰۳
۴۳	ہر نماز کے لیے (نیا) وضو۔	۱۰۳
۴۴	ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرنا۔	۱۰۴
۴۵	مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا	۱۰۵
۴۶	عورت کے وضو سے بچا ہوا پانی مکروہ ہے	۱۰۵
۴۷	اس میں رخصت۔	۱۰۶
۴۸	پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔	۱۰۶
۴۹	عنوان بالا کا ایک اور باب۔	۱۰۷
۵۰	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا ممنوع ہے۔	۱۰۷
۵۱	دریا کا پانی پاک ہے۔	۱۰۷
۵۲	پیشاب سے بچنے کی تنبیہ۔	۱۰۸
۵۳	شیر خوار بچے کے پیشاب کا حکم۔	۱۰۸
۵۴	حلال جانوروں کا پیشاب۔	۱۰۹
۵۵	ہوا کے خارج ہونے سے وضو۔	۱۱۰
۵۶	نیند سے وضو۔	۱۱۰
۵۷	آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو۔	۱۱۱
۵۸	آگ سے پکی ہوئی چیز کھانیکے بعد وضو نہ کرنا۔	۱۱۲
۵۹	اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو۔	۱۱۳
۶۰	شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کا حکم۔	۱۱۳
۶۱	شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہ کرنا۔	۱۱۴
۶۲	بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	۱۱۵
۶۳	نیند سے وضو۔	۱۱۶
۶۴	قے اور نکسیر سے وضو کرنا۔	۱۱۶
۶۵	دودھ پینے کے بعد کلی کرنا۔	۱۱۷
۶۶	پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔	۱۱۷
۶۷	کتے کا جھوٹا۔	۱۱۸
۶۸	بلی کا جھوٹا۔	۱۱۸
۶۹	موزوں پر مسح۔	۱۱۹
۷۰	مسافر اور مقیم کیلئے موزوں پر مدت مسح	۱۱۹
۷۱	موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا۔	۱۲۰
۷۲	موزوں کے اوپر مسح کرنا۔	۱۲۱
۷۳	جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا۔	۱۲۱
۷۴	جرابوں اور پگڑی پر مسح۔	۱۲۲
۷۵	غسل جنابت۔	۱۲۳
۷۶	کیا عورت غسل کے وقت بالوں کو کھولے	۱۲۳
۷۷	ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔	۱۲۴
۷۸	غسل کے بعد وضو۔	۱۲۴
۷۹	دو شرمگاہوں کے باہم ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔	۱۲۴
۸۰	منی نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔	۱۲۵
۸۱	اس آدمی کا حکم جو جاگنے پر تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو۔	۱۲۶

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۸۲	مذی اور ودی کے احکام	۱۲۷
۸۳	کپڑے پر مذی لگ جائے تو کیا حکم ہے۔	۱۲۷
۸۴	کپڑے پر منی لگ جائے تو کیا حکم ہے۔	۱۲۸
۸۵	جنبی کا غسل سے پہلے سو جانا۔	۱۲۸
۸۶	جنبی جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرے	۱۲۹
۸۷	جنبی سے مصافحہ	۱۲۹
۸۸	عورت کا احتلام	۱۳۰
۸۹	غسل کے بعد عورت سے گرمی حاصل کرنا۔	۱۳۰
۹۰	پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی کا تیمم کرنا۔	۱۳۰
۹۱	مستحاضہ کا حکم	۱۳۱
۹۲	مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔	۱۳۲
۹۳	مستحاضہ کا ایک غسل سے دو نمازیں جمع کرنا	۱۳۲
۹۴	مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کرے۔	۱۳۴
۹۵	حائضہ پر نماز کی قضا نہیں۔	۱۳۴
۹۶	جنبی اور حائضہ قرآن پاک نہ پڑھیں۔	۱۳۵
۹۷	حائضہ عورت سے مباشرت۔	۱۳۵
۹۸	جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانا کھانے اور ان کے جھوٹے کا حکم۔	۱۳۶
۹۹	حائضہ مسجد سے کوئی چیز لے سکتی ہے یا نہیں؟	۱۳۶
۱۰۰	حائضہ سے ہم بستری منع ہے۔	۱۳۶
۱۰۱	حائضہ سے ہم بستری کا کفارہ۔	۱۳۷
۱۰۲	کپڑے سے حیض کا خون دھونا۔	۱۳۷
۱۰۳	نفاس کی مدت کیا ہے	۱۳۸
۱۰۴	ایک ہی غسل سے مرد کا تمام بیویوں کے پاس جانا۔	۱۳۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۰۵	دوبارہ صحبت کا ارادہ ہو تو وضو کیا جائے	۱۳۹
۱۰۶	قیام نماز کے وقت کسی کو قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو پہلے اس سے فارغ ہو لے۔	۱۳۹
۱۰۷	راستہ کی گندگی سے وضو کا حکم۔	۱۴۰
۱۰۸	تیمم کا بیان	۱۴۱
۱۰۹	غیر جنبی ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے	۱۴۲
۱۱۰	زمین پر پیشاب لگ جائے تو کیا حکم ہے	۱۴۲
	ابواب الصلوٰۃ	
۱۱۱	اوقاتِ نماز	۱۴۳
۱۱۲	اوقاتِ نماز۔	۱۴۴
۱۱۳	صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا۔	۱۴۶
۱۱۴	صبح کی نماز سفیدی میں پڑھنا۔	۱۴۶
۱۱۵	ظہر کی نماز جلدی پڑھنا۔	۱۴۷
۱۱۶	سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا	۱۴۷
۱۱۷	عصر کی نماز جلدی پڑھنا۔	۱۴۸
۱۱۸	عصر کی نماز میں تاخیر۔	۱۴۹
۱۱۹	مغرب کی نماز کا وقت	۱۴۹
۲۰	عشاء کی نماز کا وقت	۱۵۰
۱۲۱	عشاء کو تاخیر سے پڑھنا	۱۵۰
۱۲۲	عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد گفتگو کی ممانعت۔	۱۵۱
۱۲۳	نماز عشاء کے بعد گفتگو کی اجازت۔	۱۵۱
۱۲۴	اول وقت میں فضیلت	۱۵۲
۱۲۵	نماز عصر کے وقت سے سہو۔	۱۵۳

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۲۶	اس وقت نماز جلدی پڑھنا جب امام تاخیر کرے	۱۵۳
۱۲۷	نماز سے سو جانا۔	۱۵۴
۱۲۸	نماز بھولنے والا کیا کرے	۱۵۴
۱۲۹	کئی نمازیں قضاء ہو جائیں تو کس سے ابتدا کرے۔	۱۵۵
۱۳۰	صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر ہے۔	۱۵۶
۱۳۱	عصر اور صبح کے وقت کے بعد نماز پڑھنا منع ہے۔	۱۵۷
۱۳۲	عصر کے بعد نماز پڑھنا۔	۱۵۷
۱۳۳	مغرب سے پہلے نماز۔	۱۵۹
۱۳۴	جس آدمی کو غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت مل جائے۔	۱۵۹
۱۳۵	دو نمازوں کو جمع کرنا۔	۱۵۹
۱۳۶	اذان کی ابتداء۔	۱۶۰
۱۳۷	اذان میں ترجیع۔	۱۶۱
۱۳۸	کلمات اقامت ایک ایک بار کہنا۔	۱۶۲
۱۳۹	اقامت کے کلمات دو دو بار کہنا۔	۱۶۲
۱۴۰	اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا	۱۶۳
۱۴۱	اذان دیتے ہوئے کان میں انگلیاں ڈالنا۔	۱۶۳
۱۴۲	صبح کی نماز میں تثویب۔	۱۶۴
۱۴۳	جو آدمی اذان کہے وہی اقامت کہے۔	۱۶۵
۱۴۴	بے وضو اذان دینا مکروہ ہے۔	۱۶۵
۱۴۵	امام، اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔	۱۶۶
۱۴۶	رات کو اذان کہنا۔	۱۶۶
۱۴۷	اذان کے بعد مسجد سے نکلنا مکروہ ہے	۱۶۷
۱۴۸	سفر میں اذان کہنا۔	۱۶۸
۱۴۹	اذان کی فضیلت۔	۱۶۸
۱۵۰	امام ضامن ہے اور موذن امین۔	۱۶۹
۱۵۱	اذان سننے والا کیا کہے۔	۱۷۰
۱۵۲	موذن کے لیے اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے۔	۱۷۰
۱۵۳	اذان کے بعد دعا۔	۱۷۰
۱۵۴	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۱۷۱
۱۵۵	اذان و اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی۔	۱۷۱
۱۵۶	اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں۔	۱۷۲
۱۵۷	پانچ نمازوں کی فضیلت۔	۱۷۲
۱۵۸	جماعت کی فضیلت	۱۷۲
۱۵۹	جو اذان سن کر جواب نہ دے۔	۱۷۳
۱۶۰	تنہا نماز پڑھنے والا جماعت پالے تو کیا کرے۔	۱۷۴
۱۶۱	مسجد میں دوسری جماعت کا حکم۔	۱۷۴
۱۶۲	عشاء اور صبح کی جماعت کی فضیلت۔	۱۷۵
۱۶۳	پہلی صف کی فضیلت۔	۱۷۶
۱۶۴	صفیں سیدھی رکھنا	۱۷۶
۱۶۵	امام کے قریب عقلمند اور سمجھدار کھڑے ہوں۔	۱۷۶
۱۶۶	ستونوں کے درمیان صف مکروہ ہے۔	۱۷۷
۱۶۷	صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز۔	۱۷۸
۱۶۸	ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا	۱۷۹

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۶۹	امام کی دو آدمیوں کے ہمراہ نماز	۱۷۹
۱۷۰	امام کے ساتھ مرد اور عورتیں دونوں ہوں تو صفیں کس طرح باندھی جائیں۔	۱۸۰
۱۷۱	امامت کا زیادہ مستحق کون ہے۔	۱۸۱
۱۷۲	امام مختصر نماز پڑھائے۔	۱۸۲
۱۷۳	نماز کی تحریم و تحلیل۔	۱۸۲
۱۷۴	تکبیر کے وقت انگلیاں کشادہ رکھنا۔	۱۸۳
۱۷۵	تکبیر اولیٰ کی فضیلت۔	۱۸۴
۱۷۶	نماز شروع کرتے وقت کیا کہا جائے۔	۱۸۴
۱۷۷	"بسم اللہ" آہستہ پڑھنا۔	۱۸۵
۱۷۸	بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا	۱۸۶
۱۷۹	سورۂ فاتحہ سے قرأت شروع کرنا۔	۱۸۶
۱۸۰	سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی۔	۱۸۷
۱۸۱	آمین کہنا۔	۱۸۸
۱۸۲	آمین کہنے کی فضیلت	۱۸۹
۱۸۳	نماز کے دو سکتے۔	۱۸۹
۱۸۴	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا۔	۱۸۹
۱۸۵	رکوع اور سجدہ کی تکبیر۔	۱۹۰
۱۸۶	رکوع کے وقت ہاتھوں کو اٹھانا۔	۱۹۱
۱۸۷	رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔	۱۹۲
۱۸۸	رکوع میں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا۔	۱۹۲
۱۸۹	رکوع اور سجدہ کی تسبیحات۔	۱۹۳
۱۹۰	رکوع اور سجدہ میں تلاوتِ قرآن کی ممانعت۔	۱۹۴
۱۹۱	رکوع اور سجدہ میں پیٹھ سیدھی نہ رکھنا۔	۱۹۴
۱۹۲	رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا پڑھے۔	۱۹۵
۱۹۳	اسی عنوان کا دوسرا باب۔	۱۹۵
۱۹۴	سجدے میں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے جائیں۔	۱۹۶
۱۹۵	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۱۹۶
۱۹۶	پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا۔	۱۹۷
۱۹۷	سجدے میں چہرہ کہاں رکھا جائے۔	۱۹۷
۱۹۸	سات اعضاء پر سجدہ۔	۱۹۸
۱۹۹	سجدے میں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا۔	۱۹۸
۲۰۰	سجدے میں اعتدال۔	۱۹۹
۲۰۱	سجدے میں ہاتھوں کا بچھانا اور پاؤں کا کھڑا رکھنا۔	۱۹۹
۲۰۲	رکوع اور سجدے میں اٹھتے وقت کمر سیدھی رکھنا۔	۲۰۰
۲۰۳	رکوع اور سجدے میں امام سے سبقت نہ کرنا۔	۲۰۰
۲۰۴	دو سجدوں کے درمیان اقعاء ممنوع ہے	۲۰۱
۲۰۵	اقعاء کی اجازت۔	۲۰۱
۲۰۶	سجدوں کے درمیان کیا پڑھے۔	۲۰۲
۲۰۷	سجدے میں سہارا لینا۔	۲۰۲
۲۰۸	سجدے سے اٹھنے کا طریقہ۔	۲۰۳
۲۰۹	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۲۰۳
۲۱۰	تشہد کا بیان۔	۲۰۳
۲۱۱	عنوان بالا کا دوسرا باب	۲۰۴
۲۱۲	تشہد آہستہ پڑھنا۔	۲۰۴

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲۱۳	تشہد میں کس طرح بیٹھے۔	۲۰۵
۲۱۴	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۲۰۵
۲۱۵	تشہد میں اشارہ۔	۲۰۶
۲۱۶	سلام پھیرنا۔	۲۰۶
۲۱۷	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۲۰۶
۲۱۸	سلام کو نہ کھینچنا سنت ہے۔	۲۰۷
۲۱۹	سلام کے بعد کیا پڑھے۔	۲۰۸
۲۲۰	دائیں اور بائیں طرف پھرنا۔	۲۰۹
۲۲۱	نماز پڑھنے کا طریقہ۔	۲۰۹
۲۲۲	صبح کی نماز میں قراءت	۲۱۲
۲۲۳	ظہر و عصر کی قراءت۔	۲۱۲
۲۲۴	قراءتِ مغرب۔	۲۱۳
۲۲۵	نماز عشاء کی قراءت۔	۲۱۴
۲۲۶	قرأۃ خلف الامام۔	۲۱۵
۲۲۷	جہری نماز میں قرأۃ خلف الامام کی ممانعت	۲۱۵
۲۲۸	مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے	۲۱۷
۲۲۹	تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں۔	۲۱۸
۲۳۰	قبرستان اور حمام کے سوا تمام زمین مسجد ہے۔	۲۱۸
۲۳۱	تعمیرِ مسجد کی فضیلت	۲۱۹
۲۳۲	قبر پر مسجد بنانا منع ہے۔	۲۲۰
۲۳۳	مسجد میں سونے کا حکم۔	۲۲۰
۲۳۴	مسجد میں خرید و فروخت، گم شدہ چیز کا اعلان اور شعر گوئی ممنوع ہے۔	۲۲۰
۲۳۵	وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔	۲۲۱
۲۳۶	مسجد قباء میں نماز کا ثواب۔	۲۲۲
۲۳۷	کونسی مسجد افضل ہے۔	۲۲۲
۲۳۸	مسجد کی طرف جانا۔	۲۲۳
۲۳۹	مسجد میں بیٹھ کر انتظارِ نماز کی فضیلت	۲۲۴
۲۴۰	چٹائی پر نماز پڑھنا۔	۲۲۴
۲۴۱	ٹاٹ پر نماز پڑھنا۔	۲۲۵
۲۴۲	فرش پر نماز پڑھنا۔	۲۲۵
۲۴۳	باغ میں نماز پڑھنا۔	۲۲۵
۲۴۴	سترہ رکھنا۔	۲۲۶
۲۴۵	نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت۔	۲۲۶
۲۴۶	نماز کو کوئی (گزرنے والی) چیز نہیں توڑتی۔	۲۲۷
۲۴۷	کتے، گدھے اور عورت کے سوا کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔	۲۲۷
۲۴۸	ایک کپڑے میں نماز پڑھنا۔	۲۲۸
۲۴۹	تبدیلیٔ قبلہ	۲۲۸
۲۵۰	مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔	۲۲۹
۲۵۱	بادلوں کے سبب اگر کوئی غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کا حکم۔	۲۳۰
۲۵۲	کس مقام پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔	۲۳۱
۲۵۳	بکریوں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز کا حکم۔	۲۳۱
۲۵۴	سواری پر نماز پڑھنا اس کا رُخ جدھر بھی ہو۔	۲۳۲
۲۵۵	سواری کو سترہ بنانا۔	۲۳۳
۲۵۶	جب شام کا کھانا حاضر ہو اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔	۲۳۳

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲۵۷	اونگھنے کی حالت میں نماز پڑھنا۔	۲۳۴
۲۵۸	مہمان، میزبان کی اجازت بغیر نماز نہ پڑھائے۔	۲۳۴
۲۵۹	امام کا صرف اپنے لیے دعا مانگنا۔	۲۳۵
۲۶۰	مقتدیوں کے ناپسندیدہ امام کا حکم۔	۲۳۵
۲۶۱	امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر ہی پڑھیں۔	۲۳۶
۲۶۲	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۲۳۷
۲۶۳	امام کا دو رکعتوں کے بعد بھول کر کھڑا ہونا۔	۲۳۸
۲۶۴	پہلے قعدہ کا اندازہ۔	۲۳۹
۲۶۵	نماز میں اشارہ کرنا۔	۲۴۰
۲۶۶	مردوں کے لیے تسبیح اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔	۲۴۱
۲۶۷	نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے۔	۲۴۱
۲۶۸	کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔	۲۴۱
۲۶۹	بیٹھ کر نفل پڑھنے کا حکم۔	۲۴۳
۲۷۰	بوجہ عذر مختصر نماز پڑھنا۔	۲۴۴
۲۷۱	بالغہ عورت کی نماز کے لیے دوپٹہ ضروری ہے۔	۲۴۴
۲۷۲	نماز میں سدل مکروہ ہے۔	۲۴۵
۲۷۳	نماز میں کنکریوں کا ادھر اُدھر کرنا مکروہ ہے۔	۲۴۵
۲۷۴	نماز میں پھونک مارنا منع ہے۔	۲۴۶
۲۷۵	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا۔	۲۴۷
۲۷۶	نماز میں بالوں کا بندھا ہوا ہونا۔	۲۴۷
۲۷۷	نماز میں خشوع۔	۲۴۸
۲۷۸	نماز میں تشبیک مکروہ ہے۔	۲۴۸
۲۷۹	طویل قیام۔	۲۴۹
۲۸۰	رکوع اور سجدہ کی کثرت۔	۲۴۹
۲۸۱	نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا۔	۲۵۰
۲۸۲	سلام سے پہلے سجدہ سہو۔	۲۵۱
۲۸۳	سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو۔	۲۵۲
۲۸۴	سجدہ سہو میں تشہد۔	۲۵۳
۲۸۵	نماز میں زیادتی اور کمی کا شک۔	۲۵۴
۲۸۶	ظہر و عصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا۔	۲۵۵
۲۸۷	جوتوں سمیت نماز پڑھنا۔	۲۵۶
۲۸۸	صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا۔	۲۵۷
۲۸۹	ترکِ قنوت۔	۲۵۷
۲۹۰	نماز میں چھینک آنا۔	۲۵۸
۲۹۱	نماز میں کلام کا منسوخ ہونا۔	۲۵۹
۲۹۲	توبہ کے وقت نماز۔	۲۵۹
۲۹۳	بچے کو کتنی عمر میں نماز کا کہا جائے۔	۲۶۰
۲۹۴	تشہد کے بعد بے وضو ہو جانا۔	۲۶۰
۲۹۵	بارش کے سبب خیمہ میں نماز پڑھنا۔	۲۶۱
۲۹۶	نماز کے بعد تسبیحات پڑھنا۔	۲۶۲
۲۹۷	کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنا۔	۲۶۳
۲۹۸	نماز میں تکلیف اٹھانا۔	۲۶۳
۲۹۹	قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کی بازپرس ہوگی۔	۲۶۴

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۰۰	دن رات میں بارہ سنتوں کی فضیلت	۲۶۴
۳۰۱	سنت فجر کی فضیلت	۲۶۵
۳۰۲	صبح کی سنتوں میں اختصارِ قراءت	۲۶۶
۳۰۳	سنت فجر کے بعد گفتگو کرنا	۲۶۶
۳۰۴	صبح صادق کے بعد صرف دو رکعتیں ہیں۔	۲۶۷
۳۰۵	صبح کی سنتیں پڑھ کر لیٹ جانا۔	۲۶۷
۳۰۶	جماعت کھڑی ہو تو دوسری کوئی نماز جائز نہیں۔	۲۶۸
۳۰۷	فرضوں کے بعد سنتِ فجر کی قضاء کا حکم۔	۲۶۸
۳۰۸	صبح کی فوت شدہ سنتیں طلوع آفتاب کے بعد پڑھنا۔	۲۶۹
۳۰۹	ظہر سے پہلے چار سنتیں۔	۲۷۰
۳۱۰	ظہر کے بعد دو رکعتیں	۲۷۰
۳۱۱	ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھے۔	۲۷۱
۳۱۲	عصر سے پہلے چار سنتیں	۲۷۲
۳۱۳	مغرب کی سنتیں اور ان کی قراءت	۲۷۳
۳۱۴	مغرب کی سنتیں گھر میں پڑھنا	۲۷۳
۳۱۵	مغرب کے بعد چھ نفلوں کا ثواب	۲۷۴
۳۱۶	عشاء کے بعد کی دو رکعتیں۔	۲۷۴
۳۱۷	رات کے نوافل دو دو ہیں۔	۲۷۵
۳۱۸	رات کی نماز کی فضیلت	۲۷۵
۳۱۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز۔	۲۷۵
۳۲۰	رات کو تیرہ رکعات پڑھنا	۲۷۶
۳۲۱	نو رکعت پڑھنا	۲۷۶
۳۲۲	اللہ تعالیٰ ہر رات خاص توجہ فرماتا ہے۔	۲۷۷
۳۲۳	رات کی قراءت	۲۷۸
۳۲۴	گھر میں نفل پڑھنے کی فضیلت	۲۷۹
	ابواب الوتر	
۳۲۵	وتروں کی فضیلت	۲۸۰
۳۲۶	وتر فرض نہیں	۲۸۰
۳۲۷	وتروں سے پہلے سونا مکروہ ہے	۲۸۱
۳۲۸	رات کے اول و آخر وتر پڑھنا	۲۸۱
۳۲۹	سات رکعتوں کے ساتھ وتر	۲۸۲
۳۳۰	پانچ رکعات کے ساتھ وتر	۲۸۲
۳۳۱	وتر تین رکعات ہیں۔	۲۸۳
۳۳۲	ایک رکعت سے وتر بنانا	۲۸۴
۳۳۳	وتروں کی قراءت	۲۸۴
۳۳۴	وتروں میں قنوت پڑھنا	۲۸۵
۳۳۵	وتر بھول جانے یا سو جانے کی صورت میں کیا کرے۔	۲۸۶
۳۳۶	صبح سے پہلے وتروں میں جلدی کرنا	۲۸۷
۳۳۷	ایک رات میں دو وتر نہیں۔	۲۸۷
۳۳۸	سواری پر وتر پڑھنا	۲۸۸
۳۳۹	چاشت کی نماز	۲۸۹
۳۴۰	زوال کے وقت نماز	۲۹۱
۳۴۱	حاجت کی نماز	۲۹۱
۳۴۲	نماز استخارہ	۲۹۲
۳۴۳	نماز تسبیح	۲۹۳
۳۴۴	بارگاہ رسالت میں درود شریف کیسے بھیجا جائے	۲۹۵

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۴۵	درود شریف کی فضیلت	۲۹۵
	ابواب الجمعۃ	
۳۴۶	جمعہ کے دن کی فضیلت	۲۹۷
۳۴۷	جمعہ کے دن ساعتِ قبولیت	۲۹۷
۳۴۸	جمعہ کے دن غسل کرنا	۲۹۹
۳۴۹	جمعہ کے دن غسل کی فضیلت	۳۰۰
۳۵۰	جمعہ کے دن صرف وضو کرنا	۳۰۱
۳۵۱	نماز جمعہ کے لیے جلدی کرنا	۳۰۲
۳۵۲	بلا عذر ترک جمعہ کا گناہ	۳۰۲
۳۵۳	کتنے فاصلے سے جمعہ کے لیے جائے	۳۰۳
۳۵۴	نماز جمعہ کا وقت	۳۰۴
۳۵۵	منبر پر خطبہ دینا	۳۰۴
۳۵۶	دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا	۳۰۵
۳۵۷	خطبہ مختصر پڑھنا	۳۰۵
۳۵۸	منبر پر قرآن پڑھنا	۳۰۵
۳۵۹	خطبہ کے وقت امام کی طرف متوجہ ہونا	۳۰۶
۳۶۰	دوران خطبہ آنے والا شخص دو رکعتیں پڑھے۔	۳۰۶
۳۶۱	خطبہ کے دوران کلام منع ہے	۳۰۷
۳۶۲	جمعہ کے دن گھٹنیں پھیلانا مکروہ ہے	۳۰۸
۳۶۳	خطبہ کے دوران احتباء منع ہے	۳۰۸
۳۶۴	منبر پہ ہاتھ اٹھانا منع ہے	۳۰۹
۳۶۵	جمعہ کی اذان	۳۰۹
۳۶۶	امام کا منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنا۔	۳۱۰

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۶۷	نماز جمعہ کی قراءت	۳۱۱
۳۶۸	جمعہ کے دن نماز فجر کی قراءت	۳۱۱
۳۶۹	جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز	۳۱۱
۳۷۰	جمعہ کی ایک رکعت پانے والا کیا کرے۔	۳۱۳
۳۷۱	جمعہ کے دن قیلولہ کرنا	۳۱۳
۳۷۲	جس کو جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدل لے۔	۳۱۴
۳۷۳	جمعہ کے دن سفر کرنا	۳۱۴
۳۷۴	جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا	۳۱۵
	ابواب العیدین	
۳۷۵	عید کی نماز کے لیے پیدل چلنا	۳۱۵
۳۷۶	عید کی نماز خطبہ سے پہلے	۳۱۶
۳۷۷	عیدین کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں ہے	۳۱۶
۳۷۸	عیدین کی قراءت	۳۱۶
۳۷۹	تکبیرات عیدین	۳۱۷
۳۸۰	عید کی نماز سے پہلے اور بعد نفل نہیں ہیں	۳۱۸
۳۸۱	نماز عید کے لیے عورتوں کا جانا	۳۱۹
۳۸۲	عیدگاہ کی طرف آتے جاتے راستہ بدلنا۔	۳۲۰
۳۸۳	عید الفطر میں نماز سے پہلے کچھ کھا پی لینا۔	۳۲۰
	ابواب السفر	
۳۸۴	سفر میں قصر نماز	۳۲۱

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۸۵	کتنے دن کے سفر پر قصر کا حکم ہے	۳۲۲
۳۸۶	سفر میں نفل نماز	۳۲۴
۳۸۷	دو نمازیں اکٹھی پڑھنا	۳۲۵
۳۸۸	نمازِ استسقاء	۳۲۶
۳۸۹	سورج گہن کی نماز	۳۲۷
۳۹۰	نماز کسوف کی قراءت	۳۲۹
۳۹۱	نماز خوف	۳۳۰
۳۹۲	سجدۂ تلاوت	۳۳۲
۳۹۳	عورتوں کا مسجدوں میں جانا	۳۳۲
۳۹۴	مسجدوں میں تھوکنا منع ہے	۳۳۳
۳۹۵	سورۂ انشقاق اور سورۂ العلق میں سجدہ	۳۳۳
۳۹۶	سورۂ نجم میں سجدہ	۳۳۴
۳۹۷	سورۂ نجم کا سجدہ نہ کرنا	۳۳۴
۳۹۸	سورۂ "ص" میں سجدہ	۳۳۵
۳۹۹	سورۂ حج کا سجدہ	۳۳۶
۴۰۰	سجدۂ تلاوت میں کیا پڑھے	۳۳۶
۴۰۱	رات کا وظیفہ رہ جائے تو دن کو پڑھنا	۳۳۷
۴۰۲	امام سے پہلے سر اٹھانے پر تنبیہ	۳۳۷
۴۰۳	امام کا فرض پڑھنے کے بعد امامت کرانا۔	۳۳۸
۴۰۴	گرمی اور سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت۔	۳۳۸
۴۰۵	صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت	۳۳۹
۴۰۶	نماز میں ادھر ادھر توجہ کرنا	۳۳۹
۴۰۸	امام سجدہ میں ہو تو آنے والا کیا کرے	۳۴۰
۴۰۹	نماز شروع کرتے وقت کھڑے ہو کر امام کی انتظار کرو ہے۔	۳۴۱
۴۱۰	دعا سے پہلے حمد و ثنا اور درود شریف	۳۴۱
۴۱۱	مسجدوں کو پاک صاف رکھنا	۳۴۲
۴۱۲	رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے	۳۴۲
۴۱۳	دن کے نوافل پڑھنے کا طریقہ	۳۴۳
۴۱۴	عورتوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنا	۳۴۴
۴۱۵	نفل نماز میں کس قدر حرکت جائز ہے	۳۴۴
۴۱۶	ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا	۳۴۴
۴۱۷	مسجد میں جانے کی فضیلت اور قدموں کا ثواب۔	۳۴۵
۴۱۸	مغرب کے بعد کی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے	۳۴۵
۴۱۹	قبول اسلام کے وقت غسل کرنا	۳۴۶
۴۲۰	بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔	۳۴۶
۴۲۱	قیامت کے دن اس امت کا خاص نشان سجدوں اور طہارت کے آثار ہوں گے۔	۳۴۶
۴۲۲	وضو میں دائیں اعضاء سے ابتداء کرنا	۳۴۷
۴۲۳	وضو میں کتنا پانی کافی ہے	۳۴۷
۴۲۴	دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنا۔	۳۴۷
۴۲۵	جنبی کے لیے وضو کر کے کھانے اور اور سونے کی اجازت۔	۳۴۸
۴۲۶	فضیلت نماز	۳۴۸
۴۲۷	دخول جنت کے ذرائع	۳۴۹

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	ابواب الزکوۃ	
۴۲۸	زکوۃ نہ دینے پر تنبیہ	۳۴۹
۴۲۹	زکوۃ کی ادائیگی سے فرض ادا ہو گیا	۳۵۰
۴۳۰	سونے اور چاندی کی زکوۃ	۳۵۲
۴۳۱	اونٹ اور بکری کی زکوۃ	۳۵۲
۴۳۲	گائے کی زکوۃ	۳۵۳
۴۳۳	صدقہ میں عمدہ مال لینا منع ہے	۳۵۴
۴۳۴	کھیتی، پھل اور غلہ کی زکوۃ	۳۵۵
۴۳۵	گھوڑے اور غلام کی زکوۃ نہیں۔	۳۵۶
۴۳۶	شہد کی زکوۃ	۳۵۶
۴۳۷	مال مستفاد پر ایک سال گزرنے سے پہلے زکوۃ نہیں۔	۳۵۷
۴۳۸	مسلمانوں پر جزیہ نہیں	۳۵۷
۴۳۹	زیورات کی زکوۃ	۳۵۸
۴۴۰	سبزیوں کی زکوۃ	۳۵۹
۴۴۱	نہری زمین کی زکوۃ	۳۶۰
۴۴۲	مال یتیم کی زکوۃ	۳۶۰
۴۴۳	چوپائے کا زخم معاف ہے اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔	۳۶۱
۴۴۴	تخمینہ لگانا	۳۶۲
۴۴۵	ایماندار عامل کی فضیلت	۳۶۳
۴۴۶	صدقہ لینے میں حد سے تجاوز کرنا	۳۶۳
۴۴۷	زکوۃ لینے والے کو خوش رکھنا	۳۶۴
۴۴۸	زکوۃ امراء سے لے کر غرباء کو دی جائے	۳۶۴
۴۴۹	کس کو زکوۃ لینا جائز ہے	۳۶۴
۴۵۰	کس کو زکوۃ لینا جائز نہیں	۳۶۵
۴۵۱	قرض دار وغیرہ کو زکوۃ لینا جائز ہے	۳۶۶
۴۵۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اہل بیت اور آپ کے غلاموں کے لیے زکوۃ لینا جائز نہیں۔	۳۶۷
۴۵۳	رشتہ داروں کو صدقہ دینا	۳۶۸
۴۵۴	مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی حق ہے	۳۶۸
۴۵۵	صدقہ کی فضیلت	۳۶۹
۴۵۶	سائل کا حق	۳۷۱
۴۵۷	مولفین قلوب کو صدقہ دینا	۳۷۱
۴۵۸	صدقہ دینے والا اپنے صدقہ کا وارث بن سکتا ہے۔	۳۷۲
۴۵۹	صدقہ واپس لینا مکروہ ہے	۳۷۳
۴۶۰	میت کی طرف سے صدقہ دینا	۳۷۳
۴۶۱	بیوی کا خاوند کے گھر سے خرچ کرنا	۳۷۳
۴۶۲	صدقۂ فطر	۳۷۴
۴۶۳	صدقۂ فطر نماز سے پہلے دینا	۳۷۶
۴۶۴	زکوۃ جلدی ادا کرنا	۳۷۶
۴۶۵	سوال کرنے کی ممانعت	۳۷۷
	ابواب الصوم	
۴۶۶	ماہ رمضان کی فضیلت	۳۷۸
۴۶۷	رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت۔	۳۷۹
۴۶۸	شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔	۳۸۰

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴۶۹	رمضان کے لیے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا	۳۸۰
۴۷۰	چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور عید کرنا	۳۸۱
۴۷۱	مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے	۳۸۱
۴۷۲	گواہی پر روزہ رکھنا	۳۸۲
۴۷۳	عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے	۳۸۳
۴۷۴	ہر شہر کے لیے علیحدہ چاند دیکھنا ضروری ہے	۳۸۳
۴۷۵	کس چیز سے روزہ افطار کرنا اچھا ہے	۳۸۴
۴۷۶	عید الفطر، افطار کی اور عید الضحیٰ قربانی کی عید ہے۔	۳۸۵
۴۷۷	روزہ کھولنے کا وقت	۳۸۵
۴۷۸	افطار میں جلدی کرنا	۳۸۶
۴۷۹	سحری دیر سے کھانا	۳۸۷
۴۸۰	صبح صادق تک وقت سحر	۳۸۷
۴۸۱	روزہ دار کا غیبت کرنا سخت گناہ ہے	۳۸۸
۴۸۲	سحری کھانے کی فضیلت	۳۸۸
۴۸۳	سفر میں روزہ نہ رکھنا	۳۸۹
۴۸۴	سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت	۳۹۰
۴۸۵	مجاہد کے لیے افطار کی اجازت	۳۹۱
۴۸۶	حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو افطار کی اجازت۔	۳۹۱
۴۸۷	مردے کی طرف سے روزہ رکھنا	۳۹۲
۴۸۸	روزوں کا کفارہ	۳۹۳
۴۸۹	حالتِ روزہ میں قے کا حکم	۳۹۳
۴۹۰	جان بوجھ کر قے کرنا	۳۹۴
۴۹۱	روزہ دار کا بھول کر کھا پی لینا	۳۹۵
۴۹۲	جان بوجھ کر روزہ توڑنا	۳۹۵
۴۹۳	رمضان کے روزے کا کفارہ	۳۹۶
۴۹۴	روزہ دار کے لیے مسواک کا حکم	۳۹۷
۴۹۵	روزہ دار کا سرمہ لگانا	۳۹۷
۴۹۶	حالتِ روزہ میں بوسہ لینا	۳۹۸
۴۹۷	حالتِ روزہ میں مباشرت	۳۹۸
۴۹۸	رات کو نیت کرنا ضروری ہے	۳۹۹
۴۹۹	نفل روزہ توڑ دینا	۳۹۹
۵۰۰	نفل روزے کی قضا واجب ہے	۴۰۱
۵۰۱	شعبان و رمضان کا اتصال	۴۰۲
۵۰۲	تعظیم رمضان کے شعبان کے دوسرے نصف میں روزہ رکھنا۔	۴۰۳
۵۰۳	شعبان کی پندرہویں رات	۴۰۳
۵۰۴	محرم کے روزے	۴۰۴
۵۰۵	جمعہ کا روزہ	۴۰۵
۵۰۶	صرف جمعہ کا روزہ مکروہ ہے	۴۰۵
۵۰۷	ہفتہ کے دن کا روزہ	۴۰۵
۵۰۸	سوموار اور جمعرات کا روزہ	۴۰۶
۵۰۹	بدھ اور جمعرات کا روزہ	۴۰۷
۵۱۰	عرفہ کا روزہ	۴۰۷
۵۱۱	میدان عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔	۴۰۷
۵۱۲	عاشورہ کے روزہ کی ترغیب	۴۰۸
۵۱۳	یوم عاشورہ کا روزہ چھوڑنے کی اجازت۔	۴۰۹
۵۱۴	عاشورہ کونسا دن ہے	۴۰۹

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۵۱۵	ذی الحجہ کے دس روزے	۴۱۰
۵۱۶	ذی الحجہ کے پہلے دس روزوں کی فضیلت	۴۱۰
۵۱۷	شوال کے چھ روزے	۴۱۱
۵۱۸	ہر مہینے سے تین روزے	۴۱۲
۵۱۹	روزہ کی فضیلت	۴۱۳
۵۲۰	ہمیشہ روزہ رکھنا	۴۱۴
۵۲۱	متواتر روزے رکھنا	۴۱۵
۵۲۲	عیدین کا روزہ رکھنے کی ممانعت	۴۱۶
۵۲۳	ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت	۴۱۷
۵۲۴	روزہ دار کے لیے سینگی کا حکم	۴۱۷
۵۲۵	سینگی لگوانے کی اجازت	۴۱۹
۵۲۶	دن رات روزہ رکھنا۔	۴۱۹
۵۲۷	جنبی کا روزہ رکھنا	۴۲۰
۵۲۸	روزہ دار کا دعوت قبول کرنا	۴۲۰
۵۲۹	خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کے روزے کا حکم۔	۴۲۱
۵۳۰	قضائے رمضان میں تاخیر	۴۲۱
۵۳۱	غیر روزہ داروں میں روزہ دار کی فضیلت۔	۴۲۲
۵۳۲	حائضہ پر روزوں کی قضاء ہے نماز کی نہیں۔	۴۲۲
۵۳۳	روزہ دار ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ نہ کرے۔	۴۲۳
۵۳۴	میزبان کی اجازت سے (نفل) روزہ رکھا جائے۔	۴۲۳
۵۳۵	اعتکاف	۴۲۴
۵۳۶	شب قدر	۴۲۵
۵۳۷	آخری عشرہ میں زیادہ عبادت	۴۲۶
۵۳۸	سردیوں کا روزہ	۴۲۷
۵۳۹	کھانا کھا کر سفر میں جانے کا بیان	۴۲۸
۵۴۰	روزہ دار کا تحفہ	۴۲۸
۵۴۱	عید الفطر اور عید الضحیٰ	۴۲۹
۵۴۲	اعتکاف بیٹھنے کے بعد باہر آنا	۴۲۹
۵۴۳	معتکف کا کسی ضرورت کے لیے باہر آنا	۴۳۰
۵۴۴	نماز تراویح	۴۳۱
۵۴۵	روزہ افطار کرنے کی فضیلت	۴۳۲
۵۴۶	تراویح کی ترغیب اور فضیلت	۴۳۲
	ابواب الحج	
۵۴۷	مکہ مکرمہ کی عزت	۴۳۳
۵۴۸	حج اور عمرہ کا ثواب	۴۳۴
۵۴۹	حج نہ کرنے کا گناہ	۴۳۵
۵۵۰	سامان سفر اور سواری سے حج کی فرضیت	۴۳۵
۵۵۱	حج کتنی بار فرض ہے	۴۳۵
۵۵۲	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مبارک	۴۳۶
۵۵۳	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے۔	۴۳۷
۵۵۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا۔	۴۳۷
۵۵۵	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا۔	۴۳۸
۵۵۶	حج افراد	۴۳۸

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۵۵۷	حج وعمرہ جمع کرنا	۴۳۹
۵۵۸	تمتع	۴۳۹
۵۵۹	تلبیہ (لبیک) کہنا	۴۴۱
۵۶۰	تلبیہ اور قربانی کی فضیلت	۴۴۲
۵۶۱	تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنا	۴۴۳
۵۶۲	احرام باندھتے وقت غسل کرنا	۴۴۴
۵۶۳	غیر ملکی کے لیے مقامات احرام	۴۴۴
۵۶۴	محرم کے لیے کونسا لباس جائز نہیں	۴۴۵
۵۶۵	تہبند اور جوتا نہ ہو تو پاجامہ اور موزے پہننا۔	۴۴۵
۵۶۶	احرام کے وقت قمیص اور جبہ اتار دینا	۴۴۶
۵۶۷	محرم کے لیے جانوروں کا قتل	۴۴۶
۵۶۸	محرم کے لیے سینگی کا حکم	۴۴۷
۵۶۹	محرم کو نکاح کی ممانعت	۴۴۷
۵۷۰	محرم کو نکاح کی اجازت	۴۴۹
۵۷۱	محرم کے لیے شکار کھانے کا حکم	۴۵۰
۵۷۲	محرم کو شکار کا گوشت کھانے کی ممانعت	۴۵۱
۵۷۳	محرم کے لیے دریائی شکار کا حکم	۴۵۱
۵۷۴	بجو کا شکار	۴۵۲
۵۷۵	دخول مکہ کے لیے غسل	۴۵۲
۵۷۶	مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور نکلنا	۴۵۳
۵۷۷	مکہ مکرمہ میں دن کو جانا	۴۵۳
۵۷۸	بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا	۴۵۳
۵۷۹	طواف کا طریقہ	۴۵۴
۵۸۰	حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرنا	۴۵۴
۵۸۱	حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دینا	۴۵۵
۵۸۲	حالت اضطباع میں طواف کرنا	۴۵۵
۵۸۳	حجر اسود کو بوسہ دینا	۴۵۶
۵۸۴	صفا سے سعی شروع کرنا	۴۵۶
۵۸۵	صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا	۴۵۷
۵۸۶	سوار ہو کر طواف کرنا	۴۵۸
۵۸۷	طواف کی فضیلت	۴۵۸
۵۸۸	طواف کرنے والے کا صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنا۔	۴۵۹
۵۸۹	نماز طواف کی قراءت	۴۵۹
۵۹۰	ننگے ہو کر طواف کرنے کی ممانعت	۴۶۰
۵۹۱	خانہ کعبہ میں داخل ہونا	۴۶۱
۵۹۲	خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا	۴۶۱
۵۹۳	تعمیر کعبہ	۴۶۱
۵۹۴	حطیم میں نماز پڑھنا	۴۶۲
۵۹۵	حجر اسود اور مقام ابراہیم کی فضیلت	۴۶۲
۵۹۶	منیٰ کی طرف جانا اور وہاں ٹھہرنا	۴۶۳
۵۹۷	منیٰ پہلے پہنچنے والوں کی جگہ ہے	۴۶۴
۵۹۸	منیٰ میں نماز قصار کرنا	۴۶۴
۵۹۹	عرفات میں ٹھہرنا اور دعا کرنا	۴۶۵
۶۰۰	تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے	۴۶۶
۶۰۱	عرفات سے واپسی	۴۶۷
۶۰۲	مزدلفہ میں عشا اور مغرب کو اکٹھا پڑھنا	۴۶۸
۶۰۳	امام کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پالیا۔	۴۶۹
۶۰۴	مزدلفہ سے کمزوروں کو پہلے بھیجنا	۴۷۰
۶۰۵	مزدلفہ سے واپسی طلوع آفتاب سے پہلے	۴۷۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۶۰۶	چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماری جائیں	۴۷۲
۶۰۷	زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا	۴۷۳
۶۰۸	سوار ہو کر کنکریاں مارنا	۴۷۳
۶۰۹	کنکریاں مارنے کا طریقہ	۴۷۴
۶۱۰	کنکریاں مارتے وقت لوگوں کو ہٹانا مکروہ ہے۔	۴۷۵
۶۱۱	اونٹ اور گائے میں شرکت	۴۷۵
۶۱۲	اونٹ پر نشان لگانا	۴۷۶
۶۱۳	ہدی کا جانور خریدنا	۴۷۷
۶۱۴	مقیم کا ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا	۴۷۷
۶۱۵	بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا	۴۷۸
۶۱۶	ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے	۴۷۸
۶۱۷	ہدی پر سوار ہونا	۴۷۸
۶۱۸	سر کے بال کس طرف سے منڈوانے شروع کیے جائیں۔	۴۷۹
۶۱۹	بال منڈوانا اور کتروانا	۴۷۹
۶۲۰	عورتوں کے بال منڈوانا منع ہے	۴۸۰
۶۲۱	ذبح سے پہلے سر منڈوانے اور کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرنے کا حکم۔	۴۸۰
۶۲۲	احرام کھولنے پر طواف سے پہلے خوشبو لگانا۔	۴۸۱
۶۲۳	حج میں تلبیہ ختم کرنے کا وقت	۴۸۲
۶۲۴	عمرہ میں تلبیہ کب ختم کیا جائے	۴۸۲
۶۲۵	رات کو طواف زیارت کرنا	۴۸۲
۶۲۶	وادیٔ ابطح میں اترنا	۴۸۳
۶۲۷	وادیٔ ابطح میں اترنے کی وجہ	۴۸۳
۶۲۸	بچے کا حج	۴۸۴
۶۲۹	بہت بوڑھے اور میت کی طرف سے حج۔	۴۸۵
۶۳۰	عنوان بالا کا دوسرا باب	۴۸۶
۶۳۱	عمرہ واجب ہے یا نہیں؟	۴۸۶
۶۳۲	عنوان بالا کا دوسرا باب	۴۸۷
۶۳۳	عمرہ کی فضیلت	۴۸۸
۶۳۴	تنعیم سے عمرہ کرنا	۴۸۸
۶۳۵	جعرانہ سے عمرہ	۴۸۸
۶۳۶	ماہ رجب میں عمرہ کرنا	۴۸۹
۶۳۷	ذی قعدہ میں عمرہ	۴۸۹
۶۳۸	رمضان میں عمرہ	۴۹۰
۶۳۹	احرام باندھنے کے بعد معذور ہو جانا	۴۹۰
۶۴۰	حج میں شرط لگانا	۴۹۱
۶۴۱	شرط نہ کرنا	۴۹۲
۶۴۲	طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا۔	۴۹۳
۶۴۳	حائضہ حج کے کونسے امور ادا کرے	۴۹۳
۶۴۴	طواف وداع	۴۹۳
۶۴۵	قارن صرف ایک طواف کرے	۴۹۴
۶۴۶	طواف وداع کے بعد مکہ مکرمہ میں تین دن قیام کرنا۔	۴۹۵
۶۴۷	حج اور عمرہ سے واپسی پر کیا کہے	۴۹۵
۶۴۸	احرام کی حالت میں مرنے کا بیان	۴۹۵
۶۴۹	محرم کی دکھی آنکھوں کا مصبر سے علاج	۴۹۶
۶۵۰	حالتِ احرام میں سر منڈانے پر فدیہ	۴۹۶

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۶۵۱	چرواہوں کے کنکریاں مارنے کا بیان	۴۹۷
۶۵۲	حج اکبر	۴۹۸
۶۵۳	رکنین کو ہاتھ لگانے اور طواف کرنے کی فضیلت	۴۹۹
۶۵۴	طواف میں کلام کرنا کیسا ہے	۴۹۹
۶۵۵	حجر اسود	۵۰۰
۶۵۶	زمزم کا پانی لے جانا	۵۰۰
۶۵۷	حج کے موقعہ پر مقاماتِ نماز	۵۰۰
	ابواب الجنائز	
۶۵۸	بیمار کے لیے ثواب	۵۰۱
۶۵۹	بیمار پرسی	۵۰۲
۶۶۰	موت کی تمنا سے ممانعت	۵۰۳
۶۶۱	بیمار کے لیے پناہ مانگنا	۵۰۴
۶۶۲	وصیت کی ترغیب	۵۰۵
۶۶۳	تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت	۵۰۵
۶۶۴	موت کے وقت بیمار کو تلقین اور اس کے لیے دعاء	۵۰۶
۶۶۵	موت کے وقت جان کنی کی سختی	۵۰۷
۶۶۶	موت کے وقت امید اور خوف	۵۰۷
۶۶۷	تشہیر موت	۵۰۷
۶۶۸	صدمہ کے شروع میں صبر کرنا	۵۱۰
۶۶۹	میت کو بوسہ دینا	۵۱۰
۶۷۰	غسل میت	۵۱۰
۶۷۱	میت کو خوشبو لگانا	۵۱۲
۶۷۲	میت کو غسل دے کر خود غسل کرنا	۵۱۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۶۷۳	اچھا کفن	۵۱۳
۶۷۴	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن مبارک	۵۱۴
۶۷۵	اہل میت کے لیے کھانا پکانا	۵۱۵
۶۷۶	مصیبت کے وقت رخسار پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے۔	۵۱۵
۶۷۷	ممانعت نوحہ	۵۱۵
۶۷۸	میت پر رونے کی ممانعت	۵۱۶
۶۷۹	میت پر رونے کی اجازت	۵۱۷
۶۸۰	جنازہ کے آگے آگے جانا	۵۱۸
۶۸۱	جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی ممانعت	۵۲۰
۶۸۲	جنازہ کے پیچھے چلنا	۵۲۱
۶۸۳	جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی اجازت	۵۲۱
۶۸۴	جنازہ جلدی لے جانا	۵۲۲
۶۸۵	احد کے شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	۵۲۲
۶۸۶	جنازہ میں حاضر ہونا	۵۲۳
۶۸۷	مرنے والے کی یاد	۵۲۴
۶۸۸	جنازہ رکھے سے پہلے بیٹھنا	۵۲۴
۶۸۹	مصیبت پر صبر کی فضیلت	۵۲۴
۶۹۰	تکبیرات جنازہ	۵۲۵
۶۹۱	جنازہ میں کیا پڑھا جائے	۵۲۶
۶۹۲	نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا	۵۲۷
۶۹۳	نماز جنازہ اور میت کے لیے شفاعت کا طریقہ	۵۲۸
۶۹۴	طلوع و غروب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا	۵۲۹

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۶۹۵	بچوں پر نماز جنازہ پڑھنا	۵۳۰
۶۹۶	پیدا ہونے کے بعد بچہ نہ روئے تو اس کی نماز نہیں۔	۵۳۰
۶۹۷	مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا	۵۳۱
۶۹۸	نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو	۵۳۱
۶۹۹	شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنا	۵۳۲
۷۰۰	قبر پر نماز جنازہ	۵۳۳
۷۰۱	نجاشی کی نماز جنازہ	۵۳۴
۷۰۲	نماز جنازہ کی فضیلت	۵۳۴
۷۰۳	عنوان بالا کا دوسرا باب	۵۳۵
۷۰۴	جنازہ کے لیے کھڑا ہونا	۵۳۵
۷۰۵	جنازہ کے لیے نہ اٹھنا	۵۳۶
۷۰۶	لحد کی فضیلت	۵۳۷
۷۰۷	میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا کہا جائے	۵۳۷
۷۰۸	قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا	۵۳۸
۷۰۹	قبر برابر کرنا	۵۳۹
۷۱۰	قبروں کو روندنا اور ان پر بیٹھنا منع ہے	۵۳۹
۷۱۱	قبروں کو گچ کرنا اور ان پر لکھنا	۵۴۰
۷۱۲	قبرستان میں داخل ہوتے وقت کیا کہے۔	۵۴۰
۷۱۳	زیارت قبور	۵۴۱
۷۱۴	عورت کے لیے زیارت قبور کی ممانعت	۵۴۱
۷۱۵	عورتوں کے لیے زیارت قبور	۵۴۲
۷۱۶	رات کو دفن کرنا	۵۴۲
۷۱۷	میت کے لیے اچھے کلمات کا استعمال	۵۴۳
۷۱۸	جس کا بچہ فوت ہو جائے اس کا ثواب	۵۴۴
۷۱۹	شہداء کون ہیں؟	۵۴۵
۷۲۰	طاعون سے بھاگنا منع ہے	۵۴۶
۷۲۱	اللہ کی ملاقات چاہنا	۵۴۶
۷۲۲	خودکشی کرنے والے کا حکم	۵۴۷
۷۲۳	قرض دار کی نماز جنازہ	۵۴۸
۷۲۴	عذاب قبر	۵۴۹
۷۲۵	مصیبت زدہ کو تسلی دینا	۵۵۰
۷۲۶	جمعہ کے دن مرنے والے کی فضیلت	۵۵۰
۷۲۷	جنازہ جلدی لے جانا	۵۵۱
۷۲۸	فضیلت تعزیت	۵۵۱
۷۲۹	نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھانا	۵۵۱
۷۳۰	قرض کی ادائیگی تک مومن کی جان معلق رہتی ہے۔	۵۵۲
	ابواب النکاح	
۷۳۱	ترکِ نکاح کی ممانعت	۵۵۴
۷۳۲	نکاح کے لیے دیندار کا انتخاب	۵۵۴
۷۳۳	تین صفات پر نکاح	۵۵۵
۷۳۴	منگیتر کو دیکھنا	۵۵۵
۷۳۵	اعلان نکاح	۵۵۶
۷۳۶	نکاح کرنے والے کو کیا الفاظ کہے جائیں۔	۵۵۷
۷۳۷	بیوی کے پاس جائے تو کیا کہے	۵۵۷
۷۳۸	نکاح کے لیے اچھے اوقات	۵۵۸
۷۳۹	ولیمہ	۵۵۸
۷۴۰	دعوت قبول کرنا	۵۵۹

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴۴۱	بن بلائے دعوت ولیمہ میں جانا	۵۵۹
۴۴۲	کنواری لڑکیوں سے نکاح	۵۶۰
۴۴۳	ولی کے بغیر نکاح	۵۶۰
۴۴۴	گواہوں کے بغیر نکاح	۵۶۳
۴۴۵	خطبۂ نکاح	۵۶۴
۴۴۶	کنواری اور بیوہ عورت سے اجازت طلبی	۵۶۶
۴۴۷	کنواری بالغ لڑکی کا زبردستی نکاح کرنا	۵۶۷
۴۴۸	دو ولی نکاح کر کے دیں تو کیا حکم ہے	۵۶۸
۴۴۹	مالک کی اجازت بغیر غلام کا نکاح	۵۶۸
۴۵۰	عورتوں کا مہر	۵۶۹
۴۵۱	آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرنا	۵۷۱
۴۵۲	آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کی فضیلت	۵۷۱
۴۵۳	منکوحہ کو صحبت سے پہلے طلاق دی تو اس کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے۔	۵۷۲
۴۵۴	حلالہ کرنے والا اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے	۵۷۳
۴۵۵	حلالہ میں صحبت شرط ہے	۵۷۳
۴۵۶	نکاح متعہ	۵۳۵
۴۵۷	نکاح شغار کی ممانعت	۵۷۵
۴۵۸	پھوپھی اور خالہ کے ساتھ کسی عورت کو جمع نہ کیا جائے۔	۵۷۶
۴۵۹	عقد نکاح کے وقت شرائط	۵۷۷
۴۶۰	اسلام لاتے وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے۔	۵۷۸
۴۶۱	نومسلم کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے	۵۷۹
۴۶۲	حاملہ لونڈی کا خریدنا	۵۷۹
۴۶۳	شادی شدہ لونڈی قیدی بن کر آئے تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں۔	۵۸۰
۴۶۴	اجرت زنا کی ممانعت	۵۸۰
۴۶۵	کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے	۵۸۰
۴۶۶	عزل	۵۸۲
۴۶۷	کراہیت عزل	۵۸۳
۴۶۸	کنواری اور بیوہ کے لیے باری مقرر کرنا۔	۵۸۳
۴۶۹	سوکنوں کے درمیان باری مقرر کرنا	۵۸۴
۴۷۰	مشرک میاں بیوی سے ایک مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے۔	۵۸۵
۴۷۱	عورت کا مہر مقرر نہ ہو اور شوہر مر جائے تو اس کا حکم۔	۵۸۶

ابواب الرضاع

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴۷۲	نسب اور رضاعت سے حرمت برابر ہے	۵۸۷
۴۷۳	رضاعت سے مرد کا تعلق	۵۸۸
۴۷۴	ایک یا دو گھونٹ دودھ چوسنے سے حرمت نہیں	۵۸۸
۴۷۵	رضاعت میں ایک عورت کی گواہی	۵۹۰
۴۷۶	دو سال سے کم عمر میں رضاعت سے حرمت ہے	۵۹۱
۴۷۷	حق رضاعت کی ادائیگی	۵۹۱
۴۷۸	شوہر والی لونڈی آزاد کی جائے تو کیا حکم ہے۔	۵۹۲
۴۷۹	لڑکا صاحب فراش کے لیے ہے۔	۵۹۳

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۷۸۰	کسی عورت کو دیکھے اور وہ بھلی معلوم ہو۔	۵۹۴
۷۸۱	خاوند کے حقوق	۵۹۴
۷۸۲	بیوی کے حقوق	۵۹۵
۷۸۳	عورت سے غیر فطری حرکت کرنا منع ہے	۵۹۶
۷۸۴	عورتوں کو زینت کے ساتھ باہر جانا منع ہے	۵۹۷
۷۸۵	غیرت	۵۹۷
۷۸۶	عورت کو اکیلے سفر کرنا منع ہے	۵۹۸
۷۸۷	خاوند کی عدم موجودگی میں کسی عورت کے پاس جانے کی ممانعت	۵۹۹
۷۸۸	عنوان بالا کا دوسرا باب	۵۹۹
۷۸۹	عورت کا پردہ	۶۰۰
۷۹۰	خاوند کو پریشان کرنا منع ہے	۶۰۰
	ابواب الطلاق واللعان	
۷۹۱	سنت طلاق	۶۰۰
۷۹۲	طلاق بائن	۶۰۱
۷۹۳	بیوی کو "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ" کے الفاظ کہنا۔	۶۰۲
۷۹۴	بیوی کو طلاق کا اختیار دینا	۶۰۳
۷۹۵	تین طلاق والی کے لیے گھر اور نفقہ	۶۰۴
۷۹۶	نکاح سے پہلے طلاق نہیں	۶۰۵
۷۹۷	لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں	۶۰۶
۷۹۸	دل میں طلاق کا خیال لانا	۶۰۶
۷۹۹	طلاق میں سنجیدگی اور مذاق	۶۰۷
۸۰۰	خلع کرنا	۶۰۸
۸۰۱	خلع حاصل کرنے والی عورتیں	۶۰۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۸۰۲	عورتوں سے حسن سلوک	۶۰۹
۸۰۳	باپ کے کہنے پر طلاق دینا	۶۰۹
۸۰۴	ایک عورت دوسری کو طلاق نہ دلوائے	۶۰۹
۸۰۵	دیوانہ اور بے سمجھ کی طلاق کا حکم	۶۱۰
۸۰۶	حاملہ عورت کی عدت	۶۱۱
۸۰۷	بیوہ کی عدت	۶۱۲
۸۰۸	ظہار والے کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع کرنا۔	۶۱۳
۸۰۹	کفارۂ ظہار	۶۱۴
۸۱۰	عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا	۶۱۴
۸۱۱	لعان کرنا	۶۱۵
۸۱۲	بیوہ عورت عدت کہاں گزارے	۶۱۷
	ابواب البیوع	
۸۱۳	مشتبہ اشیاء کا ترک	۶۱۸
۸۱۴	سودا کھانا	۶۱۸
۸۱۵	جھوٹ اور فریب کاری کی مذمت	۶۱۹
۸۱۶	تاجروں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا "تجار" کا خطاب دینا۔	۶۱۹
۸۱۷	سودے پر جھوٹی قسم کھانا	۶۲۰
۸۱۸	صبح سویرے تجارت کے لیے نکلنا	۶۲۱
۸۱۹	ایک مقرر وقت کے وعدہ پر خریداری	۶۲۱
۸۲۰	شرائط نامہ لکھنا	۶۲۳
۸۲۱	ناپ تول	۶۲۳
۸۲۲	نیلام کرنا	۶۲۳
۸۲۳	مدبر غلام کا بیچنا	۶۲۴

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۸۲۴	تجارتی قافلہ کے شہر میں پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنا منع ہے۔	۶۲۵
۸۲۵	شہری، دیہاتیوں کا سودا نہ بیچیں	۶۲۵
۸۲۶	محاقلہ ومزابنہ کی ممانعت	۶۲۶
۸۲۷	کھجوریں پکنے سے پہلے بیچنا	۶۲۷
۸۲۸	حاملہ کا حمل بیچنے کی ممانعت	۶۲۷
۸۲۹	دھوکہ کی بیع ناجائز ہے	۶۲۸
۸۳۰	ایک سودے میں دو سودے	۶۲۹
۸۳۱	جو چیز پاس نہ ہو اس کا بیچنا	۶۲۹
۸۳۲	حق ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا منع ہے	۶۳۱
۸۳۳	جانور کے بدلے جانور ادھار بیچنا	۶۳۲
۸۳۴	دو غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدنا	۶۳۲
۸۳۵	گیہوں کے بدلے گیہوں کا بیچنا	۶۳۳
۸۳۶	بیع صرف	۶۳۴
۸۳۷	پیوندکاری کے بعد کھجوروں اور مالدار غلام کی خریداری	۶۳۶
۸۳۸	بائع اور مشتری کو افتراق سے پہلے اختیار ہے	۶۳۶
۸۳۹	جو آدمی بیع میں دھوکہ کھا جائے	۶۳۸
۸۴۰	دودھ بے بغیر جانور بیچنا	۶۳۹
۸۴۱	جانور بیچتے وقت سواری کی شرط کرنا	۶۴۰
۸۴۲	رہن سے نفع اٹھانا	۶۴۰
۸۴۳	سونے اور نگینے والا ہار خریدنا	۶۴۰
۸۴۴	شرط ولاء کی ممانعت	۶۴۱
۸۴۵	تجارت میں نفع	۶۴۲
۸۴۶	مکاتب کے پاس ادائیگی کے لیے مال ہو تو کیا حکم ہے۔	۶۴۳
۸۴۷	کوئی شخص مفلس مقروض کے پاس اپنا مال پائے تو کیا حکم ہے۔	۶۴۴
۸۴۸	مسلمان کسی ذمی کو شراب بیچنے کے لیے نہ دے۔	۶۴۴
۸۴۹	ادائیگی امانت	۶۴۵
۸۵۰	مستعار چیز قابل واپسی ہے	۶۴۵
۸۵۱	ذخیرہ اندوزی	۶۴۶
۸۵۲	دودھ دوہے بغیر جانور بیچنا	۶۴۷
۸۵۳	مال سلم ہڑپ کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھانا	۶۴۷
۸۵۴	بائع اور مشتری کا اختلاف	۶۴۸
۸۵۵	ضرورت سے زائد پانی بیچنا	۶۴۸
۸۵۶	جفتی کرانے کی اجرت لینا	۶۴۹
۸۵۷	کتے کی قیمت	۶۴۹
۸۵۸	سینگی لگانے والے کی کمائی	۶۵۰
۸۵۹	سینگی لگانے کی اجرت لینے کی اجازت	۶۵۰
۸۶۰	کتے اور بلی کی قیمت لینا	۶۵۱
۸۶۱	گانے والی لونڈیوں کی خرید وفروخت منع ہے	۶۵۲
۸۶۲	غلام بیچتے وقت دو بھائیوں یا ماں بیٹے میں تفریق کرنا۔	۶۵۲
۸۶۳	غلام خریدنا پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا۔	۶۵۳
۸۶۴	مسافر کا راستہ کے باغ سے پھل کھانا	۶۵۴
۸۶۵	خرید وفروخت میں استثناء کی ممانعت	۶۵۵
۸۶۶	قبضہ سے پہلے غلہ بیچنا	۶۵۵
۸۶۷	اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا	۶۵۵
۸۶۸	شراب بیچنے کی ممانعت	۶۵۶

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۸۶۹	مالک کی اجازت بغیر دودھ دوہنا	۶۵۷
۸۷۰	مردار کی کھال اور ہتوں کا بیچنا	۶۵۷
۸۷۱	ہبہ واپس لینے کی ممانعت	۶۵۸
۸۷۲	عرایا اور اس کی اجازت	۶۵۸
۸۷۳	دلالی میں قیمت زیادہ لگانا	۶۶۰
۸۷۴	وزن میں زیادہ دینا	۶۶۱
۸۷۵	تنگ دست کو مہلت دینا اور اس سے نرمی برتنا۔	۶۶۱
۸۷۶	مالدار کا ادائے قرض میں تاخیر کرنا	۶۶۲
۸۷۷	منابذہ اور ملامسہ	۶۶۲
۸۷۸	غلہ اور پھل میں بیع سلم	۶۶۳
۸۷۹	مشترک زمین سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اس کا حکم۔	۶۶۳
۸۸۰	مخابرت اور معاومت	۶۶۴
۸۸۱	بیع میں دھوکہ دینا	۶۶۵
۸۸۲	اونٹ اور دیگر جانور قرض لینا	۶۶۵
۸۸۳	قرض کا تقاضا کیسے ہو۔	۶۶۶
۸۸۴	مسجد میں خرید و فروخت کا حکم	۶۶۷
	ابواب الاحکام	
۸۸۵	قاضی کی فضیلت	۶۶۷
۸۸۶	قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی	۶۶۹
۸۸۷	قاضی کیسے فیصلہ کرے	۶۶۹
۸۸۸	عادل حاکم کی فضیلت	۶۷۰
۸۸۹	قاضی کو فریقین کی بات سننے سے پہلے فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔	۶۷۰
۸۹۰	رعایا کی خبر گیری	۶۷۰
۸۹۱	قاضی حالت غصہ میں فیصلہ نہ دے	۶۷۱
۸۹۲	حاکموں کا تحائف قبول کرنا	۶۷۱
۸۹۳	فیصلہ سے متعلق رشوت دینے اور لینے والا	۶۷۲
۸۹۴	تحفہ اور دعوت قبول کرنا	۶۷۳
۸۹۵	اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا جائز نہیں۔	۶۷۳
۸۹۶	مدعی کے ذمہ گواہ اور مدعی علیہ پر قسم	۶۷۳
۸۹۷	گواہ کے ساتھ قسم بھی لینا	۶۷۵
۸۹۸	مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا	۶۷۶
۸۹۹	عمر بھر کے لیے کوئی چیز ہبہ کرنا	۶۷۷
۹۰۰	رقبیٰ کا حکم	۶۷۸
۹۰۱	لوگوں کے درمیان صلح کرانا	۶۷۸
۹۰۲	پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا	۶۷۹
۹۰۳	سچی قسم	۶۷۹
۹۰۴	اختلاف کی صورت میں راستہ کتنا بڑا بنایا جائے	۶۸۰
۹۰۵	ماں باپ کی جدائی کی صورت میں لڑکے کو اختیار دیا جائے۔	۶۸۰
۹۰۶	باپ، بیٹے کے مال سے خرچ کر سکتا ہے	۶۸۱
۹۰۷	کسی شخص کی کوئی چیز توڑی جائے تو کیا حکم ہے۔	۶۸۱
۹۰۸	مرد اور عورت کی حد بلوغ	۶۸۲
۹۰۹	سوتیلی ماں سے نکاح کا حکم	۶۸۳
۹۱۰	ایک شخص کی زمین پست جگہ ہو تو پانی کا حکم	۶۸۳
۹۱۱	تنگدست کا مرتے وقت غلام آزاد کرنا	۶۸۴
۹۱۲	رشتہ دار کا غلامی میں آ جانا۔	۶۸۵

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۹۱۳	کسی کی زمین میں بلا اجازت کھیتی باڑی کرنا	۶۸۵
۹۱۴	اولاد کو عطیہ دیتے وقت مساوات قائم رکھنا	۶۸۶
۹۱۵	حق شفعہ	۶۸۷
۹۱۶	غائب کے لیے حق شفعہ	۶۸۷
۹۱۷	حدود اور حصے مقرر ہونے پر حق شفعہ باقی نہیں رہتا۔	۶۸۸
۹۱۸	شریک کے لیے حق شفعہ	۶۸۹
۹۱۹	گری پڑی چیز اور گم شدہ جانور کا حکم	۶۸۹
۹۲۰	احکام وقف	۶۹۲
۹۲۱	چوپایہ کا زخمی کرنا معاف ہے	۶۹۳
۹۲۲	بنجر زمین کا آباد کرنا	۶۹۴
۹۲۳	جاگیر بخشنا	۶۹۴
۹۲۴	درخت لگانے کی فضیلت	۶۹۵
۹۲۵	کھیتی باڑی کرنا	۶۹۵
	ابواب الدیات	
۹۲۶	دیت میں کتنے اونٹ ہیں	۶۹۷
۹۲۷	نقد کی صورت میں دیت	۶۹۸
۹۲۸	ایسے زخم کی دیت جس میں ہڈی ظاہر ہو جائے	۶۹۸
۹۲۹	انگلیوں کی دیت	۶۹۹
۹۳۰	دیت معاف کرنا	۶۹۹
۹۳۱	کسی کا سر پتھر سے کچلنے والے کی سزا	۷۰۰
۹۳۲	قتل مومن	۷۰۰
۹۳۳	خون کا فیصلہ	۷۰۱
۹۳۴	باپ بیٹے کو قتل کرے تو کیا حکم ہے	۷۰۱
۹۳۵	تین باتوں کے علاوہ مسلمان کا قتل جائز نہیں۔	۷۰۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۹۳۶	معاہد کو قتل کرنا	۷۰۳
۹۳۷	مقتول کے ولی کو اختیار کرنا	۷۰۳
۹۳۸	مثلہ کی ممانعت	۷۰۵
۹۳۹	جنین کی دیت	۷۰۵
۹۴۰	کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے	۷۰۶
۹۴۱	غلام کو قتل کرنا	۷۰۷
۹۴۲	خاوند کی دیت سے عورت کا حصہ	۷۰۷
۹۴۳	قصاص	۷۰۸
۹۴۴	تہمت میں قید کرنا	۷۰۸
۹۴۵	اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا شہید ہے	۷۰۸
۹۴۶	قسامت	۷۱۰
	ابواب الحدود	
۹۴۷	جس پر حد واجب نہیں	۷۱۱
۹۴۸	حدود کا ساقط کرنا	۷۱۱
۹۴۹	مسلمان کی پردہ پوشی	۷۱۲
۹۵۰	حد میں تلقین کرنا	۷۱۳
۹۵۱	معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے	۷۱۳
۹۵۲	حدود میں سفارش کرنا	۷۱۵
۹۵۳	تحقیق رجم	۷۱۵
۹۵۴	شادی شدہ (زانی) کو سنگسار کرنا	۷۱۶
۹۵۵	عنوان بالا کا دوسرا باب	۷۱۸
۹۵۶	اہل کتاب کو سنگسار کرنا	۷۱۹
۹۵۷	جلاوطن کرنا	۷۱۹
۹۵۸	حدود کفارۂ گناہ ہیں	۷۲۰

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۹۵۹	لونڈیوں پر حد قائم کرنا	۷۲۱
۹۶۰	نشہ والے کی حد	۷۲۱
۹۶۱	شرابی کی سزا تین مرتبہ تک کوڑے اور چوتھی مرتبہ پر قتل۔	۷۲۲
۹۶۲	کس قدر چوری پر ہاتھ کاٹا جائے	۷۲۳
۹۶۳	چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکایا جائے	۷۲۴
۹۶۴	خائن، اچکے اور لٹیرے کا حکم	۷۲۴
۹۶۵	درخت پر پھل اور گابھے کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں۔	۷۲۵
۹۶۶	جہاد کے موقعہ پر ہاتھ نہ کاٹے جائیں	۷۲۵
۹۶۷	بیوی کی لونڈی سے صحبت کرنا	۷۲۶
۹۶۸	جس عورت سے زبردستی زنا کیا جائے اس کا حکم	۷۲۶
۹۶۹	چوپائے سے بدفعلی کرنے کی سزا	۷۲۸
۹۷۰	لواطت کی سزا	۷۲۸
۹۷۱	مرتد کی سزا	۷۲۹
۹۷۲	مسلمان پر ہتھیار اٹھانا	۷۳۰
۹۷۳	جادوگر کی سزا	۷۳۰
۹۷۴	خائن کی سزا	۷۳۱
۹۷۵	کسی کو ہیجڑا کہنے کی سزا	۷۳۱
۹۷۶	تعزیر	۷۳۲
	ابواب الصید	
۹۷۷	کتے کے شکار کردہ جانور کو کھانے کے احکامات	۷۳۳
۹۷۸	مجوسی کے کتے کا شکار کردہ جانور	۷۳۴
۹۷۹	باز کا شکار کیا ہوا جانور	۷۳۴
۹۸۰	تیر لگے ہوئے شکار کا غائب ہو جانا	۷۳۴
۹۸۱	تیر لگے ہوئے شکار کا پانی میں گرنا	۷۳۵
۹۸۲	بے پر کے تیر کا شکار	۷۳۶
۹۸۳	سفید پتھر سے ذبح کرنا	۷۳۶
۹۸۴	نشانہ قائم کر کے مارے ہوئے جانور کا حکم	۷۳۷
۹۸۵	جانور کے پیٹ کے بچہ کا ذبح کرنا	۷۳۸
۹۸۶	کچلی والا درندہ اور پنجوں والا پرندہ کھانا منع ہے	۷۳۸
۹۸۷	زندہ جانوروں سے گوشت کاٹنا	۷۳۹
۹۸۸	حلق اور لبہ میں ذبح کرنا	۷۳۹
۹۸۹	گرگٹ کو مارنا	۷۴۰
۹۹۰	سانپ کو مارنا	۷۴۱
۹۹۱	کتوں کو ہلاک کرنا	۷۴۲
۹۹۲	کتا رکھنے والے کی نیکیوں میں کمی	۷۴۳
۹۹۳	بانس وغیرہ سے ذبح کرنا	۷۴۳
۹۹۴	بدکے ہوئے جانور کو مارنا	۷۴۴
	ابواب الاضاحی	
۹۹۵	قربانی کی فضیلت	۷۴۴
۹۹۶	دو مینڈھوں کی قربانی	۷۴۵
۹۹۷	کس جانور کی قربانی مستحب ہے	۷۴۶
۹۹۸	کس جانور کی قربانی ناجائز ہے	۷۴۶
۹۹۹	کس جانور کی قربانی مکروہ ہے	۷۴۶
۱۰۰۰	چھ مہینے کی بھیڑ کی قربانی	۷۴۷
۱۰۰۱	قربانی میں شریک ہونا	۷۴۷

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۰۰۲	ایک بکری تمام گھر والوں کی طرف سے کافی ہے	۷۴۹
۱۰۰۳	قربانی سنت ہے	۷۵۰
۱۰۰۴	نماز عید کے بعد ذبح کرنا	۷۵۱
۱۰۰۵	قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا مکروہ ہے۔	۷۵۲
۱۰۰۶	تین دن کے بعد گوشت کھانے کی اجازت	۷۵۲
۱۰۰۷	فرع اور عتیرہ	۷۵۳
۱۰۰۸	عقیقہ	۷۵۳
۱۰۰۹	بچے کے کان میں اذان دینا	۷۵۴
۱۰۱۰	بہترین قربانی اور کفن	۷۵۵
۱۰۱۱	قربانی واجب ہے	۷۵۵
۱۰۱۲	ایک بکری سے عقیقہ	۷۵۵
۱۰۱۳	تکبیر کہہ کر ذبح کرنا	۷۵۶
۱۰۱۴	عقیقہ کب کیا جائے	۷۵۶
	ابواب النذور والایمان	
۱۰۱۵	گناہ میں نذر نہیں	۷۵۸
۱۰۱۶	جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس کی نذر کا حکم	۷۵۹
۱۰۱۷	نذر غیر معین کا کفارہ	۷۶۰
۱۰۱۸	قسم کے خلاف بہتر چیز دیکھنے پر کیا کرے	۷۶۰
۱۰۱۹	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا	۷۶۰
۱۰۲۰	قسم میں استثناء کرنا	۷۶۱
۱۰۲۱	غیر اللہ کی قسم کھانا	۷۶۲
۱۰۲۲	پیادہ چلنے کی قسم کھانا اور اس کی طاقت نہ رکھنا	۷۶۳
۱۰۲۳	نذر کی کراہیت	۷۶۴

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۰۲۴	نذر کا پورا کرنا	۷۶۴
۱۰۲۵	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے قسم کھاتے تھے	۷۶۵
۱۰۲۶	غلام آزاد کرنے کا ثواب	۷۶۵
۱۰۲۷	خادم کو طمانچہ مارنے کا کفارہ	۷۶۶
۱۰۲۸	مشقت میں ڈالنے والی نذر کا حکم	۷۶۷
۱۰۲۹	میت کی طرف سے نذر پوری کرنا	۷۶۷
۱۰۳۰	غلام آزاد کرنے کی فضیلت	۷۶۸
	ابواب السیر	
۱۰۳۱	لڑائی سے پہلے دعوت اسلام	۷۶۸
۱۰۳۲	جس بستی میں مسجد ہو وہاں کسی کو قتل نہ کیا جائے	۷۶۹
۱۰۳۳	شبخون مارنا اور لوٹ مار کرنا	۷۷۰
۱۰۳۴	آگ لگانا اور توڑ پھوڑ کرنا	۷۷۰
۱۰۳۵	مال غنیمت	۷۷۱
۱۰۳۶	گھڑ سوار کا حصہ	۷۷۱
۱۰۳۷	چھوٹے لشکر	۷۷۲
۱۰۳۸	مال غنیمت میں سے کس کس کو حصہ دیا جائے	۷۷۳
۱۰۳۹	کیا غلام کو حصہ دیا جائے گا	۷۷۳
۱۰۴۰	کیا ذمی کو حصہ دیا جائے	۷۷۴
۱۰۴۱	مشرکین کے برتن استعمال کرنا	۷۷۵
۱۰۴۲	فوجیوں کو انعام دینا	۷۷۶
۱۰۴۳	مقتول کا سامان قاتل کے لیے ہے	۷۷۷
۱۰۴۴	تقسیم سے پہلے مال غنیمت فروخت کرنا	۷۷۷
۱۰۴۵	حاملہ قیدی عورتوں سے صحبت نا جائز ہے	۷۷۸
۱۰۴۶	مشرکین کے کھانے	۷۷۸
۱۰۴۷	قیدیوں کو الگ الگ کرنا	۷۷۹

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۰۴۸	قیدیوں کو قتل کرنا اور فدیہ لینا	۷۷۹
۱۰۴۹	عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا	۷۸۰
۱۰۵۰	کفار کو نہ جلانا	۷۸۱
۱۰۵۱	مال غنیمت میں خیانت	۷۸۲
۱۰۵۲	عورتوں کی جنگ میں شرکت	۷۸۲
۱۰۵۳	مشرکین کے تحائف قبول کرنا	۷۸۳
۱۰۵۴	سجدۂ شکر	۷۸۳
۱۰۵۵	عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا	۷۸۴
۱۰۵۶	عہد شکنی	۷۸۴
۱۰۵۷	قیامت کے دن عہد شکن کا جھنڈا الگ ہوگا	۷۸۵
۱۰۵۸	ثالث کے حکم پر راضی ہونا	۷۸۵
۱۰۵۹	قسم کا پورا کرنا	۷۸۶
۱۰۶۰	مجوس سے جزیہ لینا	۷۸۷
۱۰۶۱	ذمیوں کے مال سے کس قدر لینا جائز ہے	۷۸۷
۱۰۶۲	ہجرت	۷۸۸
۱۰۶۳	بیعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۸۸
۱۰۶۴	بیعت توڑنا	۷۸۹
۱۰۶۵	غلام کی بیعت	۷۸۹
۱۰۶۶	عورتوں کی بیعت	۷۹۰
۱۰۶۷	اصحاب بدر کی تعداد	۷۹۰
۱۰۶۸	خمس (پانچواں حصہ)	۷۹۰
۱۰۶۹	تقسیم سے پہلے مال غنیمت لینا	۷۹۱
۱۰۷۰	اہل کتاب کو سلام کرنا	۷۹۱
۱۰۷۱	مشرکین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا	۷۹۲
۱۰۷۲	جزیرۂ عرب سے یہود و نصاریٰ کا اخراج	۷۹۳
۱۰۷۳	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ	۷۹۳
۱۰۷۴	فتح مکہ کے دن اعلان مکہ	۷۹۴
۱۰۷۵	لڑائی کے مستحب اوقات	۷۹۵
۱۰۷۶	بدفالی	۷۹۶
۱۰۷۷	جہاد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت	۷۹۶
	ابواب فضائل الجہاد	
۱۰۷۸	جہاد کی فضیلت	۷۹۸
۱۰۷۹	مجاہد کی موت	۷۹۹
۱۰۸۰	جہاد میں روزہ رکھنا	۷۹۹
۱۰۸۱	جہاد میں مال خرچ کرنا	۸۰۰
۱۰۸۲	جہاد میں خدمتگاری کی فضیلت	۸۰۰
۱۰۸۳	مجاہد کو سامان جنگ دینا	۸۰۱
۱۰۸۴	اللہ کی راہ میں قدموں کا غبار آلود ہونا	۸۰۲
۱۰۸۵	جہاد میں پہنچنے والی گرد و غبار	۸۰۲
۱۰۸۶	اللہ کے راستے میں بڑھاپا آنا	۸۰۲
۱۰۸۷	جہاد کے لیے گھوڑا رکھنا	۸۰۳
۱۰۸۸	اللہ کے راستے میں تیر اندازی	۸۰۴
۱۰۸۹	اسلامی سرحدوں کی حفاظت	۸۰۴
۱۰۹۰	شہید کا ثواب	۸۰۵
۱۰۹۱	اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت	۸۰۶
۱۰۹۲	سمندر کے راستے جہاد کرنا	۸۰۶
۱۰۹۳	ریاکاری اور طلب دنیا کے لیے لڑنا	۸۰۷
۱۰۹۴	صبح و شام جہاد میں جانے کی فضیلت	۸۰۸
۱۰۹۵	کون لوگ بہتر ہیں	۸۰۹
۱۰۹۶	شہادت کی دعا مانگنا	۸۱۰
۱۰۹۷	مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے والے کیلیے اللہ تعالیٰ کی مدد	۸۱۰

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۰۹۸	اللہ کی راہ میں زخمی ہونا	۸۱۱
۱۰۹۹	کونسا عمل افضل ہے	۸۱۱
۱۱۰۰	بہترین انسان	۸۱۲
۱۱۰۱	شہید کا اعزاز	۸۱۲
	ابواب الجہاد	
۱۱۰۲	معذور افراد کا جہاد میں شریک نہ ہونا	۸۱۵
۱۱۰۳	والدین کو چھوڑ کر جہاد کے لیے جانا	۸۱۶
۱۱۰۴	ایک شخص کو لشکر پر امیر مقرر کرنا	۸۱۶
۱۱۰۵	آدمی کا تنہا سفر کرنا ناپسندیدہ ہے	۸۱۶
۱۱۰۶	جنگ کے موقعہ پر جھوٹ اور دھوکہ دہی	۸۱۷
۱۱۰۷	غزوات نبوی کی تعداد	۸۱۷
۱۱۰۸	لشکر کی صف بندی اور تیاری	۸۱۸
۱۱۰۹	لڑائی کے وقت دعا	۸۱۸
۱۱۱۰	چھوٹے جھنڈے	۸۱۸
۱۱۱۱	بڑے جھنڈے	۸۱۹
۱۱۱۲	خصوصی نشان	۸۱۹
۱۱۱۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک	۸۲۰
۱۱۱۴	جنگ کے موقعہ پر روزہ افطار کرنا	۸۲۰
۱۱۱۵	خطرہ کے وقت نکلنا	۸۲۰
۱۱۱۶	لڑائی کے وقت ثابت قدمی	۸۲۱
۱۱۱۷	تلوار اور اس کا جڑاؤ	۸۲۲
۱۱۱۸	زرہ پہننا	۸۲۲
۱۱۱۹	خود پہننا	۸۲۳
۱۱۲۰	گھوڑوں کی فضیلت	۸۲۳
۱۱۲۱	پسندیدہ گھوڑے	۸۲۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۱۲۲	ناپسندیدہ گھوڑے	۸۲۴
۱۱۲۳	گھڑ دوڑ کرانا	۸۲۴
۱۱۲۴	گدھوں سے گھوڑیوں پر جفتی کرانا	۸۲۵
۱۱۲۵	مسلمان فقراء کے وسیلہ سے طلب فتح	۸۲۵
۱۱۲۶	گھوڑے کے گلے میں گھنٹی لٹکانا	۸۲۶
۱۱۲۷	فوج کا سپہ سالار	۸۲۶
۱۱۲۸	حاکم وقت کی ذمہ داری	۸۲۶
۱۱۲۹	حاکم کی اطاعت	۸۲۷
۱۱۳۰	خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں	۸۲۸
۱۱۳۱	چوپایوں کو آپس میں لڑانا اور چہرے پر نشان لگانا۔	۸۲۸
۱۱۳۲	حد بلوغ	۸۲۹
۱۱۳۳	مقروض شہید	۸۲۹
۱۱۳۴	شہداء کو دفن کرنا	۸۳۰
۱۱۳۵	مشورہ کرنا	۸۳۱
۱۱۳۶	کافر قیدی کی لاش کی قیمت لینا صحیح نہیں	۸۳۱
۱۱۳۷	جنگ سے بھاگنا	۸۳۲
۱۱۳۸	سفر سے واپس آنے والوں کا استقبال	۸۳۲
۱۱۳۹	مال فئ	۸۳۳
	ابواب اللباس	
۱۱۴۰	مردوں کے لیے سونا اور ریشم حرام ہے	۸۳۳
۱۱۴۱	جنگ کے موقعہ پر ریشمی لباس کی اجازت	۸۳۴
۱۱۴۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک	۸۳۴
۱۱۴۳	مرد کو سرخ کپڑا پہننے کی اجازت	۸۳۴
۱۱۴۴	مردوں کے لیے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کی ممانعت	۸۳۵

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۱۴۵	پوستین پہننا	۸۳۵
۱۱۴۶	دباغت شدہ چمڑے کا حکم	۸۳۵
۱۱۴۷	تہبند کو گھسیٹنا	۸۳۷
۱۱۴۸	عورتوں کو دامن لٹکانے کی اجازت	۸۳۷
۱۱۴۹	ادنی کپڑا پہننا	۸۳۸
۱۱۵۰	سیاہ عمامہ	۸۳۸
۱۱۵۱	سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے	۸۳۹
۱۱۵۲	چاندی کی انگوٹھی پہننا	۸۴۰
۱۱۵۳	انگوٹھی کا مستحب نگینہ	۸۴۰
۱۱۵۴	دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا	۸۴۰
۱۱۵۵	انگوٹھی کا نقش	۸۴۱
۱۱۵۶	تصویر کی ممانعت	۸۴۲
۱۱۵۷	تصویر بنانے والوں کی سزا	۸۴۲
۱۱۵۸	خضاب لگانا	۸۴۳
۱۱۵۹	بال رکھنا اور گیسو بڑھانا	۸۴۳
۱۱۶۰	روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت	۸۴۴
۱۱۶۱	سرمہ لگانا۔ کپڑا کس طرح پہننا منع ہے۔	۸۴۴
۱۱۶۲	مصنوعی بال لگوانا	۸۴۵
۱۱۶۳	ریشمی زین پوش کی ممانعت	۸۴۶
۱۱۶۴	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک	۸۴۶
۱۱۶۵	کرتہ پہننا	۸۴۶
۱۱۶۶	نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے	۸۴۸
۱۱۶۷	جبہ پہننا	۸۴۸
۱۱۶۸	دانتوں پر سونا جڑوانا	۸۴۹
۱۱۶۹	درندوں کی کھال استعمال کرنا	۸۴۹
۱۱۷۰	نعلین مبارک	۸۵۰
۱۱۷۱	ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے	۸۵۰
۱۱۷۲	ایک جوتا پہن کر چلنے کی اجازت	۸۵۱
۱۱۷۳	پہلے کس پاؤں میں جوتا پہنے	۸۵۱
۱۱۷۴	کپڑے میں پیوند لگانا	۸۵۲
۱۱۷۵	گیسو مبارک	۸۵۲
۱۱۷۶	صحابہ کرام کی ٹوپیاں	۸۵۳
۱۱۷۷	تہبند کہاں تک لٹکایا جائے	۸۵۳
۱۱۷۸	ٹوپی پر عمامہ باندھنا	۸۵۴
۱۱۷۹	لوہے اور پیتل کی انگوٹھی	۸۵۴
۱۱۸۰	ریشمی کپڑا پہننے کی ممانعت	۸۵۴
۱۱۸۱	یمنی چادر	۸۵۵

ابواب الاطعمہ

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۱۸۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کس چیز پر رکھ کر کھایا کرتے تھے۔	۸۵۵
۱۱۸۳	خرگوش کھانا	۸۵۵
۱۱۸۴	گوہ کھانا کیسا ہے	۸۵۶
۱۱۸۵	بجو کا کھانا	۸۵۶
۱۱۸۶	گھوڑے کا گوشت کھانا	۸۵۷
۱۱۸۷	گھریلو گدھوں کے گوشت کا حکم	۸۵۸
۱۱۸۸	کفار کے برتنوں میں کھانا	۸۵۹
۱۱۸۹	گھی میں چوہا مر جائے تو اس کا حکم	۸۶۰
۱۱۹۰	بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت	۸۶۱
۱۱۹۱	انگلیاں چاٹنا	۸۶۱
۱۱۹۲	لقمہ گر پڑے تو کیا کیا جائے	۸۶۱
۱۱۹۳	کھانے کے درمیان سے کھانا مکروہ ہے	۸۶۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۱۹۴	لہسن اور پیاز کا کھانا	۸۶۲
۱۱۹۵	پکا ہوا لہسن کھانے کی اجازت	۸۶۳
۱۱۹۶	سوتے وقت برتن ڈھانکنا نیز چراغ اور آگ کو بجھا دینا	۸۶۴
۱۱۹۷	دو کھجوروں کو ملا کر کھانا	۸۶۵
۱۱۹۸	کھجور کا استجاب	۸۶۵
۱۱۹۹	کھانا کھانے کے بعد شکر ادا کرنا	۸۶۵
۱۲۰۰	مجذوم کے ساتھ کھانا کھانا	۸۶۶
۱۲۰۱	مومن ایک آنت میں کھاتا ہے	۸۶۶
۱۲۰۲	ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہے	۸۶۷
۱۲۰۳	ٹڈی کھانا	۸۶۸
۱۲۰۴	نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت	۸۶۸
۱۲۰۵	مرغ کھانا	۸۶۹
۱۲۰۶	سرخاب کا گوشت کھانا	۸۷۰
۱۲۰۷	بھنا ہوا گوشت کھانا	۸۷۰
۱۲۰۸	ٹیک لگا کر کھانا	۸۷۰
۱۲۰۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا۔	۸۷۱
۱۲۱۰	ثوریہ زیادہ رکھتا	۸۷۱
۱۲۱۱	ثرید کی فضیلت	۸۷۲
۱۲۱۲	گوشت دانتوں سے نوچنا	۸۷۲
۱۲۱۳	چھری سے کاٹ کر گوشت کھانے کی اجازت	۸۷۳
۱۲۱۴	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین گوشت۔	۸۷۳
۱۲۱۵	سرکہ	۸۷۴
۱۲۱۶	تربوز کو کھجور کے ساتھ کھانا	۸۷۵
۱۲۱۷	ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا	۸۷۵
۱۲۱۸	اونٹوں کے پیشاب کا حکم	۸۷۵
۱۲۱۹	کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا۔	۸۷۶
۱۲۲۰	کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا	۸۷۶
۱۲۲۱	کدو کھانا	۸۷۷
۱۲۲۲	زیتون کھانا	۸۷۷
۱۲۲۳	غلام کے ساتھ کھانا	۸۷۸
۱۲۲۴	کھانا کھانے کی فضیلت	۸۷۸
۱۲۲۵	رات کے کھانے کی فضیلت	۸۷۹
۱۲۲۶	کھانے پر بسم اللہ پڑھنا	۸۷۹
۱۲۲۷	چکنے ہاتھ دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے	۸۸۱

ابواب الاشربۃ

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۲۲۸	شراب کا حکم	۸۸۲
۱۲۲۹	ہر نشہ آور چیز حرام ہے	۸۸۳
۱۲۳۰	جس کا زیادہ پینا نشہ لائے اس کا تھوڑا پینا بھی حرام ہے	۸۸۳
۱۲۳۱	سبز گھوڑے کی نبیذ	۸۸۴
۱۲۳۲	کدو کے خول چوبی برتن اور سبز روغنی کھڑے میں نبیذ بنانے کی ممانعت	۸۸۵
۱۲۳۳	برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت	۸۸۵
۱۲۳۴	مشکیزے میں نبیذ بنانا	۸۸۶
۱۲۳۵	جن غلوں سے شراب بنائی جاتی ہے	۸۸۶
۱۲۳۶	کچی پکی کھجور ملانا	۸۸۷
۱۲۳۷	سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینا	۸۸۸

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۲۳۸	کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت	۸۸۸
۱۲۳۹	کھڑے ہو کر پینے کی اجازت	۸۸۹
۱۲۴۰	برتن میں سانس لینا	۸۸۹
۱۲۴۱	دو بار سانس لے کر پینا	۸۹۰
۱۲۴۲	پانی میں پھونکنا منع ہے	۸۹۱
۱۲۴۳	برتن میں سانس لینا مکروہ ہے	۸۹۱
۱۲۴۴	مشکیزہ (وغیرہ) اوندھا کر کے پانی پینا	۸۹۱
۱۲۴۵	مندرجہ بالا مسئلہ میں اجازت	۸۹۲
۱۲۴۶	پینے میں دائیں طرف والے زیادہ حقدار ہیں	۸۹۲
۱۲۴۷	پلانے والا آخر میں پیئے	۸۹۳
۱۲۴۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب پانی	۸۹۳
	ابواب البر والصلۃ	
۱۲۴۹	ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا	۸۹۴
۱۲۵۰	افضل اعمال	۸۹۴
۱۲۵۱	ماں باپ کی رضامندی کی فضیلت	۸۹۵
۱۲۵۲	ماں باپ کی نافرمانی	۸۹۵
۱۲۵۳	باپ کے دوستوں کی عزت کرنا	۸۹۶
۱۲۵۴	خالہ کے ساتھ نیکی	۸۹۶
۱۲۵۵	ماں باپ کی دعا	۸۹۷
۱۲۵۶	حقوق والدین	۸۹۸
۱۲۵۷	قطع رحمی، صلہ رحمی	۸۹۸
۱۲۵۸	اولاد کی محبت	۸۹۹
۱۲۵۹	اولاد پر شفقت	۸۹۹
۱۲۶۰	لڑکیوں پر خرچ کرنا	۹۰۰
۱۲۶۱	یتیم پر رحم کرنا	۹۰۱
۱۲۶۲	بچوں پہ رحم کرنا	۹۰۱
۱۲۶۳	لوگوں پر رحم کرنا	۹۰۳
۱۲۶۴	خیر خواہی	۹۰۴
۱۲۶۵	مسلمان کی مسلمان پر شفقت	۹۰۴
۱۲۶۶	مسلمان کی پردہ پوشی	۹۰۵
۱۲۶۷	مسلمان سے مصیبت دور کرنا	۹۰۵
۱۲۶۸	ترک ملاقات کی ممانعت	۹۰۶
۱۲۶۹	مسلمان بھائی کی غمخواری	۹۰۶
۱۲۷۰	غیبت	۹۰۷
۱۲۷۱	حسد	۹۰۷
۱۲۷۲	باہمی دشمنی	۹۰۸
۱۲۷۳	باہم صلح کرانا	۹۰۸
۱۲۷۴	خیانت اور دھوکہ	۹۰۹
۱۲۷۵	پڑوسی کے حقوق	۹۰۹
۱۲۷۶	خادم سے اچھا سلوک کرنا	۹۱۰
۱۲۷۷	خادم کو مارنا اور گالی دینا	۹۱۱
۱۲۷۸	خادم کا ادب	۹۱۱
۱۲۷۹	خادم کو معاف کر دینا	۹۱۲
۱۲۸۰	اولاد کو ادب سکھانا	۹۱۲
۱۲۸۱	ہدیہ قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا	۹۱۳
۱۲۸۲	محسن کا شکریہ ادا کرنا	۹۱۳
۱۲۸۳	نیکی کے کام	۹۱۴
۱۲۸۴	عاریت دینا	۹۱۴
۱۲۸۵	راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا	۹۱۵
۱۲۸۶	مجالس، امانت کے ساتھ ہیں	۹۱۵
۱۲۸۷	سخاوت	۹۱۵

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۲۸۸	بخل	۹۱۶
۱۲۸۹	اہل وعیال پر خرچ کرنا	۹۱۷
۱۲۹۰	مہمان نوازی	۹۱۷
۱۲۹۱	بیوہ اور یتیم کی خبر گیری	۹۱۸
۱۲۹۲	خندہ پیشانی اور خوش روئی	۹۱۹
۱۲۹۳	سچ اور جھوٹ	۹۱۹
۱۲۹۴	بے حیائی	۹۲۰
۱۲۹۵	لعنت بھیجنا	۹۲۰
۱۲۹۶	نسب کی تعلیم	۹۲۱
۱۲۹۷	اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا کرنا	۹۲۱
۱۲۹۸	گالی دینا	۹۲۲
۱۲۹۹	اچھی بات کہنا	۹۲۲
۱۳۰۰	نیک غلام کی فضیلت	۹۲۳
۱۳۰۱	لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا	۹۲۳
۱۳۰۲	بدگمانی	۹۲۴
۱۳۰۳	مزاح	۹۲۴
۱۳۰۴	جھگڑا	۹۲۵
۱۳۰۵	خاطر مدارات	۹۲۶
۱۳۰۶	دوستی اور دشمنی میں میانہ روی	۹۲۶
۱۳۰۷	غرور وتکبر	۹۲۷
۱۳۰۸	خوش اخلاقی	۹۲۸
۱۳۰۹	احسان کرنا اور معاف کرنا	۹۲۹
۱۳۱۰	بھائیوں سے ملاقات	۹۲۹
۱۳۱۱	حیاء	۹۳۰
۱۳۱۲	توقف اور عجلت	۹۳۰
۱۳۱۳	نرمی	۹۳۱
۱۳۱۴	مظلوم کی دعا	۹۳۱
۱۳۱۵	اخلاق نبوی	۹۳۲
۱۳۱۶	حسن وفا	۹۳۲
۱۳۱۷	بلند اخلاق	۹۳۳
۱۳۱۸	لعن طعن کرنا	۹۳۳
۱۳۱۹	زیادہ غصہ	۹۳۴
۱۳۲۰	بڑوں کی تعظیم	۹۳۴
۱۳۲۱	دو باہم ناراض آدمی	۹۳۴
۱۳۲۲	صبر	۹۳۵
۱۳۲۳	دو منہ والا	۹۳۵
۱۳۲۴	چغل خور	۹۳۶
۱۳۲۵	کم گوئی	۹۳۶
۱۳۲۶	بعض بیان جادو ہوتا ہے	۹۳۶
۱۳۲۷	تواضع	۹۳۷
۱۳۲۸	ظلم	۹۳۷
۱۳۲۹	نعمت میں عیب جوئی نہ کرنا	۹۳۷
۱۳۳۰	مومن کی تعظیم	۹۳۸
۱۳۳۱	تجربات	۹۳۸
۱۳۳۲	جو چیز نہیں دی گئی اس کا ظاہر کرنے والا	۹۳۸
۱۳۳۳	نیکی کے ساتھ تعریف کرنا	۹۳۹

ابواب الطب

۱۳۳۴	پرہیز کرنا	۹۳۹
۱۳۳۵	علاج کی ترغیب	۹۴۱
۱۳۳۶	مریض کو کیا کھلایا جائے	۹۴۱
۱۳۳۷	بیمار کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو	۹۴۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۳۳۸	کلونجی	۹۴۲
۱۳۳۹	اونٹوں کا پیشاب پینا	۹۴۲
۱۳۴۰	زہر یا کسی اور چیز سے خودکشی کرنا	۹۴۲
۱۳۴۱	نشہ آور چیزوں سے علاج کی ممانعت	۹۴۴
۱۳۴۲	سعوط وغیرہ	۹۴۴
۱۳۴۳	داغ لگانے کی ممانعت	۹۴۵
۱۳۴۴	داغ لگانے کی اجازت	۹۴۵
۱۳۴۵	سینگی لگوانا	۹۴۵
۱۳۴۶	مہندی کے ساتھ علاج کرنا	۹۴۶
۱۳۴۷	تعویذ اور جھاڑ پھونک کی ممانعت	۹۴۷
۱۳۴۸	تعویذ اور دم وغیرہ کی اجازت	۹۴۷
۱۳۴۹	معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا	۹۴۸
۱۳۵۰	نظر بد سے جھاڑ پھونک	۹۴۸
۱۳۵۱	نظر حق ہے	۹۴۹
۱۳۵۲	تعویذ پر اجرت لینا	۹۵۰
۱۳۵۳	جھاڑ پھونک اور دوا کرنا	۹۵۱
۱۳۵۴	کھمبی اور عجوہ (عمدہ کھجور)	۹۵۱
۱۳۵۵	کاہن کی اجرت	۹۵۳
۱۳۵۶	گلے میں تعویذ لٹکانا	۹۵۳
۱۳۵۷	بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا	۹۵۳
۱۳۵۸	ایام رضاعت میں جماع کرنا	۹۵۴
۱۳۵۹	نمونیہ کا علاج	۹۵۵
۱۳۶۰	درد کا علاج	۹۵۵
۱۳۶۱	سنا سے علاج	۹۵۶
۱۳۶۲	شہد	۹۵۶
۱۳۶۳	بیمار پرسی	۹۵۶
۱۳۶۴	بخار کا علاج	۹۵۷
۱۳۶۵	راکھ سے زخم کا علاج کرنا	۹۵۷
	ابواب الفرائض	
۱۳۶۶	جس نے مال چھوڑا وہ وارثوں کے لیے ہے	۹۵۸
۱۳۶۷	علم فرائض کا حصول	۹۵۸
۱۳۶۸	بیٹیوں کی وراثت	۹۵۹
۱۳۶۹	حقیقی بیٹی کے ساتھ پوتی کی وراثت	۹۵۹
۱۳۷۰	حقیقی بھائیوں کی وراثت	۹۶۰
۱۳۷۱	بیٹوں کی بیٹیوں کے ساتھ وراثت	۹۶۰
۱۳۷۲	بہنوں کی میراث	۹۶۱
۱۳۷۳	عصبہ کی میراث	۹۶۱
۱۳۷۴	دادا کی میراث	۹۶۲
۱۳۷۵	دادی کی میراث	۹۶۲
۱۳۷۶	دادی کی میراث بیٹے کے ساتھ	۹۶۳
۱۳۷۷	ماموں کی میراث	۹۶۳
۱۳۷۸	لاوارث کا ترکہ	۹۶۴
۱۳۷۹	آزاد کردہ غلام کو میراث دینا	۹۶۴
	مسلمان اور کافر کے درمیان میراث نہیں۔	۹۶۵
۱۳۸۰	قاتل کی میراث باطل ہے	۹۶۶
۱۳۸۱	شوہر کی دیت سے بیوی کی میراث	۹۶۶
۱۳۸۲	میراث وارثوں کے لیے اور دیت عصبہ کے ذمہ	۹۶۶
۱۳۸۳	جو آدمی کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو	۹۶۷

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۳۸۴	ولاء کا کون وارث ہوگا	۹۶۸
	ابواب الوصایا	
۱۳۸۵	تہائی مال کی وصیت	۹۶۸
۱۳۸۶	وصیت کی ترغیب	۹۷۰
۱۳۸۷	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں فرمائی	۹۷۰
۱۳۸۸	وارث کے لیے وصیت نہیں	۹۷۰
۱۳۸۹	قرض وصیت سے پہلے ادا کیا جائے	۹۷۱
۱۳۹۰	موت کے وقت صدقہ کرنا یا غلام آزاد کرنا۔	۹۷۲
۱۳۹۱	حق ولاء کس کے لیے ہے	۹۷۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	ابواب الولاء والھبۃ	
۱۳۹۲	ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے	۹۷۳
۱۳۹۳	ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے کی ممانعت۔	۹۷۳
۱۳۹۴	کسی غیر کو اپنا باپ یا ولی بنانا	۹۷۴
۱۳۹۵	باپ کا اولاد سے انکار کرنا	۹۷۵
۱۳۹۶	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہدیہ دینے پر رغبت دلانا	۹۷۵
۱۳۹۷	قیافہ جاننے والے لوگ	۹۷۶
۱۳۹۸	ہبہ واپس لینے کی برائی	۹۷۶

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب طہارت

۱ بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ح قَالَ وَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ قَالَ هَنَّادٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِلَّا بِطُهُوْرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَاَبُو الْمَلِيْحِ بْنُ اُسَامَةَ اسْمُهٗ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ۔

طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نماز، طہارت کے بغیر اور صدقہ، مال خیانت سے قبول نہیں ہوتا۔ ہناد نے اپنی حدیث میں "بغیر طہور" کی جگہ "الا بطہور" کے الفاظ نقل کئے ہیں، امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا" اس باب میں یہ حدیث زیادہ صحیح اور احسن ہے اور اس باب میں ابوالملیح بواسطہ ان کے والد، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی بھی کہا جاتا ہے۔

۲ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ

۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ ابْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ

فضیلت وضو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا، جب مسلمان بندہ یا (فرمایا) مومن بندہ وضو کرتا ہے تو منہ دھوتے وقت پانی یا اس کے آخری قطرہ کے ساتھ یا اس کی مثل (کچھ فرمایا) اس کے منہ سے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کا ارتکاب اس نے آنکھوں سے کیا، اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو پانی یا اس کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ دور ہو جاتے ہیں جو ہاتھوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْمَاءَ أَوْ نَحْوَ هٰذَا وَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو صَالِحٍ وَالِدُ سُهَيْلٍ هُوَ أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ وَاسْمُهُ ذَكْوَانُ وَأَبُو هُرَيْرَةَ اخْتُلِفُوا فِي اسْمِهِ فَقَالُوا عَبْدُ شَمْسٍ وَقَالُوا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَهٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَهٰذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَثَوْبَانَ وَالصُّنَابِحِيِّ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَسَلْمَانَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَالصُّنَابِحِيُّ هٰذَا الَّذِي رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَضْلِ الظُّهُورِ هُوَ عَبْدُ اللهِ الصُّنَابِحِيُّ وَالصُّنَابِحِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ لَيْسَ لَهُ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُسَيْلَةَ وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ اللهِ رَحَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ وَالصُّنَابِحُ بْنُ الْأَعْسَرِ الْأَحْمَسِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ الصُّنَابِحِيُّ أَيْضًا وَإِنَّمَا حَدِيثُهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِي۔

نے کہے، یہاں تک کہ وہ تمام (صغیرہ) گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے مالک نے سہیل کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، سہیل کے والد ابوصالح، ابوصالح سمان ہیں، جن کا نام ذکوان ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبدشمس کہا اور بعض نے عبداللہ بن عمرو۔ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے اسی طرح فرمایا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں، عثمان، ثوبان، صنابحی، عمرو بن عبسہ، سلمان اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، صنابحی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا سماع ثابت نہیں۔ ان کا نام عبدالرحمن بن عسیلہ اور کنیت ابوعبداللہ ہے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کیلئے سفر کیا لیکن راستے ہی میں تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے، ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی احادیث مروی ہیں۔ صنابح بن اعسر احمسی کو بھی صنابحی کہا جاتا ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل تھا ان کی روایت کردہ حدیث یہ ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "میں تمہاری کثرت کے سبب دوسری امتوں پر فخر کروں گا، لہٰذا میرے بعد باہم قتال نہ کرنا۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ

وضو نماز کی کنجی ہے

۳ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ قَالَ أَبُو عِيسَى

حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وضو نماز کی کنجی ہے، (دنیاوی امور کو نماز میں) حرام کرنے والی چیز "تکبیر" اور حلال کرنے والا کام "سلام پھیرنا" ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں "اس باب میں یہ حدیث زیادہ صحیح اور احسن ہے، عبداللہ ابن محمد بن عقیل سچ کہنے والے ہیں البتہ بعض اہل علم نے ان کے حفظ میں کلام کیا ہے (امام ترمذی

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ILOOM ISLAMIA ABAD

هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ هُوَ صَدُوْقٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ كَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَالْحُمَيْدِيُّ يَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ .

کہتے ہیں) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا، آپ نے فرمایا " امام احمد بن حنبل، اسحٰق بن ابراہیم اور حمیدی عبداللہ بن محمد بن عقیل کی حدیث کو قابل حجت سمجھتے تھے، محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں وہ مقارب الحدیث تھے اس باب میں حضرت جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے

۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبِيْثِ اَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَجَابِرٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَحَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فِيْ اِسْنَادِهٖ اِضْطِرَابٌ رَوٰى هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَمَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ قَتَادَةُ رَوٰى عَنْهُمَا جَمِيْعًا .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے وقت یہ کلمات پڑھتے " اللھم انی اعوذبک " اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، شعبہ فرماتے ہیں، عبدالعزیز بن جیب کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں " اعوذ باللہ من الخبث والخبیث" اے اللہ! میں ایذا رساں اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا " الخبث والخبائث " کے الفاظ ہیں۔ اس باب میں حضرت علی، زید بن ارقم، جابر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اصح اور احسن ہے زید بن ارقم کی روایت کردہ حدیث کی سند میں اضطراب ہے ہشام دستوائی اور سعید بن عروبہ نے بواسطہ قتادہ (سعید عروبہ کی روایت میں قاسم بن عوف شیبانی کا واسطہ بھی ہے) ہشام نے بواسطہ قتادہ، شعبہ نے بواسطہ قتادہ و نضر بن انس، معمر نے بواسطہ قتادہ نضر بن انس اور انس حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہو سکتا ہے قتادہ نے دونوں (نضر بن انس اور قاسم بن عوف) سے روایت کی ہو۔

۵ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اس طرح استعاذہ فرماتے " اے اللہ! میں ضرر رساں اشیاء اور ناپاکیوں سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

تیری پناہ چاہتا ہوں" یہ حدیث احسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا یَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء سے باہر آتے وقت کیا کہا جائے

۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ. قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِسْرَائِیْلَ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ وَاَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِیْ مُوْسٰی اِسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ الْاَشْعَرِیُّ وَلَا یُعْرَفُ مَعْنَی هٰذَا الْبَابِ اِلَّا حَدِیْثُ عَائِشَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، بیت الخلاء سے باہر آتے وقت فرمایا کرتے تھے" اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے ہم اسے صرف اسرائیل بواسطہ یوسف بن ابی بردہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوبردہ بن ابوموسےٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری تھا، اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہی معروف ہے۔

بَابٌ فِی النَّهْیِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ

قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رُخ ہونے کی ممانعت

۷۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِیْضَ قَدْ بُنِیَتْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمَعْقِلِ بْنِ اَبِی الْهَیْثَمِ وَیُقَالُ مَعْقِلُ بْنُ اَبِیْ مَعْقِلٍ وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ. قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَحْسَنُ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ اسْمُهٗ خَالِدُ بْنُ زَیْدٍ وَالزُّهْرِیُّ اِسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِیُّ وَكُنْیَتُهٗ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ اَبُو الْوَلِیْدِ الْمَكِّیُّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضائے حاجت یا پیشاب کے لئے جاؤ تو قبلہ رخ نہ بیٹھو اور نہ ہی ادھر پیٹھ کرو۔ بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف ہو جاؤ، (اہل مدینہ کے لئے یہ حکم ہے دوسروں کے لئے شمال یا جنوب کی طرف رخ کرنا ہو گا) (مترجم) ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "ہم ملک شام میں گئے تو ہم نے قبلہ رُخ بنے ہوئے بیت الخلاء دیکھے ہم ادھر سے منہ پھیر لیتے اور طلب مغفرت کرتے اس باب میں عبداللہ بن حارث اور معقل بن ابی ہیثم (جنہیں معقل بن معقل بھی کہا جاتا ہے) ابوامامہ، ابوہریرہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوایوب کی حدیث اس باب میں احسن اور اصح ہے، ان کا نام خالد بن زید تھا زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری اور کنیت ابوبکر ہے، ابوولید مکی، ابوعبداللہ شافعی کا قول

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الشَّافِعِيِّ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا إِنَّمَا هَذَا فِي الْفَيَافِي فَأَمَّا فِي الْكُنُفِ الْمُبْنِيَّةِ لَهُ رُخْصَةٌ فِي أَنْ يَسْتَقْبِلَهَا وَهَكَذَا قَالَ إِسْحٰقُ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِنَّمَا الرُّخْصَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَأَمَّا اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ فَلَا تَسْتَقْبِلْهَا كَأَنَّهُ لَمْ يَرَ فِي الصَّحْرَاءِ وَلَا فِي الْكُنُفِ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ ۔

نقل کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک "قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلے کی طرف رخ اور پیٹھ نہ کرو" سے مراد جنگلوں میں ممانعت ہے آبادیوں کے پاخانوں میں قبلہ رخ ہونے کی اجازت ہے، اسحٰق کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں حضور سے قضائے حاجت یا پیشاب کے لئے قبلہ کی طرف بیٹھ کرنے کی اجازت ہے قبلہ رخ ہونے کی اجازت نہ جنگلوں میں ہے اور نہ آبادی میں۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

قبلہ رخ بیٹھنے کی اجازت

۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةُ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَعَائِشَةَ وَعَمَّارٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ جَابِرٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ قَالَ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَابْنُ لَهِيعَةَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رخ بیٹھ کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا پھر میں نے آپ کو وصال شریف سے ایک سال قبل قبلہ کی طرف منہ کئے (پیشاب کرتے) دیکھا، اس باب میں حضرت ابو قتادہ، عائشہ اور عمار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت جابر کی حدیث حسن غریب ہے اس حدیث کو ابن لہیعہ نے ابو زبیر، جابر اور ابو قتادہ کے واسطہ سے روایت کیا ابو قتادہ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ رخ بیٹھے پیشاب کرتے دیکھا اور قتیبہ نے ابن لہیعہ کے واسطہ سے اس کی خبر دی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت، ابن لہیعہ کی روایت سے اصح ہے ابن لہیعہ، محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اور یحیٰی بن سعید قطان وغیرہ نے اسے ضعیف کہا۔

۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَقِيتُ يَوْمًا عَلٰى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر چڑھا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ میں شام کیطرف منہ اور کعبہ کی طرف پیٹھ کئے دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) قضائے حاجت اور پیشاب کیوقت قبلہ کیطرف منہ یا پیٹھ کرنیکے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں احناف کے نزدیک قبلہ کیطرف منہ یا پیٹھ کرنا قطعاً منع ہے چاہے گھر میں ہو یا جنگل میں (مترجم) (اشعۃ اللمعات جلد اول صہ ۱۹۸)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

۱۰. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَحَدِيثُ عُمَرَ إِنَّمَا رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ وَإِنَّمَا رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ الْكَرِيمِ ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَتَكَلَّمَ فِيهِ وَرَوَى عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ فِي هٰذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَمَعْنَى النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا عَلَى التَّأْدِيبِ لَا عَلَى التَّحْرِيمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ تَبُولَ وَأَنْتَ قَائِمٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو شخص تم سے کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا کرتے تھے اس کی تصدیق مت کرو آپ ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے، اس باب میں حضرت عمر و بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث احسن اور اصح ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث، عبدالکریم ابن ابو مخارق، نافع اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا" اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو" اس کے بعد میں نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا"، عبدالکریم بن ابو مخارق نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے ایوب سختیانی نے اسے ضعیف قرار دیا اور اسکے بارے میں کلام کیا، عبیداللہ بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم نے فرمایا" اسلام لانے کے بعد میں نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا" یہ حدیث عبدالکریم کی حدیث سے اصح ہے بریدہ کی حدیث اس میں غیر محفوظ ہے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت تادیباً ہے حرام نہیں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ظلم ہے

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت

۱۱. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا فَأُتِيتُهُ بِوَضُوءٍ فَذَهَبْتُ لِأُنَاخِرَهُ فَدَعَانِي حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهٰكَذَا رَوَى مَنْصُورٌ وَعُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ الْأَعْمَشِ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے ایک ڈھیر پر تشریف لائے اور اس پر کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا، پھر میں آپ کے وضو کے لئے پانی لایا جب پیچھے ہٹنے لگا تو آپ نے بلا لیا، یہاں تک کہ آپ کے پیچھے آگیا۔ آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا، امام ترمذی فرماتے ہیں اعمش کی روایت کی طرح منصور اور عبیدہ ضبی نے ابو وائل اور حذیفہ کے واسطہ سے روایت بیان کی، حماد بن سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے بواسطہ ابو وائل، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ابو وائل کی روایت حذیفہ کی روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَحَدِيثُ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَصَحُّ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا.

سے اصح ہے، بعض اہل علم نے عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو جائز رکھا ہے۔

بَابُ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے وقت پردہ رکھنا

۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَوٰى وَكِيعٌ وَالْحِمَّانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ مُرْسَلٌ وَيُقَالُ لَمْ يَسْمَعِ الْأَعْمَشُ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَلَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَظَرَ إِلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي فَذَكَرَ عَنْهُ حِكَايَةً فِي الصَّلٰوةِ أَوِ الْأَعْمَشُ إِسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْكَاهِلِيُّ وَهُوَ مَوْلًى لَهُمْ قَالَ الْأَعْمَشُ كَانَ أَبِي حَمِيلًا فَوَرَّثَهُ مَسْرُوقٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے کپڑا نہ اٹھاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو اسی طرح محمد بن ربیعہ نے بواسطہ اعمش حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وکیع اور رحمانی نے بواسطہ اعمش حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کیوقت جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے کپڑا نہ اٹھاتے، دونوں حدیثیں مرسل ہیں کہا جاتا ہے اعمش نے نہ تو حضرت انس سے کوئی روایت سنی اور نہ ہی کسی دوسرے صحابی سے سماع کیا اعمش کہتے ہیں "میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے دیکھا" اور پھر انہوں نے انکی نماز کو بھی بیان کیا، اعمش کا نام سلیمان ابن مہران ہے ابو محمد کاہلی انکے مولیٰ تھے اعمش کہتے ہیں میرے باپ کو بچپن میں اپنے شہر سے لایا گیا اور حضرت مسروق نے ان کو اپنا وارث بنایا۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے

۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَسَلْمَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قَتَادَةَ إِسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْيَمِينِ

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرمگاہ کو دایاں ہاتھ لگانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، سلمان، ابوہریرہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابوقتادہ کا نام حارث بن ربعی ہے اس حدیث پر علماء کا عمل (یوں) ہے کہ دائیں ہاتھ سے استنجاء مکروہ ہے۔

بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

پتھر سے استنجاء کرنا

۱۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ سَلْمَانُ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ يَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ أَوْ أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ أَوْ بِعَظْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَخَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَلْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَأَوْا أَنَّ الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَنْجِ بِالْمَاءِ إِذَا أَنْقَى أَثَرَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

کہا گیا تمہارے نبی نے تمہیں ہر بات سکھائی حتیٰ کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی بتایا، آپ نے فرمایا "ہاں" ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہو کر بیٹھنے سے منع فرمایا، دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے، تین پتھروں سے کم نیز گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا، اس باب میں حضرت عائشہ، خزیمہ بن ثابت، جابر اور خلاد بن سائب بواسطہ سائب سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت سلمان کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے کہ صرف پتھر سے بھی استنجاء جائز ہے اگرچہ پانی استعمال نہ کرے جبکہ پاخانے اور پیشاب کا اثر زائل ہو جائے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ ۵۸

بَابُ ۱۳ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ

دو ڈھیلوں سے استنجاء

۱۵. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ فَقَالَ الْتَمِسْ لِيْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ قَالَ فَأَتَيْتُهٗ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ إِنَّهَا رِكْسٌ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَهٰكَذَا رَوٰى قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ حَدِيْثِ إِسْرَائِيْلَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَعَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَوٰى زُهَيْرٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَوٰى زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اضْطِرَابٌ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيُّ الرِّوَايَتَيْنِ فِيْ هٰذَا عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ أَصَحُّ فَلَمْ يُقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَلَمْ يُقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَكَأَنَّهٗ رَأٰى حَدِيْثَ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے تو آپ نے مجھے فرمایا "میرے لئے تین ڈھیلے تلاش کرو" فرماتے ہیں "میں دو پتھر اور لید کا ایک ٹکڑا لے کر حاضر خدمت ہوا، آپ نے ڈھیلے لے لئے اور لید کو پھینک دیا فرمایا "یہ ناپاک ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں، قیس بن ربیع نے اس حدیث کو اسی طرح اسرائیل کی حدیث کے ہم معنی بواسطہ ابواسحٰق اور ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ سے روایت کیا۔ معمر نے بواسطہ عمار بن رزیق، ابواسحٰق، اور علقمہ، حضرت عبداللہ سے روایت کیا، زہیر نے بواسطہ ابواسحٰق عبدالرحمٰن بن اسود اور اسود بن یزید، حضرت عبداللہ سے روایت کیا۔ زکریا بن ابی زائدہ نے ابواسحٰق، اور عبدالرحمٰن بن یزید کے واسطہ سے حضرت عبداللہ سے روایت کیا، امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی روایت میں اضطراب ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا ابواسحٰق کی ان روایات میں سے کونسی روایت صحیح ہے؟ انہوں نے کوئی فیصلہ نہ فرمایا، پھر میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے پوچھا انہوں نے

عفو: امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر نجاست اپنے مخرج سے ایک درہم کا اندازہ بڑھ جائے تو دھونا فرض ہے ورنہ مستحب ہے (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَشْبَہَ وَضْعَہٗ فِیْ کِتَابِہِ الْجَامِعِ وَاَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ ھٰذَا عِنْدِیْ حَدِیْثُ اِسْرَائِیْلَ وَقَیْسٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ لِاَنَّ اِسْرَائِیْلَ اَثْبَتُ وَاَحْفَظُ لِحَدِیْثِ اَبِیْ اِسْحٰقَ مِنْ ھٰؤُلَاءِ وَتَابَعَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ قَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ وَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰی مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰی یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَھْدِیٍّ یَقُوْلُ مَا فَاتَنِیْ الَّذِیْ فَاتَنِیْ مِنْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اِلَّا لِمَا اَتَکَلَّمُ بِہٖ عَلٰی اِسْرَائِیْلَ لِاَنَّہٗ کَانَ یَاْتِیْ بِہٖ اَتَمَّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَزُھَیْرٌ فِیْ اَبِیْ اِسْحٰقَ لَیْسَ بِذَاکَ لِاَنَّ سَمَاعَہٗ مِنْہُ بِاٰخَرَۃٍ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتَ الْحَدِیْثَ عَنْ زَائِدَۃَ وَزُھَیْرٍ فَلَا تُبَالِ اَنْ لَّا تَسْمَعَہٗ مِنْ غَیْرِھِمَا اِلَّا حَدِیْثَ اَبِیْ اِسْحٰقَ وَاَبُوْ اِسْحٰقَ اِسْمُہٗ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ السَّبِیْعِیُّ الْھَمْدَانِیُّ وَاَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْہِ وَلَا یُعْرَفُ اِسْمُہٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ ھَلْ تَذْکُرُ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ شَیْئًا قَالَ لَا۔

بھی کچھ نہ بتایا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے زہیر کی روایت کو پسند کیا کیوں کہ انہوں نے اپنی کتاب "الجامع" (بخاری شریف) میں اسے نقل کیا (امام ترمذی کہتے ہیں) میرے نزدیک اسرائیل اور قیس کی روایت اصح ہے کیونکہ دوسرے راویوں کی بہ نسبت اسرائیل ابواسحٰق کی حدیثوں کو زیادہ قائم اور یاد رکھنے والا ہے قیس بن ربیع نے اس کی متابعت کی۔ میں نے ابوموسیٰ محمد بن مثنی سے سنا، وہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے سنا انہوں نے فرمایا سفیان ثوری کے واسطہ سے ابواسحٰق کی جو احادیث مجھ سے چھوٹ گئیں ان میں، میں نے اسرائیل پر بھروسہ کیا، کیونکہ وہ انہیں مکمل لاتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: "ابواسحٰق کی روایات میں زہیر اس درجہ پر نہیں ہے کیونکہ ابواسحٰق سے اس کا سماع آخری عمر میں ہوا۔ میں نے احمد بن حسن سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا "کہ جب تم زائدہ اور زہیر سے احادیث سنو تو کسی دوسرے سے سننے کی ضرورت نہیں، البتہ ابواسحٰق کی روایات (دوسروں سے بھی سنو) ابواسحٰق کا نام عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی ہے اور ابوعبیدہ کا نام معلوم نہیں اور نہ ہی انہیں اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ہے عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا کیا آپکو اپنے باپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کچھ یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا "نہیں"

باب ۱۴ کَرَاھِیَۃِ مَا یُسْتَنْجٰی بِہٖ

جن اشیاء سے استنجاء کرنا مکروہ ہے

۱۶۔ حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّہٗ زَادُ اِخْوَانِکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَسَلْمَانَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَقَدْ رَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ وَغَیْرُہٗ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ کَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ لید سے استنجاء کرو اور نہ ہی ہڈی سے کیونکہ یہ (ہڈی) تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، سلمان، جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو اسماعیل بن ابراہیم وغیرہ نے داؤد بن ہند، شعبی اور علقمہ کے واسطہ سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں لیلۃ الجن کے موقعہ پر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آگے طویل حدیث ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

لَيْلَةَ الْجِنِّ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَكَانَ رِوَايَةُ إِسْمَاعِيلَ أَصَحَّ مِنْ رِوَايَةِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ فَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ

شعبی کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" لید سے استنجاء نہ کرو اور نہ ہی ہڈی سے کیونکہ وہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے، اسماعیل کی روایت، حفص بن غیاث کی روایت سے اصح ہے، علماء کا اس حدیث پر عمل ہے اور اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔

بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجاء کرنا

۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَا ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيبُوا بِالْمَاءِ فَإِنِّي أَسْتَحْيِيهِمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ الِاسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ وَإِنْ كَانَ الِاسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ عِنْدَهُمْ فَإِنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الِاسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ وَرَأَوْهُ أَفْضَلَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ (اے مسلمان عورتو!) اپنے خاوندوں کو پانی سے استنجاء کرنے کا کہو، مجھے ان سے (کہتے ہوئے) شرم آتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجاء فرمایا کرتے تھے، اس باب میں جریر بن عبداللہ بجلی انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر علماء کا عمل ہے کہ وہ پانی سے استنجاء کو پسند کرتے ہیں اگرچہ ان کے نزدیک صرف ڈھیلوں سے بھی استنجاء جائز ہے وہ پانی سے استنجاء کرنا پسند کرتے ہیں، اور اسے افضل جانتے ہیں، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے۔ (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قضائے حاجت کے لیے دور تشریف لے جانا

۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَأَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي قِرَادٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَجَابِرٍ وَيَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" میں ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، آپ نے قضائے حاجت کی ضرورت محسوس فرمائی تو دور تشریف لے گئے اس باب میں عبدالرحمٰن بن ابی قراد، ابوقتادہ، جابر، یحیی بن عبید اللہ بواسطہ ان کے والد ابوموسیٰ، ابن عباس اور بلال بن حارث رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کے لئے ایسے ہی نرم جگہ تلاش فرماتے۔ جیسے پڑاؤ کے لئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

اَنَّہٗ کَانَ یَرْتَادُ لِبَوْلِہٖ مَکَانًا کَمَا یَرْتَادُ مُتَرِّلًا وَاَبُوْسَلَمَۃَ اِسْمُہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّھْرِیُّ .

نرم و خوشگوار مکان تلاش فرماتے، ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْبَوْلِ فِی الْمُغْتَسَلِ

غسل خانہ میں پیشاب کرنا منع ہے

۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی قَالَا اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّبُوْلَ الرَّجُلُ فِیْ مُشْتَحَمِّہٖ وَقَالَ اِنَّ عَامَّۃَ الْوَسْوَاسِ مِنْہُ وَفِی الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَیُقَالُ لَہٗ اَشْعَثُ الْاَعْمٰی وَقَدْ کَرِہَ قَوْمٌ مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ الْبَوْلَ فِی الْمُغْتَسَلِ وَقَالُوْا عَامَّۃُ الْوَسْوَاسِ مِنْہُ وَرَخَّصَ فِیْہِ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْھُمُ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَقِیْلَ لَہٗ اِنَّہٗ یُقَالُ اِنَّ عَامَّۃَ الْوَسْوَاسِ مِنْہُ فَقَالَ رَبُّنَا اللّٰہُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ قَدْ وُسِّعَ فِی الْبَوْلِ فِی الْمُغْتَسَلِ اِذَا جَرٰی فِیْہِ الْمَاءُ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ثَنَا بِذٰلِکَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَۃَ الْاٰمُلِیُّ عَنْ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الْمُبَارَکِ .

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا، اور فرمایا کہ عام شبہات اسی سے پیدا ہوتے ہیں اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو مرفوعاً صرف اشعث بن عبداللہ کی حدیث سے پہچانتے ہیں، انہیں اشعث اعمیٰ کہا جاتا ہے، علماء کے ایک طبقہ نے غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ کہا اور کہا کہ اس سے شبہات پیدا ہوتے ہیں، اور بعض علماء جیسے ابن سیرین وغیرہ نے اس کی اجازت دی ہے حضرت ابن سیرین سے کہا گیا کہ عام وسواس اس سے پیدا ہوتے ہیں تو انہوں نے فرمایا، ہمارا رب اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ابن مبارک فرماتے ہیں اگر غسل خانہ میں پانی جاری ہو تو اس میں پیشاب کی گنجائش ہے۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں یہ بات ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے بواسطہ حبان، عبداللہ بن مبارک سے بیان کی۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی السِّوَاکِ

مسواک کرنا

۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْکُرَیْبٍ ثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَقَدْ رَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَدِیْثُ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَزَیْدِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا امام ترمذی فرماتے ہیں، اس حدیث کو محمد بن اسحٰق نے بواسطہ محمد بن ابراہیم اور ابوسلمہ، زید بن خالد سے روایت کیا، ابوسلمہ کی دونوں روایتیں (حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد سے) میرے نزدیک صحیح ہیں، کیونکہ کئی طرق سے یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OOM ISLAMIA ACADEMY

كِلَاهُمَا عِنْدِي صَحِيحٌ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّمَا صَحَّ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَأَمَّا مُحَمَّدٌ فَزَعَمَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَتَمَّامِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَوَاثِلَةَ وَأَبِي مُوسَى

۲۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَأَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ مَوْضَعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ إِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهُ إِلَى مَوْضِعِهِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سے مروی ہے، اس لئے اسے صحیح قرار دیا گیا، امام بخاری کے خیال میں زید بن خالد سے ابوسلمہ کی روایت اصح ہے، اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علی، عائشہ، ابن عباس، حذیفہ، زید بن خالد، انس، عبداللہ بن عمرو، ام حبیبہ، ابن عمر، ابوامامہ، ایوب تمام بن عباس، عبداللہ بن حنظلہ، ام سلمہ، واثلہ، اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں،

حضرت زید بن جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "اگر میں اپنی امت پر بھاری نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا اور عشاء کی نماز کو رات کی ایک تہائی تک دیر سے پڑھتا، ابوسلمہ کہتے ہیں (اس کے بعد) حضرت زید بن خالد مسجد میں نماز پڑھنے آتے تو مسواک ان کے کان پر اس جگہ رکھی ہوتی، جہاں کاتب قلم رکھتے ہیں، آپ ہر نماز کے لئے مسواک کرتے پھر اسے وہاں ہی رکھ دیتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۹ مَا جَاءَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا

نیند سے بیداری پر دھوئے بغیر ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جائیں

۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ مِنْ وُلْدِ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَسَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ أُحِبُّ لِكُلِّ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تک تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو برتن میں ہاتھ نہ ڈالے، جب تک کہ دو یا تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھوں نے رات کہاں گزاری ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، امام شافعی فرماتے ہیں جو شخص بھی نیند سے بیدار ہو چاہے قیلولہ ہو یا دوسری کوئی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

قَائِلَةً كَانَتْ أَوْ غَيْرَهَا أَنْ لَا يُدْخِلَ يَدَهُ فِي وَضُوْئِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا فَإِنْ أَدْخَلَ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا كُرِهَتْ ذٰلِكَ لَهُ وَلَمْ يُفْسِدْ ذٰلِكَ الْمَاءَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى يَدِهِ نَجَاسَةٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي وَضُوْئِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا فَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُهْرِيْقَ الْمَاءَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي وَضُوْئِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا فَأُحِبُّ إِلَيَّ أَنْ يُهْرِيْقَ الْمَاءَ وَقَالَ إِسْحٰقُ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي وَضُوْئِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا.

نیند) دھونے سے پہلے ہاتھ وضو کے برتن میں نہ ڈالے اگر دھونے سے پہلے ڈالے گا تو یہ مکروہ ہے لیکن پانی خراب نہیں ہوگا بشرطیکہ اس کے ہاتھوں پر نجاست نہ ہو، امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اگر رات کو سوکر اٹھا اور دھوئے بغیر ہاتھ پانی میں ڈال دیئے تو اس پانی کا گرا دینا مناسب ہے اسحٰق فرماتے ہیں رات ہو یا دن، جب بیدار ہو دھونے سے پہلے ہاتھ برتن میں نہ ڈالے،

بَابٌ ۲۰ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کے وقت "بسم اللہ" پڑھنا

۲۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى قَالَ أَحْمَدُ لَا أَعْلَمُ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثًا لَهُ إِسْنَادٌ جَيِّدٌ وَقَالَ إِسْحٰقُ إِنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَامِدًا أَعَادَ الْوُضُوْءَ وَإِنْ كَانَ نَاسِيًا أَوْ مُتَأَوِّلًا أَجْزَأَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيْهَا وَأَبُوْهَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَأَبُوْ ثِفَالٍ الْمُرِّيُّ اسْمُهُ ثُمَامَةُ بْنُ حُصَيْنٍ وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حُوَيْطِبٍ فَنَسَبَهُ إِلٰى جَدِّهِ۔

رباح بن عبدالرحمٰن بن سفیان بن حویطب، بواسطہ اپنی دادی ان کے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ نے فرمایا اس شخص کا وضو (کامل) نہیں جس نے "بسم اللہ" نہ پڑھی اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، ابوسعید خدری، سہل بن سعد اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں امام احمد کا قول ہے کہ اس باب میں مجھے کوئی ایسی حدیث معلوم نہیں جس کی سند جید ہو۔ امام اسحٰق فرماتے ہیں، جان بوجھ کر بسم اللہ چھوڑنے سے وضو لوٹایا جائے بھول کر یا چھوڑنے سے وضو جائز ہے، محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں اس باب میں رباح بن عبدالرحمٰن کی حدیث احسن ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، رباح بن عبدالرحمٰن کی وہ روایت مراد ہے جو انہوں نے اپنی دادی کے واسطہ سے ان کے والد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کی ہے ابوثفال مری کا نام ثمامہ بن حصین ہے رباح بن عبدالرحمٰن سے مراد ابوبکر بن حویطب ہے بعض رواۃ نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے انکی نسبت دادا کیطرف کی اور کہا عن ابوبکر بن حویطب

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۲۱ مَا جَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَجَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَلَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْمَنْ تَرَكَ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ فَقَالَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ اِذَا تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوْءِ حَتّٰى صَلّٰى اَعَادَ وَرَاَوْا ذٰلِكَ فِي الْوُضُوْءِ فِي الْجَنَابَةِ سَوَاءً وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ اَحْمَدُ الْاِسْتِنْشَاقُ اَوْكَدُ مِنَ الْمَضْمَضَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُعِيْدُ فِي الْجَنَابَةِ وَلَا يُعِيْدُ فِي الْوُضُوْءِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ لَا يُعِيْدُ فِي الْوُضُوْءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ لِاَنَّهُمَا سُنَّةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَجِبُ الْاِعَادَةُ عَلٰى مَنْ تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوْءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

باب ۲۲ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ

۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى نَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى وَلَمْ يَذْكُرُوْا هٰذَا الْحَرْفَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وضو کرتے وقت ناک جھاڑو اور استنجاء کے لئے طاق ڈھیلے استعمال کرو اس باب میں حضرت عثمان، لقیط بن صبرہ، ابن عباس، مقدام بن معدیکرب، وائل بن حجر، اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں سلمہ بن قیس کی حدیث صحیح ہے کلی اور ناک میں پانی نہ ڈالنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ ایک گروہ کے نزدیک وضو میں ان دونوں کو چھوڑنے سے نماز کا اعادہ ہے اور وہ وضو اور جنابت دونوں میں ان کا حکم یکساں بیان کرتے ہیں۔ ابن ابی لیلیٰ، عبداللہ بن مبارک، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی قول ہے امام احمد فرماتے ہیں کلی کرنے سے ناک میں پانی ڈالنے کی زیادہ تاکید ہے امام ترمذی فرماتے ہیں بعض علماء کے نزدیک جنابت میں لوٹائے وضو میں نہ لوٹائے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ حضرت امام ابوحنیفہ اور انکے متبعین اکا یہی مسلک ہے۔ ایک جماعت کے نزدیک نہ وضو میں لوٹائے اور نہ ہی غسل جنابت میں کیونکہ یہ سنت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے لہٰذا جو ان دونوں کو وضو میں چھوڑے چاہے غسل جنابت میں اس پر نماز کا اعادہ نہیں یہ قول امام مالک اور امام شافعی کا ہے۔

ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک ہی چلو سے کلی بھی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا آپ نے تین مرتبہ ایسا کیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن زید کی حدیث حسن غریب ہے، مالک، ابن عیینہ اور کئی دوسرے راویوں نے اسے عمرو بن یحیی سے روایت کیا اور یہ کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی چلو سے کلی بھی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا، یہ قول

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ وَإِنَّمَا ذَكَرَهُ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَالِدٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ يُجْزِئُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُفَرِّقُهُمَا أَحَبُّ إِلَيْنَا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ جَمَعَهُمَا فِي كَفٍّ وَاحِدٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ فَرَّقَهُمَا فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا.

صرف خالد بن عبداللہ کا ہے اور خالد، محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں بعض علماء فرماتے ہیں ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جائز ہے بعض علماء کہتے ہیں دونوں کے لئے جدا جدا پانی لے یہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے امام شافعی فرماتے ہیں اگر ایک ہی چلو دونوں کے لئے استعمال کرے تو یہ جائز ہے اگر جدا جدا کرے تو یہ ہمارے نزدیک محبوب ترین ہے۔

بَابُ ٢٣ فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ

داڑھی کا خلال کرنا

٢٦. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ أَوَقَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

حضرت حسان بن بلال فرماتے ہیں میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور پھر داڑھی کا خلال کیا کسی نے پوچھا یا (حسان کہتے ہیں) میں نے پوچھا کیا آپ داڑھی کا خلال کرتے ہیں۔؟ حضرت عمار نے فرمایا کونسی چیز میرے لئے مانع ہے جبکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی کا خلال کرتے دیکھا ہے۔

٢٧. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ إِسْحٰقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَسْمَعْ عَبْدُ الْكَرِيمِ مِنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ حَدِيثَ التَّخْلِيلِ.

ہم معنی روایت ذکر کی ہے، اس باب میں حضرت عائشہ، ام سلمہ انس، ابن ابی اوفیٰ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی نے اسحٰق بن منصور اور احمد بن حنبل کے واسطہ سے ابن عیینہ کا قول بیان کیا کہ عبدالکریم نے حسان بن بلال سے "حدیث تخلیل" نہیں سُنی۔

٢٨. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ وَقَالَ بِهٰذَا أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَأَوْا تَخْلِيلَ اللِّحْيَةِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ سَهَا عَنِ التَّخْلِيلِ فَهُوَ جَائِزٌ قَالَ إِسْحٰقُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی مبارک کا خلال کیا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں عامر بن شقیق اور ابو وائل کے واسطہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت اصح ہے، اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے کہ داڑھی کا خلال کیا جائے، امام شافعی رحمۃ اللہ کا بھی یہی نظریہ ہے، امام احمد فرماتے ہیں خلال کرنا بھول جائے تو بھی وضو جائز ہے امام اسحٰق کا قول ہے اگر بھول کا چھوڑا تو جائز ہے جان بوجھ کر چھوڑا تو لوٹائے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

إِسْحٰقَ إِنْ تَرَكَهُ نَاسِيًا أَوْ مُتَأَوِّلًا أَجْزَأَهُ وَإِنْ تَرَكَهُ عَامِدًا أَعَادَ.

بَابُ ٢٤ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ

٢٩. حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَالْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرِبَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

باب ۲۵ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ

٣٠. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ بَدَأَ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كِلَيْتَيْهِمَا ظُهُورِهِمَا وَبُطُونِهِمَا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَصَحُّ مِنْ هٰذَا وَأَجْوَدُ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ مِنْهُمْ وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ.

باب ۲۶ مَا جَاءَ أَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً

٣١. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ

(ف) امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک داڑھی کا خلال سنت ہے۔ (مترجم)

سر کا مسح پیشانی کی جانب سے کیا جائے

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے سر کا مسح فرمایا ان کو آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے کی طرف لائے، پیشانی کی طرف سے شروع کیا پھر ان کو پیچھے کی طرف لے گئے پھر لوٹا کر اس مقام پر لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا، پھر پاؤں مبارک دھوئے، اس باب میں حضرت معاویہ، مقدام بن معدیکرب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں عبداللہ بن زید کی حدیث اصح اور احسن ہے، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہ مسلک ہے۔

سر کے پچھلے حصہ سے مسح شروع کرنا

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کا دو مرتبہ مسح فرمایا ایک مرتبہ پچھلے حصہ سے شروع کیا اور ایک مرتبہ اگلے حصے سے نیز دونوں کانوں کا اندر اور باہر سے مسح فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے (لیکن) عبداللہ بن زید کی حدیث اس سے اصح اور اجود ہے، بعض اہل کوفہ جن میں وکیع بن جراح بھی ہیں نے اس حدیث پر عمل کیا۔

سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرماتی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ مَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا قَبُلَ مِنْهُ وَمَا دُبَرَ وَصُدُغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَدِّ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الرُّبَيِّعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهِ يَقُولُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ رَأَوْا مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً وَاحِدَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مَسْحِ الرَّأْسِ أَيُجْزِئُ مَرَّةً فَقَالَ إِي وَاللهِ۔

ہیں آپ نے وضو فرمایا سر کا آگے پیچھے مسح کیا اور دونوں کنپٹیوں اور کانوں کا ایک ایک مرتبہ مسح فرمایا، اس باب میں حضرت علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ربیع کی حدیث حسن صحیح ہے کئی طرق کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ایک دفعہ سر کا مسح فرمایا اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل تھا، جعفر بن محمد، سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد، امام اسحٰق (اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) نے ایک ہی مرتبہ مسح کا قول کیا ہے، سفیان بن عینیہ کہتے ہیں میں نے جعفر بن محمد سے سر کے مسح کے بارے میں پوچھا کہ آیا ایک مرتبہ کفایت کرتا ہے، ؟ آپ نے فرمایا "ہاں! اللہ کی قسم"

بَابُ ۳۷ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

مسح سر کے لیے نیا پانی لینا

۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى ابْنُ لَهِيعَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَبَّانِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ وَرِوَايَةُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ أَصَحُّ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ رَأَوْا أَنْ يَأْخُذَ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور ہاتھ کے نہ بچے ہوئے (یعنی نئے) پانی سے سر کا مسح فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن لہیعہ نے اس حدیث کو، حبان بن واسع نے بواسطہ انکے والد، عبداللہ بن زید سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اس پانی سے سر کا مسح کیا جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا۔ عمرو بن حارث کی بواسطہ حبان روایت اصح ہے کیونکہ انہوں نے عبداللہ بن زید کے علاوہ اور کئی طرق سے اسے بیان کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سر کے لئے نیا پانی لیا، اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ سر کے لئے نیا پانی لیا جائے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY

باب ۲۸ مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

۳۳. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مَسْحَ الْأُذُنَيْنِ ظُهُورَهُمَا وَبُطُونَهُمَا.

کانوں کے باہر اور اندر کا مسح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اور کانوں کے اندر اور باہر کا مسح فرمایا۔ اس باب میں حضرت ربیع سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس کے حدیث حسن صحیح ہے، اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔

باب مَا جَاءَ أَنَّ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ

۳۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ أَبُو عِيسَى قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي هٰذَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مِنْ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ الْقَائِمِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنَّ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَا أَقْبَلَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ فَمِنَ الْوَجْهِ وَمَا أَدْبَرَ فَمِنَ الرَّأْسِ قَالَ إِسْحٰقُ وَاخْتَارَ أَنْ يَتَمَسَّحَ مُقَدَّمُهُمَا مَعَ وَجْهِهِ وَمُؤَخَّرُهُمَا مَعَ رَأْسِهِ.

کان سر کے حکم میں ہیں

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔ تین مرتبہ منہ دھویا، تین مرتبہ ہاتھ دھوئے، سر کا مسح فرمایا اور فرمایا "کان سر کے حکم میں ہیں"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حماد نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابو امامہ کا اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند زیادہ قوی نہیں۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل یہی ہے کہ کان سر کے حکم میں ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، امام احمد، امام اسحٰق کا بھی یہ مسلک ہے (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے۔ مترجم) بعض علماء کہتے ہیں کانوں کا اگلا حصہ چہرہ ہے اور پچھلا حصہ سر کے حکم میں ہے امام اسحٰق کہتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ کانوں کے اگلے حصے کا مسح چہرے کے ساتھ کیا جائے اور پچھلے حصے کا مسح سر کے ساتھ کیا جائے۔

باب فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ

۳۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الْأَصَابِعَ

انگلیوں کا خلال کرنا

حضرت عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وضو کرتے وقت انگلیوں کا خلال کیا کر"۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، مستورد اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ وَأَبِي أَيُّوبَ
قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ
عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا يُخَلِّلُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ
فِي الْوُضُوءِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ إِسْحٰقُ
وَيُخَلِّلُ أَصَابِعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَأَبُو هَاشِمٍ اِسْمُهُ
إِسْمٰعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ۔

ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں "یہ حدیث حسن صحیح ہے (بعض) علماء کا اس بات پر عمل ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی قول ہے، امام اسحٰق فرماتے ہیں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ ابوہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا سَعْدُ بْنُ
عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ
قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وضو کرتے وقت ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کرو"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں "یہ حدیث حسن غریب ہے۔"

۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ
بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ دَلَكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ قَالَ
أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ۔

حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور چھنگلی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال فرمایا" امام ترمذی فرماتے ہیں "یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

ایڑیوں کے خشک رہنے پر تنبیہ

۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ
النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَجَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُعَيْقِيبٍ وَخَالِدِ
ابْنِ الْوَلِيدِ وَشُرَحْبِيلِ بْنِ حَسَنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبُطُونِ الْأَقْدَامِ مِنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایڑیوں کے لئے دوزخ سے ہلاکت ہے" (خشک رہ جانے پر تنبیہ فرمائی گئی) اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عائشہ، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن حارث، معیقیب، خالد بن ولید، شرجیل بن حسنہ، عمرو بن عاص اور یزید بن سفیان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "ایڑیوں اور پاؤں کے تلوؤں کیلئے جہنم

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

النَّارِ وَفِيهِ هٰذَا الْحَدِيثِ اَنَّهٗ لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمَا خُفَّانِ اَوْ جَوْرَبَانِ ۔

سے ہلاکت ہے اس حدیث سے یہ فقہی مسئلہ معلوم ہوا کہ جب تک پاؤں پر موزے اور جراب اوجو شرائط مسح پر پوری اترتی ہوں/ نہ ہوں پاؤں پر مسح جائز نہیں،

بَابُ ۳۲ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا

۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوكُرَيْبٍ وَهَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالُوا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِي رَافِعٍ وَابْنِ الْفَاكِهِ قَالَ اَبُوعِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ وَرَوٰى رُشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهٗ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَلَيْسَ هٰذَا بِشَيْءٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى ابْنُ عَجْلَانَ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ اس باب میں حضرت عمر، جابر، بریدہ، ابورافع اور ابن فاکہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت ابن عباس کی حدیث اس باب میں اصح اور احسن ہے رشدین بن سعد وغیرہ نے اس حدیث کو ضحاک بن شرحبیل زید بن اسلم اور اسلم کے واسطہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھویا، یہ روایت کچھ نہیں، صحیح وہ ہے جسے ابن عجلان، ہشام بن سعد، سفیان ثوری، اور عبدالعزیز بن محمد نے بواسطہ زید بن اسلم اور عطاء بن یسار، حضرت ابن عباس رضی اللہ سے روایت کیا۔

بَابُ ۳۳ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا

۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوكُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ قَالَ اَبُوعِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمُفَضَّلِ وَهٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اس کو ابن ثوبان بواسطہ عبداللہ بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں، اور یہ سند حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۳۴ ماجاء فی الوضوء ثلثا ثلثا

تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھونا

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَالرَّبِيعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي رَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَمُعَاوِيَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَلِيٍّ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوُضُوءَ يُجْزِئُ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ أَفْضَلُ وَأَفْضَلُهُ ثَلٰثٌ وَلَيْسَ بَعْدَهُ شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا آمَنُ إِذَا زَادَ فِي الْوُضُوءِ عَلَى الثَّلٰثِ أَنْ يَأْثَمَ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ لَا يَزِيدُ عَلَى الثَّلٰثِ إِلَّا رَجُلٌ مُبْتَلًى۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ اس باب میں حضرت عثمان، ربیع، ابن عمر، عائشہ، ابوامامہ ابورافع، عبداللہ بن عمرو، معاویہ، ابوہریرہ، جابر عبداللہ بن زید اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث احسن اور اصح ہے عام علماء کے نزدیک یہی معمول ہے کہ ایک مرتبہ دھونا کافی ہے دو مرتبہ بہتر ہے اور تین تین مرتبہ زیادہ اچھا ہے اس سے زائد کی فضیلت نہیں ابن مبارک فرماتے ہیں جو اس سے زیادہ مرتبہ دھوئے اس کو گناہ سے امن نہیں۔ امام احمد اور امام اسحٰق فرماتے ہیں ایسا صرف مجنوں ہی کر سکتا ہے۔

باب ۳۵ ماجاء فی الوضوء مرۃ ومرتین وثلثا

ایک، دو اور تین بار اعضائے وضو کو دھونا

۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ نَا شَرِيكٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَرَوٰى وَكِيعٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ ثَابِتٍ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا عَنْ ثَابِتٍ نَحْوَ رِوَايَةِ وَكِيعٍ وَشَرِيكٌ كَثِيرُ الْغَلَطِ وَثَابِتُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ هُوَ أَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ۔

ثابت بن ابی صفیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابوجعفر سے پوچھا کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے تجھ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک ایک بار کبھی دو دو اور کبھی تین تین بار اعضائے وضو کو دھویا انہوں نے فرمایا "ہاں"، امام ترمذی فرماتے ہیں وکیع نے یہ حدیث ثابت بن ابی صفیہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوجعفر سے پوچھا کیا تم سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا؟ انہوں نے فرمایا "ہاں"۔ یہی حدیث ہناد اور قتیبہ نے وکیع اور ثابت کے واسطہ سے بیان کی اور یہ حدیث، شریک کی حدیث سے اصح ہے کیونکہ یہ حضرت ثابت سے کئی طرق سے وکیع کی روایت کے ہم معنی مروی ہے، شریک کثیر الغلط ہے اور ثابت بن ابی صفیہ سے مراد ابوحمزہ ثمالی ہے

باب ۳۶ فیمن توضأ بعض وضوئہ مرتین وبعضہ ثلثا

بعض اعضاء کو دو بار اور بعض کو تین بار دھونا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذُكِرَ فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ بَعْضَ وُضُوْئِهٖ مَرَّةً وَبَعْضَهٗ ثَلَاثًا وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بَعْضَ وُضُوْئِهٖ ثَلَاثًا وَبَعْضَهٗ مَرَّتَيْنِ اَوْ مَرَّةً۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو چہرہ اقدس کو تین مرتبہ دھویا، ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا سر کا مسح کیا اور پاؤں مبارک دھوئے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے دوسری روایات میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اعضاء کو ایک مرتبہ اور بعض کو تین مرتبہ دھویا بعض علماء نے اس میں رخصت دی ہے اور وہ بعض اعضاء کو ایک بار اور بعض کو تین بار دھونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے،

ف: ایک بار دھونے سے بھی وضو ہو جاتا ہے لیکن تمام اعضاء کو تین تین بار دھونا سنت ہے (مترجم)

بَابٌ فِيْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو مبارک

۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَالرُّبَيِّعِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ حَيَّةَ اِلَّا اَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُوْرِهٖ اَخَذَ مِنْ فَضْلِ طُهُوْرِهٖ بِكَفِّهٖ فَشَرِبَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ رَوَاهُ اَبُوْاِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ وَعَبْدِ خَيْرٍ وَالْحَارِثُ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيْثَ الْوُضُوْءِ بِطُوْلِهٖ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ فَاَخْطَاَ فِيْ

ابوحیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا (پہلے) دونوں ہاتھوں کو دھویا، یہاں تک کہ وہ پاک ہو گئے پھر تین مرتبہ کلی کی تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ منہ اور تین ہی دفعہ بازوؤں کو دھویا ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور قدموں کو ٹخنوں سمیت دھویا پھر آپ نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا اور فرمایا میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے اس باب میں حضرت عثمان، عبداللہ بن زید، ابن عباس، عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ربیع اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

قتیبہ اور ہناد نے ابوحواس اور ابواسحٰق اور عبد خیر کے واسطہ سے ابوحیہ کی حدیث کی مثل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی البتہ عبد خیر نے یہ بھی کہا کہ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو بچا ہوا پانی چلو میں لے کر نوش فرمایا، امام ترمذی فرماتے ہیں ابواسحٰق ہمدانی نے ابوحیہ کے واسطہ سے اور عبد خیر اور حارث نے بلاواسطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا۔ زائدہ بن قدامہ اور کئی دوسرے راویوں نے خالد بن علقمہ اور عبد خیر کے واسطہ سے حدیث وضو طویل بیان کی یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے روایت کیا اور ان کے نام اور ولدیت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

اِسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ فَقَالَ مَالِکُ بْنُ عُرْفُطَۃَ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ عَوَانَۃَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ عَنْ عَلِیٍّ وَرُوِیَ عَنْہُ عَنْ مَالِکِ بْنِ عُرْفُطَۃَ مِثْلَ رِوَایَۃِ شُعْبَۃَ وَالصَّحِیْحُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَۃَ۔

ہیں خطا کرتے ہوئے خالد بن علقمہ کی بجائے مالک بن عرفطہ کہا ابوعوانہ سے بھی یہ روایت بواسطہ خالد بن علقمہ، اور عبد خیر منقول ہے اور اس میں بھی روایت شعبہ کی طرح، مالک بن عرفطہ کہا گیا ہے جبکہ صحیح نام خالد بن علقمہ ہے۔

بَابُ ۳۸ فِی النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کے بعد ازار پر پانی چھڑکنا

۴۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ وَاَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدِ اللّٰہِ السُّلَمِیُّ الْبَصْرِیُّ قَالَا نَا اَبُوْ قُتَیْبَۃَ سَلْمُ بْنُ قُتَیْبَۃَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ الْھَاشِمِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِیِّ الْھَاشِمِیُّ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ وَفِی الْبَابِ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ سُفْیَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَقَالَ بَعْضُھُمْ سُفْیَانُ بْنُ الْحَکَمِ اَوِ الْحَکَمُ بْنُ سُفْیَانَ وَاضْطَرَبُوْا فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے پاس حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا اے محمد! صلے اللہ علیہ وسلم آپ جب وضو فرمائیں، ازار پر پانی چھڑک لیا کریں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا کہ حسن بن علی ہاشمی (راوی) منکر حدیث ہے، اس باب میں حکم بن سفیان، ابن عباس، زید بن حارثہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، ابن سفیان کے نام میں راویوں کا اختلاف ہے بعض نے سفیان بن حکم کہا اور بعض نے حکم بن سفیان۔

بَابُ ۳۹ فِی اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

کامل وضو کرنا

۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَۃُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں مٹاتا اور درجات بلند فرماتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تکلیف کے وقت مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ جانا اور ایک کے بعد دوسری نماز کی انتظار کرنا یہ جہاد ہے۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ نَحْوَہٗ وَقَالَ قُتَیْبَۃُ فِیْ حَدِیْثِہٖ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ ثَلٰثًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُبَیْدَۃَ وَیُقَالُ

عبدالعزیز بن محمد نے حضرت علاء ابن عبدالرحمٰن سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی، قتیبہ نے اپنی حدیث میں کہا یہ جہاد ہے تین مرتبہ کہا۔ اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن عمر، ابن عباس عبیدہ (عبیدہ بن عمرو بھی کہا گیا ہے) عائشہ، عبدالرحمن بن عائش

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عُبَيْدَةُ بْنُ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ وَ أَنَسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوْبَ الْجُهَنِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ .

اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے مراد ابن یعقوب جہنی ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہے ۔

بَابُ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کے بعد کپڑے کا استعمال

۴۹ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حُبَابٍ عَنْ أَبِيْ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا . . . . . بَعْدَ الْوُضُوْءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا، جس کے ساتھ وضو کے بعد (اعضائے وضو) پونچھا کرتے تھے، اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے ۔

۵۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نَسِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ الْإِفْرِيْقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَأَبُوْ مُعَاذٍ يَقُوْلُوْنَ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ وَمَنْ كَرِهَهُ إِنَّمَا كَرِهَهُ مَنْ قِبَلِ أَنَّهُ قِيْلَ إِنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنِّيْ وَهُوَ عِنْدِيْ ثِقَةٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّمَا أَكْرَهُ الْمِنْدِيْلَ بَعْدَ الْوُضُوْءِ لِأَنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ .

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ وضو فرماتے، کپڑے کے کنارے سے (اعضاء کو) خشک فرماتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند ضعیف ہے اور رشدین ابن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی (دونوں) حدیث میں ضعیف ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث قوی نہیں اور اس باب میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات ثابت نہیں ابو معاذ سے مراد سلیمان بن ارقم ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین نے وضو کے بعد کپڑے سے خشک کرنے کی رخصت دی ہے البتہ مکروہ کہنے والوں کے نزدیک علت کراہت یہ ہے کہ کہا جاتا ہے وضو کا وزن کیا جائے گا۔ اور یہ بات حضرت سعید بن مسیب اور امام زہری سے مروی ہے۔ امام زہری کہتے ہیں میں اس لئے وضو کے بعد کپڑے کا استعمال مکروہ جانتا ہوں، کہ وضو کا وزن کیا جائے گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کے بعد کیا پڑھا جائے

۵۱. حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ قَدْ خُوْلِفَ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُمَرَ وَهٰذَا اَحَدُ حَدِيْثٍ فِيْ اِسْنَادِهٖ اِضْطِرَابٌ لَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرُ شَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ اَبُوْ اِدْرِيْسَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ شَيْئًا.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا "جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر کلمہ شہادت پڑھا اور یہ دعا مانگی: "اے اللہ! مجھے خوب توبہ کرنے والوں اور خوب پاک ہونے والوں میں سے بنا دے" اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو" اس باب میں حضرت انس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو زید بن حباب کی وجہ سے قبول نہیں کیا گیا کیونکہ عبداللہ بن صالح نے یہی حدیث روایت کی اور اس میں ابو ادریس اور حضرت عمر کے درمیان چار واسطے ہیں اسی طرح ابوعثمان اور حضرت عمر کے درمیان ایک واسطہ ہے جبکہ زید بن حباب کی روایت میں یہ دونوں (ابوادریس خولانی اور ابوعثمان) براہ راست حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں اس طرح اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے اس باب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ زیادہ تفصیل ثابت نہیں ہے امام محمد بن اسمٰعیل بخاری فرماتے ہیں کہ ابوادریس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں،

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

وضو کے لیے ایک مُد پانی

۵۲. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَفِيْنَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ رَيْحَانَةَ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَطَرٍ وَهٰكَذَا رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ بِالْمُدِّ وَالْغُسْلَ بِالصَّاعِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَيْسَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد (ڈیڑھ سیر) پانی سے وضو اور ایک صاع (چار سیر) پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سفینہ، حسن صحیح ہے ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے بعض علماء کی رائے یہی ہے کہ وضو ایک مد سے اور غسل ایک صاع سے ہونا چاہیے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق فرماتے ہیں اس حدیث

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَى التَّوْقِيتِ إِنَّهُ لَا يَجُوزُ أَكْثَرُ مِنْهُ وَلَا أَقَلَّ مِنْهُ وَهُوَ قَدْرُ مَا يَكْفِي.

کا مطلب مقدار کا متعین کرنا نہیں کہ اس سے زیادہ یا کم سے جائز نہ ہو بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ اندازہ کافی ہے (امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے مترجم)

بَابُ ۴۳ كَرَاهِيَةِ الْإِسْرَافِ فِي الْوُضُوءِ

وضو میں اسراف مکروہ ہے

۵۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَاءِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ إِنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهُ وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَخَارِجَةُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وضو کا ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے لہٰذا پانی کے وسوسے سے بچو" اس باب حضرت عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں ابی بن کعب کی حدیث غریب ہے محدثین کے نزدیک اس کی سند قوی نہیں کیونکہ ہم اس کی سند میں خارجہ کے سوا کسی دوسرے کو نہیں جانتے۔ کئی طریقوں سے یہ حدیث حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر روایت کی گئی اس باب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز ثابت نہیں۔ اور خارجہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں ابن مبارک نے اسے ضعیف کہا ہے۔

بَابُ ۴۴ الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ

ہر نماز کے لیے (نیا) وضو

۵۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ أَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوءًا وَاحِدًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْمَشْهُورُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَى الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ اسْتِحْبَابًا لَا عَلَى الْوُجُوبِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم (وضو ہونے نہ ہونے دونوں صورتوں میں) ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے۔ حمید کہتے ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا تم کس طرح کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے محدثین کے نزدیک حضرت انس سے عمرو بن عامر کی روایت مشہور ہے بعض علماء، ہر نماز کے لئے وضو کو مستحب جانتے ہیں واجب قرار نہیں دیتے،

۵۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے، عمرو بن انصاری نے حضرت انس سے پوچھا آپ لوگ

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ فَاَنْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

کس طرح کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم جب تک بے وضو نہ ہو جائیں، ایک ہی وضو سے تمام نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۶۔ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ حَدِيْثٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَلْاَفْرِيْقِيُّ عَنْ اَبِيْ غَطِيْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْاَفْرِيْقِيِّ وَهُوَ اِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ ذُكِرَ لِهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فَقَالَ هٰذَا اِسْنَادٌ مِصْرِيٌّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو رہونے کے باوجود وضو کیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھتا ہے افریقی نے بواسطہ ابو غطیف حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت کی حسین بن حریث مروزی نے بواسطہ محمد بن یزید واسطی افریقی سے روایت کی اور یہ سند ضعیف ہے علی، یحییٰ بن سعید قطان کا قول نقل کرتے ہیں کہ ہشام بن عروہ کے پاس یہ حدیث بیان کی گئی تو انہوں نے کہا یہ سند مصری ہے یعنی اہل مدینہ نے روایت نہیں کی بلکہ اہل کوفہ و بصرہ کی روایت ہے۔

باب ۴۵ مَا جَاءَ اَنَّهٗ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ

ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرنا

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهٗ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَزَادَ فِيْهِ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَرَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَرَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهٗ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے فتح مکہ کے سال آپ نے تمام نمازیں ایک وضو سے ادا کیں اور موزوں پر مسح فرمایا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے وہ عمل فرمایا جو اس سے پہلے نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا میں نے قصداً ایسا کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کو علی بن قادم نے سفیان ثوری سے روایت کیا اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں" آپ نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا" سفیان ثوری نے اس حدیث کو محارب بن دثار اور سلیمان بن بریدہ کے واسطہ سے بھی روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے۔ وکیع نے سفیان، محارب، سلیمان بن بریدہ اور بریدہ کے واسطہ سے اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ نے سفیان محارب بن دثار اور سلیمان بن بریدہ کے واسطہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی یہ حدیث، وکیع کی روایت سے اصح ہے علماء کا اس پر عمل ہے کہ تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْعِلْمِ اِنَّهٗ يُصَلِّي الصَّلَوٰتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَالَمْ يُحْدِثْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اِسْتِحْبَابًا وَاِرَادَةَ الْفَضْلِ وَيُرْوٰى عَنِ الْاَفْرِيْقِيِّ عَنْ اَبِيْ عَطِيْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَهٰذَا اِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ.

جاسکتی ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹے بعض نے کہا ہر نماز کے لئے وضو مستحب ہے افریقی سے بواسطہ ابن عطیف اور ابن عمر مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طہارت کے باوجود وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے سبب دس نیکیاں تحریر فرماتا ہے یہ سند ضعیف ہے اور اس باب میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز ایک وضو سے ادا فرمائی۔

بَابٌ فِيْ وُضُوْءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا

۵۸. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ اَنْ لَا بَاْسَ اَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاُمِّ هَانِئٍ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اِسْمُهٗ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا آپ فرماتی ہیں "میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے عام فقہاء کا یہی قول ہے کہ مرد اور عورت کے ایک ہی برتن سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں اس باب میں حضرت علی، عائشہ، انس، ام ہانی، ام حبیبہ، ام سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں ابو شعثاء کا نام جابر بن زید ہے۔

بَابٌ كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ

عورت کے وضو سے بچا ہوا پانی مکروہ ہے

۵۹. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ حَاجِبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَكَرِهَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ الْوُضُوْءَ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ كَرِهَا فَضْلَ طَهُوْرِهَا وَلَمْ يَرَيَا بِفَضْلِ سُؤْرِهَا بَاْسًا.

قبیلہ بنی غفار سے ایک شخص راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے منع فرمایا اس باب میں عبداللہ بن سرجس سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں بعض فقہا نے عورت کے وضو سے باقی ماندہ پانی کے ساتھ وضو کو مکروہ کہا ہے البتہ جھوٹے میں کوئی حرج نہیں، یہ قول امام احمد اور امام اسحٰق کا ہے۔

۶۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ

حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے عورت کے بچے ہوئے پانی یا (فرمایا) اس کے جھوٹے (راوی کو شک

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يَّتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَقَالَ بِسُؤْرِهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اَبُوْ حَاجِبٍ اِسْمُهٗ سَوَادَةُ ابْنُ عَاصِمٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ۔

ہے) سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابو صاحب کا نام سوادہ بن عاصم ہے، محمد بن بشار نے اپنی روایت میں بغیر شک کے کہا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کی ممانعت فرمائی۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

اس میں رخصت

۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يَجْنُبُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے ایک بڑے برتن میں غسل کیا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کا ارادہ فرمایا انہوں نے عرض کیا حضور! میں حالت جنابت سے تھی آپ نے فرمایا پانی جنبی نہیں ہوتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری، امام مالک، اور امام شافعی کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ

پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی

۶۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ الْخَلَّالِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيْهَا الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ جَوَّدَ اَبُوْ اُسَامَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمْ يَرْوِ اَحَدٌ حَدِيْثَ اَبِيْ سَعِيْدٍ فِيْ بِئْرِ بُضَاعَةَ اَحْسَنَ مِنْهُ رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بارگاہ رسالت میں عرض کیا گیا یارسول اللہ! کیا ہم بضاعہ کے کنویں سے وضو کرلیا کریں یہ وہ کنواں تھا جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، ابو اسامہ نے اس حدیث میں عمدگی پیدا کی، بیر بضاعہ کے بارے میں حدیث ابو سعید کو اسامہ سے اچھا کسی نے روایت نہیں کیا۔ یہ حدیث حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے اور اس باب میں حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۵۱ مِنْهُ اٰخَرُ

عنوان بالا کا ایک اور باب

۶۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْاَلُ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْقُلَّةُ هِيَ الْجَرَّةُ وَالْقُلَّةُ الَّتِيْ يُسْتَقٰى فِيْهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى فَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ رِيْحُهُ اَوْ طَعْمُهُ وَقَالُوْا يَكُوْنُ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ قِرَبٍ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے سنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میدانوں اور جنگلوں کے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر درندے اور چارپائے گزرتے ہیں آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کو پہنچ جائے تو ناپاک نہیں ہوتا۔ محمد ابن اسحٰق کہتے ہیں قلہ مٹکے کو کہا جاتا ہے اور چرس کو بھی کہتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی مسلک ہے کہ جب پانی دو مٹکوں کو پہنچ جائے تو جب تک بو یا ذائقہ نہ بدلے، ناپاک نہیں ہوتا اور قلہ تقریباً پانچ مشکوں کے برابر ہوتا ہے۔

ف: امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جاری پانی یا دہ در دہ حوض کا پانی جبتک کوئی وصف نہ بدلے ناپاک نہیں ہوتا اس سے کم پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے (مترجم)

باب ۵۱ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا ممنوع ہے

۶۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے، کہ پھر اسی سے وضو کرے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

باب ۵۲ فِي مَآءِ الْبَحْرِ اَنَّهُ طَهُوْرٌ

دریا کا پانی پاک ہے

۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ اٰلِ بْنِ الْاَزْرَقِ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهِ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "یا رسول اللہ! ہم دریا اور سمندر میں سفر کرتے ہیں ہمارے پاس تھوڑا سا پانی ہوتا ہے، اگر ہم اس سے وضو کریں، پیاسے رہ جاتے ہیں تو کیا ہم دریا کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اس کا پانی پاک اور اس کا مردہ حلال ہے" اس باب میں حضرت جابر اور فراسی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَالْفِرَاسِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِمَاءِ الْبَحْرِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءَ بِمَاءِ الْبَحْرِ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو هُوَ نَارٌ۔

ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اکثر فقہا صحابہ جن میں سے حضرت ابوبکر، عمر فاروق، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی ہیں، کا مسلک یہی ہے کہ دریا کے پانی سے وضو میں کوئی حرج نہیں، بعض صحابہ کرام کے نزدیک دریا اور سمندر کے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے ان صحابہ میں حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو بھی ہیں موخر الذکر فرماتے ہیں، وہ آگ ہے (یعنی نقصان دہ ہے)

باب ۵۳ التَّشْدِيْدِ فِي الْبَوْلِ

پیشاب سے بچنے کی تنبیہ

۶۶ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى مَنْصُوْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ طَاوُسٍ وَرِوَايَةُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ وَسَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ الْاَعْمَشُ اَحْفَظُ لِاِسْنَادِ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ مَنْصُوْرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے تشریف لیجا رہے تھے تو فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے لیکن کسی بڑے جرم کی وجہ سے نہیں ایک پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا اس باب میں حضرت زید بن ثابت، ابوبکرہ ابوہریرہ، ابوموسیٰ اور عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے منصور نے اسے حضرت مجاہد کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اس روایت میں طاؤس کا ذکر نہیں، اعمش کی روایت اصح ہے (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے محمد بن ابان سے سنا انہوں نے وکیع کا قول نقل کیا کہ اعمش ابراہیم کی اسناد کے لئے منصور سے احفظ ہیں۔

ف ۱ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف ان اصحاب قبور جو غائب ہیں کے عذاب پر مطلع فرمایا۔ بلکہ عذاب کے سبب بھی آگاہ فرمایا معلوم ہوا اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو عالم دنیا میں رہتے ہوئے عالم برزخ کے واقعات پر اطلاع دیتا ہے (مترجم)

باب ۵۴ مَا جَاءَ فِيْ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ يَّطْعَمَ

شیر خوار بچے کے پیشاب کا حکم

۶۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَ

ام قیس بنت محصن فرماتی ہیں، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی میرے ساتھ میرا شیر خوار بچہ بھی تھا اس نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اس جگہ پر چھینٹے مارے (یعنی معمولی دھویا) اس باب میں حضرت علی، عائشہ، زینب، لبابہ بنت حارث

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

زَيْنَبَ وَلُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ أُمُّ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبِي السَّمْحِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي لَيْلَى وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالُوا يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَهٰذَا مَا لَمْ يُطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا

فضل بن عباس کی والدہ، ابوالسمح، عبداللہ بن عمرو، ابولیلیٰ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کئی صحابہ، تابعین، اور ان کے بعد کے فقہاء مثلاً امام احمد اور امام اسحٰق وغیرہما کا بھی یہی قول ہے کہ شیر خوار بچے کا پیشاب معمولی دھویا جائے اور بچی کا اچھی طرح دھویا جائے اور جب وہ کھانا کھانے لگ جائیں تو پھر دونوں کا پیشاب اچھی طرح دھویا جائے۔

باب ۵۵ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

حلال جانوروں کا پیشاب

۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا حُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَأُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَأَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ أَنَسٌ فَكُنْتُ أَرَى أَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتّٰى مَاتُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتّٰى مَاتُوا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں آئے انہیں یہاں کی آب وہوا موافق نہ ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (شہر سے باہر) صدقہ کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا انکے دودھ اور پیشاب پیو، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے (مقرر کردہ) نگران کو قتل کیا، اونٹوں کو ہنکایا اور اسلام سے مرتد (ہو کر بھاگ کھڑے) ہوئے انہیں پکڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے انکے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے اور آنکھوں میں سلاخیں پھروا کر ریگستان میں ڈلوا دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں دیکھتا تھا کہ انمیں سے ایک زمین کو اپنے منہ سے کھود رہا ہے یہاں تک کہ وہ سب مر گئے حماد نے بعض اوقات "کھودنے" کی بجائے کاٹنے کے الفاظ استعمال کئے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی طرف سے مروی ہے اکثر علماء کہتے ہیں حلال جانور کا پیشاب پینے میں کوئی حرج نہیں۔

ف: امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تمام پیشاب نجس ہیں ان لوگوں کو یہاری کیوجہ سے حضور نے اجازت دی۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ نَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَهُمْ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرُّعَاةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِيهِ غَيْرَ هٰذَا الشَّيْخِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَهُوَ مَعْنٰى قَوْلِهِ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلاخیں اس لئے پھروائی تھیں، کہ انہوں نے حضور کے چرواہوں کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب یزید بن زریع سے یحیٰی بن غیلان کے علاوہ کسی دوسرے کی روایت ہمیں معلوم نہیں حضور کا ان کے ساتھ یہ سلوک قرآن کے حکم "والجروح قصاص" (زخموں میں بدلہ ہے) کا یہی مطلب ہے محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضور کا یہ عمل (آیات حدود کے نزول سے پہلے کا ہے۔

- فرمائی اور یہ آپ کی خصوصیت سے ہے نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے بتا دیا گیا تھا کہ ان کی مشفاء اس کے ساتھ یقینی ہے (یعنی) لہٰذا اس حدیث کو حجت بنا کر پیشاب کو حلال نہیں کہا جائیگا (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۵۶ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الرِّيحِ

ہوا کے خارج ہونے سے وضوء

۷۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وضو صرف آواز اور ہوا سے ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے،

۷۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيحًا بَيْنَ أَلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو اور اپنے سرینوں کے درمیان ہوا پائے تو جب تک آواز نہ سنے یا بُو نہ آئے، مسجد سے باہر نہ نکلے،

۷۲. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ أَنْ لَا يَجِبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ يَسْمَعُ صَوْتًا أَوْ يَجِدُ رِيحًا. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا شَكَّ فِي الْحَدَثِ فَإِنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ اسْتِيقَانًا يَقْدِرُ أَنْ يَحْلِفَ عَلَيْهِ وَقَالَ إِذَا خَرَجَ مِنْ قُبُلِ الْمَرْأَةِ الرِّيحُ وَجَبَ عَلَيْهَا الْوُضُوءُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحٰقَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی بے وضو ہو، تو جب تک وضو نہ کرلے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عبداللہ بن زید، علی بن طلق، عائشہ، ابن عباس اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا یہی قول ہے کہ جب تک آواز یا بدبو نہ آئے وضو واجب نہیں ہوتا، ابن مبارک کہتے ہیں شک سے وضو واجب نہیں ہوتا جبتک کہ بے وضو ہونے کا اسقدر یقین نہ ہو جس پر قسم اٹھا سکے ابن مبارک کا بھی یہ قول ہے کہ جب عورت کے آگے سے ہوا نکلے تو وضو واجب ہوگا امام شافعی اور امام احمد کا مسلک بھی یہی ہے (ف) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ ہوا نہیں بلکہ احتقاج ہے لہٰذا اس سے وضو واجب نہیں ہوگا بشرطیکہ کسی عورت کے دونوں مقام ایک نہ ہو گئے ہوں ایسی صورت میں اگر ہوا بدبودار ہے تو وضو واجب ہوگا ورنہ نہیں کتب فقہ ترجم

باب ۵۷ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

نیند سے وضوء

۷۳. حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسٰى وَهَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوا نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حالت سجدہ میں سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے (یا محض سانس تھا) پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی، میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَطَّ أَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ إِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ إِلَّا عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَأَبُوْ خَالِدٍ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّؤُوْنَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَأَلْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ مَنْ نَامَ قَاعِدًا مُعْتَمِدًا فَقَالَ لَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ وَقَدْ رُوِيَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ أَبَا الْعَالِيَةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ فَرَأٰى أَكْثَرُهُمْ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ إِذَا نَامَ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا حَتّٰى يَنَامَ مُضْطَجِعًا وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا نَامَ حَتّٰى غَلَبَ عَلٰى عَقْلِهٖ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَبِهٖ يَقُوْلُ إِسْحَاقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ نَامَ قَاعِدًا فَرَأٰى رُؤْيَا أَوْ زَالَتْ مَقْعَدَتُهُ لِوَسَنِ النَّوْمِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ.

نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ تو سو گئے تھے آپ نے فرمایا وضو اسی پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سوئے کیونکہ اس صورت میں جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں ابو خالد کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے اس باب میں حضرت عائشہ، ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام (بیٹھے بیٹھے) سو جاتے پھر اٹھ کر وضو کئے بغیر نماز پڑھتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، صالح بن عبداللہ کہتے ہیں، میں نے ابن مبارک سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو تکیہ لگا کر سوتا ہے انہوں نے فرمایا اس پر وضو نہیں۔ سعید بن عروبہ نے بواسطہ قتادہ حضرت ابن عباس کی حدیث روایت کی ہے لیکن اس میں نہ تو ابو عالیہ کا ذکر ہے اور نہ اس کو مرفوعاً بیان کیا ہے نیند سے بیداری پر وضو کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے اکثر کے نزدیک بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر سونے والے پر وضو واجب نہیں جب تک کہ لیٹ نہ جائے، سفیان ثوری ابن مبارک اور امام احمد کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں جب اتنا سوئے کہ عقل مغلوب ہو جائے، وضو واجب ہو جائے گا، امام اسحٰق کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں اگر کوئی بیٹھا ہوا سو گیا پھر خواب دیکھا یا اونگھ کی وجہ سے سرین اپنی جگہ سے ہٹ گئے تو اس پر وضو واجب ہے۔

بَابُ ۵۸ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو

۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ أَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيْمِ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو (ہاتھ دھونا اور کلی کرنا ہے) اگرچہ پنیر کا ٹکڑا ہی ہو، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کیا ہم (گرم) تیل یا گرم پانی استعمال کرنے پر بھی وضو کریں حضرت ابوہریرہ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَخِي إِذَا سَمِعْتَ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي طَلْحَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلَى تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.

رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے! جب تو حضور کی حدیث سُنے تو اس کے لئے مثال نہ دیا کر۔ اس باب میں ام حبیبہ، ام سلمہ، زید بن ثابت، ابوطلحہ، ابوایوب اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں بعض علماء آگ کی پکی ہوئی چیز کے استعمال پر وضو کا حکم دیتے ہیں جبکہ اکثر صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے علماء کا مذہب، وضو نہ کرنا ہے۔

باب ۵۹ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنا

۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَأَكَلَ وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَتْهُ بِعُلَالَةِ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ فِي هَذَا مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ إِنَّمَا رَوَاهُ حَسَّانُ بْنُ مُصَكٍّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ إِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَعِكْرِمَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَهَذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي رَافِعٍ وَأُمِّ الْحَكَمِ وَعَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ وَأُمِّ عَامِرٍ وَسُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں باہر تشریف لے گئے میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے۔ اس عورت نے آپ کے لئے بکری ذبح کی، آپ نے تناول فرمائی پھر وہ کھجوروں کا ایک تھال لے آئی آپ نے وہ بھی تناول فرمائیں پھر ظہر کے لئے وضو فرمایا اور نماز ادا کی نماز کے بعد بکری کا بچا ہوا گوشت دوبارہ تناول فرمایا اور وضو کئے بغیر عصر کی نماز ادا فرمائی، اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے لیکن سند کے اعتبار سے وہ روایت صحیح نہیں اسے حسام بن مصک نے ابن سیرین اور ابن عباس کے واسطہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا صحیح یہ ہے کہ حضرت ابن عباس براہ راست حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اکثر حفاظ سے اسی طرح روایت کی ہے، ابن سیرین بواسطہ ابن عباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرق سے یہ مروی ہے عطاء بن یسار، عکرمہ، محمد بن عمرو بن عطاء، علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ حضرت ابن عباس، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے یہ اصح ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ ابن مسعود، ابورافع، ام حکم، عمرو بن امیہ، ام عامر، سوید بن نعمان اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اکثر صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہا مثلاً ابوسفیان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ رَاَوْا تَرْكَ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَهٰذَا اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ نَاسِخًا لِلْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ حَدِيْثِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق نے آگ سے پکی ہوئی چیز استعمال کرنے کے بعد وضو نہ کرنے کا قول کیا ہے اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو فعلوں میں سے یہ دوسرا ہے گویا کہ اس حدیث سے پہلی حدیث منسوخ ہے۔

ف: جہاں وضو کا ذکر ہے وہاں ہاتھ دھونا اور کلی کرنا مراد ہے جہاں عدم وضو کا بیان ہے وہاں اصطلاحی وضو مراد ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (مترجم)

باب ٦٠ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو

۷۷. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُوْا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَتَوَضَّؤُوْا مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوَى عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ ذِي الْغُرَّةِ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ فَاَخْطَاَ فِيْهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَصَحُّ مَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ وَحَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا "وضو کرو" بکری کے گوشت کا حکم پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "وضو نہ کرو" اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ اور اسید بن حضیر سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حجاج بن ارطاۃ نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبداللہ نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ، اسید بن حضیر سے روایت کیا ہے، لیکن براء بن عازب سے مروی حدیث صحیح ہے امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے (اونٹ کے گوشت سے وضو کا لازم ہونا) عبیدہ ضبی نے یہ حدیث، بواسطہ عبداللہ بن عبداللہ رازی، عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ، اور ذوالغرہ روایت کی ہے، حماد بن سلمہ نے اسے حجاج بن ارطاۃ سے روایت کیا لیکن اس سے خطا واقع ہوئی وہ یہ کہ اس نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ سے کہا، جو بواسطہ اپنے والد اسید بن حضیر سے راوی ہیں جبکہ صحیح عبداللہ بن عبداللہ رازی ہے جو بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں اسحٰق فرماتے ہیں اس باب میں زیادہ صحیح صرف دو حدیثیں ہیں ایک براء بن عازب کی اور دوسری جابر بن سمرہ کی (رضی اللہ عنہما)

باب ٦١ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کا حکم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

۷۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهٗ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَرْوٰى ابْنَةِ اُنَيْسٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الْاَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ مُحَمَّدٌ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ بُسْرَةَ وَقَالَ اَبُوْ زُرْعَةَ حَدِيْثُ اُمِّ حَبِيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَصَحُّ وَهُوَ حَدِيْثُ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَمْ يَسْمَعْ مَكْحُوْلٌ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَرَوٰى مَكْحُوْلٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَكَاَنَّهٗ لَمْ يَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ صَحِيْحًا۔

بسرہ بنت صفوان فرماتی ہیں نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے، وضو کئے (ہاتھ دھوئے) بغیر نماز نہ پڑھے۔ اس باب میں حضرت ام حبیبہ ابوایوب، ابوہریرہ، اروی ابنۃ انیس، عائشہ، جابر، زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، متعدد راویوں نے اس کی مثل روایت کی ہے ہشام بن عروہ نے بواسطہ اپنے والد، بسرہ سے روایت کی ہے۔ ابواسحٰق منصور نے بواسطہ ابواسامہ اسی طرح روایت کی، ابوزناد نے بواسطہ عروہ بسرہ سے نقل کی، علی بن حجر نے عبدالرحمٰن بن ابی زناد، ابوزناد اور عروہ کے واسطہ سے بسرہ سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی، کئی صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے امام اوزاعی، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں بسرہ کی حدیث اصح ہے۔ ابوزرعہ کا قول ہے کہ ام حبیبہ کی حدیث اصح ہے، اور وہ علاء بن حارث، مکحول، عنبسہ بن ابوسفیان کے واسطہ سے ام حبیبہ سے مروی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں، مکحول نے عنبسہ بن ابوسفیان سے سماع نہیں کیا، مکحول نے ایک شخص کے واسطہ سے عنبسہ سے حدیث روایت کی، گویا کہ امام بخاری کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں۔

بَابُ ۶۲ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہ کرنا

۷۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ

قیس بن طلق بن علی حنفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (شرمگاہ) انسان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ اَوْ بُضْعَةٌ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْضِ التَّابِعِيْنَ اَنَّهُمْ لَمْ يَرَوُا الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيُّوْبُ عَنْ عُتْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَاَيُّوْبَ بْنِ عُتْبَةَ وَحَدِيْثُ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ اَصَحُّ وَاَحْسَنُ .

سے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اس باب میں حضرت ابوامامہ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں متعدد صحابہ اور بعض تابعین شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بعد ضروری نہیں سمجھتے، اہل کوفہ اور ابن مبارک کا یہی مسلک ہے اس باب میں روایت کردہ احادیث میں سے یہ حدیث احسن ہے ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق کے واسطہ سے ان کے والد سے یہ حدیث روایت کی۔ بعض محدثین نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ کے بارے میں کلام کیا ہے، ملازم بن عمرو کی عبداللہ بن بدر سے روایت اصح اور احسن ہے۔

بَابُ ٦٣ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ اِلَّا اَنْتِ فَضَحِكَتْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالُوْا لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَاِنَّمَا تَرَكَ اَصْحَابُنَا حَدِيْثَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا لِاَنَّهٗ لَا يَصِحُّ عِنْدَهُمْ لِحَالِ الْاِسْنَادِ قَالَ وَسَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ هُوَ شِبْهُ لَا شَيْءَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ حَبِيْبُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک کا بوسہ لیا پھر وضو کئے بغیر نماز کے لئے تشریف لے گئے حضرت عروہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا "وہ آپ ہی ہو سکتی ہیں" اس پر آپ ہنس پڑیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اسی کے ہم معنی حدیث کئی صحابہ کرام اور تابعین سے منقول ہے، سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مذہب ہے کہ بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا، مالک بن انس، اوزاعی، شافعی، احمد اور اسحٰق کے نزدیک بوسہ لینے سے وضو واجب ہوتا ہے کئی صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے احباب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پر اس لئے عمل نہیں کیا کہ ان کے نزدیک یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح نہیں فرماتے ہیں میں نے ابوبکر عطار بصری سے سنا وہ علی بن مدینی کا قول نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے محمد بن اسماعیل بخاری کو سنا وہ بھی اسے ضعیف قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں حبیب بن ابی ثابت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOM ISLAMIA ACADEMY

بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عُرْوَۃَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَھَا وَلَمْ یَتَوَضَّأْ وَھٰذَا لَا یَصِحُّ اَیْضًا وَلَا نَعْرِفُ لِاِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَۃَ وَلَیْسَ یَصِحُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ شَیْءٌ

کو حضرت عروہ سے سماع نہیں۔ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بوسہ لیا اور وضو نہیں فرمایا" یہ حدیث بھی صحیح نہیں نہ تو ابراہیم تیمی کے لئے ام المومنین سے سماع ثابت ہے اور نہ ہی اس باب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث مروی ہے۔

بَابُ ٦٤ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَیْءِ وَالرُّعَافِ

قے اور نکسیر سے وضو کرنا

۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ اَبِی السَّفَرِ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ ثَنَا وَقَالَ اِسْحٰقُ اَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ حُسَیْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ یَعِیْشَ بْنِ الْوَلِیْدِ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَہٗ وَضُوْءَہٗ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَابْنُ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَصَحُّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَقَدْ رَاٰی غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ الْوُضُوْءَ مِنَ الْقَیْءِ وَالرُّعَافِ وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ لَیْسَ فِی الْقَیْءِ وَالرُّعَافِ وُضُوْءٌ وَھُوَ قَوْلُ مَالِکٍ وَالشَّافِعِیِّ وَقَدْ جَوَّدَ حُسَیْنُ الْمُعَلِّمِ ھٰذَا الْحَدِیْثَ وَحَدِیْثُ حُسَیْنٍ اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ وَرَوٰی مَعْمَرٌ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ فَاَخْطَاَ فِیْہِ فَقَالَ عَنْ یَعِیْشَ بْنِ الْوَلِیْدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ لَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ الْاَوْزَاعِیَّ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَاِنَّمَا ھُوَ مَعْدَانُ بْنُ اَبِیْ طَلْحَۃَ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قے آئی پھر آپ نے وضو فرمایا (اذان بعد) میں نے دمشق کی مسجد میں حضرت ثوبان کو ملاقات کے دوران یہ بات بتائی انہوں نے فرمایا ابو درداء نے سچ کہا میں نے خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لئے پانی ڈالا۔ اسحٰق بن منصور نے معدان بن طلحہ کہا، امام ترمذی فرماتے ہیں میرے نزدیک ابن ابی طلحہ زیادہ صحیح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں کئی صحابہ کرام اور تابعین عظام نے قے اور نکسیر سے وضو واجب ہونے کا قول کیا ہے سفیان ثوری ابن مبارک، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی نظریہ ہے بعض علماء کے نزدیک قے اور نکسیر میں وضو نہیں، امام مالک اور امام شافعی کا یہی مسلک ہے حسین معلم نے اس حدیث میں عمدگی پیدا کی اور حسین کی حدیث اس باب میں اصح ہے معمر نے یہ حدیث یحیی بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہوئے خطا کی اور کہا یعیش بن ولید بواسطہ خالد بن معدان، ابو درداء سے راوی ہیں اوزاعی کا ذکر نہیں کیا نیز خالد بن معدان کہا حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہیں،

بَابُ ٦٥ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِیْذِ

نبیذ سے وضو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

۸۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي إِدَاوَتِكَ فَقُلْتُ نَبِيذٌ فَقَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَإِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو زَيْدٍ رَجُلٌ مَجْهُولٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا نَعْرِفُ لَهُ رِوَايَةً غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوءَ بِالنَّبِيذِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ إِسْحٰقُ إِنِ ابْتُلِيَ رَجُلٌ بِهٰذَا فَتَوَضَّأَ بِالنَّبِيذِ وَتَيَمَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَوْلُ مَنْ يَقُولُ لَا يُتَوَضَّأُ بِالنَّبِيذِ أَقْرَبُ إِلَى الْكِتَابِ وَأَشْبَهُ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا "تیرے توشہ دان میں کیا ہے؟" میں نے عرض کیا "نبیذ" ہے آپ نے فرمایا "پاکیزہ پھل اور پاک پانی ہے" حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں پھر آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ابوزید اور عبداللہ کے واسطہ سے بھی حضور سے مروی ہے محدثین کے نزدیک ابوزید مجہول ہے اس حدیث کے علاوہ اسکی کوئی روایت معروف نہیں بعض علماء جیسے سفیان وغیرہ کے نزدیک نبیذ سے وضو جائز ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں نبیذ سے وضو نہ کیا جائے، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے امام اسحٰق فرماتے ہیں اگر کسی کے پاس نبیذ ہی ہو تو (اس سے) وضو اور تیمم (دونوں کو جمع کرنا) مجھے پسند ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں نبیذ سے وضو کو ناجائز کہنے والوں کا قول قرآنی حکم کے زیادہ قریب اور مشابہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا ارادہ کرو" (تیمم کرو)۔

بَابُ ٦٦ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى الِاسْتِحْبَابِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمُ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی منگوا کر کلی کی اور فرمایا اس میں چکناہٹ ہے۔ اس باب میں حضرت سہل بن سعد اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء نے کہا کہ دودھ پینے کے بعد کلی ضروری ہے۔ ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے جبکہ بعض علماء کے نزدیک لازمی نہیں۔

بَابُ ٦٧ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّئٍ

پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

۸۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا يُكْرَهُ هٰذَا عِنْدَنَا إِذَا كَانَ عَلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ ذٰلِكَ وَهٰذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَفِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا آپ پیشاب فرما رہے تھے (اس لئے) آپ نے جواب نہ دیا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ اسی وقت مکروہ ہے جب پیشاب کر رہا ہو یا پاخانہ پھر رہا ہو بعض علماء نے اس حدیث کی یہی تفسیر بیان کی ہے اس باب میں روایت کی گئی احادیث میں یہ حدیث احسن ہے نیز اس باب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْبَابِ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ الشِّفْوَاءِ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ۔

ہیں مہاجر بن قنفذ، عبداللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن شفواء، جابر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔

بَابُ ۶۸ مَا جَاءَ فِي سُؤْرِ الْكَلْبِ

کتے کا جھوٹا

۸۵۔ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْسَلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ أَوْ أُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ وَإِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَإِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا، جس برتن کو کتے نے منہ لگایا اس کو سات مرتبہ دھویا جائے پہلی اور آخری مرتبہ مٹی سے (دھویا جائے)۔ بلی کا جھوٹا برتن ایک مرتبہ دھویا جائے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی طرف سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی گئی ہے۔ لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں "بلی کا جھوٹا برتن ایک مرتبہ دھویا جائے"۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

بَابُ ۶۹ مَا جَاءَ فِي سُؤْرِ الْهِرَّةِ

بلی کا جھوٹا

۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ ابْنَةِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ لَمْ يَرَوْا بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ بَأْسًا وَهٰذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ جَوَّدَ مَالِكٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ

کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ابوقتادہ میرے ہاں تشریف لائے میں نے انکے وضو کے لئے برتن میں پانی ڈالا جسے بلی نے آکر پینا شروع کر دیا آپنے اسکی طرف برتن کو ٹیڑھا کیا یہانتک کہ اس نے پی لیا، ابوقتادہ نے میری طرف دیکھا جبکہ میں بھی ادھر تعجب سے دیکھ رہی تھی، آپ نے فرمایا اے بھتیجی! کیا تجھے تعجب ہوا؟ میں نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ناپاک نہیں ہے کیونکہ (گھروں میں) آنے جانیوالوں میں سے ہے (لہٰذا اس سے بچاؤ مشکل ہے) اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ تابعین اور بعد کے فقہا مثلاً امام شافعی، احمد، اسحٰق (اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ) کا یہی مسلک ہے کہ وہ بلی کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے (یعنی نجس نہیں مکروہ ہے) اس باب میں یہ حدیث احسن ہے مالک نے اسے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے عمدہ طریقہ پر روایت کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ تَمَّ مِنْ مَالِكٍ.

کسی راوی نے اس حدیث کو مالک سے زیادہ مکمل بیان نہیں کیا۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح

۸۷. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَفْعَلُ هٰذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِيْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ اِنَّ اِسْلَامَهٗ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَالْحُذَيْفَةِ وَالْمُغِيْرَةِ وَبِلَالٍ وَسَعْدٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَسَلْمَانَ وَبُرَيْدَةَ وَعَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَاَنَسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَيَعْلَى بْنِ مُرَّةَ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَاُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَرِيْرٍ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ رَاَيْتُ جَرِيْرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اَقَبْلَ الْمَائِدَةِ اَوْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ فَقَالَ مَا اَسْلَمْتُ اِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيْرٍ وَقَالَ رَوٰى بَقِيَّةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَدْهَمَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيْرٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ لِاَنَّ بَعْضَ مَنْ اَنْكَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ تَاَوَّلَ اَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ وَذَكَرَ جَرِيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ.

ہمام بن حارث سے روایت ہے، جریر بن عبداللہ نے پیشاب کیا پھر وضو کر کے موزوں پر مسح کیا آپ سے پوچھا گیا "کیا آپ یہ کام (یعنی مسح) کرتے ہیں؟" آپ نے فرمایا میں ایسا کیوں نہ کروں جبکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا ہے راوی کہتے کہ حدیث جریر سب کو پسند تھی کیونکہ وہ سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد مسلمان ہوئے اس باب میں حضرت عمر، علی، حذیفہ، مغیرہ، بلال، سعد، ابوایوب، سلمان بریدہ، عمرو بن امیہ، انس، سہل بن سعد، یعلی بن مرہ، عبادہ بن صامت، اسامہ بن شریک، ابوامامہ، جابر اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں جریر کی حدیث حسن صحیح ہے شہر بن حوشب سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا، میں نے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا، شہر بن حوشب کہتے ہیں کیا یہ واقعہ نزول مائدہ سے پہلے کا ہے یا بعد کا؟ انہوں نے فرمایا "میں نزول مائدہ کے بعد اسلام لایا ہوں" امام ترمذی فرماتے ہیں ہم سے قتیبہ نے متعدد واسطوں سے حضرت جریر کی حدیث بیان کی اور یہ حدیث وضاحت ہے اس لئے کہ بعض منکرین مسح تاویل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، نزول مائدہ سے قبل موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے اور اس حدیث میں حضرت جریر کا یہ بیان ہے کہ انہوں نے نزول مائدہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ

مسافر اور مقیم کے لیے موزوں پر مدت مسح

۸۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثٌ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَاَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَعَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَرِيْرٍ .

۸۹. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ وَحَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَلَا يَصِحُّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ حَدِيْثَ الْمَسْحِ وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ كُنَّا فِيْ حُجْرَةِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ وَمَعَنَا اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ فَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا يَمْسَحُ الْمُقِيْمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ لَمْ يُوَقِّتُوْا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالتَّوْقِيْتُ اَصَحُّ .

لئے ایک دن رات کی مدت ہے ابوعبداللہ جدلی کا نام عبدبن عبد ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس باب میں حضرت علی، ابوبکرہ، ابوہریرہ، صفوان بن عسال عوف بن مالک، ابن عمر اور جریر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں،

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ہم سفر میں ہوتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین دن رات تک موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے، جنابت میں اتارنے کا حکم ہوتا لیکن پیشاب پاخانے اور نیند سے نہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، حکم بن عتیبہ اور حماد نے بواسطہ ابراہیم نخعی اور ابوعبداللہ جدلی، حضرت خزیمہ بن ثابت سے روایت کیا اور یہ صحیح نہیں۔ علی بن مدینی نے یحیی کے واسطہ سے شعبہ کا قول نقل کیا کہ ابراہیم نخعی نے ابوعبداللہ جدلی سے حدیث مسح کا سماع نہیں کیا۔ زائدہ، منصور سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابراہیم تیمی کے حجرہ میں تھے اور ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی تھے، پس ابراہیم تیمی نے ہم سب عمرو بن میمون، ابوعبداللہ جدلی اور حزیمہ بن ثابت کے واسطہ سے حدیث مسح بیان کی امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں صفوان بن عسال کی حدیث احسن ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہا مثل سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی مسلک ہے کہ مقیم ایک دن رات اور مسافر تین دن رات مسح کرے بعض علماء کہتے ہیں موزوں پر مسح کے بارے میں وقت کی تعیین نہیں ہے، یہ قول مالک بن انس کا ہے، (لیکن) "وقت کا تعین" اصح ہے۔

بَابٌ ۷۲ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلُهٗ

موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا

۹۰. حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَخْبَرَنِيْ نُوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے اوپر اور نیچے مسح فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

الْمُغِيْرَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ اَعْلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ غَيْرُ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيْحٍ لِاَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ رَوٰى هٰذَا عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَجَاءٍ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْمُغِيْرَةَ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں متعدد صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام مالک، شافعی اور اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ یہ حدیث معلول ہے اور ثور بن یزید سے صرف ولید بن مسلم نے مسند بیان کی۔ (باقی رواۃ نے مرسل بیان کیا اور مغیرہ کا ذکر نہیں کیا) میں نے ابوزرعہ اور محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو ان دونوں نے کہا یہ صحیح نہیں کیونکہ ابن مبارک نے اسے بواسطہ ثور، رجاء سے بیان کیا اور کہا کہ حضرت مغیرہ کے کاتب سے یہ حدیث مرسل بیان کی گئی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا،

باب ۳۷ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا

موزوں کے اوپر مسح کرنا

۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا غَيْرَهٗ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَحْمَدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانَ مَالِكٌ يُشِيْرُ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے صرف اوپر والے حصہ پر مسح کرتے دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت مغیرہ کی حدیث حسن ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن ابوزناد کی روایت ہے جو ابوزناد اور عروہ کے واسطہ سے حضرت مغیرہ سے بیان کی گئی موزوں کے صرف ظاہر پر مسح کے بارے میں حضرت مغیرہ سے عروہ کے سوا کسی دوسرے کی روایت ہمارے علم میں نہیں اکثر علما کا یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد بھی یہی فرماتے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں مالک، عبدالرحمٰن بن ابی زناد (کے ضعف) کیطرف اشارہ کرتے تھے۔

باب ۴۷ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

جرابوں اور جوتوں پر مسح

۹۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ نَعْلَيْنِ اِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور جوتوں و موزوں پر مسح کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے متعدد علماء کا یہی قول ہے سفیان ثوری، ابن مبارک شافعی، احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں جرابوں پر مسح جائز ہے اگرچہ نعل نہ ہوں لیکن دبیز ہوں۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالْعِمَامَةِ

جرابوں اور پگڑی پر مسح

۹۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فِي مَوَاضِعَ أُخَرَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِهِ وَعِمَامَتِهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَذَكَرَ بَعْضُهُمُ الْمَسْحَ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْضُهُمُ النَّاصِيَةَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِعَيْنَيَّ مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ وَسَلْمَانَ وَثَوْبَانَ وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَسٌ وَبِهِ يَقُولُ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالُوا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَقُولُ إِنْ مَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ يُجْزِئُهُ لِلْأَثَرِ.

حسن بن مغیرہ نے اپنے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں و پگڑی پر مسح فرمایا، بکر کہتے ہیں، میں نے حسن بن مغیرہ سے یہ حدیث بلاواسطہ سُنی۔ محمد بن بشار نے بھی یہ حدیث روایت کی اور کہا کہ آپ نے پیشانی اور پگڑی مبارک پر مسح فرمایا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ سے یہ حدیث کئی طرق سے مروی ہے بعض نے پیشانی اور عمامہ کا ذکر کیا جبکہ بعض نے پیشانی کا ذکر نہیں کیا (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے احمد بن حسن سے امام احمد بن حنبل کا قول سُنا وہ فرماتے ہیں میری آنکھوں نے سعید بن قطان کی مثل کسی کو نہیں دیکھا اس باب میں حضرت عمرو بن امیہ، سلمان، ثوبان اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت مغیرہ بن شعبہ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ جیسے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے امام اوزاعی، احمد اور اسحٰق کہتے ہیں پگڑی پر مسح کیا جائیگا جارود بن معاذ کہتے ہیں میں نے وکیع بن جراح سے سُنا انہوں نے کہا کہ اس حدیث کی بنا پر پگڑی پر مسح جائز ہے۔

ف: امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک پگڑی پر مسح ناجائز ہے یہ حدیث آیت مسح کے نزول سے پہلے کی ہے (مترجم)

۹۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ السُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِي وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ فَقَالَ مَسِّ الشَّعْرَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ لَا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ إِلَّا أَنْ يَمْسَحَ بِرَأْسِهِ مَعَ الْعِمَامَةِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پوتے، ابوعبیدہ بن محمد سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا اے بھتیجے! یہ سنت ہے پگڑی پر مسح کے بارے میں پوچھا تو جواب دیا بالوں کو بھی ہاتھ لگانا ہے متعدد صحابہ اور تابعین نے فرمایا، پگڑی پر مسح کرتے وقت سر کا بھی مسح کیا جائے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک اور امام شافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۹۵. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ.

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ.

علیہ وسلم نے موزوں اور چادر (پگڑی) پر مسح فرمایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت

۹۶. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ فَقَبَّرَ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ وَالْأَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ فَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لئے پانی رکھا آپ نے غسل جنابت فرمایا بائیں ہاتھ سے برتن کو دائیں ہاتھ کی طرف جھکا، کر دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر ہاتھ برتن میں ڈالا اور استنجاء فرمایا پھر ہاتھ کو دیوار یا زمین پر رگڑا، پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، چہرہ اور بازو دھوئے اور تین مرتبہ سر پر پانی ڈالا پھر تمام جسم پر پانی بہا کر اس جگہ سے علیحدہ ہوئے اور پاؤں دھوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ام سلمہ، جابر، ابوسعید، جبیر بن مطعم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔

۹۷. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُثَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ ثُمَّ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰذَا الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا إِنِ انْغَمَسَ الْجُنُبُ فِي الْمَاءِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَجْزَأَهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھوتے پھر استنجاء کرتے اور نماز کے وضو جیسا وضو فرماتے پھر بالوں کو پانی پہنچاتے اور تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غسل جنابت میں اہل علم کا مختار یہی طریقہ ہے کہ نماز کے وضو جیسا وضو کرے پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالے پھر تمام جسم پر ایک مرتبہ پانی بہائے پھر پاؤں دھوئے اس پر علماء کا عمل ہے نیز ان کا یہ قول بھی ہے کہ اگر کوئی جنبی پانی میں غوطہ لگائے اور وضو نہ کرے تو بھی جائز ہے (امام ابوحنیفہ) امام شافعی، امام احمد، اور امام اسحٰق کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْأَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ

کیا عورت، غسل کے وقت بالوں کو کھولے

۹۸. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

السُّقَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِيْ اَفَاَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ اَوْ قَالَ فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَمْ تَنْقُضْ شَعْرَهَا اِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُهَا بَعْدَ اَنْ تُفِيْضَ الْمَاءَ عَلٰى رَاْسِهَا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے سر کی چوٹی سختی سے باندھی ہوئی ہے کیا میں غسل جنابت کیلئے کھولا کروں آپ نے فرمایا کھولنے کی ضرورت نہیں البتہ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال لیا کرو پھر ایک مرتبہ پورے جسم پر پانی بہاؤ، پاک ہو جاؤ گی۔ یا فرمایا اسوقت تو بیشک پاک ہو گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جب عورت غسل جنابت کرے اور بالوں کو کھولے بغیر سر پر پانی ڈالے تو جائز ہے۔

ف: عورت کیلئے بالوں کو کھولنے کی ضرورت نہیں بشرطیکہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے ورنہ کھولنے لازمی ہیں اور مرد کیلئے ہر حال میں کھولنے ضروری ہیں (مترجم)

باب: مَاجَاءَ اَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ

ہر بال کے نیچے جنابت ہے

۹۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيْهٍ نَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْحَارِثِ بْنِ وَجِيْهٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ وَهُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ وَيُقَالُ الْحَارِثُ بْنُ وَجِيْهٍ وَيُقَالُ بْنُ وَجِيْهٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بال کے نیچے جنابت ہے لہذا بالوں کو دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔ اس باب میں حضرت علی اور انس رضی اللہ عنہما سے حارث بن وجیہ کی حدیث غریب ہے ہم صرف اسی کے واسطہ سے جانتے ہیں اور وہ بوڑھے اور غیر معتمد علیہ ہیں ان سے کئی ائمہ نے روایت کی ہے لیکن اس حدیث میں وہ مالک بن دینار سے روایت کرنے میں تنہا ہیں ان کو حارث بن وجیہ بھی کہتے ہیں اور ابن وجیہ بھی۔

باب: الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

غسل کے بعد وضو

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَوَضَّاُ بَعْدَ الْغُسْلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ لَا يَتَوَضَّاُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں اکثر صحابہ و تابعین کا یہی قول ہے، کہ غسل کے بعد وضو کرنا (ضروری) نہیں۔

باب: مَاجَاءَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

دو شرمگاہوں کے باہم ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب دو شرمگاہیں باہم مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے میں اور رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

إِبْيَرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا بَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ .

صلے اللہ علیہ وسلم ہم بستر ہوتے پھر ہم دونوں غسل کرتے اس باب میں حضرت ابوہریرہ ، عبداللہ بن عمر ، اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں ۔

۱۰۲ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ وَالْفُقَهَاءُ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالُوا إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شرمگاہیں باہم مل جائیں غسل واجب ہوجاتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث، حسن صحیح ہے، یہ حدیث حضرت عائشہ سے کئی طرف سے مروی ہے کہ جب دو شرمگاہیں باہم مل جائیں غسل واجب ہوجاتا ہے اکثر صحابہ کرام جن میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، اور عائشہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں تابعین اور بعد کے فقہاء مثلاً سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے کہ دو شرمگاہوں کے باہم ملنے سے غسل واجب ہوجاتا ہے ۔

ف: حنفیہ کے نزدیک محض شرمگاہوں کے ملنے سے وضو واجب ہوجاتا ہے یہاں مراد دخول ہے جس سے غسل واجب ہوتا ہے انزال ہو یا نہ ہو (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ

منی نکلنے سے غسل واجب ہے

۱۰۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّهُ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فِي الْفَرْجِ وَجَبَ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلَا .

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابتدائے اسلام میں منی نکلنے سے غسل واجب نہ ہونے کی رخصت تھی پھر یہ منسوخ ہوگئی احمد بن منیع نے زہری سے اس سند کے ساتھ اس کی مثل روایت، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابتدائے اسلام میں منی سے غسل واجب ہوتا تھا پھر منسوخ ہوگیا، اسی طرح کئی صحابہ کرام نے روایت کیا جن میں ابی بن کعب اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما بھی ہیں ۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مرد جب عورت سے جماع کرے دونوں پر غسل واجب ہوجائے گا اگرچہ انزال نہ ہو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَجَّافِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْاِحْتِلَامِ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ لَمْ نَجِدْ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا عِنْدَ شَرِيكٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَأَبُو الْحَجَّافِ اسْمُهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ وَرُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ مَا أَبُو الْحَجَّافِ وَكَانَ مَرْضِيًّا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے احتلام میں منی کے نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے جارود سے وکیع کا قول سنا کہ ہمیں یہ حدیث صرف شریک سے ملی، اس باب میں حضرت عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، زبیر، طلحہ ابوایوب اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی (منی) سے پانی (غسل) ہے ابوحجاف کا نام داؤد بن ابوعوف ہے، سفیان ثوری کہتے ہیں، ہم سے ابوحجاف نے بیان کیا اور وہ پسندیدہ شخص ہے۔

باب ۸۲ فِيمَنْ يَسْتَيْقِظُ وَيَرَى بَلَلًا وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

اس آدمی کا حکم جو جاگنے پر تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو عِيسَى إِنَّمَا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثَ عَائِشَةَ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا وَعَبْدُ اللّٰهِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ فِي الْحَدِيثِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ فَرَأَى بَلَلًا أَنَّهُ يَغْتَسِلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ إِنَّمَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ إِذَا كَانَتِ الْبَلَلَةُ بَلَلَةَ نُطْفَةٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحٰقَ وَإِذَا رَأَى احْتِلَامًا وَلَمْ يَرَ بَلَلَةً فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جسے احتلام یاد نہ ہو اور وہ تری پائے آپ نے فرمایا "غسل کرے" اس کے بارے میں پوچھا گیا جسے احتلام تو یاد ہے لیکن اس نے (اپنے جسم یا کپڑے پر) تری نہیں پائی، آپ نے فرمایا اس پر غسل نہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا یہ بات دیکھنے سے عورت پر بھی غسل ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" عورتیں، مردوں ہی کی طرح ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن عمر نے عبیداللہ بن عمر سے حدیث عائشہ روایت کی کہ جو تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو، یحییٰ بن سعید نے عبداللہ کو حفظ حدیث کے سلسلے میں ضعیف قرار دیا۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے کہ جب آدمی نیند سے بیدار ہو اور تری پائے تو غسل کرے سفیان ثوری اور امام احمد کا بھی یہی خیال ہے بعض تابعی علماء نے فرمایا کہ غسل اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب منی کی تری ہو۔ امام شافعی اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے احتلام یاد ہو لیکن تری نہ پائے تو عام علماء کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا (احناف کا بھی یہی مسلک ہے)

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۷۳ مَاجَاءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذْيِ

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ السَّوَّاقُ الْبَجَلِيُّ نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ح وَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

منی اور مذی کے احکام

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت مقداد بن اسود اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت علی سے یہ روایت کئی طرق سے مروی ہے کہ مذی سے وضو اور منی سے غسل ہے متعدد صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (اور امام ابوحنیفہ) رحمہم اللہ بھی اسی مسلک پر کاربند ہیں۔

باب ۷۴ فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ هُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَعَنَاءً فَكُنْتُ أُكْثِرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ يَكْفِيكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهِ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى أَنَّهُ أَصَابَ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ فَلَا نَعْرِفُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ فِي الْمَذْيِ مِثْلَ هٰذَا وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُجْزِئُ إِلَّا الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْزِئُهُ النَّضْحُ وَقَالَ أَحْمَدُ أَرْجُو أَنْ

کپڑے پر مذی لگ جائے تو کیا حکم ہے

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مذی کے باعث شدت اور مشقت برداشت کیا کرتا، اور اکثر غسل کرتا چنانچہ ایک دفعہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرکے اس کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا، اس سے صرف وضو کافی ہے میں نے عرض کیا "حضور! اگر کپڑے کو مذی لگ جائے تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا "جہاں مذی لگی ہو ایک چلو پانی اس پر چھڑک دو کافی ہے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ صرف محمد بن اسحٰق سے معروف ہے، جس کپڑے کو مذی لگ جائے اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں، دھونا ضروری ہے، امام شافعی اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے بعض کے نزدیک صرف پانی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُجْزِئُهُ النَّضْحُ بِالْمَاءِ

کا چھڑک دینا کافی ہے امام احمد فرماتے ہیں میرے خیال میں صرف پانی کے چھینٹے دیدینا ہی کافی ہے۔

بَابٌ ۸۵ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

کپڑے پر منی لگ جائے تو کیا حکم ہے

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ فَأَمَرَتْ لَهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَنَامَ فِيهَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْيَا أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا بِهَا أَثَرُ الِاحْتِلَامِ فَغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ أَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَفْرُكَهُ بِأَصَابِعِهِ وَرُبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلَ سُفْيَانَ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ قَالُوا فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ يُجْزِئُ الْفَرْكُ وَإِنْ لَمْ يَغْسِلْهُ وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ الْأَعْمَشِ وَرَوَى أَبُو مَعْشَرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَحَدِيثُ الْأَعْمَشِ أَصَحُّ

ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک شخص مہمان ہوا۔ آپ نے اس کے لئے لحاف کا حکم دیا جس میں وہ سو گیا رات کو اسے احتلام ہو گیا چنانچہ اس نے اثر احتلام کے ساتھ واپس بھیجنے میں شرم محسوس کرتے ہوئے اسے پانی میں ڈبو کر بھیج دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کر دیا صرف انگلیوں سے کھرچنا ہی کافی تھا میں نے کئی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے (اثر احتلام کو) انگلیوں سے رگڑا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی فقہاء کا یہی قول ہے جیسے سفیان ثوری، احمد، اور اسحٰق یہ کہتے ہیں کپڑے پر منی لگ جائے تو صرف کھرچنا کافی ہے دھونا ضروری نہیں، منصور، ابراہیم اور ہمام بن الحارث کیواسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح اعمش کی روایت کی مثل مروی ہے۔ ابو معشر نے بھی یہ حدیث ابراہیم اور اسود کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ اعمش کی روایت اصح ہے۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ أَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِمُخَالِفٍ لِحَدِيثِ الْفَرْكِ وَإِنْ كَانَ الْفَرْكُ يُجْزِئُ فَقَدْ يَسْتَحِبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ لَا يَرَى عَلَى ثَوْبِهِ أَثَرَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَنِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ فَأَمِطْهُ عَنْكَ وَلَوْ بِإِذْخِرَةٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو دھویا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ پہلی حدیث کے مخالف نہیں اگرچہ کھرچنا اور رگڑنا جائز ہے تاہم مستحب یہ ہے کہ کپڑے پر نشان نہ دکھائی دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں منی ناک کی رینٹھ کی طرح ہے۔ اسے اپنے (کپڑے) سے مٹا دے اگرچہ اذخر (گھاس) کے ساتھ ہی ہو۔

بَابٌ ۸۶ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ

جنبی کا غسل سے پہلے سو جانا

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) حالت جنب میں آرام فرماتے، اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ مَاءً.

پانی کو نہ چھوتے۔

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَهٰذَا أَقْوَلُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَغَيْرِهِ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَقَدْ رَوٰى عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيثَ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَيَرَوْنَ أَنَّ هٰذَا غَلَطٌ مِنْ أَبِي إِسْحٰقَ.

ہناد نے بواسطہ وکیع اور سفیان ابواسحٰق سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ قول سعید بن مسیب وغیرہ کا ہے کئی رواۃ نے اسود کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (جنابت کے بعد) رات کو آرام فرمانے سے قبل غسل فرماتے اسود سے ابواسحٰق کی روایت کی بہ نسبت یہ حدیث اصح ہے ابواسحٰق سے شعبہ اور سفیان ثوری نے بھی یہ روایت ذکر کی ہے لیکن انکے نزدیک ابواسحٰق سے روایت میں غلطی واقع ہوئی ہے۔

بَابٌ فِي الْوُضُوءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

جنبی جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرلے

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عُمَرَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالُوا إِذَا أَرَادَ الْجُنُبُ أَنْ يَنَامَ تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا "کیا ہم میں سے کوئی حالت جنب میں سوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا" ہاں جب کہ وضو کرلے" اس باب میں حضرت عمار، عائشہ، جابر، ابوسعید اور ام سلمٰی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عمر کی حدیث احسن واصح ہے متعدد صحابہ، تابعین، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی احمد، اور اسحٰق کا بھی یہی قول ہے کہ جنبی جب سونے کا ارادہ کرے وضو کرلے۔ (یہ سنت ہے فرض نہیں۔ مترجم)

بَابٌ مَا جَاءَ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

جنبی سے مصافحہ

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ أَوْ أَيْنَ ذَهَبْتَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ وَلَمْ يَرَوْا بِعَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ بَأْسًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملے اور وہ (ابوہریرہ) جنبی تھے۔ فرماتے ہیں میں علیحدہ ہٹ گیا اور غسل کرکے حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو کہاں تھا" یا فرمایا "کہاں گیا تھا؟" میں نے عرض کیا "میں جنبی تھا" آپ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی علماء نے جنبی سے مصافحہ میں رخصت دی ہے اور جنبی و حائضہ کے پسینے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۸۹ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ

عورت کا احتلام

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَعْنِي غُسْلًا إِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ إِذَا هِيَ رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَلَطَمْتُ لَهَا فَضَحَتِ النِّسَاءَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَأَنْزَلَتْ إِنَّ عَلَيْهَا الْغُسْلَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ وَخَوْلَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ام سلیم بنت ملحان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا "یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں فرماتا تو کیا عورت پر بھی غسل ہے جب وہ خواب میں وہ چیز دیکھے جسے مرد دیکھتے ہیں (یعنی احتلام) آپ نے فرمایا "ہاں" جب عورت، پانی (منی) دیکھے غسل کرے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا اے ام سلیم تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عام فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ عورت کو خواب میں احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی بھی اس کے قائل ہیں۔ اس باب میں حضرت ام سلیم خولہ، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔

باب ۹۰ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِئُ بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

غسل کے بعد عورت سے گرمی حاصل کرنا

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ حَرِيزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَاءَ فَأَسْتَدْفِئُ فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَلَمْ أَغْتَسِلْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بَأْسٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا اغْتَسَلَ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَسْتَدْفِئَ بِامْرَأَتِهِ وَيَنَامَ مَعَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بارہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرما کر میرے پاس تشریف لاتے اور حرارت حاصل کرتے میں انہیں اپنے ساتھ چپٹا لیتی حالانکہ میں نے غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند میں کوئی خرابی نہیں اور متعدد صحابہ کرام و تابعین کا یہی قول ہے کہ جب مرد غسل کر لے تو عورت کے غسل کرنے سے پہلے اس سے گرمی حاصل کرنے اور اس کے ساتھ سونے میں کوئی حرج نہیں، سفیان ثوری، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی مذہب ہے۔

باب ۹۱ التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ

پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی کا تیمم کرنا

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پاک مٹی مسلمان کے لئے پاکیزگی ہے اگرچہ بیس سال تک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَلَمْ يُسَمِّهِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ إِنَّ الْجُنُبَ وَالْحَائِضَ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى التَّيَمُّمَ لِلْجُنُبِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَيُرْوَى عَنْهُ أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ فَقَالَ تَيَمَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ.

پانی نہ پائے جب پانی مل جائے تو جسم پر اسے استعمال کرے کیونکہ یہ بہتر ہے محمود نے اپنی روایت میں کہا، پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اسی طرح کئی رواۃ نے بواسطہ خالد حذاء، ابوقلابہ اور عمرو بن بجدان، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ایوب نے ابوقلابہ اور بنی عامر کے ایک شخص کے واسطہ سے حضرت ابوذر سے اس حدیث کو روایت کیا۔ اس شخص کا نام نہیں لیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور عام فقہاء کا یہی قول ہے کہ جنبی اور حائضہ پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کرکے نماز پڑھیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جنبی کے لئے تیمم جائز نہیں سمجھتے اگرچہ پانی نہ ملتا ہو۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے اس قول سے رجوع کرلیا اور فرمایا کہ پانی نہ ملے تو تیمم کرلے۔ سفیان ثوری، امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی مذہب ہے۔

باب ۹۲ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا حکم

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكِ الْوَقْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ إِنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ إِذَا جَاوَزَتْ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا اغْتَسَلَتْ وَتَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فاطمہ بنت ابوحبیش نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ! میں مستحاضہ عورت ہوں اس لئے پاک نہیں رہتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ یہ ایک رگ (رکاخون) ہے حیض نہیں جب حیض آئے نماز چھوڑ دو۔ جب ختم ہوجائے خون دھولو اور نماز ادا کرو۔ ابومعاویہ اپنی روایت میں کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر نماز کے لئے وضو کرو یہاں تک کہ وہ وقت آجائے" اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے متعدد صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوری، امام مالک، ابن مبارک اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ جب مستحاضہ کے ایام حیض ختم ہوجائیں وہ غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے۔

www.waseemziyai.com
MARFAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۹۳ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

مستحاضہ، ہر نماز کے لیے وضو کرے

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي.

عدی بن ثابت بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایام حیض میں نماز ترک کر دے، پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے، روزے رکھے، اور نماز پڑھے،

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا شَرِيكٌ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ تَفَرَّدَ بِهِ شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقُلْتُ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جَدِّ عَدِيٍّ مَا اسْمُهُ فَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ اسْمَهُ وَذَكَرْتُ لِمُحَمَّدٍ قَوْلَ يَحْيَى بْنِ مُعِينٍ أَنَّ اسْمَهُ دِينَارٌ فَلَمْ يَعْبَأْ بِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِنِ اغْتَسَلَتْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ هُوَ أَحْوَطُ لَهَا وَإِنْ تَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ أَجْزَأَهَا وَإِنْ جَمَعَتْ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ أَجْزَأَهَا

علی بن حجر نے بواسطہ شریک اسی کے ہم معنی روایت بیان کی امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث میں شریک بواسطہ یقظان منفرد ہے اور میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ یہ حدیث عدی بن ثابت نے بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کی انکے دادا کا نام کیا تھا؟ امام بخاری کو انکا نام معلوم نہ تھا میں نے انسے یحیی ابن معین کا قول ذکر کیا کہ انکا نام دینار تھا مگر امام بخاری نے اسکو بھی قابل اعتماد نہ سمجھا۔ امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں مستحاضہ عورت کیلئے ہر نماز کے وقت غسل کرنے میں زیادہ احتیاط ہے اور ہر نماز کے لئے وضو جائز ہے اگر ایک ہی غسل سے دو نمازیں پڑھے تو بھی جائز ہے۔

باب ۹۴ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

مستحاضہ کا ایک غسل سے دو نمازیں جمع کرنا

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا فَقَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلٰوةَ قَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ

عمنہ بنت جحش کہتی ہیں مجھے بہت زیادہ حیض آتا تھا، میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھنے حاضر ہوئی آپ اس وقت میری ہمشیرہ زینب بنت جحش کے گھر تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بہت زیادہ حیض آتا ہے جس نے نماز اور روزے سے روک رکھا ہے لہذا آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہیں کرسف (گدی) رکھنے کا طریقہ بتایا ہے یہ خون کو روکتی ہے عرض کیا وہ اس سے زیادہ ہے" آپ نے فرمایا" لگام کیطرح کپڑا باندھ لے عرض کیا" اس سے بھی زیادہ ہے" آپ نے فرمایا" (لگام کے نیچے) ایک کپڑا رکھ لو) انہوں نے عرض کیا وہ اس سے بھی زیادہ ہے میں تو خون میں بہہ جاتی ہوں" اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں، انمیں جو کر لو گی جائز ہے اگر دونوں کر سکو تو تم بہتر جانتی ہو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کیطرف سے ایک ٹھوکر ہے پس علم الٰہی میں اپنے آپ کو چھ یا سات دن حائضہ سمجھو پھر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَإِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَيَّامَهَا وَصُومِي وَصَلِّي فَإِنَّ ذَلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذَلِكِ فَافْعَلِي كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ حِينَ تَطْهُرِينَ وَتُصَلِّينَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّينَ وَكَذَلِكِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَوِيتِ عَلَى ذَلِكِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَشَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ إِلَّا أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ يَقُولُ عِمْرَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَالصَّحِيحُ عِمْرَانُ ابْنُ طَلْحَةَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا كَانَتْ تَعْرِفُ حَيْضَهَا بِإِقْبَالِ الدَّمِ وَإِدْبَارِهِ فَإِقْبَالُهُ أَنْ يَكُونَ أَسْوَدَ وَإِدْبَارُهُ أَنْ يَتَغَيَّرَ إِلَى الصُّفْرَةِ فَالْحُكْمُ فِيهَا عَلَى حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ وَإِنْ كَانَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ لَهَا أَيَّامٌ مَعْرُوفَةٌ قَبْلَ أَنْ تَسْتَحَاضَ فَإِنَّهَا تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَإِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا أَيَّامٌ مَعْرُوفَةٌ وَلَمْ تَعْرِفِ الْحَيْضَ بِإِقْبَالِ الدَّمِ وَإِدْبَارِهِ فَالْحُكْمُ لَهَا عَلَى حَدِيثِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ فِي أَوَّلِ مَا رَأَتْ فَدَامَتْ عَلَى ذَلِكَ فَإِنَّهَا تَدَعُ الصَّلَاةَ فِي عَدَدِ أَيَّامِهَا وَبَيْنَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَإِذَا طَهُرَتْ فِي خِلَالِ ذَلِكَ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ جَاوَزَ الدَّمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ حَيْضٍ فَإِذَا رَأَتِ الدَّمَ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ

غسل کرلو اگر سمجھو کہ (حیض سے) پاک ہوگئی ہو تو تیئیس یا چوبیس راتیں نماز پڑھو اور روزہ رکھو یہ تمہیں کافی ہے اور ان عورتوں کیطرح کرو جنکو وقت پہ حیض آتا ہے اور مقررہ وقت پر پاک ہوجاتی ہیں اگر تم ظہر کو موخر اور عصر کو جلدی سے پڑھ سکو تو غسل کرکے دونوں نمازیں پاک ہوکر پڑھو، مغرب کی نماز دیر سے اور عشاء کی جلدی پڑھو غسل کرکے دونوں نمازیں جمع کرو صبح کی نماز الگ غسل کرکے ادا کرو اسی طرح نماز پڑھتی رہو اور روزہ رکھو اگر کرسکو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ طریقہ مجھے زیادہ پسند ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے عبید اللہ بن عمرو رقی ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ بن محمد عقیل، ابراہیم بن محمد بن طلحہ اور ان کے چچا عمران کے واسطہ سے عمران کی ماں حمنہ سے روایت کیا ہے، البتہ ابن جریج نے عمر بن طلحہ کہا، جب کہ صحیح نام عمران بن طلحہ ہے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں۔) میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے، امام احمد بن حنبل نے بھی اسی طرح اس کو حسن صحیح قرار دیا۔ امام احمد اور امام اسحٰق فرماتے ہیں جب مستحاضہ عورت اپنے حیض کو خون کے آنے جانے سے پہچانتی ہو آتے وقت سیاہ رنگ کا ہوگا اور جاتے وقت زرد ہو تو اس حالت میں فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث پر عمل ہوگا اور اگر مستحاضہ کے لئے ایام حیض متعین ہوں تو وہ ایام حیض میں نمازیں ترک کردے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے نیا وضو کرکے نماز پڑھے اور اگر خون مسلسل آئے اور ایام حیض مقرر نہ ہوں اور خون کے آنے جانے سے بھی حیض کا تعین نہ ہوسکے اس وقت حمنہ بنت جحش کی حدیث پر عمل ہوگا۔ امام شافعی فرماتے ہیں جب مستحاضہ نے پہلی مرتبہ خون دیکھا اور وہ بند نہ ہوا بلکہ مسلسل جاری رہا تو وہ پندرہ دن کی نمازیں چھوڑ دے اگر پندرہ دن یا کم میں بند ہوجائے تو یہ حیض اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو چودہ دن کی نماز قضا کرے اور آئندہ حیض کی کم از کم مدت یعنی ایک دن نماز چھوڑے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں حیض کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک کم از کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہیں۔ سفیان ثوری

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يَوْمًا ثُمَّ تَدَعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقَلَّ مَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَهُوَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ اَقَلِّ الْحَيْضِ وَاَكْثَرِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلٰثٌ وَاَكْثَرُهٗ عَشْرٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَاْخُذُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَقَلُّ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَاَكْثَرُهٗ خَمْسَةَ عَشَرَ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاَبِيْ عُبَيْدَةَ.

اور اہل کوفہ (امام ابوحنیفہ رح وغیرہ) کا یہی مسلک ہے ابن مبارک بھی اسی کے قائل ہیں۔ البتہ ان سے اس کے خلاف بھی روایت ہے۔ بعض علماء جن میں عطاء بن ابی رباح بھی ہیں، کہتے ہیں حیض کی کم از کم مدت ایک دن رات ہے اور زیادہ سے زیادہ پندرہ (دن رات) ہے۔ امام اوزاعی، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق اور ابوعبیدہ کا یہی مذہب ہے۔

۹۵ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کرے

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ اللَّيْثُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اُمَّ حَبِيْبَةَ اَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَا شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَرَوَى الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھتے ہوئے عرض کیا "میں مستحاضہ ہوں پاک نہیں رہتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا "نہیں" یہ ایک رگ (کا خون) ہے غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ چنانچہ آپ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں، قتیبہ، لیث کے واسطہ سے کہتے ہیں ابن شہاب نے یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کو ہر نماز کے لئے وضو کا حکم فرمایا بلکہ وہ از خود ایسا کرتی تھیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث بواسطہ زہری و عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے فتویٰ پوچھا۔ بعض علماء کہتے ہیں مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے۔ اوزاعی نے زہری، عروہ اور عمرہ کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔

۹۶ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ اَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ

حائضہ پر نماز کی قضا نہیں

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَقْضِيْ اِحْدَانَا صَلٰوتَهَا اَيَّامَ مَحِيْضِهَا فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيْضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ

حضرت معاذہ سے روایت ہے ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا "کیا ہم ایام حیض کی نمازیں قضا کیا کریں؟ ام المومنین نے پوچھا "کیا تو خارجی ہے؟ ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو اسے ایام حیض کی نمازیں قضا کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی طریقوں سے مروی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَوَجْهِ اَنَّ الْحَائِضَ لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ لَا اِخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ.

ہے کہ حائضہ، نماز قضا نہ کرے عام فقہاء کا یہی مذہب ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ حائضہ پر روزوں کی قضاء ہے نمازوں کی نہیں۔

باب ۹۷ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ اَنَّهُمَا لَا يَقْرَاٰنِ الْقُرْاٰنَ.

جنبی اور حائضہ قرآن پاک نہ پڑھیں

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْرَاُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلَ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لَا تَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا اِلَّا طَرَفَ الْاٰيَةِ وَالْحَرْفَ وَنَحْوَ ذٰلِكَ وَرَخَّصُوْا لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ فِي التَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اِنَّ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ عَيَّاشٍ يَرْوِيْ عَنْ اَهْلِ الْحِجَازِ وَاَهْلِ الْعِرَاقِ اَحَادِيْثَ مَنَاكِيْرَ كَاَنَّهُ ضَعَّفَ رِوَايَتَهُ عَنْهُمْ فِيْمَا يَتَفَرَّدُ بِهٖ وَقَالَ اِنَّمَا حَدِيْثُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ اَصَحُّ مِنْ بَقِيَّةَ وَبَقِيَّةُ اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ مِنَ الثِّقَاتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدَّثَنِيْ بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ بِذٰلِكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا حائضہ اور جنبی، قرآن پاک سے کچھ نہ پڑھیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ہم ابن عمر کی حدیث کو اسماعیل بن عیاش، موسیٰ بن عقبہ اور نافع کے واسطہ سے پہچانتے ہیں جس میں حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھیں۔ اکثر صحابہ، تابعین اور بعد کے فقہاء سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے کہ حائضہ اور جنبی قرآن سے کچھ نہ پڑھیں البتہ آیت کا ایک ٹکڑا یا حرف (جو قرآت نہیں کہلاتا) پڑھ سکتے ہیں۔ تسبیح و تہلیل کے پڑھنے میں حائضہ اور جنبی کے لئے رخصت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے فرمایا کہ اسماعیل بن عیاش اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے گویا کہ ان (اہل حجاز و عراق) سے اسماعیل بن عیاش کی ان روایات کو جن میں وہ منفرد ہے امام بخاری ضعیف قرار دیتے ہیں امام بخاری مزید کہتے ہیں البتہ اہل شام سے اسماعیل بن عیاش کی روایات معتبر ہیں امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اسماعیل بن عیاش بقیہ سے بہتر ہیں بقیہ ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل کا یہ قول مجھ سے احمد بن حسن نے بیان کیا۔

باب ۹۸ مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت سے مباشرت

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا سُلَيْمَانُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُغِيْرَةَ عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حِضْتُ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَيْمُوْنَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب میں حائضہ ہوتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چادر باندھنے کا فرماتے اور پھر مجھ سے بوس و کنار فرماتے اس باب میں ام سلمہ اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ کی حدیث

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

حسن صحیح ہے اکثر صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی مسلک ہے۔

ف: امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے بشرطیکہ اپنے نفس پر کنٹرول ہو (مترجم)

۹۹ بَاب مَا جَاءَ فِيْ مُوَاكَلَةِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَسُؤْرِهِمَا

جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانا کھانے اور ان کے جھوٹے کا حکم

۱۲۵. حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاَكِلْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بِمُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ بَاْسًا وَاخْتَلَفُوْا فِيْ فَضْلِ وَضُوْئِهَا فَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ فَضْلَ طَهُوْرِهَا.

عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانے کا مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا "اس کے ساتھ کھا سکتے ہو" اس باب میں حضرت عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن سعد کی حدیث حسن غریب ہے عام علماء کا یہی قول ہے کہ وہ حائضہ کے ساتھ کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے البتہ اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی میں اختلاف ہے بعض نے رخصت دی اور بعض نے اسے مکروہ کہا۔

۱۰۰ بَاب مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

حائضہ مسجد سے کوئی چیز لے سکتی ہے یا نہیں

۱۲۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ قَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِيْ ذٰلِكَ بِاَنْ لَا بَاْسَ اَنْ تَتَنَاوَلَ الْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْمَسْجِدِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مسجد سے چٹائی پکڑانے کا فرمایا، میں نے عرض کیا "میں حائضہ ہوں" آپ نے فرمایا "تمہارا حیض ہاتھوں میں تو نہیں" اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے عام علماء کا یہی قول ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حائضہ مسجد سے کوئی چیز پکڑا سکتی (جبکہ خود مسجد سے باہر ہو)۔

۱۰۱ بَاب مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ الْحَائِضِ

حائضہ سے ہمبستری منع ہے

۱۲۷. حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالُوْا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيْمٍ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حائضہ سے ہم بستری کی یا عورت سے بدفعلی کی یا کاہن کے پاس گیا اس نے شریعت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام)

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِ امْرَأَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حَكِیْمِ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ الْهُجَیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاِنَّمَا مَعْنٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَی التَّغْلِیْظِ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا فَلْیَتَصَدَّقْ بِدِیْنَارٍ فَلَوْ كَانَ اِتْیَانُ الْحَائِضِ كُفْرًا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْهِ بِالْكَفَّارَةِ وَضَعَّفَ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَاَبُوْ تَمِیْمَةَ الْهُجَیْمِیُّ اسْمُهٗ طَرِیْفُ بْنُ مُجَالِدٍ۔

کا انکار کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف حکیم اثرم بواسطہ ابوتمیمہ ہجیمی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مطلب تنبیہ کرنا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک مروی ہے کہ جو آدمی حائضہ سے ہم بستر ہو وہ ایک دینار صدقہ دے اگر یہ کفر ہوتا تو کفارہ کا حکم نہ دیا جاتا۔ امام بخاری نے اسے سند کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابوتمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجالد ہے۔

بَابُ ۱۰۲ مَا جَاءَ فِی الْكَفَّارَةِ فِیْ ذٰلِكَ

حائضہ سے ہمبستری کا کفارہ

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِیْكٌ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ یَقَعُ عَلٰی امْرَأَتِهٖ وَهِیَ حَائِضٌ قَالَ یَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِیْنَارٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی حائضہ عورت سے ہم بستر ہو وہ ایک دینار صدقہ کرے۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ السُّكَّرِیِّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِیْمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِیْنَارٌ وَاِنْ كَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِیْنَارٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ الْكَفَّارَةِ فِیْ اِتْیَانِ الْحَائِضِ قَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا وَمَرْفُوْعًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ یَسْتَغْفِرُ رَبَّهٗ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَیْهِ وَقَدْ رُوِیَ مِثْلُ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ بَعْضِ التَّابِعِیْنَ مِنْهُمْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَاِبْرَاهِیْمُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حیض کا خون سرخ ہو تو (جماع کرنے پر) ایک دینار اور اگر زرد ہو تو نصف دینار (کفارہ ہے) امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حائضہ عورتوں سے جماع کرنیکے کفارہ کی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح مروی ہے بعض علماء کا یہی نظریہ ہے امام احمد اور امام اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں ابن مبارک فرماتے ہیں وہ وہ شخص بخشش طلب کرے اور اس پر کفارہ نہیں۔ بعض تابعین جن میں سعید بن جبیر اور ابراہیم بھی ہیں سے بھی ابن مبارک کے قول کی مثل مروی ہے۔

بَابُ ۱۰۳ مَا جَاءَ فِیْ غُسْلِ دَمِ الْحَیْضِ مِنَ الثَّوْبِ

کپڑے سے حیض کا خون دھونا

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ یُصِیْبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُتِّیْهِ ثُمَّ اقْرُصِیْهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّیْهِ وَصَلِّیْ فِیْهِ وَفِیْ

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض لگے کپڑے کے بارے میں حکم پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے کھرچ پھر انگلیوں سے رگڑ کر پانی بہادو اور اس میں نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہما سے روایات مذکور ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْبَابِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَاُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَسْمَآءَ فِيْ غُسْلِ الدَّمِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الدَّمِ يَكُوْنُ عَلَى الثَّوْبِ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ قَبْلَ اَنْ يَغْسِلَهُ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا كَانَ الدَّمُ مِقْدَارَ الدِّرْهَمِ فَلَمْ يَغْسِلْهُ وَصَلّٰى فِيْهِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الدَّمُ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَلَمْ يُوْجِبْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ الْاِعَادَةَ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ وَشَدَّدَ فِيْ ذٰلِكَ.

امام ترمذی فرماتے ہیں خون دھونے کے سلسلے میں حضرت اسماء کی حدیث حسن صحیح ہے خون حیض والے کپڑے کو دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض تابعین کا قول ہے کہ اگر ایک درہم کے برابر خون ہے اور دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھ لی تو اعادہ ہوگا بعض کہتے ہیں جب درہم سے زیادہ ہو لوٹائی جائے گی۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک کا یہی قول ہے بعض تابعین اور دیگر علماء فرماتے ہیں اعادہ واجب نہیں اگرچہ ایک درہم سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو امام احمد اور اسحٰق کا یہ قول ہے۔ امام شافعی نے اس مسئلہ میں شدت اختیار کرتے ہوئے فرمایا ایک درہم سے کم ہو تو بھی دھونا واجب ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَمْ تَمْكُثُ النُّفَسَآءُ

نفاس کی مدت کیا ہے

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَبُوْ بَدْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْ سَهْلٍ عَنْ مَسَّةَ الْاَزْدِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَآءُ تَجْلِسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلِيْ وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَهْلٍ عَنْ مَسَّةَ الْاَزْدِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُ اَبِيْ سَهْلٍ كَثِيْرُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثِقَةٌ وَاَبُوْ سَهْلٍ ثِقَةٌ وَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَهْلٍ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلٰى اَنَّ النُّفَسَآءَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اِلَّا اَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ فَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ فَاِنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَآءِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَيُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں نفاس والی عورتیں رجن کے ہاں بچہ پیدا ہو) چالیس دن انتظار کرتی تھیں اور ہم اپنے چہروں پر چھائیوں کے لئے ورس ایک خوشبودار گھاس استعمال کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف ابوسہیل بواسطہ مسہ ازدیہ پہچانتے ہیں ابوسہیل کا نام کثیر بن زیاد ہے محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں علی بن عبدالاعلیٰ اور ابوسہیل دونوں ثقہ ہیں امام بخاری اس حدیث کو صرف ابوسہیل کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔ صحابہ کرام۔ تابعین اور بعد کے فقہا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نفاس والی عورتیں چالیس دن تک نماز چھوڑیں ہاں اس سے پہلے طہارت حاصل ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیں۔ اگر چالیس دن کے بعد بھی خون نظر آئے تو اکثر علماء کے نزدیک نماز نہ چھوڑیں، اکثر فقہاء کا یہی قول ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے اس صورت میں پچاس دن، اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

اَنَّهٗ قَالَ اِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ خَمْسَ عَشْرَةَ يَوْمًا اِذَا لَمْ تَطْهُرْ وَ يُرْوٰى عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ وَالشَّعْبِيِّ سِتَّ عَشْرَةَ يَوْمًا.

عطاء بن ابی رباح سے سامنے دن کا قول منقول ہے،

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ

ایک ہی غسل سے مرد کا تمام بیویوں کے پاس جانا

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اَنْ لَّا بَاْسَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ هٰذَا عَنْ سُفْيَانَ فَقَالَ عَنْ اَبِيْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبُوْ عُرْوَةَ هُوَ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَاَبُو الْخَطَّابِ قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے۔ اس باب میں ابو رافع سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس کی روایت صحیح ہے متعدد علماء جن میں حضرت حسن بصری بھی ہیں کا یہی مذہب ہے کہ وضو کئے بغیر دوبارہ جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ محمد بن یوسف نے اسے سفیان سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ابوعروہ نے بواسطہ ابوخطاب، حضرت انس سے روایت کیا۔ ابوعروہ سے مراد معمر بن راشد اور ابوالخطاب سے مراد قتادہ بن دعامہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ تَوَضَّاَ

دوبارہ صحبت کا ارادہ ہو تو وضو کیا جائے

۱۳۳۔ هَنَّادٌ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَالَ بِهٖ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ قَبْلَ اَنْ يَّعُوْدَ وَاَبُو الْمُتَوَكِّلِ اسْمُهٗ عَلِيُّ بْنُ دَاوٗدَ وَاَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بیوی سے ایک مرتبہ جماع کے بعد دوبارہ جماع کا ارادہ کرے اسے وضو کر لینا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں ابوسعید خدری کی حدیث حسن صحیح ہے، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے اور متعدد علماء اسی کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جماع کے بعد دوبارہ ارادہ ہو تو وضو کر لینا چاہیے، ابوالمتوکل کا نام علی بن داؤد اور ابوسعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَآءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَآءِ

قیام نماز کے وقت کسی کو قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو پہلے اس سے فارغ ہو لے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهٗ وَكَانَ اِمَامَ الْقَوْمِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَثَوْبَانَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ وَرَوٰى وُهَيْبٌ وَغَيْرُهٗ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَا لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ قَالَا اِنْ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفُ مَا لَمْ يَشْغَلْهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَاْسَ اَنْ يُصَلِّيَ وَبِهٖ غَائِطٌ اَوْ بَوْلٌ مَا لَمْ يَشْغَلْهُ ذٰلِكَ عَنِ الصَّلٰوةِ۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں نماز کھڑی ہوئی تو عبداللہ بن ارقم نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر اس کو آگے کر دیا جبکہ حضرت عبداللہ بن ارقم قوم کے امام تھے، انہوں نے فرمایا" میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حضور نے فرمایا جب نماز کھڑی ہونے لگے اور تم میں سے کسی کو قضائے حاجت درپیش ہو تو پہلے فارغ ہو لے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ ثوبان اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن ارقم کی حدیث حسن صحیح ہے مالک بن انس یحییٰ بن سعید قطان اور کئی دوسرے حفاظ نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور زید بن ارقم سے اسی طرح روایت کی ہے وہیب وغیرہ نے ہشام بن عروہ، عروہ اور ایک دوسرے شخص کے حوالے سے زید بن ارقم سے روایت کیا ہے کئی صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام احمد اور امام اسحٰق فرماتے ہیں اگر پاخانہ اور پیشاب کی حاجت ہو تو نماز کے لئے نہ کھڑا ہو اور اگر دورانِ نماز ان میں سے کچھ محسوس ہو تو نماز نہ توڑے جب تک کہ نماز میں خلل نہ واقع ہو، بعض علماء کہتے ہیں، جب تک نماز میں خلل واقع نہ ہو، پیشاب و پاخانہ کی حاجت کے باوجود نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۵ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَوْطُنِ

راستہ کی گندگی سے وضو کا حکم

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَهُوَ وَهَمٌ وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ هٰذَا صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد کہتی ہیں میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا میرے دامن لمبے ہیں اور میں ناپاک جگہ پر چلتی ہوں (لہٰذا اس کا حکم بتائیں) ام المومنین نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بعد والی جگہ اس کو پاک کر دیتی ہے عبداللہ بن مبارک نے یہ حدیث بواسطہ مالک بن انس، محمد بن عمارہ، محمد بن ابراہیم، ہود بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد سے روایت کی اور یہ وہم ہے کیونکہ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد نے ام سلمہ سے روایت کی ہے اور یہ صحیح ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے آپ فرماتے ہیں ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور گندے راستوں میں سے گزرنے پر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِئِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا وَطِئَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَكَانِ الْقَذِرِ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ غَسْلُ الْقَدَمِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَطْبًا فَيَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ.

دھوتے نہیں کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، کئی علماء کا یہی قول ہے فرماتے ہیں جب کوئی شخص گندے راستے سے گزرے تو قدموں کا دھونا واجب نہیں، ہاں اگر گندگی تر ہو تو نجاست کی جگہ دھو ڈالے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَمَّارٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمَّارٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَعَمَّارٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْهُمُ الشَّعْبِيُّ وَعَطَاءٌ وَمَكْحُولٌ قَالُوا التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَمَّارٍ فِي التَّيَمُّمِ أَنَّهُ قَالَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّهُ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ فَضَعَّفَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثَ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لِمَا رُوِيَ عَنْهُ حَدِيثُ الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدِيثُ عَمَّارٍ فِي التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ هُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ عَمَّارٍ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ لَيْسَ بِمُخَالِفٍ لِحَدِيثِ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لِأَنَّ عَمَّارًا لَمْ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں کے تیمم کا حکم فرمایا اس باب میں حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عمار کی حدیث حسن صحیح ہے حضرت عمار سے متعدد طرق کے ساتھ مروی ہے متعدد صحابہ کرام جن میں حضرت علی، عمار، ابن عباس بھی ہیں کئی تابعین جن میں شعبی، عطاء اور مکحول بھی ہیں کہتے ہیں تیمم چہرے اور ہاتھوں کے لئے صرف ایک بار ہاتھوں کو زمین پر مارنا ہے امام احمد اور امام اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض علماء جن میں جابر، ابن عمر، ابراہیم اور حسن ہیں، کہتے ہیں تیمم دو ضربیں ہیں ایک چہرے کے لئے اور ایک کہنیوں سمیت ہاتھوں کے لئے سفیان ثوری، مالک، ابن مبارک اور امام شافعی (امام اعظم) کا یہی مسلک ہے۔ حضرت عمار کے الفاظ "ایک ضرب چہرے اور ہاتھوں کے لئے" متعدد طرق سے مروی ہیں۔ اور حضرت عمار سے یہ بھی روایت ہے آپ نے فرمایا ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مونڈھوں اور بغلوں تک تیمم کیا۔ بعض علماء نے حضرت عمار کی "چہرے اور ہاتھوں کے لئے ایک ضرب" والی حدیث کو "کاندھوں اور بغلوں تک" والی حدیث کے سبب ضعیف قرار دیا۔ اسحٰق بن ابراہیم کہتے ہیں حضرت عمار کی پہلی حدیث صحیح ہے اور دوسری حدیث جس میں بغلوں اور مونڈھوں کا ذکر ہے وہ اس پہلی حدیث کے مخالف نہیں کیونکہ حضرت عمار نے یہ نہیں فرمایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا بلکہ انہوں نے اپنا عمل بتایا۔ اور جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ وَإِنَّمَا قَالَ فَعَلْنَا كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَالدَّلِيلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا أَفْتٰى بِهِ عَمَّارٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّيَمُّمِ أَنَّهُ قَالَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ فَفِي هٰذَا دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّهُ انْتَهٰى إِلٰى مَا عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

چہرے اور ہاتھوں کا حکم دیا۔ اس کی دلیل حضرت عمار کا وہ فتوے ہے جو آپ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد تیمم کے بارے میں دیا۔ آپ نے فرمایا "چہرہ اور ہاتھ" اس میں اس بات پر دلیل موجود ہے کہ آپ نے وہاں تک بتایا جہاں تک حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى نَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَالَ فِي كِتَابِهِ حِينَ ذَكَرَ الْوُضُوءَ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَقَالَ فِي التَّيَمُّمِ فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ وَقَالَ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا فَكَانَتِ السُّنَّةُ فِي الْقَطْعِ الْكَفَّيْنِ إِنَّمَا هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ يَعْنِي التَّيَمُّمَ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تیمم کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، اپنے چہروں اور ہاتھوں کو (کہنیوں سمیت) دھوؤ اور تیمم کے بارے میں فرمایا "چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو" اور فرمایا چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹو ہاتھوں کے کاٹنے میں کلائیوں تک کاٹنا سنت ہے۔ لہذا تیمم میں اسیطرح حکم ہے، کہ ہتھیلیوں کا مسح کیا جائے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۱

غیر جنبی ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا نَا الْأَعْمَشُ وَابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ قَالُوا يَقْرَأُ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوءٍ وَلَا يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حالت جنب کے سوا ہر حالت میں قرآن پاک پڑھاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین یہی کہتے ہیں کہ آدمی بے وضو بھی (زبانی) قرآن پاک پڑھ سکتا ہے۔ لیکن قرآن پاک میں (دیکھ کر) وضو کے بغیر نہیں پڑھ سکتا۔ سفیان ثوری، امام شافعی، امام احمد، امام اسحٰق (اور امام اعظم ابوحنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱۱۱ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْأَرْضَ

زمین پر پیشاب لگ جائے تو کیا حکم ہے

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک اعرابی مسجد نبوی میں

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILM ISLAMIA ACADEMY

قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلّٰى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَسْرَعَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ قَالَ سَعِيْدٌ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰى يُوْنُسُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ .

داخل ہوا نبی کریم رؤف رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم تشریف فرما تھے اعرابی نے نماز پڑھی اور پھر فراغت کے بعد اس طرح دعا مانگی "اے اللہ مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی دوسرے پر رحم نہ کر" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو تنگ خیال کیا۔ تھوڑی ہی دیر ہی اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام اس کی طرف دوڑے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس پر ایک ڈول پانی ڈالو" پھر فرمایا "تمہیں آسانی کے لئے بھیجا گیا تنگی اور سختی کے لئے نہیں" حضرت سعید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں سفیان نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، انس بن مالک سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابن عباس اور واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحٰق کا بھی یہی قول ہے اور یونس نے اس حدیث کو بواسطہ زہری، عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اَبْوَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۱۱۲ مَا جَاءَ فِيْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اوقات نماز

۱۴۰. حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ ثُمَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جبرئیل امین نے دو مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس میری امامت کی۔ پہلی مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب سایہ جوتے کے تسمے کے برابر ہو گیا عصر اسوقت پڑھی جب ہر شئے کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر مغرب کی نماز اسوقت پڑھی جب سورج غروب ہوا، اور روزہ دار نے روزہ افطار کیا پھر عشاء کی نماز شفق کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهٖ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَاَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَتِ الْاَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَالْبَرَآءِ وَاَنَسٍ.

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنِيْ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَخْبَرَنِيْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ فِي الْمَوَاقِيْتِ قَدْ رَوَاهُ عَطَآءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَاَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ اَصَحُّ شَيْءٍ فِي الْمَوَاقِيْتِ حَدِيْثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۱۱۳ مِنْهُ

اوقات نماز (۲)

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ

نماز پڑھنے پر پڑھی صبح کی نماز طلوع فجر کے وقت ادا کی جس وقت روزہ دار پر کھانا حرام ہو جاتا ہے دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اسوقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جاتا ہے اور یہ وہ وقت ہے جس میں پہلی مرتبہ عصر کی نماز ادا کی تھی۔ پھر ہر شے کا سایہ دو مثل ہونے نماز عصر پڑھی، مغرب پہلے وقت پر ادا کی عشاء کی نماز رات کا ایک تہائی گزرنے پر پڑھی، پھر صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب زمین روشن ہو گئی، اس کے بعد حضرت جبریل نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ سے پہلے انبیاء کا وقت نماز یہی ہے اور ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ بریدہ، ابوموسیٰ، ابومسعود، ابوسعید، جابر، عمرو بن حزم، براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جبریل علیہ السلام نے میری امامت کی" پھر حضرت ابن عباس کی روایت کی طرح تفصیل بیان کی۔ البتہ اس میں یہ نہیں کہ "کل جس وقت نماز عصر ادا کی تھی" اوقات کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث عطاء بن ابی رباح عمرو بن دینار، ابوزبیر نے بھی وہب بن کیسان کی مثل روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت ابن عباس کی حدیث حسن ہے۔ امام بخاری کے نزدیک حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث اوقات کے بارے میں اصح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز کا ایک وقت آغاز ہے اور ایک وقت انتہا۔ ظہر کا ابتدائی وقت سورج کا زوال ہے اور آخری وقت جب وقت عصر داخل ہو جائے عصر کا ابتدائی وقت جب یہ وقت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حِينَ يَغِيبُ الْأُفُقُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْمَوَاقِيتِ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ.

(عصر کا) داخل ہو جائے اور آخری وقت جب سورج کا رنگ پیلا پڑ جائے مغرب کا پہلا وقت غروب آفتاب ہے اور آخری وقت شفق کا غائب ہونا۔ عشاء کا وقت شفق کے غائب ہونے شروع ہوتا ہے اور نصف رات کو آخری وقت ہے صبح کا پہلا وقت طلوع فجر ہے اور انتہائی وقت طلوع آفتاب ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں، اوقات نماز کے بارے میں مجاہد سے اعمش کی روایت، اعمش سے محمد بن فضیل کی روایت سے اصح ہے اس روایت میں محمد بن فضیل سے غلطی واقع ہوئی۔

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ مَعْنَاهُ.

حضرت مجاہد فرماتے ہیں، کہا جاتا تھا کہ نماز کا ابتدائی اور آخری وقت ہوتا ہے" اس کے بعد محمد بن فضیل کی اعمش سے منقول روایت کے ہم معنی ذکر کیا ہے۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَالْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَقِمْ مَعَنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَأَقَامَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ وَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ فَأَقَامَ وَالشَّمْسُ أَخِرَ وَقْتِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ إِلَى قُبَيْلِ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَأَقَامَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا فَقَالَ مَوَاقِيتُ

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں، ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا ہمارے پاس ٹھہرو اللہ نے چاہا (تو معلوم ہو جائیگا) پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے طلوع فجر کیوقت صبح کی اقامت کہی۔ پھر حکم دیا تو زوال شمس کے وقت ظہر کی اقامت کہی اور نماز ظہر ادا کی پھر عصر کے لئے اسوقت اقامت کہی اور نماز پڑھی جب سورج ابھی سفید اور بلند تھا مغرب کے لئے غروب آفتاب کیوقت حکم دیا۔ عشاء کے لئے شفق کے غائب ہونے کا وقت بتایا پھر دوسری صبح کا حکم فرمایا۔ اور صبح کو روشن کر کے پڑھا ظہر کے لئے حکم فرمایا اور اسے خوب ٹھنڈا کیا۔ پھر عصر کی اقامت کا حکم دیا اور ابھی سورج اپنے آخری کناروں پر تھا کہ آپ نے نماز عصر ادا فرمائی مغرب کے لئے شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے، حکم فرمایا پھر عشاء کا حکم دیا اور تہائی رات کے گزرنے پر یہ نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا نماز کے اوقات پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا حضور! میں حاضر ہوں۔ آپ نے

www.waseemziyai.com MARKAZUL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

الصَّلٰوۃِ کَمَا بَیْنَ ھٰذَیْنِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاہُ شُعْبَۃُ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ اَیْضًا۔

فرمایا ان دو رکعتوں کی نمازوں کے درمیان کا وقت، نماز کا وقت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے شعبہ نے بھی اسے علقمہ بن مرثد کے واسطہ سے روایت کیا ہے۔

باب ۱۴ مَا جَاءَ فِی التَّغْلِیْسِ بِالْفَجْرِ

صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ ح قَالَ وَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکٌ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُصَلِّیَ الصُّبْحَ فَیَنْصَرِفُ النِّسَآءُ قَالَ الْاَنْصَارِیُّ فَتَمُرُّ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِھِنَّ مَا یُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَیْبَۃُ مُتَلَفِّعَاتٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَقَیْلَۃَ ابْنَۃِ مَخْرَمَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھُوَ الَّذِیْ اخْتَارَہٗ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَمَنْ بَعْدَھُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَبِہٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ یَسْتَحِبُّوْنَ التَّغْلِیْسَ بِصَلٰوۃِ الْفَجْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھاتے اور عورتیں واپس لوٹ جاتیں، انصاری (راوی) کہتے ہیں عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوتیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس اور قیلہ بنت مخرمہ سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے، متعدد صحابہ کرام، جن میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں، اور تابعین نے یہی قول اختیار کیا ہے، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی مسلک ہے کہ وہ صبح کی نماز اندھیرے میں پسند کرتے ہیں۔

باب ۱۵ مَا جَاءَ فِی الْاِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

صبح کی نماز سفیدی میں پڑھنا

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا عَبْدَۃُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَۃَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ وَجَابِرٍ وَبِلَالٍ وَقَدْ رَوٰی شُعْبَۃُ وَالثَّوْرِیُّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَرَوَاہُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَیْضًا عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَاٰی غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ الْاِسْفَارَ بِصَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَبِہٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا صبح کو سفید کیا کرو کیونکہ اس میں ثواب زیادہ ہے اس باب میں حضرت ابوبرزہ جابر اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے یہ حدیث محمد بن اسحٰق سے اور محمد بن عجلان نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین نے صبح کو سفید کرکے پڑھنے کو اختیار کیا۔ سفیان ثوری (اور امام اعظم رح کا) یہی قول ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں، کہ اسفار کے معنی زیادہ روشنی کے نہیں، بلکہ یہ کہ صبح کے طلوع ہونے میں شک باقی نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ مَعْنَى الْاِسْفَارِ اَنْ يُضِيءَ الْفَجْرُ فَلَا يُشَكُّ فِيْهِ وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ مَعْنَى الْاِسْفَارِ تَاْخِيْرُ الصَّلٰوةِ ۔

باب ۱۱۶ مَا جَاءَ فِي التَّعْجِيْلِ بِالظُّهْرِ

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَبَّابٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِيْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ قَالَ يَحْيٰى وَرَوٰى لَهُ سُفْيَانُ وَزَائِدَةُ وَلَمْ يَرَ يَحْيٰى بِحَدِيْثِهِ بَاْسًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ۔

باب ۱۱۷ مَا جَاءَ فِيْ تَاْخِيْرِ الظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَفِي الْبَابِ

رہے، ان حضرات کے نزدیک اس کا مطلب نماز میں تاخیر نہیں،

ظہر کی نماز جلدی پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق وعمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر ظہر کی نماز زیادہ جلدی پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت جابر بن عبداللہ، خباب، ابوبرزہ، ابن مسعود، زید بن ثابت، انس اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے اور صحابہ کرام اور بعد والوں کے نزدیک یہ مختار ہے۔ علی بن مدینی نے یحیی بن سعید کا قول نقل کیا کہ شعبہ نے حکیم بن جبیر کے روایت میں ان کی اس حدیث کے باعث کلام کیا جو انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کے پاس بقدر ضرورت موجود ہے الخ" یحیی کہتے ہیں سفیان اور زائدہ نے ان سے روایت کی ہے اور یحیی بن معین نے انکی روایت میں کوئی حرج نہیں سمجھا امام بخاری فرماتے ہیں بواسطہ حکیم بن جبیر اور سعید بن جبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تعجیل ظہر کے بارے میں حدیث مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے زوال کے وقت ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی زیادہ ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی حرارت سے ہے اس باب میں حضرت ابوسعید، ابوذر، ابن عمر، مغیرہ، قاسم بن صفوان اپنے والد سے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-QURAN ISLAMIA ACADEMY

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَالْمُغِیْرَۃِ وَالْقَاسِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِیْہِ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا وَلَا یَصِحُّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ تَاْخِیْرَ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ فِیْ شِدَّۃِ الْحَرِّ وَھُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَکِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ اِنَّمَا الْاِبْرَادُ بِصَلٰوۃِ الظُّھْرِ اِذَا کَانَ مَسْجِدًا یَنْتَابُ اَھْلُہٗ مِنَ الْبُعْدِ فَاَمَّا الْمُصَلِّیْ وَحْدَہٗ وَالَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِہٖ فَالَّذِیْ اُحِبُّ لَہٗ اَنْ لَّا یُؤَخِّرَ الصَّلٰوۃَ فِیْ شِدَّۃِ الْحَرِّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَمَعْنٰی مَنْ ذَھَبَ اِلٰی تَاْخِیْرِ الظُّھْرِ فِیْ شِدَّۃِ الْحَرِّ ھُوَ اَوْلٰی وَاَشْبَہُ بِالْاِتِّبَاعِ وَاَمَّا مَا ذَھَبَ اِلَیْہِ الشَّافِعِیُّ اَنَّ الرُّخْصَۃَ لِمَنْ یَنْتَابُ مِنَ الْبُعْدِ وَلِلْمُشَقَّۃِ عَلَی النَّاسِ فَاِنَّہٗ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ذَرٍّ مَا یَدُلُّ عَلٰی خِلَافِ مَا قَالَ الشَّافِعِیُّ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَذَّنَ بِلَالٌ بِصَلٰوۃِ الظُّھْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ اَبْرِدْ ثُمَّ اَبْرِدْ فَلَوْ کَانَ الْاَمْرُ عَلٰی مَا ذَھَبَ اِلَیْہِ الشَّافِعِیُّ لَمْ یَکُنْ لِلْاِبْرَادِ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ مَعْنًی لِاجْتِمَاعِھِمْ فِی السَّفَرِ فَکَانُوْا لَا یَحْتَاجُوْنَ اَنْ یَّنْتَابُوْا مِنَ الْبُعْدِ۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَۃُ مِنْ مُھَاجِرٍ اَبِی الْحَسَنِ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَمَعَہٗ بِلَالٌ فَاَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ فِی الظُّھْرِ قَالَ حَتّٰی رَاَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ فَیْحُ جَھَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

ابوموسیٰ، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت مروی ہے لیکن وہ صحیح نہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے علماء کی ایک جماعت نے گرمیوں میں تاخیر ظہر کو پسند کیا ہے ابن مبارک، احمد اور اسحٰق (نیز امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) کا یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ظہر کی نماز کو وہاں ٹھنڈا کیا جائے جہاں مسجد میں لوگ دور دور سے آتے ہوں، لیکن اکیلا نمازی اور محلے کی مسجد میں گرمیوں میں ٹھنڈا نہ کرنا زیادہ محبوب ہے امام ترمذی فرماتے ہیں "جن لوگوں نے گرمیوں میں تاخیر ظہر کا قول کیا ہے انکا قول اتباع سنت کے زیادہ لائق ہے اور امام شافعی کی یہ بات کہ رخصت دور سے آنے والوں کے لئے ہے اور اسلئے کہ لوگوں کو دقت نہ ہو، حضرت ابوذر کی حدیث اس کے خلاف ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حضرت بلال نے نماز ظہر کی اذان کہی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال ٹھنڈا کرو۔ پھر ٹھنڈا کرو۔ اگر امام شافعی کی دلیل صحیح ہو تو اس وقت ٹھنڈا کرنے کا کیا مطلب؟ کیونکہ سفر میں وہ مجتمع تھے۔ دور سے آنے کی احتیاج نہیں تھی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے حضرت بلال ہمراہ تھے انہوں نے اقامت کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا "ظہر کو ٹھنڈا کرو" حضرت ابوذر فرماتے ہیں یہانتک (ٹھنڈا کیا) کہ ہم نے ٹیلوں کے سایہ کو دیکھا پھر حضرت بلال نے تکبیر کہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور فرمایا، گرمی کی شدت جہنم کی حرارت سے ہے پس نماز کو ٹھنڈا کیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۸ مَا جَاءَ فِیْ تَعْجِیْلِ الْعَصْرِ

عصر کی نماز جلدی پڑھنا

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِي اَرْوٰى وَجَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَيُرْوٰى عَنْ رَافِعٍ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ وَلَا يَصِحُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةُ وَاَنَسٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ تَعْجِيْلُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَكَرِهُوْا تَاْخِيْرَهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ.

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

باب ۱۱۹ مَا جَاءَ فِيْ تَاْخِيْرِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ نَحْوَهٗ.

باب ۱۲۰ مَا جَاءَ فِيْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

نے عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب دھوپ آپ (حضرت عائشہ) کے حجرہ میں آچکی تھی اور سایہ حجرہ سے باہر نہ گیا تھا۔ اس باب میں حضرت انس، ابوارودی، جابر اور رافع بن خدیج سے بھی روایات مروی ہیں، رافع بن خدیج سے ایک روایت تاخیر عصر کے بارے میں بھی ہے اور وہ صحیح نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام نے اسے اختیار کیا ان میں سے حضرت عمر، عبداللہ بن مسعود، عائشہ، انس رضی اللہ عنہم ہیں اور کئی تابعین نے عصر کو جلدی پڑھنا پسند کیا اور تاخیر کو مکروہ سمجھا عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، احمد اور اسحٰق کا بھی یہی مسلک ہے۔

علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ وہ بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس انکے گھر میں حاضر ہوئے حضرت انس اسی وقت نماز پڑھ کر واپس آئے تھے آپ کا گھر بھی مسجد کے پڑوس میں تھا انہوں نے فرمایا اٹھو اور عصر کی نماز ادا کرو۔ علاء بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں ہم نے اٹھ کر نماز ادا کی۔ واپسی پر آپ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج کی انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان ہو تو اٹھ کر چار ٹھونگیں مارے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کم کرے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عصر کی نماز میں تاخیر

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تم سے زیادہ جلدی پڑھتے تھے اور تم عصر کی نماز میں ان سے زیادہ جلدی کرتے ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ابن جریج نے بھی بواسطہ ابن ابی ملیکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔

مغرب کی نماز کا وقت

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اس وقت ادا فرماتے جب سورج غروب ہو کر

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ISLAMABAD

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَنَسٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَحَدِيثُ الْعَبَّاسِ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوفًا وَهُوَ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ اخْتَارُوا تَعْجِيلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَكَرِهُوا تَأْخِيرَهَا حَتّٰى قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ إِلَّا وَقْتٌ وَاحِدٌ وَذَهَبُوا إِلٰى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلّٰى بِهِ جِبْرَئِيلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ.

پردوں کے پیچھے چھپ جاتا۔ اس باب میں حضرت جابر، زید بن خالد، انس، رافع بن خدیج، ابوایوب، ام حبیبہ، اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث موقوفاً آپ سے مروی ہے اور وہ اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں سلمہ بن اکوع کی حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین نے تعجیل مغرب کو پسند کیا اور تاخیر کو مکروہ سمجھا۔ یہاں تک کہ بعض علماء نے مغرب کے لیے صرف ایک ہی وقت کا قول کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا، جہاں حضرت جبریل علیہ السلام کے نماز پڑھانے کا ذکر ہے ابن مبارک اور امام شافعی کا (ایک قول میں) مسلک یہی ہے۔

باب ۱۲۱ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

عشاء کی نماز کا وقت

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں، میں اس نماز کے وقت کا تم سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت پڑھتے جس وقت تیسری رات کا چاند غروب ہوتا ہے۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ هُشَيْمٌ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثُ أَبِي عَوَانَةَ أَصَحُّ عِنْدَنَا لِأَنَّ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ رَوٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِي عَوَانَةَ.

ابوبکر محمد بن ابان نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوعوانہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ہشیم نے بواسطہ ابی بشیر اور حبیب بن سالم حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کی لیکن اس سند میں بشیر بن ثابت کا ذکر نہیں۔ ابوعوانہ کی حدیث ہمارے نزدیک اصح ہے کیونکہ یزید بن ہارون نے بواسطہ شعبہ اور ابوبشر، ابوعوانہ کی روایت کے ہم مثل حدیث روایت کی ہے۔

باب ۱۲۲ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

عشا کو تاخیر سے پڑھنا

۱۵۷۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں عشاء

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ وَيَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ رَاَوْا تَاْخِيْرَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

کی نماز تہائی رات یا نصف رات تک دیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ، جابر بن عبداللہ، ابوبرزہ، ابن عباس، ابوسعید خدری، زید بن خالد اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین نے تاخیر کو اچھا سمجھا ہے، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۳ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَهَا

عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد گفتگو کی ممانعت

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا عَوْفٌ قَالَ اَحْمَدُ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ الْمُهَلَّبِيُّ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ جَمِيْعًا عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ بَرْزَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ النَّوْمَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ وَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَكْثَرُ الْاَحَادِيْثِ عَلَى الْكَرَاهِيَةِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي النَّوْمِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ فِيْ رَمَضَانَ.

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے اور بعد میں گفتگو کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ عبداللہ بن مسعود اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، ابوبرزہ کی حدیث حسن صحیح ہے اکثر علماء نے نماز عشاء سے پہلے سونے کو مکروہ کہا اور بعض نے رخصت دی ہے عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں اکثر احادیث میں کراہت کا ذکر ہے اور بعض نے رمضان میں نماز عشاء سے پہلے سونے کی رخصت دی ہے۔

۱۲۴ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

نماز عشاء کے بعد گفتگو کی اجازت

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فِي الْاَمْرِ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنَا مَعَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَوْسِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں گفتگو فرمایا کرتے اور میں ان کے ہمراہ ہوتا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے حسن بن عبیداللہ نے بھی اس حدیث کو

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رَجُلٍ مِنْ جُعْفِيٍّ يُقَالُ لَهُ قَيْسٌ أَوِ ابْنُ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْ قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَكَرِهَ قَوْمٌ مِنْهُمُ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ فِيْ مَعْنَى الْعِلْمِ وَمَا لَا بُدَّ مِنْهُ مِنَ الْحَوَائِجِ وَأَكْثَرُ الْحَدِيْثِ عَلَى الرُّخْصَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَمَرَ إِلَّا لِمُصَلٍّ أَوْ مُسَافِرٍ.

بواسطہ ابراہیم، علقمہ، قیس جعفی (یا ابن قیس) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل واقعہ میں روایت کیا ہے۔ صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے علماء کا نماز عشاء کے بعد گفتگو (کے جواز و عدم جواز) میں اختلاف ہے ایک جماعت نے اسے مکروہ سمجھا اور بعض نے مشروط اجازت دی، یعنی علم یا ضروری حاجات کے بارے میں گفتگو ہو سکتی ہے اکثر احادیث میں رخصت کا بیان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ عشاء کے بعد گفتگو صرف منتظر نماز یا مسافر کے لئے جائز ہے۔

۱۲۵ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

اوّل وقت میں فضیلت

۱۶۰. حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا.

حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا "کون سا عمل افضل ہے؟" آپ نے فرمایا نماز کو اوّل وقت میں ادا کرنا۔

۱۶۱. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللهِ وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا اوّل وقت میں نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا (کا سبب) ہے اور آخر وقت (میں) معافی (کا ذریعہ) ہے) اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، عائشہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۶۲. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ إِذَا أَنْتَ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أُمِّ فَرْوَةَ لَا يُرْوٰى إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاضْطَرَبُوْا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں "مجھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرو۔ (۱) نماز کا جب وقت ہو جائے، (۲) جنازہ جب حاضر ہو۔ (۳) بیوہ کیلئے جب رشتہ مل جائے امام ترمذی فرماتے ہیں ام فروہ کی یہ حدیث صرف عبداللہ بن عمر عمری کے واسطہ سے مروی ہے اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔

۱۶۳. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ

ابو عمرو شیبانی کہتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابن مسعود

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ عَنِ الْوَلِیْدِ الْعَیْزَارِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ سَاَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰی مَوَاقِیْتِهَا قُلْتُ وَمَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَی الْمَسْعُوْدِیُّ وَشُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ الْعَیْزَارِ هٰذَا الْحَدِیْثَ۔

رضی اللہ عنہ سے عرض کیا "کونسا عمل افضل ہے"؟ آپ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا حضور نے فرمایا "اپنے وقت پر نماز ادا کرنا" فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "یارسول اللہ! اور کیا چیز؟" آپ نے فرمایا "ماں باپ کے ساتھ نیکی" میں نے عرض کیا "اور کیا؟ فرمایا "اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا"، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے مسعودی، شعبہ، شیبانی اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث ولید بن عیزار سے روایت کی ہے۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَالْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی فَضْلِ اَوَّلِ الْوَقْتِ عَلٰی اٰخِرِهٖ اِخْتِیَارُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ یَکُوْنُوْا یَخْتَارُوْنَ اِلَّا مَا هُوَ اَفْضَلُ وَلَمْ یَکُوْنُوْا یُدَاوِمُوْنَ عَلٰی تَرْکِ الْفَضْلِ وَکَانُوْا یُصَلُّوْنَ فِیْ اَوَّلِ الْوَقْتِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ الْوَلِیْدِ الْمَکِّیُّ عَنِ الشَّافِعِیِّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر دو مرتبہ بھی نماز آخر وقت میں نہیں پڑھی"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں نماز کا اول وقت افضل ہے اور آخر وقت کی بہ نسبت اول وقت کی فضیلت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا عمل دلیل ہے کیونکہ آپ ہمیشہ افضل عمل ہی کو اختیار فرماتے اور فضیلت کو ترک نہ فرماتے۔ آپ اول وقت میں نماز پڑھتے تھے، ابو ولید کی نے امام شافعی سے اسی طرح بیان کیا۔

۱۳۶ بَابُ مَا جَاءَ فِی السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

نماز عصر کے وقت سے سہو

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ بُرَیْدَةَ وَنَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِیَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِیُّ اَیْضًا عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے نماز عصر رہ گئی گویا کہ اس کی اولاد اور مال ہلاک ہوگئے اس باب میں حضرت بریدہ اور نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے زہری نے بھی اسے بواسطہ سالم ان کے والد سے روایت کیا۔

۱۳۷ بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَعْجِیْلِ الصَّلٰوةِ اِذَا اَخَّرَهَا الْاِمَامُ

اس وقت نماز جلدی پڑھ لے جب امام تاخیر کرے

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی الْبَصْرِیُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابوذر! میرے بعد کچھ امراء ہوں گے۔ جو

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَاذَرٍّ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَصَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا فَاِنْ صَلَّیْتَ لِوَقْتِھَا کَانَتْ لَکَ نَافِلَۃً وَاِلَّا کُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَکَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَھُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ یُصَلِّیَ الرَّجُلُ الصَّلٰوۃَ لِمِیْقَاتِھَا اِذَا اَخَّرَھَا الْاِمَامُ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَعَ الْاِمَامِ وَالصَّلٰوۃُ الْاُوْلٰی ھِیَ الْمَکْتُوْبَۃُ عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَاَبُوْعِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ اسْمُہٗ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ حَبِیْبٍ۔

نماز کو (مختار وقت سے) مؤخر کر کے پڑھیں گے لہٰذا تم وقت پر نماز ادا کرنا پس اگر تو نے وقت پر (امام کے ساتھ) نماز ادا کر لی تو یہ نفل ہو جائیں گے ورنہ تو نے (کم از کم) اپنی نماز کو محفوظ کر لیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے، کئی علماء کا یہی قول ہے کہ جب امام نماز میں تاخیر کرے تو وقت پر نماز پڑھ لی جائے، پھر امام کے ساتھ نماز ادا کی جائے پہلی نماز فرض شمار ہوگی۔ ابو عمر جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔

باب ۱۲۸ مَاجَاءَ فِی النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوۃِ

نماز سے سو جانے کا حکم

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ ذَکَرُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَوْمَھُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقْظَۃِ فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْھَا فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ مَرْیَمَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَجُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَاَبِیْ جُحَیْفَۃَ وَعَمْرِو بْنِ اُمَیَّۃَ الضَّمْرِیِّ وَذِیْ خَیْرٍ وَھُوَ ابْنُ اَخِی النَّجَاشِیِّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ قَتَادَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الرَّجُلِ یَنَامُ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَوْ یَنْسَاھَا فَیَسْتَیْقِظُ اَوْ یَذْکُرُ وَھُوَ فِیْ غَیْرِ وَقْتِ صَلٰوۃٍ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ عِنْدَ غُرُوْبِھَا فَقَالَ بَعْضُھُمْ یُصَلِّیْھَا اِذَا اسْتَیْقَظَ وَذَکَرَ وَاِنْ کَانَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ عِنْدَ غُرُوْبِھَا وَھُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَالشَّافِعِیِّ وَمَالِکٍ وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَا یُصَلِّیْ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبَ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے صحابہ کرام نے بارگاہِ رسالت میں نماز سے سو جانے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا (در) سو جانے میں نہیں بلکہ جاگنے میں ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو نماز (کا پڑھنا) بھول جائے، یا وہ نماز سے سو جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے اس باب میں حضرت ابن مسعود ابومریم، عمران بن حصین، جبیر بن مطعم، ابوجحیفہ، عمرو بن امیہ ضمری اور ذی خیر (نجاشی کا بھتیجا) رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو بیدار ہونے یا یاد آنے کے وقت نماز کا وقت نہ ہو مثلاً طلوع شمس یا غروب آفتاب کا وقت ہو تو بعض کے نزدیک اسی وقت ادا کرے، امام احمد، اسحٰق، شافعی اور مالک رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور بعض علماء نے فرمایا سورج کے نکل آنے یا غروب ہو جانے کے بعد پڑھے۔

باب ۱۲۹ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ یَنْسَی الصَّلٰوۃَ

نماز بھولنے والا کیا کرے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَبُوعِيسٰى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ يُصَلِّيهَا مَتٰى ذَكَرَهَا فِي وَقْتٍ أَوْ فِي غَيْرِ وَقْتٍ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَيُرْوٰى عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ نَامَ عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَاسْتَيْقَظَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلٰى هٰذَا وَأَمَّا أَصْحَابُنَا فَذَهَبُوا إِلٰى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيطَالِبٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی نماز (پڑھنا) بھول جائے، یاد آتے ہی ادا کرے۔ اس باب میں حضرت سمرہ اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب کوئی نماز بھول جائے تو یاد آتے ہی وقت ہو یا نہ ہو پڑھ لے امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے حضرت ابوبکرہ سے مروی ہے کہ وہ نماز عصر سے سو گئے غروب آفتاب کیوقت بیدار ہوئے اور نماز ادا نہ کی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا امام ترمذی فرماتے ہیں اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے جبکہ ہمارے اصحاب (شافعی مسلک رکھنے والوں) نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قول کو اختیار کیا ہے۔

۱۳۰ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوتُهُ الصَّلَوَاتُ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

کئی نمازیں قضاء ہو جائیں تو کس سے ابتداء کرے

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُوعِيسٰى حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بَأْسٌ إِلَّا أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْفَوَائِتِ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ إِذَا قَضَاهَا وَإِنْ لَمْ يُقِمْ أَجْزَأَهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

حضرت ابوعبیدہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں انہوں نے (عبداللہ ابن مسعود) نے فرمایا مشرکوں نے جنگ خندق کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے مصروف رکھا (یعنی خندق کھودنے کے باعث چار نمازیں وقت پر نہ پڑھی جا سکیں) یہانتک کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اذان اور اقامت کہی آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی پھر اقامت کہی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی آپ نے مغرب کی نماز ادا فرمائی پھر اقامت کہی آپ نے عشاء کی نماز پڑھی اس باب میں حضرت ابوسعید و جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت میں سند کے لحاظ سے کوئی حرج نہیں البتہ ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سماع نہیں کیا یہی مسلک علماء نے فوت شدہ نمازوں میں اختیار کیا ہے کہ فوت شدہ نمازوں میں سے ہر ایک کے لئے تکبیر کہے اور اگر نہ کہے تو بھی جائز ہے

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ خندق والے دن (غزوۂ احزاب میں) کفار کو برا بھلا کہنے لگے اور عرض کیا "یا رسول اللہ! میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی اور سورج ڈوب رہا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے بھی نہیں پڑھی فرماتے ہیں پھر ہم وادیٔ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَنَزَلَ بَطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بطحان میں اترے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے وضو کیا، پھر حضور صلے اللہ علیہ نے غروب آفتاب کے بعد نماز عصر ادا کی اور پھر مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اَنَّهَا الْعَصْرُ

صلوٰۃ وسطی، نماز عصر ہے

۱۷۱. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں وسطیٰ نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

۱۷۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ وَاَبُو النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَمُرَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَائِشَةُ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صلوٰۃ وسطی" سے مراد نماز عصر ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت علی، عائشہ حفصہ، ابوہریرہ اور ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن اسماعیل بخاری نے علی بن عبداللہ کا قول نقل کیا کہ حضرت سمرہ سے حسن کی روایت حسن ہے اور انہیں سماع حاصل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے سمرہ کی حدیث حسن ہے اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا یہی قول ہے حضرت زید بن ثابت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد ظہر کی نماز ہے جبکہ حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے نزدیک اس سے مراد صبح کی نماز ہے۔

۱۷۳. حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَ الْعَقِيْقَةِ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قُرَيْشِ بْنِ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيٌّ وَسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيْحٌ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

حبیب بن شہید کہتے ہیں مجھے محمد بن سیرین نے کہا کہ حضرت حسن سے پوچھو انہوں نے حدیث عقیقہ کس سے سُنی (فرماتے ہیں) میں نے ان سے پوچھا انہوں نے جواب دیا میں نے سمرہ بن جندب سے سُنی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے امام بخاری نے علی بن عبداللہ اور قریش بن انس کے واسطے سے خبر دی ہے امام بخاری، علی کا قول نقل کرتے ہیں کہ حدیث سمرہ صحیح ہے اور اسی سے انہوں نے استدلال بھی کیا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَزَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَالصُّنَابِحِيِّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَيَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الصَّلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَأَمَّا الصَّلَوَاتُ الْفَوَائِتُ فَلَا بَأْسَ أَنْ تُقْضٰى بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ أَبِي الْعَالِيَةِ إِلَّا ثَلٰثَةَ أَشْيَاءَ حَدِيثَ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَحَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى حَدِيثَ عَلِيٍّ الْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ.

عصر اور صبح کے بعد نماز پڑھنا منع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے کئی صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی ہیں (رضی اللہ عنہم) اور وہ میرے نزدیک محبوب ترین ہیں، سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک (نفلی) نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابن مسعود، ابو سعید، عقبہ بن عامر، ابو ہریرہ، ابن عمر، سمرہ بن جندب، سلمہ بن اکوع، زید بن ثابت، عبداللہ بن عمرو، معاذ بن عفراء، صنابحی (صنابحی کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں) عائشہ، کعب بن مرہ، ابو امامہ، عمرو بن عبسہ، یعلیٰ ابن امیہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عباس کی حضرت عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور بعد کے فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک نماز (نوافل) پڑھنا منع ہے البتہ قضاء نمازیں ان دونوں وقت میں پڑھ سکتا ہے، علی بن مدینی کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے شعبہ کے واسطہ سے کہا ہے کہ قتادہ نے ابو العالیہ سے صرف تین حدیثیں سنی ہیں ایک حدیث عمر کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد طلوع آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ دوسری حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں، تیسری حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قاضی تین ہیں۔

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد نماز پڑھنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِاَنَّهٗ اَتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهٗ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَمَيْمُوْنَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهٰذَا اِخْتِلَافُ مَا رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَصَحُّ حَيْثُ قَالَ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَحْوُ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ رِوَايَاتٌ رُوِيَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَخَلَ عَلَيْهَا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَرُوِيَ عَنْهَا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَالَّذِيْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اِلَّا مَا اسْتُثْنِيَ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلَ الصَّلٰوةِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَعْدَ الطَّوَافِ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةٌ فِيْ ذٰلِكَ وَقَدْ قَالَ بِهٖ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ الصَّلٰوةَ بِمَكَّةَ اَيْضًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ وَبَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں کیونکہ آپ کے پاس مال آیا اور آپ (اس کی تقسیم کے باعث) ظہر کے دو سنتیں نہ پڑھ سکے، لہٰذا انہیں عصر کے بعد پڑھا پھر (دوبارہ) کبھی آپ نے ان کو اس وقت نہیں پڑھا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ام سلمہ، میمونہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے اور کئی راویوں سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، اور یہ اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور حضرت ابن عباس کی حدیث اصح ہے کہ آپ نے فرمایا حضور نے پھر کبھی ایسا نہیں کیا۔ حضرت زید بن ثابت سے حدیث ابن عباس کے ہم معنی روایت منقول ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس باب میں کئی روایات منقول ہیں۔ آپ فرماتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد میرے ہاں تشریف لاتے دو رکعتیں ادا فرماتے حضرت عائشہ سے بواسطہ ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر اور صبح کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا، جب تک کہ سورج طلوع یا غروب نہ ہو جائے، اکثر علماء کا اجماع ہے کہ ان دونوں وقتوں میں نماز (نفل) پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ مکہ مکرمہ میں طواف کے بعد کی اجازت مستثنیٰ ہے کیونکہ اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہے بعض صحابہ کرام اور بعد کے فقہاء یہی فرماتے ہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق کا بھی یہی قول ہے جبکہ بعض صحابہ کرام اور بعد کے فقہاء کے نزدیک مکہ مکرمہ میں بھی ان دو اوقات میں نماز مکروہ ہے، سفیان ثوری، مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۳۴ ماجاء فی الصلوٰۃ قبل المغرب

۱۷۶۔ حدثنا ھناد ونا وکیع عن کھمس بن الحسین عن عبداللہ بن بریدۃ عن عبداللہ بن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین کل اذانین صلوٰۃ لمن شاء وفی الباب عن عبداللہ ابن الزبیر قال ابوعیسیٰ حدیث عبداللہ بن مغفل حدیث حسن صحیح وقد اختلف اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ قبل المغرب فلم یر بعضھم الصلوٰۃ قبل المغرب وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھم کانوا یصلون قبل صلوٰۃ المغرب رکعتین بین الاذان والاقامۃ وقال احمد واسحاق ان صلاھا فحسن فھذا عندھما علی الاستحباب۔

مغرب سے پہلے نماز

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو اذانوں (اقامت واذان) کے درمیان نماز (کی اجازت) ہے جو چاہے (پڑھے) اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن صحیح ہے مغرب کی نماز سے پہلے (اذان کے بعد) نماز پڑھنے میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک نہیں پڑھنی چاہیئے جبکہ کئی صحابہ کرام سے روایت ہے کہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں "پڑھ لے تو اچھا ہے" اور یہ ان کے نزدیک مستحب ہے۔

باب ۳۵ ماجاء فیمن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس۔

۱۷۷۔ حدثنا الانصاری ونا معن ونا مالک بن انس عن زید بن اسلم عن عطاء ابن یسار وعن بسر بن سعید وعن الاعرج یحدثونہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک من الصبح رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک من العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر وفی الباب عن عائشۃ قال ابوعیسیٰ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وفیہ یقول اصحابنا والشافعی واحمد واسحٰق ومعنیٰ ھذا الحدیث عندھم لصاحب العذر مثل الرجل ینام عن الصلوٰۃ او ینساھا فیستیقظ ویذکر عند طلوع الشمس وعند غروبھا۔

جس آدمی کو غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت مل جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طلوع آفتاب سے قبل صبح کی ایک رکعت پالے اس نے صبح پالی اور جس کو غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت مل جائے اس نے عصر کو پالیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی کی حدیث حسن صحیح ہے، ہمارے اصحاب، امام شافعی احمد اور اسحٰق یہی کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک حدیث کا حکم اصحاب عذر کے لئے ہے مثلاً کوئی شخص سو گیا یا بھول گیا اور طلوع وغروب کے وقت بیدار ہوا یا اسے نماز یاد آگئی۔

باب ۳۶ ماجاء فی الجمع بین الصلوٰتین

۱۷۸۔ حدثنا ھناد ونا ابومعاویۃ عن الاعمش عن حبیب

دو نمازوں کو جمع کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY

ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ قَالَ فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ بِذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعَبْدُ اللهِ ابْنُ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيُّ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ هَذَا.

۱۷۹. حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ أَتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَنَشٌ هَذَا هُوَ أَبُو عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ وَهُوَ حَنَشُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِلَّا فِي السَّفَرِ أَوْ بِعَرَفَةَ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ لِلْمَرِيضِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْمَطَرِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَلَمْ يَرَ الشَّافِعِيُّ لِلْمَرِيضِ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ شریف میں دو نمازوں ظہر اور عصر نیز مغرب اور عشاء کو جمع کیا، حالانکہ نہ تو حالت خوف تھی اور نہ ہی بارش، سعید بن جبیر فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا۔ اس سے حضور کا کیا ارادہ تھا؟ آپ نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو حرج سے بچانے کا ارادہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس آپ سے کئی طرق کیساتھ مروی ہے جابر بن زید، سعید بن جبیر اور عبداللہ بن شقیق عقیلی نے اسے روایت کیا ہے اسکے علاوہ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بلا عذر دو نمازوں کو جمع کیا وہ کبیرہ گناہ کے ایک دروازہ سے داخل ہوا امام ترمذی فرماتے ہیں حنش بن قیس (ابو علی رحبی) علماء حدیث کے نزدیک ضعیف ہے امام احمد نے اسے ضعیف قرار دیا۔ اہل علم کا اس بات پر عمل ہے کہ دو نمازیں یا تو سفر میں جمع کی جاسکتی ہیں یا میدان عرفات میں۔ بعض تابعین نے مریض کو دو نمازیں جمع کرنے کی رخصت دی ہے۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک بارش کی وجہ سے بھی دو نمازوں کو جمع کیا جاسکتا ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی مسلک ہے البتہ امام شافعی کے نزدیک بیمار کو اس بات کی اجازت نہیں[ف]

ف: دو نمازوں کو مذکورہ سبب سے جمع کیا جاسکتا ہے لیکن پہلے وقت میں دو نمازوں (مثلاً ظہر کے وقت عصر کی نماز بھی پڑھ کر

باب ۱۳۷ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ

اذان کی ابتداء

۱۸۰. حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الرُّؤْيَا حَقٌّ وَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَإِنَّهُ أَنْدَى وَأَمَدُّ صَوْتًا مِنْكَ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَكَ وَلْيُنَادِ بِذَلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ خَرَجَ إِلَى

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم بوقت صبح بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور میں نے اپنا خواب بیان کیا آپ نے فرمایا، یہ سچا خواب ہے تم حضرت بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ کیونکہ ان کی آواز تم سے بلند ہے ان کو وہ کلمات بتاتے جاؤ جو آپ کو (خواب میں) بتائے گئے اور وہ ان کلمات کے ساتھ لوگوں کو نماز کی طرف بلائیں، راوی فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال کی اذان سنی تو سیدھے حضور صلی اللہ

ف: دو نمازوں (ظہر) کو ظہر کے آخر وقت میں پڑھی جائے اور عصر کو عصر کے اول وقت میں پڑھا جائے اس طرح یہ دونوں ایک ہی وقت میں اکٹھی نظر آئینگی لیکن درحقیقت دونوں اپنے اپنے وقت میں پوری ہیں اضطرار کا مسئلہ ۱۲ (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُرُّ إِزَارَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَذٰلِكَ أَثْبَتُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَتَمَّ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَأَطْوَلَ وَذَكَرَ فِيْهِ قِصَّةَ الْأَذَانِ مَثْنٰى وَالْإِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ وَيُقَالُ ابْنُ عَبْدِ رَبٍّ وَلَا نَعْرِفُ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يَصِحُّ إِلَّا الْحَدِيْثَ الْوَاحِدَ فِي الْأَذَانِ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ لَهٗ أَحَادِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادٰى بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ۔

علیہ وسلم کیطرف چل پڑے (جلدی کیوجہ) آپ اپنی چادر کو گھسیٹتے جارہے تھے اور کہہ رہے تھے یارسول اللہ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپکو دین حق دیکر بھیجا میں نے بھی اسیطرح کا خواب دیکھا ہے راوی کہتے ہیں اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے یہ زیادہ مضبوط ہوگئی ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن زید کی حدیث حسن صحیح ہے ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحٰق کے واسطہ سے یہی حدیث، مکمل اور طویل ذکر کی ہے اور اسمیں اذان کا واقعہ ذکر کیا ہے اور اس میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور تکبیر کے ایک ایک مرتبہ کا بھی ذکر ہے عبداللہ بن زید سے ابن عبد ربہ مراد ہیں جنکو عبد رب بھی کہا جاتا ہے ان سے حدیث اذان کے علاوہ کوئی دوسری صحیح حدیث ہم نہیں جانتے عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی (عباد بن تمیم کے چچا) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب لوگ مدینہ طیبہ میں آئے تو باہم جمع ہو کر اوقاتِ نماز کا اندازہ لگالیا کرتے تھے ان کو بلانے کا کوئی انتظام نہ تھا ایک دن انہوں نے باہم مشورہ کیا بعض نے کہا عیسائیوں کیطرح ناقوس بنالیں (ایک بڑی اور ایک چھوٹی لکڑی) بعض نے کہا یہودیوں کی طرح کا ایک سینگ رکھ لیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم کوئی آدمی مقرر نہیں کرلیتے جو نماز کے لئے پکارے راوی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال اٹھو! اور لوگوں کو نماز کے لئے پکارو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث، ابن عمر کی حدیث کی بہ نسبت حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۳۸ مَا جَاءَ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الْأَذَانِ

اذان میں ترجیع

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ وَجَدِّيْ جَمِيْعًا عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْعَدَهٗ وَأَلْقٰى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ إِبْرَاهِيْمُ مِثْلَ أَذَانِنَا قَالَ بِشْرٌ فَقُلْتُ لَهٗ أَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْأَذَانَ بِالتَّرْجِيْعِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ فِي الْأَذَانِ

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹھایا اور اذان کا ایک حرف ایک حرف سکھایا۔ ابراہیم کہتے ہیں "ہماری اذان کی طرح" بشر کہتے ہیں میں نے کہا مجھے بھی بتائیں پس انہوں نے ترجیع کے ساتھ اذان بیان کی۔ امام ترمذی کہتے ہیں، اذان کے بارے میں ابو محذورہ کی حدیث صحیح ہے اور کئی طرق سے آپ سے مروی ہے مکہ مکرمہ میں اسی پر عمل ہے اور یہی امام شافعی کا مسلک ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ بِمَكَّةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

ف: ترجیع کے معنی کلمات شہادت کو پہلے پست آواز اور پھر بلند آواز سے کہنا ہے علماء احناف فرماتے ہیں کہ اذان میں ترجیع نہیں حضرت عبداللہ بن زید آہستہ آہستہ کلمات بولتے جاتے تھے اور حضرت بلال بلند آواز سے اذان کہتے اس لئے یہ صرف اس وقت محض تعلیم کے لئے تھا (مترجم)

۱۸۳. حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَفَّانُ نَا هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ مَحْذُوْرَةَ اسْمُهٗ سَمُرَةُ بْنُ مُغِيْرٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا فِي الْاَذَانِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُفْرِدُ الْاِقَامَةَ.

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں، اذان انیس کلمات اور تکبیر سترہ کلمات سکھائی، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابومحذورہ کا نام سمرہ بن مغیر ہے، بعض علماء نے اس پر عمل کیا ہے، ابومحذورہ سے ہی روایت ہے کہ وہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہتے تھے۔

بَابُ ۳۹ مَا جَاءَ فِيْ اِفْرَادِ الْاِقَامَةِ

کلماتِ اقامت ایک ایک بار کہنا

۱۸۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم دیا گیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے اور امام مالک، شافعی، احمد اور اسحٰق کا بھی یہی مسلک ہے۔

بَابُ ۴۰ مَا جَاءَ فِيْ اَنَّ الْاِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى

اقامت کے کلمات دو دو بار کہنا

۱۸۵. حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَاَى الْاَذَانَ فِي الْمَنَامِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ تھی (یعنی کلمات دو دو مرتبہ) امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن زید کی حدیث کو اعمش نے بواسطہ عمرو بن مرہ اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حالت خواب میں اذان دیکھی اور یہی حدیث اس دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے شعبہ نے بواسطہ عمرو بن مرہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اصحابہ کرام

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ ثَنَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ زَیْدٍ رَاَی الْاَذَانَ فِی الْمَنَامِ وَھٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ الْاَذَانُ مَثْنٰی مَثْنٰی وَالْاِقَامَۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی وَبِہٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَاَھْلُ الْکُوْفَۃِ۔

سے روایت کی یہ حدیث اس حدیث کی بنسبت صحیح ہے جس میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بلاواسطہ عبداللہ بن زید سے روایت کی ہے کیونکہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو عبداللہ بن زید سے سماع حاصل نہیں بعض علماء فرماتے ہیں اذان اور اقامت دونوں کے کلمات دو دو مرتبہ ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ (امام اعظم ابوحنیفہ اور آپ کے متبعین رحمہم اللہ) کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۴۱ مَا جَاءَ فِی التَّرَسُّلِ فِی الْاَذَانِ

اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُعَلِّیْ بْنُ اَسَدٍ نَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ وَھُوَ صَاحِبُ السِّقَاءِ نَا یَحْیٰی بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ یَا بِلَالُ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِیْ اَذَانِکَ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَیْنَ اَذَانِکَ وَاِقَامَتِکَ قَدْرَ مَا یَفْرُغُ الْاٰکِلُ مِنْ اَکْلِہٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِہٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِہٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اے بلال! جب تم اذان کہو تو کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہو اور اقامت کہتے ہوئے جلدی جلدی کہو اور اذان و اقامت کے درمیان اتنا وقفہ کرو کہ کھانا کھانے والا کھانے سے، پانی پینے والا پینے سے اور قضائے حاجت کو جانے والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے اور مجھے دیکھے بغیر نماز کے لئے کھڑے نہ ہو۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُنْعِمِ نَحْوَہٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَھُوَ اِسْنَادٌ مَجْھُوْلٌ۔

عبد بن حمید نے بواسطہ یونس بن محمد، عبدالمنعم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو ہم صرف اسی سند یعنی عبدالمنعم کی روایت سے پہچانتے ہیں اور وہ مجہول سند ہے۔

باب ۱۴۲ مَا جَاءَ فِی اِدْخَالِ الْاِصْبَعِ الْاُذُنَ عِنْدَ الْاَذَانِ

اذان دیتے ہوئے کانوں میں انگلیاں ڈالنا

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ بِلَالًا یُؤَذِّنُ وَیَدُوْرُ وَیُتْبِعُ فَاہُ ھٰھُنَا وَاِصْبَعَاہُ فِیْ اُذُنَیْہِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّۃٍ لَہٗ حَمْرَاءَ اَرَاہُ قَالَ مِنْ اُدُمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَیْنَ یَدَیْہِ بِالْعَنَزَۃِ فَرَکَزَھَا بِالْبَطْحَاءِ فَصَلّٰی اِلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْہِ الْکَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ کَاَنِّیْ

حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے راوی ہیں وہ کہتے ہیں میں نے حضرت بلال کو دیکھا وہ اذان کہہ رہے تھے اور اپنے چہرے کو دائیں بائیں پھیرتے تھے آپنے کانوں میں انگلیاں ڈالی ہوئی تھیں اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، چمڑے کے بنے ہوئے ایک سرخ خیمے میں تشریف فرما تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نیزہ لیکر آپکے پاس سے نکلے اور اسے چٹیل میدان میں گاڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر منہ کر کے نماز پڑھی سامنے سے کتے اور گدھے گزر رہے تھے آپ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIE ISLAMIA ACADEMY

اَنْظُرُ اِلٰی بَرِیْقِ سَاقَیْہِ قَالَ سُفْیَانُ نُرَاہُ حِبَرَۃً قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَلَیْہِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ یُّدْخِلَ الْمُؤَذِّنُ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ فِی الْاَذَانِ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ وَفِی الْاِقَامَۃِ اَیْضًا یُدْخِلُ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَھُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِیِّ وَاَبُوْ جُحَیْفَۃَ اسْمُہٗ وَھْبُ السُّوَائِیُّ۔

سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے گویا کہ میں آپکی پنڈلیوں کی چمک (اب بھی) دیکھ رہا ہوں، حضرت سفیان ثوری کہتے ہیں ہمارا خیال ہے کہ وہ حلہ "حبری" تھا امام ترمذی فرماتے ہیں ابوجحیفہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ موذن اذان پڑھتے وقت اپنی انگلیاں کانوں میں ڈالے بعض کہتے ہیں اقامت میں بھی اسی طرح کرے، اوزاعی اس کے قائل ہیں ابوجحیفہ کا نام وہب السوائی ہے۔

باب ۱۴۳ مَا جَاءَ فِی التَّثْوِیْبِ فِی الْفَجْرِ

صبح کی نماز میں تثویب

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ نَا اَبُوْ اِسْرَائِیْلَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ بِلَالٍ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اِسْرَائِیْلَ الْمُلَائِیِّ وَاَبُوْ اِسْرَائِیْلَ لَمْ یَسْمَعْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ مِنَ الْحَکَمِ اِبْنِ عُتَیْبَۃَ قَالَ اِنَّمَا رَوَاہُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَۃَ عَنِ الْحَکَمِ اِبْنِ عُتَیْبَۃَ وَاَبُوْ اِسْرَائِیْلَ اسْمُہٗ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ وَلَیْسَ بِذٰلِکَ الْقَوِیِّ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِیْ تَفْسِیْرِ التَّثْوِیْبِ فَقَالَ بَعْضُھُمُ التَّثْوِیْبُ اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ وَھُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَکِ وَاَحْمَدَ وَقَالَ اِسْحٰقُ فِی التَّثْوِیْبِ غَیْرَ ھٰذَا قَالَ ھُوَ شَیْءٌ اَحْدَثَہُ النَّاسُ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَاسْتَبْطَاَ الْقَوْمَ قَالَ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ وَھٰذَا الَّذِیْ قَالَ اِسْحٰقُ ھُوَ التَّثْوِیْبُ الَّذِیْ کَرِھَہٗ اَھْلُ الْعِلْمِ وَالَّذِیْ اَحْدَثُوْہُ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ فَسَّرَ ابْنُ الْمُبَارَکِ وَاَحْمَدُ التَّثْوِیْبَ اَنْ یَّقُوْلَ الْمُؤَذِّنُ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَھُوَ قَوْلٌ صَحِیْحٌ وَیُقَالُ لَہُ التَّثْوِیْبُ اَیْضًا وَھُوَ الَّذِیْ اخْتَارَہُ اَھْلُ الْعِلْمِ وَرَاَوْہُ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف صبح کی نماز میں تثویب کیا کرو۔ اس باب میں حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بلال کو ہم صرف ابواسرائیل ملائی کی روایت سے جانتے ہیں اور ابواسرائیل کو حکم بن عتیبہ سے سماع حاصل نہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابواسرائیل نے حسن بن عمارہ کے واسطہ سے حکم بن عتیبہ سے روایت کی ہے ابواسرائیل کا نام اسماعیل بن ابواسحٰق ہے اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ تثویب کی تفسیر میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں، تثویب، صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنے کا نام ہے، ابن مبارک اور احمد کا یہی قول ہے امام اسحٰق تثویب کے بارے میں کچھ اور کہتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ ایک ایسا کام ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں نے شروع کیا کیونکہ جب مؤذن اذان دیتا تو لوگ (مسجد کو جانے میں) تاخیر کرتے تو پھر مؤذن اذان و اقامت کے درمیان کہتا "قد قامت الصلوٰۃ" حی علی الصلوٰۃ" اور حی علی الفلاح" (نماز کھڑی ہوگئی، نماز کی طرف آؤ اور بھلائی کی طرف آؤ) امام ترمذی فرماتے یہ تثویب جو امام اسحٰق نے بیان کی اسے علماء نے مکروہ کہا اور یہ بدعت ہے، ابن مبارک اور احمد نے تثویب کی جو تفسیر کی ہے کہ موذن، صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہے یہ قول صحیح ہے اسی کو تثویب کہا جاتا ہے اور بعض علماء نے اسے ہی پسند فرمایا اور جائز کیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہا کرتے تھے حضرت مجاہد سے

www.waseemziyai.com
WAQAZUL QOMIL ISLAMIA ACADEMY

رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ وَرُوِیَ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ مَسْجِدًا وَقَدْ اُذِّنَ فِیْہِ وَنَحْنُ نُرِیْدُ اَنْ نُّصَلِّیَ فِیْہِ فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اُخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ ھٰذَا الْمُبْتَدِعِ وَلَمْ یُصَلِّ فِیْہِ اِنَّمَا کَرِہَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ التَّثْوِیْبَ الَّذِیْ اَحْدَثَہُ النَّاسُ بَعْدُ۔

روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا اذان ہو چکی تھی اور ہم نماز پڑھنا چاہتے تھے مؤذن نے تثویب کہی تو حضرت عبداللہ بن عمر مسجد سے باہر تشریف لے آئے اور فرمایا ہمیں اس بدعتی کے پاس سے لے چلو اور آپ نے نماز نہ پڑھی (امام ترمذی فرماتے ہیں) اس تثویب کو حضرت عبداللہ بن عمر نے ناپسند کیا کیونکہ یہ بعد کے لوگوں نے شروع کی تھی۔

ف ۱: تثویب کے معنی رجوع کرنا اور اصطلاح میں اذان کے بعد دوبارہ لوگوں کو نماز کیلئے متوجہ کرنا ہیں متاخرین علماء کے نزدیک تثویب تمام نمازوں میں مستحب ہے کیونکہ یہ دور غفلت ہے اور لوگوں (زیادتی اور بیں مشغولیت کیوجہ ہے

بَابُ ۱۴۴ مَا جَاءَ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَھُوَ یُقِیْمُ

جو آدمی اذان دے وہی اقامت کہے

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا عَبْدَۃُ وَیَعْلٰی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِیَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ زِیَادِ بْنِ نُعَیْمٍ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ زِیَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِیِّ قَالَ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاکَ صُدَاءً قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَھُوَ یُقِیْمُ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ زِیَادٍ اِنَّمَا نَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ الْاِفْرِیْقِیِّ وَالْاِفْرِیْقِیُّ ھُوَ ضَعِیْفٌ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ ضَعَّفَہٗ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ وَغَیْرُہٗ قَالَ اَحْمَدُ لَا اَکْتُبُ حَدِیْثَ الْاِفْرِیْقِیِّ قَالَ وَرَاَیْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یُقَوِّیْ اَمْرَہٗ وَیَقُوْلُ ھُوَ مُقَارِبُ الْحَدِیْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مَنْ اَذَّنَ فَھُوَ یُقِیْمُ۔

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے لئے اذان کہنے کا حکم دیا۔ میں نے اذان کہی پھر جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا تمہارے بھائی صدائی نے اذان کہی ہے اور جو اذان کہے وہی اقامت بھی کہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں زیاد کی (اس) حدیث کو ہم صرف افریقی کے واسطہ سے جانتے ہیں اور افریقی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا۔ امام احمد فرماتے ہیں میں افریقی کی روایت کو نہیں لکھتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری کو دیکھا وہ افریقی کی تقویت فرماتے تھے اور کہتے وہ مقارب الحدیث ہے اکثر علماء کا اس مسئلہ پر عمل ہے کہ جو اذان کہے وہ اقامت کہے۔

ف ۲: مؤذن کی اجازت اور رضامندی سے ہر شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے حدیث میں بلا اجازت و رضامندی کی ممانعت ہے

بَابُ ۱۴۵ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْاَذَانِ بِغَیْرِ وُضُوْءٍ

بے وضو اذان دینا مکروہ ہے

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ یَحْیٰی عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّیٌٔ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا، صرف باوضو شخص ہی اذان کہے،

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یُنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ اِلَّا الْمُتَوَضِّیُٔ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَھٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ

ابن شہاب کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز کے لئے وہی ندا دے جو باوضو ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے حضرت ابوہریرہ کی وہ روایت

ف ۳: نماز میں سستی کرتے ہیں اسکے لئے الفاظ متعین نہیں بلکہ جس لفظ میں جو الفاظ معروف ہوں استعمال کئے جاسکتے ہیں جسطرح ہمارے ہاں نماز سے چند منٹ پہلے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کیساتھ تثویب کی جاتی ہے یہ نہایت ہی اچھا طریقہ ہے (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَرْفَعْهُ ابْنُ وَهْبٍ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالزُّهْرِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْاَذَانِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَكَرِهَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاِسْحَاقُ وَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ.

جسے ابن وہب نے مرفوعاً بیان نہیں کیا، وہ ولید بن مسلم کی روایت کی بنسبت اصح ہے نہ ہری کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں ہے بے وضو اذان کہنے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مکروہ ہے امام شافعی اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے جبکہ بعض علماء نے رخصت دی ہے سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام احمد کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ۴۶ مَا جَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ اَحَقُّ بِالْاِقَامَةِ

امام، اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا اِسْرَائِيْلُ اَخْبَرَنِيْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيْمُ حَتّٰى اِذَا رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَرَاهُ وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَحَدِيْثُ سِمَاكٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهٰكَذَا قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّ الْمُؤَذِّنَ اَمْلَكُ بِالْاَذَانِ وَالْاِمَامُ اَمْلَكُ بِالْاِقَامَةِ.

سماک بن حرب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن، اقامت میں تاخیر کرتا یہاں تک کہ جب آپ کو آتے ہوئے دیکھتا تو نماز کے لئے اقامت کہتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں جابر بن سمرہ کی حدیث حسن ہے۔ اور سماک کی روایت کو ہم صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء کا یہی مسلک ہے کہ مؤذن، اذان کا زیادہ مالک ہے۔ اور امام اقامت کا زیادہ حقدار ہے۔

بَابُ ۴۷ مَا جَاءَ فِي الْاَذَانِ بِاللَّيْلِ

رات کو اذان کہنا

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَاُنَيْسَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَسَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْاَذَانِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ اَجْزَاَهُ وَلَا يُعِيْدُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذَّنَ بِاللَّيْلِ اَعَادَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

حضرت سالم اپنے والد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حضرت بلال رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں پس تم ابن ام مکتوم کی اذان سننے تک کھایا پیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ انیسہ، انس، ابوذر اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے علماء کا رات کو اذان دینے میں اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں اگر رات کو ہی (صبح کی) اذان دے دی جائے تو جائز ہے لوٹائی نہ جائے۔ امام مالک، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک رات کو دی ہوئی اذان لوٹائی جائے۔ سفیان ثوری کا یہی مسلک ہے حماد بن سلمہ نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMIC ISLAMIA ACADEMY

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ بِلَيْلٍ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنَادِيَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَرَوٰى عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ اَذَّنَ بِلَيْلٍ فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ يُعِيْدَ الْاَذَانَ وَهٰذَا لَا يَصِحُّ لِاَنَّهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ مُنْقَطِعٌ وَلَعَلَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ اَرَادَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَالصَّحِيْحُ رِوَايَةُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَلَوْ كَانَ حَدِيْثُ حَمَّادٍ صَحِيْحًا لَمْ يَكُنْ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنًى اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَاِنَّمَا اَمَرَهُمْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ فَقَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ وَلَوْ اَنَّهٗ اَمَرَهٗ بِاِعَادَةِ الْاَذَانِ حِيْنَ اَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لَمْ يَقُلْ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَوْ اَخْطَاءَ فِيْهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.

بواسطہ ایوب و نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلال رات کو ہی اذان دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ اذان کہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ بندہ (حضرت بلال) وقتِ اذان سے غافل ہوگیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح روایت وہ ہے جسے عبید اللہ بن عمر و دیگر نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلال رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں لہٰذا ابن ام مکتوم کی اذان تک کھایا پیا کرو۔ عبد العزیز بن ابو روادنے نافع سے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے موذن نے ایک مرتبہ رات کو ہی اذان دے دی تو آپ نے لوٹانے کا حکم دیا۔ اور یہ صحیح نہیں کیونکہ نافع نے حضرت عمر سے بلا واسطہ بیان کیا۔ رحالانکہ درمیان میں واسطہ ہے) شاید حماد بن سلمہ نے ابن عمر کا اثر ہی مراد لیا ہو۔ صحیح روایت وہ ہے جسے عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع کے واسطہ سے اور زہری نے بواسطہ سالم حضرت ابن عمر سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اگر حماد کی روایت صحیح ہوتی تو اس حدیث کا کوئی مطلب نہ ہوتا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلال رات کو ہی اذان دے دیا کرتے ہیں" یعنی ان کی عادت ہی یہ ہے اگر آپ لوٹانے کا حکم فرماتے تو یہ نہ کہتے کہ وہ رات کو ہی اذان دے دیا کرتے ہیں، علی بن مدینی کہتے ہیں۔ حماد بن سلمہ کی روایت غیر محفوظ ہے اور اس میں حماد بن سلمہ سے خطا واقع ہوئی ہے۔

باب ۱۴۶ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ

اذان کے بعد مسجد سے نکلنا مکروہ ہے

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

حضرت ابو الشعثاء سے روایت ہے کہ ایک آدمی عصر کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَآءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِيْهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ لَا يَخْرُجَ اَحَدٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ اَوْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ وَيُرْوٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَخْرُجُ مَالَمْ يَاْخُذِ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰذَا عِنْدَنَا لِمَنْ لَهٗ عُذْرٌ فِي الْخُرُوْجِ مِنْهُ وَاَبُو الشَّعْثَآءِ اِسْمُهٗ سُلَيْمُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَهُوَ وَالِدُ اَشْعَثِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ وَقَدْ رَوٰى اَشْعَثُ بْنُ اَبِي الشَّعْثَآءِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْهِ

اذان کے بعد مسجد سے باہر گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا" اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابوہریرہ حسن صحیح حدیث ہے صحابہ کرام اور بعد کے فقہاء کا اسی مسئلے پر عمل ہے کہ کوئی شخص اذان کے بعد بلا عذر باہر نہ جائے، بے وضو ہونا، یا کوئی ضروری کام عذر ہے ابراہیم نخعی فرماتے ہیں، اقامت سے پہلے پہلے جا سکتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یہ اس کے لئے ہے جو باہر جانے کے لئے (معقول) عذر رکھتا ہو، ابوالشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے، اور وہ اشعث بن ابوالشعثاء کا والد ہے، اشعث نے بھی یہ حدیث اپنے والد ابوالشعثاء سے روایت کی ہے۔

باب ۱۴۹ مَاجَاءَ فِي الْاَذَانِ فِي السَّفَرِ

سفر میں اذان کہنا

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِيْ فَقَالَ لَنَا اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اِخْتَارُوا الْاَذَانَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تُجْزِي الْاِقَامَةُ اِنَّمَا الْاَذَانُ عَلٰى مَنْ يُرِيْدُ اَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اور میرا چچازاد بھائی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم سفر کرو تو اذان کہو، اقامت کہو اور تم میں سے بڑا امام بنے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے، انہوں نے سفر میں اذان کو پسند کیا بعض کہتے ہیں اقامت کافی ہے، کیونکہ اذان اس کے لئے ہے جو لوگوں کو جمع کرنا چاہتا ہو۔ پہلا قول اصح ہے اور امام احمد اور اسحٰق اسی کے قائل ہیں۔

باب ۱۵۰ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْاَذَانِ

اذان کی فضیلت

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا اَبُوْتُمَيْلَةَ نَا اَحْمَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو آدمی سات سال ثواب کی نیت سے اذان کہے، اس کے لئے جہنم سے برات لکھ دی

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَثَوْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ تُمَيْلَةَ اسْمُهٗ يَحْيٰى بْنُ وَاضِحٍ وَاَبُوْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَجَابِرُ ابْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ ضَعَّفُوْهُ تَرَكَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَوْلَا جَابِرُ الْجُعْفِيُّ لَكَانَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ بِغَيْرِ فِقْهِ حَدِيْثٍ وَلَوْلَا حَمَّادٌ لَكَانَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ بِغَيْرِ

جاتی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابن مسعود ثوبان، معاویہ، انس، ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن عباس کی حدیث غریب ہے ابوتمیلہ کا نام یحیٰی بن واضح ہے اور ابوحمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے جابر بن زید جعفی کو علمائے حدیث نے ضعیف کہا اور یحیٰی ابن سعید و عبدالرحمٰن نے اسے چھوڑا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے جارود سے سنا انہوں نے وکیع کو کہتے ہوئے سنا کہ اگر جابر جعفی نہ ہوتا تو اہل کوفہ حدیث کے بغیر ہوتے اور اگر حماد نہ ہوتے تو اہل کوفہ بغیر فقہ کے ہوتے،

بَابُ ۱۵۱ مَا جَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ

امام ضامن ہے اور موذن امین ہے

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى نَافِعُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ اَصَحُّ وَذُكِرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ اَنَّهٗ لَمْ يَثْبُتْ حَدِيْثُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَا حَدِيْثُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ هٰذَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "امام ضامن ہے اور موذن امانتدار ہے" اے اللہ! ائمہ کی راہ نمائی فرما، اور موذنوں کو بخش دے، امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عائشہ، سہل بن سعد اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ سفیان ثوری، حفص بن غیاث اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث بواسطہ اعمش و ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اسباط بن محمد نے اعمش سے روایت کرتے ہوئے کہا میں نے ابوصالح کے واسطہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ نافع بن سلیمان نے یہ حدیث، محمد بن ابوصالح اور ابوصالح کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، میں نے ابوزرعہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوہریرہ سے ابوصالح کی روایت، حضرت عائشہ سے روایت کی نسبت سے اصح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا کہ بواسطہ ابوصالح حضرت عائشہ کی روایت اصح ہے علی بن مدینی سے مذکور ہے کہ ابوصالح کی روایت نہ تو حضرت ابوہریرہ سے ثابت ہے اور نہ حضرت عائشہ سے (رضی اللہ عنہما)۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA SADIQ

باب ۱۵۲ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

اذان سننے والا کیا کہے

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأُمِّ حَبِيْبَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعَائِشَةَ وَمُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى مَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَرَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ أَصَحُّ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان سن کر وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے اس باب میں حضرت ابو رافع، ابو ہریرہ، ام حبیبہ، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن ربیعہ، عائشہ، معاذ بن انس اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، ابو سعید کی حدیث حسن صحیح ہے، معمر اور کئی دوسرے راویوں نے اسی طرح زہری سے روایت کیا۔ عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے بھی زہری سے یہ حدیث سعید بن مسیب کے واسطہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، مالک کی روایت اصح ہے۔

باب ۱۵۳ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَأْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْأَذَانِ أَجْرًا

مؤذن کے لیے اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ إِنَّ مِنْ آخِرِ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى أَذَانِهِ أَجْرًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا أَنْ يَأْخُذَ عَلَى الْأَذَانِ أَجْرًا وَاسْتَحَبُّوْا لِلْمُؤَذِّنِ أَنْ يَحْتَسِبَ فِيْ أَذَانِهِ

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (طائف پر عامل بنا کر بھیجتے وقت) مجھ سے آخری وعدہ یہ لیا کہ میں ایسا مؤذن مقرر کروں جو اذان پر اجرت نہ لے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عثمان کی حدیث حسن ہے علماء کا اس پر عمل ہے اور انہوں نے اذان پر اجرت کو مکروہ کہا اور مؤذن کے لئے ثواب کی نیت سے اذان دینے کو مستحب قرار دیا۔

ف: متاخرین فقہاء نے لوگوں میں سستی دیکھ کر اجرت کی اجازت دی ہے اسی پر فتویٰ ہے اگر لوگ بطور خود مؤذن کو دیں تو یہ بالاتفاق جائز ہے اجرت نہیں بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۳۲ (مرتب)

باب ۱۵۴ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَاءِ

اذان کے بعد دعاء

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَكِيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنکر یہ کہے وہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ حِيْنَ يُؤَذِّنُ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا غُفِرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَيِّ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ .

ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں" اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہم اسے لیث بن سعد بواسطہ حکیم بن عبداللہ قیس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابٌ ۱۵۵ مِنْهُ اَيْضًا

عنوان بالا کا دوسرا باب

۲۰۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا نَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ غَيْرُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت واجب ہو جائے گی۔ (دعا یہ ہے) " اے اللہ! اس جامع دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں وہ مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ لیا" امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن منکدر کی حدیث کے مقابلے میں حدیث جابر حسن غریب ہے ہمیں نہیں معلوم کہ شعیب بن ابوحمزہ کے علاوہ کسی اور نے اس کو روایت کیا ہو۔

بَابٌ ۱۵۶ مَا جَاءَ فِيْ اَنَّ الدُّعَآءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

اذان واقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی

۲۰۳ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ نَا وَكِيْعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِيْ اِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَآءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا، اذان اور اقامت کے درمیان (مانگی جانے والی) دعا، رد نہیں ہوتی، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن ہے، ابو اسحٰق ہمدانی نے بھی اس کی مثل زید بن مریم کے واسطہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OOMIA ISLAMIA ACADEMY

بابُ ۱۵۸ مَا جَاءَكُمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ.

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِيْنَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِيَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهٗ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَاِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَمَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں شب معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر کم کی گئیں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی، "اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں کی بات نہیں بدلتی اور آپکے لئے ان پانچ کے بدلے میں پچاس کا ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت، طلحہ بن عبید اللہ، ابوقتادہ، ابوذر، مالک بن صعصعہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث انس حسن صحیح غریب ہے۔

بابُ ۱۵۹ فِيْ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کی فضیلت

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَنَسٍ وَحَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا، پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک، ان کے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں، جب تک کبیرہ گناہوں کا مرتکب نہ ہو۔ اس باب میں حضرت جابر، انس، اور حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

بابُ ۱۶۰ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کی فضیلت

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جماعت کے ساتھ نماز کی فضیلت اکیلے پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب معاذ بن جبل، ابوسعید، ابوہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نافع نے بھی حضرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَعَامَّةُ مَنْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالُوْا خَمْسٌ وَعِشْرِيْنَ اِلَّا ابْنَ عُمَرَ فَاِنَّهٗ قَالَ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ.

ابن عمر سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ باجماعت کی فضیلت اکیلے پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ ہے۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عام رواۃ نے پچیس درجات کا قول نقل کیا صرف حضرت ابن عمر نے، ستائیس درجات کہا ہے۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جماعت کے ساتھ نماز اکیلے پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۶۰ مَا جَاءَ فِيْمَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَا يُجِيْبُ

جو اذان سن کر جواب نہ دے

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَتِيْ اَنْ يَجْمَعُوْا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى اَقْوَامٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ ابْنِ اَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا عَلَى التَّغْلِيْظِ وَالتَّشْدِيْدِ وَلَا رُخْصَةَ لِاَحَدٍ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ لَا يَشْهَدُ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً فَقَالَ هُوَ فِي النَّارِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَمَعْنَى الْحَدِيْثِ اَنْ لَا يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ وَالْجُمُعَةَ رَغْبَةً عَنْهَا وَاسْتِخْفَافًا لِحَقِّهَا وَتَهَاوُنًا بِهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ اپنے بعض نوجوانوں کو لکڑیوں کا انبار جمع کرنیکا حکم دوں پھر نماز کا حکم فرماؤں، نماز کے لئے اقامت کہی جائے پھر ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگادوں جو نماز کیلئے حاضر نہیں ہوتے، اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابودرداء، ابن عباس، معاذ بن انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور کئی صحابہ سے مروی ہے کہ جو شخص اذان سن کر اسے قبول نہ کرے (یعنی مسجد میں نہ آئے) اسکی نماز (کامل) نہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں یہ تاکید سختی اور تنبیہ پر مبنی ہے اور کسی کیلئے بلا عذر ترک جماعت کی رخصت نہیں امام مجاہد فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا اور ساری رات نوافل ادا کرتا ہے لیکن جمعہ اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا (اسکا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا وہ جہنم میں جائیگا مجاہد فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی، جمعہ اور جماعت سے اعراض کرتے ہوئے ان کے حق کو کم سمجھتے اور ان میں سستی کرتے ہوئے حاضر نہیں ہوتا (وہ جہنمی ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۲۶۱ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ.

تنہا نماز پڑھنے والا جماعت پالے تو کیا کرے

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ نَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ انْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي أُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مِحْجَنٍ وَيَزِيدَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ يَزِيدَ ابْنِ الْأَسْوَدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالُوا إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَحْدَهُ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّهُ يُعِيدُ الصَّلٰوةَ كُلَّهَا فِي الْجَمَاعَةِ وَإِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الْمَغْرِبَ وَحْدَهُ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ قَالُوا فَإِنَّهُ يُصَلِّيهَا مَعَهُمْ وَيَشْفَعُ بِرَكْعَةٍ وَالَّتِي صَلّٰى وَحْدَهُ هِيَ الْمَكْتُوبَةُ عِنْدَهُمْ.

یزید بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج میں حاضر ہوا اور آپ کے ساتھ مسجد خیف میں صبح کی نماز پڑھی، سلام پھیرنے کے بعد آپ نے مڑکر دیکھا تو آخر میں دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جنہوں نے باجماعت نماز ادا نہیں کی تھی آپ نے فرمایا "انکو میرے پاس بلاؤ" انہیں اس حالت میں لایا گیا کہ (خوف سے) انکے کاندھے کانپ رہے تھے آپ نے فرمایا "ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے تمہیں کس چیز نے روکا" انہوں نے عرض کیا "یارسول اللہ! ہم اپنی منزل میں نماز پڑھ چکے تھے" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایسا نہ کیا کرو اگر تم اپنی منزل میں نماز پڑھ لو اور پھر مسجد میں آؤ، تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو یہ نفل ہو جائیں گے اس باب میں حضرت محجن اور یزید بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یزید بن اسود کی حدیث حسن صحیح ہے، اور متعدد علماء کا یہی قول ہے سفیان ثوری، امام شافعی، احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں جب کوئی شخص علیحدہ نماز پڑھ لے پھر جماعت کو پائے تو تمام نماز کو باجماعت لوٹائے (نفل پڑھے) اگر مغرب کی نماز اکیلے پڑھی پھر جماعت کو پایا تو ایک رکعت اور ملاکر شفع کرلے (یہ نماز نفل ہوگی) اور جو علیحدہ پڑھی فرض شمار ہوگی۔

باب ۲۶۲ مَاجَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَرَّةً.

مسجد میں دوسری جماعت کا حکم

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّاجِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلّٰى مَعَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي مُوسٰى وَالْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت نماز پڑھ چکے تھے، آپ نے فرمایا "تم میں سے کون اس کے ساتھ شریک ہوکر ثواب کی تجارت کرتا ہے ایک آدمی اٹھا اور اس کے ساتھ مل کر نماز ادا کی، اس باب میں ابوامامہ، ابوموسیٰ اور حکم بن عمیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی

ف۱: احناف کے نزدیک تین نمازوں فجر عصر اور مغرب کی نماز اگر پڑھلی تو پھر باجماعت نہیں پڑھی جائیگی کیونکہ پہلی دو نمازوں کے بعد نفل نہیں اور مغرب کے بعد نفل تو ہیں لیکن تین رکعات کا شمار نہیں (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ الْقَوْمُ جَمَاعَةً فِيْ مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيْهِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلُّوْنَ فُرَادٰى وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ يَخْتَارُوْنَ الصَّلٰوةَ فُرَادٰى .

فرماتے ہیں ابو سعید کی حدیث حسن ہے بہت سے صحابہ کرام اور تابعین اسی کے قائل ہیں کہ کسی مسجد میں دوبارہ جماعت کے قیام میں کوئی حرج نہیں، امام احمد اور اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں بعض دوسرے علماء کے نزدیک (پہلی جماعت کے بعد آنے والے لوگوں کو) اکیلے اکیلے نماز پڑھنی چاہیئے، سفیان ثوری، ابن مبارک مالک اور امام شافعی نے یہی نظریہ اختیار کیا ہے۔

بَابُ ١٦٣ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْعِشَآءِ وَالْفَجْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ

عشاء اور صبح کی جماعت کی فضیلت

٢١١ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْعِشَآءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَعَمَّارَةَ بْنِ اَبِيْ رُوَيْبَةَ وَجُنْدُبٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَبُرَيْدَةَ .

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عشاء کی جماعت میں حاضر ہونے والے کے لئے نصف رات قیام کا ثواب اور صبح و عشاء دونوں کو باجماعت پڑھنے والے کے لئے پوری رات کے قیام کا ثواب ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، ابو ہریرہ، انس، عمارہ بن ابی رویبہ، جندب، ابی بن کعب، ابو موسیٰ، اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

٢١٢ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تَخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ مَوْقُوْفًا وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ مَرْفُوْعًا .

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی، وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے پس تم اس کو اپنے ذمہ میں عہد شکن نہ سمجھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عثمان، حسن صحیح ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کے واسطہ سے بھی یہ حدیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کی گئی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مرفوعاً بھی مروی ہے،

٢١٣ . حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَحْيٰى بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ الْكَحَّالِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی تاریکیوں میں مساجد کی طرف کثرت سے جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کے حصول کی خوش خبری دو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابٌ ۶۴ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُبَيٍّ وَعَائِشَةَ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۵۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَلِلثَّانِي مَرَّةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

پہلی صف کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں کی سب سے اچھی صف پہلی صف ہے اور سب سے بری صف آخری ہے۔ جب کہ عورتوں کی بہترین صف آخری اور بری صف پہلی صف ہے اس باب میں حضرت جابر، ابن عباس، ابوسعید، ابی بن کعب، عائشہ، عرباض بن ساریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے دو مرتبہ بخشش طلب کرتے اور آپ نے فرمایا" اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کتنا اجر ہے پھر وہ اسے قرعہ اندازی کے بغیر نہ پائیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بواسطہ معن و مالک اور۔ قتیبہ نے بواسطہ مالک، سمی اور ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل حدیث روایت کی۔

بَابٌ ۶۵ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَأَى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ نُعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ إِقَامَةُ الصَّفِّ وَرُوِيَ عَنْ أَنَّهُ كَانَ يُوَكِّلُ رَجُلًا بِإِقَامَةِ الصُّفُوفِ وَلَا يُكَبِّرُ حَتَّى يُخْبَرَ

صفیں سیدھی رکھنا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں سیدھی فرمایا کرتے تھے ایک دن آپ باہر تشریف لائے تو ایک آدمی کو دیکھا جس کا سینہ آگے کو بڑھا ہوا تھا آپ نے فرمایا تمہیں لازماً اپنی صفیں سیدھی رکھنی ہونگی ورنہ ڈر ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو نہ بگاڑ دے اس باب حضرت جابر بن سمرہ، براء، جابر بن عبداللہ، انس، ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں نعمان بن بشیر کی حدیث حسن صحیح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپنے فرمایا تکمیل نماز سے صفوں کا سیدھا رکھنا بھی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ ایک شخص کو صفیں سیدھی کرنے کیلئے مقرر فرماتے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَنَّ الصُّفُوْفَ قَدِ اسْتَوَتْ وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ وَعُثْمَانَ اَنَّهُمَا كَانَا يَتَعَاهَدَانِ ذٰلِكَ وَيَقُوْلَانِ اسْتَوُوْا وَكَانَ عَلِیٌّ يَقُوْلُ تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ تَاَخَّرْ يَا فُلَانُ

استوقت تک تکبیر نہ کہتے جبتک وہ اطلاع نہ دیدیتا کہ صفیں سیدھی ہوگئی ہیں حضرت علی وعثمان رضی اللہ عنہما اس بات کا خاص خیال رکھتے اور فرمایا کرتے "صفیں سیدھی رکھو" اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے "اے فلاں آگے ہوجا" اے فلاں پیچھے ہوجا۔"

بَابُ ۱۶۶ مَا جَاءَ لِيَلِيَنِیْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی

امام کے قریب عقلمند اور سمجھدار کھڑے ہوں

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِیْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ وَالْبَرَآءِ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ وَخَالِدٌ الْحَذَّآءُ هُوَ خَالِدُ بْنُ مِهْرَانَ اَنْ يُكْنٰی اَبَا الْمَنَازِلِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَنَّ خَالِدًا الْحَذَّآءَ مَا حَذَا نَعْلًا قَطُّ اِنَّمَا كَانَ يَجْلِسُ اِلٰی حَذَّآءٍ فَنُسِبَ اِلَيْهِ وَاَبُوْ مَعْشَرٍ اِسْمُهٗ زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا میرے قریب عقلمند اور سمجھدار لوگ کھڑے ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں آپس میں اختلاف نہ کرو کہیں تمہارے دل نہ مختلف ہوجائیں اور بازاروں میں شور وشغب سے گریز کرو۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب ابومسعود، ابوسعید، براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مسعود کی حدیث حسن غریب ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اپنے قریب مہاجرین اور انصار کی صفیں پسند فرماتے تھے تاکہ وہ آپ سے (سیرت طیبہ کو) محفوظ رکھیں۔ خالد حذاء سے مراد خالد بن مہران ہے جس کی کنیت ابوالمنازل ہے (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے سنا کہ خالد حذاء نے کبھی جوتے نہیں گانٹھے البتہ وہ ایک موچی کے پاس بیٹھتے تھے اس لئے اس نسبت سے مشہور ہوئے ابومعشر کا نام زیاد بن کلیب ہے۔

بَابُ ۱۶۷ مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِیْ

ستونوں کے درمیان صف کرنا کیسا ہے

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَی ابْنِ هَانِیْ بْنِ عُرْوَةَ الْمُرَادِیِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ اَمِيْرٍ مِنَ الْاُمَرَآءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِیْ هٰذَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِیِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں ہم نے ایک حاکم کی اقتداء میں نماز پڑھی لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے ہم نے مجبور ہوکر دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کی، جب ہم نماز پڑھ چکے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ہم عہد رسالت میں اس سے بچا کرتے تھے"۔ اس باب میں حضرت قرہ بن ایاس مزنی سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں "حدیث انس حسن صحیح ہے، بعض علماء

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَحِيحٌ وَذَكَرَهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُصَفَّ بَيْنَ السَّوَارِيِّ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ.

نے ستونوں کے درمیان صف بندی کو مکروہ کہا ہے، امام احمد اور اسحٰق بھی اسی بات کے قائل ہیں جب کہ بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

بَابُ ۱۶۸ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ زِيَادُ ابْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِيَدِي وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ فَقَامَ بِي عَلٰى شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِي هٰذَا الشَّيْخُ أَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلٰوةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ وَابِصَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَكَرَهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَقَالُوا يُعِيدُ إِذَا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تُجْزِئُهُ إِذَا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلٰى حَدِيثِ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَيْضًا فَقَالُوا مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ يُعِيدُ مِنْهُمْ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنُ أَبِي لَيْلٰى وَوَكِيعٌ وَرَوٰى حَدِيثَ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ رِوَايَةِ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ وَفِي حَدِيثِ حُصَيْنٍ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ هِلَالًا قَدْ أَدْرَكَ وَابِصَةَ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْحَدِيثِ فِي هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ أَصَحُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيثُ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ ابْنِ أَبِي

ہلال بن یساف کہتے ہیں ہم مقام رقہ میں تھے کہ زیاد بن ابی جعد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اٹھا کر ایک شیخ وابصہ بن معبد اسدی کے پاس لے گئے۔ اور کہا (زید نے) کہ مجھ سے اس بزرگ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا، اور اس بات کو وہ (بزرگ) سن رہے تھے۔ اس باب میں حضرت علی بن شیبان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں وابصہ کی حدیث حسن ہے اور علماء کی ایک جماعت نے صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز کو ناجائز کہا اور اسے لوٹانے کا حکم دیا۔ امام احمد اور اسحٰق کا بھی یہی مسلک ہے۔ بعض علماء کے نزدیک یہ نماز جائز ہے سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی اسی بات کے قائل ہیں۔ اہل کوفہ کی ایک جماعت کا بھی وابصہ بن معبد کی حدیث پر عمل ہے اور وہ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز کو واجب الاعادہ سمجھتے ہیں حماد بن سلیمان، ابن ابی لیلیٰ اور وکیع بھی ان ہی قائلین میں سے ہیں۔ حدیث حصین کو ہلال بن یساف سے متعدد راویوں نے ابوالاحوص بواسطہ زیاد بن ابی جعد وابصہ کی حدیث کی مثل روایت کیا، حصین کی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ہلال نے وابصہ سے ملاقات کی۔ محدثین کا اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں عمرو بن مرہ نے بواسطہ ہلال بن یساف اور عمرو بن راشد، وابصہ سے جو حدیث روایت کی وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ ابْنِ مَعْبَدٍ اَصَحُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ حَدِيْثِ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ زِيَادِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ قَالَ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَحْدَهٗ خَلْفَ الصَّفِّ فَاِنَّهٗ يُعِيْدُ.

اصح ہے، جب کہ بعض کے نزدیک وابصہ بن معبد سے حصین کی روایت بواسطہ ہلال بن یساف اور زیاد بن جعد، اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عمرو بن مرہ کی حدیث کے مقابلے میں یہ روایت میرے نزدیک اصح ہے کیوں کہ یہ ہلال بن یساف کے علاوہ بھی (دوسری اسناد سے) مروی ہے۔ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھی، تو اسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے بواسطہ جارود وکیع کا قول سنا کہ اگر کوئی شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے تو اسے لوٹائے۔

بَابُ ۱۶۹ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهٗ رَجُلٌ

ایک آدمی کے ساتھ ملکر نماز پڑھنا

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِيْ مِنْ وَّرَائِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَاَوْا اِذَا كَانَ الرَّجُلُ مَعَ الْاِمَامِ يَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْاِمَامِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا تو حضور اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کو پیچھے کی طرف سے پکڑ کر مجھے داہنی طرف کردیا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور بعد کے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جب کوئی آدمی (اکیلا) امام کے ساتھ کھڑا ہو تو اسے داہنی طرف کھڑا ہونا چاہیے۔

بَابُ ۱۷۰ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ الرَّجُلَيْنِ

امام کی دو آدمیوں کے ہمراہ نماز

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ایک آگے کھڑا ہو۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث سمرہ غریب ہے اور علماء کا اسی پر عمل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَقَامَ رَجُلَانِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ صَلّٰى بِعَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ فَاَقَامَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ يَسَارِهٖ وَرَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ مُسْلِمٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ .

ہے کہ جب تین آدمی ہوں تو دو امام کے پیچھے کھڑے ہوں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما کو نماز پڑھائی تو ایک آپ کی دہنی طرف اور دوسرا بائیں طرف کھڑا ہوا۔ اور اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَمَعَهٗ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ

امام کے ساتھ مرد اور عورتیں دونوں ہوں تو کس طرح صفیں باندھی جائیں

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِالْمَاءِ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَيْهِ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا كَانَ مَعَ الْاِمَامِ رَجُلٌ وَّامْرَاَةٌ قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِيْنِ الْاِمَامِ وَالْمَرْاَةُ خَلْفَهُمَا وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ اِجَازَةِ الصَّلٰوةِ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَقَالُوْا اِنَّ الصَّبِيَّ لَمْ تَكُنْ لَهٗ صَلٰوةٌ وَكَانَ اَنَسٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهٗ وَلَيْسَ الْاَمْرُ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهٗ مَعَ الْيَتِيْمِ خَلْفَهٗ فَلَوْلَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْيَتِيْمِ صَلٰوةً لَمَا اَقَامَ الْيَتِيْمَ مَعَهٗ وَلَا اَقَامَهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُوْسَى ابْنِ اَنَسٍ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو آپ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد آپ نے فرمایا اٹھو ہم تمہارے ساتھ نماز پڑھیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں اٹھ کر ایک چٹائی لے آیا جو بکثرت استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے میں اور ایک یتیم (انس کے بھائی) آپ کے پیچھے صف باندھی جبکہ بڑھیا (دادی) ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں، اور پھر واپس تشریف لے گئے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہو تو مرد امام کی دائیں جانب کھڑا ہو اور عورت ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو۔ بعض لوگوں نے اس حدیث کی رو سے صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز کو جائز کہا وہ کہتے ہیں کہ بچے پر نماز فرض نہیں لہٰذا حضرت انس تنہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ بات صحیح نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس یتیم بچے کے ساتھ ملا کر اپنے پیچھے کھڑا کیا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس بچے کی نماز معتبر نہ ہوتی آپ اسے حضرت انس کیساتھ کھڑا نہ فرماتے بلکہ دہنی جانب کھڑا کرتے۔ موسیٰ بن انس نے بھی اپنے والد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھی تو آپ نے انکو اپنی دائیں طرف کھڑا کیا،

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ILOOM ISLAMIA ACADEMY

اَنَّ اِنَّمَا صَلّٰی تَطَوُّعًا اَرَادَ اِدْخَالَ الْبَرَکَۃِ عَلَیْھِمْ .

امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے انکے لئے برکت کے طور پر دو رکعت نماز پڑھی۔

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ

امامت کا زیادہ مستحق کون ہے

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ وَابْنُ نُمَیْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ رَجَآءٍ الزُّبَیْدِیِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیَّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَآءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَآءً فَاَقْدَمُھُمْ ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَآءً فَاَکْثَرُھُمْ سِنًّا وَلَا یُؤَمُّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یُجْلَسُ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ اَقْدَمُھُمْ سِنًّا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ وَمَالِکِ ابْنِ الْحُوَیْرِثِ وَعَمْرِو بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَحَدِیْثُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اَحَقُّ النَّاسِ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَؤُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ وَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ وَقَالُوْا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ وَقَالَ بَعْضُھُمْ اِذَا اَذِنَ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ لِغَیْرِہٖ فَلَا بَاْسَ اَنْ یُّصَلِّیَ بِھِمْ وَکَرِھَہٗ بَعْضُھُمْ وَقَالُوْا السُّنَّۃُ اَنْ یُّصَلِّیَ صَاحِبُ الْبَیْتِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَؤُمُّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یُجْلَسُ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ فَاِذَا اَذِنَ فَاَرْجُوْا اَنَّ الْاِذْنَ فِی الْکُلِّ وَلَمْ یَرَ بِہٖ بَاْسًا اِذَا اَذِنَ لَہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ بِہٖ اَنْ یُّصَلِّیَ صَاحِبُ الْبَیْتِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَؤُمُّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یُجْلَسُ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ فَاِذَا اَذِنَ فَاَرْجُوْا اَنَّ الْاِذْنَ فِی الْکُلِّ وَلَمْ یَرَ بِہٖ بَاْسًا اِذَا اَذِنَ لَہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ بِہٖ .

اوس بن ضمیع کہتے ہیں میں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پاک کو سب سے اچھا پڑھنے والا، امامت کرائے اگر قرآت میں برابر ہوں تو سنت کا زیادہ علم رکھنے والا ہو، اگر اس میں بھی برابر ہو تو جس نے ہجرت میں تقدیم حاصل کی اگر ہجرت کرنے میں بھی مساوی ہوں تو جو زیادہ عمر رسیدہ ہو وہ امامت کرائے، کسی کی اجازت کے بغیر اس کی مقررہ امامت کی جگہ پر امامت نہ کی جائے اور کسی کے گھر میں اس کی باعزت جگہ پر بلا اجازت بیٹھنا بھی نہیں چاہیئے، محمود کہتے ہیں، ابن نمیر نے اپنی روایت میں "اقدمہم سنا" کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، انس بن مالک، مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابو مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں قرآن پاک اچھا پڑھنے والا اور سنت کا زیادہ علم رکھنے والا شخص امامت کا زیادہ مستحق ہے نیز انہوں نے کہا گھر والا امامت کا زیادہ استحقاق رکھتا ہے بعض علماء کہتے ہیں گھر والا اجازت دے تو غیر کے نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بعض نے اسے مکروہ کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ گھر والے کا نماز پڑھانا سنت ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی متعینہ امامت میں امام نہ بنے اور نہ ہی کسی کے گھر میں اس کی باعزت جگہ پر بلا اجازت بیٹھے" (اس ارشاد سے) میں سمجھتا ہوں کہ اگر اجازت مل جائے تو یہ ان تمام باتوں کی اجازت ہوگی اور صاحب خانہ کی اجازت سے نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ.

امام، مختصر نماز پڑھائے

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَمَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي وَاقِدٍ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا أَنْ لَا يُطِيلَ الْإِمَامُ الصَّلٰوةَ مَخَافَةَ الْمَشَقَّةِ عَلَى الضَّعِيفِ وَالْكَبِيرِ وَالْمَرِيضِ وَأَبُو الزِّنَادِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ ذَكْوَانَ وَالْأَعْرَجُ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْمَدِينِيُّ يُكْنٰى أَبَا دَاوُدَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی امامت کرائے تو ہلکی پھلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں بچے بھی ہوتے ہیں بوڑھے بھی، کمزور بھی ہوتے ہیں بیمار بھی۔ اور جب اکیلا ہو تو جیسے جی چاہے پڑھے۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم، انس، جابر بن سمرہ، مالک بن عبداللہ، ابو واقدہ، عثمان بن ابو عاص، ابو مسعود، جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہی اکثر علماء کا مختار مذہب ہے کہ امام کو چاہیے کہ وہ کمزور بوڑھے اور مریض کی تکلیف کے خوف سے لمبی نماز نہ پڑھائے ابوزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے۔ اور اعرج سے مراد عبدالرحمٰن بن ہرمز مدینی ہیں، جن کی کنیت ابو داؤد ہے۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِي تَمَامٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ ہلکی مگر مکمل نماز پڑھنے والے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الصَّلٰوةِ وَتَحْلِيلِهَا

نماز کی تحریم و تحلیل

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَرِيفٍ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَسُورَةٍ فِي فَرِيضَةٍ أَوْ غَيْرِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَحَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَجْوَدُ إِسْنَادًا

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز کی کنجی وضو ہے، اسکی تحریم تکبیر (اولیٰ) ہے اور اس کی تحلیل، سلام پھیرنا ہے اس آدمی کی نماز (کامل) نہیں جس نے سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت نہ پڑھی فرض ہوں، یا کوئی دوسری نماز۔ اس باب میں حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سند کے لحاظ سے زیادہ کھری اور ابوسعید کی حدیث کے مقابلے میں اصح ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَدْ كَتَبْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ كِتَابِ الْوُضُوْءِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اَنَّ تَحْرِيْمَ الصَّلٰوةِ التَّكْبِيْرُ وَلَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ دَاخِلًا فِي الصَّلٰوةِ اِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبَانٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ لَوْ اِفْتَتَحَ الرَّجُلُ الصَّلٰوةَ بِتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يُكَبِّرْ لَمْ يُجْزِهٖ وَاِنْ اَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ اَمَرْتُهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ ثُمَّ يَرْجِعَ اِلٰى مَكَانِهٖ وَيُسَلِّمَ اِنَّمَا الْاَمْرُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَاَبُوْ نَضْرَةَ اِسْمُهٗ مُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ

ہم اسے اس سے پہلے وضو کے مسائل میں لکھ چکے ہیں صحابہ کرام اور بعد کے علما کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی احمد اور اسحٰق کہتے ہیں کہ تحریم نماز تکبیر ہے اور تکبیر کے بغیر آدمی نماز میں داخل نہیں ہوتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے محمد بن ابان سے عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول سنا کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء حسنہ کیساتھ نماز شروع کرے لیکن تکبیر نہ کہے تو جائز نہیں۔ اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو میں اسے حکم دونگا کہ وضو کرکے اپنی جگہ واپس آئے اور سلام پھیرے بیشک حکم رسول اپنی جگہ (برقرار) ہے ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

بَابٌ فِيْ نَشْرِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ

"تکبیر کے وقت انگلیاں کشادہ رکھنا"

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ نِ الْاَشَجُّ قَالَا نَا يَحْيٰى بْنُ يَمَانٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ اَصَابِعَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ وَاَخْطَاَ ابْنُ يَمَانٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ يَمَانٍ وَحَدِيْثُ يَحْيٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تکبیر کہتے وقت انگلیاں کشادہ رکھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ کو ابن الوذہب اور سعید بن سمعان کے واسطہ سے کئی راویوں نے روایت کیا ہے (اور اس میں یہ الفاظ ہیں) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوتے وقت اپنوں ہاتھوں کو کھول کر اٹھاتے یہ روایت، یحیٰی بن یمان کی روایت سے اصح ہے۔ اور اس حدیث میں یحیٰی بن یمان سے خطا واقع ہوئی۔

حضرت سعید بن سمعان کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے، اپنے ہاتھوں کو کھولتے ہوئے اٹھاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، امام بخاری نے فرمایا کہ یحیٰی بن یمان کی حدیث کی بنسبت یہ حدیث میرے نزدیک اصح ہے اور یحیٰی کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنِ يَمَانٍ خَطَأٌ

روایت خطاء ہے۔

بَابٌ ۱۷۶ فِي فَضْلِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى

"تکبیر اولیٰ کی فضلت"

۲۲۹ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَنَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ قَالَ أَبُو عِيسَى قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ مَوْقُوفًا وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رَوَى سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو وَإِنَّمَا يُرْوَى هٰذَا عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلَهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَى إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَهُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ لَمْ يُدْرِكْ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رضائے الٰہی کے لئے چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی اس کے لئے دو نجاتیں لکھی گئیں ایک نجات جہنم سے، اور دوسری منافقت سے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس سے موقوفاً روایت کی گئی ہے۔ سلم بن قتیبہ بواسطہ طعمہ بن عمرو کے علاوہ کوئی دوسرا راوی ہمارے علم میں نہیں، جس نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہو۔ یہ حدیث، حبیب بن ابوحبیب بجلی نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس کی سند یوں ہے ہناد نے بواسطہ وکیع خالد بن طہمان۔ حبیب بن ابوحبیب بجلی، حضرت انس سے موقوفاً روایت کی، اسماعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارہ بن غزیہ اور انس بن مالک کے واسطہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ یہ حدیث غیر محفوظ اور مرسل ہے عمارہ بن غزیہ نے انس بن مالک کو نہیں پایا۔

بَابٌ ۱۷۷ مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

نماز شروع کرتے وقت کیا کہا جائے

۲۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نماز کے لئے کھڑا ہوتے تو تکبیر کہہ کر اس طرح پڑھتے "سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک" پھر کہتے "اللہ اکبر کبیراً" پھر پڑھتے "اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم من ہمزہ ونفخہ ونفثہ" اس باب میں حضرت علی، عبداللہ ابن مسعود، عائشہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَجُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَشْهَرُ حَدِيْثٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ اَخَذَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَمَّا اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فَقَالُوْا اِنَّمَا يُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْ اِسْنَادِ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ يَتَكَلَّمُ فِيْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ.

جابر، جبیر بن مطعم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں ابوسعید کی حدیث زیادہ مشہور ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے اس حدیث پر عمل کیا لیکن اکثر علماء فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مروی ہے۔ کہ سبحانک اللھم الخ پڑھتے تھے (اس کے بعد اللہ اکبر کبیراً نہیں پڑھتے تھے) حضرت فاروق اعظم اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔ اکثر تابعین و دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ ابوسعید کی حدیث میں کلام کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید نے علی بن علی کے بارے میں کلام کیا، امام احمد فرماتے ہیں، یہ حدیث صحیح نہیں،

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَيَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَارِثَةُ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَاَبُو الرِّجَالِ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت "سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک" پڑھا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حارثہ کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے، ابو رجال کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" آہستہ پڑھنا

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ قَيْسِ ابْنِ عَبَايَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِيْ اَبِيْ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ لِيْ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ اِيَّاكَ وَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے نماز میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا اے بیٹے! یہ بدعت ہے بدعت سے بچو نیز فرمایا میں نے صحابہ کرام کو اس سے زیادہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْغَضَ إِلَيْهِ الْحَدَثُ فِي الْإِسْلَامِ يَعْنِي مِنْهُ وَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُهَا فَلَا تَقُلْهَا إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ لَا يَرَوْنَ أَنْ يَجْهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَالُوا وَيَقُولُهَا فِي نَفْسِهِ۔

کسی بدعت سے بغض رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور یہ بھی کہا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی، لیکن ان میں سے کسی کو یہ (بسم اللہ جہراً) کہتے ہوئے نہیں سُنا لہٰذا تم بھی جہراً نہ کہو اور جب نماز پڑھو تو صرف الحمد للہ رب العالمین سے (قرأت) شروع کرو، امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن ہے اور اکثر اصحاب رسول جن میں خلفاء راشدین بھی ہیں اور تابعین کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک احمد، اسحٰق (اور امام ابوحنیفہ) "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کو اونچی آواز سے پڑھنا جائز نہیں قرار دیتے بلکہ فرماتے ہیں آہستہ پڑھنی چاہیئے۔

باب ۱۷۹ مَنْ رَأَى الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" بلند آواز سے پڑھنا

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ وَقَدْ قَالَ بِهٰذَا عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ رَأَوُا الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادٍ هُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَأَبُو خَالِدٍ هُوَ أَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ وَاسْمُهُ هُرْمُزُ وَهُوَ كُوفِيٌّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کے ساتھ نماز شروع فرماتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اور کچھ صحابہ کرام کا یہی خیال ہے ان میں سے حضرت ابوہریرہ، ابن عمر، ابن عباس، ابن زبیر رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ بعض تابعین بھی بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعی کا بھی یہی مسلک ہے اسمٰعیل بن حماد، ابوسلیمان کے بیٹے ہیں اور ابوخالد سے مراد ابوخالد والبی ہیں، ان کا نام ہرمز ہے اور وہ کوفی ہیں۔

باب ۱۸۰ فِي افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

سورۂ فاتحہ سے قراءت شروع کرنا

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مَعْنَاهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَبْدُوْنَ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّوْرَةِ وَلَيْسَ مَعْنَاهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَقْرَءُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَرٰى اَنْ يَبْدَاَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاَنْ يَجْهَرَ بِهَا اِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر فاروق، اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم، "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأت شروع فرمایا کرتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہاء کا اسی پر عمل ہے، امام شافعی فرماتے ہیں اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء ثلاثہ سورۃ فاتحہ سے نماز شروع کرتے اور دوسری سورت سے اسے پہلے پڑھتے یہ مطلب نہیں کہ وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بالکل نہیں پڑھتے تھے، امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ بسم اللہ سے ابتداء کی جائے اور جہری نمازوں میں اسے اونچی آواز سے پڑھا جائے۔

باب ۱۸۱ مَا جَاءَ اَنَّهُ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوْا لَا تَجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اس کی نماز (کامل) نہیں جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی" اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عائشہ، انس، ابوقتادہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبادہ حسن صحیح ہے، اکثر صحابہ کرام کا اسی پر عمل ہے ان میں سے حضرت عمر بن خطاب جابر بن عبداللہ، عمران بن حصین وغیرہم بھی ہیں یہ کہتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۸۲ مَا جَاءَ فِي التَّامِينِ

آمین کہنا

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ ابْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ وَقَالَ اٰمِينَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ بِالتَّامِينِ وَلَا يُخْفِيهَا وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ اٰمِينَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ سُفْيَانَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ فِي هٰذَا وَأَخْطَأَ شُعْبَةُ فِي مَوَاضِعَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ وَإِنَّمَا هُوَ حُجْرُ بْنُ الْعَنْبَسِ وَيُكْنٰى أَبَا السَّكَنِ وَزَادَ فِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَإِنَّمَا هُوَ حُجْرُ بْنُ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَقَالَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ وَإِنَّمَا هُوَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدِيثُ سُفْيَانَ فِي هٰذَا أَصَحُّ قَالَ وَرَوَى الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ نَحْوَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو عِيسٰى ثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ صَالِحٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ ابْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا اور آواز کو کھینچ کر آمین کہا، اس باب میں حضرت علی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں وائل بن حجر کی حدیث حسن ہے اور کئی صحابہ، تابعین اور بعد کے (کچھ) فقہاء کا یہی نظریہ ہے کہ "آمین" بلند آواز سے کہی جائے اور آہستہ نہ کہی جائے، امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے، شعبہ نے اس حدیث کو بواسطہ سلمہ بن کہیل، حجر ابوعنبس اور علقمہ بن وائل، حضرت وائل بن حجر سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" پڑھ کر آمین آہستہ کہی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، میں نے امام بخاری سے سنا آپ فرماتے تھے، سفیان کی حدیث، شعبہ کی حدیث سے اصح ہے شعبہ نے کئی جگہ خطاء کی حجر ابوعنبس کہا۔ جبکہ وہ حجر بن عنبس ہیں جن کی کنیت ابوالسکن ہے، شعبہ نے سند میں علقمہ بن وائل کا ذکر کیا حالانکہ علقمہ نہیں بلکہ حجر بن عنبس نے وائل بن حجر سے روایت کیا، تیسری خطا یہ کہ انہوں نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے آہستہ آمین کہی حالانکہ وہاں بلند آواز سے پڑھنے کے الفاظ ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے سفیان کی حدیث اصح ہے اور کہا کہ علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے سفیان کی روایت کی مثل روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اس کی سند یہ ہے ابوبکر محمد بن ابان نے بواسطہ عبداللہ نمیر، علاء بن صالح اسدی، سلمہ بن کہیل، حجر بن عنبس، وائل بن حجر سے حدیث سفیان بواسطہ سلمہ بن کہیل کی مثل روایت کی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ف: بلند آواز سے آمین تعلیم کے لئے تھی، اس لئے آہستہ آمین کہنا مستحب ہے۔ (مترجم)۔

باب ۱۸۳ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ التَّامِيْنِ

آمین کہنے کی فضیلت

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوجائے، اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۴ مَاجَاءَ فِي السَّكْتَتَيْنِ

نماز کے دو سکتے

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَتَبَ اُبَيٌّ اَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِذَا قَرَاَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ اَنْ يَّسْكُتَ حَتّٰى يَتَرَادَّ اِلَيْهِ نَفْسُهٗ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّسْكُتَ بَعْدَ مَا يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاَصْحَابُنَا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کئے، عمران بن حصین نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا ہم نے ایک سکتہ (آپ سے) یاد کیا۔ (راوی فرماتے ہیں) پھر ہم نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں لکھا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ سمرہ کی یاد صحیح ہے حضرت سعید فرماتے ہیں ہم نے حضرت قتادہ سے پوچھا کہ یہ دو سکتے کیا ہیں تو آپ نے فرمایا نماز میں داخل اور قرأت سے فارغ ہوتے وقت پھر فرمایا اور جب "ولا الضالین" پڑھے قتادہ کو پسند تھا کہ جب قرأت سے فارغ ہولیں تو سکتہ کریں یہاں تک کہ سانس واپس آجائے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، سمرہ کی حدیث حسن ہے اور کئی علماء کا یہی قول ہے۔ کہ امام کے لئے نماز کے آغاز اور قرأت کے خاتمہ پر کچھ دیر ٹھہرنا مستحب ہے امام احمد، امام اسحٰق، اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

باب ۱۸۵ مَاجَاءَ فِي وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں دایاں ہاتھ، بائیں ہاتھ پر رکھنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَغُطَيْفِ ابْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَضَعَهُمَا فَوْقَ السُّرَّةِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَضَعَهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ وَكُلُّ ذٰلِكَ وَاسِعٌ عِنْدَهُمْ وَاسْمُ هُلْبٍ يَزِيْدُ بْنُ قُنَافَةَ الطَّائِيُّ۔

قبیصہ بن ہلب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے اس باب میں حضرت وائل بن حجر، غطیف بن حارث، ابن عباس، ابن مسعود، اور سہل بن سہل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں" ہلب کی حدیث حسن ہے بعض صحابہ کرام، تابعین اور دیگر فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے، بعض کہتے ہیں ناف کے اوپر رکھے، اور بعض کے نزدیک ناف کے نیچے رکھے۔ ان کے نزدیک دونوں جگہ گنجائش ہے۔ ہلب کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

بَابُ ۱۸۶ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدہ کی تکبیر

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما (نماز میں) نیچے جھکتے اور اوپر اٹھتے وقت نیز قیام اور قعود کے وقت تکبیر کہا کرتے تھے، اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس، ابن عمر، ابو مالک اشعری، ابوموسےٰ، عمران بن حصین، وائل بن حجر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، عبداللہ بن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے، اور اس پر صحابہ کرام، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی مرتضیٰ وغیرہم رضی اللہ عنہم کا عمل ہے تابعین اور عام فقہاء و علماء کا بھی یہی مسلک ہے۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُنِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم (سجدہ کے لئے) جھکتے ہوئے تکبیر فرمایا کرتے تھے، امام ترمذی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُکَبِّرُ وَھُوَ یَھْوِیْ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھُوَ قَوْلُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَھُمْ قَالُوْا یُکَبِّرُ الرَّجُلُ وَھُوَ یَھْوِیْ لِلرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور بعد کے علماء کا یہی قول ہے، کہ نمازی رکوع و سجود کے لئے جھکتے ہوئے تکبیر کہے۔

بَابُ ۸۷ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ

رکوع کے وقت ہاتھوں کا اٹھانا

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَقَالَا ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ مَنْکِبَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَزَادَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ حَدِیْثِہٖ وَکَانَ لَا یَرْفَعُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِیُّ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ ثَنَا الزُّھْرِیُّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِیٍّ وَوَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَمَالِکِ ابْنِ الْحُوَیْرِثِ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ حُمَیْدٍ وَاَبِیْ اُسَیْدٍ وَسَھْلِ ابْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَۃَ وَاَبِیْ قَتَادَۃَ وَاَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ وَجَابِرٍ وَعُمَیْرٍ اللَّیْثِیِّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَبِھٰذَا یَقُوْلُ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمُ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَاَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ الزُّبَیْرِ وَغَیْرُھُمْ وَمِنَ التَّابِعِیْنَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ وَعَطَاءٌ وَطَاؤُسٌ وَمُجَاھِدٌ وَنَافِعٌ وَسَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَسَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَغَیْرُھُمْ وَبِہٖ یَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ قَدْ ثَبَتَ حَدِیْثُ مَنْ یَرْفَعُ وَذَکَرَ حَدِیْثَ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ وَلَمْ یَثْبُتْ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرْفَعْ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ

حضرت سالم اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نماز شروع فرماتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے اسی طرح رکوع کے لئے جاتے اور اٹھتے وقت بھی ہاتھ اٹھاتے، ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے امام ترمذی، فرماتے ہیں ہم سے فضل بن صباح بغدادی نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ ابن ابی عمر کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، وائل بن حجر، مالک بن حویرث، انس، ابوہریرہ، ابوحمید، ابواسید سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ، ابوقتادہ، ابوموسیٰ اشعری، جابر اور عمیر لیثی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام مثلاً ابن عمر، جابر بن عبداللہ، ابوہریرہ، انس، ابن عباس، عبداللہ بن زبیر وغیرہم رضی اللہ عنہم اسی کے قائل ہیں۔ تابعین میں سے حسن بصری، عطاء، طاؤس، مجاہد، نافع، سالم بن عبداللہ، سعید بن جبیر، رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق کا بھی یہی نظریہ ہے عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں رفع یدین والی حدیث ثابت ہے جسے زہری نے بواسطہ سالم ان کے والد سے روایت کیا ابن مسعود کی حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف پہلی مرتبہ رفع یدین کیا، ثابت نہیں۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَۃَ الْاٰمُلِیُّ ثَنَا

حضرت علقمہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعد

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ILOOM ISLAMIA ACADEMY

وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ.

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ.

رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف تکبیر اولیٰ میں ہاتھ اٹھائے

اس باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود کی حدیث حسن ہے اور کئی صحابہ کرام اور تابعین اسی بات کے قائل ہیں، سفیان ثوری، اور اہل کوفہ (امام اعظم اور آپ کے متبعین) کا بھی یہی مسلک ہے۔

ف: ابتدائے اسلام میں تکبیر اولیٰ کے علاوہ بھی ہاتھ اٹھائے جاتے تھے لیکن بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور فرمایا "کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دم ہیں نماز میں آرام کیا کرو صحیح مسلم" مزید تحقیق کیلئے ملاحظہ کیجئے "جاء الحق" مصنفہ حکیم الامت مولانا احمد یار خان نعیمی (م ۱۳۹۱ھ) مفتی البلیک

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ نَا اَبُوْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الرُّكَبَ سُنَّتْ لَكُمْ فَخُذُوْا بِالرُّكَبِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَاَبِيْ اُسَيْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَبَعْضِ اَصْحَابِهٖ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُطَبِّقُوْنَ وَالتَّطْبِيْقُ مَنْسُوْخٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ كُنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ.

ابو عبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا تمہارے لئے سنت ہے پس گھٹنوں پر ہاتھ رکھا کرو" اس باب میں حضرت سعد، انس، ابو حمید، ابو اسید، سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام تابعین اور بعد کے لوگوں کا اسی پر عمل ہے اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ابن مسعود اور آپکے بعض احباب کے بارے میں ہے کہ وہ تطبیق کرتے تھے یعنی دونوں ہاتھوں کو باہم ملا کر رانوں کے درمیان چھپا دیتے، اہل علم کے نزدیک تطبیق منسوخ ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تطبیق کرتے تھے پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم دیا گیا۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ بِهٰذَا.

حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت قتیبہ نے بواسطہ ابو عوانہ ابو بشر اور مصعب بن سعد، بیان کی،

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَنَّهٗ يُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ

رکوع میں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَ أَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَتَرَّ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يُجَافِيَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

عباس بن سہل کہتے ہیں، ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد، اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کرنے لگے۔ ابوحمید نے کہا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں (پھر انہوں نے بیان کرتے ہوئے کہا) آپ نے رکوع فرمایا، اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپ نے ان کو پکڑا ہوا ہے آپ نے ہاتھوں کو کمان کی طرح رکھتے ہوئے پہلوؤں سے جدا رکھا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابوحمید کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا یہی مختار ہے کہ آدمی رکوع اور سجدہ میں اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھے،

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجدہ کی تسبیحات

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لَا يَنْقُصَ الرَّجُلُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ مِنْ ثَلَاثِ تَسْبِيحَاتٍ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ أَسْتَحِبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يُسَبِّحَ خَمْسَ تَسْبِيحَاتٍ لِكَيْ يُدْرِكَ مَنْ خَلْفَهُ ثَلٰثَ تَسْبِيحَاتٍ وَهٰكَذَا قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی جب رکوع کرے اور اس میں تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہے اس کا رکوع مکمل ہوگیا اور یہ (تین مرتبہ) کم از کم ہے اور جب سجدہ کرے اور سجدے میں تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلی" کہے اس کا سجدہ مکمل ہوگیا اور یہ (تعداد) سب سے کم درجہ ہے اس باب میں حضرت حذیفہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود کی سند متصل نہیں ہے عون بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی۔ علماء کا اسی پر عمل ہے کہ وہ رکوع اور سجود میں تسبیحات تین مرتبہ سے کم نہ پڑھنے کو مستحب سمجھتے ہیں۔ ابن مبارک کا قول ہے کہ امام کو پانچ تسبیحات پڑھنی چاہئیں تاکہ مقتدی تین تسبیحیں پاسکے۔ اسحاق بن ابراہیم نے بھی اسی طرح کہا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهٗ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدہ میں "سبحان ربی الاعلی" کہتے، آیت رحمت پر ٹھہرتے اور دعا مانگتے اور عذاب کی آیت پر ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، حضرت شعبہ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

بَابُ ۱۹۱ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدہ میں تلاوت قرآن کی ممانعت

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَرِهُوْا الْقِرَاءَةَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشم سے مخلوط اور زرد رنگ کے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے نیز رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن صحیح ہے، صحابہ کرام اور تابعین فقہاء کا یہی قول ہے، کہ وہ رکوع اور سجدہ میں قرأت کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

بَابُ ۱۹۲ مَا جَاءَ فِي مَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدہ میں پیٹھ سیدھی نہ رکھنا

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا يَعْنِيْ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نماز کافی (جائز) نہیں جس کے رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت علی، ابن شیبان، انس، ابوہریرہ،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالنَّسِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَرُفَاعَةَ الزُّرَقِیِّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ یَرَوْنَ اَنْ یُقِیْمَ الرَّجُلُ صُلْبَهٗ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ مَنْ لَا یُقِیْمُ صُلْبَهٗ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَصَلٰوتُهٗ فَاسِدَةٌ لِحَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِیْ صَلٰوةٌ لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ فِیْهَا صُلْبَهٗ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَاَبُوْ مَعْمَرٍ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ الْبَدْرِیُّ اِسْمُهٗ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو۔

اور رفاعہ زرقی سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، ابومسعود کی حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے، کہ آدمی رکوع اور سجدہ میں پیٹھ سیدھی رکھے، امام شافعی، احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں، جو آدمی رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں رکھے گا اس کی نماز اس حدیث کی رو سے فاسد ہے۔ ابومعمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور ابومسعود انصاری بدری ہیں۔

باب ۱۹۳ مَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ عَنِ الرُّكُوْعِ

رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا پڑھے

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ نَا عَمِّیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَیْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَاَبِیْ جُحَیْفَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ قَالَ یَقُوْلُ هٰذَا فِی الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ یَقُوْلُ هٰذَا فِیْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَلَا یَقُوْلُهٗ فِیْ صَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم، رکوع سے سر اٹھاتے وقت پڑھتے "سمع اللہ لمن حمدہ" الخ (اللہ تعالیٰ نے سنا جس نے اس کی تعریف کی) اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لئے حمد و ستائش ہے، اس قدر تعریف کہ آسمان و زمین، جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو اس کے بعد تو چاہے۔ اس سے بھر جائیں اس باب میں حضرت ابن عباس، ابن ابی اوفی، ابوجحیفہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی، حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام شافعی بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ الفاظ فرض اور دونوں کے لئے ہیں لیکن بعض اہل کوفہ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ان میں ہیں) کہتے ہیں یہ کلمات نفلی نماز میں پڑھے، فرضوں میں نہ کہے،

باب ۱۹۴ مِنْهُ اٰخَرُ

اسی عنوان کا دوسرا باب

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ یَقُوْلَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَیَقُوْلُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ قَالَ بْنُ سِیْرِیْنَ وَغَیْرُهٗ یَقُوْلُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْاِمَامُ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاِسْحٰقُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تم "ربنا ولك الحمد" کہو کیونکہ جس کی بات فرشتوں کی بات کے موافق ہوگئی۔ اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے، بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے پیچھے والے "ربنا ولك الحمد" کہیں۔ امام احمد کا بھی یہی قول ہے ابن سیرین وغیرہ کہتے ہیں مقتدی یہ دونوں کلمات کہیں جس طرح امام کہتا ہے امام شافعی اور اسحاق کا یہی مسلک ہے،

ف: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک امام صرف "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے اور مقتدی صرف "ربنا ولك الحمد" کہیں، (مترجم)

بَابُ ۱۹۵ مَا جَاءَ فِیْ وَضْعِ الرُّكْبَتَیْنِ قَبْلَ الْیَدَیْنِ فِی السُّجُوْدِ

سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں

۲۶۸ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِیْرٍ وَاَحْمَدُ وَاِبْرَاهِیْمُ الدَّوْرَقِیُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْحُلْوَانِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا شَرِیْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ یَضَعُ رُكْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ یَدَیْهِ قَبْلَ رُكْبَتَیْهِ وَزَادَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَلَمْ یَرْوِ شَرِیْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ اِلَّا هٰذَا الْحَدِیْثَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوَاهُ غَیْرُ شَرِیْكٍ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ یَرَوْنَ اَنْ یَضَعَ الرَّجُلُ رُكْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ یَدَیْهِ قَبْلَ رُكْبَتَیْهِ وَرَوٰی هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ هٰذَا مُرْسَلًا لَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ سجدہ فرماتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے اور اٹھتے وقت پہلے ہاتھ اٹھاتے، حسن بن علی نے اپنی روایت میں یزید بن ہارون کے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں، کہ شریک نے عاصم بن کلیب سے صرف یہی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔ شریک کے سوا کسی دوسرے نے اس کو روایت نہیں کیا۔ اکثر علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ سجدہ کے لئے جاتے وقت گھٹنے پہلے اور ہاتھ بعد میں رکھے اور اٹھتے وقت اس کے خلاف کرے، ہمام نے یہ حدیث عاصم سے مرسل روایت کی، اور وائل بن حجر کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ ۱۹۶ اٰخَرُ مِنْهُ

عنوان بالا کا دوسرا باب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَرْكَ الْجَمَلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھنے کا ارادہ کرتا ہے (یعنی ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے) امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ غریب ہے اس حدیث کو ہم ابوزناد سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں، عبداللہ بن سعید مقبری نے بھی بواسطہ سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ، رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ عبداللہ بن سعید مقبری کو یحییٰ بن قطان وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابُ ۱۹۶ مَا جَاءَ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ

پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ مَكَّنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ وَنَحَّا يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ حُمَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ فَاِنْ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ دُوْنَ اَنْفِهٖ فَقَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُجْزِئُهٗ وَقَالَ غَيْرُهُمْ لَا يُجْزِئُهٗ حَتّٰى يَسْجُدَ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے وقت ناک اور پیشانی کو زمین پر ٹکا دیتے۔ ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے، اور ہتھیلیوں کو کاندھوں کے مقابل رکھتے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، وائل بن حجر، اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی حمید حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ آدمی اپنی پیشانی اور ناک پر سجدہ کرے اور صرف پیشانی پر سجدہ بعض کے نزدیک کافی ہے، لیکن بعض علماء کے نزدیک جب تک دونوں پر سجدہ نہ کرے کفایت نہیں کرتا۔

بَابُ ۱۹۷ مَا جَاءَ اَيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِذَا سَجَدَ

سجدے میں چہرہ کہاں رکھا جائے

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ

ابواسحٰق کہتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَكُونَ يَدَاهُ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ.

میں چہرہ کہاں رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا" دونوں ہتھیلیوں کے درمیان" اس باب میں حضرت وائل بن حجر اور ابوحمید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں حدیث براء حسن غریب ہے اور بعض علماء کا یہی مختار ہے کہ ہاتھ کانوں کے قریب ہوں۔

باب ۱۹۹ مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ

سات اعضاء پر سجدہ

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْعَبَّاسِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک سُنا کہ "جب بندہ سجدہ کرتا ہے اس کے ساتھ سات اعضاء (یعنی) چہرہ، دونوں ہاتھ، گھٹنے اور پاؤں سجدہ کرتے ہیں اس باب میں حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عباس حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سات اعضاء پر سجدہ کرنے اور کپڑوں و بالوں کو (نماز میں) نہ سمیٹنے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۰۰ مَا جَاءَ فِي التَّجَافِي فِي السُّجُودِ

سجدے میں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّتْ رَكْبَةٌ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَصَلَّى قَالَ فَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ وَأَرَى بَيَاضَهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ وَأَحْمَرَ بْنِ جَزْءٍ وَمَيْمُونَةَ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَ

عبیداللہ اپنے والد عبداللہ بن اقرم خزاعی سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ مقام نمرہ کے ایک چٹیل میدان میں تھا دریں اثناء کچھ سوار گزرے میں نے اچانک دیکھا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ابن بحینہ، جابر، احمر بن جزء، میمونہ، ابوحمید، ابواسید، ابومسعود، سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ، براء بن عازب،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ وَعَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ وَلَا يُعْرَفُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاَحْمَرُ بْنُ جُزْءٍ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ حَدِيْثٌ وَاحِدٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَرْقَمَ الزُّهْرِيُّ كَاتِبُ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَرْقَمَ الْخُزَاعِيُّ اِنَّمَا يُعْرَفُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

عدی بن عمیرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ عبداللہ بن اقرم کی حدیث حسن ہے اور ہم اسے داؤد بن قیس کے واسطہ سے ہی پہچانتے ہیں۔ عبداللہ بن اقرم سے اس کے علاوہ کوئی حدیث مروی نہیں۔ اسی مسئلے پر علماء کا عمل ہے احمر بن جزء، ایک صحابی تھے اور ان سے ایک ہی حدیث مروی ہے، عبداللہ بن ارقم زہری، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔ عبداللہ بن ارقم خزاعی سے بھی یہ حدیث مذکور ہے۔

باب ۲۱ مَا جَاءَ فِي الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں اعتدال

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ الْكَلْبِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ شِبْلٍ وَالْبَرَآءِ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ الْاِعْتِدَالَ فِي السُّجُوْدِ وَيَكْرَهُوْنَ الْاِفْتِرَاشَ كَافْتِرَاشِ السَّبُعِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کرے اور اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن شبل، براء، انس، ابوحمید اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ سجدے میں اعتدال کو پسند کرتے اور درندوں کیطرح ہاتھ بچھانے کو مکروہ جانتے ہیں۔

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ بَسْطَ الْكَلْبِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں اعتدال اختیار کرو اور تم میں کوئی نماز میں کتے کی طرح بازو نہ بچھائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۲ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں ہاتھوں کا بچھانا اور پاؤں کا کھڑا کرنا

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ نَا وُهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عامر بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے (سجدہ میں)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ الْمُعَلّٰى نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ مُرْسَلٌ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ وَهُوَ الَّذِيْ اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ وَاخْتَارُوْهُ.

ہاتھوں کو بچھانے اور پاؤں کے کھڑا کرنے کا حکم فرمایا عبداللہ نے بواسطہ معلیٰ، حماد بن مسعدہ، محمد بن عجلان محمد بن ابراہیم، عامر بن سعد، سے یہی حدیث روایت کی، لیکن اس میں حضرت سعد کا ذکر نہیں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان اور کئی دوسرے راویوں نے اسے بواسطہ محمد بن عجلان اور محمد بن ابراہیم، حضرت عامر بن سعد سے روایت کیا یہ حدیث مرسل ہے، اور وہیب کی روایت کے مقابلہ میں اصح ہے۔ اس مسئلہ پر علماء کا اجماع ہے، اور ان سب نے اسے پسند کیا ہے۔

باب ۲۳ مَا جَاءَ فِيْ اِقَامَةِ الصُّلْبِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَالرُّكُوْعِ

رکوع اور سجدے سے اٹھتے وقت کمر سیدھی رکھنا

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَا اِبْنُ الْمُبَارَكِ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا رکوع، قومہ، سجدہ اور جلسہ تقریباً برابر برابر ہوتے تھے، اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، محمد بن بشار نے بواسطہ جعفر اور شعبہ، حکم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث براء حسن صحیح ہے۔

باب ۲۴ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّبَادِرَ الْاِمَامَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

رکوع اور سجدہ میں امام سے سبقت نہ کرنا

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور جب تک سجدے میں نہ چلے جاتے، ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ کو ٹیڑھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْجُدُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَمُعَاوِيَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ صَاحِبِ الْجُيُوْشِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بَرَاءٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَهْلُ الْعِلْمِ اِنَّ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ اِنَّمَا يَتْبَعُوْنَ الْاِمَامَ فِيْمَا يَصْنَعُ لَا يَرْكَعُوْنَ اِلَّا بَعْدَ رُكُوْعِهٖ وَلَا يَرْفَعُوْنَ اِلَّا بَعْدَ رَفْعِهٖ وَلَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافًا

نہ کرتا، اس کے بعد ہم سجدہ کرتے۔ اس باب میں حضرت انس معاویہ، ابن مسعدہ، (صاحب الجیوش) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث براء حسن صحیح ہے، علماء کا یہی قول ہے کہ مقتدی، امام کی پیروی کریں، امام کے بعد رکوع کریں اور امام کے بعد ہی رکوع سے کھڑے ہوں، اس مسئلہ میں علماء متفق ہیں،

بَابُ ۲۰۵ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان اقعاء ممنوع ہے

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ ضَعَّفَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحَارِثَ الْاَعْوَرَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ الْاِقْعَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے علی! میں تیرے لئے وہ بات پسند کرتا ہوں جو مجھے اپنے لئے پسند ہے اور وہ بات تیرے لئے بھی ناپسند کرتا ہوں جسے اپنے لئے اچھا نہیں سمجھتا سجدوں کے درمیان اقعاء نہ کیا کرو" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صرف ابواسحٰق بواسطہ حارث ہی کی روایت سے معروف ہے بعض علماء نے حارث اعور کو ضعیف قرار دیا ہے اکثر علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ وہ اقعاء کو مکروہ جانتے ہیں اس باب میں حضرت عائشہ، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ف: اقعاء کتے کی طرح بیٹھنے کو بھی کہتے ہیں یعنی سرین اور ہاتھ زمین پر رکھکر پنڈلیاں کھڑی کرنا اور پاؤں

بَابُ ۲۰۶ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْاِقْعَاءِ

اقعاء کی اجازت

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ بِالْاِقْعَاءِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ مَكَّةَ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت طاؤس کہتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اقعاء (دونوں قدموں پر بیٹھنے) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ سنت ہے طاؤس کہتے ہیں ہم نے کہا یہ "تو انسان کے لئے باعث مشقت ہے" آپ نے فرمایا "نہیں بلکہ یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے بعض صحابہ کرام کا اس حدیث پر عمل ہے وہ اقعاء میں کوئی حرج نہیں سمجھتے مکہ مکرمہ کے بعض فقہاء کا بھی یہی مسلک ہے، لیکن اکثر علماء کے نزدیک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُكْرَهُونَ الْإِقْعَاءَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

اقعاء مکروہ ہے،

ف: بایں ہمہ یہاں اقعاء سے مراد سرینوں پر بیٹھنا مراد نہیں بلکہ پاؤں کھڑے کرکے ان پر بیٹھنا ہے اور یہ حنفی مسلک کے مطابق مکروہ ہے۔ (مترجم)

بابٌ ۲۰۷ مَا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

سجدوں کے درمیان کیا پڑھے

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے، "اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان کی تلافی فرما مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ يَرَوْنَ هٰذَا جَائِزًا فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ مُرْسَلًا

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون، زید بن حباب کامل ابوالعلاء سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اسیطرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق کا بھی یہی قول ہے اور وہ اسے فرضوں اور نفلوں (دونوں نمازوں) میں جائز قرار دیتے ہیں بعض محدثین نے اس حدیث کو کامل ابوالعلاء سے مرسلاً روایت کیا ہے

بابٌ ۲۰۸ مَا جَاءَ فِي الْاِعْتِمَادِ فِي السُّجُودِ

سجدے میں سہارا لینا

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُودِ عَلَيْهِمْ إِذَا تَفَرَّجُوا فَقَالَ اسْتَعِينُوا بِالرُّكَبِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَكَانَ رِوَايَةُ هٰؤُلَاءِ أَصَحَّ مِنْ رِوَايَةِ اللَّيْثِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں شکایت کی کہ "انہیں سجدے کے حالت میں کشادہ ہونے وقت مشقت اٹھانی پڑتی ہے" آپ نے فرمایا "اپنے گھٹنوں (پر کہنیاں رکھ کر ان) سے مدد لے لیا کرو، امام ترمذی فرماتے ہیں ابوصالح کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ کی حدیث صرف اسی سند سے معروف ہے سفیان بن عیینہ اور دیگر کئی راویوں نے سمی بواسطہ نعمان ابن ابی عیاش سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، لیث کی روایت کے مقابلے میں ان حضرات کی روایت اصح ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۲۰۹ کَیْفَ النُّهُوْضُ مِنَ السُّجُوْدِ

سجدے سے اٹھنے کا طریقہ

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَیْمٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ اللَّیْثِیِّ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَكَانَ اِذَا كَانَ فِیْ وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ یَنْهَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَیْرِثِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَصْحَابُنَا۔

حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب آپ طاق (پہلی اور تیسری) رکعات میں ہوتے تو جب تک اطمینان سے بیٹھ نہ جاتے، کھڑے نہ ہوتے، امام ترمذی فرماتے ہیں مالک بن حویرث کی حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا یہی عمل ہے اور ہمارے اصحاب بھی یہی کہتے ہیں،

باب ۲۱۰ مِنْهُ اَیْضًا

عنوان بالا کا دوسرا باب

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ نَا خَالِدُ ابْنُ اِیَاسٍ وَیُقَالُ خَالِدُ بْنُ اِلْیَاسَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَی التَّوْاَمَةِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَضُ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْهِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَلَیْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ یَخْتَارُوْنَ اَنْ یَنْهَضَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْهِ وَخَالِدُ بْنُ اِیَاسٍ ضَعِیْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ وَیُقَالُ خَالِدُ بْنُ اِلْیَاسَ وَصَالِحٌ مَوْلَی التَّوْاَمَةِ هُوَ صَالِحُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ وَاَبُوْ صَالِحٍ اسْمُهٗ نَبْهَانُ مَدَنِیٌّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم (بغیر بیٹھے) اپنے قدموں کے اگلے حصہ پر کھڑے ہوتے، امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت پر اہل علم کا عمل ہے۔ نمازی کا قدموں کے اگلے حصے پر کھڑا ہونا انہیں پسند ہے۔

خالد بن ایاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، اور اسے خالد بن الیاس بھی کہا جاتا ہے۔ صالح مولی توأمہ سے مراد صالح بن ابی صالح ہے اور ابوصالح کا نام نبہان مدنی ہے۔

باب ۲۱۱ مَا جَاءَ فِی التَّشَهُّدِ

تشہد کا بیان

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِی الرَّكْعَتَیْنِ اَنْ نَقُوْلَ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد کی تعلیم دی کہ جب ہم دو رکعتوں کے بعد بیٹھیں تو یہ پڑھیں "التحیات للہ الخ"، تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي مُوْسٰى وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَهُوَ أَصَحُّ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر، ابوموسےٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت ابن مسعود سے کئی طرق سے مروی ہے اور تشہد کے بارے میں وارد احادیث میں سے یہ اصح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے اور سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اسحاق (اور امام اعظمؒ) کا بھی یہی قول ہے۔

بَابٌ ۲۱۲ مِنْهُ أَيْضًا

عنوان بالا کا دوسرا باب

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ حُمَيْدٍ الرُّوَاسِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَرَوٰى أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ الْمَكِّيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَذَهَبَ الشَّافِعِيُّ إِلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي التَّشَهُّدِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم، ہمیں اسی طرح تشہد سکھاتے جس طرح آپ ہمیں قرآن پاک کی تعلیم فرماتے ہیں چنانچہ آپ نے ہمیں تشہد اس طرح سکھایا "التحیات المبارکات الخ"، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، عبدالرحمن بن حمید رواسی نے بھی اس کو ابوزبیر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ایمن بن نابل نے بواسطہ ابوزبیر، جابر سے یہ حدیث روایت کی لیکن وہ غیر محفوظ ہے، امام شافعیؒ کا تشہد میں حضرت ابن عباس کی حدیث پر عمل ہے،

بَابٌ ۲۱۳ مَا جَاءَ أَنَّهٗ يُخْفِي التَّشَهُّدَ

تشہد آہستہ پڑھنا

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُّخْفِيَ التَّشَهُّدَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے اور اہل علم کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

اس پر عمل ہے۔

بَابُ ۲۱۴ كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں کس طرح بیٹھے

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى يَعْنِي عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں آیا اور (دل میں) کہا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا، جب آپ تشہد کے لئے بیٹھے تو آپ نے بایاں پاؤں بچھا کر ران پر بایاں ہاتھ رکھا اور داہنا پاؤں کھڑا کیا، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، اور اہل کوفہ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور آپ کے متبعین) کا بھی یہی قول ہے۔

بَابٌ ۲۱۵ مِنْهُ أَيْضًا

عنوان بالا کا دوسرا باب

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ نَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلٰوةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى قِبْلَتَهُ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالُوا يَقْعُدُ فِي التَّشَهُّدِ الْآخِرِ عَلٰى وَرِكِهِ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ وَقَالُوا يَقْعُدُ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ الْيُمْنٰى.

عباس بن سہل ساعدی فرماتے ہیں ابوحمید، ابواسید سہل بن سعد، اور محمد بن مسلمہ (چاروں) ایک جگہ جمع ہو کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کرنے لگے۔ ابوحمید نے کہا "میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں آپ تشہد کے لئے بیٹھے تو بائیں پاؤں کو بچھا دیا اور دائیں پاؤں کا اگلا حصہ قبلہ رخ کر لیا، دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، علماء کا یہی قول ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں، وہ کہتے ہیں کہ آخری قعدہ میں سرین پر بیٹھے ابوحمید کی حدیث سے انہوں نے استدلال کیا اور کہا پہلے قعدہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۲۱۶ مَاجَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ

۲۷۸. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُو بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطُهَا عَلَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَنُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي حُمَيْدٍ وَوَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ اَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِبْنِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ يَخْتَارُونَ الْاِشَارَةَ فِي التَّشَهُّدِ وَهُوَ قَوْلُ اَصْحَابِنَا.

تشہد میں اشارہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں (تشہد کے لئے) بیٹھتے وقت دایاں ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور انگشت شہادت کو اٹھا کر اشارہ فرماتے جبکہ بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر بچھا کر رکھتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر، نمیر خزاعی ابوہریرہ، ابوحمید اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر، حسن غریب ہے اور ہمیں یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے صرف اسی طریق سے معلوم ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے وہ تشہد میں اشارہ کرنا پسند کرتے ہیں۔ ہمارے اصحاب کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۱۷ مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۷۹. حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَعَمَّارٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

سلام پھیرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے (دونوں طرف یہ کلمات) فرماتے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، ابن عمر، جابر بن سمرہ، براء، عمار، وائل بن حجر، عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد، اسحاق، (اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) بھی اسی کے قائل ہیں،

بَابٌ ۲۱۸ مِنْهُ اَيْضًا

عنوان بالا کا دوسرا باب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا مَرْوَانُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَحَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَهْلُ الشَّامِ يَرْوُونَ عَنْهُ مَنَاكِيرَ وَرِوَايَةُ أَهْلِ الْعِرَاقِ أَشْبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ زُهَيْرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الَّذِي كَانَ وَقَعَ عِنْدَهُمْ لَيْسَ هُوَ الَّذِي يُرْوٰى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَأَنَّهُ رَجُلٌ آخَرُ قُلْتُ اسْمُهُ وَقَدْ قَالَ بِهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَصَحُّ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمَتَانِ وَعَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَرَأَى قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَغَيْرُهُمْ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً فِي الْمَكْتُوبَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً وَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک ہی سلام سامنے کی طرف پھیرتے پھر تھوڑا سا دائیں طرف مائل ہو جاتے اس باب میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، ام المومنین کی حدیث کو مرفوعاً ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں زہیر بن محمد سے اہل شام منکر احادیث روایت کرتے ہیں اہل عراق کی روایات اس سے اچھی ہیں۔ امام بخاری نے امام احمد بن حنبل کا قول نقل فرمایا کہ زہیر بن محمد جس سے اہل شام روایات نقل کرتے ہیں وہ نہیں جس سے اہل عراق کی روایات منقول ہیں وہ دوسرا شخص ہے۔ نام میں ردوبدل ہو گیا۔ بعض علماء نے سلام کے بارے اس قول کو اختیار کیا لیکن، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اصح روایات، دو سلاموں کے بارے ہیں ہیں۔ صحابہ کرام، تابعین اور دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام نے فرض نمازوں میں ایک سلام کو جائز کہا امام شافعی فرماتے ہیں۔ چاہے ایک طرف سلام پھیرے یا دونوں طرف اسے اختیار ہے۔

بَابُ ۲۱۹ مَا جَاءَ أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

سلام کو نہ کھینچنا سنت ہے

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي أَنْ لَا يَمُدَّهُ مَدًّا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ التَّكْبِيرُ جَزْمٌ وَالسَّلَامُ جَزْمٌ وَهِقْلٌ كَاتِبُ الْأَوْزَاعِيِّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سلام کا حذف (نہ کھینچنا) سنت ہے۔ علی بن حجر نے ابن مبارک کا قول نقل کیا کہ حذف کا مطلب "زیادہ نہ کھینچنا ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، اہل علم نے اسے پسند کیا، ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ تکبیر جزم ہے اور سلام بھی جزم ہے (زیادہ نہ کھینچے جائیں) ہقل، اوزاعی کا کاتب تھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۲۲۳ مَا يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَوْبَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَرُوِيَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا الْأَوْزَاعِيُّ نَا شَدَّادٌ أَبُوْ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ عَمَّارٍ اسْمُهُ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ.

سلام کے بعد کیا پڑھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد صرف یہ دعا پڑھنے کا اندازہ بیٹھتے "اللھم انت السلام الخ"

ہناد نے بواسطہ مروان بن معاویہ مذکورہ بالا سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی، اور اس میں "تبارکت یا ذا الجلال والاکرام" کے الفاظ ہیں، اس باب میں حضرت ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، ابوسعید، ابوہریرہ، اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ سلام کے بعد پڑھتے لا الہ الا اللہ الخ۔ یہ بھی مروی ہے کہ سبحان ربک الخ پڑھتے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز سے پھرنے کا ارادہ فرماتے تین مرتبہ "استغفر اللہ" پڑھ کر اس طرح دعا مانگتے اللھم انت السلام الخ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۲۲۱ مَا جَاءَ فِي الْإِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ .

دائیں اور بائیں طرف پھرنا

۲۸۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْاَحْوَصُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يَنْصَرِفُ عَلٰى اَيِّ جَانِبَيْهِ شَاءَ اِنْ شَاءَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاِنْ شَاءَ عَنْ يَسَارِهٖ وَقَدْ صَحَّ الْاَمْرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ كَانَتْ حَاجَتُهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَخَذَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ حَاجَةٌ عَنْ يَسَارِهٖ اَخَذَ عَنْ يَسَارِهٖ .

قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے اور پھر دونوں جانب یعنی دائیں اور بائیں پھر جاتے، اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، انس، عبداللہ بن عمرو، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ہلب حسن ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ دائیں یا بائیں جس طرف چاہے پھرے، دونوں طریقے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اگر دائیں طرف ضرورت سمجھے ادھر پھر جائے، اور اگر بائیں طرف حاجت ہو ادھر منہ پھیر لے۔

باب ۲۲۲ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلٰوةِ

نماز پڑھنے کا طریقہ

۲۸۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ اَنْ يَكُوْنَ مَنْ اَخَفَّ

رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے رفاعہ کہتے ہیں ہم بھی آپکے ہمراہ تھے کہ ایک شخص جو بدوی معلوم ہوتا تھا آیا اس نے ایک خفیف سی نماز پڑھی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا "لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی" وہ شخص چلا گیا (دوبارہ) نماز پڑھی پھر حاضر ہوا اور سلام عرض کیا، آپنے (پھر) سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا "واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی" دو مرتبہ یا تین مرتبہ اسی طرح ہوا کہ وہ حاضر ہو کر سلام عرض کرتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیکر اسے فرماتے "جاؤ اور نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی" لوگوں کو یہ بات ناپسند آئی اور گراں معلوم ہوئی کہ جو شخص خفیف نماز پڑھے اسکی نماز ادا ہی نہ ہو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلٰوتَہٗ لَمْ یُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِیْ اٰخِرِ ذٰلِکَ فَاَرِنِیْ وَعَلِّمْنِیْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُصِیْبُ وَاُخْطِیءُ فَقَالَ اَجَلْ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَتَوَضَّاْ کَمَا اُمِرْکَ بِہٖ ثُمَّ تَشَہَّدْ فَاَقِمْ فَاِنْ کَانَ مَعَکَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَاْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰہَ وَکَبِّرْہُ وَھَلِّلْہُ ثُمَّ ارْکَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُکَ وَاِنِ انْتَقَصْتَ مِنْہُ شَیْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِکَ قَالَ وَکَانَ ھٰذَا اَھْوَنَ عَلَیْھِمْ مِنَ الْاُوْلٰی اَنَّہٗ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلٰوتِہٖ وَلَمْ تَذْھَبْ کُلُّھَا قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رِفَاعَۃَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ نَا عُبَیْدُ اللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰی کَمَا کَانَ صَلّٰی ثُمَّ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَرَدَّ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَہُ الرَّجُلُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَیْرَ ھٰذَا فَعَلِّمْنِیْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّھَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی ابْنُ نُمَیْرٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ

آخر کار اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سکھا دیجیے میں انسان ہوں مجھ سے درستگی بھی ہوتی ہے اور غلطی بھی کرتا ہوں" آپ نے فرمایا "ہاں جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اس طرح وضو کرو جس طرح تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا پھر اذان کہو، اقامت بھی کہو اگر قرآن پاک یاد ہو تو پڑھو ورنہ اللہ تعالیٰ کی حمد، تکبیر اور تسبیح و تہلیل کرو۔ پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں مطمئن ہو جاؤ پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو اور سجدے میں اعتدال قائم رکھو۔ پھر اٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور پھر کھڑے ہو جاؤ جب تم نے اس طرح کر لیا تمہاری نماز مکمل ہو گئی اگر اس میں کچھ کمی رہ گئی نماز ناقص ہو گی" رفاعہ فرماتے ہیں صحابہ کرام کو یہ بات پہلی بات کی بنسبت زیادہ آسان معلوم ہوئی کہ کچھ کمی رہ جانے سے نماز ناقص رہی ہے بالکل ضائع نہیں ہوتی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں رفاعہ بن رافع کی حدیث حسن ہے اور رفاعہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے تو ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی اور پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا "لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز ادا نہیں کی" وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح (دوبارہ) نماز ادا کی، پھر حاضر ہوا اور سلام پیش کیا آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا "لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی" یہاں تک کہ تین مرتبہ آپ نے اسے لوٹایا پھر اس نے عرض کیا "اللہ کی قسم جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا، لہٰذا مجھے سکھائیے" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو پہلے تکبیر کہہ پھر قرآن پاک سے جو یاد ہو، پڑھ پھر اطمینان سے رکوع کر پھر سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا پھر نہایت سکون و اطمینان سے سجدہ کر پھر سجدے سے سر اٹھا پوری نماز میں اسی طرح کر۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن نمیر نے بواسطہ عبید اللہ بن عمرو، سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ اَبِیْهُرَیْرَةَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْهُرَیْرَةَ وَرِوَایَةُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَسَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ اَبِیْهُرَیْرَةَ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبُوْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیُّ اسْمُهٗ کَیْسَانُ وَسَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ یُکْنٰی اَبَا سَعِیْدٍ

اللہ عنہ سے روایت کیا لیکن ابوسعید کا ذکر نہیں کیا۔ بواسطہ عبیداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید کی روایت اصح ہے۔ سعید مقبری کو حضرت ابوہریرہ سے سماع حاصل ہے، اور انہوں نے بواسطہ اپنے والد بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی۔ ابوسعید مقبری کا نام کیسان ہے اور سعید مقبری کی کنیت ابوسعید ہے۔

۲۸۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ نَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ فِیْ عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِیٍّ یَقُوْلُ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مَا کُنْتَ اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً وَلَا اَکْثَرَنَا لَهٗ اِتْیَانًا قَالَ بَلٰی قَالُوْا فَاعْرِضْ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَرَکَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ یَصُبَّ رَاْسَهٗ وَلَمْ یُقْنِعْ وَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَرَفَعَ یَدَیْهِ وَاعْتَدَلَ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوٰی اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ جَافٰی عَضُدَیْهِ عَنْ اِبْطَیْهِ وَفَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ ثُمَّ ثَنٰی رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ عَلَیْهَا ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعٍ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوٰی سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ ثَنٰی رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهٖ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِکَ حَتّٰی اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ کَمَا صَنَعَ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَنَعَ کَذٰلِکَ حَتّٰی کَانَتِ الرَّکْعَةُ الَّتِیْ تَنْقَضِیْ فِیْهَا صَلٰوتُهٗ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی شِقِّهِ مُتَوَرِّکًا ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

ابوحمید ساعدی نے دس صحابہ کرام جن میں ابوقتادہ بن ربعی بھی تھے میں بیٹھ کر کہا "میں تم سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جاننے والا ہوں"۔ انہوں نے کہا کس طرح؟ نہ تو تم ہم سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ صحبت سے مشرف ہوئے اور نہ ہی ہم سے زیادہ بارگاہ رسالت میں حاضری دیتے رہے۔ ابوحمید ساعدی نے کہا ہاں کیوں نہیں! انہوں نے کہا "اچھا بیان کیجئے" ابوحمید ساعدی نے فرمایا "جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا ارادہ فرماتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے اور پھر ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاتے، پیٹھ سیدھی رکھتے اور سر کو نہ تو بالکل جھکاتے اور نہ بلند رکھتے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے پھر "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ جسم کی ہر ہڈی اپنی جگہ پہنچ جاتی۔ پھر سجدہ کرتے ہوئے زمین کی طرف جھکتے اور "اللہ اکبر" کہتے ہاتھوں کو بغلوں سے دور رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے پھر بایاں پاؤں لپیٹ کر اس پر بیٹھتے اور اس طرح اعتدال سے بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ لوٹ جاتی پھر سجدہ کے لئے جھکتے "اللہ اکبر" کہتے پھر بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھتے اور اس اعتدال کے ساتھ بیٹھتے کہ ہر جوڑ اپنی جگہ قائم ہو جاتا۔ پھر اٹھ کر کھڑے ہوتے اور دوسری رکعت میں وہی عمل کرتے جو پہلی رکعت میں کیا یہاں تک کہ جب دونوں سجدوں سے اٹھتے تکبیر فرماتے ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے جیسے کہ شروع نماز میں اٹھائے تھے یہی عمل دہراتے رہتے یہاں تک کہ آخری رکعت کو پہنچ جاتے تو بایاں پاؤں پیچھے ہٹا لیتے اور سرین کے بل بیٹھ جاتے پھر سلام پھیرتے"، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور "دو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

صَحِيحٌ قَالَ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ يَعْنِي إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ.

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو عَاصِمٍ عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جَعْفَرٍ هٰذَا الْحَرْفَ قَالُوا صَدَقْتَ هٰكَذَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سجدوں سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھاتے" کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب دو رکعتوں کے بعد اٹھ کر کھڑے ہوتے،

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں میں نے دس صحابہ کرام جن میں ابو قتادہ بن ربعی بھی تھے کی موجودگی میں ابو حمید ساعدی سے سنا اس کے بعد یحییٰ بن سعید کی روایت کے ہم معنی مذکور ہے البتہ اس میں ابو عاصم نے بواسطہ عبدالحمید بن جعفر یہ الفاظ زائد نقل کئے "پھر ان سب نے کہا تو نے سچ کہا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یونہی نماز ادا فرمائی۔"

بَابُ ۲۲۳ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ

صبح کی نماز میں قراءت

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ ابْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ حُرَيْثٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ وَأَبِي بَرْزَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ بِالْوَاقِعَةِ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مِنْ سِتِّينَ آيَةً إِلٰى مِائَةٍ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلٰى أَبِي مُوسٰى أَنِ اقْرَأْ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ.

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں "والنخل باسقات" پڑھتے ہوئے سنا۔ اس باب میں حضرت عمر و بن حریث، جابر بن سمرہ، عبداللہ بن سائب، ابو برزہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں قطبہ بن مالک کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے صبح کی نماز میں سورۃ واقعہ پڑھی، روایت ہے کہ آپ فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو تک آیات پڑھا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں "اذا الشمس کورت" کی قرأت بھی منقول ہے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ کو لکھا کہ صبح کی نماز میں طوال مفصل (سورہ حجرات سے سورہ بروج تک) سے پڑھا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں علماء کا اس پر عمل ہے اور سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۲۴ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر و عصر کی قراءت

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ خَبَّابٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَالْبَرَآءِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ تَنْزِيْلِ السَّجْدَةِ وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَدْرَ خَمْسَةَ عَشَرَ اٰيَةً وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَنِ اقْرَأْ فِي الظُّهْرِ بِاَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّقْرَأَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ كَنَحْوِ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ يَقْرَأُ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَرُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ تَعْدِلُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ تُضَاعَفُ صَلٰوةُ الظُّهْرِ عَلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِي الْقِرَاءَةِ اَرْبَعَ مِرَارٍ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ظہر و عصر کی نمازوں میں "سورۃ البروج" "سورۃ الطارق" اور اس قسم کی دوسری سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اس باب میں حضرت خباب، ابوسعید، ابوقتادہ، زید بن ثابت، اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں جابر بن سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں "تنزیل السجدہ" کی مقدار قرآت فرمائی۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ ظہر کی پہلی رکعت میں تیس آیات اور دوسری رکعت میں پندرہ آیات کا اندازہ قرآت فرماتے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ظہر کی نماز میں اوساط مفصل (سورۂ بروج سے لم یکن الذین کے آخر تک) پڑھا کریں۔ بعض علماء کہتے ہیں عصر کی قرآت مغرب کی قرآت کی طرح ہے۔ یعنی قصار مفصل (لم یکن الذین سے لے کر آخر قرآن تک) پڑھی جائے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں "عصر اور مغرب کی نمازیں قرآت کے اعتبار سے برابر ہیں۔ نیز فرمایا کہ ظہر کی قرآت، عصر کی قرآت سے چار گنا زیادہ ہے

باب ۲۲۵ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

قرآت مغرب

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ رَاْسَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ فَصَلّٰى الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ بِالْمُرْسَلَاتِ فَمَا صَلّٰهَا بَعْدُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَزَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدِيْثُ اُمِّ الْفَضْلِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْمَغْرِبِ بِالْاَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَنِ اقْرَاْ فِي الْمَغْرِبِ

حضرت ابن عباس اپنی والدہ ام الفضل (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک پر (بوجہ بیماری) پٹی باندھے ہوئے ہمارے ہاں تشریف لائے اور مغرب کی نماز پڑھائی جس میں سورۂ مرسلات پڑھی، اس کے بعد آپ نے تادم وصال کوئی نماز نہیں پڑھائی۔ اس باب میں حضرت جبیر بن معظم، ابن عمر، ابوایوب، اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی دونوں رکعتوں میں سورۃ اعراف پڑھی، سورۂ طور بھی مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مغرب کی نماز

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهٗ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ قَالَ وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَذُكِرَ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ يَكْرَهُ اَنْ يَقْرَاَ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِالسُّوَرِ الطِّوَالِ نَحْوِ الطُّوْرِ وَالْمُرْسَلَاتِ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا اَكْرَهُ ذٰلِكَ بَلْ اَسْتَحِبُّ اَنْ يُّقْرَاَ بِهٰذِهِ السُّوَرِ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ .

میں قصار مفصل پڑھا کریں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ نے مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی قرأت کی ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اہل علم کا اسی پر عمل ہے ابن مبارک اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں ۔ امام شافعی فرماتے ہیں امام مالک سے جو منقول ہے کہ مغرب کی نماز میں لمبی سورت جیسے سورہ طور اور مرسلات وغیرہ پڑھنی مکروہ ہے تو میں اسے مکروہ نہیں سمجھتا بلکہ میرے نزدیک مغرب کی نماز میں ان کا پڑھنا مستحب ہے ۔

بَابُ ۲۲۶ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ

نمازِ عشاء کی قرأت

۲۹۳ . حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا ابْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِسُوْرَةِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ بِسُوَرٍ مِنْ اَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ نَحْوَ سُوْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَشْبَاهِهَا وَرُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ اَنَّهُمْ قَرَاُوْا بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا وَاَقَلَّ فَكَانَ الْاَمْرُ عِنْدَهُمْ وَاسِعٌ فِيْ هٰذَا وَاَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ .

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں سورۂ "والشمس وضحٰها" اور اس مقدار کی دیگر سورتیں پڑھا کرتے تھے ۔ اس باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بریدہ حسن ہے علاوہ ازیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں سورہ "والتین" پڑھا کرتے تھے ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں اوساط مفصل کی سورتوں مثلاً "سورۂ منافقون" وغیرہ میں سے پڑھتے تھے ۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کے بارے میں اس سے کم اور زیادہ پڑھنے کی روایات ہیں گویا کہ ان کے نزدیک اس امر میں گنجائش ہے ۔ اس قرأت کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احسن قول مروی ہے وہ یہ ہے کہ آپ "والشمس وضحٰها" اور والتین والزیتون" پڑھا کرتے تھے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں سورہ "والتین" پڑھی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۲۹۴ . حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

www.waseemziyai.com MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بابؔ ۲۲۷ مَاجَاءَ فِی الْقِرَأَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ ابْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَأَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّيْ أَرٰكُمْ تَقْرَءُوْنَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِيْ وَاللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَإِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِيْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَهٰذَا أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فِي الْقِرَأَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ يَرَوْنَ الْقِرَأَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ۔

قرأۃ خلف الامام

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی اور آپ پر تلاوت بھاری ہوگئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو" حضرت عبادہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! اللہ کی قسم (ہم پڑھتے ہیں) آپ نے فرمایا۔ صرف سورۂ فاتحہ پڑھا کرو کیونکہ اس کی نماز (کامل) نہیں جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عائشہ، انس، ابوقتادہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبادہ حسن ہے۔ زہری نے بھی یہ حدیث بواسطہ محمود بن ربیع، حضرت عبادہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز (کامل) نہیں یہ اصح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا قرأۃ خلف الامام کے بارے میں اس حدیث پر عمل ہے مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں کہ قرأت خلف الامام جائز ہے۔

بابؔ ۲۲۸ مَاجَاءَ فِی تَرْكِ الْقِرَأَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ إِذَا جَهَرَ بِالْقِرَأَةِ

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَأَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيْ أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّيْ أَقُوْلُ مَالِيْ أُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَأَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِالْقِرَأَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

جہری نمازیں قرأۃ خلف الامام کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہری نماز سے فارغ ہو کر فرمایا "کیا تم میں سے کسی نے اب میرے ساتھ قرأت کی ہے؟" ایک شخص نے عرض کیا "ہاں یا رسول اللہ!" آپ نے فرمایا "تب ہی تو میں کہتا ہوں کہ مجھ سے قرآن میں جھگڑا کیوں کیا جاتا ہے؟ راوی کہتے ہیں یہ سننے کے بعد صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہری نمازوں میں قرأت سے رک گئے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيُّ اسْمُهٗ عُمَارَةُ وَيُقَالُ عَمْرُو بْنُ اُكَيْمَةَ وَرَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَذَكَرُوْا هٰذَا الْحَرْفَ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَنْ رَاَى الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقَالَ لَهٗ حَامِلُ الْحَدِيْثِ اِنِّيْ اَكُوْنُ اَحْيَانًا وَرَآءَ الْاِمَامِ قَالَ اقْرَاْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ وَرَوٰى اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُنَادِيَ اَنْ لَّا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاْءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاخْتَارَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ اَنْ لَّا يَقْرَاَ الرَّجُلُ اِذَا جَهَرَ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ وَقَالُوْا يَتْبَعُ سُنَّاتِ الْاِمَامِ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَرَاٰى اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا اَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ وَالنَّاسُ يَقْرَءُوْنَ اِلَّا قَوْمًا مِنَ الْكُوْفِيِّيْنَ وَاَرٰى اَنَّ مَنْ لَّمْ يَقْرَاْ صَلٰوتُهٗ جَائِزَةٌ وَشَدَّدَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاِنْ كَانَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالُوْا لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحْدَهٗ كَانَ اَوْ خَلْفَ الْاِمَامِ وَذَهَبُوْا اِلٰى مَا رَوٰى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَاَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَتَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے اور عمرو بن اکیمہ بھی کہا جاتا ہے بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو اس اضافہ کے ساتھ روایت کیا" امام زہری نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد لوگ قرأت سے رک گئے امام ترمذی فرماتے ہیں، کہ اس حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے قرأت خلف الامام کے قائلین پر اعتراض ہو سکے کیونکہ حضرت ابوہریرہ نے ہی اس حدیث کو بھی روایت کیا اور اس حدیث کو بھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی وہ نامکمل نماز ہے اس پر حضرت ابوہریرہ کے شاگرد نے کہا" کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں" آپ نے فرمایا" اپنے دل میں پڑھ لیا کرو" ابوعثمان نہدی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اعلان کرنے کا حکم دیا کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز (مکمل) نہیں ہوتی محدثین نے پسند کیا ہے کہ جب امام قرأت بالجہر کر رہا ہو اس وقت مقتدی کو قرأت نہیں کرنی چاہیے بلکہ امام کے سکتوں کا خیال رکھنا چاہیے، قرأت خلف الامام میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر صحابہ کرام تابعین اور بعد کے فقہاء کے نزدیک یہ جائز ہے امام مالک، ابن مبارک، شافعی، احمد بن حنبل، اور اسحٰق اسی کے قائل ہیں عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں، میں امام کے پیچھے قرأت کرتا تھا اور دوسرے لوگ بھی پڑھتے تھے، البتہ کوفہ کی ایک جماعت نہیں پڑھتی تھی لیکن میرا خیال ہے کہ جو نہ پڑھے اس کی نماز جائز ہے علماء کی ایک جماعت نے سورۂ فاتحہ کے ترک کے بارے میں شدت سے کام لیا، اور کہا کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں چاہے اکیلا ہو یا امام کے پیچھے، انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا اور عبادہ بن صامت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر عمل کیا کہ سورۂ فاتحہ پڑھے بغیر نماز (کامل) نہیں ہوتی۔ امام شافعی اور اسحٰق وغیرہما کا یہی

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِقِرَاءَۃِ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَبِہٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاِسْحٰقُ وَغَیْرُھُمَا وَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَقَالَ مَعْنٰی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اِذَا کَانَ وَحْدَہٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِیْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ حَیْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اَحْمَدُ فَھٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اَنَّ ھٰذَا اِذَا کَانَ وَحْدَہٗ وَاخْتَارَ اَحْمَدُ مَعَ ھٰذَا الْقِرَاءَۃَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَاَنْ لَا یَتْرُکَ الرَّجُلُ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَاِنْ کَانَ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکٌ عَنْ اَبِیْ نُعَیْمٍ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ اَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

قول ہے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو (تو فاتحہ ضروری ہے) اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو دلیل بنایا "کہ جس نے ایک رکعت نماز پڑھی اور اسمیں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اسکی نماز نہیں ہوئی، سوائے اسکے کہ امام کے پیچھے ہو" پس اس صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول پر عمل کیا کہ یہ (بغیر فاتحہ نماز کا نہ ہونا) اسوقت ہے جب اکیلا ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اسکے باوجود امام احمد نے قراۃ خلف الامام کو اختیار کیا اور یہ کہ آدمی سورۃ فاتحہ کو نہ چھوڑے اگرچہ امام کے پیچھے ہو۔ **ف**: امام ترمذی کی اس تمام بحث سے یہ بات روز روشن کیطرح واضح ہوگئی کہ امام اعظم ابوحنیفہ رح کا موقف قوی ہے کہ باجماعت نماز میں مقتدی کو قرأت نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے اور علیحدہ نماز میں سورۂ فاتحہ کے نہ پڑھنے سے نماز نامکمل رہتی ہے مطلقاً قرأت فرض ہے اور فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اسطرح قرآنی آیت اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تطبیق دی گئی ہے۔ (مترجم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جس نے ایک رکعت بھی سورۃ فاتحہ کے بغیر پڑھی اس نے (مکمل) نماز نہیں پڑھی، البتہ امام کے پیچھے ہو تو جائز ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۹ بَابُ مَا یَقُوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِہِ الْمَسْجِدَ

مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ لَیْثٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّہٖ فَاطِمَۃَ بِنْتِ الْحُسَیْنِ عَنْ جَدَّتِھَا فَاطِمَۃَ الْکُبْرٰی قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الْحَسَنِ بِمَکَّۃَ فَسَاَلْتُہٗ مِنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَحَدَّثَنِیْ بِہٖ قَالَ کَانَ اِذَا دَخَلَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ وَفِی الْبَابِ عَنْ

حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے وقت صلوۃ وسلام کے بعد یہ دعا مانگتے "اے رب میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور باہر تشریف لاتے وقت صلوۃ وسلام کے بعد یوں دعا مانگتے "اے رب میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے" علی بن حجر اسماعیل بن ابراہیم کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن حسین سے ملاقات کی وقت اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی جب آپ داخل ہوتے الخ اس میں بھی وہی دعا ہے صرف صلوۃ و سلام اور استغفار کا ذکر نہیں، اس باب میں ابوحمید، ابواسید

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ فَاطِمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى إِنَّمَا عَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهُرًا .

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث فاطمہ حسن ہے اس کی سند متصل نہیں کیونکہ فاطمہ بنت حسین نے فاطمہ کبریٰ کو نہیں پایا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چند ماہ بعد ہی حضرت خاتونِ جنت کا وصال ہو گیا تھا۔

بَابُ ٢٣ مَا جَاءَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں

٢٩٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَرَوَى سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا اسْتَحَبُّوا إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ أَنْ لَا يَجْلِسَ حَتَّى يُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ عُذْرٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدِيثُ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ خَطَأٌ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ .

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے اسے دو رکعتیں ادا کر لینی چاہئیں۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوامامہ، ابوہریرہ، ابوذر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوقتادہ کی حدیث حسن صحیح ہے محمد بن عجلان اور کئی دوسرے راویوں نے بھی اسے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے مالک بن انس کی روایت کی مثل روایت کیا ہے سہیل بن ابی صالح نے اس حدیث کو بواسطہ عامر بن عبداللہ بن زبیر اور عمرو بن سلیم حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ ابوقتادہ کی حدیث صحیح ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے اصحاب کا اس حدیث پر عمل ہے اور وہ مستحب جانتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسجد میں آئے اور کوئی عذر نہ ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا کرے، علی بن مدینی کہتے ہیں حدیث سہیل غلط ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ علی بن مدینی کا یہ قول مجھے اسحٰق بن ابراہیم نے بتایا۔

بَابُ ٢٣ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ .

قبرستان اور حمام کے سوا تمام زمین مسجد ہے

٣٠٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبرستان اور حمام

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَۃَ وَالْحَمَّامَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَیْفَۃَ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ اُمَامَۃَ وَاَبِیْ ذَرٍّ قَالُوْا اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدًا وَطَھُوْرًا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَوَاہُ بَعْضُھُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَمِنْھُمْ مَنْ لَمْ یَذْکُرْہُ وَھٰذَا حَدِیْثٌ فِیْہِ اِضْطِرَابٌ رَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَاہُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَوَاہُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ وَکَانَ عَامَّۃُ رِوَایَتِہٖ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَکَانَ رِوَایَۃُ الثَّوْرِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَثْبَتُ وَاَصَحُّ.

کے سوا تمام روئے زمین مسجد ہے اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، جابر، ابن عباس، حذیفہ انس، ابوامامہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، یہ سب فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاکیزہ بنادی گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوسعید کی حدیث، عبدالعزیز بن محمد سے دو روایتوں کے ساتھ مروی ہے بعض نے ابوسعید کا ذکر کیا اور بعض نے نہیں کیا۔ اس حدیث (کی سند) میں اضطراب ہے۔ سفیان ثوری نے بواسطہ عمرو بن یحییٰ ان کے والد سے مرسل روایت کی، حماد بن سلمہ نے بواسطہ عمرو بن یحییٰ اور یحییٰ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ محمد بن اسحاق نے بواسطہ عمرو بن یحییٰ اور یحییٰ مرسل روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ عام روائتیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں، لیکن اس روایت میں حضرت ابوسعید کا ذکر نہیں، گویا کہ سفیان ثوری کی روایت بواسطہ عمرو بن یحییٰ و یحییٰ، زیادہ ثابت اور اصح ہے۔

بَابُ ۲۳۲ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ بُنْیَانِ الْمَسْجِدِ

تعمیر مسجد کی فضیلت

۳۰۱ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ بَکْرٍ الْحَنَفِیُّ نَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ مِثْلَہٗ فِی الْجَنَّۃِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِیٍّ وَعَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَۃَ وَاُمِّ حَبِیْبَۃَ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ وَوَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عُثْمَانَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا صَغِیْرًا کَانَ اَوْ کَبِیْرًا بَنَی

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے اس کی مثل (مکان) بنائے گا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، علی عبداللہ بن عمرو، انس، ابن عباس، عائشہ، ام حبیبہ، ابوذر، عمرو بن عبسہ، واثلہ بن اسقع، ابوہریرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث عثمان حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ "جس نے اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے چھوٹی یا بڑی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ .

۳۰۲ . حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى قَيْسٍ عَنْ زِيَادٍ النُّمَيْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَمَحْمُوْدُ بْنُ لَبِيْدٍ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَدْ رَاٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا غُلَامَانِ صَغِيْرَانِ مَدَنِيَّانِ .

بنائے گا۔

قتیبہ بن سعید نے بواسطہ نوح بن قیس، عبدالرحمٰن (قیس کا غلام) اور زیاد نمیری، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی مثل روایت نقل کی۔ محمود بن لبید نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور محمود بن ربیع نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی یہ دونوں اس وقت چھوٹے بچے تھے، اور مدینہ طیبہ کے رہنے والے تھے،

باب ۲۳۳ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُتَّخَذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا .

قبر پر مسجد بنانا منع ہے

۳۰۳ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کرنے والی عورتوں، قبروں پر مسجد بنانے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس کی حدیث حسن ہے،

ف ۱ ابتداء اسلام میں زمانہ کفر کے قریب ہونے کی وجہ سے احتیاطاً زیارت قبور منع کی گئی بعد میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے

باب ۲۳۴ مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں سونے کا حکم

۳۰۴ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَتَّخِذُهُ مَبِيْتًا وَمَقِيْلًا وَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "ہم عہد رسالت میں مسجد میں سویا کرتے تھے اس وقت ہم جوان تھے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے علماء کی ایک جماعت نے مسجد میں سونے کی اجازت دی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "مسجد کو رات اور دن کے سونے کی جگہ ہی نہ بنالے (یعنی عادت نہ بنالے) بعض علماء کا حضرت ابن عباس کے قول پر عمل ہے۔

باب ۲۳۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالنِّدَاءِ الضَّالَّةِ وَالشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ .

مسجد میں خرید و فروخت، گم شدہ چیز کا اعلان اور شعر گوئی ممنوع ہے

۳۰۵ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت

ف ۲ اجازت دی اور فرمایا میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا اب زیارت کیا کرو۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں "یہ اجازت مردوں عورتوں سب کے لئے ہے" البتہ دور فتنہ میں عورتوں کو زیادہ آنے جانے سے منع کیا جائے ملا علی قاری فرماتے کہا گیا ہے کہ جب تم کسی معاملے میں پریشان ہو جاؤ تو اہل قبور (اولیاء اللہ) سے مدد طلب کرو۔ مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۱۶ بلا فوت چراغ جلانا فضول خرچی ہے اس سے منع کیا گیا اگر فوت ہو تو کوئی حرج نہیں" (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ فِيهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ رَأَيْتُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَذَكَرَ غَيْرَهُمَا يَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ سَمِعَ شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ أَبُو عِيسٰى وَمَنْ تَكَلَّمَ فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ إِنَّمَا ضَعَّفَ لِأَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيفَةِ جَدِّهِ كَأَنَّهُمْ رَأَوْا أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ مِنْ جَدِّهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عِنْدَنَا وَاهٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ فِي الْمَسْجِدِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ رُخْصَةٌ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ رُخْصَةٌ فِي إِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ.

کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں (برے) اشعار کہنے، خرید و فروخت اور جمعہ کی نماز سے قبل حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت بریدہ، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن عمرو ابن العاص کی حدیث حسن ہے اور عمرو بن شعیب محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص کے بیٹے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں میں نے امام احمد اسحاق اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو دیکھا کہ وہ عمرو بن شعیب کی حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں امام بخاری نے مزید فرمایا کہ شعیب بن محمد نے عبداللہ بن عمرو سے سُنا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں جس نے عمرو بن شعیب کی اس حدیث میں کلام کیا۔ اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ اپنے دادا کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں گویا کہ ان لوگوں کے نزدیک عمرو بن شعیب نے یہ حدیث اپنے دادا سے نہیں سُنی، علی بن عبداللہ کہتے ہیں یحییٰ بن سعید سے مذکور ہے کہ عمرو بن شعیب کی حدیث ہمارے نزدیک ضعیف ہے علماء کی ایک جماعت نے مسجد میں خرید و فروخت کو مکروہ کہا ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض تابعی علماء سے اس بارے میں اجازت کی روایت ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری حدیث میں مساجد میں" (اچھے) شعر کہنے کی اجازت منقول ہے۔

باب ۲۳۶ مَا جَاءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أُنَيْسِ ابْنِ أَبِي يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ امْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِي خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ هٰذَا يَعْنِي مَسْجِدَهُ وَفِي ذٰلِكَ خَيْرٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی خدرہ اور بنی عمرو بن عوف کے دو آدمیوں کا اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے بنو خدرہ سے تعلق رکھنے والے نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے دوسرے نے کہا وہ مسجد قبا ہے پھر وہ دونوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ مسئلہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا وہ یہی (یعنی مسجد نبوی ہے) اور اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

كَثِيرٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ وَأَخُوهُ أُنَيْسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى أَثْبَتُ مِنْهُ.

ہیں بہت سی بھلائیاں ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابوبکر نے علی بن عبداللہ کا قول نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں البتہ اس کا بھائی انیس بن ابی یحییٰ اس سے اثبت ہے۔

بَابُ ٢٣٧ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ

مسجد قباء میں نماز کا ثواب

٣٠٧. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَا أَبُو الْأَبْرَدِ مَوْلَى بَنِي خَطْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُسَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ شَيْئًا يَصِحُّ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبُو الْأَبْرَدِ اسْمُهُ زِيَادٌ مَدِينِيٌّ.

حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ (صحابی تھے) روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسجد قبا (میں نماز کا ثواب) عمرہ کے برابر ہے۔ اس باب میں حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اسید کی حدیث حسن غریب ہے، اور اس حدیث کے سوا، اسید بن ظہیر سے کوئی صحیح روایت معروف نہیں۔ اور ہم اس حدیث کو صرف ابواسامہ بواسطہ عبدالحمید بن جعفر کی روایت سے جانتے ہیں، ابوالابرد کا نام زیاد مدینی ہے۔

بَابُ ٢٣٨ مَا جَاءَ فِي أَيِّ الْمَسَاجِدِ أَفْضَلُ

کونسی مسجد افضل ہے؟

٣٠٨. حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَإِنَّمَا ذَكَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللهِ الْأَغَرُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز (کا ثواب) مسجد حرام کے سوا دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازوں (کے ثواب) کے برابر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبیداللہ سے روایت نہیں کیا بلکہ بواسطہ زید بن رباح، ابوعبداللہ اغر سے روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعبداللہ اغر کا نام سلمان ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دیگر کئی طرق سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت علی میمونہ، ابوسعید، جبیر بن مطعم، عبداللہ بن زبیر، ابن عمر اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَمَیْمُوْنَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَجُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الزُّبَیْرِ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ ذَرٍّ۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ قَزَعَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مساجد، مسجد حرام مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی (مسجد) کی طرف اکثرت ثواب کی نیت سے) قصد سفر نہ کیا جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

ف: حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء کا یہ استدلال کہ مشائخ کی زیارت اور علماء صلحاء کی قبور کی زیارت اس حدیث کی رو سے منع ہے صحیح نہیں بلکہ میرے نزدیک قبور صلحاء و علماء کی زیارت کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے

باب ۲۳۹ مَاجَاءَ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ

مسجد کی طرف جانا

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ ابْنُ اَبِی الشَّوَارِبِ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰکِنِ ائْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی اخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَمِنْھُمْ مَنْ رَاَی الْاِسْرَاعَ اِذَا خَافَ فَوْتَ تَکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی حَتّٰی ذُکِرَ عَنْ بَعْضِھِمْ اَنَّہٗ کَانَ یُھَرْوِلُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ کَرِہَ الْاِسْرَاعَ وَاخْتَارَ اَنْ یَّمْشِیَ عَلٰی تُؤَدَۃٍ وَوَقَارٍ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَا الْعَمَلُ عَلٰی حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنْ خَافَ فَوْتَ التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی فَلَا بَاْسَ اَنْ یُّسْرِعَ فِی الْمَشْیِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ (درمیانی چال) چلتے ہوئے سکون کے ساتھ آؤ جو مل جائے پڑھ لو جو رہ جائے (بعد میں اٹھ کر) پوری کر لو"

اس باب میں حضرت ابوقتادہ، ابی بن کعب، ابوسعید، زید بن ثابت، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں، مسجد میں جانے کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض کے نزدیک اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیزی سے جانا چاہیے یہاں تک کہ بعض سے دوڑ کر آنا بھی منقول ہے بعض نے تیز چلنا مکروہ خیال کیا اور عام اندازہ اور وقار کے ساتھ چلنے کو پسند کیا امام احمد اور اسحٰق کا بھی یہی قول ہے وہ دونوں فرماتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے۔ امام اسحٰق فرماتے ہیں اگر تکبیر اولیٰ کے نکل جانے کا خوف ہو تو تیز چلنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَدِیْثِ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بِمَعْنَاہُ ھٰکَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

زہری نے بواسطہ سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت مرفوعاً نقل کی، عبدالرزاق نے بواسطہ سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح

ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

* مصنف رحمہ اللہ کہتے ہیں تمہیں زیارت قبور سے منع کیا گیا تھا اب زیارت کیا کرو" اس حدیث میں صرف ان تین مساجد کے علاوہ دیگر مساجد میں زیادہ ثواب کے حصول کی نیت سے جانے کی ممانعت ہے کیونکہ ان کے علاوہ تمام مساجد میں نماز کا ثواب برابر ہے۔ مرقات ج ۲ ص ۱۹۰ (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY

عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ ابْنِ زُرَيْعٍ.

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

نقل کیا ہے اور یہ یزید بن زریع کی حدیث سے اصح ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، زہری، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت مرفوعاً نقل کی۔

باب ۲۴ مَاجَاءَ فِي الْقُعُوْدِ فِي الْمَسْجِدِ لِانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ مِنَ الْفَضْلِ.

مسجد میں بیٹھ کر انتظار نماز کی فضیلت

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَادَامَ يَنْتَظِرُهَا وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَادَامَ فِي الْمَسْجِدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَمَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نماز میں ہی (شمار) ہوتا ہے جب تک نماز کی انتظار کرتا رہے اور جب تک کوئی مسجد میں رہے فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت مانگتے رہتے ہیں جب تک اسے حدث نہ ہو۔ "اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما"۔ حضرموت کے ایک شخص نے عرض کیا "اے ابوہریرہ! حدث کیا ہے" آپ نے فرمایا "ہوا کا خارج ہونا"، اس باب میں حضرت علی، ابوسعید، انس، عبداللہ بن مسعود اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

باب ۲۴۱ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

چٹائی پر نماز پڑھنا

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَمَيْمُوْنَةَ وَاُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ وَلَمْ تَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ عَلَى الْخُمْرَةِ قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے، اس باب میں حضرت ام حبیبہ، ابن عمر، ام سلمہ، عائشہ میمونہ، ام کلثوم بنت ابی سلمہ بن عبدالاسد، رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ام کلثوم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا بھی یہی قول ہے امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چٹائی پر نماز پڑھنا ثابت ہے امام ترمذی فرماتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY

اَبُوْعِیْسٰی وَالْخُمْرَۃُ هُوَ حَصِیْرٌ صَغِیْرٌ.

ہیں "حمرہ" چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں۔

بَابُ ۲۴۲ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَصِیْرِ

ٹاٹ پر نماز پڑھنا

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ نَا عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی حَصِیْرٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَالْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَحَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلَّا اَنَّ کَثِیْرًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوْا الصَّلٰوۃَ عَلَی الْاَرْضِ اِسْتِحْبَابًا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹاٹ پر نماز ادا فرمائی۔ اس باب میں حضرت انس اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، ابوسعید کی حدیث حسن ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے، البتہ علماء کی ایک جماعت نے زمین پر نماز پڑھنے کو اچھا سمجھا ہے۔

بَابُ ۲۴۳ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْبُسُطِ

فرش پر نماز پڑھنا

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ الضُّبَعِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخَالِطُنَا حَتّٰی کَانَ یَقُوْلُ لِاَخٍ لِیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا فَصَلّٰی عَلَیْهِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَمْ یَرَوْا بِالصَّلٰوۃِ عَلَی الْبُسُطِ وَالْقَنْفِسَۃِ بَاْسًا وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاسْمُ اَبِی التَّیَّاحِ یَزِیْدُ بْنُ حُمَیْدٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے گھل مل کر رہتے تھے یہاں تک کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے (مزاحاً) فرماتے، "اے عمیر! تمہارے نغیر (ایک پرندہ) کو کیا ہوا" حضرت انس فرماتے ہیں ہمارے فرش پر پانی چھڑکا گیا اور آپ نے اس پر نماز پڑھی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس، حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ وہ فرش اور قالین پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی مسلک ہے ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

بَابُ ۲۴۴ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِی الْحَیْطَانِ

باغ میں نماز پڑھنا

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ نَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْتَحِبُّ الصَّلٰوۃَ فِی الْحَیْطَانِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ یَعْنِی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم، باغ میں نماز پڑھنے کو پسند فرماتے تھے ابوداؤد کہتے ہیں۔ "حیطان" کا معنیٰ "بساتین" (باغ) ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث معاذ

www.waseemziyai.com MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْبَسَاتِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ وَالْحَسَنُ ابْنُ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهٗ وَاَبُو الزُّبَيْرِ اِسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرُسَ وَاَبُو الطُّفَيْلِ اِسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ.

غریب ہے، اور ہم اسے صرف حسن بن ابی جعفر کی روایت سے جانتے ہیں - ابن ابی جعفر کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ضعیف کہا ہے، ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے، اور ابوطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

بَابُ ۲۴۵ مَا جَاءَ فِيْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ

ستّرہ رکھنا

۳۱۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِيْ مَنْ مَرَّ مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ طَلْحَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا سُتْرَةُ الْاِمَامِ سُتْرَةٌ لِمَنْ خَلْفَهٗ

حضرت موسےٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح (سترہ) رکھے تو چاہیئے کہ وہ نماز پڑھ لے، اور اس کے آگے سے گزرنے والے کی پرواہ نہ کرے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ سہل بن ابی حثمہ، ابن عمر، سبرہ بن معبد، ابوجحیفہ اور عائشہ، رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث طلحہ، حسن صحیح ہے علماء کا اس پر عمل ہے اور علماء یہ بھی فرماتے ہیں کہ امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے بھی کفایت کرتا ہے۔

بَابُ ۲۴۶ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت

۳۱۹ - حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ اَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ

حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے کہ خالد جہنی نے ایک شخص کو ابوجہیم کے پاس یہ بات پوچھنے کے لئے بھیجا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے آگے گزرنے والے کے بارے میں کیا سنا ہے؟ ابوجہیم نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ ہو کہ اس کی سزا کیا ہے تو وہ چالیس (سال یا مہینہ یا دن) انتظار کرتا اور یہ اس کے لئے گزرنے سے بہتر ہوتا۔ ابونضر کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ اس باب میں حضرت ابوسعید خدری، ابوہریرہ،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ جُهَيْمٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَاَنْ يَّقِفَ اَحَدُكُمْ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ ذٰلِكَ يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ۔

ابن عمر، اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، ابوجہیم کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ تم میں سے کسی ایک کو سو سال کھڑا رہنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے نمازی بھائی کے آگے سے گزرے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرنے کو مکروہ جانتے ہیں لیکن اس سے نماز نہیں ٹوٹتی،

بَابُ ۲۴ مَا جَاءَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ

نماز کو کوئی (گزرنے والی) چیز نہیں توڑتی

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ الْفَضْلِ عَلٰى اَتَانٍ فَجِئْنَا وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ بِمِنًى قَالَ فَمَرَرْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلٰوتَهُمْ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَالُوْا لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَ الشَّافِعِيُّ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں ایک گدھی پر فضل بن عباس کے پیچھے تھا۔ ہم منیٰ میں پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے۔ فرماتے ہیں ہم اتر کر صف میں جا ملے گدھی ان کے سامنے سے گزری، پس ان کی نماز نہیں ٹوٹی، اس باب میں حضرت عائشہ، فضل بن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا یہی مسلک ہے کہ کسی (گزرنے والی) چیز سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ سفیان ثوری، امام شافعی (اور امام ابوحنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۴۸ مَا جَاءَ اَنَّهٗ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ اِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ

کتے، گدھے اور عورت کے سوا کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يُوْنُسُ وَمَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ اَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ

حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو۔ اور اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی یا درمیانی لکڑی، (راوی کو شک ہے) کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو اس کی نماز کو سیاہ

www.waseemziyai.com MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلٰوتُهُ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ وَمِنَ الْاَبْیَضِ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ سَاَلْتَنِیْ كَمَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَالْحَكَمِ الْغِفَارِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلَیْهِ قَالُوْا یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ قَالَ اَحْمَدُ الَّذِیْ لَا اَشُكُّ فِیْهِ اَنَّ الْكَلْبَ الْاَسْوَدَ یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَفِیْ نَفْسِیْ مِنَ الْحِمَارِ وَالْمَرْاَةِ شَیْءٌ قَالَ اِسْحٰقُ لَا یَقْطَعُهَا شَیْءٌ اِلَّا الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ۔

کتا، عورت اور گدھا توڑ دیتے ہیں عبداللہ بن صامت فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا "سیاہ کتے اور سفید کتے میں کیا فرق ہے؟" آپ نے فرمایا اے بھتیجے! تو نے مجھ سے اسی طرح سوال کیا ہے جس طرح میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، حکم غفاری، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ذر صحیح حسن ہے بعض علماء کا یہی خیال ہے کہ گدھا، عورت اور سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز کے ٹوٹنے میں تو مجھے شک نہیں البتہ گدھے اور عورت کے بارے میں مجھے شک ہے امام اسحٰق فرماتے ہیں "نماز صرف سیاہ کتے کے گزرنے سے ہی ٹوٹتی ہے"۔

باب ۲۴۹ مَا جَاءَ فِی الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ هِشَامٍ وَابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ مُشْتَمِلًا فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَجَابِرٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَنَسٍ وَعَمْرِوبْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَكَیْسَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَاُمِّ هَانِیٍٔ وَعَمَّارِبْنِ یَاسِرٍ وَطَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَمْرِوبْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَغَیْرِهِمْ قَالُوْا لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ یُصَلِّی الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبَیْنِ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا اس باب میں حضرت ابوہریرہ، جابر، سلمہ بن اکوع، انس، عمرو بن ابی اسید، ابوسعید، کیسان، ابن عباس، عائشہ، ام ہانی، عمار بن یاسر، طلق بن علی، اور عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث عمر بن ابی سلمہ، حسن صحیح ہے، اکثر صحابہ کرام، تابعین اور دیگر فقہا کا اسی پر عمل ہے، وہ فرماتے ہیں، ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، بعض علماء فرماتے ہیں، آدمی دو کپڑوں میں نماز پڑھے،

باب ۲۵۰ مَا جَاءَ فِیْ ابْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ

تبدیلی قبلہ

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِیْعٌ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ اَوْسٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْبَرَآءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا رُكُوْعًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد چھ یا سات ماہ بیت المقدس کیطرف منہ کرکے نماز پڑھی اور آپ کعبۃ اللہ کیطرف منہ کرنا پسند فرماتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی قد نری تقلب وجھک الخ (بیشک ہم نے آپکے چہرہ اقدس کو بار بار آسمان کیطرف اٹھتے دیکھا پس ہم آپ کو ضرور اس قبلہ کیطرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں لہٰذا آپ اپنا چہرہ اقدس کو مسجد حرام کیطرف پھیر دیں) آپنے کعبۃ اللہ کیطرف منہ پھیر لیا اور یہی بات آپکو پسند تھی ایک آدمی نے آپکے ساتھ عصر کی نماز پڑھی پھر وہ انصار کی ایک قوم کے پاس سے گزرا وہ نماز عصر میں، بیت المقدس کیطرف منہ کئے رکوع کر رہے تھے اس صحابی نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کعبہ کیطرف منہ کرکے نماز پڑھی ہے راوی کہتے ہیں وہ لوگ حالت رکوع ہی میں کعبۃ اللہ کیطرف متوجہ ہو گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس، عمارہ بن اوس، عمرو بن عوف مزنی، اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں براء ابن عازب کی حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری سے بواسطہ ابواسحاق بھی مروی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "صبح کی نماز میں رکوع کر رہے تھے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ ۲۵۱ مَا جَاءَ اَنَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ مَعْشَرٍ نَا اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ مَعْشَرٍ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَبِيْ مَعْشَرٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَاسْمُهٗ نَجِيْحٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

محمد بن ابی معشر سے بھی اسی کی مثل مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ سے یہ حدیث کئی طرق سے مروی ہے، بعض علماء نے ابو معشر کے حفظ میں کلام کیا ہے ان کا نام نجیح ہے اور وہ بنی ہاشم کے غلام ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں "میں ان سے کوئی روایت نہیں لیتا۔ اگرچہ کئی لوگوں نے ان سے روایات نقل کی ہیں" امام بخاری مزید فرماتے ہیں "عبداللہ بن جعفر مخرمی کی روایت بواسطہ عثمان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَقْوٰى وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ مَعْشَرٍ.

۳۲۶. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ وَإِنَّمَا قِيْلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ لِأَنَّهُ مِنْ وُلْدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا جَعَلْتَ الْمَغْرِبَ عَنْ يَمِيْنِكَ وَالْمَشْرِقَ عَنْ يَسَارِكَ فَمَا بَيْنَهُمَا قِبْلَةٌ إِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ هٰذَا لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ وَاخْتَارَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ التَّيَاسُرَ لِأَهْلِ مَرْوَ.

بن محمد اخنس سعید مقبری اور ابوہریرہ رضی اللہ، ابومعشر کی حدیث سے اقوی اور اصح ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے عبداللہ بن جعفر کو مخرمی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ مسور بن مخرمہ کی اولاد سے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے ان میں سے حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی ابن طالب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب تو مغرب کو اپنی دائیں جانب اور مشرق کو اپنی بائیں طرف کرے اور قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو تو ان دونوں کے درمیان قبلہ ہے ابن مبارک فرماتے ہیں یہ بات اہل مشرق کے لئے ہے، ابن مبارک نے بائیں طرف کو اہل مرو کے لئے اختیار کیا ہے۔

ف: مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہونا اہل مدینہ کے لئے ہے۔ (مترجم)

بَابُ ۲۵۲ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

بادلوں کے سبب اگر کوئی غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کا حکم

۳۲۷. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدٍ السَّمَّانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلٰى حِيَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ أَشْعَثَ السَّمَّانِ وَأَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُو الرَّبِيْعِ السَّمَّانُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْ ذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلٰى هٰذَا قَالُوْا إِذَا صَلّٰى فِي الْغَيْمِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ

حضرت ربیعہ فرماتے ہیں ہم ایک اندھیری رات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سفر تھے ہمیں جہت قبلہ نہ معلوم ہو سکی تو ہر شخص نے جدھر منہ آیا نماز پڑھ لی صبح کو ہم نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی "فاینما تولوا فثم وجہ اللہ" (جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کی رحمت ہے) امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں، ہم اسے صرف اشعث سمان کی روایت سے جانتے ہیں اور اشعث بن سعید ابو الربیع سمان کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے وہ فرماتے ہیں اگر کسی نے ابر میں غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ قبلہ رخ نہیں تھا تو اسکی نماز جائز ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اسْتَبَانَ لَهُ بَعْدَ مَا صَلّٰى اَنَّهُ صَلّٰى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَاِنَّ صَلٰوتَهُ جَائِزَةٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

ف: اگر کوئی آدمی وہاں موجود ہو تو اس سے پوچھے ورنہ سوچ بچار کر کے جدھر غالب گمان ہو منہ کر کے نماز پڑھ لے اگر بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ ادھر نہیں تو بھی نماز ہو جائیگی لیکن اگر غور و فکر کے بغیر کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور وہ قبلہ نہیں تھا تو دوبارہ پڑھنی پڑیگی (مترجم)

باب ۲۵۳ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ مَا يُصَلّٰى اِلَيْهِ وَفِيْهِ

کس مقام پر نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ نَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ کوڑے کرکٹ کی جگہ میں جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ میں، قبرستان میں، راستے کے درمیان میں حمام میں، اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور کعبۃ اللہ کی چھت پر۔

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَنَحْوِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرَةَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهُ وَاَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ مِنْهُمْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے ہم معنی روایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی ہے اس باب میں حضرت ابو مرثد، جابر اور انس، رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں "حدیث ابن عمر کی سند قوی نہیں زید بن جبیرہ کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے۔ لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کی مثل بواسطہ عبداللہ بن عمر عمری، نافع، ابن عمر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے حضرت ابن عمر کی حدیث، لیث بن سعد کی، حدیث کے مقابلہ میں اشبہ اور اصح ہے، عبداللہ بن عمر عمری کو بعض محدثین یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔

باب ۲۵۴ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَعْطَانِ الْاِبِلِ

بکریوں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز کا حکم

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يَعْلَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکریوں کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ .

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ، نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ أَوْ بِنَحْوِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَبِهٖ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَحَدِيْثُ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاسْمُ أَبِيْ حُصَيْنٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ .

باڑے میں نماز پڑھو، لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

ابوکریب نے بھی متعدد راویوں کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ، براء، سبرہ بن معبد جہنی، عبداللہ بن مغفل، ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے، ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں، بواسطہ ابوصالح، ابوحصین کی حدیث غریب ہے، اسرائیل نے اسے بواسطہ ابوحصین، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوالیتاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

باب ۲۵۵ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ .

سواری پر نماز پڑھنا اس کا رخ جدھر بھی ہو

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَجِئْتُهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو بھیجا جب میں آیا تو آپ سواری پر مشرق کی طرف منہ کئے نماز پڑھ رہے تھے۔ اور سجدہ کے لئے رکوع کی بنسبت کچھ زیادہ جھکتے تھے۔ اس باب میں حضرت انس، ابن عمر، ابوسعید اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے اور آپ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَامَّةَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا لَا يَرَوْنَ بَاسًا اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرِهَا۔

سے کئی طرق سے مروی ہے عام علماء کا اس پر عمل ہے اس میں علماء کا اختلاف نہیں وہ سب سواری پر نفل نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے سواری کا منہ قبلہ کیطرف ہو یا کسی دوسری طرف،

بَابُ ۲۵۶ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى الرَّاحِلَةِ

سواری کو سترہ بنانا

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِلٰى بَعِيْرِهٖ اَوْ رَاحِلَتِهٖ وَكَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلٰوةِ اِلَى الْبَعِيْرِ بَاسًا اَنْ يَسْتَتِرَ بِهٖ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا کجاوے کی طرف نماز پڑھی۔ (یعنی اسے سترہ بنایا) اور آپ سواری پر نماز پڑھتے وہ جدھر بھی متوجہ ہوتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا یہی نظریہ ہے کہ وہ اونٹ کو سترہ بنا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے،

بَابُ ۲۵۷ مَا جَاءَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ

جب شام کا کھانا حاضر ہوا اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَقُوْلَانِ يَبْدَءُ بِالْعَشَاءِ وَاِنْ فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ فِي الْجَمَاعَةِ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَبْدَءُ بِالْعَشَاءِ اِذَا كَانَ الطَّعَامُ يُخَافُ فَسَادُهٗ وَالَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَشْبَهُ بِالْاِتِّبَاعِ وَاِنَّمَا اَرَادُوْا اَنْ لَا يَقُوْمَ الرَّجُلُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَلْبُهٗ مَشْغُوْلٌ بِسَبَبِ شَيْءٍ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَقُوْمُوْا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب شام کا کھانا حاضر ہو، اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عمر، سلمہ بن اکوع، اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس، حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور ابن عمر (رضی اللہ عنہم) کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں پہلے کھانا کھایا جائے اگرچہ نماز باجماعت فوت ہو رہی ہو۔ جارود کہتے ہیں میں نے وکیع سے سنا۔ وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کھانا اسوقت پہلے کھایا جائے جب خراب ہونیکا خطرہ ہو" امام ترمذی فرماتے ہیں، بعض صحابہ کرام اور دیگر فقہاء کا قول اتباع کے زیادہ لائق ہے کیونکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ آدمی ایسی حالت میں نماز کے لئے کھڑا نہ ہو جب اس کا دل کسی اور چیز میں مشغول ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب ہمارے دل میں کچھ کھٹکتا ہو تو ہم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اِلَى الصَّلٰوةِ وَفِيْ اَنْفُسِنَا شَيْءٌ

۳۳۶۔ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ يَسْمَعُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

نماز کے لئے نہیں کھڑے ہوتے،

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو حضرت ابن عمر نے اس حالت میں کھانا کھایا کہ آپ امام کی قرأت سن رہے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں ہم سے یہ بات ہناد نے واسطہ عبدہ، عبیداللہ نافع اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان فرمائی۔

بَابُ ۲۵۸ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ النُّعَاسِ۔

اونگھنے کی حالت میں نماز پڑھنا

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ الْكِلَابِيُّ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَعْسَانُ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ لِيَسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو چاہیئے کہ (تھوڑی دیر) سو جائے تاکہ اس سے نیند چلی جائے کیونکہ جب کسی کو نماز پڑھتے ہوئے اونگھ آجائے تو ہو سکتا ہے وہ بخشش مانگنے کی بجائے اپنے آپ کو گالیاں دے رہا ہو۔ اس باب میں حضرت انس، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۵۹ مَا جَاءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّ بِهِمْ

مہمان، میزبان کی اجازت بغیر نماز نہ پڑھائے

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ الْعَطَّارِ عَنْ بُدَيْلِ ابْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَاْتِيْنَا فِيْ مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهٗ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتّٰى اُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا اَتَقَدَّمُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ مِنَ الزَّائِرِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذِنَ لَهٗ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ بِهٖ قَالَ اِسْحٰقُ بِحَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَشَدَّدَ فِيْ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ اَحَدٌ بِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَاِنْ

ابوعطیہ کہتے ہیں مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آتے اور احادیث بیان فرماتے، ایک دن نماز کا وقت ہوا تو ہم نے کہا "آگے ہو جائیے"، انہوں نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک آگے ہو جائے پھر میں بتلاؤں گا کہ میں آگے کیوں نہیں بڑھا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے پاس ملاقات کے لئے جائے تو (از خود) ان کا امام نہ بن جائے بلکہ انہی میں سے کوئی امامت کرائے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام و تابعین کا اس پر عمل ہے، وہ فرماتے گھر والا، آنے والے کی بنسبت امامت کا زیادہ حقدار ہے بعض علماء فرماتے ہیں، صاحب منزل اجازت دے تو کوئی حرج نہیں۔ امام اسحٰق نے اس بارے میں سختی سے کام لیا اور اسی حدیث کو اپناتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَذِنَ لَہٗ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ قَالَ وَكَذٰلِكَ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّي بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا زَارَهُمْ يَقُوْلُ يُصَلِّي بِهِمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ۔

فرمایا "صاحب منزل کی اجازت سے بھی نہ پڑھائے" اسی طرح مسجد کا حکم ہے کہ آنے والے کی بجائے وہاں کے باشندوں میں سے کوئی پڑھائے۔

بَابُ ٢٦ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخُصَّ الْإِمَامُ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ

امام کا صرف اپنے لئے دعا مانگنا

٣٣٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيْبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي حَيَّ الْمُؤَذِّنِ الْحِمْصِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ أَنْ يَّنْظُرَ فِي جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهٗ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُوْمُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ثَوْبَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السَّفَرِ بْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَدِيْثُ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْ حَيَّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ فِيْ هٰذَا أَجْوَدَ إِسْنَادًا وَأَشْهَرَ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی شخص کو دوسرے کے گھر بلا اجازت جھانکنا جائز نہیں اگر دیکھا تو گویا کہ اندر ہی چلا گیا۔ اور کوئی شخص قوم کا امام بنے تو اپنے آپ کو دعا کے ساتھ مخصوص نہ کرے کہ دوسروں کے لئے نہ مانگے، ایسا کرنا خیانت ہے۔ اور کوئی شخص پاخانہ و پیشاب کے دباؤ کی وقت نماز کے لئے کھڑا نہ ہو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان حسن ہے یہ حدیث بواسطہ معاویہ بن صالح، سفر بن نسیر، یزید بن بن شریح، ابوامامہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، یزید بن شریح نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً روایت ہے بواسطہ ابوحی موذن، حضرت ثوبان کی روایت سے یزید بن شریح کی حدیث سند کے لحاظ سے اجود اور زیادہ مشہور ہے۔

بَابُ ٢٦١ مَا جَاءَ مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ

مقتدیوں کے ناپسندیدہ امام کا حکم

٣٤٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمٍ الْأَسَدِيُّ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ وَفِي الْبَابِ

حضرت حسن فرماتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے جو شخص کسی قوم کی امامت کرائے اور وہ اسے نہ چاہتے ہوں، وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔ اور وہ شخص جو حی علی الفلاح (اذان) سنے اور جواب نہ دے (یعنی نماز کے لئے حاضر نہ ہو) اس باب

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَطَلْحَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ لَا یَصِحُّ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ تَکَلَّمَ فِیْهِ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَضَعَّفَهٗ وَلَیْسَ بِالْحَافِظِ وَقَدْ کَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یَّؤُمَّ الرَّجُلُ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ فَاِذَا کَانَ الْاِمَامُ غَیْرَ ظَالِمٍ فَاِنَّمَا الْاِثْمُ عَلٰی مَنْ کَرِهَهٗ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِیْ هٰذَا اِذَا کَرِهَهٗ وَاحِدٌ اَوِ اثْنَانِ وَثَلٰثَةٌ فَلَا بَاْسَ اَنْ یُّصَلِّیَ بِهِمْ حَتّٰی یَکْرَهَهٗ اَکْثَرُ الْقَوْمِ.

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ زِیَادِ ابْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ کَانَ یُقَالُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا اِثْنَانِ اِمْرَاَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ قَالَ جَرِیْرٌ قَالَ مَنْصُوْرٌ سَاَلْنَا عَنِ الْاِمَامِ فَقِیْلَ لَنَا اِنَّمَا عَنٰی بِهٰذَا الْاَئِمَّةَ الظَّلَمَةَ فَاَمَّا مَنْ اَقَامَ السُّنَّةَ فَاِنَّمَا الْاِثْمُ عَلٰی مَنْ کَرِهَهٗ۔

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ نَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ نَا اَبُوْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَیْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ غَالِبٍ اِسْمُهٗ حَزَوَّرٌ.

بَابُ ۲۶۲ مَا جَاءَ فِیْ اِذَا صَلَّی الْاِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

ہیں حضرت ابن عباس، طلحہ، عبداللہ بن عمرو اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس صحیح نہیں کیونکہ یہ حضرت حسن سے مرسلاً بھی مروی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن قاسم کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے کلام کیا اور اسے ضعیف قرار دیا۔ اور وہ حافظ بھی نہیں، بعض علماء نے اس بات کو ناپسند کیا۔ کہ کوئی شخص اس حالت میں امامت کرائے کہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ البتہ جب امام ظالم نہیں ہوگا تو گناہ ناپسند کرنیوالوں پر ہوگا امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں ایک یا دو یا تین آدمیوں کا ناپسند کرنا معتبر نہیں جبتک اکثر قوم ناپسند نہ کرے، عمرو بن حارث بن مصطلق فرماتے ہیں کہا گیا ہے کہ دو آدمیوں کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔ خاوند کی نافرمان عورت اور قوم کی پسند بغیر امامت کرنے والا۔ جریر نے منصور کا قول نقل کیا کہ ہم نے امام کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا اس سے مراد ظالم امام ہیں، اگر وہ سنت کو قائم رکھے گا۔ تو گناہ ناپسند کرنے والوں پر ہوگا۔

ابوغالب کہتے ہیں میں نے ابوامامہ سے روایت سنی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے نہیں بڑھتی، بھاگا ہوا غلام جب تک واپس نہ آجائے وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو اور کسی قوم کا امام جسے وہ ناپسند کرتے ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے ابوغالب کا نام حزور ہے۔

امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر ہی پڑھیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر کر نیچے تشریف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ نَجِشَ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ اَوْ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ جَالِسًا لَمْ يُصَلِّ مَنْ خَلْفَهٗ اِلَّا قِيَامًا فَاِنْ صَلَّوْا قُعُوْدًا لَمْ تُجْزِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ.

لے آئے اور زخمی ہو گئے تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی چنانچہ ہم نے بھی آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر ہی نماز ادا کی۔ پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بے شک امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو۔ جب رکوع سے اٹھے تم بھی اٹھو۔ جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تم "ربنا ولک الحمد" کہو جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، جابر، ابن عمر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس، حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام نے اس حدیث پر عمل کیا ان میں سے حضرت جابر بن عبداللہ اسید بن حضیر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں امام احمد اور اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ امام بیٹھ کر پڑھائے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں، ان کی نماز بیٹھ کر جائز نہیں، سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک اور شافعی رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابٌ ۲۶۳ مِنْهُ

عنوان بالا کا دوسرا باب

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا وَرُوِيَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ مَرَضِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّاسُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر ہی پڑھو۔ ام المومنین سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض وصال میں باہر تشریف لائے حضرت ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، آپ نے ایک پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی، لوگ حضرت ابوبکر کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يَأْتَمُّونَ بِأَبِي بَكْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ يَأْتَمُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ.

اقتداء کر رہے تھے جبکہ خود حضرت ابوبکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتدی تھے حضرت عائشہ ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا فِي ثَوْبٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ ثَابِتٍ وَمَنْ ذَكَرَ فِيهِ عَنْ ثَابِتٍ فَهُوَ أَصَحُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی اس وقت آپ نے ایک کپڑا بغلوں کے نیچے سے نکال دائیں بائیں ڈال رکھا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے یحییٰ بن ایوب نے بواسطہ حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے بواسطہ حمید کئی راویوں نے یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن اس میں ثابت کا واسطہ نہیں، جس روایت میں ثابت کا واسطہ ہے وہ اصح ہے۔

بَابُ ٢٦٤ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ يَنْهَضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا.

امام کا دو رکعتوں کے بعد بھول کر کھڑا ہو جانا

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِي فَعَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَسَعْدٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ابْنِ أَبِي لَيْلَى مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ قَالَ أَحْمَدُ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى هُوَ صَدُوقٌ وَلَا أَرْوِي عَنْهُ

شعبی فرماتے ہیں ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، دو رکعتوں کے بعد آپ اٹھ کھڑے ہوئے اس پر لوگوں نے "سبحان اللہ" کہا اور خود حضرت مغیرہ نے بھی "سبحان اللہ" کہا اختتام نماز پر سلام کے بعد آپ نے سہو کے دو سجدے کئے درآں حالیکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے پھر ان سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی (اس صورت میں) ایسا ہی کیا تھا جیسا عمل انہوں (حضرت مغیرہ) نے کیا۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر، سعد اور عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت مغیرہ بن شعبہ سے کئی طرق سے مروی ہے ابن ابی لیلیٰ کے حفظ میں بعض علماء نے کلام کیا ہے امام احمد فرماتے ہیں ابن ابی لیلیٰ کی حدیث قابل حجت نہیں،

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لِاَنَّہٗ لَا یَدْرِیْ صَحِیْحَ حَدِیْثِہٖ مِنْ سَقِیْمِہٖ وَکُلَّمَنْ کَانَ مِثْلَ ھٰذَا فَلَا اَرْوِیْ عَنْہُ شَیْئًا وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ وَرَوٰی سُفْیَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُبَیْلٍ عَنْ قَیْسِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ وَجَابِرٌ الْجُعْفِیُّ قَدْ ضَعَّفَہٗ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ تَرَکَہٗ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ وَغَیْرُھُمَا وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ عَلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ مَضٰی فِیْ صَلٰوتِہٖ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ مِنْھُمْ مَنْ رَاٰی قَبْلَ التَّسْلِیْمِ وَمِنْھُمْ مَنْ رَاٰی بَعْدَ التَّسْلِیْمِ وَمَنْ رَاٰی قَبْلَ التَّسْلِیْمِ فَحَدِیْثُہٗ اَصَحُّ لِمَا رَوَی الزُّھْرِیُّ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُحَیْنَۃَ۔

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ عَنِ الْمَسْعُوْدِیِّ عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ فَلَمَّا صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَامَ وَلَمْ یَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِہٖ مَنْ خَلْفَہٗ فَاَشَارَ اِلَیْھِمْ اَنْ قُوْمُوْا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ھٰکَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

امام بخاری فرماتے ہیں" وہ صدوق تھے لیکن میں ان سے روایت نہیں کرتا کیونکہ وہ صحیح اور سقیم احادیث میں تمیز نہیں کرتے۔ اور اس قسم کے تمام راویوں سے میں روایت نہیں کرتا"۔ یہ حدیث حضرت مغیرہ سے کئی طرق سے مروی ہے، سفیان نے بواسطہ جابر مغیرہ بن شبیل، قیس بن حازم، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جابر جعفی کو بعض علماء نے ضعیف کہا ہے یحیی بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہما نے اس کو ترک کیا اس حدیث پر علماء کا عمل ہے کہ جب کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد (بلا تشہد) کھڑا ہو جائے تو وہ اپنی نماز جاری رکھے اور (آخر میں) سہو کے دو سجدے کرلے بعض کہتے ہیں سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے اور بعض کے نزدیک سلام کے بعد ہے جو سلام سے پہلے کے قائل ہیں انکی حدیث اصح ہے جسطرح کہ زہری اور یحیی ابن سعید انصاری نے بواسطہ عبدالرحمٰن اعرج، عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے

زیادہ بن علاقہ کہتے ہیں ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ دو رکعتوں کے بعد آپ کھڑے ہو گئے، اور واپس نہ بیٹھے پیچھے والوں نے "سبحان اللہ" کہا تو آپ نے اشارہ کیا کہ کھڑے رہو۔ فارغ ہوئے تو آپ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیرا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ سے کئی طرق سے مروی ہے،

باب ۲۶۵ مَا جَاءَ فِیْ مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاَوَّلَیْنِ

پہلے قعدہ کا اندازہ

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَھُوَ الطَّیَالِسِیُّ نَا شُعْبَۃُ ذَا سَعْدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں کے بعد ایسے بیٹھتے گویا کہ آگ میں گرم کئے ہوئے پتھر پر تشریف فرما ہیں (یعنی مختصر وقت) شعبہ کہتے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ فَأَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ فَيَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ أَنْ لَا يُطِيْلَ الرَّجُلُ الْقُعُوْدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ وَلَا يَزِيْدُ عَلَى التَّشَهُّدِ شَيْئًا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ وَقَالُوْا إِنْ زَادَ عَلَى التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ هٰكَذَا رُوِيَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهٖ۔

پھر سعید نے اپنے ہونٹوں کو ہلایا میں نے کہا "پھر کھڑے ہو جاتے" سعد نے کہا "ہاں پھر آپ کھڑے ہو جاتے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے مگر ابو عبیدہ کو اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں، پہلا قعدہ لمبا نہ کیا جائے، اور اس میں تشہد پر اضافہ نہ کیا جائے اگر اضافہ کر لیا تو سجدہ سہو لازم ہوگا، شعبی وغیرہ سے اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ ٢٦٦ مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں اشارہ کرنا

٣٤٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً وَقَالَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَشَارَ بِإِصْبَعِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ بِلَالٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ۔

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے اشارے سے جواب دیا ابن عمر فرماتے ہیں میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ صہیب نے فرمایا انگلی سے اشارہ کیا اس باب میں حضرت بلال، ابوہریرہ، انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں،

٣٥٠۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ صُهَيْبٍ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ بُكَيْرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حَيْثُ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ فِي مَسْجِدِ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ يَرُدُّ إِشَارَةً وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدِيْ صَحِيْحٌ لِأَنَّ قِصَّةَ حَدِيْثِ صُهَيْبٍ غَيْرُ قِصَّةِ حَدِيْثِ بِلَالٍ وَإِنْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَوٰى عَنْهُمَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت میں تمہارے سلام کا جواب کس طرح دیا کرتے تھے" انہوں نے فرمایا "ہاتھ سے اشارہ فرماتے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث صہیب حسن ہے ہم اسے صرف لیث بواسطہ بکیر کی روایت سے پہچانتے ہیں زید بن اسلم نے بھی حضرت ابن عمر سے روایت کیا فرماتے ہیں میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب وہ مسجد بنی عوف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت نماز سلام عرض کرتے تو آپ کس طرح جواب دیتے، انہوں نے فرمایا "آپ اشارے سے جواب دیتے" امام ترمذی فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں کیونکہ واقعہ صہیب اور واقعہ بلال دونوں الگ الگ ہیں اگرچہ حضرت ابن عمر ان دونوں سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ سَمِعَ مِنْهُمَا جَمِیْعًا۔

روایت کرتے ہیں ہوسکتا ہے آپنے ان دونوں سے سنا ہو۔

بَابُ ۲۶۷ مَا جَاءَ اَنَّ التَّسْبِیْحَ لِلرِّجَالِ وَ التَّصْفِیْقَ لِلنِّسَاءِ

مردوں کے لیے تسبیح اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ عَلِیٌّ کُنْتُ اِذَا اسْتَاْذَنْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ سَبَّحَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد "سبحان اللہ" کہہ کر اور عورتیں ہاتھ پہ ہاتھ مار کر امام کو (بھول پر) مطلع کریں۔ اس باب میں حضرت علی، سہل بن سعد، جابر، ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنیکی اجازت چاہتا اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ "سبحان اللہ" فرماتے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے علماء کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحٰق کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۶۸ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ التَّثَاؤُبِ فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ فِی الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ وَجَدِّ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ کَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ التَّثَاؤُبَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ اِنِّیْ لَاَرُدُّ التَّثَاؤُبَ بِالتَّنَحْنُحِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز میں جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہے پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو روکنے کی کوشش کرے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید خدری، اور عدی بن ثابت کے دادا رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کی ایک جماعت نے نماز میں جمائی لینے کو مکروہ کہا ہے ابراہیم فرماتے ہیں میں کھانسی کے ذریعے جمائی کو روکتا ہوں۔

بَابُ ۲۶۹ مَا جَاءَ اَنَّ صَلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ

کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ نَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَسٍ وَالسَّائِبِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا، کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور بیٹھنے والے کے لئے اس سے نصف ثواب ہے۔ حالت نیند میں نماز پڑھنے والے کے لئے بیٹھنے والے کے مقابلے میں نصف ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر، انس، اور سائب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۴۔ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّهٗ يَقُوْلُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الْمَرِيْضِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ نَحْوَ رِوَايَةِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ نَحْوَ رِوَايَةِ عِيْسَى ابْنِ يُوْنُسَ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ.

ابراہیم بن طہمان سے بھی یہ حدیث اسی سند کے ساتھ مروی ہے البتہ اس کے الفاظ مختلف ہیں اور وہ یہ ہیں عمران بن حصین فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیمار کی نماز کے بارے میں پوچھا آپنے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر (اشارے سے) پڑھو۔ ہناد نے بواسطہ وکیع اور ابراہیم بن طہمان، حسین معلم سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ کسی نے حسین معلم سے ابراہیم بن طہمان کی مثل روایت کی ہو۔ ابو اسامہ اور دوسرے کئی راویوں نے حسین معلم سے عیسیٰ بن یونس کی روایت نقل کی۔ علماء کے نزدیک یہ حدیث نفل نماز کے بارے میں ہے۔

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اِنْ شَاءَ الرَّجُلُ صَلّٰى صَلٰوةَ التَّطَوُّعِ قَائِمًا وَجَالِسًا وَمُضْطَجِعًا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ صَلٰوةِ الْمَرِيْضِ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ جَالِسًا فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يُصَلِّيْ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّيْ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى قَفَاهُ وَرِجْلَاهُ اِلَى الْقِبْلَةِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ صَلّٰى جَالِسًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ قَالَ هٰذَا الصَّحِيْحُ وَلِمَنْ لَيْسَ لَهٗ عُذْرٌ فَاَمَّا

حسن فرماتے ہیں، آدمی نفل نماز کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، اور لیٹ کر (تینوں صورتوں میں) پڑھ سکتا ہے۔ بیمار اگر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو۔ تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں دائیں پہلو پر لیٹ کر پڑھے بعض کا قول ہے کہ پیٹھ کے بل لیٹ کر پاؤں قبلہ رخ کرے، سفیان ثوری، اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بیٹھنے والے کے لئے نصف ثواب اس صورت میں ہے، جب صحیح اور غیر معذور ہو۔ اگر بیماری وغیرہ کے عذر کی وجہ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

مَنْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ أَوْ غَيْرِهِ فَصَلَّى جَالِسًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَقَدْ رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مِثْلُ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

سے بیٹھ کر پڑھے، تو اس کے لئے بھی اتنا ہی ثواب ہے، جتنا کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے لئے ہے بعض احادیث میں اسی طرح ہے جس طرح سفیان ثوری نے فرمایا۔

بَابُ ۲۷۰ فِي مَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

بیٹھ کر نفل پڑھنے کا حکم

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ حَفْصَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَالْعَمَلُ عَلَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ كَأَنَّهُمَا رَأَيَا كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحًا مَعْمُولًا بِهِمَا.

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا۔ البتہ آپ نے وصال مبارک سے ایک سال قبل (نوافل) بیٹھ کر پڑھنے شروع کئے اور سورت کو اس ترتیل سے پڑھتے کہ وہ قرآن پاک کی نہایت لمبی سورت سے بھی زیادہ طویل ہو جاتی۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حفصہ حسن صحیح ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رات کو بیٹھ کر (نفل) نماز پڑھتے۔ جب قرأت سے تیس یا چالیس آیات باقی رہتیں کھڑے ہو جاتے قرأت فرماتے پھر رکوع میں جاتے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے یہ بھی مروی ہے کہ آپ بیٹھ کر شروع فرماتے پھر جب کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو اسی حالت میں رکوع اور سجدہ بھی کرتے اور اگر قرأت بیٹھ کر فرماتے تو رکوع وسجدہ بھی اسی صورت میں کرتے امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں دونوں حدیثوں پر عمل ہے، گویا کہ ان کے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور ان پر عمل ہے۔

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی صورت میں قرأت کرتے، جب تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں کھڑے ہو جاتے اسی حالت میں قرأت فرماتے اور رکوع وسجود بھی اسی صورت میں کرتے پھر دوسری

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

رکعت میں بھی یہی عمل فرماتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا بعض اوقات آپ رات کو کھڑے ہوکر لمبی نماز پڑھتے اور بعض مرتبہ بیٹھ کر طویل نماز ادا فرماتے جب کھڑے ہوکر قرأت فرماتے تو اسی حالت میں رکوع وسجود بھی کرتے اور بیٹھ کر قرأت ہوتی تو رکوع وسجدہ بھی اسی صورت میں فرماتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۷۱ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فِي الصَّلَاةِ فَأُخَفِّفُ

بوجہ عذر مختصر نماز پڑھنا

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَتَنَ أُمُّهُ. وَفِي الْبَابِ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، تو اس خوف سے نماز مختصر کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں فتنے میں نہ مبتلا ہوجائے اس باب میں حضرت ابوقتادہ، ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

باب ۲۷۲ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ

بالغہ عورت کی نماز کے لیے دوپٹہ ضروری ہے

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالغہ عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر قبول نہیں ہوتی، اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ عورت جب بالغ ہوجائے اور نماز پڑھے تو ننگے بالوں سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOM ISLAMIA ACADEMY

أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَدْرَكَتْ فَصَلَّتْ وَشَيْءٌ مِنْ شَعْرِهَا مَكْشُوفٌ لَا تَبْطُلُ صَلَاتُهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ لَا تَجُوزُ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ وَشَيْءٌ مِنْ جَسَدِهَا مَكْشُوفٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَدْ قِيلَ إِنْ كَانَ ظَاهِرُ قَدَمَيْهَا مَكْشُوفًا فَصَلَاتُهَا جَائِزَةٌ

نماز جائز نہیں ہوگی، امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں، عورت کے جسم سے کچھ حصہ بھی ننگا ہو نماز نہ ہوگی، نیز آپ فرماتے ہیں، اگر اس کے قدم کا پچھلا حصہ کھلا رہ جائے تو نماز ہو جائے گی۔

باب ۲۷۳ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سدل مکروہ ہے

نوٹ: رومال، مفلر اور چادر وغیرہ کو گلے میں اسطرح ڈالا جائے کہ دونوں سرے لٹک رہے ہوں اور ایک کنارہ دوسری طرف نہ ڈالا گیا ہو تو یہ سدل ہے اسیطرح کوٹ وغیرہ کو کاندھوں پر ڈالنا اور آستینوں میں بازو نہ ڈالنا بھی سدل ہے۔ (مترجم)

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ فَكَرِهَهُ بَعْضُهُمُ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ وَقَالُوا هَكَذَا تَصْنَعُ الْيَهُودُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كُرِهَ السَّدْلُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَأَمَّا إِذَا سَدَلَ عَلَى الْقَمِيصِ فَلَا بَأْسَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ، بواسطہ عطا، صرف اسی سند یعنی عمرو بن سفیان کی روایت سے معروف ہے علماء کا سدل کے بارے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک نماز میں سدل مکروہ ہے وہ فرماتے ہیں یہ یہود کا طریقہ ہے بعض علماء فرماتے ہیں سدل اسی صورت میں مکروہ ہے جب اسپر ایک ہی کپڑا ہو لیکن قمیص کے اوپر ہو تو کوئی حرج نہیں امام احمد کا یہی قول ہے ابن مبارک کے نزدیک بھی نماز میں سدل مکروہ ہے۔

باب ۲۷۴ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کنکریوں کا ادھر ادھر کرنا مکروہ ہے

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو کنکریوں کو ادھر ادھر نہ کرے کیونکہ رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کنکریاں صاف کرنیکے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

اَبُوْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَحُذَيْفَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَ مُعَيْقِيْبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَرِهَ الْمَسْحَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً كَانَتْ رُوِيَ عَنْهُ رُخْصَةٌ فِي الْوَاحِدَةِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر ضروری ہو تو ایک مرتبہ کر لیا کرو امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت علی بن ابی طالب، حذیفہ، جابر بن عبداللہ اور معیقیب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوذر کی حدیث حسن ہے یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کنکریاں صاف کرنا مکروہ جانتے تھے، اور آپ نے فرمایا اگر تیرے لئے ضروری ہے تو صرف ایک مرتبہ کر۔ گویا کہ آپ کی طرف سے ایک دفعہ کی اجازت ہے، اور اس پر علماء کا عمل ہے۔

بَابُ ۲۵ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں پھونک مارنا منع ہے

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا مَيْمُوْنٌ اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ كَرِهَ عَبَّادٌ النَّفْخَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِنْ نَفَخَ لَمْ يَقْطَعْ صَلَاتَهٗ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَبِهٖ نَاْخُذُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ مَوْلًى لَنَا يُقَالُ لَهٗ رَبَاحٌ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک افلح نامی غلام کو دیکھا کہ وہ سجدے میں پھونکیں مارتا ہے آپ نے فرمایا "اے افلح! تیرا منہ خاک آلود ہو"۔ احمد بن منیع کہتے ہیں عباد بن عوام، نماز میں پھونک مارنے کو مکروہ جانتے تھے، اور فرماتے تھے، پھونکنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ احمد بن منیع کہتے ہیں ہمارا بھی یہی مسلک ہے امام ترمذی فرماتے ہیں بعض نے ابوحمزہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ اس میں غلام کا نام "رباح" ذکر کیا گیا ہے۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَقَالَ غُلَامٌ لَنَا يُقَالُ لَهٗ رَبَاحٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِذَاكَ وَمَيْمُوْنٌ اَبُوْ حَمْزَةَ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي النَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ نَفَخَ فِي الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُكْرَهُ النَّفْخُ

حماد بن زید نے میمون ابوحمزہ سے اسی سند کے ساتھ اس حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی البتہ اس میں غلام کا نام "رباح" مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام سلمہ کی سند کچھ نہیں اور میمون ابوحمزہ کو بعض علماء نے ضعیف کہا ہے نماز میں پھونکنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک اس صورت میں دوبارہ نماز پڑھے، سفیان ثوری اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں بعض علماء کے نزدیک نماز میں پھونکنا مکروہ ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

فِي الصَّلٰوةِ وَاِنْ نَفَخَ فِي صَلٰوتِهٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

اس لئے اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۶ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِخْتِصَارَ فِي الصَّلٰوةِ وَالْاِخْتِصَارُ هُوَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ يَدَهٗ عَلٰى خَاصِرَتِهٖ فِي الصَّلٰوةِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ اَنْ يَّمْشِيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَيُرْوٰى اَنَّ اِبْلِيْسَ اِذَا مَشٰى يَمْشِيْ مُخْتَصِرًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے بعض علماء کے نزدیک نماز میں اختصار مکروہ ہے اختصار کے معنی کولہو پر ہاتھ رکھنا ہیں بعض علماء نے نماز کے علاوہ چلنے میں بھی اختصار کو مکروہ کہا، روایت ہے، کہ شیطان اس طرح چلتا ہے۔

بَابُ ۲۷ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں بالوں کا بندھا ہوا ہونا

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّهٗ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَقَدْ عَقَصَ ضَفِيْرَتَهٗ فِيْ قَفَاهُ فَحَلَّهَا فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا فَقَالَ اَقْبِلْ عَلٰى صَلٰوتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ رَافِعٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مَعْقُوْصٌ شَعْرُهٗ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى هُوَ الْقُرَشِيُّ الْمَكِّيُّ وَهُوَ اَخُوْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى.

حضرت ابورافع کا حضرت حسن بن علی پر گزر ہوا وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے اپنے بالوں کو پچھلی طرف سے گوندھ رکھا تھا۔ ابورافع نے بال کھول دیئے اس پر حسن نے غصہ کے ساتھ ان کی طرف دیکھا تو ابورافع نے کہا نماز ادا کریں اور غصے نہ ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا "یہ شیطان کا حصہ ہے اس باب میں حضرت ام سلمہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی رافع حسن ہے، اور علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک نماز میں بالوں کا باندھا ہوا ہونا مکروہ ہے، عمران بن موسیٰ قرشی مکی ہیں، اور ایوب بن موسیٰ کے بھائی ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۲۷۸ مَا جَاءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلٰوةِ

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ نَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْحُمَيَّاءِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهَّدُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمَسْكَنُ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَالَ غَيْرُ ابْنِ الْمُبَارَكِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ خِدَاجٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ فَاَخْطَاَ فِيْ مَوَاضِعَ فَقَالَ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسٍ وَهُوَ عِمْرَانُ بْنُ اَبِيْ اَنَسٍ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَاِنَّمَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعِ بْنِ الْحُمَيَّاءِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ۔

نماز میں خشوع

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز (نفل) دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے، خشوع، عاجزی، سکون اور اپنے رب کی طرف ہاتھوں کو اس طرح اٹھانا کہ ان کا اندرونی حصہ منہ کی طرف اپنے رہے اور پھر کہنا "اے رب! اے رب!" جس نے ایسا نہ کیا وہ ایسا ہے ایسا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مبارک کے غیر نے کہا جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ناقص ہے امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری کا قول ہے کہ شعبہ نے اس حدیث کو عبد ربہ بن سعید سے روایت کرتے ہوئے چند جگہ خطاء کی۔ عمران بن ابی انیس کی جگہ انس بن انیس کہا، عبد اللہ بن حارث کہا، حالانکہ عبد اللہ بن نافع بن عمیا، ربیعہ بن حارث، سے راوی ہیں، اسی طرح شعبہ نے کہا عبد اللہ بن حارث نے بواسطہ مطلب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، جب کہ صحیح یہ ہے کہ ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب بواسطہ فضل بن عباس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں" امام بخاری فرماتے ہیں۔ لیث بن سعد کی حدیث، حدیث شعبہ سے اصح ہے۔

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيْكِ بَيْنَ الْاَصَابِعِ فِي الصَّلٰوةِ

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

نماز میں تشبیک مکروہ ہے

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کرکے مسجد کا قصد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي صَلٰوةٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَرَوٰى شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ شَرِيكٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ .

کرتے ہوئے باہر آئے تو ہرگز اپنی انگلیوں کو ایکدوسرے میں نہ ڈالے، امام ترمذی فرماتے ہیں کعب بن عجرہ کی حدیث کو کئی راویوں نے ابن عجلان سے حدیث لیث کی مثل روایت کیا ہے، شریک نے محمد بن عجلان اور ان کے والد کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ حدیث شریک غیر محفوظ ہے۔

بَابُ ٢٨ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ

طویل قیام

٣٧٠ . حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا طویل قنوت (لمبے قیام) والی نماز اس باب میں حضرت عبداللہ بن حبشی اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر، حسن صحیح ہے اور حضرت جابر بن عبداللہ سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔

بَابُ ٢٩ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجدہ کی کثرت

٣٧١ . حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهِ وَيُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً

معدان بن طلحہ یعمری کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان سے ملاقات کی اور پوچھا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع بخشے اور جنت میں داخل فرمائے" حضرت ثوبان کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "سجدہ لازم پکڑو"، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے "جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سجدہ کے سبب اس کا درجہ بلند کرتا اور گناہ مٹا دیتا ہے" معدان کہتے ہیں پھر میں نے ابوالدرداء سے ملاقات کی اور ان سے بھی یہی سوال کیا جو ثوبان سے کیا تھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ "سجدہ لازم پکڑو" اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد پاک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

إِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي فَاطِمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ثَوْبَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ طُولُ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَثْرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ أَفْضَلُ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا حَدِيثَانِ وَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ وَقَالَ إِسْحٰقُ أَمَّا بِالنَّهَارِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَأَمَّا بِاللَّيْلِ فَطُولُ الْقِيَامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَهُ جُزْءٌ بِاللَّيْلِ يَأْتِي عَلَيْهِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي هٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ لِأَنَّهُ يَأْتِي عَلَى جُزْءِهِ وَقَدْ رَغَّبَ كَثْرَةَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ قَالَ أَبُو عِيسَى إِنَّمَا قَالَ إِسْحٰقُ هٰذَا لِأَنَّهُ كَذَا وُصِفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَوُصِفَ طُولُ الْقِيَامِ وَأَمَّا بِالنَّهَارِ فَلَمْ تُوصَفْ مِنْ صَلٰوتِهِ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ مَا وُصِفَ اللَّيْلُ.

سنایا جو حضرت ثوبان نے بتایا تھا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابوفاطمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ثوبان اور ابودرداء کی حدیث کثرت سجود کے بارے میں صحیح حسن ہے اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک طویل قیام افضل ہے جبکہ بعض رکوع و سجود کی کثرت کو افضل قرار دیتے ہیں امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اس سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں قسم کی حدیثیں مروی ہیں (چنانچہ) امام احمد نے کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ امام اسحٰق فرماتے ہیں کہ دن کو لمبا قیام اور رات کو کثرت سے رکوع و سجود افضل ہیں سوائے اس کے کسی شخص نے عبادت کے لئے رات کا کچھ حصہ مقرر کر رکھا ہو۔ پس میرے (امام اسحٰق) کے نزدیک اس میں رکوع و سجود کی کثرت افضل ہے کیونکہ وہ وقت معینہ بھی پورا کرتا ہے اور رکوع و سجود کی کثرت سے مزید نفع بھی حاصل کرتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں "امام اسحٰق نے یہ بات اس لئے فرمائی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز اسی طرح بیان کی گئی کہ آپ رات کو لمبا قیام فرماتے تھے، لیکن دن کو طویل قیام کے بارے میں آپ سے کچھ منقول نہیں ہے۔

بَابُ ۲۸۲ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَتْلَ الْحَيَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دو سیاہ (موذیوں) سانپ اور بچھو کو قتل کرنے کا حکم فرمایا، اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابورافع رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے، امام احمد اور اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں۔ البتہ بعض علماء کے نزدیک نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالْعَقِبِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

مکروہ ہے، ابراہیم رحمۃ اللہ نے فرمایا یہ نماز میں شغل ہے پہلا قول اصح ہے۔

بَابُ ۲۸۳ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ

سلام سے پہلے سجدہ سہو

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

عبداللہ بن بحینہ اسدی (حلیف بنی عبدالمطلب) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں قعدے کی بجائے کھڑے ہوگئے جب آپ نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کئے ہر سجدہ میں تکبیر فرمائی۔ اس وقت آپ بیٹھے ہوئے تھے، اور ابھی سلام نہیں پھیرا تھا۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدے کئے یہ سجدے اس بیٹھنے کے بدلے میں تھے۔ جس میں بھول واقع ہوئی تھی۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبَ الْفَارِسِيَّ كَانَا يَسْجُدَانِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ بُحَيْنَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ يَرٰى سُجُوْدَ السَّهْوِ كُلَّهٗ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ وَيَقُوْلُ هٰذَا النَّاسِخُ لِغَيْرِهٖ مِنَ الْاَحَادِيْثِ وَيَذْكُرُ اَنَّ اٰخِرَ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى هٰذَا وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنَّهٗ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُحَيْنَةَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ وَهُمَا ابْنُ بُحَيْنَةَ مَالِكٌ اَبُوْهُ وَبُحَيْنَةُ اُمُّهٗ هٰكَذَا اَخْبَرَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ مَتٰى يَسْجُدُهُمَا الرَّجُلُ قَبْلَ السَّلَامِ اَوْ بَعْدَهٗ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَّسْجُدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ

امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن بحینہ حسن ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے، اور امام شافعی رحمۃ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں، وہ فرماتے ہیں سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے، اور یہ حدیث دیگر احادیث کے لئے ناسخ ہے نیز آپ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل اسی طرح تھا۔ امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں جب کوئی شخص (بھول کر) دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سلام سے قبل سہو کے دو سجدے کرے جس طرح حدیث ابن بحینہ کا تقاضا ہے، عبداللہ بن بحینہ کے والد کا نام مالک اور والدہ کا نام بحینہ ہے اس لئے یہ عبداللہ بن مالک ابن بحینہ ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے اسحٰق بن منصور سے بواسطہ علی بن مدینی اسی طرح معلوم ہوا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں سجدہ سہو کے وقت میں علماء کا اختلاف ہے سلام سے پہلے کیا جائے، یا بعد میں۔ بعض کے نزدیک سلام کے بعد کیا جائے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَآءِ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِثْلُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّ رَبِيْعَةَ وَغَيْرِهِمَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَتْ زِيَادَةً فِي الصَّلٰوةِ فَبَعْدَ السَّلَامِ وَاِذَا كَانَ نُقْصَانًا فَقَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَ قَالَ اَحْمَدُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَيُسْتَعْمَلُ كُلٌّ عَلٰى جِهَتِهٖ يَرٰى اِذَا قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ فَاِنَّهٗ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَاِذَا صَلّٰى الظُّهْرَ خَمْسًا فَاِنَّهٗ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَاِذَا سَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ فَاِنَّهٗ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَكُلٌّ يُسْتَعْمَلُ عَلٰى جِهَتِهٖ وَكُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَاِنَّ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيْهِ قَبْلَ السَّلَامِ وَقَالَ اِسْحٰقُ نَحْوَ قَوْلِ اَحْمَدَ فِيْ هٰذَا كُلِّهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ كُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَاِنْ كَانَتْ زِيَادَةً فِي الصَّلٰوةِ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَاِنْ كَانَ نُقْصَانًا يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ .

ہے، (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی مسلک ہے) بعض علماء فرماتے ہیں سلام سے پہلے سجدہ کیا جائے اکثر فقہاء مدینہ اسی کے قائل ہیں مثلاً یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہما امام شافعی رحمۃ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے بعض علماء کا خیال ہے کہ اگر نماز میں کچھ زیادتی ہوگئی ہو تو سلام کے بعد اور اگر نقصان ہوا ہو تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے۔ مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا یہی نظریہ ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں سجدہ سہو کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو جو روائتیں ہیں سب کو اپنے اپنے مقام پر رکھا جائے، آپ فرماتے ہیں جب دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو تو حدیث ابن بحینہ پر عمل کرتے ہوئے سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے اگر ظہر کی نماز پانچ رکعتیں ادا کیں تو سلام کے بعد سجدہ کرے ظہر اور عصر میں دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا تو سلام کے بعد سجدہ سہو کرے ہر ایک کو اپنے اپنے مقام پر رکھا جائے، جس سہو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی منقول نہیں وہاں سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے امام اسحٰق کا سجدہ سہو میں وہی نظریہ ہے جو امام احمد کا ہے البتہ آپ فرماتے ہیں جہاں کوئی روایت نہیں وہاں دیکھا جائے اگر نماز میں زیادتی واقع ہوئی تو سلام کے بعد اور اگر نقصان ہے تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔

بَابُ ۲۸۴ مَا جَاءَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ .

سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ اَمْ نَسِيْتَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں ادا فرمائیں عرض کیا گیا "کیا نماز میں اضافہ ہوگیا یا آپ سے بھول واقع ہوگئی" اس کے بعد آپ نے سجدہ سہو فرمایا، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کلام کرنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ بَعْدَ الْکَلَامِ وَفِی الْبَابِ عَنْ مُعَاوِیَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ.

کے بعد سجدۂ سہو فرمایا اس باب میں حضرت معاویہ عبداللہ بن جعفر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ هُمَا بَعْدَ السَّلَامِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ اَیُّوْبُ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ وَحَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا صَلَّی الرَّجُلُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَصَلٰوتُهٗ جَائِزَةٌ وَسَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَاِنْ لَمْ یَجْلِسْ فِی الرَّابِعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا صَلَّی الظُّهْرَ خَمْسًا وَلَمْ یَقْعُدْ فِی الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَسَدَتْ صَلَاتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَبَعْضِ اَهْلِ الْکُوْفَةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد سجدہ سہو فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ایوب اور کئی دوسرے راویوں نے اسے ابن سیرین سے روایات کیا ہے حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے، وہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھے، جائز ہے آخر میں سجدہ سہو کرلے اگرچہ چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا ہو۔ امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں جب کسی نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں اور وہ چوتھی رکعت میں تشہد کی مقدار نہیں بیٹھا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۳۸۵ مَا جَاءَ فِی التَّشَهُّدِ فِیْ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ

سجدۂ سہو میں تشہد

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوَی ابْنُ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ وَهُوَ عَمُّ اَبِیْ قِلَابَةَ غَیْرَ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَرَوٰی مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ وَاَبُوْ مُهَلَّبٍ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَیُقَالُ اَیْضًا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو وَقَدْ رَوٰی عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ وَهُشَیْمٌ وَغَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی۔ اور اس میں بھول واقع ہوگئی تو آپ نے سجدہ سہو کیا، پھر تشہد پڑھی اور سلام پھیرا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ابن سیرین نے ابوقلابہ کے چچا ابومہلب سے اس کے علاوہ روایت کیا ہے محمد بن سیرین نے اس حدیث کو خالد حذاء اور ابوقلابہ کے واسطہ سے ابومہلب سے روایت کیا ابومہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے، عبدالوہاب ثقفی ہشیم اور دیگر کئی رواۃ نے بواسطہ خالد حذاء، ابوقلابہ سے یہ حدیث طویل نقل کی ہے، اور وہ عمران بن حصین کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ بِطُوْلِهٖ وَهُوَ حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّشَهُّدِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَتَشَهَّدُ فِيْهِمَا وَيُسَلِّمُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ فِيْهِمَا تَشَهُّدٌ وَتَسْلِيْمٌ وَاِذَا سَجَدَهُمَا قَبْلَ التَّسْلِيْمِ لَمْ يَتَشَهَّدْ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَا اِذَا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهَّدْ۔

نے عصر کی نماز میں تین رکعتوں کے بعد سلام پھیرا، تو ایک شخص جسے خرباق (اور ذوالیدین بھی) کہا جاتا تھا۔ کھڑا ہوا۔ الخ (الحدیث) علماء نے سجدہ سہو کی تشہد میں اختلاف کیا ہے بعض فرماتے ہیں۔ تشہد پڑھ کر سلام پھیرتے اور بعض کا قول ہے کہ سجدہ سہو میں نہ تشہد ہے، نہ سلام اور جب سلام سے پہلے سجدہ کریں تو تشہد نہ پڑھیں۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے دونوں فرماتے ہیں جب سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا تو تشہد نہ پڑھے۔

بَابُ ۲۸۶ فِيْمَنْ يَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

نماز میں زیادتی اور کمی کا شک

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ نَا هِشَامُ بْنُ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ اَحَدُنَا يُصَلِّيْ فَلَا يَدْرِيْ كَيْفَ صَلّٰى فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً فَاِذَا شَكَّ فِي الثِّنْتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثِنْتَيْنِ وَلْيَسْجُدْ فِيْ ذٰلِكَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيُعِدْ۔

حضرت عیاض بن ہلال فرماتے ہیں میں نے ابوسعید سے پوچھا "(بعض اوقات) ہمیں نماز پڑھتے ہوئے پتہ نہیں چلتا کہ کس قدر پڑھی ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) حضرت ابوسعید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور یہ نہ معلوم ہو کہ کتنی پڑھی ہے، تو اسے چاہیئے کہ بیٹھے ہوئے دو سجدے کرلے۔ اس باب میں حضرت عثمان، ابن مسعود، عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید حسن ہے اور کئی دوسرے طریقوں سے بھی آپ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "اگر تم میں سے کسی کو ایک یا دو رکعتوں میں شک ہو تو ایک ہی شمار کرے، اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو شمار کرے اور سلام سے پہلے دو سجدے کرلے" امام ترمذی فرماتے ہیں اسی پر ہمارے اصحاب کا عمل ہے بعض علماء فرماتے ہیں جب نماز میں شک ہو جائے اور یہ نہ معلوم ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو نماز دوبارہ پڑھے۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شیطان تم میں سے کسی کے پاس نماز میں آتا ہے اور اسے شک میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ

www.waseemziyai.com MARKAZUL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

يَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

نہیں جانتا کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَهَا اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى اَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى اَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثِنْتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلٰثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی بھول جائے اور اسے نہ معلوم ہو سکے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو دو ہی سمجھے اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو ہی خیال کرے اگر تین اور چار میں شک ہو تو تین رکعات شمار کرے اور آخر میں سلام سے پہلے دو سجدے کر لے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے، زہری نے بواسطہ عبیداللہ، عبداللہ بن عتبہ اور ابن عباس، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

بَابُ ۲۸۱ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.

ظہر و عصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ وَهُوَ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ عُمَرَ وَذِي الْيَدَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی یا آپ کو نسیان ہو گیا" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ذوالیدین کی بات صحیح ہے؟" صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ؛ اس پر آپ نے کھڑے ہو کر دوسری دو رکعتیں بھی پڑھیں آخر میں سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر سجدے میں تشریف لے گئے عام سجدے جتنا یا اس سے طویل سجدہ فرمایا پھر تکبیر کہہ کر سجدے سے سر اٹھایا اور پھر پہلے کی طرح دوسرا سجدہ بھی کیا اس باب میں حضرت عمران بن حصین، ابن عمر، اور ذوالیدین رضی اللہ عنہم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِذَا تَكَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ نَاسِيًا اَوْ جَاهِلًا اَوْ مَا كَانَ فَاِنَّهٗ يُعِيْدُ الصَّلٰوةَ وَاعْتَلُّوْا بِاَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ كَانَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَمَّا الشَّافِعِيُّ فَرَاٰى هٰذَا حَدِيْثًا صَحِيْحًا فَقَالَ بِهٖ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّائِمِ اِذَا اَكَلَ نَاسِيًا فَاِنَّهٗ لَا يُفْطِرُ وَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَفَرَّقُوْا هٰؤُلَاءِ بَيْنَ الْعَمْدِ وَالنِّسْيَانِ فِيْ اَكْلِ الصَّائِمِ لِحَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَحْمَدُ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنْ تَكَلَّمَ الْاِمَامُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ قَدْ اَكْمَلَهَا ثُمَّ عَلِمَ اَنَّهٗ لَمْ يُكْمِلْهَا يُتِمُّ صَلٰوتَهٗ وَمَنْ تَكَلَّمَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَعَلَيْهِ اَنْ يَسْتَقْبِلَهَا وَاحْتَجَّ بِاَنَّ الْفَرَائِضَ كَانَتْ تُزَادُ وَتُنْقَصُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا تَكَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ وَهُوَ عَلٰى يَقِيْنٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ اَنَّهَا تَمَّتْ وَلَيْسَ هٰكَذَا الْيَوْمَ لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَتَكَلَّمَ عَلٰى مَعْنٰى مَا تَكَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ لِاَنَّ الْفَرَائِضَ الْيَوْمَ لَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ قَالَ اَحْمَدُ نَحْوًا مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ وَقَالَ اِسْحٰقُ نَحْوَ قَوْلِ اَحْمَدَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے علماء کا اس حدیث پر عمل کے بارے میں اختلاف ہے بعض اہل کوفہ کہتے ہیں جب نماز میں گفتگو کرلی چاہے بھول کر، نادانی سے یا جس طرح بھی ہو، دوبارہ نماز پڑھے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث، نماز میں کلام کے ناجائز ہونے سے پہلے کی ہے، امام شافعی اس حدیث سے اصح ہے جس میں فرمایا گیا کہ "بھول کر کھانا کھانے والے پر قضاء نہیں" کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا۔ امام شافعی فرماتے ہیں ان علماء نے روزہ دار کے کھانے کے بارے میں حدیث ابوہریرہ کی بنا پر (جان بوجھ کر) اور نسیان کا فرق کیا ہے امام احمد حدیث ابوہریرہ کے ضمن میں فرماتے ہیں اگر امام نے نماز میں کلام کیا اور وہ سمجھا کہ نماز مکمل ہوگئی ہے پھر معلوم ہوا کہ ابھی نماز مکمل نہیں ہوئی تو اس صورت میں نماز پوری کرے اور اگر مقتدی نے کلام کیا اور اسے معلوم ہے کہ اس کے ذمہ کچھ نماز باقی ہے تو اس کو چاہیئے کہ نئے سرے سے شروع کرے امام محمد نے اس بات سے دلیل پکڑی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں فرائض کم اور زیادہ ہوتے رہتے تھے حضرت ذوالیدین کو کلام کرتے وقت یقین تھا کہ ان کی نماز مکمل ہوگئی ہے۔ لیکن اب ایسا نہیں ہے اور کسی کو اس معنی میں کلام کرنے کا حق نہیں جس کے تحت حضرت ذوالیدین نے کلام فرمایا، کیونکہ آج نہ تو فرائض میں زیادتی ہوتی ہے اور نہ ہی کمی۔ امام اسحٰق کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۸۹ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ

جوتوں سمیت نماز پڑھنا

۳۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَاَوْسٍ الثَّقَفِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

سعید بن یزید ابو سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا "کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعلین مبارک پہنے نماز پڑھتے تھے؟" انہوں نے فرمایا "ہاں"۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، عبداللہ ابن ابی حبیبہ، عبداللہ بن عمرو عمرو بن حریث، شداد بن اوس، اوس ثقفی،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ABOHAR

وَعَطَاءٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

ابوہریرہ اور بنی شیبہ کے ایک آدمی عطاء سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس، حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

بَابُ ۲۸۹ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَخُفَافِ بْنِ إِيمَاءِ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ إِلَّا إِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ تَنْزِلُ بِالْمُسْلِمِينَ فَإِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَلِلْإِمَامِ أَنْ يَدْعُوَ لِجُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ.

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے اس باب میں حضرت علی، انس، ابوہریرہ ابن عباس اور خفاف بن ایماء بن رخصۃ، غفاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء حسن صحیح ہے صبح کی نماز میں قنوت پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے، بعض صحابہ کرام و تابعین اس کے پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے، امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں، صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے، البتہ جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو امام کو چاہیے کہ وہ اسلامی لشکر کے لئے دعا مانگے۔

بَابُ ۲۹۰ فِي تَرْكِ الْقُنُوتِ

ترک قنوت

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هَهُنَا بِالْكُوفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِينَ أَكَانُوا يَقْنُتُونَ قَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ.

ابو مالک اشجعی کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا" ابا جان! آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق عمر فاروق، عثمان غنی کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں اور یہاں کوفہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے پیچھے پانچ سال آپ نماز پڑھتے رہے کیا وہ قنوت پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا "اے میرے بیٹے! یہ بدعت ہے"

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ

صالح بن عبداللہ نے بواسطہ ابوعوانہ، ابومالک اشجعی سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اِنْ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ فَحَسَنٌ وَاِنْ لَمْ يَقْنُتْ فَحَسَنٌ وَاخْتَارَ اَنْ لَّا يَقْنُتَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ الْمُبَارَكِ الْقُنُوْتَ فِي الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ.

اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے سفیان ثوری فرماتے ہیں صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا بھی اچھا ہے اور نہ پڑھنا بھی البتہ انہوں نے نہ پڑھنے کو پسند فرمایا ہے امام مبارک کے نزدیک صبح کی نماز میں قنوت نہیں ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

باب ۲۹۱ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں چھینک آنا

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَمِّ اَبِيْهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ رِفَاعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَكَاَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ فِي الْمُتَطَوِّعِ لِاَنَّ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ قَالُوْا اِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ اِنَّمَا يَحْمَدُ اللّٰهَ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُرَخِّصُوْا بِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

معاذ بن رفاعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ مجھے نماز میں چھینک آئی تو میں نے پڑھا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں بہت تعریف پاکیزہ اور بابرکت تعریف جیسے ہی رب چاہے اور راضی ہو" نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "نماز میں کون کلام کر رہا تھا؟" کسی نے جواب نہ دیا آپ نے دوبارہ وہی سوال دہرایا پھر بھی جواب نہ ملا تیسری مرتبہ آپ نے پھر پوچھا تو رفاعہ بن رافع بن عفراء نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں تھا" آپ نے فرمایا "تو نے کیا کہا تھا"؟ فرماتے ہیں میں نے وہی کلمات دہرائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتوں نے ان کلمات کو اوپر لے جانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی، اس باب میں حضرت انس، وائل بن حجر اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث رفاعہ حسن ہے گویا کہ بعض علماء کے نزدیک یہ حدیث نوافل کے بارے میں ہے کیونکہ متعدد تابعین فرماتے ہیں جب فرض نماز میں چھینک آئے تو صرف دل سے شکر الٰہی بجا لائے، اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۲۹۲ فِی نَسْخِ الْکَلَامِ فِی الصَّلٰوۃِ

نماز میں کلام کا منسوخ ہونا

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ اَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَیْلٍ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنَّا نَتَکَلَّمُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ یُکَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَہٗ اِلٰی جَنْبِہٖ حَتّٰی نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ وَنُهِیْنَا عَنِ الْکَلَامِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمُعَاوِیَۃَ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَکَلَّمَ الرَّجُلُ عَامِدًا فِی الصَّلٰوۃِ اَوْ نَاسِیًا اَعَادَ الصَّلٰوۃَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا تَکَلَّمَ عَامِدًا فِی الصَّلٰوۃِ اَعَادَ الصَّلٰوۃَ وَاِنْ کَانَ نَاسِیًا اَوْ جَاهِلًا اَجْزَاَهُ وَبِہٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے ایک جگہ کھڑے ہوئے دو شخص باہم گفتگو کرتے پھر آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ''وقوموا للہ قنتین'' (اور اللہ کے لئے باادب کھڑے ہو جاؤ) اس کے بعد ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا، اور گفتگو کرنے سے روک دیا گیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ارقم، حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص نماز میں جان بوجھ کر یا بھول کر کلام کرے وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک اسی کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے ہیں قصداً گفتگو سے اعادۂ نماز ہے لیکن بھول اور لاعلمی کی بنا پر گفتگو سے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں امام شافعی رحمۃ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۹۳ مَا جَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عِنْدَ التَّوْبَۃِ

توبہ کے وقت نماز

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَۃَ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَکَمِ الْفَزَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ اِنِّیْ کُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثًا نَفَعَنِی اللّٰہُ مِنْہُ بِمَا شَاءَ اَنْ یَنْفَعَنِیْ بِہٖ وَاِذَا حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ اسْتَحْلَفْتُہٗ فَاِذَا حَلَفَ لِیْ صَدَّقْتُہٗ وَاِنَّہٗ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَهَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ وَفِی الْبَابِ عَنْ مَسْعُوْدٍ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ

حضرت اسماء بن حکم فزاری کہتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے سنا آپ نے فرمایا ''جب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ مجھے جس قدر چاہتا نفع عطا فرماتا اور جب میں کسی صحابی سے حدیث سنتا تو اسے قسم دیتا اگر وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا (ایک مرتبہ) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ اور آپ نے سچ فرمایا، فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی شخص گناہ کرے پھر باوضو ہو کر نماز پڑھے اور گناہوں کی بخشش مانگے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے پھر آپ نے آیت پڑھی ''والذین اذا فعلوا'' الخ الآیۃ (جو لوگ بے حیائی کا ارتکاب کریں یا اپنے ظلم پر نفس کریں، پھر اللہ تعالیٰ کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالنَّاسِ وَاَبِیْ مُعَاوِیَةَ وَمُعَاذٍ وَوَاثِلَةَ وَاَبِی الْیَسَرِ وَاسْمُهٗ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِیْرَةِ وَرَوٰی عَنْهُ شُعْبَةُ وَغَیْرُ وَاحِدٍ فَرَفَعُوْهُ مِثْلَ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَةَ وَرَوَاهُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَمِسْعَرٌ فَاَوْقَفَاهُ وَلَمْ یَرْفَعَاهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مِسْعَرٍ هٰذَا الْحَدِیْثُ مَرْفُوْعًا اَیْضًا.

(زیادکسریں) اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابو درداء، انس ابوامامہ، معاذ، واثلہ اور ابوالیسر کعب بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عثمان بن مغیرہ کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں شعبہ وغیرہ نے اسے عثمان سے ابوعوانہ کی حدیث کی مثل مرفوعاً روایت کیا۔ سفیان ثوری اور مسعر نے اس کو موقوفاً روایت کیا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچایا مسعر سے یہ حدیث مرفوعاً بھی روایت ہے۔

باب ۲۹۴ مَاجَاءَ مَتٰی یُؤْمَرُ الصَّبِیُّ بِالصَّلٰوةِ.

بچے کو کتنی عمر میں نماز کا کہا جائے

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا اَحْمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِیُّ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَلِّمُوا الصَّبِیَّ الصَّلٰوةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَیْهَا ابْنَ عَشْرٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِیِّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَلَیْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَا مَا تَرَكَ الْغُلَامُ بَعْدَ عَشْرِ مِنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ یُعِیْدُ وَقَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَسَبْرَةُ هُوَ ابْنُ مَعْبَدٍ الْجُهَنِیُّ وَیُقَالُ هُوَ ابْنُ عَوْسَجَةَ.

عبدالملک بن ربیع بن سبرہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بچے کو سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر مارو۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث سبرہ حسن صحیح ہے، اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق اسی کے قائل ہیں، یہ دونوں فرماتے ہیں دس سال کی عمر کے بعد جتنی نمازیں ترک کرے ان کی قضاء ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، سبرہ سے مراد سبرہ ابن معبد جہنی ہیں ابن عوسجہ بھی کہا گیا ہے۔

باب ۲۹۵ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ یُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

تشہد کے بعد بے وضو ہو جانا

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادِ بْنِ اَنْعُمَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ رَافِعٍ وَبَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ اَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ یَعْنِی الرَّجُلُ وَقَدْ جَلَسَ فِیْ اٰخِرِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے اس کی نماز جائز ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اس میں اضطراب ہے، بعض

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَاتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِيْ اِسْنَادِهٖ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا قَالُوْا اِذَا جَلَسَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ وَاَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يَّتَشَهَّدَ اَوْ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ اِذَا لَمْ يَتَشَهَّدْ وَسَلَّمَ اَجْزَاَهٗ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَالتَّشَهُّدُ اَهْوَنُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَتَيْنِ فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ وَلَمْ يَتَشَهَّدْ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا تَشَهَّدَ وَلَمْ يُسَلِّمْ اَجْزَاَهٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فَقَالَ اِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ هُوَ اَفْرِيْقِيٌّ وَقَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ۔

علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں تشہد کا اندازہ بیٹھنے کے بعد سلام سے پہلے بے وضو ہو جائے تو نماز پوری ہو جائے گی، بعض علماء فرماتے ہیں جب تشہد سے پہلے یا سلام سے پہلے بے وضو ہو جائے تو دوبارہ نماز پڑھے، امام شافعی اسی کے قائل ہیں امام احمد فرماتے ہیں تشہد کے بغیر سلام پھیر لیا تو بھی جائز ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز کی تحلیل سلام ہے اور تشہد اس سے کم اہمیت رکھتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ نے نماز جاری رکھی اور تشہد نہیں پڑھا، اسحٰق بن ابراہیم کا قول ہے کہ تشہد پڑھا لیکن سلام نہیں پھیرا تو بھی جائز ہے انہوں نے حضرت ابن مسعود کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تشہد سکھا کر فرمایا اس سے فراغت پر آپ نے اپنا فریضہ ادا کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی ہے اور اسے بعض محدثین، یحیی بن سعید قطان اور احمد بن حنبل وغیرہما نے ضعیف کہا ہے۔

بَابُ ۲۹۶ مَا جَاءَ اِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ۔

بارش کے سبب خیمہ میں نماز پڑھنا

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِيْ رَحْلِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ وَاَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ وَالطِّيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ

حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ بارش ہو گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے خیمہ میں نماز پڑھ لے اس باب میں حضرت ابن عمر، سمرہ، ابوملیح بواسطہ ان کے والد اور عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر، حسن صحیح ہے اور علماء نے بارش اور کیچڑ کے سبب، جماعت اور جمعہ کے ترک کی اجازت دی ہے۔ امام احمد اور اسحٰق اسی کے قائل ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے ابوزرعہ سے سنا وہ فرماتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ رَوٰى عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيْثًا وَقَالَ أَبُوْ زُرْعَةَ لَمْ أَرَ بِالْبَصْرَةِ أَحْفَظَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَابْنُ الشَّاذَكُوْنِيِّ وَعَمْرٌو وَابْنُ عَلِيٍّ وَأَبُو الْمَلِيْحِ بْنُ أُسَامَةَ اسْمُهُ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ.

ہیں۔ عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے حدیث روایت کی۔ ابوزرعہ کہتے ہیں میں نے بصرہ میں ان تینوں، علی بن مدینی، ابن شاذ کونی، اور عمرو بن علی سے بڑھ کر کسی کو زیادہ حفظ والا نہیں دیکھا۔ ابوملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ ۲۹۷ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ وَإِدْبَارِ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد تسبیحات پڑھنا

۳۹۳ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يُعْتِقُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ ذَرٍّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَيَحْمَدُهٗ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَيُكَبِّرُهٗ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِهٖ عَشْرًا وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فقراء کی ایک جماعت بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی "یارسول اللہ! مالدار لوگ ہماری طرح نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں مزید برآں وہ مالدار ہونے کی وجہ سے غلام آزاد کرتے اور صدقات دیتے ہیں" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز پڑھ کر یہ کلمات کہو "سبحان اللہ" تینتیس (۳۳) مرتبہ "الحمدللہ" تینتیس (۳۳) مرتبہ "اللہ اکبر" چونتیس (۳۴) مرتبہ اور "لا الہ الا اللہ" دس (۱۰) مرتبہ۔ ان کلمات سے تم آگے بڑھنے والوں کا ثواب پالوگے اور پیچھے والے تم سے آگے نہ بڑھ سکیں گے۔ اس باب میں کعب بن عجرہ، انس، عبداللہ بن عمرو، زید بن ثابت، ابودرداء، ابن عمر اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن غریب ہے، ایک روایت میں ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس مسلمان میں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ "سبحان اللہ" ۳۳ مرتبہ "الحمدللہ" ۳۴ مرتبہ "اللہ اکبر" کہنا اور سوتے وقت یہ تینوں کلمات دس دس مرتبہ کہنا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۲۹۸ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي الطِّيْنِ وَالْمَطَرِ

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ عَنْ كَثِيْرِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْتَهَوْا اِلٰى مَضِيْقٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبَلَّةُ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ يُوْمِيْ اِيْمَآءً يَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ تَفَرَّدَ بِهٖ عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ الْبَلْخِيُّ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَكَذَا رُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ مَآءٍ وَطِيْنٍ عَلٰى دَابَّتِهٖ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنا

عمرو بن عثمان بواسطہ والد اپنے دادا یعلی بن مرہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ایک تنگ جگہ میں پہنچے، جب نماز کا وقت ہوا تو اوپر سے بارش شروع ہوگئی، اور نیچے کیچڑ ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اذان دی اور اقامت کہی اپنے جانور پر کچھ آگے بڑھے اور اشارے سے نماز پڑھائی، سجدے کے لئے رکوع سے ذرا زیادہ جھکتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے، عمرو بن رماح بلخی اس حدیث میں منفرد ہے، اور کسی علماء نے اس سے روایت کیا ہے حضرت انس بن مالک کے بارے میں بھی اسی طرح روایت ہے کہ آپ نے پانی اور کیچڑ کے موقعہ پر سواری پر نماز پڑھی۔ علماء کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۲۹۹ مَاجَاءَ فِي الْاِجْتِهَادِ فِي الصَّلٰوةِ

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ ابْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

نماز میں تکلیف اٹھانا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یہاں تک کہ پاؤں مبارک پھول گئے عرض کیا گیا "کیا آپ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ آپ کے سبب آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ بخش دیئے گئے، آپ نے فرمایا" کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں" اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مغیرہ بن شعبہ حسن صحیح ہے،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۳۰ مَاجَاءَ اَنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الصَّلٰوةُ

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کی بازپرس ہوگی۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّرْزُقَنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ بِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْمَشْهُوْرُ هُوَ قَبِيْصَةُ بْنُ حُرَيْثٍ وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

حریث بن قبیصہ کہتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو میں نے دعا مانگی "اے اللہ! مجھے نیک ہم مجلس عطا فرما" فرماتے ہیں پھر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہم نشین کا سوال کیا تھا (سو پایا) آپ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع عطا فرمائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا "قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے اگر یہ صحیح ہوا تو کامیابی اور نجات ہے اور یہ ٹھیک نہ ہوا تو ناکام ہوا اور نقصان اٹھایا اگر فرض نماز میں کچھ کمی رہ گئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کیا میرے بندے کے پاس کوئی نفل ہے پھر اس سے فرض کی کمی پوری کی جائے گی پھر تمام اعمال کا یہی حال ہوگا۔" اس باب میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔ بعض اصحاب حسن نے بواسطہ حسن، قبیصہ بن ذویب سے اس حدیث کے علاوہ روایت کیا ہے مشہور قبیصہ بن حریث ہے، انس بن حکیم اسی کے ہم معنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

باب ۳۱ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ مَالَهٗ مِنَ الْفَضْلِ

دن رات میں بارہ سنتوں کی فضیلت

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ نَا الْمُغِيْرَةُ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بارہ سنتوں کی پابندی کی اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

اس کے لئے جنت میں مکان بنائے گا (تفصیل یہ ہے) چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں، اس کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ اس باب میں حضرت ام حبیبہ، ابوہریرہ، ابوموسیٰ، اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث عائشہ، اس طریق سے غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد کے حفظ میں بعض علماء نے کلام کیا ہے۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ عَنْبَسَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَنْبَسَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

آئندہ صبح کی نماز سے پہلے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، بواسطہ عنبسہ ام حبیبہ کی حدیث اس باب میں حسن صحیح ہے، عنبسہ سے یہ کئی طریقوں سے مروی ہے۔

باب ۲۰۲ مَا جَاءَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

سنت فجر کی فضیلت

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيِّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی دو رکعتیں دینا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہیں۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے امام احمد بن حنبل نے صالح بن عبداللہ ترمذی سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۳۰۳ مَاجَاءَ فِي تَخْفِيفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا

صبح کی سنتوں میں اختصارِ قرارت

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَفْصَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ وَالْمَعْرُوفُ عِنْدَ النَّاسِ حَدِيثُ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا وَأَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ قَالَ سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ حِفْظًا مِنْ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ وَاسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ملاحظہ کرتا رہا، آپ صبح کی سنتوں میں "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود انس، ابوہریرہ، ابن عباس، حفصہ اور عائشہ، رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر، حسن ہے اور ہم اسے بواسطہ سفیان ثوری، ابواسحٰق سے صرف ابواحمد کی روایت سے جانتے ہیں۔ لوگوں میں ابواسحٰق سے اسرائیل کی روایت معروف ہے، بواسطہ ابواحمد، اسرائیل سے یہ حدیث بھی مروی ہے ابواحمد زبیری ثقہ حافظ ہیں، میں (امام ترمذی) نے بندار سے سنا فرماتے ہیں میں نے ابواحمد زبیری سے بہتر حفظ والا کوئی نہیں دیکھا ان کا نام محمد بن عبداللہ زبیری اسدی کوفی ہے۔

باب ۳۰۴ مَاجَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

سنت فجر کے بعد گفتگو کرنا

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْكَلَامَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ أَوْ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی سنتیں پڑھ کر اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا تو کلام کرتے، ورنہ نماز کے لئے تشریف لے جاتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین نے ذکر اللہ اور ضروری گفتگو کے علاوہ طلوع فجر کے بعد فرض پڑھنے سے پہلے گفتگو کو مکروہ کہا ہے، امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ISLAMIA ACADEMY

وَاِسْحَاقَ

باب ۳۵ مَاجَاءَ لَاصَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ .

ہیں۔

صبح صادق کے بعد صرف دو رکعتیں ہیں

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاصَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ قُدَامَةَ ابْنِ مُوْسٰى وَرَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ وَهُوَ مَا اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، طلوع فجر کے بعد صرف دو رکعتیں نماز ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور حفصہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر غریب ہے اور ہم اسے قدامہ بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں ان سے کئی راوی روایت کرتے ہیں، اس مسئلے پر علماء کا اجماع ہے کہ طلوع فجر کے بعد صبح کی دو رکعتوں سے زائد پڑھنا مکروہ ہے، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد صرف صبح کی دو رکعتیں، (سنتیں) ہیں۔

باب ۳۶ مَاجَاءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ .

صبح کی سنتیں پڑھ کر لیٹ جانا

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِيْ بَيْتِهِ اِضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَفْعَلَ هٰذَا اِسْتِحْبَابًا .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سے کوئی صبح کی سنتیں پڑھ لے تو اسے (کچھ دیر) دائیں پہلو پر لیٹ جانا چاہیئے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی مروی ہے کہ جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی سنتیں گھر میں پڑھتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے، بعض علماء نے اسے مستحب کہا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۳۷ مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

جماعت کھڑی ہو تو دوسری کوئی نماز جائز نہیں

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا ابْنُ إِسْحٰقَ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوٰى أَيُّوبُ وَوَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَالْحَدِيثُ الْمَرْفُوعُ أَصَحُّ عِنْدَنَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ الْمِصْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو اس وقت صرف فرض نماز ہی پڑھی جاسکتی ہے اس باب میں حضرت بحینہ، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن سرجس، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن ہے اور اسی طرح ایوب، ورقاء ابن عمر، زیاد بن سعد، اسمٰعیل بن مسلم، اور محمد بن جحادہ نے بواسطہ عمرو بن دینار اور عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حماد بن زید اور سفیان بن عیینہ نے بھی عمرو بن دینار سے غیر مرفوع روایت نقل کی ہے۔ مرفوع حدیث ہمارے نزدیک اصح ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دیگر کئی طریقوں سے بھی مروی ہے عیاش بن عباس قتبانی نے اسے بواسطہ ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس حدیث پر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل ہے، کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے اس وقت فرضوں کے سوا دوسری کوئی نماز نہ پڑھی جائے سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۸ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَفُوتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

فرضوں کے بعد سنت فجر کی قضاء کا حکم

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

محمد بن ابراہیم اپنے دادا حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جماعت کھڑی

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ILOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِي أُصَلِّي فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ أَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا إِذًا قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ مِنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَإِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلًا وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَقَيْسٌ هُوَ جَدُّ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَيُقَالُ هُوَ قَيْسُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ هُوَ قَيْسُ بْنُ قَهْدٍ وَإِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَرَأٰى قَيْسًا.

ہوئی تو میں نے بھی آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، پھر جب حضور نے پلٹ کر دیکھا تو میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ نے فرمایا ٹھہر جا اے قیس! دو نمازیں اکٹھی؟ میں نے عرض کیا "یارسول اللہ! میں فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث محمد بن ابراہیم اس طرح صرف سعد بن سعید کی روایت سے معروف ہے، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں عطاء بن ابی رباح نے سعد بن سعید سے یہ حدیث سنی ہے یہ حدیث مرسل روایت کی گئی ہے اہل مکہ میں ایک جماعت کا اس حدیث پر عمل ہے کہ وہ صبح کی قضاء شدہ سنتوں کو فرضوں کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں اور حضرت قیس، یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں کہا جاتا ہے وہ قیس بن عمرو ہیں اور قیس بن قہد بھی کہا جاتا ہے اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے، محمد بن ابراہیم تیمی کو حضرت قیس سے سماع حاصل نہیں ہے بعض محدثین نے یہ حدیث سعد بن سعید کے واسطہ سے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے قیس کو دیکھا۔

بَابُ ٣٠٩ مَا جَاءَ فِي إِعَادَتِهِمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

صبح کی فوت شدہ سنتیں طلوع آفتاب کے بعد پڑھنا

٤٠٦ - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ فَعَلَهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں، طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے ایسا ہی کیا بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اسحٰق اور ابن مبارک اسی کے قائل ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں عمرو بن عاصم کلابی کے سوا کوئی

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْهُمَا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا الْأَعْمَشَ وَابْنَ عَاصِمٍ الْكُلَابِيَّ وَالْمَعْرُوفُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ ۔

دوسرا راوی ہمیں معلوم نہیں جس نے ہمام سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہو۔ قتادہ کی روایت بواسطہ نضر بن انس، بشیر بن نہیک اور حضرت ابوہریرہؓ معروف ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے صبح کی نماز سے ایک رکعت سورج کے چڑھنے سے پہلے پہلے پالی، اس نے صبح کی نماز پالی۔

ف: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک صبح کی سنتیں قضا ہو جانے سے نفل بن جاتی ہیں چاہے تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے چاہے نہ پڑھے (مترجم)

باب ۳۱۰ مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

ظہر سے پہلے چار سنتیں

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْخَطَّابُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيثِ الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَخْتَارُونَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَرَوْنَ الْفَصْلَ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں (سنت) پڑھا کرتے تھے، اس باب میں حضرت عائشہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے، سفیان فرماتے ہیں ہم حارث کی حدیث سے بھی عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت جانا کرتے تھے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے وہ اسے پسند کرتے ہیں کہ آدمی ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھے، سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحٰق کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں رات اور دن کی نمازیں دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے درمیان فصل ہے امام شافعی اور امام احمد اسی کے قائل ہیں۔

باب ۳۱۱ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

ظہر کے بعد دو رکعتیں

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو رکعتیں (نفل) ظہر سے پہلے اور دو سنتیں بعد میں پڑھیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اس باب میں حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۱۲ مِنْهُ آخَرُ

ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھے

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَنْكَزِيُّ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ نَحْوَ هَذَا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کبھی ظہر سے پہلے چار سنتیں نہ پڑھتے تو انہیں بعد میں پڑھ لیتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے ابن مبارک سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ قیس بن ربیع نے بواسطہ شعبہ، خالد حذاء سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے، شعبہ سے قیس بن ربیع کے سوا دوسرا کوئی راوی ہمیں معلوم نہیں، عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ سے بھی اسی کے ہم معنی روایت مرفوعاً منقول ہے۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشُّعَيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور چار رکعتیں (دو سنت دو نفل) اس کے بعد پڑھیں اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کر دیگا امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے، اور دوسری طریقوں سے بھی مروی ہے۔

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَرْثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُخْتِي أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

عنبسہ بن سفیان کہتے ہیں میں نے اپنی ہمشیرہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ فرماتی ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعت کی حفاظت کی اس پر جہنم کی آگ کو حرام کیا گیا امام ترمذی فرماتے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلَى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ شَامِيٌّ وَهُوَ صَاحِبُ اَبِيْ اُمَامَةَ

یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے، اور قاسم عبدالرحمٰن کے صاحبزادے ہیں ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں، ثقہ ہیں، شامی ہیں، اور ابوامامہ کے شاگرد ہیں۔

باب ۳۱۳ مَا جَاءَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ.

عصر سے پہلے چار سنتیں

۴۱۲. حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَارَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ لَا يُفْصَلَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ اَنَّهٗ يُفْصَلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ يَعْنِي التَّشَهُّدَ وَرَاٰى الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَخْتَارَانِ الْفَصْلَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے تھے، اور ان میں ایک سلام کے ذریعے فصل کیا کرتے تھے یہ سلام مقربین فرشتوں اور ان کے متبعین مسلمانوں اور مومنوں کے لئے ہوتا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیثِ علی حسن ہے اور اسحٰق بن ابراہیم نے ان کے درمیان فصل کو پسند نہیں کیا اور اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں سلام سے مراد تشہد ہے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک دن اور رات کی دو دو رکعتیں ہیں اور ان میں فصل کرنے کو وہ پسند کرتے ہیں۔

۴۱۳. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مِهْرَانَ سَمِعَ جَدَّهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عصر سے پہلے چار سنتیں پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث غریب حسن ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۳۱۴ مَاجَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمٍ۔

مغرب کی سنتیں اور ان کی قراءت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد کی دو رکعتوں اور صبح کی سنتوں میں "سورۂ کافرون" اور "سورۂ اخلاص" پڑھتے ہوئے سنا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیثِ ابن مسعود، حسن غریب ہے، ہم اسے صرف عبدالملک بن معدان کی روایت سے جانتے ہیں، انہوں نے عاصم سے روایت کی ہے۔

باب ۳۱۵ مَاجَاءَ أَنَّهُ يُصَلِّيهِمَا فِي الْبَيْتِ

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مغرب کی سنتیں گھر میں پڑھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کے بعد کی دو رکعتیں گھر میں پڑھیں۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیثِ ابن عمر حسن صحیح ہے۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيهِنَّ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد ہیں جو آپ دن رات میں پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد میں۔ دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا، کہ آپ دو رکعتیں فجر سے پہلے بھی پڑھتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۱۶ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّطَوُّعِ سِتِّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

مغرب کے بعد چھ نفلوں کا ثواب

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ يَعْنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا عَمْرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ خَثْعَمٍ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ خَثْعَمٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَضَعَّفَهٗ جِدًّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مغرب کے بعد چھ نفل اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے اس کے لئے یہ نوافل بارہ سالوں کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد بیس رکعات پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ غریب ہے اور ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے پہچانتے ہیں جسے انہوں نے عمر بن ابی خثعم سے روایت کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے سنا انہوں نے فرمایا عبداللہ بن ابی خثعم منکر حدیث ہے اور آپ (امام بخاری) نے اسے بہت ضعیف قرار دیا۔

بَابُ ۳۱۷ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

عشاء کے بعد کی دو رکعات

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا "آپ ظہر سے پہلے اور بعد دو دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو اور فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن شقیق کی حضرت عائشہ سے نقل کردہ روایت حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۳۱۸ مَاجَاءَ اَنَّ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلَاتِکَ وِتْرًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ۔

رات کے نوافل دو، دو ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رات کی نماز (نفل) دو، دو رکعتیں ہیں۔ اور جب صبح ہونے لگے تو ایک اور ملا کر وتر بنالے اور (اس طرح) وتروں کو رات کی آخری نماز بنالے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے اور اس پر علماء کا عمل ہے، کہ رات کی نماز دو دو کر کے پڑھی جائے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۳۱۹ مَاجَاءَ فِی فَضْلِ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْیَرِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ شَھْرِ رَمَضَانَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبِلَالٍ وَاَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ بِشْرٍ اِسْمُہٗ جَعْفَرُ بْنُ اِیَاسٍ وَھُوَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ وَحْشِیَّۃَ۔

رات کی نماز کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان شریف کے بعد اللہ کے مہینے محرم کے روزے افضل ہیں اور فرض نماز کے بعد بہترین نماز، رات کی نماز ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، بلال اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ حسن ہے ابوبشر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور وہ جعفر بن ابی وحشیہ ہیں۔

باب ۳۲۰ مَاجَاءَ فِی وَصْفِ صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکٌ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز

ابواسامہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان شریف کی نماز کس طرح ہوتی تھی؟" آپ نے فرمایا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان ہیں (رات کو) گیارہ رکعتوں سے زائد نہیں پڑھتے تھے، (آٹھ نفل تین وتر) چار رکعتیں نہایت عمدہ اور طویل پھر چار نہایت عمدہ اور طویل اور پھر تین رکعتیں (وتر) ام المومنین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا "اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتا ہے"، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فا: یہ گیارہ رکعات آنحضرت صلی علیہ وسلم کا سال بھر کا معمول تھا صرف رمضان کا نہیں جسطرح ام المومنین نے فرمایا اسلئے اس سے آٹھ تراویح ثابت کرنا صحیح نہیں (مترجم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے، اور ایک ملا کر انہیں وتر بنا دیتے، جب ان سے فارغ ہوتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ قتیبہ نے مالک بن شہاب سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۲۱ مِنْهُ

رات کو تیرہ رکعات پڑھنا

۴۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۲۲ مِنْهُ

نو رکعات پڑھنا

۴۲۵ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، زید بن خالد اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ اس طریق سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نَحْوَهٰذَا۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَ اَكْثَرُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَاَقَلُّ مَا وُصِفَ مِنْ صَلَاتِهٖ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعُ رَكَعَاتٍ۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَتَّابُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ كَانَ زُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَكَانَ يَؤُمُّ بَنِيْ قُشَيْرٍ فَقَرَاَ يَوْمًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ خَرَّ مَيِّتًا وَكُنْتُ فِيْ مَنِ احْتَمَلَ اِلٰى دَارِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَعْدُ بْنُ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَامِرٍ هُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حسن غریب ہے۔

سفیان ثوری نے اعمش سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے اس کی سند یہ ہے محمود بن غیلان بواسطہ یحیٰی بن آدم و سفیان اعمش سے راوی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز زیادہ سے زیادہ تیرہ رکعتیں (وتروں کو ملاکر) اور کم از کم نو رکعات مع وتر منقول ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں اگر کبھی حضور علیہ السلام رات کو نیند کے غلبہ کی وجہ سے نماز (تہجد) نہ پڑھ سکتے تو دن کو بارہ رکعات پڑھتے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت بہز بن حکیم کہتے ہیں زرارہ بن اوفیٰ بصرہ کے قاضی تھے اور بنی قشیر کی امامت کرتے تھے، ایک دن آپ نے صبح کی نماز میں آیت کریمہ "فاذا نقر فی الناقور الخ الایۃ" (پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ بڑا تنگی کا دن ہوگا) پڑھی تو روح پرواز کر گئی اور آپ گر پڑے، بہز بن حکیم فرماتے ہیں میں بھی ان کو اٹھانے والوں میں تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں سعد بن ہشام، عامر انصاری کے بیٹے ہیں اور ہشام بن عامر صحابی تھے۔

باب ۳۲۳ مَاجَاءَ فِيْ نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

اللہ تعالیٰ ہر رات خاص توجہ فرماتا ہے

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِيْ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر رات اللہ تعالیٰ کی (خاص) رحمت، رات کی پہلی تہائی کے آخر تک اترتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اسے قبول کروں کون ہے جو مانگے اسے عطا کروں کون ہے جو بخشش مانگے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيءَ الْفَجْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَرِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ وَهَذَا أَصَحُّ الرِّوَايَاتِ.

اسے بخش دوں"۔ صبح صادق تک یہی کیفیت رہتی ہے اس باب میں حضرت علی بن ابی طالب، ابوسعید، رفاعہ جہنی جبیر بن مطعم، ابن مسعود، ابودرداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے، حضرت ابوہریرہ سے کئی دوسرے طریقوں سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا آخری تہائی باقی رہتا ہے اللہ تعالےٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ٣٣ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ اللَّيْلِ

رات کی قرأت

٤٣٠. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ إِنِّي أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ قَالَ ارْفَعْ قَلِيلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ فَقَالَ إِنِّي أُوقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ اخْفِضْ قَلِيلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ هَانِئٍ وَأَنَسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا "میں آپکے پاس سے گزرا اور آپ پست آواز سے قرأت کر رہے تھے" انہوں نے عرض کیا "میں اسکو سناتا تھا جس سے محو گفتگو تھا" آپنے فرمایا کچھ اونچا رکھو۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں آپکے پاس سے گزرا تو آپ باآواز بلند قرأت کر رہے تھے" انہوں نے عرض کیا "میں سوتوں کو جگاتا اور شیطان کو بھگاتا ہوں" آپ نے فرمایا کچھ پست رکھو۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ام ہانی، انس، ام سلمہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

٤٣١. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا أَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا أَسْنَدَهُ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَأَكْثَرُ النَّاسِ إِنَّمَا رَوَوْهُ عَنْ حَمَّادٍ

حضرت عبداللہ بن ابی قیس نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی قرأت کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا دونوں قسم کی قرأت ہوتی تھی بسا اوقات پست آواز سے پڑھتے اور بعض اوقات بلند آواز سے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اس مسئلے میں گنجائش رکھی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی قتادہ غریب ہے اور اسے یحییٰ بن اسحاق نے حماد بن سلمہ سے مسند روایت کیا جبکہ اکثر راویوں نے حماد سے مرسل

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ مُرْسَلًا.

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاٰيَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَيْلَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) رات کو صرف ایک آیت کے ساتھ ہی قیام فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

باب ۳۲۵ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

گھر میں نفل پڑھنے کی فضیلت

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوَاهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي النَّضْرِ مَرْفُوْعًا وَاَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْحَدِيْثُ الْمَرْفُوْعُ اَصَحُّ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرضوں کے سوا افضل نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب، جابر بن عبداللہ، ابوسعید، ابوہریرہ، ابن عمر، عائشہ، عبداللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ثابت حسن ہے اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے، موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی نضر نے مرفوعاً روایت کیا جب کہ بعض نے موقوف روایت کی ہے، مالک نے ابونضر سے موقوفاً روایت کی ہے حدیث مرفوع اصح ہے۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَبْوَابُ الْوِتْرِ

ابواب وتر

بَابُ ۳۲۶ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْوِتْرِ

وتروں کی فضیلت

۴۳۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَاشِدٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزُّرَقِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي بَصْرَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَدْ وَهِمَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِينَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَاشِدٍ الزُّرَقِيُّ وَهُوَ وَهَمٌ.

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک زائد نماز رکھی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اسے اللہ تعالیٰ نے عشاء کی نماز سے صبح صادق تک کے درمیان رکھا ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، بریدہ اور ابوبصرہ (صحابی) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث خارجہ غریب ہے اور ہم اسے صرف یزید بن حبیب کی روایت سے جانتے ہیں، بعض محدثین نے اس حدیث میں خطا کی اور عبداللہ بن راشد زرقی کہا ہے، یہ غلطی ہے (صحیح لفظ زرقی ہے)

بَابُ ۳۲۷ مَا جَاءَ أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ

وتر فرض نہیں

۴۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ نَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنْ سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں وتر، فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طریقہ جاری فرمایا اور ارشاد فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے پس اے قرآن والو! (مسلمانو) تم بھی وتر پڑھا کرو اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن صحیح ہے سفیان ثوری وغیرہ بواسطہ ابواسحق د

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپنے فرمایا وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری کردہ سنت (واجب) ہیں۔

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَقَدْ رَوٰى مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ نَحْوَ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ.

بندار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان سے اسیطرح بیان کیا اور یہ ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے اصح ہے منصور بن معتمر نے بھی ابواسحٰق سے ابوبکر بن عیاش کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کی ہے۔

بَابُ ۳۲۸ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ

وتروں سے پہلے سونا مکروہ ہے

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا زَكَرِيَّا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَوْرٍ الْاِنَادِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ قَالَ عِيْسَى بْنُ اَبِيْ عَزَّةَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ ثَوْرٍ الْاَزْدِيُّ اسْمُهُ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدِهِمْ اَنْ لَا يَنَامَ الرَّجُلُ حَتّٰى يُوْتِرَ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهِ وَطَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَهِيَ اَفْضَلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم فرمایا۔ عیسیٰ بن عزہ فرماتے ہیں "شعبی رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے اور پھر سوجاتے اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے، ابوثور ازدی کا نام حبیب بن ابی ملیکہ ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کو سونے سے پہلے وتر پڑھنا پسند ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جس کو رات کے آخر میں نہ جاگنے کا خوف ہو وہ شروع میں وتر پڑھ لے اور جسے پچھلی رات جاگنے کی امید ہو وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے کیونکہ اس وقت قرآن پڑھنے سے، فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور یہ افضل ہے۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یہی حدیث اعمش نے بواسطہ ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

بَابُ ۳۲۹ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَاٰخِرِهٖ

رات کے اوّل اور آخر وتر پڑھنا

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ISLAMIC ISLAMIA ACADEMY

نَا اَبُوْحُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ اَوَّلَهٗ وَاَوْسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ حِيْنَ مَاتَ فِيْ وَجْهِ السَّحَرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى اَبُوْحُصَيْنٍ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَاَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوِتْرُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر نماز کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا آپ رات کے تینوں حصوں میں پڑھا کرتے تھے کبھی شروع میں کبھی درمیان میں اور کبھی آخر رات۔ وصال کے دنوں میں آپ سحری کے وقت وتر پڑھا کرتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اس باب میں حضرت علی، جابر، ابومسعود انصاری اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور علماء نے اسے اختیار فرمایا کہ وتر پچھلی رات میں پڑھے جائیں۔

بَابُ ۳۳۰ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِسَبْعٍ

سات رکعتوں کے ساتھ وتر

۴۷۶ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ وَتِسْعٍ وَسَبْعٍ وَخَمْسٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ مَعْنٰى مَا رُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَالَ اِنَّمَا مَعْنَاهُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ فَنُسِبَتْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ اِلَى الْوِتْرِ وَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ حَدِيْثًا عَنْ عَائِشَةَ وَاحْتَجَّ بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اِنَّمَا عَنٰى بِهٖ قِيَامَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اِنَّمَا قِيَامُ اللَّيْلِ عَلٰى اَصْحَابِ الْقُرْاٰنِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے۔ جب عمر زیادہ ہو گئی اور کمزوری واقع ہوئی تو آپ سات رکعتوں کے ساتھ وتروں کو ملا کر پڑھتے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام سلمہ حسن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر تیرہ رکعتوں گیارہ رکعتوں، نو رکعتوں، سات رکعتوں، تا پانچ رکعتوں، تین رکعتوں اور ایک رکعت کے ساتھ بھی مروی ہیں۔ اسحٰق بن ابراہیم فرماتے ہیں اس روایت کا مطلب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے، یہ ہے کہ آپ رات کو وتروں سمیت تیرہ رکعات ادا فرماتے، پس رات کی نماز، وتر ہی مشہور ہو گئی۔ اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو" سے دلیل دی گئی ہے کہ آپ نے قیام لیل مراد لیا ہے اور یہ ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں قرآن یاد ہو۔

بَابُ ۳۳۱ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِخَمْسٍ

پانچ رکعات کے ساتھ وتر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ اِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْوِتْرَ بِخَمْسٍ وَقَالُوْا لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ اِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتی ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی تھیں جن میں سے پانچ رکعت وتر پڑھتے تھے، انکے درمیان میں نہیں بلکہ صرف آخر میں (سلام کے بعد) بیٹھتے۔ جب موذن اذان دیتا آپ کھڑے ہو جاتے نہایت ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھتے اس باب میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا یہی مسلک ہے کہ وتروں کی پانچ رکعتیں ہیں۔ جن میں صرف آخر میں بیٹھے۔

باب ۳۳۲ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ

وتر تین رکعات ہیں

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَاُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَيُرْوٰى اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اُبَيٍّ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْا اَنْ يُّوْتِرَ الرَّجُلُ بِثَلَاثٍ قَالَ سُفْيَانُ اِنْ شِئْتَ اَوْتَرْتَ بِرَكْعَةٍ قَالَ سُفْيَانُ وَالَّذِيْ اَسْتَحِبُّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھا کرتے تھے جن میں قصار مفصل کی نو سورتیں پڑھتے ہر رکعت میں تین سورتیں ہوتیں، سورۂ اخلاص ان میں سے آخری ہوتی۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، عائشہ، ابن عباس، ابوایوب اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ بواسطہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے براہ راست نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسے روایت کیا ہے جس میں ابی بن کعب کا ذکر نہیں، بعض روایات میں عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں بعض صحابہ کرام اور دیگر فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ وتر تین رکعتیں پڑھے جائیں۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں اگر چاہے تو پانچ، تو وتر پڑھ لے چاہے تین وتر پڑھے چاہے ایک پڑھے، تین رکعات کا پڑھنا اچھا ہے ابن مبارک اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔ محمد بن سیرین فرماتے ہیں، صحابہ کرام

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الطَّالَقَانِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كَانُوْا يُؤْتِرُوْنَ بِخَمْسٍ وَثَلَاثٍ وَ بِوَاحِدَةٍ وَيَرَوْنَ كُلَّ ذٰلِكَ حَسَنًا۔

پانچ، تین اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور تینوں طرح پڑھنا اچھا سمجھتے تھے۔

باب ۲۳۳ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

ایک رکعت سے وتر بنانا

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ اُطِيْلُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ فِيْ اُذُنِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ رَاَوْا اَنْ يَفْصِلَ الرَّجُلُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالثَّالِثَةِ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کیا میں صبح کی سنتیں طویل پڑھوں؟ آپ نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ رات کی نماز دو دو کی نیت سے پڑھا کرتے اور ایک رکعت ملا کر وتر بنا دیتے اور صبح کی سنتیں (اتنی جلدی) پڑھتے کہ اقامت آپ کے کانوں میں ہوتی۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابر، فضل بن عباس، ابوایوب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام، اور تابعین کا یہی مسلک ہے کہ دو رکعتوں اور ایک رکعت کو جدا کرتے ہوئے ایک رکعت سے وتر بنائے، امام مالک شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۲۳۴ مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي الْوِتْرِ

وتروں کی قرأت

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِيْ رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْوِتْرِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالَّذِيْ اخْتَارَهٗ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم وتروں میں "سبح اسم ربک الاعلی"، "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" ایک ایک رکعت میں پڑھتے تھے، اس باب میں حضرت علی عائشہ اور عبدالرحمن بن ابزیٰ بواسطہ ابی کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، ایک روایت میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری رکعت میں معوذتین (آخری دو سورتیں) اور "سورۂ اخلاص" بھی پڑھی ہیں اکثر صحابہ کرام، اور تابعین کا مختار مذہب یہ ہے، کہ "سبح اسم ربک الاعلیٰ" "قل یا ایہا الکفرون"

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَنْ يَقْرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ ذٰلِكَ بِسُوْرَةٍ۔

اور "قل ہو اللہ احد" میں سے ایک ایک سورت ایک ایک رکعت میں پڑھے۔

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ حُصَيْفٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ هٰذَا وَالِدُ ابْنِ جُرَيْجٍ صَاحِبُ عَطَاءٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ اِسْمُهٗ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبدالعزیز بن جریج فرماتے ہیں" میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے؟ ام المومنین نے فرمایا "پہلی رکعت میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" دوسری میں "قل یا ایہا الکفرون" اور تیسری میں "قل ہو اللہ احد" اور معوذتین" پڑھا کرتے تھے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے، اور عبدالعزیز ابن جریج کے والد عطاء کے شاگرد ہیں، ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے، یحیی بن سعید انصاری نے بھی یہ حدیث بواسطہ عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

باب ۲۳۵ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ

وتروں میں قنوت پڑھنا

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِي الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ وَاسْمُهٗ رَبِيْعَةُ بْنُ شَيْبَانَ وَلَا نَعْرِفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات سکھائے جنہیں میں وتروں میں پڑھتا ہوں (ترجمہ) "اے اللہ مجھے اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ہدایت دے، عافیت یافتہ لوگوں میں مجھے عافیت دے، مجھے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست بنا میرے رزق کو بابرکت کردے تقدیر کی برائی سے محفوظ رکھ بیشک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہوسکتا تیرا دوست کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند ہے" اس باب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی ابوحوراء سعدی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوْتِ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ فَرَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْقُنُوْتَ فِي اُوْتِرِ فِي السَّنَةِ كُلِّهَا وَاخْتَارَ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقُ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَقْنُتُ اِلَّا فِي النِّصْفِ الْاٰخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَكَانَ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ۔

کی روایت سے پہچانتے ہیں ابوحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے، قنوت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دعاؤں میں سے اس سے اچھی دعا ہم نہیں جانتے، وتروں میں قنوت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک قنوت پورے سال ہے اور رکوع سے پہلے ہے بعض دیگر علماء بھی اسی کے قائل ہیں، سفیان ثوری، ابن مبارک، اسحٰق اور اہل کوفہ (امام ابوحنیفہ رح اور آپکے متبعین) کا بھی یہی مسلک ہے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رمضان شریف کے آخری نصف میں قنوت پڑھا جائے نیز آپ رکوع کے بعد پڑھا کرتے تھے بعض علماء کا یہی قول ہے امام شافعی اور احمد بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۳۳۶ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ وَيَنْسَى

وتر بھول جانے یا سو جانے کی صورت میں کیا کرے

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے یا جس وقت جاگے پڑھ لے۔

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ سَمِعْتُ اَبَا دَاوٗدَ السِّجِسْتَانِيَّ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ بْنَ الْاَشْعَثِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَقَالَ اَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ لَا بَاْسَ بِهٖ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ ضَعَّفَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ثِقَةٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا يُوْتِرُ الرَّجُلُ اِذَا ذَكَرَ وَاِنْ كَانَ

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو آدمی وتروں سے سو جائے وہ صبح کے وقت پڑھ لے" یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابوداؤد سجزی یعنی سلیمان بن اشعث سے سنا انہوں نے فرمایا میں نے امام احمد بن حنبل سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا انکے بھائی عبداللہ ہیں، کوئی ڈر نہیں امام بخاری سے سنا کہ علی بن عبداللہ نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کو ضعیف قرار دیا ہے، اور عبداللہ بن زید بن اسلم کو ثقہ کہا۔ بعض اہل کوفہ کا اس حدیث پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب یاد آئے وتر پڑھے، اگرچہ طلوع آفتاب کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ.

بعد ہو، سفیان ثوری بھی یہی فرماتے ہیں۔

بَابُ ۳۳۷ مَا جَاءَ فِيْ مُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ

صبح سے پہلے وتروں میں جلدی کرنا

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، "صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر جلدی پڑھ لیا کرو" امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔"

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلٰوةِ اللَّيْلِ الْوِتْرُ فَاَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى قَدْ تَفَرَّدَ بِهٖ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا وِتْرَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ لَا يَرَوْنَ الْوِتْرَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب صبح صادق ہو جائے تو رات کی تمام نمازوں اور وتروں کا وقت ختم ہو جاتا ہے لہذا طلوع فجر سے پہلے پہلے پڑھ لیا کرو" امام ترمذی فرماتے ہیں "صرف سلیمان بن موسے نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں ایک روایت میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے بعد وتر نہیں متعدد علماء کا بھی یہی قول ہے، امام شافعیؒ احمد اور اسحاق صبح کی نماز کے بعد وتروں کو جائز نہیں سمجھتے۔

بَابُ ۳۳۸ مَا جَاءَ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ

ایک رات میں دو وتر نہیں

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مَلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِيْ

قیس بن طلق اپنے والد طلق بن علی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ایک رات میں دو (مرتبہ) وتر نہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے، علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ آخِرِهِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ نَقْضَ الْوِتْرِ وَقَالُوا يُضِيفُ إِلَيْهَا رَكْعَةً وَيُصَلِّي مَا بَدَا لَهُ ثُمَّ يُوتِرُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ لِأَنَّهُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ وَهُوَ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ إِسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا أَوْتَرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ مِنْ آخِرِهِ أَنَّهُ يُصَلِّي مَا بَدَا لَهُ وَلَا يَنْقُضُ وِتْرَهُ وَيَدَعُ وِتْرَهُ عَلَى مَا كَانَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَحْمَدَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَهَذَا أَصَحُّ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى بَعْدَ الْوِتْرِ.

جو شروع رات میں وتر پڑھ لے اور پھر پچھلی رات کھڑا ہو جائے

بعض صحابہ کرام اور تابعین فرماتے ہیں وتروں کو توڑ ڈالے اور ان سے ایک رکعت ملا لے پھر جتنا جی چاہے نماز پڑھ کر آخر میں وتر پڑھ لے، کیونکہ ایک رات میں دو وتر نہیں۔ امام اسحٰق کا یہی قول ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک اگر شروع رات میں وتر پڑھ لئے پھر سو گیا اور پچھلی رات کو اٹھا تو وہ جس قدر چاہے نماز پڑھے لیکن وتروں کو نہ توڑے اسی طرح چھوڑ دے، سفیان ثوری، مالک بن انس، احمد بن حنبل اور ابن مبارک اسی کے قائل ہیں، اور یہ اصح ہے کیونکہ متعدد روایات میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد بھی نماز پڑھی ہے۔

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مُوسَى الْمَرَائِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هَذَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَعَائِشَةَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، حضرت ابوامامہ، عائشہ اور کئی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے۔

باب ۳۳۹ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر وتر پڑھنا

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ أَوْتَرْتُ فَقَالَ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت سعید بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا۔ پس میں ان سے پیچھے رہ گیا۔ انہوں نے فرمایا "تو کہاں تھا"؟ میں نے عرض کیا "میں وتر پڑھ رہا تھا" حضرت ابن عمر نے فرمایا "کیا تیرے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ نہیں؟ میں نے آپ کو سواری پر وتر پڑھتے دیکھا ہے۔" اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلٰى هٰذَا وَرَأَوْا أَنْ يُوتِرَ الرَّجُلُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُوتِرُ الرَّجُلُ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، بعض صحابہ کرام و تابعین کا یہی مسلک ہے کہ سواری پر وتر پڑھنے جائز ہیں امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں جبکہ بعض علماء فرماتے ہیں سواری پر وتر نہ پڑھے، بلکہ زمین پر اترے بعض اہل کوفہ یہی کہتے ہیں۔

بَابُ ٣٢ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الضُّحٰى

چاشت کی نماز

۴۵۶. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عِيلَانَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَنُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ وَابْنِ أَبِي أَوْفٰى وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا اس باب میں حضرت ام ہانی، ابوہریرہ، نعیم بن ہمار، ابوذر، عائشہ، ابوامامہ، عتبہ بن عبد سلمی، ابن ابی اوفی، ابوسعید، زید بن ارقم، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث انس غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

۴۵۷. حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَانَ أَحْمَدُ يَرٰى أَصَحَّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثَ

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں مجھے کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے البتہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں ادا فرمائیں (فرماتی ہیں) میں نے ایسی مختصر اور خفیف نماز پڑھتے ہوئے آپ کو کبھی نہیں دیکھا، اختصار کے باوجود رکوع اور سجدہ مکمل تھا، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، امام احمد کے نزدیک اس باب میں حضرت ام ہانی کی حدیث

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

أُمِّ هَانِئٍ وَاخْتَلَفُوا فِي نُعَيْمٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نُعَيْمُ بْنُ حِمَارٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ ابْنُ هُمَارٍ وَيُقَالُ بْنُ هَبَّارٍ وَيَقُولُ ابْنُ هَمَّامٍ وَالصَّحِيحُ بْنُ هُمَارٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَهِمَ فِيهِ فَقَالَ ابْنُ حِمَارٍ وَأَخْطَأَ فِيهِ ثُمَّ تَرَكَ فَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ.

اصح ہے نعیم کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے نعیم بن خمار کہا اور بعض ابن ہمار۔ ابن ہمار بھی کہا گیا ہے اور ابن ہمام بھی۔ صحیح نام ابن ہمار ہے ابونعیم سے اس میں غلطی ہوئی ابن خمار کہا اور اس میں خطا کی پھر وہ غلطی چھوڑ دی اور کہا نعیم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے عبد بن حمید نے بواسطہ ابونعیم اس کی خبر دی۔

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السَّمْنَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُصَيْنِ نَا أَبُو مُسْهِرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ ابْنَ آدَمَ ارْكَعْ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى وَكِيعٌ وَالنَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

حضرت ابودرداء اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے (حدیث قدسی) نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے انسان تو میرے لئے دن کی شروع میں چار رکعتیں پڑھ میں تیرے لئے آخر دن تک کفایت کروں گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے، وکیع، نضر بن شمیل اور دیگر ائمہ نے یہ حدیث نہاس بن قہم سے روایت کی ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کی پابندی کرے، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى نَقُولَ لَا يَدَعُ وَيَدَعُهَا حَتَّى نَقُولَ لَا يُصَلِّي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم (لگاتار) چاشت کی نماز پڑھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب نہیں چھوڑیں گے، اور (کبھی) اتنے دن چھوڑتے کہ ہم کہتے اب نہیں پڑھیں گے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۳۴۱ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

زوال کے وقت نماز

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي الْوَضَّاحِ هُوَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْمُؤَدِّبُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الزَّوَالِ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور فرماتے یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمانوں (رحمت) کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس میں میرے نیک اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔ اس باب میں حضرت علی اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن سائب حسن غریب ہے یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ایک سلام کے ساتھ چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

باب ۳۴۲ مَاجَاءَ فِي صَلٰوةِ الْحَاجَةِ

حاجت کی نماز

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى بْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ وَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ فَائِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ

حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس آدمی کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف حاجت ہو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرکے دو نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور بارگاہِ رسالت میں تحفۂ درود پیش کرکے یہ دعا مانگے لا الہ الا اللہ الخ (ترجمہ) "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگ ہے بڑے عرش کے مالک۔ (اے اللہ) میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کو لائق ہیں۔ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع بخشش کے اسباب نیکی کی آسانی اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں، میرے تمام گناہ بخش دے میرے جملہ غم غلط کردے اور میری ہر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ فَائِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَفَائِدٌ هُوَ أَبُو الْوَرْقَاءِ۔

وہ حاجت جو تیری رضامندی کے مطابق ہو پوری فرما۔ اے سب مہربانوں سے بڑھ کر رحمت والے!" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند میں کلام ہے فائد بن عبدالرحمٰن سے مراد ابوالورقاء ہے اور وہ حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

باب ۲۴۳ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الْاِسْتِخَارَةِ

نماز استخارہ

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي وَهُوَ شَيْخٌ مَدِينِيٌّ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ سُفْيَانُ حَدِيثًا وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تمام امور میں استخارہ اس طرح سکھاتے جس طرح ہمیں قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے تھے آپ فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو نفل پڑھ کر یہ دعا مانگے " اللھم انی الخ (ترجمہ) " اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے باعث طاقت چاہتا ہوں، تیرے فضل عظیم کا طالب ہوں تو قادر ہے مجھے قدرت نہیں، تو جانتا ہے مجھے علم نہیں تو تمام غیبوں کو خوب جاننے والا ہے اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے دین، زندگی اور انجام کار یا (فرمایا) میرے جلد ہونے والے کاموں کے لحاظ سے یا دیر سے ہونے والے کاموں میں، اچھا ہے، تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور مجھے اس میں برکت عطا فرما۔ اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے دین، دنیا، انجام کار یا (فرمایا) جلد یا بدیر ہونے والے کاموں میں برا ہے تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے علیحدہ رکھ اور بھلائی جہاں بھی ہو میرے لئے مقدر فرما اور پھر مجھے اس پر راضی رکھ" اس کے بعد اپنی حاجت کا نام لے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن ابی موالی کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ شیخ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں سفیان نے ان سے حدیث روایت کی ہے اور دیگر کئی ائمہ بھی عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۳۴۲ مَاجَاءَ فِي صَلٰوةِ التَّسْبِيحِ

نماز تسبیح

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعُكْلِيُّ نَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَمِّ اَلَا اَصِلُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَنْفَعُكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَا عَمِّ صَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ فَاِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ اَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ اِرْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اِرْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اِرْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدِ الثَّانِيَةَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اِرْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَهِيَ ثَلٰثُ مِائَةٍ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ لَغَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ قَالَ اِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ جُمُعَةٍ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُلْهَا فِيْ شَهْرٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ لَهُ حَتّٰى قَالَ فَقُلْهَا فِيْ سَنَةٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اے چچا! کیا میں آپ سے صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ انہوں نے عرض کیا "ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ!" آپ نے فرمایا "چار رکعات (اسطرح) پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر پندرہ مرتبہ "اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ" کہیں پھر رکوع میں جائیں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں رکوع سے اٹھنے کے بعد بھی دس مرتبہ، پھر سجدے میں دس مرتبہ سجدے سے سر اٹھا کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ یہی کلمات کہو اور پھر کھڑا ہونے سے پہلے دس مرتبہ یہی کلمات کہو اسطرح ایک رکعت میں یہ کلمات پچھتر (۷۵) مرتبہ اور چار رکعتوں میں تین سو مرتبہ ہو جائیں گے اگر آپکے گناہ (صغیرہ) ریت کے ٹیلے کے برابر بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں بخشش دے گا" حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ! اگر کوئی شخص روزانہ نہ پڑھ سکتا ہو؟" آپ نے فرمایا اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہفتے میں ایک مرتبہ ضرور اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو مہینے میں ایک مرتبہ اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ابورافع کی روایت سے غریب ہے۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلِّمْنِيْ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِيْ صَلٰوتِيْ فَقَالَ كَبِّرِيْ اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبِّحِيْهِ عَشْرًا وَاحْمَدِيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِيْ مَا شِئْتِ يَقُوْلُ نَعَمْ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم نے صبح کے وقت بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا (یارسول اللہ!) "مجھے کچھ کلمات سکھائیے جنہیں میں نماز میں پڑھا کروں؟" آپ نے فرمایا "دس مرتبہ اللہ اکبر، دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ الحمد للہ کہو، پھر اپنی حاجت مانگو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ ہاں ہاں (یعنی قبول فرمائے گا) اس باب میں حضرت ابن عباس، عبداللہ بن عمرو، فضل بن عباس اور ابورافع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرُ حَدِیْثٍ فِیْ صَلٰوۃِ التَّسْبِیْحِ وَلَا یَصِحُّ مِنْہُ کَبِیْرُ شَیْءٍ وَقَدْ رَوٰی ابْنُ الْمُبَارَکِ وَغَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ صَلٰوۃَ التَّسْبِیْحِ وَ ذَکَرُوا الْفَضْلَ فِیْہِ ۔

ہیں حدیث انس غریب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تسبیح کے بارے میں اور بھی روایات ہیں لیکن ان کا زیادہ حصہ صحیح نہیں۔ ابن مبارک اور کئی دوسرے ائمہ نے صلوۃ تسبیح بیان کی، اور اس کی فضیلت کا ذکر کیا۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَۃَ الضَّبِّیُّ نَا اَبُوْ وَھْبٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الْمُبَارَکِ عَنِ الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ یُسَبَّحُ فِیْھَا قَالَ یُکَبِّرُ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ خَمْسَ عَشْرَۃَ مَرَّۃً سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَتَعَوَّذُ وَیَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَفَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃً ثُمَّ یَقُوْلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَرْکَعُ فَیَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ فَیَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ یَسْجُدُ فَیَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ وَیَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ یَسْجُدُ الثَّانِیَۃَ فَیَقُوْلُھَا عَشْرًا یُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ عَلٰی ھٰذَا فَذٰلِکَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ تَسْبِیْحَۃً فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ یَبْدَاُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بِخَمْسَ عَشْرَۃَ تَسْبِیْحَۃً ثُمَّ یَقْرَاُ ثُمَّ یُسَبِّحُ عَشْرًا فَاِنْ صَلّٰی لَیْلًا فَاَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یُّسَلِّمَ فِیْ رَکْعَتَیْنِ وَاِنْ صَلّٰی نَھَارًا فَاِنْ شَاءَ سَلَّمَ وَاِنْ شَاءَ لَمْ یُسَلِّمْ قَالَ اَبُوْ وَھْبٍ وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ وَھُوَ ابْنُ اَبِیْ رِزْمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ یَبْدَاُ فِی الرُّکُوْعِ بِسُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَفِی السُّجُوْدِ بِسُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلٰثًا ثُمَّ یُسَبِّحُ التَّسْبِیْحَاتِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَۃَ نَا وَھْبُ بْنُ رِزْمَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ وَھُوَ ابْنُ رِزْمَۃَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ

ابو وہب کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے تسبیحات والی نماز کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا تکبیر کہہ کر سبحانک اللھم الخ پڑھے پھر پندرہ مرتبہ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کہے پھر اعوذ باللہ" کہے "بسم اللہ" پڑھے سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھے اور پھر دس مرتبہ تسبیحات (مذکورہ بالا) کہے رکوع میں دس مرتبہ، رکوع سے اٹھ کر دس مرتبہ، سجدہ میں دس مرتبہ، سجدہ سے اٹھ کر دس مرتبہ اور پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ یہی تسبیحات کہے یوں چار رکعتیں پڑھے، اس طرح ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) تسبیحات ہوں گی، ہر رکعت کے شروع میں پندرہ مرتبہ اور پھر قرأت کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے، اگر رات کو پڑھے تو ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرنا مجھے پسند ہے، اگر دن کو پڑھے تو چاہے سلام پھیرے چاہے نہ پھیرے، ابو وہب فرماتے ہیں مجھے ابو رزمہ عبدالعزیز نے بتایا کہ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا "رکوع میں پہلے "سبحان ربی العظیم" کہے اور سجدے میں پہلے "سبحان ربی الاعلیٰ" کہے۔ پھر تسبیحات پڑھے۔ ابو رزمہ عبدالعزیز فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا اگر سہو ہو جائے تو کیا سجدۂ سہو میں بھی دس دس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اِنْ سَهَا فِيهَا يُسَبِّحُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ عَشْرًا عَشْرًا قَالَ لَا إِنَّمَا هِيَ ثَلَاثُ مِائَةِ تَسْبِيحَةٍ.

مرتبہ تسبیحات کہے آپ نے فرمایا "نہیں" یہ صرف تین سو تسبیحات ہیں۔

بَابُ ۲۴۵ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بارگاہِ رسالت میں درود شریف کیسے بھیجا جائے

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ وَالْأَجْلَحِ وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَزَادَنِي زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ وَنَحْنُ نَقُولُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَطَلْحَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَبُرَيْدَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ وَيُقَالُ ابْنُ جَارِيَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى كُنْيَتُهُ أَبُو عِيسٰى وَأَبُو لَيْلٰى اسْمُهُ يَسَارٌ.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا "یارسول اللہ"! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا (ارشاد فرمایئے) درود شریف کیسے بھیجا جائے آپ نے فرمایا کہو اللھم صلی علی محمد الخ (ترجمہ) اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی اولاد پر اس طرح رحمت نازل فرما جسطرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپکی اولاد پر اتاری بیشک تو ہی لائق تعریف اور بزرگ ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اولاد پر اسطرح برکت اتار جسطرح ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد کو تو نے برکتیں عطا فرمائیں بیشک تو ہی تعریف کے لائق اور بزرگ ہے، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں ہم یہ الفاظ زائد کہتے ہیں "اور انکے ساتھ ہم پر بھی رحمت و برکت نازل فرما" اس باب میں حضرت علی، ابوحمید، ابومسعود، طلحہ، ابوسعید، بریدہ، زید بن خارجہ (ابن جاریہ بھی کہا جاتا ہے) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث کعب بن عجرہ، حسن صحیح ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور ابولیلیٰ کا نام یسار ہے۔

ف:۔ حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ درود اور سلام دونوں پڑھنے چاہیں جیسا کہ قرآنی آیت "صلوا علیہ وسلموا تسلیما" کا تقاضا ہے، لہذا نماز سے باہر بھی درود ابراہیمی ہی پڑھنے کا نظریہ صحیح نہیں کیونکہ اسمیں سلام کا ذکر نہیں نماز میں چونکہ سلام علیحدہ سکھا دیا گیا تھا اسلئے یہ درود شریف لکھا گیا پس درود پاک پڑھتے وقت ایسے کلمات جن میں صلوٰۃ وسلام کا ذکر ہو (مترجم)

بَابُ ۲۴۶ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

درود شریف کی فضیلت

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن وہ آدمی میرے زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر کثرت

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-FIQH ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَكَتَبَ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ۔

سے درود شریف پڑھتا رہا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے، نیز یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں تحریر فرمائے گا۔

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعَمَّارٍ وَاَبِيْ طَلْحَةَ وَاَنَسٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا صَلٰوةُ الرَّبِّ الرَّحْمَةُ صَلٰوةُ الْمَلٰٓئِكَةِ الْاِسْتِغْفَارُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، عامر بن ربیعہ، عمار، ابوطلحہ، انس اور ابی کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے، سفیان ثوری اور کئی دیگر علماء فرماتے ہیں صلوٰۃ کی نسبت رب کی طرف ہو تو رحمت مراد ہے اور فرشتوں کی طرف ہو تو، طلب مغفرت ہے۔

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُسْلِمٍ الْبَلْخِيُّ الْمُصَاحِفِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ اَبِيْ قُرَّةَ الْاَسَدِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوْبَ هُوَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ وَالْعَلَاءُ هُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ سَمِعَ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهٖ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْقُوْبَ وَالِدُ الْعَلَاءِ هُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ سَمِعَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَيَعْقُوْبُ هُوَ مِنْ كِبَارِ التَّابِعِيْنَ قَدْ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرَوٰى عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اوپر کی طرف نہیں جاتی (قبول نہیں ہوتی) جبتک تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجے امام ترمذی فرماتے ہیں علاء بن عبدالرحمٰن یعقوب کے بیٹے حرقہ کے غلام ہیں۔ علاء تابعین میں سے ہیں۔ انہیں انس بن مالک اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سماع حاصل ہے علاء کے والد عبدالرحمٰن بن یعقوب بھی تابعین میں سے ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے سماع حدیث کیا یعقوب (علاء کے دادا) بڑے تابعین میں سے ہیں انہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور ان سے حدیث بھی روایت کی۔

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ وَالْعَنْبَرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہمارے بازار میں وہی خرید و فروخت کرے، جو دین کی سمجھ رکھتا ہے،

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَبِيعُ فِي سُوقِنَا إِلَّا مَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

أَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

ابواب جمعہ

بَابُ ۳۴۱ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی فضیلت

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ وَسَلْمَانَ وَأَبِي ذَرٍّ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَأَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن دنوں میں سورج طلوع کرتا ہے ان میں سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اسی دن آپ جنت میں داخل ہوئے اسی روز آپ جنت سے باہر تشریف لائے اور قیامت بھی جمعہ کے روز ہی قائم ہوگی۔ اس باب میں حضرت ابولبابہ، سلمان۔ ابوذر، سعد بن عبادہ اور اوس بن اوس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۴۲ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجٰى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن ساعت قبولیت

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ نَا مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجٰى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ يُضَعَّفُ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَيُقَالُ هُوَ إِبْرَاهِيمُ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَرَأٰى بَعْضُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مقبول گھڑی عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب کے درمیان ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے محمد بن ابی حمید ضعیف ہے، بعض علماء نے اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے اسے حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے یہ ابراہیم انصاری ہے جو منکر حدیث ہے، بعض صحابہ کرام اور تابعین فرماتے ہیں،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ أَحْمَدُ أَكْثَرُ الْحَدِيثِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِيهَا إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ أَنَّهَا بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَتُرْجَى بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ۔

مقبول ساعت، عصر سے لے کر غروب آفتاب تک ہے، امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے، امام احمد فرماتے ہیں مقبول ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے، اکثر احادیث کے مطابق نماز عصر کے بعد ہے۔ زوال آفتاب کے بعد بھی امید کی جاسکتی ہے۔

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْأَلُ اللهَ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللهُ إِيَّاهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ حِينَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ إِلَى انْصِرَافِ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسٰى وَأَبِي ذَرٍّ وَسَلْمَانَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ وَأَبِي لُبَابَةَ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی بواسطہ والد اپنے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں بندہ جو کچھ مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ آپ نے فرمایا "نماز کیلئے کھڑا ہونے سے لے کر ختم ہونے تک" اس باب میں حضرت ابوموسیٰ، ابوذر، سلمان، عبداللہ بن سلام، ابولبابہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عمرو بن عوف، حسن غریب ہے۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُهْبِطَ مِنْهَا وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّي فَيَسْأَلُ اللهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضْنُنْ بِهَا عَلَيَّ قَالَ هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قُلْتُ فَكَيْفَ تَكُونُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن سلام سے ملاقات کیوقت یہ حدیث ذکر کی تو انہوں نے فرمایا "مجھے وہ ساعت اجابت معلوم ہے" میں نے عرض کیا مجھے بھی بتائیں اور اس کے بتانے میں مجھ سے بخیلی نہ کریں۔" عبداللہ بن سلام نے فرمایا وہ (ساعت) عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے۔" میں نے عرض کیا عصر کے بعد کیسے ہو سکتی ہے۔ جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "کسی مسلمان کی حالت نماز میں وہ ساعت اس سے موافق ہوتی ہے الخ" اور اس وقت تو نماز نہیں پڑھی جاتی۔" اس پر عبداللہ بن سلام نے فرمایا "کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّي فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ ذَاكَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَالَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ أَخِّرْنِي بِهَا وَلَا تَضْنُنْ بِهَا عَلَيَّ يَقُولُ لَا تَبْخَلْ بِهَا عَلَيَّ وَالضَّنِينُ الْبَخِيلُ وَالظَّنِينُ الْمُتَّهَمُ.

وسلم نے نہیں فرمایا کہ جو شخص انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں شمار ہوتا ہے،" میں نے کہا "ہاں" (فرمایا ہے) فرمانے لگے "پس وہ یہی ہے" اس حدیث میں طویل واقعہ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ان کا یہ کہنا کہ "لا تضنن بہا علیّ" یعنی بخل نہ کر۔ "ضنین" بخیل کو کہا جاتا ہے "ظنین" اسے کہا جاتا ہے، جسے تہمت لگائی گئی ہو۔

بَابُ ۲۲۶ مَا جَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنا

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعُمَرَ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَعَائِشَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا.

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو جمعہ (کی نماز) کے لئے آئے اسے غسل کر لینا چاہیئے اس باب میں حضرت ابوسعید، عمر، جابر، براء، عائشہ، اور ابودرداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، زہری نے بھی یہ حدیث بواسطہ عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي آلُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَّةُ سَاعَةٍ

لیث بن سعد نے بواسطہ ابن شہاب اور عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے مثل حدیث روایت کی۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث زہری اور حدیث عبداللہ دونوں صحیح ہیں۔ امام زہری کے بعض شاگردوں نے بواسطہ امام زہری عبداللہ بن عمر کی اولاد کا بیان نقل کیا کہ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں "اس دوران کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے ایک صحابی تشریف لائے، آپ نے فرمایا "یہ آنے کا کونسا وقت ہے؟" آنے والے نے کہا میں نے اذان سنی، اور صرف وضو کیا (اور آگیا) آپ نے فرمایا "کیا صرف وضو؟

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

هٰذِهٖ فَقَالَ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ النِّدَآءَ وَمَا زِدْتُ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ قَالَ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْغُسْلِ.

حالانکہ تمہیں معلوم ہے، کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل کا حکم فرمایا ہے۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى مَالِكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ الصَّحِيْحُ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَالِكٍ اَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ نَحْوُ هٰذَا الْحَدِيْثِ

یونس نے زہری سے اور امام مالک نے بھی بواسطہ زہری حضرت سالم سے یہ حدیث روایت کی، جس میں وہی مضمون ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا، زہری کی روایت بواسطہ زہری حضرت عبداللہ بن عمر سے صحیح ہے۔ مالک نے بھی بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

بَابٌ ۳۵ فِيْ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کی فضیلت

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَاَبُوْ حَبَّابٍ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ حَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اَجْرُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا قَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ وَكِيْعٌ اغْتَسَلَ هُوَ وَغَسَّلَ امْرَاَتَهٗ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَعْنِيْ غَسَّلَ رَاْسَهٗ وَاغْتَسَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَسَلْمَانَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُو الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور کرایا، جلدی (مسجد میں) حاضر ہوا امام کے قریب ہو کر خاموشی کے ساتھ نہایت غور سے خطبہ سنا اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ہے، محمود اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں حضرت وکیع نے فرمایا جس نے خود غسل کیا اور بیوی کو غسل کرایا (یعنی جماع کے سبب) ابن مبارک اس حدیث کے سلسلے میں فرماتے ہیں جس نے سر دھویا اور غسل کیا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمران بن حصین، سلمان، ابوذر، ابوسعید، ابن عمر اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث اوس بن اوس حسن ہے،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اسمہ شرحبیل بن آدۃ۔

ابوالشعثاء صنعانی کا نام شرحبیل بن آدہ ہے۔

باب ۳۵۱ فِی الْوُضُوْءِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ

جمعہ کے دن صرف وضو کرنا

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا سَعِیْدُ بْنُ سُفْیَانَ الْجَحْدَرِیُّ نَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَبِہَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ وَاَنَسٍ وَعَائِشَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ سَمُرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰی بَعْضُ اَصْحَابِ قَتَادَۃَ ہٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ وَرَوَاہُ بَعْضُہُمْ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ہٰذَا عِنْدَ اَہْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَہُمْ اخْتَارُوا الْغُسْلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَرَاَوْا اَنْ یُّجْزِیَ الْوُضُوْءُ مِنَ الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ اَمْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَنَّہٗ عَلَی الْاِخْتِیَارِ لَا عَلَی الْوُجُوْبِ حَدِیْثُ عُمَرَ حَیْثُ قَالَ لِعُثْمَانَ وَالْوُضُوْءُ اَیْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَلَوْ عَلِمَا اَنَّ اَمْرَہٗ عَلَی الْوُجُوْبِ لَا عَلَی الْاِخْتِیَارِ لَمْ یَتْرُکْ عُمَرُ عُثْمَانَ حَتّٰی یَرُدَّہٗ وَیَقُوْلُ لَہٗ ارْجِعْ وَاغْتَسِلْ وَلَمَا خَفِیَ عَلٰی عُثْمَانَ ذٰلِکَ مَعَ عِلْمِہٖ وَلٰکِنْ دَلَّ ہٰذَا الْحَدِیْثُ اَنَّ الْغُسْلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ اَفْضَلُ مِنْ غَیْرِ وُجُوْبٍ یَجِبُ عَلَی الْمَرْءِ کَذٰلِکَ۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا ہَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے اچھا کام کیا اور جس نے غسل کیا پس غسل افضل ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ انس، اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث سمرہ حسن ہے حضرت قتادہ کے بعض شاگردوں نے یہ حدیث بواسطہ حضرت قتادہ اور حسن حضرت سمرہ سے روایت کی ہے اور بعض نے اسے قتادہ اور حسن کے واسطہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے، بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے، کہ ان کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے اگرچہ غسل کی جگہ وضو بھی کفایت کر سکتا ہے، امام شافعی فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن غسل واجب نہیں بلکہ مختار ہے اور حضرت عمر کی حدیث جس میں آپ نے حضرت عثمان سے فرمایا "آپ نے وضو ہی کیا؟ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم فرمایا ہے" اگر ان دونوں حضرات کے نزدیک یہ واجب ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نہ چھوڑتے یہانتک کہ انہیں واپس بھیجتے اور فرماتے واپس لوٹ جاؤ اور غسل کرو۔ اور باوجود علم کے حضرت حضرت عثمان پر یہ حکم مخفی نہ رہتا لیکن یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ جمعہ کے دن غسل افضل ہے واجب نہیں۔ مسئلہ اسی طرح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرکے جمعہ کے لئے حاضر

www.waseemziyai.com MARKAZUL ILOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ہوا۔ امام کے قریب ہو کر بیٹھا خاموشی کے ساتھ غور سے خطبہ سنا تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلکہ تین دن زیادہ تک کے گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے فضول کام کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۳۵۲ مَا جَاءَ فِي التَّبْكِيْرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے لئے جلدی جانا

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا پھر (نماز جمعہ) کے لئے چلا گویا کہ اس نے اونٹ کی قربانی دی جو دوسری گھڑی میں آیا گویا کہ اس نے گائے کی قربانی دی جو تیسری ساعت میں آیا اسکے لئے سینگوں والے دنبے کی قربانی کا ثواب ہے، جو چوتھی ساعت میں آیا اس کے لئے ایک مرغی کی قربانی (خیرات) کا ثواب ہے جو پانچویں گھڑی میں آئے اس کے لئے ایک انڈے کی قربانی کا ثواب ہے اور جب امام (خطبہ کے لئے) نکل آئے تو فرشتے خطبہ سننے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۳۵۳ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

بلا عذر ترک جمعہ کا گناہ

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيْمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمُرَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِي الْجَعْدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ اسْمِ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ فَلَمْ يَعْرِفْ اسْمَهُ وَقَالَ لَا أَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ (محمد بن عمرو کے خیال میں ان کو شرف صحابیت حاصل ہے) سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین مرتبہ سستی سے جمعہ (کی نماز) کو چھوڑے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی جعد حسن ہے نیز آپ فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے ابوجعد ضمری کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہیں تھا۔ نیز امام بخاری نے فرمایا ابوجعد سے اس حدیث کے علاوہ کوئی دوسری حدیث میرے علم میں نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو.

امام ترمذی فرماتے ہیں، ہم اس حدیث کو صرف محمد بن عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۳۵۴ مَاجَاءَ مِنْ كَمْ يُؤْتٰى إِلَى الْجُمُعَةِ

کتنے فاصلہ سے جمعہ کے لئے جائے

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدُوَيَةَ قَالَا نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ قُبَاءَ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَاءَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَاْوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ وَهٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ اِنَّمَا يُرْوٰى مِنْ حَدِيْثِ مُعَارِكِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ وَضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيَّ فِي الْحَدِيْثِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَجِبُ الْجُمُعَةُ اِلَّا عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوْا عَلٰى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ فَلَمْ يَذْكُرْ اَحْمَدُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ فَقُلْتُ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْمَدُ حَنْبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ نَا مُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ

اہل قباء میں سے ایک صحابی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قباء سے جمعہ میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور اس باب میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو اپنے گھر لوٹ سکے یعنی اتنی مسافت ہو اس پر جمعہ فرض ہے اس حدیث کی سند ضعیف ہے یہ معارک بن عباد کے واسطہ سے عبداللہ بن سعید مقبری سے مروی ہے اور یحیی بن سعید قطان نے عبداللہ بن سعید مقبری کو اس حدیث میں ضعیف کہا ہے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ جمعہ کس پر واجب ہے بعض کہتے ہیں اس پر واجب ہے جو رات کو گھر واپس آسکے بعض علماء فرماتے ہیں جو اذان سنے اس پر واجب ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے احمد بن حسن سے سنا وہ فرماتے ہیں ہم امام احمد بن حنبل کے پاس تھے تو یہ مسئلہ چھڑ گیا کہ جمعہ کس پر واجب ہے، امام احمد نے اس سلسلے میں کوئی حدیث بیان نہ فرمائی احمد بن حسن کہتے ہیں میں نے عرض کیا حضرت ابوہریرہ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث منقول ہے امام احمد بن حنبل نے فرمایا۔ کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے؟ میں نے کہا ہاں" حضرت عبداللہ بن سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَغَضِبَ عَلَيَّ اَحْمَدُ وَقَالَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَاِنَّمَا فَعَلَ بِهٖ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هٰذَا لِاَنَّهٗ لَمْ يَعُدَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ شَيْئًا وَضَعَّفَهٗ لِحَالِ اِسْنَادِهٖ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص پر جمعہ واجب ہے جو رات کو گھر واپس آسکے (عبداللہ فرماتے ہیں) یہ سن کر امام احمد بن حنبل مجھ پر غصے ہوئے اور دو مرتبہ فرمایا اپنے رب سے معافی مانگ" اور یہ بات حضرت امام احمد نے اس لئے فرمائی کہ ان کے نزدیک یہ حدیث، سند کی کمزوری کی وجہ سے قابل اعتبار نہ تھی۔

بَابُ ۳۵۵ مَا جَاءَ فِيْ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کا وقت

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد جمعہ کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَجَابِرٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ وَقْتَ الْجُمُعَةِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كَوَقْتِ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ اِذَا صُلِّيَتْ قَبْلَ الزَّوَالِ اَنَّهَا تَجُوْزُ اَيْضًا وَقَالَ اَحْمَدُ وَمَنْ صَلَّاهَا قَبْلَ الزَّوَالِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ اِعَادَةً

یحیی بن موسیٰ نے بواسطہ ابوداؤد طیالسی، فلیح بن سلیمان، عثمان بن عبدالرحمن تیمی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع، جابر اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس، حسن صحیح ہے اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ وقت جمعہ زوال شمس کے بعد ظہر کے وقت کی طرح ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ زوال سے پہلے بھی جمعہ کی نماز جائز ہے امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھنے والے کو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

بَابُ ۳۵۶ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

منبر پر خطبہ دینا

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ اِلٰى جِذْعٍ فَلَمَّا اتُّخِذَ عَلَى الْمِنْبَرِ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰى اَتَاهُ فَالْتَزَمَهٗ فَسَكَنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاُبَيِّ ابْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک خشک تنے کیساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے جب آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو اس تنے نے رونا شروع کر دیا چنانچہ آپ تشریف لائے اور اسے اپنے ساتھ چمٹایا تو وہ خاموش ہو گیا اس باب میں حضرت انس، جابر، سہل بن سعد، ابی بن کعب، ابن عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

كَعْبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَمَعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ هُوَ الْبَصْرِيُّ أَخُو أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ.

ہاں حدیث ابن عمر حسن غریب صحیح ہے معاذ بن علاء بصری ہیں اور عمرو بن علاء کے بھائی ہیں۔

ف ۱: رخصت بھی فرقت رسول کا صدمہ برداشت نہیں کر سکتے ان لوگوں کے لئے مقام عبرت ہے جو صرف عمل عمل کا وظیفہ پڑھتے ہیں اور عشق رسول کو کوئی اہمیت نہیں دیتے (مترجم)

بَابُ ۳۵۷ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَالَ مِثْلَ مَا تَفْعَلُونَ الْيَوْمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي رَآهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يَفْصِلَ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِجُلُوسٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرماتے پھر تشریف فرما ہوتے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ابن عمر فرماتے ہیں جس طرح کہ تم آج کل کر رہے ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس جابر بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر، حسن صحیح ہے اور علماء کی یہی رائے ہے کہ دو خطبوں کے درمیان فصل کیا جائے۔

بَابُ ۳۵۸ مَا جَاءَ فِي قِصَرِ الْخُطْبَةِ

خطبہ مختصر پڑھنا

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا آپ کی نماز بھی متوسط ہوتی تھی اور خطبہ بھی اس باب میں حضرت عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر بن سمرہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۵۹ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

منبر پر قرآن پڑھنا

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ اپنے والد سے راوی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر (خطبہ میں) آیت قرآن "ونادوا یا مالک الخ" پڑھتے سنا ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث یعلیٰ بن امیہ حسن غریب صحیح ہے ابن عیینہ کی بھی یہی

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA CAMPUS

وَقَدِ اخْتَارَهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَقْرَأَ الْإِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِذَا خَطَبَ الْإِمَامُ فَلَمْ يَقْرَأْ فِي خُطْبَتِهِ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ أَعَادَ الْخُطْبَةَ

روایت ہے۔ بعض علماء نے اسے پسند کیا ہے کہ امام خطبے میں چند آیات قرآنیہ پڑھے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر امام خطبہ میں قرآن پاک سے کچھ نہ پڑھے تو دوبارہ خطبہ دے۔

بَابُ ٣٦٠ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ

خطبہ کے وقت امام کی طرف متوجہ ہونا

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوهِنَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ مَنْصُورٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَسْتَحِبُّونَ اسْتِقْبَالَ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے ہم آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث منصور کو ہم صرف محمد بن فضل بن عطیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن فضل ہمارے اصحاب کے نزدیک ضعیف ہے اور حافظ حدیث نہیں ہے، صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ وہ خطبہ کے دوران امام طرف منہ کرنے کو مستحب جانتے ہیں۔ سفیان ثوری امام شافعی، امام احمد، اور امام اسحٰق، رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں۔

بَابُ ٣٦١ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

دورانِ خطبہ آنے والا شخص دو رکعتیں پڑھے

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَقُمْ فَارْكَعْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک صحابی آئے آپ نے فرمایا "کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟" عرض کیا "نہیں" فرمایا "اٹھو اور پڑھو" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ عَنْ

عیاض بن عبداللہ بن سرح فرماتے ہیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن تشریف لائے اسوقت مروان خطبہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ دَخَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ یَخْطُبُ فَقَامَ یُصَلِّیْ فَجَاءَ الْحَرَسُ لِیُجْلِسُوْهُ فَاَبٰی حَتّٰی صَلّٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَیْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ كَادُوْا یَقَعُوْا بِكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَیْءٍ رَاَیْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْ هَیْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَمَرَهٗ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ كَانَ ابْنُ عُیَیْنَةَ یُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ اِذَا جَاءَ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ وَیَاْمُرُ بِهٖ وَكَانَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ یَرَاهُ فَقَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَسَمِعْتُ بْنَ اَبِیْ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَاْمُوْنًا فِی الْحَدِیْثِ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا دَخَلَ الْاِمَامُ یَخْطُبُ فَاِنَّهٗ یَجْلِسُ وَلَا یُصَلِّیْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا الْعَلَاءُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِیُّ قَالَ رَاَیْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِیَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ اِنَّمَا فَعَلَ الْحَسَنُ اِتِّبَاعًا لِلْحَدِیْثِ وَهُوَ رَوٰی عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِیْثَ۔

دے رہا تھا آپنے نماز شروع کر دی چوکیدار نے آکر آپکو بٹھانا چاہا لیکن آپنے نماز پڑھے بغیر بیٹھنے سے انکار فرمایا جب وہ واپس ہوا تو ہم نے آکر عرض کیا اللہ آپ پر رحم فرمائے یہ لوگ تو آپ پر حملہ کرنے کے قریب تھے آپنے فرمایا میں ان دو رکعتوں کو اسکے بعد چھوڑنے والا نہیں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز دیکھی پھر آپنے ذکر فرمایا ایک آدمی جمعہ کے دن نہایت خستہ حالت میں آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپنے اسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم فرمایا حالانکہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ابن ابی عمر فرماتے ہیں حضرت عینیہ تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے حالانکہ امام اسوقت خطبہ دے رہا ہوتا اور اسی بات کا آپ حکم دیتے اور ابو عبدالرحمٰن مقری انہیں دیکھ رہے ہوتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابن ابی عمر کو کہتے سنا کہ ابن عینیہ نے فرمایا محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھا۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوہریرہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید خدری، حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے ہیں جب کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام ابوحنیفہ رح وغیرہ) کا یہی مسلک ہے (امام ترمذی فرماتے ہیں) پہلا قول اصح ہے۔

ف:۔ احناف کے نزدیک دوران خطبہ نماز پڑھنا ناجائز ہے اسحدیث کی تاویل یوں کی گئی ہے کہ یا تو یہ واقعہ اسوقت کا ہے جب نماز میں کلام کی اجازت تھی یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی خطبہ شروع نہیں فرمایا تھا مگر روایات میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جب امام خطبہ دینے بیٹھے تو نہ نماز پڑھو اور نہ ہی گفتگو کرو تفصیل کیلئے شرح معانی الآثار جلد اول ملاحظہ کیجئے (مترجم)

علاء بن خالد قرشی کہتے ہیں میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو دیکھا آپ مسجد میں داخل ہوئے اس وقت امام خطبہ دے رہا تھا آپ نے دو رکعتیں ادا کیں اور پھر بیٹھ گئے (امام ترمذی فرماتے ہیں) حضرت حسن نے حدیث کی پیروی میں ایسا کیا اور وہ خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

باب ۳۶۲ مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ الْكَلَامِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ

خطبہ کے دوران کلام منع ہے

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا لِلرَّجُلِ اَنْ يَتَكَلَّمَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَالُوْا اِنْ تَكَلَّمَ غَيْرُهٗ قَالَ لَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ اِلَّا بِالْاِشَارَةِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ فَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے جمعہ کے دن خطبۂ امام کے دوران یہ الفاظ بھی کہے کہ "چپ ہو جاؤ" اس نے لغو کام کیا"۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ اس پر علماء کا عمل ہے کہ خطبہ کے دوران گفتگو کرنا مکروہ ہے فرماتے ہیں اگر کوئی دوسرا بات کر رہا ہو تو اسے بھی صرف اشارے سے روکا جائے۔ سلام اور چھینک کا جواب دینے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اس کی اجازت ہے امام احمد اور اسحٰق اسی کے قائل ہیں جبکہ بعض تابعین اور دوسرے علماء کے نزدیک یہ بھی مکروہ ہے امام شافعی کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ٣٦٣ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن گردنیں پھلانگنا مکروہ ہے

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا رُشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنِ بْنِ سَعْدٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يَتَخَطَّى الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رِقَابَ النَّاسِ وَشَدَّدُوْا فِيْ ذٰلِكَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ رِشْدِيْنِ بْنِ سَعْدٍ وَضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

حضرت سہیل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد معاذ بن انس جہنی سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پل بنالیا اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سہل بن معاذ غریب ہے ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں علماء کا اس پر عمل ہے وہ جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنا مکروہ جانتے ہیں اور اس معاملہ میں انہوں نے سختی برتی ہے بعض علماء نے رشدین بن سعد کے بارے میں کلام کیا اور اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابُ ٣٦٤ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

خطبہ کے دوران احتباء منع ہے

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَالْعَبَّاسُ

نوٹ:۔ گھٹنوں کو پیٹ سے ملا کر ایک کپڑے کو پیٹھ پیچھے سے لاتے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا نَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَأَبُوْ مَرْحُوْمٍ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَقَدْ ذَكَرَهٗ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْحَبْوَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهٗ وَبِهٖ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ لَا يَرَيَانِ بِالْحَبْوَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ بَأْسًا.

ہوئے باندھ دینے کو احتباء کہتے ہیں۔ (مترجم)

حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ کے دوران احتباء سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے ایک جماعت نے جمعہ کے دن خطبہ کے دوران احتباء کو مکروہ کہا ہے جب کہ بعض نے اجازت دی ہے ان میں عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابہ کرام شامل ہیں امام احمد اور اسحٰق بھی خطبہ کے دوران احتباء میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

باب ۳۶۵ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْأَيْدِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ

منبر پر ہاتھ اٹھانا منع ہے

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ ابْنَ رُوَيْبَةَ وَبِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ الْقَصِيْرَتَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى أَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَأَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت حصین فرماتے ہیں میں نے عمارہ بن رویبہ سے سنا کہ بشر بن مروان نے خطبہ دیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے تو عمارہ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ان دو چھوٹے ہاتھوں کو ذلیل کرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ کرتے نہیں دیکھا ہشیم (راوی) نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۶۶ مَاجَاءَ فِيْ أَذَانِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی اذان

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النِّدَاءُ الثَّالِثُ عَلَى الزَّوْرَاءِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اذان، امام کے نکلنے اور نماز کھڑی ہونے کے وقت، ہوا کرتی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو بلند مقامات پر تیسری اذان کا اضافہ کیا گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ٣٦١ مَاجَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْإِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ اِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ وَهِمَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالصَّحِيْحُ مَارُوِيَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَ رَجُلٌ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهٗ حَتّٰى نَعَسَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيْثُ هٰهُنَا اَوْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ رُبَّمَا يَهِمُ فِي الشَّيْءِ وَهُوَ صَدُوْقٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهِمَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ فِيْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيُرْوٰى عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَحَدَّثَ حَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ فَوَهِمَ جَرِيْرٌ فَظَنَّ اَنَّ ثَابِتًا حَدَّثَهُمْ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُوْمُ بِنَاحِيَةٍ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهٗ وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَهُمْ يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

امام کا منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لانے کے بعد حسب ضرورت گفتگو فرماتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں اسکو ہم صرف جریر بن حازم کی روایت سے پہچانتے ہیں امام بخاری سے میں نے سنا انہوں نے فرمایا" جریر بن حازم سے اس روایت میں خطاء واقع ہوئی بواسطہ ثابت حضرت انس کی وہ روایت صحیح ہے جس میں آپ نے فرمایا" اقامت ہو چکی تھی کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑا اور دیر تک آپ سے گفتگو کرتا رہا یہاں تک کہ بعض حضرات اونگھنے لگے امام بخاری فرماتے ہیں" حدیث اصح ایہ ہے اور جریر بن حازم کو بعض اوقات روایات میں وہم ہوتا ہے اور وہ صدوق ہے" امام بخاری فرماتے ہیں جریر بن حازم کو انس سے ثابت کی روایت میں وہم ہوا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب اقامت ہو جائے تو جب تک مجھے نہ دیکھ لو مت کھڑے ہو" امام بخاری فرماتے ہیں حماد بن زید سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم زید بن ثابت بنانی کے پاس تھے حجاج صواف نے بواسطہ یحیی بن کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابوقتادہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی آپ نے فرمایا نماز کھڑی ہو جائے تو جب تک مجھ نہ دیکھ لو کھڑے نہ ہو، جریر نے وہم کیا کہ یہ حدیث بواسطہ ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ایک آدمی سے گفتگو فرماتے دیکھا حالانکہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی۔ وہ شخص آپ کے اور قبلہ کے درمیان کھڑا تھا وہ آپ سے گفتگو کرتا رہا یہاں تک کہ بعض لوگ اس کے لئے آپ کے زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے اونگھنے لگے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۳۶۸ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ هُمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَبِي عَنْبَسَةَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَهَلْ أَتٰكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

نماز جمعہ کی قرأت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ کا والی مقرر کیا اور خود مکہ مکرمہ چلا گیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی (پہلی رکعت میں) سورہ جمعہ تلاوت فرمائی اور دوسری رکعت میں " اذا جاءک المنافقون" پڑھی۔ عبید اللہ فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور کہا آپ نے وہی دو سورتیں پڑھی ہیں جنہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے تھے آپ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی دو سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے اس باب میں حضرت ابن عباس، نعمان بن بشیر اور عنبسہ خولانی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے یہ بھی مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور ہل اتٰک حدیث الغاشیہ" پڑھا کرتے تھے،

باب ۳۶۹ مَاجَاءَ فِي مَا يُقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ مُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ مُخَوَّلٍ۔

جمعہ کے دن نماز فجر کی قرأت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز فجر کی نماز میں "تنزیل السجدہ" اور "ہل اتی علی الانسان" پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابن مسعود، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے، سفیان ثوری اور کئی دیگر راویوں نے یہ حدیث حضرت مخول سے بھی روایت کی ہے۔

باب ۳۷۰ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ.

سے راوی ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے حضرت نافع نے بھی اسے ابن عمر سے روایت کیا ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام شافعی اور احمد بھی اسی کے قائل ہیں۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کی نماز سے فارغ ہوئے تو دو رکعتیں گھر میں پڑھیں پھر فرمایا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہیئے کہ چار رکعتیں ادا کرے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ اَبِيْ صَالِحٍ ثَبَتًا فِي الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ اَمَرَ اَنْ يُصَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعًا وَذَهَبَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ اِلٰى قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِسْحٰقُ اِنْ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَاِنْ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَابْنُ عُمَرَ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَابْنُ عُمَرَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہیئے کہ چار رکعتیں ادا کرے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں ہم سہیل بن ابی صالح کو حدیث میں قوی شمار کرتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اس پر بعض علماء کا عمل ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ جمعہ سے پہلے اور بعد چار چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے جمعہ کے بعد پہلے دو اور پھر چار رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک کا ابن مسعود کے قول پر عمل ہے امام اسحٰق فرماتے ہیں اگر مسجد میں پڑھے تو چار رکعتیں اور گھر میں پڑھے تو دو رکعتیں ادا کرے انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جو آدمی جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے اسے چاہیئے کہ چار رکعتیں پڑھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بعد از وصال نبوی

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

اللہ علیہ وسلم صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلّٰی بَعْدَ الرَّکْعَتَیْنِ اَرْبَعًا۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰی بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَنْقَصَ لِلْحَدِیْثِ مِنَ الزُّهْرِیِّ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا الدَّرَاهِمُ اَهْوَنُ عِنْدَهٗ مِنْهُ اِنْ كَانَتِ الدَّرَاهِمُ عِنْدَهٗ بِمَنْزِلَةِ الْبَعْرِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ سُفْیَانَ بْنَ عُیَیْنَةَ یَقُوْلُ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ اَسَنَّ مِنَ الزُّهْرِیِّ۔

نماز جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں اور پھر چار رکعتیں مسجد میں پڑھی ہیں۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ نے جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں اور پھر چار رکعتیں پڑھیں عمرو بن دینار فرماتے ہیں مینے زہری سے زیادہ حدیث کو پہچاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ اور میں نے زہری سے زیادہ روپے کو بے قدر جاننے والا بھی کوئی نہیں دیکھا بے شک ان کے نزدیک روپے کی قیمت اونٹ کی مینگنی سے زیادہ نہ تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابو عمر سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن دینار زہری سے بڑے تھے۔

بَابٌ ۳۷۱ فِیْمَنْ یُّدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

جمعہ کی ایک رکعت پانے والا کیا کرے

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ قَالُوْا مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ صَلّٰی اِلَیْهَا اُخْرٰی وَمَنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰی اَرْبَعًا وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے تمام نماز کو پالیا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ اور تابعین کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے اس کے ساتھ دوسری ملا لے اور جو بیٹھنے کی حالت میں شامل ہوا وہ چار پڑھے، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابٌ ۳۷۲ فِی الْقَائِلَةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن قیلولہ کرنا

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَتَغَدّٰی فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ عہد رسالت میں، ہم جمعہ کی نماز کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللہ علیہ وسلم ولا یقبل الا بعد الجمعۃ وفی الباب عن انس بن مالک قال ابو عیسیٰ حدیث سہل بن سعد حدیث حسن صحیح۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سہل بن سعد حسن صحیح ہے۔

باب ۳۶۳ فی من ینعس یوم الجمعۃ انہ یتحول من مجلسہ

جسے جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدل لے

۵۱۱۔ حدثنا ابو سعید الاشج نا عبدۃ بن سلیمان وابو خالد الاحمر عن محمد بن اسحق عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نعس احدکم یوم الجمعۃ فلیتحول عن مجلسہ ذلک قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن اونگھ آئے، وہ اپنی جگہ بدل دے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۶۴ ما جاء فی السفر یوم الجمعۃ

جمعہ کے دن سفر کرنا

۵۱۲۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویۃ عن الحجاج عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحۃ فی سریۃ فوافق ذلک یوم الجمعۃ فغدا اصحابہ فقال اتخلف فاصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم الحقہم فلما صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رآہ فقال لہ ما منعک ان تغدو مع اصحابک قال اردت ان اصلی معک ثم الحقہم فقال لو انفقت ما فی الارض ما ادرکت فضل غدوتہم قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ قال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید قال شعبۃ لم یسمع الحکم من مقسم الا خمسۃ احادیث وعدھا شعبۃ ولیس ھذا الحدیث فی ما عدھا شعبۃ وکان ھذا الحدیث لم یسمعہ الحکم من مقسم وقد اختلف اھل العلم فی السفر یوم الجمعۃ فلم یر بعضھم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ کو ایک لشکر میں بھیجا اتفاقاً جمعہ کا دن تھا۔ دوسرے ساتھی صبح صبح چلے گئے لیکن انہوں نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ پھر ان سے جا ملوں گا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں ان کو دیکھ لیا تو فرمایا "تمہیں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بوقت صبح جانے سے کس نے روکا" انہوں نے عرض کیا "میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھوں پھر ان سے جا ملوں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ زمین میں ہے سب خرچ کر دو تب بھی وہ ثواب نہیں پا سکتے جو صبح کے وقت روانگی میں ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں شعبہ فرماتے ہیں حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سُنی ہیں، ان پانچ کو شعبہ نے شمار کیا ان میں یہ حدیث نہیں ہے اور یہ حدیث حکم نے مقسم سے نہیں سُنی جمعہ کے دن سفر کرنے میں علماء کا اختلاف ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بَاسًا بِاَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ مَالَمْ تَحْضُرِ الصَّلٰوةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَلَا يَخْرُجُ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ۔

بعض کے نزدیک کوئی حرج نہیں بشرطیکہ نماز کا وقت نہ ہو بعض علماء فرماتے ہیں صبح ہو جانے کے بعد نماز جمعہ سے قبل نہ نکلے۔

بَابٌ ۳۵ فِي السِّوَاكِ وَالطِّيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْ يَحْيٰى اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَآءُ لَهٗ طِيْبٌ قَالَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَشَيْخٍ مِنَ الْاَنْصَارِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں پر لازم ہے کہ جمعہ کے روز غسل کریں اور اپنے گھر کی خوشبو سے خوشبو لگائیں اگر خوشبو نہ مل سکے تو پانی ہی اس کے لئے خوشبو ہے اس باب میں حضرت ابوسعید اور ایک انصاری شیخ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ زِيَادٍ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْبَرَآءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرِوَايَةُ هُشَيْمٍ اَحْسَنُ مِنْ رِوَايَةِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

یزید بن زیاد سے بھی اس کے ہم معنی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء حسن ہے۔ اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سے ہشیم کی روایت احسن ہے۔ اور اسماعیل بن ابراہیم تیمی کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

اَبْوَابُ الْعِيْدَيْنِ

ابواب عیدین

بَابٌ ۳۶ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ

عید کی نماز کے لئے پیدل چلنا

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَاَنْ تَاْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَاَنْ لَا يَرْكَبَ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز عید کے لئے پیدل چلنا اور نماز سے پہلے کچھ کھا لینا سنت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے وہ اسے پسند فرماتے ہیں کہ آدمی عید کی نماز کے لئے پیادہ پا جائے اور بلا عذر سواری پر نہ بیٹھے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۳۷۰ فِي صَلٰوةِ الْعِيْدِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَيُقَالُ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ۔

عید کی نماز خطبہ سے پہلے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما پہلے نماز عید پڑھاتے پھر خطبہ ارشاد فرماتے۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے ہے اور مروان بن حکم نے نماز عید سے پہلے خطبہ دینے کی ابتدا کی۔

بَابُ ۳۷۱ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ لَّا يُؤَذَّنَ لِصَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَلَا لِشَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ۔

عیدین کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے بارہا عیدین کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی ہے اس باب میں حضرت جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث جابر بن سمرہ حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ عیدین کی نماز اور نوافل کے لئے اذان نہ دی جائے۔

بَابُ ۳۷۲ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ

عیدین کی قرأت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید اور جمعہ کی نماز میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور "ہل اتیک حدیث الغاشیہ" پڑھا کرتے تھے۔ بعض اوقات دونوں (عید اور جمعہ) ایک دن جمع ہو جاتے تو ان دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔ اس باب میں حضرت ابو واقد، سمرہ بن جندب، اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمِسْعَرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَأَمَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ فَيُخْتَلَفُ عَلَيْهِ فِي الرِّوَايَةِ فَيُرْوَى عَنْهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَلَا يُعْرَفُ لِحَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ رِوَايَةٌ عَنْ أَبِيهِ وَحَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ هُوَ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَرُوِيَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَحَادِيثُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ نَحْوَ رِوَايَةِ هٰؤُلَاءِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ.

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى نَا مَالِكٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافِ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

باب ۳۸۰ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ

ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث نعمان بن بشیر، حسن صحیح ہے سفیان ثوری اور مسعر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ابوعوانہ کی مثل حدیث روایت کی ہے لیکن ابن عیینہ کی روایات میں اختلاف ہے ابن عیینہ سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منتشر۔ محمد بن منتشر، حبیب بن سالم، نعمان بن بشیر سے روایت ہے اور حبیب بن سالم کی اپنے والد سے کوئی روایت معروف نہیں۔ حبیب بن سالم، حضرت نعمان بن بشیر کے غلام تھے۔ اور انہوں نے حضرت نعمان سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ ابن عیینہ سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منتشر ان حضرات کی روایت کے مطابق بھی منقول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ عیدین کی نماز میں "سورہ قاف" اور "اقتربت الساعۃ" پڑھا کرتے تھے، امام شافعی کا یہی مسلک ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوواقد لیثی سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الضحیٰ کی نمازوں میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا "ق والقرآن المجید" اور "اقتربت الساعۃ والشق القمر" پڑھا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابن عیینہ نے ضمرہ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

تکبیراتِ عیدین

کثیر بن عبداللہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَدِّ كَثِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ نَحْوَ هٰذِهِ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعُ تَكْبِيرَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَبْدَأُ بِالْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا مَعَ تَكْبِيرَةِ الرُّكُوعِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ.

کے بعد پانچ تکبیریں فرمائیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں کثیر کے دادا کی روایت حسن ہے اور اس باب میں مروی احادیث رسول میں سے احسن ہے ان کا نام عمرو بن عوف مزنی ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس حدیث پر عمل ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے کہ انہوں نے مدینہ طیبہ میں اسی طرح نماز پڑھائی۔ اہل مدینہ کا یہی قول ہے مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عیدین کی نو تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں پہلے قرأت ہے۔ پھر چار تکبیریں ہیں۔ رکوع کی تکبیر ان میں شامل ہے اکثر صحابہ کرام سے اسی طرح مروی ہے، اہل کوفہ اور سفیان ثوری اسی کے قائل ہیں۔

باب ۳۸۱ لَا صَلٰوةَ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَلَا بَعْدَهُمَا

عید کی نماز سے پہلے اور بعد نفل نہیں ہیں

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَدْ رَأَى طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الصَّلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ وَقَبْلَهَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر نہ تو عید سے پہلے نماز پڑھی، اور نہ ہی عید کے بعد۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض صحابہ و تابعین عید سے پہلے اور بعد نماز جائز قرار دیتے ہیں۔ پہلا قول زیادہ صحیح

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْعَمَّارٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ہے۔

حضرت ابوبکر بن حفص جو عمر بن سعد بن ابی وقاص کے صاحبزادے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن تشریف لائے تو آپ نے عید سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۵۸۳ فِيْ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ

نمازِ عید کے لئے عورتوں کا جانا

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا مَنْصُوْرٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْاَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيْدَيْنِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ اِحْدٰىهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کنواری، بالغہ، دوشیزہ اور حیض والی عورتیں عید کے دن (عیدگاہ کی طرف) نکلتی تھیں چنانچہ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے علیحدہ رہتیں اور دعا میں شریک ہوتیں ایک صحابیہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ نے فرمایا اس کی دوسری بہن اسے ایک چادر ادھار دیدے۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْعِيْدَيْنِ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ اَكْرَهُ الْيَوْمَ الْخُرُوْجَ لِلنِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ فَاِنْ اَبَتِ الْمَرْاَةُ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ فَلْيَاْذَنْ لَهَا زَوْجُهَا اَنْ تَخْرُجَ فِيْ اَطْمَارِهَا وَلَا تَتَزَيَّنَ فَاِنْ اَبَتْ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ كَذٰلِكَ فَلِلزَّوْجِ اَنْ يَمْنَعَهَا عَنِ الْخُرُوْجِ وَيُرْوٰى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَتِ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

حضرت ام عطیہ سے اسی کے ہم مثل روایت نقل کی ہے اس باب میں حضرت ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام عطیہ حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے اور انہوں نے عورتوں کو عیدگاہ میں جانے کی اجازت دی ہے جبکہ بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں آج کے دور میں میرے نزدیک عورتوں کا نماز عید کے لئے جانا مکروہ ہے البتہ اگر کوئی عورت ضرور جانا چاہے تو اس کا خاوند اسے پرانے کپڑوں میں بغیر زینت کے جانے کی اجازت دے سکتا ہے، اور اگر وہ اس طرح جانے سے انکار کرے تو خاوند کو روکنے کا حق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی آج کی بدعات دیکھتے تو منع فرما دیتے جس طرح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَيُرْوٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اَنَّهٗ كَرِهَ الْيَوْمَ الْخُرُوْجَ لِلنِّسَاءِ اِلَى الْعِيْدِ۔

بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کیا گیا سفیان ثوری بھی اس دور میں عورتوں کا عیدگاہ میں جانا مکروہ جانتے ہیں۔

بَابُ ۳۸۳ مَا جَاءَ فِيْ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ وَرُجُوْعِهٖ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ

عیدگاہ کی طرف آتے جاتے راستہ بدلنا

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلَى الْكُوْفِيُّ وَاَبُوْ زُرْعَةَ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى اَبُوْ تُمَيْلَةَ وَيُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْاِمَامِ اِذَا خَرَجَ فِيْ طَرِيْقٍ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ غَيْرِهٖ اِتِّبَاعًا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ كَاَنَّهٗ اَصَحُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابورافع رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ، حسن غریب ہے ابوتمیلہ اور یونس بن محمد نے یہ حدیث بواسطہ فلیح بن سلیمان اور سعید بن حارث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے بعض علماء نے آتے جاتے وقت راستہ بدلنے کو اس حدیث کی اتباع میں مستحب قرار دیا ہے، امام شافعیؒ کا یہی قول ہے گویا کہ حضرت جابر کی حدیث اصح ہے۔

بَابُ ۳۸۴ فِي الْاَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

عیدالفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھا پی لینا

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الصَّبَّاحُ الْبَزَّارُ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ ثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْاَسْلَمِيِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَعْرِفُ لِثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ شَيْئًا وَيُسْتَحَبُّ لَهٗ

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن کچھ کھائے بغیر عیدگاہ کی طرف تشریف نہ لے جاتے اور عیدالاضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ تناول نہ فرماتے۔ اس باب میں حضرت علی اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی، غریب ہے امام بخاری فرماتے ہیں ثواب بن عتبہ سے اس حدیث کے سوا کوئی دوسری روایت میرے علم میں نہیں۔ بعض علماء کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ عیدالفطر کے دن کچھ کھائے بغیر عیدگاہ کی طرف نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

أَنْ يُفْطِرَ عَلَى التَّمْرِ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يَرْجِعَ.

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلَى تَمَرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلّٰى قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

جائے اور کھجور کا کھانا مستحب ہے عید الاضحیٰ کے روز نماز سے واپسی پر کھانا کھائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں عید گاہ کی طرف جانے سے قبل چند کھجوریں تناول فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

أَبْوَابُ السَّفَرِ

بَابُ ۳۸۵ التَّقْصِيرِ فِي السَّفَرِ

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ مِثْلَ هٰذَا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ سُرَاقَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَبَعْدَهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

ابوابِ سفر

سفر میں قصرِ نماز

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ہمراہ سفر کئے ہیں آپ ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ نہ تو اس سے پہلے نماز پڑھتے اور نہ ہی اس کے بعد۔ اگر میں اس سے پہلے یا بعد نماز پڑھتا تو انکو (نمازوں کو) پورا کرتا۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابن عباس، عمران بن حصین اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن غریب ہے، اس طرح ہم اسے صرف یحیی بن سلیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے بواسطہ اہل سراقہ کے ایک شخص اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عطیہ عوفی نے بواسطہ ابن عمر روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں (فرض) نماز سے پہلے اور بعد نفل پڑھا کرتے تھے۔ صحیح روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان (آغاز) خلافت میں سفر کی نماز میں قصر کیا کرتے تھے اکثر صحابہ کرام اور تابعین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ قَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا کَانَتْ تُتِمُّ الصَّلٰوۃَ فِی السَّفَرِ وَالْعَمَلُ عَلٰی مَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ اِلَّا اَنَّ الشَّافِعِیَّ یَقُوْلُ التَّقْصِیْرُ رُخْصَۃٌ لَہٗ فِی السَّفَرِ فَاِنْ اَتَمَّ الصَّلٰوۃَ اَجْزَاءَ عَنْہُ۔

کا یہی مسلک ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے کہ آپ سفر میں پوری نماز پڑھا کرتی تھیں جبکہ عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی روایات پر ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے البتہ امام شافعی فرماتے ہیں سفر میں قصر کی اجازت ہے اگر پوری نماز پڑھے تو بھی جائز ہے۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا ھُشَیْمٌ نَا عَلِیُّ بْنُ زَیْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ قَالَ سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ عَنْ صَلٰوۃِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِیْنَ مِنْ خِلَافَتِہٖ اَوْ ثَمَانَ سِنِیْنَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرۃ ابوالنضرہ بیان کرتے ہیں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سفری نماز کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا آپ نے دو رکعتیں پڑھیں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق کے ہمراہ حج کیا ان دونوں نے دو دو رکعتیں پڑھیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آپکے دور خلافت میں سات یا آٹھ سال حج کیا آپ نے بھی دو ہی رکعتیں ادا فرمائیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ وَاِبْرَاھِیْمَ بْنِ مَیْسَرَۃَ اَنَّھُمَا سَمِعَا اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَبِذِی الْحُلَیْفَۃِ الْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک سے سنا آپ نے فرمایا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ میں ظہر کی نماز چار رکعات پڑھیں۔ اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز دو رکعتیں ادا کیں، یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا ھُشَیْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ لَا یَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے آپ صرف اللہ رب العالمین سے ڈرتے تھے اس دوران آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ یہ ترمذی فرماتے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۸۶ مَا جَاءَ فِیْ کَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوۃُ

کتنے دن کے سفر پر قصر کا حکم ہے

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا ھُشَیْمٌ نَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِیُّ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ گئے تو آپنے دو رکعتیں نماز پڑھی ابواسحٰق حضرمی کہتے ہیں میں نے حضرت انس

www.waseemziyai.com MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ کَمْ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ قَالَ عَشْرًا وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَقَامَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ تِسْعَ عَشْرَۃَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ اِذَا اَقَمْنَا مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ تِسْعَ عَشْرَۃَ صَلَّیْنَا رَکْعَتَیْنِ وَاِنْ زِدْنَا عَلٰی ذٰلِکَ اَتْمَمْنَا الصَّلٰوۃَ وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اَقَامَ عَشْرَۃَ اَیَّامٍ اَتَمَّ الصَّلٰوۃَ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اَقَامَ خَمْسَۃَ عَشَرَ یَوْمًا اَتَمَّ الصَّلٰوۃَ وَرُوِیَ عَنْہُ اِثْنَیْ عَشْرَۃَ وَرُوِیَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا اَقَامَ اَرْبَعًا صَلّٰی اَرْبَعًا وَرُوِیَ ذٰلِکَ عَنْہُ قَتَادَۃُ وَعَطَاءُ الْخُرَاسَانِیُّ وَرُوِیَ عَنْہُ دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ ھِنْدٍ خِلَافَ ھٰذَا وَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ بَعْدُ فِیْ ذٰلِکَ فَاَمَّا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَاَھْلُ الْکُوْفَۃِ فَذَھَبُوْا اِلٰی تَوْقِیْتِ خَمْسَ عَشْرَۃَ وَقَالُوْا اِذَا اَجْمَعَ عَلٰی اِقَامَۃِ خَمْسَ عَشْرَۃَ اَتَمَّ الصَّلٰوۃَ وَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰی اِقَامَۃِ اِثْنَیْ عَشْرَۃَ اَتَمَّ الصَّلٰوۃَ وَقَالَ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰی اِقَامَۃِ اَرْبَعٍ اَتَمَّ الصَّلٰوۃَ وَاَمَّا اِسْحَاقُ فَرَاٰی اَقْوٰی الْمَذَاھِبِ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِاَنَّہٗ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَاَوَّلَہٗ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰی اِقَامَۃِ تِسْعَ عَشْرَۃَ اَتَمَّ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اَجْمَعَ اَھْلُ الْعِلْمِ عَلٰی اَنَّ لِلْمُسَافِرِ اَنْ یَّقْصُرَ مَالَمْ یَجْمَعْ اِقَامَۃً وَاِنْ اَتٰی عَلَیْہِ سِنُوْنَ۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِیَۃَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلّٰی تِسْعَۃَ

سے پوچھا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کتنی مدت ٹھہرے؟ انہوں نے فرمایا "دس دن" اس باب میں حضرت ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات سفر میں انیس دن ٹھہرتے اور دو دو رکعتیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اگر ہم انیس دن تک ٹھہرتے تو دو رکعتیں پڑھتے اگر زیادہ ٹھہرتے نماز پوری کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو دس دن ٹھہرے پوری نماز پڑھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا جو آدمی پندرہ دن سفر میں رہے وہ پوری نماز پڑھے آپ سے بارہ دن بھی مروی ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چار دن ٹھہرے تو چار رکعتیں ادا کرے قتادہ اور عطاء خراسانی نے آپ سے یہ روایت نقل کی ہے داؤد بن ابی ہند نے آپ سے اسکے خلاف روایت بیان کی ہے بعد کے علماء کا بھی اسمیں اختلاف ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کے نزدیک پندرہ دن کا تعین ہے وہ فرماتے ہیں جب پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو نماز پوری پڑھے امام اوزاعی فرماتے ہیں بارہ دن قیام کے ارادے پر پوری نماز پڑھی جائے امام مالک، شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں چار دن قیام کا ارادہ ہو تو پوری نماز ہے امام اسحٰق نے اس بارے میں حدیث ابن عباس کو اقوی مذہب قرار دیا ہے فرماتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اسی پر عمل بھی کیا کہ جب انیس دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو نماز پوری پڑھے علماء کا اس پر اجماع ہے کہ مسافر قصر سے نماز پڑھتا رہے جب تک اقامت کی نیت نہ کرلے اگرچہ کئی سال گزر جائیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف لے گئے تو آپ نے انیس دن دو دو رکعتیں نماز پڑھی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشَرَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ابن عباس فرماتے ہیں ہم بھی انیس دن کے دوران قیام دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں جب اس سے زیادہ دن ٹھہرتے چار رکعتیں پڑھتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب ۳۸۰ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نفل نماز

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَرَأَى حَسَنًا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا بَعْدَهَا وَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ ثُمَّ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَطَوَّعَ الرَّجُلُ فِي السَّفَرِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَلَمْ تَرَ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُصَلِّيَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعْنَى مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ قَبُولُ الرُّخْصَةِ وَمَنْ تَطَوَّعَ فَلَهُ فِي ذَلِكَ فَضْلٌ كَثِيرٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھارہ سفر کئے ہیں میں نے آپکو کبھی بھی زوال آفتاب کے بعد ظہر سے پہلے دو رکعت چھوڑتے نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء غریب ہے نیز آپ فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بھی اسکو صرف لیث بن سعد کی روایت سے پہچانا اور ابوبسرہ کے نام سے وہ بھی ناواقف تھے البتہ اس حدیث کو انہوں نے حسن سمجھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز سے پہلے اور بعد نفل نہیں پڑھتے تھے اور آپ ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کا اس میں اختلاف ہو گیا بعض کے نزدیک سفر میں نفل پڑھنے جائز ہیں امام احمد اور اسحٰق کا بھی یہی قول ہے علماء کی ایک جماعت نماز سے پہلے اور بعد نوافل پڑھنا جائز نہیں سمجھتی اور سفر میں نفل نہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے نہ پڑھے اس نے رخصت پر عمل کیا اور جس نے پڑھے اس کے لئے زیادہ فضیلت ہے۔ اکثر علماء کا مختار مذہب یہی ہے کہ سفر میں نفل پڑھے جائیں۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے سفر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ظہر کے دو فرض اور پھر دو نفل ادا کئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اسے ابن ابی لیلیٰ نے عطیہ سے اور نافع

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءٌ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ مَا رَوَى ابْنُ أَبِي لَيْلَى حَدِيثًا أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْ هَذَا.

نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر و حضر میں نماز پڑھی ہے حضر میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں اور پھر دو۔ سفر میں دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دو۔ عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد کچھ نہ پڑھا۔ مغرب کی نماز سفر و حضر میں تین رکعات پڑھیں۔ سفر و حضر میں دن میں کوئی کمی نہ کی یہ دن کے وتر ہیں۔ اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک ابن ابی لیلیٰ کی کوئی روایت اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔

بَابُ ۳۸۸ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

دو نمازیں اکٹھی پڑھنا

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى أَنْ يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهُمَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ قُتَيْبَةَ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ تَفَرَّدَ بِهِ قُتَيْبَةُ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنِ اللَّيْثِ غَيْرَهُ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں تھے۔ جب آپ زوال شمس سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کی نماز موخر کر کے عصر کے ساتھ جمع فرماتے اور دونوں نمازیں اکٹھی ادا فرماتے۔ اور اگر زوال آفتاب کے بعد کوچ فرماتے تو عصر کی نماز میں جلدی کرتے ہوئے ظہر کے ساتھ ملا کر پڑھتے پھر روانگی ہوتی۔ اگر مغرب سے پہلے کوچ فرماتے تو مغرب کو موخر کرتے ہوئے عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھتے اگر مغرب کے بعد روانہ ہوتے تو عشاء میں جلدی کرتے ہوئے مغرب کے ساتھ ملا کر پڑھتے اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، انس، عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابن عباس، اسامہ بن زید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں علی بن مدینی نے یہ حدیث بواسطہ احمد بن حنبل، قتیبہ سے روایت کی ہے حدیث معاذ حسن غریب ہے اس میں قتیبہ منفرد ہیں لیث سے قتیبہ کے سوا کسی دوسرے کی روایت ہمیں معلوم نہیں۔ لیث کی روایت بواسطہ یزید بن ابی حبیب، ابوطفیل، حضرت معاذ سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ مُعَاذٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَالْمَعْرُوْفُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَدِیْثُ مُعَاذٍ مِنْ حَدِیْثِ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَرَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَ مَالِكٌ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ الْمَكِّیِّ وَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ یَقُوْلَانِ لَا بَاْسَ اَنْ یَّجْمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ فِی السَّفَرِ فِیْ وَقْتِ اَحَدِهِمَا.

غریب ہے۔ علماء کے نزدیک حدیث معاذ، بواسطہ ابوزبیر و ابوطفیل، معروف ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا قرہ بن خالد، سفیان ثوری، امام مالک اور کئی دوسرے حضرات نے ابوزبیر مکی سے یہ روایت نقل کی ہے، امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل، ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو ایک وقت جمع کرنے میں، کوئی حرج نہیں۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتُغِیْثَ عَلٰی بَعْضِ اَهْلِهٖ فَجَدَّ بِهِ السَّیْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَیْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّیْرُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپکو کسی رشتہ دار کی مدد کے لئے طلب کیا گیا تو آپ تیزی سے چل پڑے مغرب کو مؤخر کیا اور جب شفق غائب ہوگئی تو آکر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں پھر لوگوں کو بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح کیا کرتے تھے جب آپنے جلدی جانا ہوتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ: حدیث مذکورہ بالا میں جمع صوری یعنی پہلی نماز کو آخری وقت اور دوسری نماز کو پہلے وقت میں پڑھا گیا جمع حقیقی صرف حج کرنیوالوں کے لئے میدان عرفات اور مزدلفہ میں ہے (مترجم)

بَابُ ۳۸۶ مَا جَاءَ فِیْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی بِهِمْ رَكْعَتَیْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِیْهِمَا وَحَوَّلَ رِدَائَهٗ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِی اللَّحْمِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَلٰی هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاسْمُ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَاصِمِ الْمَازِنِیُّ.

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا (عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر بارش کے لئے باہر تشریف لائے دو رکعت نماز جہری قرأت سے پڑھائی اور چادر کو الٹایا، ہاتھوں کو اٹھا کر بارش کے لئے دعا مانگی در آں حالیکہ آپ قبلہ کی طرف متوجہ تھے اس باب میں حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، انس اور لحم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث عبداللہ بن زید حسن صحیح ہے علماء کا اس پر عمل ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید عاصم مازنی ہیں۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلَی اَبِی اللَّحْمِ عَنْ اَبِی اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابولحم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت کے پاس بارش طلب کرتے ہوئے دیکھا آپ ہاتھوں کو اٹھائے دعا مانگ رہے تھے امام

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ لِيَسْتَسْقِيَ وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُوْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى كَذَا قَالَ قُتَيْبَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِي اللَّحْمِ وَلَا نَعْرِفُ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ الْوَاحِدَ وَعُمَيْرٌ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ وَلَهٗ صُحْبَةٌ.

ترمذی فرماتے ہیں قتیبہ نے اس حدیث میں ابولحم کے واسطہ سے اسی طرح بیان کیا ہے، ان سے صرف یہی ایک مرفوع حدیث معروف ہے، عمیر، ابولحم، کے غلام ہیں انہوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کی ہیں - انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔

۵۴۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهٗ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى اَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ بن کنانہ فرماتے ہیں " امیر مدینہ ولید بن عقبہ نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء کے بارے میں پوچھنے کے لئے بھیجا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا " نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام کپڑوں میں تواضع کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے تشریف لے گئے جائے نماز پر پہنچے اور تمہارے خطبہ کی طرح کا خطبہ ارشاد نہیں فرمایا لیکن مسلسل دعا، عاجزی اور تکبیر میں ہے اور عید کی طرح دو رکعتیں ادا فرمائیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۳ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ مُتَخَشِّعًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ يُصَلّٰى صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ نَحْوَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ يُكَبِّرُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعًا وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَرُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا يُكَبِّرُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ كَمَا يُكَبِّرُ فِي صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ.

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان، ہشام بن اسحاق حضرت عبداللہ بن کنانہ رضی اللہ عنہ سے اسکے ہم معنی روایت نقل کی البتہ اسمیں "متخشعا" (خشوع کرتے ہوئے) کا لفظ زائد ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی کا یہی قول ہے فرماتے ہیں، نماز استسقاء، عید کی نماز کی طرح پڑھی جائے پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہی جائیں۔ امام شافعی نے ابن عباس کی حدیث سے استدلال کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں انس بن مالک سے روایت ہے کہ عیدین میں تکبیرات ہیں لیکن نماز استسقاء میں تکبیریں نہ کہی جائیں۔

ف۱ - احناف کے نزدیک نماز استسقاء محض دعا ہے اگر نماز پڑھنا چاہیں تو اکیلے اکیلے پڑھیں انہیں نہ جماعت ہے اور نہ ہی خطبہ اور چادر الٹنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ یہ دیگر دعاؤں کیطرح دعا ہے (ہدایہ) مترجم۔

باب ۳۹ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

سورج گہن کی نماز

۵۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھی، قرأت فرمائی اور

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى فِي كُسُوْفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْاُخْرٰى مِثْلَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَالْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَسَمُرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَقَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّسِرَّ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا بِالنَّهَارِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَّجْهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا نَحْوَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ يَرَوْنَ الْجَهْرَ فِيْهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُجْهَرُ فِيْهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ صَحَّ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَصَحَّ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَهٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ جَائِزٌ عَلٰى قَدْرِ الْكُسُوْفِ اِنْ تَطَاوَلَ الْكُسُوْفُ فَصَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَاِنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَرٰى اَصْحَابُنَا اَنْ يُّصَلِّيَ صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ فِيْ جَمَاعَةٍ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ.

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ

پھر رکوع کیا تین مرتبہ اسی طرح کرنے کے بعد دو سجدے کئے دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ اس باب میں حضرت علی، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، نعمان بن بشیر، مغیرہ بن شعبہ، ابومسعود ابوبکرہ، سمرہ، ابن مسعود، اسماء بنت ابی بکر، ابن عمر، قبیصہ ہلالی، جابر بن عبداللہ، ابوموسیٰ، عبدالرحمٰن بن سمرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے حضرت ابن عباس سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف چار رکوع اور چار سجدوں میں پڑھی ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ یہی فرماتے ہیں۔ سورج گہن کی نماز میں قرأت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک دن کو پست آواز سے قرأت کی جائے۔ بعض علماء فرماتے ہیں نماز عید اور جمعہ کی طرح یہاں بھی بلند آواز سے قرأت کی جائے۔ امام مالک، احمد اور اسحٰق جہری قرأت کے ہی قائل ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں جہر نہ کی جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں روایتیں صحیح ثابت ہیں یہ بھی صحیح ہے کہ آپ نے چار رکوع چار سجدوں کے ساتھ کیے اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ نے سات رکوع، چار سجدوں کے ساتھ کیے۔ علماء کے نزدیک گہن کے مطابق جائز ہے اگر کسوف لمبا ہو جائے تو فرکوع چھ رکعتیں چار سجدوں میں ادا کرے یہ جائز ہے اگر چار رکوع چار سجدوں کے ساتھ کرے اور قرأت لمبی کرے تو یہ بھی جائز ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک سورج گہن اور چاند گہن کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج کو گہن لگ گیا آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور نہایت طویل قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا اسے بھی طویل کیا پھر رکوع

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُوْنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ يَرَوْنَ صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ سِتًّا اِنْ كَانَ بِالنَّهَارِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَتِهٖ اَيْضًا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِّنْ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةٍ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ تَامَّتَيْنِ وَيُقِيْمُ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ نَحْوًا مِّمَّا اَقَامَ فِيْ رُكُوْعِهٖ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَتِهٖ ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ.

سے سر اٹھا کر طویل قرأت فرمائی جو پہلی قرأت کے مقابلے میں کم تھی۔ پھر لمبا رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھا کر سجدہ میں تشریف لے گئے اور پھر اسی طرح دوسری رکعت بھی ادا فرمائی امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے وہ سورج گہن کی نماز (دو رکعتیں) چار سجدوں کیساتھ رکعات کا قول کرتے ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور اسکے ساتھ دو سورہ بقرہ، جیسی سورہ پست آواز سے پڑھی جائے اگر دن ہو پھر قرأت کے مطابق طویل رکوع کیا جائے پھر تکبیر کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھائے اور اطمینان سے کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ اور سورہ "آل عمران" جیسی کوئی سورت پڑھے پھر قرأت کے مطابق طویل رکوع کرے پھر سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے پھر دو مکمل سجدے کرے اور رکوع کی طرح وہاں بھی ٹھہرا رہے پھر دوسری رکعت کے لئے اٹھ کھڑا ہو "سورۂ فاتحہ" اور سورہ نساء جیسی سورت پڑھ کر طویل رکوع کرے پھر تکبیر کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے سورہ فاتحہ اور اسکے ساتھ سورۂ مائدہ جیسی سورۃ پڑھ کر قرأت کیمطابق طویل رکوع کرے پھر سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے اور پھر دو سجدے کر کے تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے۔

ف: احناف کے نزدیک نماز کسوف دو رکعتیں باجماعت ہیں ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسیطرح مروی ہے اور اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت پر ترجیح ہے کہ عورتوں کے مقابلے میں مردوں کی صفیں امام کے قریب ہوتی ہیں لہٰذا ان پر عمل زیادہ واضح ہوتا ہے (ہدایہ) - مترجم -

بَابُ ۳۹ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ فِي الْكُسُوْفِ

نماز کسوف کی قرأت

۵۴۶ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھائی جس کی آواز ہم نہیں سن رہے تھے، اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سمرہ بن جندب، حسن صحیح غریب ہے بعض علماء کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی بھی یہی فرماتے ہیں۔

۵۴۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا اِبْرَاهِيْمُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ نَحْوَهٗ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ.

اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف جہری قرأت سے پڑھی امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابو اسحاق فزاری نے سفیان بن حسین سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام مالک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۳۹۲ مَا جَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نماز خوف

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ اُولٰئِكَ وَجَآءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ... اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَاَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ وَاسْمُهٗ زَيْدُ بْنُ صَامِتٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ ذَهَبَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ اِلٰى حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ اَحْمَدُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْخَوْفِ عَلٰى اَوْجُهٍ وَمَا اَعْلَمُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِلَّا حَدِيْثًا صَحِيْحًا وَاخْتَارَ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَبَتَتِ الرِّوَايَاتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ وَرَاٰى اَنَّ كُلَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَهُوَ جَائِزٌ وَهٰذَا عَلٰى قَدْرِ الْخَوْفِ قَالَ اِسْحٰقُ وَلَسْنَا نَخْتَارُ حَدِيْثَ سَهْلٍ

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو دو رکعتوں میں سے ایک رکعت پڑھائی جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں تھا پھر یہ لوگ واپس جاکر ان کی جگہ کھڑے ہوئے اور وہ گروہ آیا آپ نے ان کو دوسری رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا انہوں نے اٹھ کر اپنی نماز مکمل کی اور دوسری جماعت نے بھی اپنی باقی ماندہ رکعت پڑھ کر نماز مکمل کی۔ اس باب میں حضرت جابر، حذیفہ، زید بن ثابت ابن عباس۔ ابوہریرہ، ابن مسعود، سہل بن ابی حثمہ ابوعیاش زرقی (ان کا نام زید بن ثابت ہے) اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں مالک بن انس نے نماز خوف کے بارے میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اپنایا ہے امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے میں کئی طریقے مروی ہیں اور مجھے کوئی صحیح حدیث معلوم نہیں۔ نیز آپ کے نزدیک نماز خوف کا ہر مروی طریقہ جائز ہے اور یہ مقدار کیفیت خوف پر ہے، امام اسحاق فرماتے ہیں ہم حدیث سہل کو دیگر روایات پر ترجیح نہیں دیتے۔ حدیث ابن عمر، حسن صحیح ہے، موسیٰ بن عقبہ نے حضرت نافع

www.waseemziyai.com MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَلَى غَيْرِهِ مِنَ الرِّوَايَاتِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۵۶۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَوُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُرَكِّعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ لِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ وَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيُرَكِّعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَقَالَ لِي اكْتُبْهُ إِلَى جَنْبِهِ وَلَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَلَكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَمْ يَرْفَعْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهَكَذَا رَوَاهُ أَصْحَابُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ مَوْقُوفًا وَرَفَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَرُوِيَ عَنْ غَيْرِ

کے واسطہ سے حضرت ابن عمر سے اس کے ہم معنی مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو۔ ایک جماعت اس کے پیچھے اور ایک گروہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑا ہو۔ امام ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کرے اور یہ بھی اسی طرح کریں۔ پھر یہ دوسروں کی جگہ چلے جائیں اور وہ دوسرے آجائیں امام انہیں بھی ایک رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ (ایک رکعت) پڑھائے امام کی دو رکعتیں ہو جائیں گی اور ان کی ایک رکعت۔ پھر یہ اٹھ کر ایک رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ نماز مکمل کر لیں۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں میں نے یحیی بن سعید سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے اسی طرح بواسطہ شعبہ، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم، اور صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابی حثمہ سے مرفوعاً حدیث بیان کی، اور فرمایا اسے بھی یحیی بن سعید انصاری والی روایت کے پاس لکھ لو۔ مجھے حدیث یاد تو نہیں لیکن وہ یحیی بن سعید انصاری کی حدیث کی طرح تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، یحیی بن سعید انصاری نے اسے قاسم بن محمد سے مرفوعاً نہیں نقل کیا۔ یحیی بن سعید انصاری کے شاگردوں نے اسے اسی طرح موقوف روایت کیا ہے، شعبہ نے بواسطہ عبدالرحمن بن قاسم بن محمد، مرفوع روایت نقل کی ہے، مالک بن انس نے بواسطہ یزید بن رومان اور صالح بن خوات ایک ایسے آدمی سے روایت کی ہے جس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف ادا کی ہے۔ وہ حدیث بھی اس کی مثل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حسن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاحِدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِاِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ رَکْعَۃً رَکْعَۃً فَکَانَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ وَلَہُمْ رَکْعَۃً رَکْعَۃً.

صحیح ہے امام مالک، شافعی، احمد اور اسحٰق اسی کے قائل ہیں کئی راویوں سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک جماعت کو ایک ایک رکعت پڑھائی پس آپکی دو رکعتیں ہوئیں اور انکی ایک ایک رکعت ہوئی۔

بَابُ ۳۹۳ مَا جَآءَ فِی سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

سجدۂ تلاوت

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ وَھْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ ھِلَالٍ عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِیِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی عَشْرَۃَ سَجْدَۃً مِنْھَا الَّتِیْ فِی النَّجْمِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِی الدَّرْدَآءِ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ ھِلَالٍ عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِیِّ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیارہ سجدے کیے ان میں سے سورۂ نجم کا سجدہ بھی تھا اس باب میں حضرت علی، ابن عباس، ابو ہریرہ، ابن مسعود، زید بن ثابت اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی درداء غریب ہے، ہم اسے صرف سعید بن ہلال بواسطہ عمر دمشقی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ نَا اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ ھِلَالٍ عَنْ عُمَرَ وَھُوَ ابْنُ حَیَّانَ الدِّمَشْقِیُّ قَالَ سَمِعْتُ مُخْبِرًا یُخْبِرُنِیْ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی عَشْرَۃَ سَجْدَۃً مِنْھَا الَّتِیْ فِی النَّجْمِ وَھٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ بْنِ وَکِیْعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ وَھْبٍ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیارہ سجدے کئے ان میں ایک سورۂ نجم کا سجدہ ہے۔ یہ روایت پہلی روایت کی بہ نسبت زیادہ صحیح ہے۔

ف:۔ احناف کے نزدیک قرآن پاک میں چودہ سجدے ہیں۔ (مترجم)

بَابُ ۳۹۴ فِی خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ

عورتوں کا مسجدوں میں جانا

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ نَا عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِئْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنٌ لَہٗ وَاللّٰہِ لَنَاْذَنَنَّ لَھُنَّ یَتَّخِذْنَہٗ دَغَلًا فَقَالَ فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ وَفَعَلَ اَقُوْلُ قَالَ

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے آپنے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "عورتوں کو رات کیوقت مساجد میں آنے کی اجازت دو" حضرت ابن عمر کے صاحبزادے نے فرمایا اللہ کی قسم! ہم انہیں اجازت نہیں دینگے وہ اسے فساد کا ذریعہ بنائیں گی" آپنے فرمایا اللہ تیرا برا کرے اور اس

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا نَأْذَنُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

کیا میں فرمانِ رسول پیش کر رہا ہوں اور تو کہہ رہا ہے ہم اجازت نہیں دینگے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۳۹۵ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تھوکنا منع ہے

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَلٰكِنْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ اَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ طَارِقٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ خِرَاشٍ فِي الْاِسْلَامِ كَذْبَةً وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ اَثْبَتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ۔

حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز میں ہو تو اپنی دائیں طرف نہ تھوک بلکہ اپنے پیچھے یا بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابن عمر، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث طارق حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے میں نے جارود سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے وکیع کو فرماتے ہوئے سنا کہ ربعی بن خراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں اہل کوفہ میں سے منصور بن معتمر اثبت ہیں۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو چھپا دینا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۳۹۶ فِي السَّجْدَةِ فِي اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

"سورۃ انشقاق" اور "سورۃ العلق" میں سجدہ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ "سورۃ انشقاق" اور "سورۃ العلق" کا سجدہ کیا۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ

سفیان نے متعدد واسطوں سے

www.waseemziyai.com MARKAZUL ILOOM ISLAMIA ACADEMY

سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْحَدِيثِ أَرْبَعَةٌ مِنَ التَّابِعِينَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُودَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حدیث روایت کی اور اس میں چار تابعین ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے، اکثر علماء کا اس پر عمل ہے اور وہ ان دونوں سورتوں میں سجدہ کے قائل ہیں۔

بَابُ ٣٩٠ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي النَّجْمِ

سورۂ نجم میں سجدہ

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّارُ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا يَعْنِي النَّجْمَ فَالْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُودَ فِي سُورَةِ النَّجْمِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سَجْدَةٌ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کا سجدہ فرمایا، مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ سورۂ نجم میں سجدہ کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں مفصل میں سجدہ نہیں ہے مالک بن انس کا یہی قول ہے، پہلا قول اصح ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ٣٩١ مَا جَاءَ مَنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيهِ

سورۂ نجم کا سجدہ نہ کرنا

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم تلاوت کی لیکن آپ نے سجدہ نہ فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ثابت حسن صحیح ہے بعض علماء نے اس کی تاویل کرتے ہوئے فرمایا کہ جب حضرت زید نے تلاوت فرمائی

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَتَاوَّلَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّمَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ لِاَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حِيْنَ قَرَأَ فَلَمْ يَسْجُدْ لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا السَّجْدَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى مَنْ سَمِعَهَا وَلَمْ يُرَخِّصُوْا فِيْ تَرْكِهَا وَقَالُوْا اِنْ سَمِعَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَاِذَا تَوَضَّاَ سَجَدَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ فِيْهَا وَالتَّمَسَ فَضْلَهَا وَرَخَّصُوْا فِيْ تَرْكِهَا قَالُوْا اِنْ اَرَادَ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فَقَالُوْا لَوْ كَانَتِ السَّجْدَةُ وَاجِبَةً لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا حَتّٰى كَانَ يَسْجُدُ وَيَسْجُدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَرَاَ سَجْدَةً عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَرَاَهَا فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَهَيَّاَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ فَقَالَ اِنَّهَا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا اِلَّا اَنْ نَّشَاءَ فَلَمْ يَسْجُدْ وَلَمْ يَسْجُدُوْا وَذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ.

تو سجدہ نہیں کیا اس لئے حضور نے بھی سجدہ نہیں فرمایا اور فرماتے ہیں سننے والے پر سجدہ واجب ہے اس کے ترک کی اجازت نہیں ہے نیز فرماتے ہیں اگر بے وضو (آیت سجدہ) سنے تو وضو کر کے سجدہ کریگا۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے امام اسحٰق بھی یہی فرماتے ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں سجدہ اس پر واجب ہے جو کرنا چاہے اور اس کی فضیلت کا طالب ہو۔ اگر نہ کرنا چاہے تو چھوڑنے کی بھی اجازت ہے انہوں نے حضرت زید بن ثابت کی مرفوع حدیث سے استدلال کیا ہے وہ یہ کہ حضرت زید فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم پڑھی اور آپنے سجدہ نہیں کیا۔ وہ فرماتے ہیں اگر سجدہ واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید کو اسوقت تک نہ چھوڑتے جبتک وہ سجدہ نہ کر لیتے اور خود حضور بھی سجدہ فرماتے نیز ان علماء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ آپنے منبر پر آیت سجدہ تلاوت کی پھر اتر کر سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ پر اسے پڑھا لوگ سجدہ کرنیکے لئے تیار ہوئے تو آپنے فرمایا ہم پر فرض نہیں ہم چاہیں تو کریں چنانچہ نہ تو آپنے سجدہ کیا اور نہ ہی لوگوں نے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام شافعی اور احمد رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۳۹۹ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِيْ صٓ

سورۂ ص میں سجدہ

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْ صٓ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ وَلَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِيْ هٰذَا فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّسْجُدَ فِيْهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهَا تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلَمْ يَرَوُا السُّجُوْدَ فِيْهَا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سورۂ ص کا سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ موکدہ سجدوں میں سے نہیں ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اس میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اس میں سجدہ ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں یہ ایک نبی کی توبہ ہے اس میں سجدہ نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابٌ فِي السَّجْدَةِ فِي الْحَجِّ

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ لِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا قَالَا فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ لِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَرَأَى بَعْضُ فِيهَا سَجْدَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

سورۂ حج کا سجدہ

حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! سورۂ حج کی اس لئے فضیلت ہے کہ اسمیں دو سجدے ہیں؟ آپنے فرمایا "ہاں" اور جو شخص یہ سجدے نہ کرے اسے چاہیئے کہ وہ انہیں نہ پڑھے" امام ترمذی فرماتے ہیں اسحدیث کی سند قوی نہیں اور اس میں علماء کا اختلاف ہے حضرت عمر اور انکے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سورت کی فضیلت اس لئے ہے کہ اسمیں دو سجدے ہیں ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس میں ایک ہی سجدہ ہے سفیان ثوری امام مالک اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابٌ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

سجدۂ تلاوت میں کیا پڑھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا "یارسول اللہ! میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے کھڑا نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی سجدہ کیا میں نے اسے کہتے ہوئے سُنا "اے اللہ! میرے لئے اس کے بدلے میں اپنے ہاں ثواب لکھ دے اور اس کے بدلے مجھ سے بوجھ اتار دے اسے میرے لئے خزانہ بنا دے اور اسے مجھ سے اسطرح قبول فرما جسطرح تو نے اپنے بندہ داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا۔ امام حسن فرماتے ہیں مجھ سے ابن جریج نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے تمہارے دادا (عبیداللہ بن ابی یزید) نے بیان کیا "حضرت ابن عباس فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا حضرت ابن عباس فرماتے ہیں میں نے آپ کو وہی کلمات پڑھتے ہوئے سُنا جو درخت کا واقعہ بیان کرنے والے شخص نے کہے تھے اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث، حضرت ابن عباس کی روایت سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "نبی اکرم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

صلے اللہ علیہ وسلم رات کے سجدۂ تلاوت میں پڑھتے "میرے چہرہ نے اس کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اور اپنی قدرت وطاقت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۰۲ مَا ذُكِرَ فِيْ مَنْ فَاتَهٗ حِزْبُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

رات کا وظیفہ رہ جائے تو دن کو پڑھنا

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَاَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ صَفْوَانَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَكِّيُّ وَرَوٰى عَنْهُ الْحُمَيْدِيُّ وَكِبَارُ النَّاسِ.

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص رات کو وظیفہ سے سو جائے تو صبح اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھے اس کے لئے رات کا ثواب ہی لکھا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابو صفوان کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہے، حمیدی اور کئی اکابر نے ان سے (احادیث) روایت کی ہیں۔

بَابُ ۲۰۳ مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ

امام سے پہلے سر اٹھانے پر تنبیہ

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَهُوَ اَبُو الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا يَخْشٰى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ فَقَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ اِنَّمَا قَالَ اَمَا يَخْشٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هُوَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ يُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا امام سے پہلے سر اٹھانے والا اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح بنادے"۔ قتیبہ فرماتے ہیں۔ حماد نے محمد بن زیاد سے یہی الفاظ نقل کئے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن زیاد بصری ثقہ ہیں اور انکی کنیت ابوالحارث ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۴۲ مَاجَاءَ فِي الَّذِي يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ

امام کا فرض پڑھنے کے بعد امامت کرانا

۵۶۵ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيَؤُمُّهُمْ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَقَدْ كَانَ صَلَّاهَا قَبْلَ ذٰلِكَ اَنَّ صَلٰوةَ مَنِ ائْتَمَّ بِهٖ جَائِزَةٌ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ جَابِرٍ فِي قِصَّةِ مُعَاذٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَرُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَهُوَ يَحْسِبُ اَنَّهَا صَلٰوةُ الظُّهْرِ فَائْتَمَّ بِهٖ قَالَ صَلٰوتُهٗ جَائِزَةٌ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِذَا ائْتَمَّ قَوْمٌ بِاِمَامٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ اَنَّهَا الظُّهْرُ فَصَلّٰى بِهِمْ وَاقْتَدَوْا بِهٖ فَاِنَّ صَلٰوةَ الْمُقْتَدِي فَاسِدَةٌ اِذَا اخْتَلَفَتْ نِيَّةُ الْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھ کر اپنی قوم کے پاس آتے اور انکی امامت فرماتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمارے اصحاب امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اس شخص کے پیچھے فرض نماز جائز ہے جو خود پہلے فرض پڑھ چکا ہو۔ انہوں نے واقعۂ معاذ کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کیا اور وہ صحیح حدیث ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو مسجد میں اسوقت داخل ہوا جب لوگ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اس نے اسے ظہر کی نماز سمجھتے ہوئے شمولیت کی؟ آپ نے فرمایا اس کی نماز جائز ہے اہل کوفہ کی ایک جماعت نے کہا جب کوئی قوم امام کی اقتداء کرے اور وہ عصر کی نماز پڑھ رہا ہو انہوں نے ظہر کی نماز کا خیال کرتے ہوئے اقتداء کی تو ان کی نماز فاسد ہو جائیگی کیونکہ امام اور مقتدی کی نیت علیحدہ علیحدہ ہے۔

باب ۴۳ مَاذُكِرَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

گرمی اور سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت

۵۶۶ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ وَكِيْعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم سخت گرمی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے کپڑوں پہ سجدہ کرتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حضرت وکیع نے اسے خالد بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ اَبُو عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اپنے مصلی پر بیٹھے رہتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ نَا اَبُوْ ظِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ ظِلَالٍ فَقَالَ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاسْمُهٗ هِلَالٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کی نماز باجماعت پڑھ کر طلوع آفتاب تک بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعت نماز ادا کی اس کے لئے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ہے حضرت انس فرماتے ہیں حضور نے تین مرتبہ لفظ "تامۃ" (پورا) فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور میں نے امام بخاری سے ابوظلال کے بارے میں پوچھا، انہوں نے فرمایا وہ مقاربِ حدیث ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں ان کا نام ہلال ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں اِدھر اُدھر توجہ کرنا

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ خَالَفَ وَكِيْعٌ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى فِيْ رِوَايَتِهٖ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں بائیں دیکھتے لیکن گردن مبارک کو پیچھے کی طرف نہیں موڑتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ وکیع نے فضل بن موسےٰ کی روایت میں ان کی مخالفت کی ہے

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ عِكْرِمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے کسی شاگرد سے روایت ہے اس میں حدیث سابق کی طرح کے الفاظ ہیں۔ اس باب میں حضرت انس اور حضرت عائشہ

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نَحْوَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَائِشَةَ.

رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

۵۷۱. حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَصْرِیُّ اَبُوْحَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُبَارَكٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِیَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی فَرِیْضَةٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے بیٹے! نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے بچو کیونکہ نماز میں ادھر ادھر توجہ رباعث ہلاکت ہے اگر ضروری ہو تو نفلوں میں کرو۔ فرض میں نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۷۲. حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُهُ الشَّیْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر توجہ کے بارے میں سوال کیا "آپ نے فرمایا" یہ شیطانی لغزش ہے شیطان انسان کو نماز سے پھسلانا چاہتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِی الرَّجُلِ یُدْرِكُ الْاِمَامَ سَاجِدًا كَیْفَ یَصْنَعُ

امام سجدے میں ہو تو آنے والا کیا کرے

۵۷۳. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْنُسَ الْكُوْفِیُّ نَا الْمُحَارِبِیُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَیْرَةَ عَنْ عَلِیٍّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰی حَالٍ فَلْیَصْنَعْ كَمَا یَصْنَعُ الْاِمَامُ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ اِلَّا مَا رُوِیَ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْاِمَامُ سَاجِدٌ فَلْیَسْجُدْ وَلَا تُجْزِئُهٗ تِلْكَ الرَّكْعَةُ اِذَا فَاتَتْهُ الرُّكُوْعُ مَعَ الْاِمَامِ وَاخْتَارَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْ یَّسْجُدَ مَعَ الْاِمَامِ وَذُكِرَ عَنْ بَعْضِهِمْ فَقَالَ لَعَلَّهٗ لَا یَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنْ تِلْكَ

حضرت علی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے آئے اور امام کسی حال میں ہو تو چاہیئے کہ جسطرح امام کرے اسیطرح وہ بھی کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس کو مسند بیان کیا ہو مگر اسی طریق سے جو بیان کیا گیا ہے علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص آئے اور امام سجدہ میں ہو تو اسے بھی سجدہ کرنا چاہیئے اور اس کی یہ رکعت نہ ہوگی۔ اگر امام کے ساتھ رکوع نہ پایا۔ عبداللہ بن مبارک نے پسند کیا ہے کہ امام کے ساتھ سجدہ کرے اور بعض علماء سے نقل کیا کہ شاید اس سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

السَّجْدَةِ حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ۔

بَابُ ۴۰۹ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ۔

نماز شروع کرتے وقت کھڑے ہو کر امام کی انتظار مکروہ ہے

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ خَرَجْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَنْظُرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الْاِمَامُ فِي الْمَسْجِدِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّمَا يَقُوْمُوْنَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ۔

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اقامت ہو جائے تو جب تک مجھے نکلتا ہوا نہ دیکھو مت کھڑے ہو۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حدیث انس غیر محفوظ ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی قتادہ حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے کھڑے ہو کر امام کی انتظار کو مکروہ کہا ہے بعض علماء فرماتے ہیں، جب امام مسجد میں ہی ہو اور تکبیر کہی جائے تو لوگ "قد قامت الصلوۃ" پر کھڑے ہوں۔ یہ ابن مبارک کا قول ہے۔

بَابُ ۴۱۰ مَا ذُكِرَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الدُّعَاءِ

دعا سے پہلے حمد و ثناء اور درود شریف

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اٰدَمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُخْتَصَرًا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز پڑھ رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما بھی وہاں موجود تھے جب میں بیٹھا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر بارگاہ رسالت میں ہدیہ درود بھیجا اور اسکے بعد اپنے لئے دعا مانگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مانگو تمہیں دیا جائے گا" دو مرتبہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ حسن صحیح ہے امام احمد بن حنبل نے یحیی بن آدم سے یہ حدیث مختصر روایت کی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLUM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۴۱ مَا ذُكِرَ فِي تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ يَعْنِي الْقَبَائِلَ.

مسجدوں کو پاک صاف رکھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک صاف رکھنے کا حکم دیا۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے اسی کے مثل حدیث روایت کی ہے اور یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔

ہشام بن عروہ نے بواسطہ والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے سفیان فرماتے ہیں گھروں میں مسجدیں بنانے سے مراد محلوں اور قبیلوں میں مسجدیں بنانا ہے۔

بَابُ ۴۲ مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى قَالَ أَبُو عِيسَى اخْتَلَفَ أَصْحَابُ شُعْبَةَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ فَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَرَوَى الثِّقَاتُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ صَلَاةَ النَّهَارِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَبِالنَّهَارِ أَرْبَعًا وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى

رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے

امام ترمذی فرماتے ہیں شاگردان شعبہ کا حدیث ابن عمر میں اختلاف ہے بعض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کی اور بعض نے موقوف بیان کی۔ عبداللہ عمری نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے مثل مرفوع حدیث بیان کی۔ صحیح روایت وہ ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے کئی ثقہ راویوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث روایت کی جس میں دن کی نماز کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت عبیداللہ نے بواسطہ نافع بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دو دو رکعت اور دن کو چار چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک دن اور رات (دونوں) کی نماز دو دو رکعت ہے امام

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَمَا وَاصَلٰوةُ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ اَرْبَعًا مِثْلَ الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَغَيْرِهَا مِنْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحَاقَ۔

شافعی اور احمد کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں رات کی نماز دو دو اور دن کے نوافل چار چار رکعت ہیں جس طرح ظہر سے پہلے چار سنتیں اور دیگر نوافل ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۱۲ كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

دن کے نوافل پڑھنے کا طریقہ

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَقُلْنَا مَنْ اَطَاقَ ذٰلِكَ مِنَّا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ۔

حضرت عاصم بن ضمرہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم نے پوچھا ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سورج مشرق سے ایسا ہوتا جیسا کہ جانب مغرب میں عصر کے وقت ہوتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے اور جب سورج مشرق میں ایسے ہوتا جیسے مغرب میں ظہر کے وقت ہوتا ہے تو چار رکعت پڑھتے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں ادا فرماتے عصر سے پہلے چار پڑھتے دو رکعتوں کے درمیان ملائکہ مقربین، انبیاء ورسل اور ان کے پیروکار مومنین مسلمین پر سلام کے ذریعے فصل کرتے۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ كَانَ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاِنَّمَا ضَعَّفَهٗ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِاَنَّهٗ لَا يُرْوٰى مِثْلُ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَاصِمُ بْنُ ضَمْرَةَ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

ایک دوسری سند سے بواسطہ عاصم بن ضمرہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کے ہم مثل روایت مرفوعاً بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کے نوافل کے بارے میں یہ سب سے بہتر روایت ہے ابن مبارک اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے ہمارے نزدیک اس کے ضعف کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی روایت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے صرف اسی طریق یعنی عاصم بن ضمرہ سے مذکور ہے، عاصم بن ضمرہ بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ سُفْيَانُ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمُرَةَ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَارِثِ.

علی بن مدینی بواسطہ یحیی بن سعید قطان، سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ ہم حدیث حارث پر حدیث عاصم کی فضیلت پہچانتے ہیں،

بَابُ ۲۱۱ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِيْ لُحُفِ النِّسَاءِ

عورتوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنا

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَعْلٰى نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ رُخْصَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم، عورتوں کے کپڑوں میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس مسئلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت بھی مروی ہے

بَابُ ۲۱۵ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

نفل نماز میں کس قدر حرکت جائز ہے

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشٰى حَتّٰى فَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَكَانِهٖ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں گھر میں آئی اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے دروازہ پیچھے سے بند تھا آپ آگے آئے یہاں تک کہ دروازہ کھولا پھر اپنی جگہ واپس تشریف لے گئے دروازہ قبلہ کی جانب تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۲۱۶ مَا ذُكِرَ فِيْ قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ

ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ غَيْرَ اٰسِنٍ اَوْ يَاسِنٍ قَالَ كُلُّ الْقُرْاٰنِ اِنْ قَرَاْتَ غَيْرَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَهٗ يَنْثُرُوْنَهٗ نَثْرَ الدَّقَلِ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ

حضرت ابووائل فرماتے ہیں ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حرف کے بارے میں پوچھا "غیر اسن" یا "غیر یاسن" ہے آپ نے فرمایا تو نے اس کے علاوہ سارا قرآن پڑھ لیا ہے؟ اس نے کہا "ہاں"، آپ نے فرمایا بعض لوگ اس طرح قرآن پڑھتے ہیں کہ انہیں کھجوروں کی طرح گراتے ہیں (لاپرواہی مراد ہے) وہ انکے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرِنُ بَیْنَهُنَّ قَالَ فَاَمَرَنَا عَلْقَمَةَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرِنُ بَیْنَ كُلِّ سُوْرَتَیْنِ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حلق سے نیچے نہیں اترتا میں ان مشابہ سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں ملا کر پڑھتے تھے ابو وائل فرماتے ہیں ہم نے حضرت علقمہ سے کہا انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے پوچھا تو آپ نے فرمایا مفصل کی بیس سورتیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو دو سورتیں ملا کر پڑھتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۴۱۷ مَا ذُكِرَ فِیْ فَضْلِ الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ وَمَا یُكْتَبُ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ فِیْ خُطَاهُ

مسجد میں جانے کی فضیلت اور قدموں کا ثواب

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ سَمِعَ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ لَا یُخْرِجُهٗ اَوْ قَالَ لَا یَنْهَزُهٗ اِلَّا اِیَّاهَا لَمْ یَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰہُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز نماز کے لئے جاتا ہے اور اس کو صرف نماز نے نکالا یا (فرمایا صرف نماز نے) کھڑا کیا اللہ تو ایک قدم کے بدلے اسکا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک گناہ مٹاتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۴۱۸ مَا ذُكِرَ فِی الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَنَّهٗ فِی الْبَیْتِ اَفْضَلُ

مغرب کے بعد کی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِی الْوَزِیْرِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ ابْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجِدِ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ یَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِی الْبُیُوْتِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِیْحُ مَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الرَّكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِیْ بَیْتِهٖ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْمَغْرِبَ فَمَا زَالَ یُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی صَلّٰی

حضرت سعد بن اسحاق بواسطہ والد اپنے دادا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "مسجد بنی عبدالاشہل" میں مغرب کی نماز پڑھی لوگ نفل پڑھنے اٹھے تو آپ نے فرمایا "یہ نماز گھر میں پڑھا کرو۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں صحیح روایت وہ ہے جسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد کی دو رکعتیں گھر میں پڑھا کرتے تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی اور پھر عشاء کی نماز پڑھنے تک مسجد میں ہی نفل

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ.

پڑھتے رہے اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے دو نفل مسجد میں پڑھے ہیں۔

بَابُ ۴۱ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَا يُسْلِمُ الرَّجُلُ

قبول اسلام کے وقت غسل کرنا

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَغَرِّ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيْفَةَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ لِلرَّجُلِ اِذَا اَسْلَمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ وَيَغْسِلَ ثِيَابَهٗ.

حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اسلام لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل کرنے کا حکم فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں علماء کا اس پر عمل ہے وہ اسے اچھا سمجھتے ہیں کہ جب کوئی اسلام لائے تو غسل بھی کرے اور کپڑے بھی دھوئے۔

بَابُ ۴۲ مَا ذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِيْ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت "بسم اللہ" پڑھنا

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا الْحَكَمُ بْنُ بَشِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ نَا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فِيْ هٰذَا.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنوں کی نگاہوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو تو بسم اللہ پڑھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور اس کی سند قوی نہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس بارے میں روایت مذکور ہے۔

بَابُ ۴۳ مَا ذُكِرَ مِنْ سِيْمَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ اٰثَارِ السُّجُوْدِ وَالطُّهُوْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

قیامت کے دن اس امت کا خاص نشان سجدوں اور طہارت کے اثرات ہونگے

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنُ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرٌّ مِنَ السُّجُوْدِ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ.

امت قیامت کے دن سجدوں کی وجہ سے روشن اور وضو کی وجہ سے پنج کلیان ہو گی (اعضاء وضو چمک دار ہوں گے) امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس وجہ یعنی عبداللہ بن بسر کی روایت سے صحیح حسن غریب ہے۔

بَابُ ۴۲۲ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ

وضو میں دائیں اعضاء سے ابتداء کرنا

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِيْ انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهٗ سُلَيْمُ بْنُ اَسْوَدَ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے، کنگھی فرماتے اور نعلین مبارک پہنتے وقت داہنی طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ ابو شعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۴۲۳ ذِكْرِ قَدْرِ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو میں کتنا پانی کافی ہے

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ رَطْلَانِ مِنْ مَاءٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِالْمَكُّوْكِ وَ يَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو میں دو رطل (ایک سیر) پانی کافی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے ان الفاظ کے ساتھ صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ نے بواسطہ عبداللہ بن عبداللہ بن جبر، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع (پانی) سے وضو فرماتے اور غسل کے لئے پانچ صاع (پانی) استعمال فرماتے،

بَابُ ۴۲۴ مَا ذُكِرَ فِيْ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ

دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنا

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیر خوار بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں اور بچی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جائے حضرت قتادہ فرماتے ہیں یہ اس وقت ہے جب کھانا نہ کھائے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ هٰذَا مَالَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيْعًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَفَعَ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَتَادَةَ وَوَقَفَهٗ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

ہوں جب دو کھانا کھانے لگ جائیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہشام دستوائی نے اسے حضرت قتادہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔ سعید بن ابی عروبہ نے اسے حضرت قتادہ سے ہی موقوف روایت کیا ہے مرفوعاً نقل نہیں کیا۔

بَابُ ۴۲۵ مَاذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْاَكْلِ وَالنَّوْمِ اِذَا تَوَضَّاَ

جنبی کے لئے وضو کر کے کھانے اور سونے کی اجازت

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ اَوْ يَنَامَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی آدمی کو اجازت دی ہے کہ جب وہ کھانا پینا یا سونا چاہے تو نماز کے وضو جیسا وضو کر لے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۴۲۶ مَاذُكِرَ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ

فضیلتِ نماز

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا غَالِبٌ اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَائِذٍ الطَّائِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ اُمَرَآءَ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ غَشِيَ اَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ غَشِيَ اَبْوَابَهُمْ اَوْ لَمْ يَغْشَ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِيْنَةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ اِنَّهٗ لَا يَرْبُوْ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ اِلَّا كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "اے کعب! میں تجھے اپنے بعد آنیوالے حکمرانوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دینا چاہتا ہوں جس نے انکے دروازوں کو ڈھانکا (انکے قریب ہوا) انکے جھوٹ کی تصدیق کی۔ ظلم پر انکی مدد کی اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ وہ حوض (کوثر) پر وارد ہوگا اور جو انکے دروازے کے قریب آئے یا نہ آئے لیکن اس نے نہ تو انکے جھوٹ کی تصدیق کی۔ اور نہ ہی ظلم پر انکا مددگار ہوا اسکا مجھ سے اور میرا اس سے تعلق ہے اور وہ میرے حوض پر وارد ہوگا۔ اے کعب! نماز دلیل ہے، روزہ گناہوں سے ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جسطرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اے کعب بن عجرہ! جو گوشت حرام سے پروان چڑھتا ہے وہ آگ کے زیادہ لائق ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے صرف عبید اللہ بن موسیٰ کی حدیث

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاسْتَغْرَبَهٗ جِدًّا وَقَالَ مُحَمَّدٌ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى عَنْ غَالِبٍ بِهٰذَا۔

سے اسے پہچانا اور اسے غریب بتلایا امام بخاری فرماتے ہیں ہم سے یہ حدیث ابن نمیر نے بواسطہ عبیداللہ بن موسیٰ غالب سے بیان کی۔

بَابُ ۴۲۷ مِنْهُ

دخولِ جنت کے ذریعے

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُمَامَةَ مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ سَمِعْتُ وَاَنَا ابْنُ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا "اپنے رب اللہ سے ڈرو، پانچ نمازیں پڑھو۔ رمضان شریف کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو۔ اپنے امراء کا حکم مانو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ سلیم بن عامر کہتے ہیں میں نے ابوامامہ سے پوچھا آپ نے یہ حدیث کب سنی؟ انہوں نے فرمایا، میں اس وقت تیس سال کا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

اٰخِرُ اَبْوَابِ الصَّلٰوةِ

اَبْوَابُ الزَّكٰوةِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب نماز کا اختتام

ابواب زکوٰۃ

بَابُ ۴۲۸ مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْعِ الزَّكٰوةِ مِنَ التَّشْدِيْدِ

زکوٰۃ نہ دینے پر تنبیہ

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ قَالَ فَرَاٰنِيْ مُقْبِلًا فَقَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لِيْ لَعَلَّهُ اُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَحَثٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کعبۃ اللہ کے سائے میں تشریف فرما تھے فرماتے ہیں مجھے آتا دیکھ کر آپ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہی لوگ قیامت کے دن زیادہ خسارے میں ہیں حضرت ابوذر فرماتے ہیں "میں نے سوچا مجھے کیا ہوا؟ شاید میرے بارے میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے" فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ مال جمع کرنے والے مگر جس نے ایسے ایسے اور ایسے ویا آپ نے اپنے آگے، دائیں اور بائیں طرف اشارہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ فَیَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا لَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْظَمَ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا کُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَیْهِ اُوْلَاهَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِثْلَهٗ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ لُعِنَ مَانِعُ الصَّدَقَةِ وَعَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِیْهِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاسْمُ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدَبُ بْنُ السَّکَنِ وَیُقَالُ ابْنُ جُنَادَةَ۔

فرمایا پھر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کوئی شخص جب مرتا ہے اور اونٹ گائے وغیرہ چھوڑ جاتا ہے جنکی زکوٰۃ اس نے ادا نہیں کی قیامت کے دن وہ جانور نہایت بڑے اور موٹے ہو کر اسکے پاس آئینگے اپنے کھروں سے اسے روندیں گے اور سینگوں سے ماریں گے جب آخری چلا جائیگا پہلا دوبارہ آئیگا یہانتک کہ لوگوں کا حساب ہو جائے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسکی مثل روایت منقول ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے والے پر لعنت کی گئی ہے قبیصہ بن ہلب بواسطہ ہلب اپنے باپ جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی (اس باب میں) روایتیں مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ذر حسن صحیح ہے ابوذر کا نام جندب بن سکن ہے ابن جنادہ بھی کہا جاتا ہے۔

ضحاک بن مزاحم فرماتے ہیں، مال جمع کرنے والوں سے دس ہزار کے مالک مراد ہیں۔

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰی عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ الدَّیْلَمِ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ الْاَکْثَرُوْنَ اَصْحَابُ عَشَرَةِ الْاٰفٍ۔

باب ۴۲۹ مَا جَاءَ اِذَا اَدَّیْتَ الزَّکٰوةَ فَقَدْ قَضَیْتَ مَا عَلَیْكَ

زکوٰۃ کی ادائیگی سے فرض ادا ہو گیا

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّیْبَانِیُّ نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَدَّیْتَ زَکٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَیْتَ مَا عَلَیْكَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ اَنَّهٗ ذَکَرَ الزَّکٰوةَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَابْنُ حُجَیْرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَیْرَةَ الْبَصْرِیُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ دیدی تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور کئی طرق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر ہے، آپ نے فرمایا نہیں البتہ یہ کہ تو نفلی صدقہ دے، ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمن بن حجیرہ بصری ہے۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ نَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ الْکُوْفِیُّ نَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا نَتَمَنّٰی اَنْ یَبْتَدِیَ الْاَعْرَابِیُّ الْعَاقِلُ فَیَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَبَیْنَا نَحْنُ کَذٰلِكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہماری خواہش ہوتی تھی کہ کوئی عقلمند اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھے اور ہم بھی وہاں موجود ہوں ایک دن ہم حاضر تھے کہ ایک اعرابی آیا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اِذْ اَتَاهُ اَعْرَابِیٌّ فَجَثَا بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ اٰللّٰهُ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعَمُ اَنَّ عَلَیْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ اٰللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعَمُ اَنَّ عَلَیْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِی السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ اٰللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعَمُ اَنَّ عَلَیْنَا فِیْ اَمْوَالِنَا الزَّكٰوةَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ اٰللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعَمُ اَنَّ عَلَیْنَا الْحَجَّ اِلَی الْبَیْتِ اللّٰهِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ اٰللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَدَعُ مِنْهُنَّ شَیْئًا وَلَا اُجَاوِزُهُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ الْاَعْرَابِیُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِیْلَ یَقُوْلُ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فِقْهُ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ الْقِرَاءَةَ عَلَی الْعَالِمِ وَالْعَرْضَ عَلَیْهِ جَائِزٌ مِثْلُ السَّمَاعِ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ الْاَعْرَابِیَّ عَرَضَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّبِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

اس نے کہا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپکا قاصد ہمارے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ آپنے رسالت کا دعویٰ فرمایا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" اس نے کہا اس ذات کی قسم! جس نے آسمان کو بلند کیا، زمین کو بچھایا اور پہاڑوں کو کھڑا کیا کیا اللہ تعالےٰ نے آپکو بھیجا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" کہنے لگا آپکے قاصد نے ہمیں کہا کہ آپ فرماتے ہیں دن رات میں پانچ نمازیں ہمارے ذمہ ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپکو رسول بنا کر بھیجا کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" کہنے لگا آپکے قاصد نے ہمیں آپکا فرمان بتایا کہ ہم پر سال میں ایک مہینے کے روزے لازم ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس نے سچ کہا اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپکو رسول بنا کر بھیجا کیا اللہ تعالےٰ نے آپکو اسکا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" پھر کہنے لگا آپکے قاصد نے ہمیں آپکا یہ ارشاد بھی بتایا کہ ہمارے مالوں میں ہم پر زکوٰۃ فرض ہے آپنے فرمایا "اس نے سچ کہا" کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپکو رسول بنایا کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو یہ حکم دیا۔ آپنے فرمایا "ہاں" پھر کہنے لگا آپکے قاصد نے یہ بھی کہا کہ آپ فرماتے ہیں ہم میں سے جو طاقت رکھتا ہو اس پر بیت اللہ شریف کا حج فرض ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپکو رسول بنایا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے آپنے فرمایا "ہاں" کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا انمیں سے کسی چیز کو نہیں چھوڑونگا اور نہ ہی انسے تجاوز کرونگا۔ پھر جلدی جلدی اٹھا اور چلا گیا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر اعرابی نے سچ کہا ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اسکے علاوہ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں بعض علماء حدیث نے اس حدیث سے یہ فقہی مسئلہ استنباط فرمایا کہ عالم کے سامنے سماع کے طریقے پر پڑھنا اور پیش کرنا جائز ہے اور دلیل یہ دی کہ اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا اور آپ نے اس کے ساتھ اقرار کیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۴۳ ماجاء فی زکوٰۃ الذھب والورق

۶۰۰۔ حدثنا محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا ابو عوانۃ عن ابی اسحٰق عن عاصم بن ضمرۃ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن صدقۃ الخیل والرقیق فھاتوا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درھما درھما ولیس فی تسعین ومائۃ شیء فاذا بلغت مائتین ففیھا خمسۃ دراھم وفی الباب عن ابی بکر الصدیق وعمرو بن حزم قال ابو عیسٰی روی ھذا الحدیث الاعمش وابو عوانۃ وغیرھما عن ابی اسحٰق عن عاصم بن ضمرۃ عن علی ورواہ سفیان الثوری وابن عیینۃ وغیر واحد عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی قال سالت محمد بن اسمٰعیل عن ھذا الحدیث فقال کلاھما عندی صحیح عن ابی اسحٰق یحتمل ان یکون عنھما جمیعا۔

سونے اور چاندی کی زکوٰۃ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم سے (خدمت کے) گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی پس چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو۔ چالیس درہموں میں ایک درہم ہے ایک سو نناوے میں کچھ نہیں جب دو سو ہوجائیں انمیں پانچ درہم ہیں اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق اور عمرو بن حزم رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اعمش اور ابوعوانہ نے یہ حدیث بواسطہ ابواسحٰق اور عاصم بن ضمرہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے سفیان ثوری، ابن عیینہ اور کئی دوسرے راویوں نے اسے بواسطہ ابواسحٰق اور حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا میرے نزدیک یہ دونوں روایتیں ابواسحٰق سے صحیح ہیں ہوسکتا ہے یہ روایت دونوں (حارث اور عاصم) سے مروی ہو۔

ف: حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شریعت کے عام احکام میں جسطرح چاہیں استثناء فرمائیں امام قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ علامہ سیوطی نے خصائص کبریٰ میں اسے حضور کے خصائص سے لکھا ہے اس مسئلہ کی مزید تحقیق کے لئے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے تصنیف "الامن والعلیٰ" کا مطالعہ کیجئے (مترجم)

باب ۴۴ ماجاء فی زکوٰۃ الابل والغنم

۶۰۱۔ حدثنا زیاد بن ایوب البغدادی وابراھیم بن عبد اللہ الھروی ومحمد بن کامل المروزی المعنی واحد قالوا نا عباد بن العوام عن سفیان بن حسین عن الزھری عن سالم عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب کتاب الصدقۃ فلم یخرجہ الی عمالہ حتی قبض فقرنہ بسیفہ فلما قبض عمل بہ ابوبکر حتی قبض وعمر حتی قبض وکان فیہ فی خمس من الابل شاۃ وفی عشر شاتان وفی خمس عشرۃ ثلث شیاہ وفی عشرین اربع شیاہ وفی خمس وعشرین بنت مخاض الی خمس وثلثین فاذا زادت ففیھا بنت لبون الی خمس واربعین فاذا زادت ففیھا حقۃ الی

اونٹ اور بکری کی زکوٰۃ

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی آپ نے یہ کتاب اپنے عمال کیطرف نہیں بھیجی تھی کہ آپ کا وصال ہوگیا آپ نے اسے تلوار سے ملا کر رکھا ہوا تھا آپکے وصال کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ نے اس پر عمل کیا ان کے پردہ فرمانے پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا اسکی تحریر یہ تھی پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے دس میں دو بکریاں، پندرہ میں تین بکریاں، بیس میں چار، پچیس میں اونٹ کا ایک سالہ بچہ پینتیس تک۔ اس سے زیادہ پر پینتالیس تک دو سالہ بچہ، اس سے زیادہ پر تین سالہ یہاں تک کہ ساٹھ ہوجائیں۔ اس سے زائد پچہتر تک ہوں تو ان پر اونٹ کا چار سالہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

سِتِّيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ اِبْنَةُ لَبُوْنٍ وَفِي الشَّاءِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةٌ شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ فَثَلٰثُ مِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِ مِائَةِ شَاةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ مِائَةً وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قَسَمَ الشَّاءَ اَثْلَاثًا ثُلُثٌ خِيَارٌ وَثُلُثٌ اَوْسَاطٌ وَثُلُثٌ شِرَارٌ وَاَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسْطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَبَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ وَقَدْ رَوٰى يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ وَاِنَّمَا رَفَعَهٗ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ.

بچہ اس سے زائد پر نوے تک ایک سالہ دو اونٹ۔ اس سے زائد ایک سو بیس تک میں دو سالہ دو اونٹ، اس سے اوپر ہر پچاس میں ایک تین سالہ اونٹ اور ہر چالیس میں دو سالہ اونٹ، چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے یہ ایک سو بیس تک ہے اس سے اوپر دو سو تک میں دو بکریاں ہیں۔ اس سے زائد تین سو بکریوں تک میں تین بکریاں ہیں پھر ہر سو میں ایک بکری ہے۔ سو سے کم میں کچھ نہیں زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور جمع شدہ میں تفریق نہ کرے دو شریکوں کا حصہ برابر تقسیم کیا جائے، زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب دار بکری نہ لی جائے۔ زہری فرماتے ہیں زکوٰۃ لینے والا (عامل) بکریوں کو تین حصوں (یعنی اعلیٰ، اوسط اور ادنیٰ) میں تقسیم کر دے اور وصول کرتے وقت اوسط درجے سے وصول کرے زہری نے گائے کا ذکر نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق، بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے، ابوذر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن ہے، اور عام فقہا کا اس پر عمل ہے یونس بن یزید اور کئی دوسرے راویوں نے اسے بواسطہ زہری، حضرت سالم سے موقوفاً روایت کیا ہے سفیان بن حسین نے مرفوع روایت نقل کی ہے۔

بَابُ ۴۳۲ مَا جَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْبَقَرِ

گائے کی زکوٰۃ

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حُصَيْفٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعٌ اَوْ تَبِيْعَةٌ وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حُصَيْفٍ وَعَبْدُ السَّلَامِ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَرَوٰى شَرِيْكٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیس گایوں میں گائے کا ایک سالہ بچھڑا یا بچھیا ہے اور چالیس گایوں میں دو سال کی گائے ہے۔ اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں عبدالسلام بن حرب نے حصیف سے اسی طرح روایت کیا ہے عبدالسلام ثقہ حافظ ہیں شریک نے یہ حدیث

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ۔

بواسطہ خصیف، ابوعبیدہ اور ان کے والد، حضرت عبداللہ سے روایت کی ہے۔ ابوعبیدہ کو اپنے والد سے سماع حاصل نہیں ہے،

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا اور حکم فرمایا کہ ہر تیس گایوں پر ایک سالہ بچھڑا یا بچھیا اور چالیس پر دو سالہ گائے صدقہ لوں۔ اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑے لوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے یہ حدیث بواسطہ سفیان، اعمش اور ابووائل، حضرت مسروق سے روایت کی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور زکوٰۃ لینے کا حکم فرمایا یہ اصح روایت ہے۔

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ لَا۔

عمرہ بن مرہ فرماتے ہیں میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا "کیا آپ کو حضرت عبداللہ سے کچھ یاد ہے"؟ انہوں نے فرمایا "نہیں"

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ میں عمدہ مال لینا منع ہے

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ نَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کیطرف بھیجا تو فرمایا آپ ایسی قوم کے پاس جارہے ہیں جو اہل کتاب سے ہیں انہیں کلمۂ شہادت کی دعوت دیں اگر مان جائیں تو انہیں بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر مان جائیں تو ان کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے مالداروں سے لے کر فقراء کو دی جائے اگر تسلیم کریں تو ان کے عمدہ مال لینے سے بچیں۔ مظلوم کی بددعا سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اسْمُهُ نَافِذٌ.

اس باب میں حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے ابن عباس کے غلام ابو معبد کا نام نافذ ہے۔

بَابُ ۴۳ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الذَّوْدِ وَالتَّمْرِ وَالْحُبُوبِ

کھیتی، پھل اور غلہ کی زکوٰۃ

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِي مَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ وسق سے کم (غلہ) میں زکوٰۃ نہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابن عمر، جابر اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا وَخَمْسَةُ أَوْسُقٍ ثَلَاثُ مِائَةِ صَاعٍ وَصَاعُ أَهْلِ الْكُوفَةِ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا وَخَمْسُ أَوَاقٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ يَعْنِي لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ وَفِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ وسق سے کم (غلہ) میں زکوٰۃ نہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابن عمر، جابر اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

محمد بن بشار نے متعدد واسطوں سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید حسن صحیح ہے اور آپ سے کئی طرق سے مروی ہے علماء کا اس پر عمل ہے کہ پانچ وسق سے کم غلہ پر زکوٰۃ نہیں، ایک وسق ساٹھ صاع کا اور پانچ وسق تین سو صاع کے ہوتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع پانچ اور ایک تہائی رطل کا ہے اہل کوفہ کا صاع آٹھ رطل کا ہے پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ایک اوقیہ چالیس درہموں کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ دو سو درہم کے ہوتے ہیں اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک سال کی اونٹنی ہے اور پچیس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ پر ایک بکری ہے۔

ف: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک جو کچھ زمین سے پیدا ہو کم ہو یا زیادہ اس پر عشر ہے کیونکہ حدیث شریف میں بلا تفصیل فرمایا گیا "جو کچھ زمین سے پیدا ہو اس میں عشر ہے" اس حدیث میں زکوٰۃ تجارت کا نصاب بیان کیا گیا ہے (ہدایہ اولین)

(مترجم)

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۳۵ ما جاء لیس فی الخیل والرقیق صدقۃ

۶۰۸۔ حدثنا محمد بن العلاء ابو کریب ومحمود بن غیلان قالا نا وکیع عن سفیان وشعبۃ عن عبد اللہ بن دینار عن سلیمان بن یسار عن عراک بن مالک عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلم فی فرسہ ولا فی عبدہ صدقۃ وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وعلی قال ابو عیسی حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اہل العلم انہ لیس فی الخیل السائمۃ صدقۃ ولا فی الرقیق اذا کانوا للخدمۃ صدقۃ الا ان یکونوا للتجارۃ فاذا کانوا للتجارۃ ففی اثمانہم الزکوٰۃ اذا حال علیہا الحول۔

گھوڑے اور غلام پر کی زکوٰۃ نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر اور علی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اور اس پر علماء کا عمل ہے کہ چرنے والے گھوڑے اور خدمت کے لئے غلام پر زکوٰۃ نہیں البتہ اگر تجارت کے لئے ہوں تو سال گزرنے پر ان کی قیمت پر زکوٰۃ ہوگی۔

باب ۳۶ ما جاء فی زکوٰۃ العسل

۶۰۹۔ حدثنا محمد بن یحیی النیسابوری نا عمرو بن ابی سلمۃ التنیسی عن صدقۃ بن عبد اللہ عن موسی بن یسار عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العسل فی کل عشرۃ ازقاق زق وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابی سیارۃ المتعی وعبد اللہ بن عمرو قال ابو عیسی حدیث ابن عمر فی اسنادہ مقال ولا یصح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا الباب کبیر شیء والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم وبہ یقول احمد واسحق وقال بعض اہل العلم لیس فی العسل شیء۔

شہد کی زکوٰۃ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہد کی دس مشکوں پر ایک مشک زکوٰۃ ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوسیارہ متعی اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر کی سند میں کلام کیا گیا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی زیادہ بات ثابت نہیں ہے اکثر علماء کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحٰق کا بھی یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں شہد پر زکوٰۃ نہیں۔

ف:۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شہد پر عشر ہے جبکہ زمین سے ہو۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ لَا زَكٰوةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

مال مستفاد پر ایک سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں

۶۱۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا هَارُوْنُ ابْنُ صَالِحٍ الطَّلْحِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَرِّيِّ بِنْتِ نَبْهَانَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مال حاصل کیا اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اس باب میں حضرت سری بنت نبہان رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔

۶۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهٖ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوَاهُ اَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُمَا مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَلَطِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا زَكٰوةَ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ عِنْدَهٗ مَالٌ تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَفِيْهِ الزَّكٰوةُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ سِوَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ مَالٌ تَجِبُ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَاِنِ اسْتَفَادَ مَالًا قَبْلَ اَنْ يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَاِنَّهٗ يُزَكِّي الْمَالَ الْمُسْتَفَادَ مَعَ مَالِهِ الَّذِيْ وَجَبَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مال حاصل ہوا اس پر زکوٰۃ واجب نہیں جب تک مالک کے پاس ایک سال نہ گزر جائے یہ حدیث پہلی حدیث کے مقابلے میں اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اسے ایوب، عبید اللہ اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر سے موقوف روایت کیا ہے عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم حدیث میں ضعیف ہے امام احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور کئی دوسرے علماء حدیث نے اسے ضعیف کہا ہے اور یہ کثیر الغلط ہے متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے کہ حاصل شدہ مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔ مالک بن انس، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں اگر اس کے پاس ایسا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اس مال کے علاوہ کوئی دوسرا مال نہ ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اگر مال زکوٰۃ پر سال پورا ہونے سے پہلے کچھ اور مال حاصل ہو گیا تو پہلے مال کیساتھ نئے مال کی زکوٰۃ بھی دینی پڑیگی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ۲۴ مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ

مسلمانوں پر جزیہ نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۶۱۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ نَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جِزْيَةٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمین میں دو قبلے جائز نہیں اور مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

۶۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَجَدِّ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ النَّصْرَانِيَّ إِذَا أَسْلَمَ وُضِعَتْ عَنْهُ جِزْيَةُ رَقَبَتِهِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جِزْيَةُ عُشُورٍ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ جِزْيَةَ الرَّقَبَةِ وَفِي الْحَدِيثِ مَا يُفَسِّرُ هٰذَا حَيْثُ قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمین میں دو قبلے جائز نہیں اور مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

ابو کریب نے بواسطہ جریر، قابوس سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس باب میں حضرت سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس کو قابوس بن ابی ظبیان نے بواسطہ اپنے والد، مرسل روایت کیا ہے۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی عیسائی مسلمان ہو جائے اس سے جزیہ ہٹا دیا جائیگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ مسلمانوں پر جزیہ عشور نہیں اس سے مراد جزیۂ رقبہ ہے حدیث میں ایسے لفظ موجود ہیں جو اسکی تفسیر کرتے ہیں آپ کا ارشاد ہے کہ عشور (یعنی جزیہ) یہود و نصاریٰ پر ہے مسلمانوں پر نہیں۔

بَابُ ۴۳۹ مَا جَاءَ فِي زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

زیورات کی زکوٰۃ

۶۱۴ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

حضرت زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا "اے عورتو! صدقہ کرو اگرچہ تمہارے زیورات سے ہو کیونکہ قیامت کے دن تم میں سے اکثر جہنم میں جائیں گی۔

۶۱۵ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَهِمَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ

عمرو بن حارث نے اپنی پھوپھی زینب زوجہ ابن مسعود سے اسی کے ہم معنی روایت مرفوعاً نقل کی ہے اور یہ حدیث ابی معاویہ سے اصح ہے۔ ابو معاویہ نے اپنی روایت میں خطا کرتے ہوئے کہا کہ عمرو بن حارث نے زینب کے بھتیجے سے روایت کی حالانکہ صحیح یہ ہے کہ عمرو بن حارث ہی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنِ ابْنِ اَخِیْ زَیْنَبَ وَالصَّحِیْحُ اِنَّمَا هُوَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ بْنُ اَخِیْ زَیْنَبَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَاٰی فِی الْحُلِیِّ زَکٰوةً وَفِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ ذٰلِكَ فَرَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ فِی الْحُلِیِّ زَکٰوةً مَا کَانَ مِنْهُ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَیْسَ فِی الْحُلِیِّ زَکٰوةٌ وَهٰکَذَا رُوِیَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِیْنَ وَبِهٖ یَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

زینب کے بھتیجے ہیں، عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں، کہ زیورات میں زکوٰۃ ہے اس کی سند میں کلام ہے علماء کا اس مسئلے میں، اختلاف ہے بعض صحابہ اور تابعین کے نزدیک سونے اور چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ ہے سفیان ثوری، اور عبداللہ بن مبارک کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں ابن عمر، عائشہ، جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی ہیں کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ نہیں، بعض تابعین فقہاء سے بھی اسیطرح مروی ہے مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَتَیْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ اَیْدِیْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا اَتُؤَدِّیَانِ زَکٰوتَهٗ فَقَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ یُسَوِّرَکُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَیْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّیَا زَکٰوتَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ قَدْ رَوَاهُ الْمُثَنّٰی بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنّٰی بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِیْعَةَ یُضَعَّفَانِ فِی الْحَدِیْثِ وَلَا یَصِحُّ فِیْ هٰذَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ.

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے آپنے فرمایا "کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟" انہوں نے عرض کیا "نہیں" آپ نے فرمایا کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے، عرض کرنے لگیں "نہیں" آپ نے فرمایا "پھر زکوٰۃ ادا کرو" امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسکے ہم معنی روایت کیا ہے مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ، دونوں حدیث میں ضعیف ہیں اس باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح روایت ثابت نہیں ہے۔

باب ۴۴ مَا جَاءَ فِیْ زَکٰوةِ الْحُضْرَوَاتِ

سبزیوں کی زکوٰۃ

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّهٗ کَتَبَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُهٗ عَنِ الْحُضْرَوَاتِ وَهِیَ الْبُقُوْلُ فَقَالَ لَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِیْثِ لَیْسَ بِصَحِیْحٍ وَلَیْسَ یَصِحُّ فِیْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک خط میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سبزیوں (کی زکوٰۃ) کے بارے میں پوچھا سبزی سے مراد ترکاری ہے آپ نے فرمایا اس میں کچھ نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں اور اس باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح روایت ثابت نہیں۔ یہ حدیث موسیٰ بن طلحہ نے نبی کریم صلی

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَ اِنَّمَا یُرْوٰی هٰذَا عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَیْسَ فِی الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَةٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَالْحَسَنُ هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ ضَعِیْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ ضَعَّفَهٗ شُعْبَةُ وَغَیْرُهٗ وَتَرَکَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ .

اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے علماء کا اس پر عمل ہے کہ سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حسن سے مراد ابن عمارہ ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے شعبہ وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا اور عبداللہ بن مبارک نے اسے ترک کیا۔

باب ۴۱ مَاجَاءَ فِی الصَّدَقَةِ فِیْمَا یُسْقٰی بِالْاَنْهَارِ وَغَیْرِهٖ

نہری زمین کی زکوٰۃ

۶۱۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْمَدِیْنِیُّ نَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عُثْرِیًّا الْعُشْرُ وَفِیْمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی قَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَکَانَ هٰذَا الْحَدِیْثُ اَصَحَّ وَقَدْ صَحَّحَ حَدِیْثَ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَعَلَیْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن زمینوں کو بارش اور چشموں کا پانی سیراب کرے ان میں دسواں حصہ اور جنہیں رہٹ وغیرہ سے پانی دیا جائے ان میں بیسواں حصہ ہے اس باب میں حضرت انس بن مالک، ابن عمر، اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج، سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے بھی مرسلاً مروی ہے اور وہ اصح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے اور عام فقہاء کا اسی پر عمل ہے۔

۶۱۹ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَنَّ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عُثْرِیًّا الْعُشْرَ وَفِیْمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بارش اور چشموں سے سیراب ہونے والی زمین یا عشری زمین میں دسواں حصہ مقرر فرمایا اور جنہیں ڈول وغیرہ سے پانی دیا جائے ان میں بیسواں حصہ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۲ مَاجَاءَ فِیْ زَکٰوةِ مَالِ الْیَتِیْمِ

مال یتیم کی زکوٰۃ

۶۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مُوسٰی نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُثَنّٰی بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِیَ یَتِیْمًا لَہٗ مَالٌ فَلْیَتَّجِرْ فِیْہِ وَلَا یَتْرُکْہُ حَتّٰی تَاْکُلَہُ الصَّدَقَۃُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَ اِنَّمَا رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنّٰی بْنَ الصَّبَّاحِ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ وَرَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَکَرَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ فَرَاٰی غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَالِ الْیَتِیْمِ زَکٰوۃً مِنْھُمْ عُمَرُ وَعَلِیٌّ وَعَائِشَۃُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِہٖ یَقُوْلُ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَتْ طَائِفَۃٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ لَیْسَ فِیْ مَالِ الْیَتِیْمِ زَکٰوۃٌ وَبِہٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ وَعَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ ھُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَشُعَیْبٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ تَکَلَّمَ یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ فِیْ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ وَقَالَ ھُوَ عِنْدَنَا وَاہٍ وَمَنْ ضَعَّفَہٗ فَاِنَّمَا ضَعَّفَہٗ مِنْ قِبَلِ اَنَّہٗ یُحَدِّثُ مِنْ صَحِیْفَۃِ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَاَمَّا اَکْثَرُ اَھْلِ الْحَدِیْثِ فَیَحْتَجُّوْنَ بِحَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ وَیُثْبِتُوْنَہٗ مِنْھُمْ اَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ وَغَیْرُھُمَا۔

کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا جو کسی صاحب مال یتیم کا والی بن جائے تو اسے چاہیئے کہ اس میں تجارت کرے اور ویسے نہ چھوڑ دے کہ اسے صدقہ ہی کھالے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اسی طریق سے مروی ہے اور اس کی سند میں کلام ہے کیونکہ مثنی بن صباح، حدیث میں ضعیف ہے بعض نے یہ حدیث بواسطہ عمرو بن شعیب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ان ہی الفاظ کے ساتھ نقل کی۔ علماء کا اس باب میں اختلاف ہے متعدد صحابہ کرام کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ ہے ان صحابہ کرام میں حضرت عمر، علی، عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں ایک جماعت کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں، سفیان ثوری، اور عبداللہ بن مبارک کا یہی مسلک ہے عمرو بن شعیب، عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پڑپوتے ہیں اور شعیب کو اپنے دادا عبداللہ سے سماع حاصل ہے۔ یحیٰی بن سعید نے حدیث عمرو بن شعیب میں کلام کیا اور فرمایا اس کی حدیث ہمارے نزدیک کمزور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں جس نے انہیں ضعیف کہا ہے اس کے نزدیک ضعف کی وجہ یہ ہے کہ یہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں اکثر محدثین عمرو بن شعیب کی حدیث کو صحیح سمجھتے اور اس سے دلیل پکڑتے ہیں امام احمد اور اسحاق وغیرہ ان ہی میں سے ہیں۔

باب ۴۳ مَا جَاءَ اَنَّ الْعَجْمَاءَ جُرْحُھَا جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ

چوپائے کا زخم معاف ہے اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُھَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے کا زخم معاف ہے کان اور کنواں معاف ہے اور دفینے میں پانچواں حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک،

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْخُرْصُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

عبداللہ بن عمرو، عبادہ بن صامت، عمرو بن عوف مزنی اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۴ مَاجَاءَ فِي الْخَرْصِ

تخمینہ لگانا

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ نِيَارٍ يَقُولُ جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلٰى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعِتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْخَرْصِ وَبِحَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ يَقُولُ إِسْحٰقُ وَأَحْمَدُ وَالْخَرْصُ إِذَا أَدْرَكَ الثِّمَارُ مِنَ الرُّطَبِ وَالْعِنَبِ مِمَّا فِيهِ الزَّكٰوةُ بَعَثَ السُّلْطَانُ خَارِصًا فَخَرَصَ عَلَيْهِمْ وَالْخَرْصُ أَنْ يَنْظُرَ مَنْ يُبْصِرُ ذٰلِكَ فَيَقُولُ يَخْرُجُ مِنْ هٰذَا مِنَ الزَّبِيبِ كَذَا وَمِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَيُحْصِي عَلَيْهِمْ وَيَنْظُرُ مَبْلَغَ الْعُشْرِ مِنْ ذٰلِكَ فَيُثْبِتُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يُخَلِّي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الثِّمَارِ فَيَصْنَعُوا مَا أَحَبُّوا وَإِذَا أَدْرَكَ الثِّمَارُ أَخَذَ مِنْهُمُ الْعُشْرَ هٰكَذَا فَسَّرَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٰذَا يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

عبدالرحمٰن بن مسعود بن نیار فرماتے ہیں سہل بن ابی حثمہ ہماری مجلس میں آئے اور یہ حدیث بیان کی "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جب تم کسی چیز کا اندازہ لگاؤ تو اسے لے لو اور تہائی حصہ چھوڑ دو اگر تہائی حصہ نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عتاب بن اسید، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اکثر علماء کا تخمینہ کے سلسلہ میں حدیث سہل بن ابی حثمہ پر عمل ہے امام اسحٰق اور احمد رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ خرص یعنی تخمینہ سے مراد یہ ہے کہ جب ایسی کھجور اور انگور وغیرہ کا پھل پک جائے جن میں زکوٰۃ ہے تو حکمران ایک تخمینہ لگانے والے کو بھیج کر اندازہ لگوائے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی ماہر شخص یہ کہے کہ ہر کھجور اور انگور سوکھنے کے بعد کتنے ہوں گے اس کو بھی لکھ لے اور اسکے عشر کا حساب کرکے اسے بھی لکھ لے پھر مالک کو اس کے حال پر چھوڑ دے جو چاہے کرے جب پھل پک جائے اس سے دسواں حصہ لے لے۔ بعض علماء نے اس کی تشریح اسی طرح کی ہے۔ امام مالک، شافعی، اور احمد اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی نظریہ ہے۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عِتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُومَهُمْ وَثِمَارَهُمْ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ایسے آدمی کو بھیجا کرتے تھے جو ان کے انگور اور پھلوں کا اندازہ لگاتے" اسی سند کے ساتھ فرمایا کہ انگوروں کا اندازہ بھی اسی طرح لگایا جائے جس طرح کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے پھر خشک ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دی جائے جس طرح کھجوروں کی زکوٰۃ

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ فِیْ زَکٰوۃِ الْکُرُوْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ کَمَا یُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰی زَکٰوتُهٗ زَبِیْبًا کَمَا تُؤَدّٰی زَکٰوۃُ النَّخْلِ تَمْرًا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوٰی ابْنُ جُرَیْجٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ حَدِیْثُ ابْنِ جُرَیْجٍ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَحَدِیْثُ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَیْدٍ اَصَحُّ۔

خشک کھجوروں سے دی جاتی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ابن جریج نے اسے بواسطہ ابن شہاب اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا حدیث ابن جریج غیر محفوظ ہے اور حدیث سعید بن مسیب اصح ہے۔

بَابُ ۴۵ مَا جَاءَ فِی الْعَامِلِ عَلَی الصَّدَقَۃِ بِالْحَقِّ

ایماندار عامل کی فضیلت

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا یَزِیْدُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَۃَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَۃَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَامِلُ عَلَی الصَّدَقَۃِ بِالْحَقِّ کَالْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی بَیْتِهٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ رَافِعِ ابْنِ خَدِیْجٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَیَزِیْدُ بْنُ عِیَاضٍ ضَعِیْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ وَحَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ اَصَحُّ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا صدقہ لینے والا ایماندار عامل، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے، یہاں تک کہ وہ گھر لوٹ آئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث رافع بن خدیج حسن ہے اور یزید بن عیاض محدثین کے نزدیک ضعیف ہے محمد بن اسحاق کی روایت اصح ہے۔

بَابُ ۴۶ فِی الْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَۃِ

صدقہ لینے میں حد سے تجاوز کرنا

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَۃِ کَمَانِعِهَا قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ سَلَمَۃَ وَاَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَکَلَّمَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِیْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ وَهٰکَذَا یَقُوْلُ اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ لینے میں حد سے بڑھنے والا، روکنے والے کی طرح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، ام سلمہ، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس اس طریق سے غریب ہے امام احمد بن حنبل نے سعد بن سنان میں کلام کیا ہے لیث بن سعد نے بھی اسی طرح کہا ہے کہ یزید بن حبیب نے بواسطہ سعد بن سنان حضرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ وَالصَّحِيْحُ سِنَانُ بْنُ سَعْدٍ وَقَوْلُهُ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا يَقُوْلُ عَلَى الْمُعْتَدِيْ مِنَ الْإِثْمِ كَمَا عَلَى الْمَانِعِ إِذَا مَنَعَ.

انس بن مالک سے روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے فرمایا صحیح نام "سنان بن سعد" ہے اور "تجاوز کرنیوالا روکنے والے کی مثل ہے" سے مراد یہ ہے کہ متجاوز پر اسیطرح گناہ ہے جسطرح کسی روکنے والے پر ہے

باب ۴۴ مَاجَاءَ فِيْ رِضَى الْمُصَدِّقِ

زکوٰۃ لینے والے کو خوش رکھنا

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عَنْ رِضًى.

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا آئے تو وہ تم سے رضامندی سے ہی جدا ہوا۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ وَقَدْ ضَعَّفَ مُجَالِدًا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَلَطِ.

سفیان نے بواسطہ داؤد، شعبی اور جریر رضی اللہ عنہ سے اس کے معنی روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ شعبی سے داؤد کی روایت، مجالد کی روایت کے مقابلے میں اصح ہے، بعض علماء نے مجالد کو ضعیف قرار دیا اور وہ کثیر الغلط ہے۔

باب ۴۸ مَاجَاءَ أَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ فَتُرَدُّ عَلَى الْفُقَرَاءِ

زکوٰۃ امراء سے لے کر غرباء کو دی جائے

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَجَعَلَهَا فِيْ فُقَرَائِنَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيْمًا فَأَعْطَانِيْ مِنْهَا قَلُوْصًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ جُحَيْفَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (مقرر کردہ) عامل آیا اس نے ہمارے امیروں سے زکوٰۃ وصول کی اور غریبوں کو دیدی فرماتے ہیں میں ایک یتیم بچہ تھا اس نے مجھے بھی اس میں سے ایک اونٹنی دی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی جحیفہ حسن غریب ہے

باب ۴۹ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكٰوةُ

کس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ وَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا شَرِيْكٌ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس حالت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْتَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ أَجْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لَوْ غَيْرُ حَكِيمٍ حَدَّثَ بِهٰذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِنَا وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالُوا إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ خَمْسُونَ دِرْهَمًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَذْهَبْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلٰى حَدِيثِ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَتَوَسَّعُوا فِي هٰذَا وَقَالُوا إِذَا كَانَ عِنْدَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ أَكْثَرُ وَهُوَ مُحْتَاجٌ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الزَّكٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ۔

میں سوال کیا کہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے غنی کر دے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے میں زخموں اور خراشوں کی صورت میں ظاہر ہوگا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کتنے مال سے غنی ہوتا ہے آپ نے فرمایا: پچاس درہم (چاندی) یا اس کی قیمت کا سونا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود حسن ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کی وجہ سے حکیم بن جبیر میں کلام کیا ہے۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ یحییٰ بن آدم اور سفیان حکیم بن جبیر سے یہ حدیث روایت کی تو شعبہ کے شاگرد، عبداللہ بن عثمان نے کہا کاش! حکیم بن جبیر کے سوا کوئی دوسرا اسے روایت کرتا۔ اس پر سفیان نے اس سے کہا کیا بات ہے۔ شعبہ حکیم سے روایت نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا "ہاں" انہیں کرتے (سفیان نے کہا میں نے زبید سے سنا انہوں نے یہ حدیث محمد بن عبدالرحمٰن ابن یزید سے روایت کی ہے ہمارے بعض اصحاب کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس پچاس درہم ہوں اس کے لئے مانگنا جائز نہیں بعض علماء نے حکیم بن جبیر کی حدیث پر عمل نہیں کیا اور اس میں گنجائش رکھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کسی کے پاس پچاس درہم ہوں یا زیادہ لیکن اسے ضرورت ہو تو وہ لے سکتا ہے امام شافعی اور دیگر فقہاء کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ۴۵ مَا جَاءَ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

کس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُفْيَانُ ح وَثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غنی اور تندرست آدمی کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں اس باب میں حضرت ابوہریرہ حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہم سے بھی

www.waseemziyai.com MARKAZUL ILOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَقَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَقَدْ رُوِيَ فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَوِيًّا مُحْتَاجًا وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ أَجْزَأَ عَنِ الْمُتَصَدِّقِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَوَجْهُ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى الْمَسْأَلَةِ.

۶۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السُّلُولِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهِ فَسَأَلَهُ إِيَّاهُ فَأَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذَلِكَ حُرِّمَتِ الْمَسْأَلَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن عمرو، حسن ہے۔ شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ غیر مرفوع روایت کی ہے۔ ایک دوسری روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی اور تندرست کے لئے مانگنا جائز نہیں لیکن اگر تندرست شخص محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو کوئی اسے زکوٰۃ دے دے تو دینے والے کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کی بنیاد سوال پر ہے (کہ سوال جائز نہیں۔)

حضرت حبشی بن جنادہ سلولی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ میدان عرفات میں کھڑے تھے ایک اعرابی آیا اس نے آپکی چادر مبارک کا کنارہ پکڑ کر سوال کیا آپنے اسے چادر عطا فرمادی اور وہ چلا گیا اس کے بعد سوال حرام کر دیا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی اور تندرست کے لئے سوال کرنا جائز نہیں البتہ وہ فقیر جو نہایت ذلت کو پہنچ چکا یا بہت ضروری حاجت والا، سوال کر سکتے ہیں اور جو شخص مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے مانگے قیامت کے دن اسکے چہرے پر خراشیں ہوں گی اور وہ گرم پتھر کی صورت میں ظاہر ہوگا جسے وہ کھائیگا پس جو چاہے کم مال پر اکتفاء کرے اور جو چاہے زیادہ اکٹھا کرے محمود بن غیلان نے بواسطہ یحیٰی بن آدم عبدالرحیم بن سلیمان سے اسکے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۴۵ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِينَ وَغَيْرِهِمْ

قرض دار وغیرہ کو زکوٰۃ لینا جائز ہے

۶۳۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عہد رسالت میں ایک شخص پھل خریدنے کی وجہ سے مصیبت زدہ ہوا اور اس پر قرض زیادہ ہو گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com MARKAZ PUBLICATION ISLAMIA ACADEMY

اللہِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارِ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجُوَيْرِيَةَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

نے فرمایا "اس پر صدقہ کرو" لوگوں نے اس کو صدقہ دیا لیکن وہ اس کے قرض کو پورا نہ کر سکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا جو کچھ تمہیں مل جائے لے لو اس کے علاوہ تمہارے لیے کچھ نہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جویریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۴۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَمَوَالِيهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اہل بیت اور آپ کے غلاموں کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ قَالَ أَصَدَقَةٌ هِيَ أَمْ هَدِيَّةٌ فَإِنْ قَالُوا صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قَالُوا هَدِيَّةٌ أَكَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَبِي عُمَيْرَةَ جَدِّ مَعْرُوفِ بْنِ وَاصِلٍ وَاسْمُهُ رَشِيدُ بْنُ مَلِكٍ وَمَيْمُونٍ أَوْ مِهْرَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي رَافِعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُّ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ اسْمُهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی چیز پیش کی جاتی آپ پوچھتے کہ کیا یہ صدقہ یا تحفہ؟ اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو نہ کھاتے اور اگر کہتے ہدیہ ہے تو تناول فرماتے۔ اس باب میں حضرت سلمان، ابوہریرہ، انس، اور حسن بن علی، ابوعمیرہ (معروف بن واصل کے دادا ہیں اور ان کا نام رشید بن مالک ہے) میمون (یا مہران) ابن عباس، عبداللہ بن عمرو، ابورافع، عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، عبدالرحمٰن بن علقمہ نے عبدالرحمٰن بن ابی عقیل سے بھی یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔ بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بہز بن حکیم، حسن غریب ہے،

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مخزومی کو زکوٰۃ لینے بھیجا اس نے ابورافع سے کہا آپ بھی میرے ساتھ چلیں تاکہ اس سے آپ کو بھی کچھ مل جائے انہوں نے فرمایا "حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر نہیں جاؤں گا۔" چنانچہ حضور کی بارگاہ میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهٗ اَسْلَمُ وَابْنُ رَافِعٍ هُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ رَافِعٍ كَاتِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ.

حاضر ہو کر پوچھا تو آپ نے فرمایا ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں اور غلام (بعض احکام میں) قوم سے ہی ہوتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو رافع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور ان کا نام اسلم تھا۔ ابن ابی رافع کا نام عبداللہ ہے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب کے کاتب تھے۔

بَابُ ۴۵۳ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِي الْقَرَابَةِ

رشتہ داروں کو صدقہ دینا

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالرَّبَابُ هِيَ اُمُّ الرَّائِحِ بِنْتُ صُلَيْعٍ وَهٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الرَّبَابِ وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ عُيَيْنَةَ اَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوٰى بْنُ عَوْنٍ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ.

سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی (روزہ) افطار کرے تو کھجور سے کرے کیونکہ اس میں برکت ہے اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ یہ پاک ہے نیز فرمایا مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے لیکن رشتہ دار پر صدقہ دو چیزیں ہیں صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔ اس باب میں حضرت زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سلمان بن عامر حسن ہے رباب سے صلیع کی بیٹی ام الرائح مراد ہے سفیان ثوری نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی ہے شعبہ نے بھی اس سند کے ساتھ روایت نقل کی، لیکن اس میں رباب کا ذکر نہیں سفیان ثوری اور ابن عیینہ کی حدیث اصح ہے۔ ابن عون اور ہشام بن حسان بواسطہ حفصہ بنت سیرین رباب سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

بَابُ ۴۵۴ مَا جَاءَ اَنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ

مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَدُوَيْهِ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ شَرِيكٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ قَالَتْ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّكٰوةِ فَقَالَ اِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ الْاٰيَةَ .

میں نے یا کسی اور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا، آپ نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے، پھر آپ نے سورۂ بقرہ کی آیت "لیس البران تولوا الخ" تلاوت فرمائی۔

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَاَبُوْ حَمْزَةَ مَيْمُوْنٌ الْاَعْوَرُ يُضَعَّفُ وَرَوٰى بَيَانٌ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَوْلُهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ .

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں ابوحمزہ میمون اعور، حدیث میں ضعیف ہیں، بیان اور اسماعیل بن سالم نے اس کو شعبی سے ان کے قول کے طور پر نقل کیا اور یہ اصح ہے۔

باب ۴۵۵ مَاجَاءَ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کی فضیلت

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرْبُوْ فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِيْلَهٗ وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَحَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَبُرَيْدَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دل کی خوشی سے صدقہ دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ خوشی سے دیئے ہوئے صدقہ کو ہی قبول فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جو رحمٰن ہے اسے اپنے داہنے ہاتھ (قبولیت سے کنایہ ہے) میں پکڑتا ہے۔ اگر وہ کھجور ہو تو اسکے دست اقدس میں بڑھتی ہے یہاں تک کہ وہ (اس کا ثواب) پہاڑ سے بھی بڑی ہوجاتی ہے جسطرح تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے یا دودھ چھوڑنے والے بچھڑے کو پالتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عدی بن حاتم، انس، عبداللہ بن ابی اوفی حارثہ بن وہب، عبدالرحمٰن بن عوف اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيْمِ رَمَضَانَ قَالَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا رمضان شریف کے بعد کس مہینے کے روزے افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا "تعظیم رمضان کے لئے شعبان کے روزے رکھنا" پوچھا گیا "کون سا صدقہ افضل ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَفْضَلُ قَالَ صَدَقَةٌ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَصَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰی لَیْسَ عِنْدَهُمْ بِذٰلِكَ الْقَوِیِّ.

آپ نے فرمایا "رمضان شریف میں صدقہ دینا"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِیُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عِیْسَی الْخَزَّازُ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مِیْتَةَ السُّوْءِ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا اور بری حالت کو دور کرتا ہے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِیْعٌ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَیَاْخُذُهَا بِیَمِیْنِهٖ فَیُرَبِّیْهَا لِاَحَدِكُمْ كَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ مُهْرَهٗ حَتّٰی اِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِیْرُ مِثْلَ اُحُدٍ وَتَصْدِیْقُ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَیَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقَاتِ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَقَدْ قَالَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَمَا یَشْبُهُ مِنَ الرِّوَایَاتِ مِنَ الصِّفَاتِ وَنُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالُوْا قَدْ ثَبَتَتِ الرِّوَایَاتُ فِیْ هٰذَا وَنُؤْمِنُ بِهَا وَلَا یُتَوَهَّمُ وَلَا یُقَالُ كَیْفَ هٰكَذَا رُوِیَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَسُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُمْ قَالُوْا فِیْ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ اَمِرُّوْهَا بِلَا كَیْفَ وَهٰكَذَا قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَاَمَّا الْجَهْمِیَّةُ فَاَنْكَرَتْ هٰذِهِ الرِّوَایَاتِ وَقَالُوْا هٰذَا تَشْبِیْهٌ وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِیْ غَیْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِهِ الْیَدَ وَالسَّمْعَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ صدقہ قبول فرماتا ہے اور اسے اپنے داہنے ہاتھ میں پکڑتا ہے پھر اسے تمہارے لئے بڑھاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی ایک اپنے گھوڑے کے بچے کو پال کر بڑھاتا ہے یہاں تک ایک لقمہ احد پہاڑ کیطرح ہوجاتا ہے اس کی تصدیق قرآن پاک میں بھی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور صدقات لیتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقوں کو بڑھاتا ہے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مرفوعاً روایت ہے، یہ حدیث اور اس طرح دوسری روایات جن میں اللہ تعالیٰ کی صفات (ہاتھ پاؤں وغیرہ) اور ہر رات آسمان دنیا پر اترنے کا ذکر ہے، کے بارے میں علماء فرماتے ہیں یہ روایات ثابت ہیں اور ان پر ہمارا ایمان ہے ان میں کسی قسم کا وہم نہ کیا جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ یہ کیونکر ہے مالک بن انس، سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک سے اسی طرح مروی ہے وہ فرماتے ہیں ان احادیث کو کیفیت کے بغیر ہی پڑھنا اور ماننا چاہیئے، اہل سنت و جماعت کا یہی قول ہے جہمیہ فرقہ نے ان روایات کا انکار کیا اور کہا یہ تشبیہ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر ہاتھ، سمع اور بصر کا ذکر فرمایا جہمیہ نے ان آیات کی تفسیر و تاویل اہل علم کے تفاسیر کے خلاف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالْبَصَرَ فَتَاوَّلَتِ الْجَهْمِيَّةُ هٰذِهِ الْآيَاتِ وَفَسَّرُوْهَا عَلٰى غَيْرِ مَا فَسَّرَ اَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ اٰدَمَ بِيَدِهٖ وَقَالُوْا اِنَّمَا مَعْنَى الْيَدِ الْقُوَّةُ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّمَا يَكُوْنُ التَّشْبِيْهُ اِذَا قَالَ يَدٌ كَيَدٍ اَوْ مِثْلُ يَدٍ اَوْ سَمْعٌ كَسَمْعٍ اَوْ مِثْلُ سَمْعٍ فَاِذَا قَالَ سَمْعٌ كَسَمْعٍ اَوْ مِثْلُ سَمْعٍ فَهٰذَا التَّشْبِيْهُ وَاَمَّا اِذَا قَالَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ يَدٌ وَسَمْعٌ وَبَصَرٌ وَلَا يَقُوْلُ كَيْفَ وَلَا يَقُوْلُ مِثْلُ سَمْعٍ وَلَا كَسَمْعٍ فَهٰذَا لَا يَكُوْنُ تَشْبِيْهًا وَهُوَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ.

کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے نہیں پیدا کیا بلکہ ہاتھ سے مراد قدرت ہے اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں تشبیہ تب ہوتی جب یہ کہا جاتا کہ (اس کا) ہاتھ (دوسرے) ہاتھوں کی طرح ہے یا (اس کی) سمع (دوسروں کی) سمع کی طرح ہے یہ تو تشبیہ ہے۔ لیکن جب یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہاتھ، سمع اور بصر ہے لیکن بلا کیفیت ہے اور کیفیت و مثلیت کا ذکر نہ ہو تو تشبیہ نہ ہوگی اور یہ اس طرح ہے جسطرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا "اس کی مثل کوئی چیز نہیں وہی سننے دیکھنے والا ہے۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَقِّ السَّائِلِ

سائل کا حق

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِيْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَيْئًا اُعْطِيْهِ اِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْ لَهٗ شَيْئًا تُعْطِيْهِ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ اِلَيْهِ فِيْ يَدِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ بُجَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ام بجید رضی اللہ عنہا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا) فرماتی ہیں (ایک بار) بارگاہ رسالت میں عرض کیا (یا رسول اللہ! ایک مسکین میرے دروازے پر آکر کھڑا ہوتا ہے میرے پاس اس کو دینے کے لئے کچھ نہیں ہوتا (تو میں کیا کروں)؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر تیرے پاس اسے دینے کے لئے جلے ہوئے کھر کے سوا کچھ نہ ہو تو وہ ہی اسے دے ڈال۔ اس باب میں حضرت علی، حسین بن علی، ابوہریرہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام بجید حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

مؤلفین قلوب کو صدقہ دینا

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاِنَّهٗ لَاَبْغَضُ الْخَلْقِ اِلَيَّ فَمَا زَالَ يُعْطِيْنِيْ حَتّٰى اِنَّهٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جنگ حنین کے دن مال عطا فرمایا۔ حالانکہ اس وقت آپ میرے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ قابل نفرت تھے آپ مجھے مسلسل دیتے رہے یہاں تک آپ میرے نزدیک مخلوق میں سے محبوب ترین ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

إِلَيَّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِهٰذَا أَوْ نَحْوِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ صَفْوَانَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَغَيْرُهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ أَعْطَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَدِيْثُ أَصَحَّ وَأَشْبَهَ إِنَّمَا هُوَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُعْطَوْا وَقَالُوْا إِنَّمَا كَانُوْا قَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَأَلَّفُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى أَسْلَمُوْا وَلَمْ يَرَوْا أَنْ يُعْطُوا الْيَوْمَ مِنَ الزَّكٰوةِ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا الْمَعْنٰى وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ كَانَ الْيَوْمَ عَلٰى مِثْلِ حَالِ هٰؤُلَاءِ وَرَأَى الْإِمَامُ أَنْ يَتَأَلَّفَهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَعْطَاهُمْ جَازَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

گئے امام ترمذی فرماتے ہیں حسن بن علی نے مجھ سے یہ حدیث یا اس کے مشابہ حدیث بیان فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث صفوان، معمر وغیرہ نے بواسطہ زہری سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کی کہ صفوان بن امیہ نے فرمایا (آخر تک) یہ حدیث اصح اور اشبہ ہے کہ سعید بن مسیب بلاواسطہ صفوان بن امیہ سے راوی ہیں مولفین قلوب کو زکوٰۃ دینے میں علماء کا اختلاف ہے اکثر علماء فرماتے ہیں نہ دی جائے وہ فرماتے ہیں یہ وہ لوگ تھے جنکے دلوں کو عہد رسالت میں اسلام کے لئے نرم کیا جارہا تھا یہاں تک وہ اسلام لے آئے لیکن آج اس مقصد کے لئے ان کو (زکوٰۃ وغیرہ) نہ دی جائے۔ سفیان ثوری، اہل کوفہ وغیرہم کا یہی قول ہے۔ امام احمد اور اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جو لوگ آج بھی اس حالت پر ہیں اور مسلمانوں کے امام کی رائے ان کو زکوٰۃ دینے کے حق میں ہے تو دینا جائز ہے امام شافعی کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۴۵ مَا جَاءَ فِي الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَتَهٗ

صدقہ دینے والا اپنے صدقہ کا وارث بن سکتا ہے

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَأَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِي عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُ مِنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اس نے عرض کیا "یارسول اللہ! میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ دی تھی (اب) میری ماں مرگئی" آپ نے فرمایا تیرا ثواب لازم ہوگیا اور وہ لونڈی وراثت میں تیری طرف لوٹے گی۔ عرض کیا یارسول اللہ! اس کے ذمہ ایک مہینے کے روزے ہیں کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھوں آپ نے فرمایا "تم اس کی طرف سے روزے رکھو" اس نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے کبھی بھی حج نہیں کیا، کیا میں اسکی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم اس کی طرف سے حج کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بریدہ سے یہ حدیث صرف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا حَلَّتْ لَهٗ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا الصَّدَقَةُ شَيْءٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فَاِذَا وَرِثَهَا فَيَجِبُ اَنْ يُصْرِفَهَا اِلٰى مِثْلِهٖ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَطَاءٍ۔

اسی طریق سے معروف ہے عبداللہ بن عطاء محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص صدقہ دے پھر اسکا وارث ہو جائے تو اس کے لئے حلال ہے، بعض علماء فرماتے ہیں صدقہ ایک ایسی چیز ہے جو اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے دی ہے لہٰذا وارث ہونیکے بعد واجب ہے کہ اوھری لوٹائے سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے یہ حدیث عبداللہ بن عطاء سے روایت کی ہے۔

باب ۴۵ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ واپس لینا مکروہ ہے

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَاٰهَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا پھر اسے فروخت کر خریدنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صدقہ واپس نہ لو"، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔

باب ۴۶ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے صدقہ دینا

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ اَفَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِيْ مَخْرَفًا فَاُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَهْلُ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ لَيْسَ شَيْءٌ يَصِلُ اِلَى الْمَيِّتِ اِلَّا الصَّدَقَةُ وَالدُّعَاءُ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لِيْ مَخْرَفًا يَعْنِيْ بُسْتَانًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا "یارسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا وہ اسے نفع پہنچائیگا؟" آپ نے فرمایا "ہاں" (پہنچائے گا) اس نے عرض کیا میرے پاس ایک باغ ہے آپ گواہ رہیں میں نے یہ باغ اسکی طرف سے صدقہ کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں میت کو صرف صدقہ اور دعا پہنچتی ہے بعض محدثین نے یہ حدیث بواسطہ عمرو بن دینار اور عکرمہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے مخرف کا معنیٰ "باغ" ہے۔

باب ۴۶ مَا جَاءَ فِيْ نَفَقَةِ الْمَرْاَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

بیوی کا خاوند کے گھر سے خرچ کرنا

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَا

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

شَرْمَدِ بِيلٌ بْنُ مُسْلِمٍ الْخُوْلَانِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَاَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ اُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

فرماتے ہیں میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کوئی عورت، خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ نہ خرچ کرے، عرض کیا گیا "یارسول اللہ! کھانا بھی نہیں دے سکتی"، آپ نے فرمایا یہ ہمارے افضل مالوں سے ہے اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، اسماء بنت ابی بکر، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی امامہ، حسن ہے۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا بِهٖ اَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِنْ اَجْرِ صَاحِبِهٖ شَيْئًا لَهٗ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے تو اس کے لئے بھی اجر ہے اور خاوند کے لئے اس کی مثل ہے خزانچی کے لئے بھی اس کے برابر ہے اور کسی ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کمی نہیں کرے گا۔ خاوند کے لئے کمانے کا اور عورت کے لئے خرچ کرنے کا ثواب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْمُؤَمِّلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيْبِ نَفْسٍ غَيْرِ مُفْسِدَةٍ فَاِنَّ لَهَا مِثْلَ اَجْرِهٖ لَهَا مَا نَوَتْ حَسَنًا وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ لَا يَذْكُرُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ مَسْرُوْقٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت نیک نیتی کے ساتھ خاوند کے گھر سے بغیر اس کا نقصان کئے صدقہ دے تو اسے خاوند کے برابر ثواب ہوگا عورت کو اچھی نیت کا ثواب ہوگا اور خزانچی کے لئے بھی اس کے برابر ثواب ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمرو بن مرہ (بواسطہ ابووائل) کی حدیث سے اصح ہے عمرو بن مرہ نے اپنی روایت میں مسروق کا ذکر نہیں کیا۔

۴۶۲ باب مَا جَاءَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَلٰى زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ اِذْ كَانَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم عہد رسالت میں صدقۂ فطر، ایک صاع کھانا یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع انگور یا ایک صاع چاول

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ إِنِّيْ لَأَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعٌ إِلَّا مِنَ الْبُرِّ فَإِنَّهُ يُجْزِئُ نِصْفُ صَاعٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ يَرَوْنَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

دیا کرتے تھے۔ اسی طرح ہم دیتے رہے یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے انہوں نے لوگوں سے اس بارے میں کلام کیا اور فرمایا میرے خیال میں شامی گندم کے دو مُد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ ابوسعید فرماتے ہیں لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا لیکن میں اسی طریقے سے دیتا رہا جس طرح حضور کے سامنے میں دیتا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک ہر چیز سے ایک صاع ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے، بعض صحابہ کرام اور تابعین فرماتے ہیں۔ گندم کے سوا ہر چیز کا ایک صاع ہونا چاہیئے لیکن گندم نصف صاع کافی ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، اور اہل کوفہ کے نزدیک گندم کا نصف صاع ہے۔

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ.

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے راوی ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کی شاہراہوں پر ایک منادی بھیجا (اس نے اعلان کیا) سن لو! صدقہ فطر دو مُد گندم یا ایک صاع کھانا ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد، غلام، چھوٹے اور بڑے (سب) پر واجب ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ إِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَدِّ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ وَثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِيْ صُعَيْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرد، عورت، آزاد اور غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو، صدقہ فطر واجب فرمایا حضرت ابن عمر فرماتے ہیں پھر لوگوں نے نصف صاع گندم کو اسکے برابر کر لیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابوسعید، ابن عباس، حارث بن عبدالرحمٰن کے دادا ابوذباب ثعلبہ بن ابی صعیر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۶۵۴- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَفِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَبِيْدٌ غَيْرُ مُسْلِمِيْنَ لَمْ يُؤَدِّ عَنْهُمْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُؤَدِّيْ عَنْهُمْ وَاِنْ كَانُوْا غَيْرَ مُسْلِمِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقۂ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر مسلمان آزاد یا غلام، مرد یا عورت پر فرض (واجب) فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے مالک نے اسے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث ایوب کی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے اور اس میں "من المسلمین" کے الفاظ زائد ہیں کئی دوسرے راویوں نے بھی نافع سے یہ روایت نقل کی لیکن "من المسلمین" کا ذکر نہیں کیا۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض فرماتے ہیں جب کسی کے پاس غیر مسلم غلام ہوں تو ان کا صدقۂ فطر ادا نہ کرے امام مالک، شافعی، اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ان کی طرف سے بھی ادا کرے اگرچہ وہ غیر مسلم ہیں، سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق رحمہم اللہ اس کے قائل ہیں۔

بَابُ ۴۶۳ مَا جَاءَ فِيْ تَقْدِيْمِهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ

صدقۂ فطر نماز سے پہلے دینا

۶۵۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ اَبُوْ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِاِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْغُدُوِّ اِلَى الصَّلٰوةِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے علماء کے نزدیک نماز عید کے لئے جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا مستحب ہے۔

بَابُ ۴۶۴ مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ جلدی ادا کرنا

۶۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ .

میں پوچھا تو آپ نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ حَجَلٍ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ اِنَّا قَدْ اَخَذْنَا زَكٰوةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْاَوَّلِ لِلْعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نَعْرِفُ حَدِيْثَ تَعْجِيْلِ الزَّكٰوةِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَدِيْثُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَعْجِيْلِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ مَحِلِّهَا فَرَاٰى طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَا يُعَجِّلَهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا يُعَجِّلَهَا وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ عَجَّلَهَا قَبْلَ مَحِلِّهَا اَجْزَاَتْ عَنْهُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا "ہم نے حضرت عباس کی زکوٰۃ سال سے پہلے وصول کر لی ہے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے تعجیل زکوٰۃ کے بارے میں حجاج بن دینار سے اسرائیل کی روایت ہمیں صرف اسی طریق سے معلوم ہے، حجاج سے اسماعیل کی روایت میرے نزدیک اسرائیل کی روایت سے اصح ہے حکم بن عتیبہ سے بھی یہ حدیث مرسل روایت کی گئی ہے وقت سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی میں علماء کا اختلاف ہے علماء کی ایک جماعت کہتی ہے جلدی ادا نہ کرے، سفیان ثوری کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں، جلدی نہ کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اکثر علماء فرماتے ہیں اگر وقت سے پہلے ادا کر دے تو بھی جائز ہے، امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْاَلَةِ

سوال کرنے کی ممانعت

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ بَيَانٍ بْنِ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاَنْ يَغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَتَصَدَّقَ مِنْهُ فَيَسْتَغْنِيَ بِهٖ عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَالزُّبَيْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک اپنی پیٹھ پر لکڑیاں اٹھا کر لائے اور صدقہ کر دے اور اس کے ذریعے لوگوں سے بے نیاز ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرے، اب اس کی مرضی دے یا نہ دے اوپر کا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے اور اپنے گھر والوں سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابْنِ الْعَوَّامِ وَعَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَمَسْعُوْدِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَوْبَانَ وَزِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ وَاَنَسٍ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَقَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ وَسَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ۔

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِلَّا اَنْ يَسْاَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ابتدا کرو۔ اس باب میں حکیم بن حزام، ابوسعید خدری زبیر بن عوام عطیہ سعدی، عبداللہ بن مسعود، مسعود ابن عمرو ابن عباس، ثوبان، زیاد بن حارث صدائی، انس، حبشی بن جنادہ، قبیصہ بن مخارق سمرا اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح غریب ہے بیان (راوی) کی قیس سے روایت کی وجہ سے یہ غریب ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوال ایک زخم ہے جس کے ساتھ آدمی اپنا چہرہ زخمی کرتا ہے البتہ کوئی شخص حکمران سے یا کسی ضروری امر میں سوال کرے (تو جائز ہے) امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبْوَابُ الصَّوْمِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۴۶۶ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّيْرَانِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَلْمَانَ۔

ابوابِ روزہ

ماہِ رمضان کی فضیلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیطانوں اور سرکش جنوں کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں پس ان میں سے کوئی بند نہیں کیا جاتا۔ ایک منادی پکارتا ہے اے طالب خیر! آگے آ اے شر کے متلاشی! رک جا اور اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔ ساری رات یونہی ہوتا رہتا ہے اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ابن مسعود اور سلمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرٍ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ نَا الْحَسَنُ الرَّبِيْعُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلَهٗ قَالَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا اَصَحُّ عِنْدِيْ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان شریف کے روزے رکھے اور (رات کو) قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی لیلۃ القدر میں ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے کھڑا ہو کر عبادت کرے اس کے گذشتہ گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جاتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ جسے ابوبکر بن عیاش نے روایت کیا غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا حسن بن ربیع نے بواسطہ ابوالاحوص اور اعمش، مجاہد سے ان کا قول نقل کیا اس کے الفاظ وہی ہیں جو پہلی حدیث کے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں یہ روایت میرے نزدیک ابوبکر بن عیاش کی روایت سے اصح ہے۔

باب ۴۶ مَا جَاءَ لَا تَتَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَّلَا بِيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلٰثِيْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يَّتَعَجَّلَ الرَّجُلُ بِصِيَامٍ قَبْلَ دُخُوْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِمَعْنٰى رَمَضَانَ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يَصُوْمُ صَوْمًا فَوَافَقَ صِيَامُهٗ ذٰلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان شریف سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو ہاں اگر کوئی شخص متعین دن کا روزہ رکھتا ہو اور وہ انہی دنوں میں آجائے (تو اجازت ہے) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو اس باب میں بعض دوسرے صحابہ کرام سے بھی روایت ہے منصور بن معتمر نے بواسطہ ربعی بن خراش بعض صحابہ کرام سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ اس بات کو مکروہ جانتے ہیں کہ کوئی شخص تعظیم رمضان کی خاطر مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزہ رکھے۔ اور اگر کوئی شخص روزہ رکھا کرتا ہے۔ اور وہ ان ہی دنوں سے موافق ہو جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَلَا بَأْسَ بِهٖ عِنْدَهُمْ۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَدِّمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامِ قَبْلَهٗ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلًا كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ جو شخص پہلے سے روزے رکھتا ہو وہ رکھ سکتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۶۸ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَاُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوْا فَتَنَحّٰى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَمَّارٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ كَرِهُوْا اَنْ يَّصُوْمَ الرَّجُلُ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ وَرَاٰى اَكْثَرُهُمْ اِنْ صَامَهٗ وَكَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْ يَّقْضِيَ يَوْمًا مَكَانَهٗ۔

صلہ بن زفر فرماتے ہیں ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔ انہوں نے فرمایا کھاؤ" ایک شخص علیحدہ ہو گیا اور کہنے لگا" میں روزہ دار ہوں" حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمار حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے سفیان ثوری، مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں فرماتے ہیں شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اکثر کی رائے یہ ہے کہ اگر شک کے دن روزہ رکھا اور (بعد میں پتہ چلا کہ) وہ دن رمضان کا تھا تو اس روزہ کی قضا کرے۔

باب ۴۶۹ مَا جَاءَ فِيْ اِحْصَاءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

رمضان کے لیے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَجَّاجٍ نَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا خیال رکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث

www.waseemziyai.com MARKAZUL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

احْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَدِّمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ۔

ابو ہریرہ کو ہم اس طرح صرف ابو معاویہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ صحیح روایت وہ ہے جسے محمد بن عمرو نے بواسطہ ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو"
یحییٰ بن کثیر سے بھی بواسطہ ابو سلمہ اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ ۴۷ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْإِفْطَارَ لَهُ

چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور عید کرنا

۶۶۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ غَيَابَةٌ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان شریف سے پہلے روزہ نہ رکھو چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو اور اگر اس کے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو بکرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور آپ سے کئی طریقوں سے مروی ہے

بَابُ ۴۷۱ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

مہینہ کبھی انتیس (۲۹) دن کا ہوتا ہے

۶۶۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتیس دن کے روزے تیس دنوں کے روزوں کے مقابلے میں زیادہ مرتبہ رکھے ہیں۔ اس باب میں حضرت عمر، ابو ہریرہ عائشہ، سعد بن ابی وقاص، ابن عباس، ابن عمر، انس جابر، ام سلمہ اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس (۲۹) دن کا ہوتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ۔

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ آلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ يَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ ایلاء فرمایا (یعنی جدا رہنے کی قسم کھائی) اس دوران آپ انتیس دن بالاخانہ میں تشریف فرما رہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ جدا رہنے کی قسم کھائی تھی؟ آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۴۷۲ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

گواہی پر روزہ رکھنا

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَّصُومُوا غَدًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا "میں نے چاند دیکھا ہے" آپ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں کہنے لگا "جی ہاں" آپ نے فرمایا "اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ ہوگا"۔

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَأَكْثَرُ أَصْحَابِ سِمَاكٍ رَوَوْا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا تُقْبَلُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ فِي الْقِيَامِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ إِسْحٰقُ لَا يُصَامُ إِلَّا بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ وَلَمْ يَخْتَلِفْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْإِفْطَارِ أَنَّهُ لَا يُقْبَلُ فِيهِ إِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ۔

ابو کریب نے بواسطہ حسین جعفی اور زائدہ، سماک بن حرب سے اسی کے ہم مثل روایت ذکر کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس میں اختلاف ہے سفیان ثوری وغیرہ نے اسے بواسطہ سماک بن حرب حضرت عکرمہ سے مرسلاً روایت کیا ہے اکثر اصحاب سماک نے بھی اسے مرسل روایت کیا ہے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں رمضان کے لیے ایک آدمی کی گواہی قبول کی جائے ابن مبارک شافعی اور احمد رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں امام اسحاق فرماتے ہیں دو آدمیوں کی گواہی سے روزہ رکھا جائے افطار کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ اس میں دو آدمیوں کی گواہی معتبر ہوگی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۴۷۳ مَا جَاءَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ أَحْمَدُ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ يَقُولُ لَا يَنْقُصَانِ مَعًا فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ شَهْرُ رَمَضَانَ وَذُو الْحَجَّةِ إِنْ نَقَصَ أَحَدُهُمَا تَمَّ الْآخَرُ وَقَالَ إِسْحٰقُ مَعْنَاهُ لَا يَنْقُصَانِ يَقُولُ وَإِنْ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَهُوَ تَمَامٌ غَيْرُ نُقْصَانٍ وَعَلَى مَذْهَبِ إِسْحٰقَ يَكُونُ يَنْقُصُ الشَّهْرَانِ مَعًا فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ

عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عیدوں کے مہینے (رمضان اور ذوالحجہ) کم نہیں ہوتے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مرسل (بلاواسطہ ابی بکرہ) بھی روایت کی گئی ہے امام احمد فرماتے ہیں اس میں جس کمی کا ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے ایک ہی سال میں رمضان اور ذوالحجہ دونوں مہینے کم نہیں ہوتے اگر ایک کم ہوگا دوسرا پورا ہوگا امام اسحاق فرماتے ہیں اگر دونوں مہینے انتیس انتیس کے بھی ہوں تب بھی ناقص نہیں ہوں گے (یعنی ثواب پورا ملے گا)

امام اسحاق کے نزدیک یہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس دنوں کے بھی ہو سکتے ہیں

باب ۴۷۴ مَا جَاءَ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ قَالَ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لٰكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ

ہر شہر کے لیے علیحدہ چاند دیکھنا ضروری ہے

حضرت کریب فرماتے ہیں کہ حضرت ام الفضل بنت حارث نے انہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ملک شام بھیجا فرماتے ہیں میں شام میں آیا اور اپنا کام مکمل کیا ابھی شام میں ہی تھا کہ رمضان کا چاند ہو گیا ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ طیبہ آیا مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دیگر باتوں کے علاوہ چاند کے بارے میں بھی پوچھا "تم نے چاند کب دیکھا؟" میں نے عرض کیا ہم نے جمعہ کی شب دیکھا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا "کیا تم نے بھی شب جمعہ دیکھا ہے؟" میں نے عرض کیا لوگوں نے چاند دیکھا اور روزہ رکھا حضرت امیر معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم نے ہفتہ کی رات کو دیکھا ہے لہٰذا ہم تیس (۳۰)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ لِكُلِّ اَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ

روزے رکھیں گے بشرطیکہ (انتیس ۲۹ دن کے بعد) چاند نہ دیکھ لیں۔ حضرت کریب فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا ہمارے لیے حضرت امیر معاویہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں ہے؟ فرمایا نہیں ہمیں حضورؐ نے اسی طرح حکم دیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح غریب ہے اور علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ ہر شہر والوں کے لیے چاند دیکھنا ضروری ہے

باب ۴۷۵ مَا جَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الْاِفْطَارُ

کس چیز سے روزہ افطار کرنا اچھا ہے

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَآءٍ فَاِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَ هٰذَا غَيْرُ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَلَا نَعْلَمُ لَهٗ اَصْلًا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ رَوٰى اَصْحَابُ شُعْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ ابْنِ عَامِرٍ وَهٰكَذَا رَوَوْا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ شُعْبَةُ عَنِ الرَّبَابِ فَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَوْنٍ يَقُوْلُ عَنْ اُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَالرَّبَابُ هِىَ اُمُّ الرَّائِحِ۔

سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے کرے کیونکہ کھجور برکت ہے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے اس باب میں حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے علم کے مطابق سعید بن عامر کے علاوہ شعبہ سے حدیث انس کو کسی دوسرے راوی نے اس طرح روایت نہیں کیا یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور ہم بواسطہ عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس سے اس کی اصل نہیں جانتے اصحاب شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ شعبہ، عاصم احول، حفصہ بنت سیرین، رباب اور سلمان بن عامر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور یہ سعید بن عامر کی روایت سے اصح ہے۔ اسی طرح انہوں نے شعبہ سے روایت کیا لیکن اس میں رباب کا واسطہ نہیں ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے سفیان ثوری، ابن عیینہ اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ عاصم احول، حفصہ بنت سیرین رباب اور سلمان بن عامر نقل کیا ہے۔

ابن عون کی روایت میں رباب کی جگہ ام الرائح بنت صلیع ہے رباب، ام الرائح ہی تو ہے

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ ح وَثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَآءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ۔ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور کے ساتھ اور کھجور نہ ملنے کی صورت میں پانی کے ساتھ افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّآءٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مغرب کی) نماز سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے روزہ کھولتے اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۴۷۶ مَا جَآءَ اَنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

عید الفطر، افطار کی اور عید الاضحیٰ قربانی کی عید ہے

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ نَا اِسْحٰقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَفَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الصَّوْمُ وَالْفِطْرُ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَعُظْمِ النَّاسِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اس دن کا ہے جب تم (سب) روزہ رکھو، عید الفطر وہ ہے جس دن تم (سب) افطار کرو اور عید الاضحیٰ وہ ہے جب تم قربانی کرتے ہو امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے بعض علماء نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے مراد اجتماعی روزہ اور افطار ہے

بَابُ ۴۷۷ مَا جَآءَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ

روزہ کھولنے کا وقت

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَاصِمِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَتْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

رات آجائے، دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو یہ وقت افطار ہے اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر حسن صحیح ہے۔

باب ۴۷۸ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيْلِ الْإِفْطَارِ

افطار میں جلدی کرنا

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اسْتَحَبُّوْا تَعْجِيْلَ الْفِطْرِ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ جلدی افطار کرتے رہینگے، بھلائی میں رہینگے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابن عباس، عائشہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سہیل بن سعد، حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین نے اسے اختیار فرمایا ان کے نزدیک جلدی افطار کرنا مستحب ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَحَبُّ عِبَادِيَ إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا أَبُوْ عَاصِمٍ وَأَبُوْ مُغِيْرَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوَهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے بواسطہ ابو عاصم و ابو مغیرہ، اوزاعی سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ

ابو عطیہ فرماتے ہیں میں اور مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اُے مومنوں کی ماں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ. قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْمُوْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْعَطِيَّةَ اسْمُهٗ مَالِكُ بْنُ اَبِيْ عَامِرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَيُقَالُ مَالِكُ بْنُ عَامِرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَهُوَ اَصَحُّ

دو صحابہ کرام میں سے دو آدمی ایسے ہیں جن میں سے ایک جلدی افطار کرتا اور جلدی ہی نماز پڑھتا ہے۔ اور دوسرا شخص دیر سے افطار کرتا ہے اور نماز میں جلدی کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا افطار اور نماز میں کون جلدی کرتا ہے؟ ہم نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ دوسرے صحابی حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوعطیہ کا نام مالک بن ابی عامر ہمدانی ہے مالک بن عامر ہمدانی بھی کہا جاتا ہے یہ اصح ہے۔

باب ۴۷ مَا جَاءَ فِيْ تَاْخِيْرِ السُّحُوْرِ

سحری دیر سے کھانا

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی پھر نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا دونوں میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا "پچاس آیتوں کا"۔

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اسْتَحَبُّوْا تَاْخِيْرَ السُّحُوْرِ۔

ہناد نے بواسطہ وکیع، ہشام سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن آخر میں یہ الفاظ زاید ہیں پچاس آیتوں کے پڑھنے کا اندازہ" اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ثابت حسن صحیح ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے وہ تاخیر سحری کو مستحب سمجھتے ہیں۔

باب ۴۸ مَا جَاءَ فِيْ بَيَانِ الْفَجْرِ

صبح صادق تک وقت سحر

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهِيْدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَسَمُرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ

ابو طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ پیو تم کو صبح کاذب سحری کھانے سے نہ روکے صبح سرخ (صبح صادق) تک کھا پی سکتے ہو۔ اس باب میں عدی بن حاتم، ابوذر اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث طلق بن علی، اس طریق سے حسن غریب ہے علماء کا اس پر عمل ہے کہ وہ صبح صادق تک روزہ دار کے لیے کھانا پینا حرام نہیں قرار دیتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَا يُحَرِّمُ عَلَى الصَّائِمِ الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْفَجْرُ الْاَحْمَرُ الْمُعْتَرِضُ وَبِهٖ يَقُوْلُ عَامَّةُ اَهْلِ الْعِلْمِ نَا هَنَّادٌ وَيُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

عام علماء کا یہی قول ہے ہناد اور یوسف بن عیسیٰ بواسطہ وکیع، ابو ہلال اور سوادہ بن حنظلہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان اور صبح کاذب تمہیں کھانے سے نہ روکے البتہ آسمان کے کناروں میں پھیلی ہوئی فجر (صبح صادق) کے وقت رک جاؤ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے

باب ۴۸۱ مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْغِيْبَةِ لِلصَّآئِمِ

روزہ دار کا غیبت کرنا سخت گناہ ہے

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب ۴۸۲ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ السُّحُوْرِ۔

سحری کھانے کی فضیلت

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے" اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عبداللہ بن مسعود، جابر بن عبداللہ، ابن عباس، عمرو بن العاص، عرباض بن ساریہ، عتبہ بن عبد اور ابو درداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتٰبِ اَكْلَةُ السَّحَرِ

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ قَبِيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَهْلُ مِصْرَ يَقُوْلُوْنَ مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُوْلُوْنَ مُوْسَى ابْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ۔

آپ نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان صرف سحری کھانے کا فرق ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ہم سے قتیبہ نے بواسطہ لیث، موسیٰ بن علی، علیؓ، ابو قبیس مولیٰ عمرو بن العاص، عمرو بن العاص مرفوعاً بیان کی یہ حدیث صحیح ہے اہل مصر کہتے ہیں "موسیٰ بن علی" اور اہل عراق "موسیٰ بن علیؓ" کہتے ہیں اور یہ موسیٰ بن علی بن رباح لخمی ہیں

باب ۴۸۳ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ نہ رکھنا

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَاَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهٗ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ ابْنِ عَاصِمٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ اَفْضَلُ حَتّٰى رَاٰى بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْاِعَادَةَ اِذَا صَامَ فِي السَّفَرِ وَاخْتَارَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَهُوَ اَفْضَلُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال، مکہ مکرمہ کی طرف چلے آپ نے روزہ رکھا لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ روزہ رکھا جب مقام کراع غمیم تک پہنچے تو عرض کیا گیا "لوگوں پر روزہ بھاری ہو گیا" اور وہ آپ کے فعل کے منتظر ہیں آپ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ منگا کر نوش فرمایا لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے پس بعض لوگوں نے افطار کر دیا اور بعض نے رکھے رکھا آپ تک خبر پہنچی کہ بعض لوگ روزہ دار ہیں آپ نے فرمایا یہ "لوگ نافرمان ہیں" اس باب میں حضرت کعب بن عاصم، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں" سفر میں روزے کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں، بعض صحابہ کرام اور تابعین کی رائے یہ ہے کہ سفر میں افطار افضل ہے یہاں تک بعض علماء کے نزدیک سفر میں روزہ رکھا تو دوبارہ رکھنا پڑے گا امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ نے سفر میں روزہ نہ رکھنے کو پسند فرمایا بعض صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک اگر رکھنے کی طاقت ہو اور رکھے تو اچھا ہے اور یہی افضل ہے اگر افطار کرے تو یہ بھی

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَإِنْ أَفْطَرَ فَحَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَقَوْلُهُ حِينَ بَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ فَوَجْهُ هٰذَا إِذَا لَمْ يَحْتَمِلْ قَلْبُهُ قَبُولَ رُخْصَةِ اللهِ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ رَأَى الْفِطْرَ مُبَاحًا وَصَامَ وَقَوِيَ عَلَى ذٰلِكَ فَهُوَ أَعْجَبُ إِلَيَّ۔

ٹھیک ہے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک رحمہم اللہ کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں" اور اسی طرح آپ نے سفر میں روزہ نہ توڑنے والوں کے بارے میں فرمایا وہ نافرمان ہیں" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس وقت ہے جب اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی رخصت پر راضی نہ ہو لیکن جو شخص افطار کو جائز سمجھتا ہو اور طاقت بھی ہو تو اس کا روزہ مجھے زیادہ پسند ہے

باب ۴۸۴ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزے کے بارے میں پوچھا اور وہ مسلسل روزے رکھا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو رکھو اور نہ چاہو نہ رکھو اس باب میں حضرت انس بن مالک، ابو سعید، عبداللہ بن مسعود عبداللہ بن عمرو، ابو درداء اور حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے حضور سے پوچھا، حسن صحیح ہے۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ فِطْرُهُ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان میں سفر کیا کرتے تھے تو روزہ دار کا روزہ اور افطار کرنے والے کا افطار معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا الْجُرَيْرِيُّ ح وَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے تو ہم میں سے بعض کا روزہ ہوتا اور بعض غیر روزہ دار ہوتے دونوں ایک دوسرے پر غضب ناک

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَمَنْ وَجَدَ ضُعْفًا فَأَفْطَرَ فَحَسَنٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

نہ ہوتے تھے بلکہ ان کا نظریہ تھا کہ جس نے قوت پائی اور روزہ رکھا اس نے بھی اچھا کیا اور جس نے کمزوری کے باعث نہ رکھا اس نے بھی اچھا کیا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۸۵ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْمُحَارِبِ فِي الْإِفْطَارِ

مجاہد کے لیے افطار کی اجازت

۷۹۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَحَدَّثَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ غَزْوَتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ فَأَفْطَرْنَا فِيهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْفِطْرِ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَحْوُ هٰذَا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْإِفْطَارِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ

معمر بن ابی حبیبہ نے حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بیان کی حضرت عمر فرماتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان شریف میں دو جہاد کئے غزوہ بدر اور فتح مکہ ہم نے ان دونوں میں روزہ نہ رکھا اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے کہ آپ نے دشمن سے مقابلہ کے وقت افطار کی اجازت دی۔ بعض علماء کا یہی قول ہے۔

باب ۴۸۶ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو افطار کی اجازت

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَا نَا وَكِيعٌ نَا أَبُو هِلَالٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَتَغَدَّى فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ ادْنُ أُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ أَوِ الصِّيَامِ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّلَاةَ وَعَنِ الْحَامِلِ أَوِ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ أَوِ الصِّيَامَ وَلَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَيْهِمَا

بنو عبداللہ بن کعب کے ایک فرد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر نے ہماری قوم پر لوٹ مار کی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ میں نے عرض کیا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا قریب آؤ میں تمہیں روزے (یا روزوں) کا مسئلہ بتاؤں اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز اور حاملہ و دودھ پلانے والی سے روزہ (یا روزے) معاف فرما دیے ہیں دو حضور نے دونوں کے لیے فرمایا یا ایک کے لیے افسوس میری جان پر میں نے حضور کے کھانے میں سے

www.waseemziyai.com MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اِحْدٰهُمَا فَيَالَهْفَ نَفْسِي اَنْ لَا اَكُوْنَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْوَاحِدِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ يُفْطِرَانِ وَيَقْضِيَانِ وَيُطْعِمَانِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُفْطِرَانِ وَيُطْعِمَانِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا وَاِنْ شَاءَتَا قَضَتَا وَلَا اِطْعَامَ عَلَيْهِمَا وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ ۔

کیوں نہ کھایا۔ اس باب میں حضرت ابوامیہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس بن مالک کعبی، حسن ہے انس بن مالک (یہ انس بن مالک انصاری خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے اس ایک حدیث کے سوا کوئی دوسری حدیث ہمارے علم میں نہیں بعض علماء کا اس پر عمل ہے بعض علماء فرماتے ہیں حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں روزہ نہ رکھیں بلکہ قضاء کریں اور کھانا کھلائیں۔ سفیان مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں افطار کریں اور کھانا کھلائیں لیکن قضاء نہیں ہے اگر چاہیں قضاء کریں اب ان پر کھانا نہیں ہوگا امام اسحاق یہی فرماتے ہیں ،

باب ۴۸ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

مردے کی طرف سے روزہ رکھنا

۶۹۴ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَمُسْلِمِ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُخْتِيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میری بہن فوت ہو گئی ہے اس کے ذمہ متواتر دو ماہ کے روزے ہیں۔ آپ نے فرمایا بتاؤ اگر تمہاری بہن پر قرض ہوتا تو ادا کرتیں (یا نہیں)؟ اس نے عرض کیا ہاں (ادا کرتی) آپ نے فرمایا اللہ کا حق (ادائیگی کے) زیادہ لائق ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ مِثْلَ رِوَايَةِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَلَا

ابوکریب نے بواسطہ ابوخالد احمد، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم مثل حدیث نقل کی۔ امام بخاری فرماتے ہیں ابوخالد کی روایت کی مثل کئی دوسرے راویوں نے بھی حدیث بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابومعاویہ اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث بواسطہ اعمش، مسلم بطین اور سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کی ہے لیکن اس میں سلمہ بن کہیل، عطاء اور مجاہد کے واسطے کا ذکر نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ عَطَآءٍ وَلَا عَنْ مُجَاهِدٍ

بَابُ ۴۸ مَاجَآءَ فِي الْكَفَّارَةِ

روزوں کا کفارہ

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْثَرٌ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيْحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا قَوْلُهُ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَامُ عَنِ الْمَيِّتِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَا اِذَا كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ نَذْرُ صِيَامٍ يُصَامُ عَنْهُ وَاِذَا كَانَ عَلَيْهِ قَضَآءُ رَمَضَانَ اُطْعِمَ عَنْهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَاَشْعَثُ هُوَ ابْنُ سَوَّارٍ وَمُحَمَّدٌ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ رمضان شریف کے روزے باقی ہوں تو ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر صرف اسی طریق سے مرفوعاً معروف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول یعنی حدیث موقوف ہے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں میت کی طرف سے روزہ رکھا جائے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں فرماتے ہیں اگر میت کے ذمہ نذر کے روزے ہوں تو بدلے میں روزے رکھے جائیں اور اگر اس کے ذمہ قضاء رمضان ہو تو اس کی طرف سے کھانا دیا جائے۔ امام مالک، سفیان اور شافعی رحمہم اللہ فرماتے ہیں کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزے نہ رکھے اشعث سے مراد ابن سوار ہیں اور محمد سے مراد محمد بن عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ ہیں۔

بَابُ ۴۹ مَاجَآءَ فِي الصِّيَامِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

حالتِ روزہ میں قے کا حکم

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّآئِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ سَمِعْتُ اَبَا دَاوٗدَ السِّجْزِيَّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں روزہ دار کا روزہ نہیں توڑتیں سینگی لگوانا، قے اور احتلام۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید خدری غیر محفوظ ہے۔ عبداللہ بن زید بن اسلم عبدالعزیز بن محمد اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسل روایت کی اور ابوسعید کا واسطہ مذکور نہیں۔ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے میں نے ابوداؤد سجزی سے سنا فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل سے عبدالرحمٰن بن زید کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس کے بھائی عبداللہ بن زید میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَقَالَ اَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ لَا بَاْسَ فِيْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ثِقَةٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضَعِيْفٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا۔

علی بن عبداللہ سے نقل کیا کہ عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمٰن بن زید ضعیف ہے امام بخاری فرماتے ہیں میں اس سے کوئی روایت نہیں لیتا۔

باب ۶۹۸ مَا جَاءَ فِيْ مَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا

جان بوجھ کر قے کرنا

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى ابْنِ يُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَرَاهُ مَحْفُوْظًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهُ وَرُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ صَائِمًا مُتَطَوِّعًا فَقَاءَ فَضَعُفَ فَاَفْطَرَ لِذٰلِكَ هٰكَذَا رُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ مُفَسَّرًا وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الصَّائِمَ اِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَاِذَا اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس پر قے غالب آجائے اس پر قضا نہیں اور جو جان بوجھ کر قے کرے اسے قضا روزہ رکھنا چاہیے۔ اس باب میں حضرت ابودرداء، ثوبان اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف عیسیٰ بن یونس کی روایت سے پہچانتے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں میں اسے محفوظ نہیں سمجھتا امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث کئی طریقوں سے مروی ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔ حضرت ابودرداء، ثوبان اور فضالہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قے فرمائی اور روزہ توڑ دیا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ نفلی روزے سے تھے آپ کو قے آئی اور آپ نے کمزوری محسوس فرماتے ہوئے روزہ کھول دیا بعض احادیث میں اسکی وضاحت اس طرح ہے علماء کا حدیث ابو ہریرہ پر عمل ہے کہ خود بخود قے سے قضاء نہیں لیکن جان بوجھ کر قے کرنے سے قضاء ہے امام شافعی سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

ف :۔ حنفیہ کے نزدیک قصداً قے منہ بھر کر ہو تو قضا ہے ورنہ نہیں (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ISLAMIA ACADEMY

باب ۴۹۱ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ نَاسِيًا

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللهُ۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ إِسْحَقَ الْغَنَوِيَّةِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ إِذَا أَكَلَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ

روزہ دار کا بھول کر کھا پی لینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بھول کر کھایا یا پیا وہ روزہ نہ توڑے یہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا

حضرت ابن سیرین اور اخلاس نے بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے ہم معنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت ابوسعید اور ام اسحاق غنویہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر رمضان میں بھول کر کھائے تو قضا رہے پہلا قول اصح ہے۔

باب ۴۹۲ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ نَا أَبُو الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَبُو الْمُطَوِّسِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ الْمُطَوِّسِ وَلَا أَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ۔

جان بوجھ کر روزہ توڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر شرعی اجازت اور بیماری کے رمضان شریف کا ایک روزہ بھی توڑا اسے عمر بھر کے روزے کفایت نہیں کر سکتے اگرچہ وہ تمام عمر روزے رکھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں ابومطوس کا نام یزید بن مطوس ہے اور ان سے اس کے علاوہ کوئی دوسری حدیث میرے علم میں نہیں۔

---

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۴۹۳ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ۔

رمضان کے روزے کا کفارہ

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لَفْظُ أَبِي عَمَّارٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحَدٌ أَفْقَرُ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مَنْ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِنْ جِمَاعٍ وَأَمَّا مَنْ أَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا مِنْ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَإِنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ وَشَبَّهُوا الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ بِالْجِمَاعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّارَةُ فِي الْجِمَاعِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْهُ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَقَالُوا لَا يُشْبِهُ الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ الْجِمَاعَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا" آپ نے فرمایا "کس چیز نے تجھے ہلاک کیا؟" کہنے لگا میں نے رمضان شریف میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا حضور نے فرمایا "کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟" عرض کیا "نہیں" آپ نے فرمایا "متواتر دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟" کہا "نہیں" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟" عرض کرنے لگا "نہیں" آپ نے فرمایا "بیٹھ جاؤ" وہ بیٹھ گیا اتنے میں آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا آپ نے فرمایا "اسے صدقہ کر دو" اس نے عرض کیا مدینہ شریف کی دو پہاڑیوں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ کے انیاب (یعنی سامنے کے دو دانتوں کے ساتھ دائیں بائیں دو دانت) مبارک نظر آنے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ اس باب میں حضرت ابن عمر، عائشہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ جو شخص رمضان میں جان بوجھ کر جماع کے ذریعے روزہ توڑے (اسکا یہ حکم ہے) لیکن جان بوجھ کر کھانے پینے سے روزہ توڑنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں اس پر قضاء اور کفارہ دونوں ہیں انہوں نے کھانے پینے کو جماع کے مشابہ قرار دیا سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی نظریہ ہے بعض علماء کے نزدیک اس پر قضا ہے کفارہ نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جماع کے بارے میں کفارہ کا ذکر ہے کھانے پینے کے بارے میں نہیں ان علماء کے نزدیک کھانا پینا جماع کے مشابہ نہیں۔ امام شافعی اور احمد

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ الَّذِي أَفْطَرَ فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ يَحْتَمِلُ هٰذَا مَعَانٍ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْكَفَّارَةُ عَلٰى مَنْ قَدَرَ عَلَيْهَا وَهٰذَا رَجُلٌ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْكَفَّارَةِ فَلَمَّا أَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَمَلَّكَهُ قَالَ الرَّجُلُ مَا أَجِدُ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنَّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ لِأَنَّ الْكَفَّارَةَ إِنَّمَا يَكُونُ بَعْدَ الْفَضْلِ عَنْ قُوتِهِ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ لِمَنْ كَانَ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا الْحَالِ أَنْ يَأْكُلَهُ وَتَكُونَ الْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ دَيْنًا فَمَتٰى مَا مَلَكَ يَوْمًا كَفَّرَ۔

رحمہما اللہ کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ توڑنے والے کو کھجوریں دیتے ہوئے یہ فرمانا کہ یہ لے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ یہ مختلف معانی کا احتمال رکھتا ہے یہ بھی احتمال ہے کہ کفارہ صرف اسی پر ہے جسے طاقت ہو اور یہ شخص کفارہ کی ادائیگی پر قادر نہ تھا جب آپ نے اسے کھجوریں عطا فرما کر ان کا مالک بنا دیا تو اس نے عرض کیا ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں آپ نے فرمایا لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ کیونکہ کفارہ اس وقت ہے جب اپنی ضروریات سے زائد ہو امام شافعی کے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ اس قسم کا آدمی خود کھائے اور کفارہ اس کے ذمہ قرض ہوگا جب اسے طاقت ہو کفارہ ادا کر دے

ف :۔ احناف کے نزدیک جان بوجھ کر کھانے پینے سے بھی قضاء و کفارہ دونوں لازم ہیں (مترجم)

باب ۴۹۴ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کیلیے مسواک کا حکم

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ بِالْعُودِ الرَّطْبِ وَكَرِهُوا لَهُ السِّوَاكَ أَخِرَ النَّهَارِ وَلَمْ يَرَ الشَّافِعِيُّ بِالسِّوَاكِ بَأْسًا أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ وَكَرِهَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ السِّوَاكَ أَخِرَ النَّهَارِ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متعدد بار روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عامر بن ربیعہ حسن ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک روزہ دار کے لیے مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ بعض علماء کے نزدیک تر لکڑی سے اور (اسی طرح) دن کے آخری حصہ میں مسواک کرنا مکروہ ہے امام شافعی کے نزدیک دن کے اول و آخر میں کوئی کراہت نہیں امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کے نزدیک دن کے آخر میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔

باب ۴۹۵ مَا جَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا سرمہ لگانا

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ نَا الْحَسَنُ ابْنُ عَطِيَّةَ نَا أَبُو عَاتِكَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ!

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَتْ عَيْنَيَّ أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَأَبُو عَاتِكَةَ يُضَعَّفُ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ فَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا میں سرمہ لگا سکتا ہوں جبکہ میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا "ہاں" لگا سکتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس کی سند قوی نہیں اور اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی صحیح روایت نہیں ابوعاتکہ ضعیف ہے روزہ دار کے لیے سرمہ لگانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک مکروہ ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک اجازت ہے امام شافعی (اور امام ابوحنیفہؒ) کا یہی قول ہے

باب ۴۹۶ مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

حالت روزہ میں بوسہ لینا

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَحَفْصَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُبْلَةِ لِلشَّيْخِ وَلَمْ يُرَخِّصُوا لِلشَّابِّ مَخَافَةَ أَنْ لَا يَسْلَمَ لَهُ صَوْمُهُ وَالْمُبَاشَرَةُ عِنْدَهُمْ أَشَدُّ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْقُبْلَةُ تُنْقِصُ الْأَجْرَ وَلَا تُفَطِّرُ الصَّائِمَ وَرَأَوْا أَنَّ لِلصَّائِمِ إِذَا مَلَكَ نَفْسَهُ أَنْ يُقَبِّلَ وَإِذَا لَمْ يَأْمَنْ عَلَى نَفْسِهِ تَرَكَ الْقُبْلَةَ لِيَسْلَمَ لَهُ صَوْمُهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں بوسہ لیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب، حفصہ، ابوسعید، ام سلمہ، ابن عباس انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا حالت روزہ میں بوسہ لینے کے بارے میں اختلاف ہے بعض صحابہ کرام نے بوڑھے کو بوسہ لینے کی اجازت دی لیکن جوان کو اجازت نہیں دی اس ڈر سے کہ کہیں اس کا روزہ نہ ٹوٹ جائے۔ مباشرت ان حضرات کے نزدیک سخت منع ہے۔ بعض علماء کے نزدیک بوسہ لینے سے ثواب کم ہو جاتا ہے۔ روزہ نہیں ٹوٹتا لہٰذا نفس پر کنٹرول ہو تو بوسہ لے سکتا ہے اور اگر نفس پر قابو نہ ہو تو بوسہ نہ لے تاکہ روزہ محفوظ رہے سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۴۹۷ مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

حالت روزہ میں مباشرت

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا وَكِيعٌ نَا إِسْرَائِيلُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ مَیْسَرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبَاشِرُنِیْ وَھُوَ صَائِمٌ وَکَانَ اَمْلَکُکُمْ لِاِرْبِہٖ۔

روزے کی حالت میں مجھ سے مباشرت فرماتے اور آپ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو پانے والے تھے۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَھُوَ صَائِمٌ وَکَانَ اَمْلَکُکُمْ لِاِرْبِہٖ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ مَیْسَرَۃَ اسْمُہٗ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِیْلَ وَمَعْنٰی لِاِرْبِہٖ یَعْنِیْ لِنَفْسِہٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے اور مباشرت فرماتے اور آپ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو پاتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابومیسرہ کا نام عمرو بن شرجیل اور لفظ "لِاِرْبِہٖ" کے معنی "اپنے نفس کے ہیں"۔

باب ۴۹۸ مَا جَاءَ لَا صِیَامَ لِمَنْ لَمْ یَعْزِمْ مِنَ اللَّیْلِ۔

رات کو نیت کرنا ضروری ہے

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ نَا یَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ حَفْصَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ حَفْصَۃَ حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُہٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلُہٗ وَھُوَ اَصَحُّ وَاِنَّمَا مَعْنٰی ھٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ لَا صِیَامَ لِمَنْ لَمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فِیْ رَمَضَانَ اَوْ فِیْ قَضَاءِ رَمَضَانَ اَوْ فِیْ صِیَامِ نَذْرٍ اِذَا لَمْ یُبَیِّتْہُ مِنَ اللَّیْلِ لَمْ یَجُزْہُ وَاَمَّا صِیَامُ التَّطَوُّعِ فَمُبَاحٌ لَہٗ اَنْ یَّنْوِیَہٗ بَعْدَمَا اَصْبَحَ وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر سے پہلے نیت نہ کی اسکا روزہ صحیح (کامل) نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے مرفوعاً پہچانتے ہیں نافع نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر (موقوفاً) نقل کیا ہے اور یہی اصح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ رمضان قضائے رمضان یا نذر کے روزہ کے لیے رات کو نیت نہ کی تو درست نہیں لیکن نفل روزہ کے لیے صبح کے بعد بھی نیت کر سکتا ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

ف: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک رمضان کے روزہ نفل روزہ اور نذر معین کے روزہ کے لیے دوپہر سے پہلے پہلے نیت کی جا سکتی ہے البتہ قضائے رمضان، کفارہ اور نذر مطلق کے لیے رات کو نیت ضروری ہے حدیث مذکورہ بالا میں کمال کی نفی ہے لمعات (مترجم)

باب ۴۹۹ مَا جَاءَ فِیْ اِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

نفل روزہ توڑ دینا

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکٍ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی کریم صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَاَفْطَرْتُ فَقَالَ اَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَائِشَةَ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ اِذَا اَفْطَرَ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُحِبَّ اَنْ يَقْضِيَهٗ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَالشَّافِعِيِّ

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُوْلُ اَحَدُ بَنِيْ اُمِّ هَانِئٍ حَدَّثَنِيْ فَلَقِيْتُ اَنَا اَفْضَلَهُمْ وَكَانَ اسْمُهٗ جَعْدَةَ وَكَانَتْ اُمُّ هَانِئٍ جَدَّتَهٗ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَ لَا اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ وَاَهْلُنَا عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكٍ فَقَالَ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ بِنْتِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَرِوَايَةُ شُعْبَةَ اَحْسَنُ هٰكَذَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ فَقَالَ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ وَحَدَّثَنَا غَيْرُ مَحْمُوْدٍ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ فَقَالَ اَمِيْرُ نَفْسِهٖ اَوْ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ عَلَى الشَّكِّ وَهٰكَذَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ شُعْبَةَ اَمِيْرُ اَوْ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ عَلَى الشَّكِّ ۔

علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ آپکو پانی پیش کیا گیا آپ نے نوش فرمایا پھر مجھے عطا فرمایا میں نے بھی پیا پھر میں نے عرض کیا مجھ سے گناہ ہو گیا بس میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیں آپ نے فرمایا "وہ کیا؟" میں نے عرض کیا میں روزہ دار تھی اور میں نے روزہ توڑ دیا حضور نے فرمایا "کیا قضا روزہ رکھا ہوا تھا" عرض کیا "نہیں" فرمایا "پھر تجھے کوئی نقصان نہیں" اس باب میں حضرت ابو سعید اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں (امام ترمذی فرماتے ہیں) حدیث ام ہانی کی سند میں کلام ہے بعض صحابہ کرام اور دوسرے لوگوں کا اس پر عمل ہے کہ نفل روزہ رکھنے والا جب روزہ توڑ دے اس پر قضا نہیں ہاں چاہے تو قضا کرے سفیان ثوری، احمد، اسحاق اور شافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے (امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قضا ضروری ہے)

سماک بن حرب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ام ہانی کی اولاد میں سے کسی ایک نے حدیث بیان کی حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے ان میں سے افضل سے ملاقات کی ان کا نام جعدہ تھا وہ اپنی دادی ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان (ام ہانی) کے پاس تشریف لائے اور پانی منگوایا، پانی نوش فرما کر باقیماندہ حضرت ام ہانی کو دے دیا انہوں نے پیا اور پھر عرض کیا "یا رسول اللہ میں روزہ دار تھی" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نفل روزہ رکھنے والا نفس کا امین ہے چاہے روزہ رکھے چاہے کھول دے" حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے ان (جعدہ) سے پوچھا کیا آپ نے خود حضرت ام ہانی سے یہ بات سنی ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ ابو صالح اور ہمارے گھر والوں نے ام ہانی سے بیان کیا ہے۔ حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے روایت کی اور کہا ام ہانی سے ان کے نواسے ہارون نے روایت کیا ہے شعبہ کی روایت احسن ہے۔ محمود بن غیلان نے ابو داؤد سے اسی طرح "امین نفسہ" کے الفاظ نقل کیے محمود کے علاوہ دوسرے راویوں نے ابو داؤد سے شک کے ساتھ (امیر نفسہ یا امین نفسہ) بیان کیا۔ شعبہ سے بھی اسی طرح شک کے ساتھ کئی طرق سے منقول ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمَّتِهٖ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے؟" فرماتی ہیں میں نے عرض کیا "نہیں" فرمایا تو میں روزہ سے ہوں۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ اَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانِيْ يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَكَلَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لاتے اور فرماتے کیا تیرے پاس کھانا ہے میں عرض کرتی نہیں تو آپ فرماتے "میں روزے سے ہوں" فرماتی ہیں ایک دن تشریف لائے تو میں نے عرض کیا "یارسول اللہ! ہمارے پاس ایک تحفہ آیا ہے" آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حیس (ایک کھانا جو گھی چھوارے اور پنیر وغیرہ ملا کر تیار کیا جاتا ہے) ہے آپ نے فرمایا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں پھر آپ نے تناول فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۵۰ مَا جَاءَ فِيْ اِيْجَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ

نفل روزے کی قضا واجب ہے

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَرَتْنِيْ اِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتْ اِبْنَةَ اَبِيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هٰذَا وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور حفصہ (رضی اللہ عنہا) روزہ دار تھیں کہ ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا جسکی ہمیں خواہش تھی ہم نے اس سے کھایا اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے حضرت حفصہ نے گفتگو میں مجھ سے سبقت کی اور (کیوں نہ ہوتا) وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرح جری تھیں) کہنے لگیں "یارسول اللہ! ہم دونوں نے روزہ رکھا ہوا تھا پھر ہمارے پاس کھانا آیا جس کی ہمیں تمنا تھی تو ہم نے اس سے کھا لیا آپ نے فرمایا کسی دوسرے دن اسکی قضا کر لینا امام ترمذی فرماتے ہیں صالح بن ابی اخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث بواسطہ زہری اور عروہ حضرت عائشہؓ سے اسکی مثل روایت کی ہے مالک بن انس، معمر، عبیداللہ بن عمر، زیاد بن سعد اور کئی دوسرے حفاظ نے بواسطہ زہری حضرت عائشہ سے مرسلاً روایت کی ہے اس میں حضرت عروہ کا ذکر نہیں ہے اور یہ اصح ہے کیونکہ ابن جریج کہتے ہیں میں نے زہری سے پوچھا کیا حضرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عُرْوَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّهُ رُوِیَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ سَاَلْتُ الزُّهْرِیَّ فَقُلْتُ اَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمْ اَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِیْ هٰذَا شَیْئًا وَلٰكِنْ سَمِعْتُ فِیْ خِلَافَةِ سُلَیْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ مِنْ نَاسٍ عَنْ بَعْضِ مَنْ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ۔

عروہ نے حضرت عائشہ کی روایت تم سے بیان کی ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے اس مسئلے میں عروہ سے کچھ نہیں سنا البتہ سلیمان بن عبدالملک کے دور حکومت میں لوگوں سے ان حضرات کا قول سنا جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا۔

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا بِهٖ عَلِیُّ بْنُ عِیْسَی بْنِ یَزِیْدَ الْبَغْدَادِیُّ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ فَرَاَوْا عَلَیْهِ الْقَضَاءَ اِذَا اَفْطَرَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ۔

ابن جریج نے یہ حدیث بیان کی اور فرمایا بعض صحابہ کرام اور دوسرے لوگوں نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے روزہ توڑنے والے پر قضا واجب ہونے کا قول کیا۔ مالک بن انس رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں

باب ۵۰: مَا جَاءَ فِیْ وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

شعبان و رمضان کا اتصال

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَهْرٍ اَكْثَرَ صِیَامًا مِنْهُ فِیْ شَعْبَانَ كَانَ یَصُوْمُهٗ اِلَّا قَلِیْلًا بَلْ كَانَ یَصُوْمُهٗ كُلَّهٗ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعبان و رمضان کے علاوہ دو مہینے متواتر روزے رکھتا نہیں دیکھا اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام سلمہ حسن ہے یہ حدیث بواسطہ ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا آپ اکثر دنوں کے روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو نَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَرَوٰی سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ وَغَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ رِوَایَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِیَ عَنِ

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ابونضر اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث بواسطہ ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محمد بن عمرو کی روایت کی طرح بیان کی۔ ابن مبارک سے مروی ہے وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ جَائِزٌ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ اِذَا صَامَ اَكْثَرَ الشَّهْرِ اَنْ يُقَالَ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهٗ وَيُقَالُ قَامَ فُلَانٌ لَيْلَهٗ اَجْمَعَ وَلَعَلَّهٗ تَعَشّٰى وَاشْتَغَلَ بِبَعْضِ اَمْرِهٖ كَانَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ رَاٰى كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ مُتَّفِقَيْنِ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ اَكْثَرَ الشَّهْرِ۔

کلام عرب میں جائز ہے کہ جب اکثر مہینے کے روزے رکھے جائیں تو کہا جائے پورے مہینے کے روزے رکھے کہا جاتا ہے فلاں شخص پوری رات کھڑا رہا حالانکہ ہو سکتا ہے اس نے رات کا کھانا کھایا ہو یا کسی اور کام میں مشغول ہوا ہو۔ ابن مبارک کے نزدیک دونوں حدیثوں پر اتفاق ہے فرماتے ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ مہینے کے اکثر دن روزہ رکھتے تھے۔

بَابُ ۷۰ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

تعظیم رمضان کیلئے شعبان کے دوسرے نصف میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَكُوْنَ الرَّجُلُ مُفْطِرًا فَاِذَا بَقِيَ شَيْءٌ مِنْ شَعْبَانَ اَخَذَ فِي الصَّوْمِ لِحَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِهُ قَوْلَهٗ وَهٰذَا حَيْثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَدِّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ اِلَّا اَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ وَقَدْ دَلَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا الْكَرَاهِيَةُ عَلٰى مَنْ يَتَعَمَّدُ الصِّيَامَ لِحَالِ رَمَضَانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب شعبان آدھا رہ جائے تو روزہ نہ رکھو"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ ہم صرف اسی طریق سے ان الفاظ سے جانتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی اوّل شعبان میں روزہ نہ رکھ رہا ہو اور جب دوسرا نصف شروع ہو تو تعظیم رمضان کے لئے روزہ رکھنا شروع کر دے (یہ ناجائز ہے) اس کی مثل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری حدیث مروی ہے۔ اور یہ ایسا ہی ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو ہاں اگر کوئی اس سے پہلے روزہ رکھنے کا عادی ہو اور یہ روزہ ان دنوں میں آ جائے (تو رکھ سکتا ہے) اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ کراہت اس صورت میں ہے جب جان بوجھ کر تعظیم رمضان کے لئے روزہ رکھے۔

بَابُ ۷۱ مَا جَاءَ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔

شعبان کی پندرہویں رات

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی کیا دیکھتی ہوں کہ آپ جنت البقیع میں ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARFAT-UL-QOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْحَجَّاجِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَجَّاجُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ۔

آپ نے فرمایا کیا تجھے ڈر ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے گا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے سوچا شاید آپ کسی دوسری زوجہ کے ہاں تشریف لے گئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر (جیسا کہ اسکی شایان شان ہے) اترتا ہے اور بنو کلب قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کو بخشتا ہے اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ کو ہم صرف اسی طریق یعنی حجاج کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں اور فرماتے ہیں یحیی بن کثیر کو عروہ سے سماع نہیں اور حجاج نے یحیی بن کثیر سے نہیں سنا۔

باب ۵۰۴ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ۔

محرم کے روزے

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رمضان کے روزوں کے بعد اللہ کے مہینے محرم کے روزے افضل ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ، حسن ہے۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَسْأَلُ عَنْ هٰذَا إِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللّٰهِ فِيهِ يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ آخَرِينَ۔ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے آپ سے کسی نے پوچھا رمضان کے بعد آپ کس مہینے کے روزے رکھنے کا مجھے حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں نے صرف ایک آدمی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتے سنا میں بھی حاضر خدمت تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہے تو محرم کے روزے رکھ کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے اس میں ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور ایک قوم کی توبہ قبول کرے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۵۰۵ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى وَطَلْقُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَإِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يَصُومَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ قَالَ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَرْفَعْهُ

جمعہ کا روزہ

حضرت زر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین دن روزہ رکھتے اور بہت کم جمعہ کے دن روزے کا ناغہ فرماتے اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ حسن غریب ہے اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک جمعہ کا روزہ پسندیدہ ہے اور اس طرح جمعہ کا روزہ مکروہ ہے کہ نہ تو اس سے پہلے رکھے اور نہ ہی بعد یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے موقوف روایت کی ہے۔

بَابُ ۵۰۶ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَجُنَادَةَ الْأَزْدِيِّ وَجُوَيْرِيَةَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ أَنْ يَخُصَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ لَا يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

صرف جمعہ کا روزہ مکروہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے مگر اس سے پہلے اور بعد کا روزہ بھی رکھے۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، جنادہ ازدی، جویریہ، انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک مکروہ ہے کہ کوئی شخص جمعہ کا دن روزے کے لیے مخصوص کرے کہ نہ تو اس سے پہلے رکھے اور نہ ہی بعد امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۵۰۷ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ

ہفتہ کے دن کا روزہ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ اپنی ہمشیرہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر جو تم پر فرض کیا گیا اور اگر تم میں سے کسی کو انگور کا چھلکا یا درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ ملے تو اسے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اِلَّا فِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ فِي هٰذَا أَنْ يَخُصَّ الرَّجُلُ يَوْمَ السَّبْتِ بِصِيَامٍ لِأَنَّ الْيَهُودَ يُعَظِّمُونَ يَوْمَ السَّبْتِ۔

ہی چبالے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اس دن میں کراہت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص روزہ رکھنے کے لیے ہفتے کا دن مخصوص نہ کرے کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

بَابُ ۵۰۸ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

سوموار اور جمعرات کا روزہ

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوموار اور جمعرات کے دن کا خاص خیال فرماتے تھے۔ اس باب میں حضرت حفصہ، ابو قتادہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مہینے ہفتہ اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے اور دوسرے مہینے منگل بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اسے سفیان سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوموار اور جمعرات کو اعمال (بارگاہ خداوندی میں) پیش کیے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس صورت میں پیش ہوں کہ میں روزہ سے ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حدیث ابو ہریرہ حسن غریب ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۵۰۹ مَاجَاءَ فِي صَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيْسِ

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ الْحَرِيْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوْيَةَ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى نَا هَارُوْنُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ثُمَّ قَالَ صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءٍ وَخَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَاَفْطَرْتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ۔

بدھ اور جمعرات کا روزہ

حضرت عبید اللہ مسلم قرشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یا کسی اور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمر بھر روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے پھر فرمایا رمضان اور اس سے ملے ہوئے مہینے (شوال) کے روزے رکھو اور ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھو اس صورت میں گویا کہ تم نے عمر بھر کے روزے بھی رکھے اور کھاتے پیتے بھی رہے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مسلم قرشی غریب ہے بعض راویوں نے بواسطہ ہارون بن سلمان اور مسلم بن عبید اللہ عبید اللہ سے روایت کیا ہے۔

باب ۵۱۰ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَانِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ اَهْلُ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ اِلَّا بِعَرَفَةَ۔

عرفہ کا روزہ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرمادے اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو قتادہ حسن ہے علماء کے نزدیک یوم عرفہ کا روزہ مستحب ہے لیکن میدان عرفات میں نہ ہو۔

باب ۵۱۱ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

میدان عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں روزہ افطار کیا (نہ رکھا) ام الفضل رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا آپ نے اسے نوش فرمایا اس باب میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ الْفَضْلِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ يَعْنِىْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَمَعَ اَبِىْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ الْاِفْطَارَ بِعَرَفَةَ لِيَتَقَوّٰى بِهِ الرَّجُلُ عَلَى الدُّعَاءِ وَقَدْ صَامَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ اَبِىْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَاَنَا لَا اَصُوْمُهُ وَلَا اٰمُرُ بِهٖ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ نَجِيْحٍ اسْمُهٗ يَسَارٌ وَقَدْ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت ابوہریرہ، ابن عمر اور ام الفضل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا اور آپ نے عرفہ کے دن روزہ نہ رکھا حضرت ابوبکرؓ و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ گیا تو انہوں نے بھی نہ رکھا اکثر علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک میدان عرفات میں روزہ نہ رکھنا مستحب ہے تاکہ آدمی اچھی طرح دعا کر سکے بعض علماء نے یوم عرفہ کو میدان عرفات میں روزہ رکھا ہے

ابن ابی نجیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ہمراہ سفر کیے ان میں سے کسی نے بھی اس دن کا روزہ نہیں رکھا میں نہ اس دن کا روزہ رکھتا ہوں نہ اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے روکتا ہوں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ابونجیح کا نام یسار ہے انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع حاصل ہے ابن ابی نجیح نے اس حدیث کو ابونجیح اور ایک دوسرے راوی کے واسطہ سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۵۱۲ مَا جَاءَ فِى الْحَثِّ عَلٰى صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

عاشورہ کے روزہ کی ترغیب

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّىُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَانِىِّ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اِنِّىْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهٗ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِىٍّ وَمُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِىٍّ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَهِنْدِ بْنِ اَسْمَاءَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُزَاعِىِّ عَنْ اُمِّهٖ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ذَكَرُوْا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوم عاشورہ کا روزہ رکھے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے اس باب میں حضرت علی، محمد بن صیفی سلمہ بن اکوع، ہند بن اسماء، ابن عباس، ربیع بنت معوذ بن عفراء، عبدالرحمن بن حزاعی بواسطہ ان کے چچا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عاشورہ کے روزہ ترغیب فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوقتادہ کے علاوہ کسی

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَنَّهٗ حَثَّ عَلٰی صِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی لَا نَعْلَمُ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الرِّوَایَاتِ اَنَّهٗ قَالَ صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ کَفَّارَةُ سَنَةٍ اِلَّا فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ قَتَادَةَ وَبِحَدِیْثِ اَبِیْ قَتَادَةَ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

دوسری روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کہ یوم عاشورہ کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، کا ہمیں علم نہیں۔ امام احمد اور اسحاق اسی حدیث کے قائل ہیں۔

بَابُ ۵۱۳ مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ تَرْکِ صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

یومِ عاشورہ کا روزہ چھوڑنے کی اجازت

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ عَاشُوْرَاءُ یَوْمًا تَصُوْمُهٗ قُرَیْشٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِیَامِهٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ کَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِیْضَةَ وَتُرِکَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَکَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَیْسِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِیَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی حَدِیْثِ عَائِشَةَ وَهُوَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ لَا یَرَوْنَ صِیَامَ عَاشُوْرَاءَ وَاجِبًا اِلَّا مَنْ رَغِبَ فِیْ صِیَامِهٖ لِمَا ذُکِرَ فِیْهِ مِنَ الْفَضْلِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قریش، زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ روزہ رکھتے جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے خود بھی یہ روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی حکم دیا جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو صرف یہی (رمضان ہی کے) روزے فرض رہ گئے اور عاشورہ کے بارے میں اختیار دے دیا گیا جو چاہے رکھے جو چاہے نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، قیس بن سعد، جابر بن سمرہ، ابن عمر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث پر علماء کا عمل ہے اور یہ صحیح حدیث ہے علماء کے نزدیک عاشورہ کا روزہ واجب نہیں البتہ جسے رغبت ہو (وہ رکھے) کیونکہ اس میں فضیلت ہے

بَابُ ۵۱۴ مَا جَاءَ فِیْ عَاشُوْرَاءَ اَیُّ یَوْمٍ هُوَ

عاشورہ کونسا دن ہے

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا نَا وَکِیْعٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَهَیْتُ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهٗ فِیْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَیُّ یَوْمٍ اَصُوْمُ فَقَالَ اِذَا رَاَیْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ اَصْبِحْ مِنْ یَوْمِ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ قُلْتُ هٰکَذَا کَانَ یَصُوْمُهٗ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

حکم بن اعرج فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا آپ چادر پھیلائے آب زم زم کے پاس تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا "مجھے بتایئے عاشورہ کونسا دن ہے؟ تاکہ میں اس کا روزہ رکھوں" آپ نے فرمایا محرم کا چاند دیکھنے کے بعد دنوں کا شمار کرتے رہو پھر نویں محرم کو روزہ رکھو" میں نے عرض کیا "حضور کا عمل یہی تھا؟" آپ نے فرمایا "ہاں"۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ يَوْمَ الْعَاشِرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمَ التَّاسِعِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمَ الْعَاشِرِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ صُوْمُوا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ وَخَالِفُوا الْيَهُوْدَ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح ہے۔ علماء کا یوم عاشورہ کے بارے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک نویں محرم ہے جبکہ بعض دسویں محرم کے قائل ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نویں اور دسویں محرم (دونوں) کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔ امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۱۵ مَا جَاءَ فِيْ صِيَامِ الْعَشْرِ۔

ذی الحجہ کے دس روزے

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ وَرَوٰى اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الْاَسْوَدِ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا عَلٰى مَنْصُوْرٍ فِي الْحَدِيْثِ وَرِوَايَةُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ وَاَوْصَلُ اِسْنَادًا قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ الْاَعْمَشُ اَحْفَظُ لِاِسْنَادِ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ مَنْصُوْرٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحجہ کے پہلے دس دن روزہ رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کئی راویوں نے اسی طرح بواسطہ اعمش، ابراہیم اور اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ سفیان ثوری وغیرہ نے بواسطہ منصور، ابراہیم سے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا گیا۔ ابوالاحوص نے بواسطہ منصور اور ابراہیم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی لیکن اس میں اسود کا ذکر نہیں حدیث میں منصور کے بارے میں اختلاف ہے اعمش کی روایت اصح اور سند کے لحاظ سے زیادہ متصل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابوبکر محمد بن ابان کو کہتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے وکیع سے سنا کہ ابراہیم سے روایت کرنے میں منصور کے مقابلے میں اعمش احفظ ہے۔

باب ۵۱۶ مَا جَاءَ فِيْ اَيَّامِ الْعَشْرِ۔

ذی الحجہ کے پہلے دس روزوں کی فضیلت

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں ان دس دنوں کے مقابلے میں کسی دن کا عمل زیادہ محبوب نہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا "یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟"

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

آپ نے فرمایا "ہاں جہاد بھی نہیں" البتہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ راہ خدا میں نکلا پھر ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہوگیا) اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس، حسن غریب صحیح ہے۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِیُّ نَا مَسْعُوْدُ ابْنُ وَاصِلٍ عَنْ نَھَّاسِ بْنِ قَھْمٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَہٗ فِیْھَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّۃِ یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِنْھَا صِیَامَ سَنَۃٍ وَقِیَامُ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِنْھَا بِقِیَامِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مَسْعُوْدِ بْنِ وَاصِلٍ عَنِ النَّھَّاسِ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَلَمْ یَعْرِفْہُ مِنْ غَیْرِ ھٰذَا الْوَجْہِ مِثْلَ ھٰذَا وَقَالَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ شَیْءٌ مِنْ ھٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن دنوں میں رب کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ پسندیدہ نہیں ان میں سے ہر دن کا روزہ سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسعود بن واصل بواسطہ نہاس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہیں بھی اس طریق کے علاوہ اسطرح معلوم نہ تھا نیز آپ نے فرمایا کہ حضرت قتادہ سے بواسطہ سعید بن مسیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مرسلاً کچھ مذکور ہے۔

باب ۵۱۔ مَا جَاءَ فِیْ صِیَامِ سِتَّۃِ اَیَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

شوال کے چھ روزے

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُوْمُعَاوِیَۃَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَذٰلِکَ صِیَامُ الدَّھْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَثَوْبَانَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ اَیُّوْبَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ صِیَامَ سِتَّۃٍ مِنْ شَوَّالٍ لِھٰذَا الْحَدِیْثِ

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھ کر پھر شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ عمر بھر کے روزوں کی طرح ہے اس باب میں حضرت جابر، ابوہریرہ اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوایوب حسن صحیح ہے ایک جماعت کے نزدیک اس حدیث کے مطابق شوال

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هُوَ حَسَنٌ مِثْلُ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيُرْوٰى فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ وَيُلْحَقُ هٰذَا الصِّيَامُ بِرَمَضَانَ وَاخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنْ يَّكُوْنَ سِتَّةُ اَيَّامٍ مِنْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ صَامَ سِتَّةَ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ مُتَفَرِّقًا فَهُوَ جَائِزٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَسَعْدِ ابْنِ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ اَخُوْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

کے چھ روزے مستحب ہیں۔ ابن مبارک فرماتے ہیں ہر مہینے کے تین روزوں کی طرح یہ بھی اچھے ہیں نیز آپ نے فرمایا حدیث میں ہے کہ ان کو رمضان کے روزوں سے ملایا جائے ابن مبارک کے نزدیک مہینے کے شروع سے چھ روزے رکھنا مختار ہے یہ بھی روایت ہے کہ آپ (ابن مبارک) نے فرمایا کہ شوال کے چھ روزے متفرق بھی جائز ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبدالعزیز بن محمد نے صفوان بن سلیم اور سعد بن سعید سے یہ حدیث بواسطہ عمر بن ثابت اور ابوایوب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ شعبہ نے اسے بواسطہ ورقاء بن عمر، سعد بن سعید سے روایت کیا ہے۔ سعد بن سعید یحیی بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔ بعض محدثین نے سعد بن سعید کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

باب ۵۱۸۔ مَا جَاءَ فِيْ صَوْمِ ثَلٰثَةٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر مہینے سے تین روزے

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً اَنْ لَّا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَصَوْمِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَاَنْ اُصَلِّيَ الضُّحٰى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے تین وعدے لئے وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں ہر مہینے کے تین روزے (رکھوں) اور نماز چاشت (پڑھوں)

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ هُبَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ عَقْرَبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! جب تو مہینے کے تین روزے رکھے تو تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کے روزے رکھا کر۔ اس باب میں حضرت ابوقتادہ، عبداللہ بن عمرو، قرہ بن ایاس مزنی، عبداللہ بن مسعود، ابوعقرب، ابن عباس، عائشہ، قتادہ بن ملحان، عثمان بن العاص اور جریر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوذر، حسن ہے بعض احادیث میں۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَقَتَادَةَ بْنِ مَلْجَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَجَرِيرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ أَنَّ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ كَانَ كَمَنْ صَامَ الدَّهْرَ۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا الْيَوْمَ بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي شِمْرٍ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَقَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَيَزِيدُ الرِّشْكُ هُوَ يَزِيدُ الضُّبَعِيُّ وَهُوَ يَزِيدُ الْقَاسِمُ وَهُوَ الْقَسَّامُ وَالرِّشْكُ هُوَ الْقَسَّامُ فِي لُغَةِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ۔

باب ۵۱۹ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالصَّوْمُ

کہ جس نے ہر مہینے کے تین روزے رکھے یہ ایسا ہی ہے جیسے زمانہ بھر کے روزے رکھے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر مہینے تین روزے رکھے تو یہ عمر بھر کے روزے (شمار ہوتے) ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسکی تصدیق میں اپنی کتاب (کی آیت) نازل فرمائی جو شخص ایک نیکی کرے اس کیلئے اسکا دس گنا ہے"۔ تو ایک دن (ثواب میں) دس دنوں کے برابر ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ ابوشمر اور ابوتیاح سے بواسطہ ابوعثمان، حضرت ابوہریرہ سے روایت کی۔

حضرت معاذہ فرماتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ہر مہینے تین دن کے روزے رکھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" میں نے عرض کیا "کونسے دنوں میں" ام المومنین نے فرمایا "حضور اس بات کی پرواہ نہیں فرماتے تھے کہ وہ کونسے دن ہوں (جن تاریخوں میں چاہتے رکھ لیتے) امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے یزید الرشک سے مراد یزید الضبعی ہے اور وہ یزید قاسم بھی کہلاتا ہے اور وہ بہت تقسیم کرنے والا ہے کیونکہ بصریوں کے لغت میں "رشک" کے معنی "بہت تقسیم کرنے والے" کے ہیں۔

روزہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک تمہارا رب فرماتا ہے ہر نیکی (کا ثواب) دس گنا سے سات سو گنا تک ہے (لیکن) روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اسکی جزا دیتا ہوں، روزہ آگ سے ڈھال ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو، اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَإِنْ جَهِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَكَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ وَسَلَامَةَ بْنِ قَيْصَرٍ وَبَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ وَاسْمُ بَشِيرٍ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ وَالْخَصَاصِيَةُ هِيَ أُمُّهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

کے نزدیک مشک کے خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تم میں سے کوئی روزے سے ہو اور اس سے کوئی بدزبان، بدزبانی سے پیش آئے تو کہہ دے "میں روزے سے ہوں"۔ اس باب میں حضرت معاذ بن جبل، سہل بن سعد، کعب بن عجرہ سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بشیر کا نام زحم بن معبد ہے اور خصاصیہ انکی ماں ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ بَابٌ يُدْعَى الرَّيَّانُ يُدْعَى لَهُ الصَّائِمُونَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ دَخَلَهُ وَمَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جنت میں ایک دروازہ ہے جسکا نام "ریان" ہے اس سے (صرف) روزہ داروں کو بلایا جائیگا بس جو روزے دار ہوگا وہ داخل ہو جائے گا اور جو اس میں داخل ہوگا کبھی پیاسا نہ ہوگا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۲۔ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ۔

ہمیشہ روزہ رکھنا

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ الدَّهْرِ وَقَالُوا إِنَّمَا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا "یا رسول اللہ ہمیشہ روزے رکھنے والا کیسا ہے آپ نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن شخیر، عمران بن حصین اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو قتادہ حسن ہے۔ بعض علماء کے نزدیک ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ لیکن فرماتے ہیں ہمیشہ کا روزہ اس وقت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

إِذَا لَمْ يُفْطِرْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَمَنْ أَفْطَرَ فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ حَدِّ الْكَرَاهِيَةِ وَلَا يَكُونُ قَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَقَالَا لَا يَجِبُ أَنْ يُفْطِرَ أَيَّامًا غَيْرَ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ الْأَيَّامِ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

ہے جب عیدین اور ایام تشریق میں بھی روزہ رکھے ورنہ مکروہ نہیں۔ اور اس صورت میں یہ ہمیشہ روزہ رکھنے والا نہیں کہلائے گا۔ مالک بن انس سے اسی طرح مروی ہے اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد اور اسحاق نے بھی یونہی کہا ہے۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں ان پانچ دنوں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یعنی عیدین اور ایام تشریق کے علاوہ دوسرے دنوں میں روزہ نہ رکھنا واجب نہیں۔

باب ۵۴۱ مَا جَاءَ فِي سَرْدِ الصَّوْمِ

متواتر روزے رکھنا

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا إِلَّا رَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (متواتر) روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم سمجھتے اب افطار نہیں فرمائیں گے اور کبھی (مسلسل) نہ رکھتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے اب نہیں رکھیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ پورا مہینہ کبھی روزے نہیں رکھے اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا فَكُنْتَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات (اسطرح) مسلسل روزے رکھتے کہ گمان ہوتا اب افطار کا ارادہ نہیں اور کبھی متواتر نہ رکھتے یہاں تک کہ خیال ہوتا اب روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں فرمائیں گے میں جب بھی چاہتا کہ آپکو رات کے وقت نماز پڑھتے دیکھوں تو نماز پڑھتے ہی دیکھتا اور اگر چاہتا کہ آپ کو آرام کی حالت میں دیکھوں تو اسی طرح دیکھتا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین روزہ میرے بھائی داؤد (علیہ السلام) کا روزہ ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن نہ رکھتے اور دشمن سے مقابلے کے وقت بھاگتے نہیں تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْاَعْمٰى وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَفْضَلُ الصِّيَامِ اَنْ يَصُوْمَهُ يَوْمًا وَيُفْطِرَ يَوْمًا وَيُقَالُ هٰذَا هُوَ اَشَدُّ الصِّيَامِ۔

ابوالعباس، نابینا شاعر ہے جس کا نام سائب بن فروخ ہے بعض علماء فرماتے ہیں بہترین روزہ یہ ہے کہ ایک دن رکھا جائے ایک دن افطار کیا جائے۔ کہا جاتا ہے یہ سخت ترین روزے ہیں۔

بَابٌ ۵۲۲ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ

عیدین کا روزہ رکھنے کی ممانعت

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامَيْنِ صِيَامِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَعَمْرُو بْنُ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْمَازِنِيُّ الْمَدِيْنِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنوں (یعنی) عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، عائشہ، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوسعید حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عمرو بن یحییٰ سے مراد ابن عمارہ بن ابوالحسن مازنی مدینی ہیں اور وہ ثقہ ہیں سفیان ثوری، شعبہ اور مالک بن انس رحمہم اللہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَعِيْدٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَيُقَالُ لَهُ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَزْهَرَ اَيْضًا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَزْهَرَ هُوَ ابْنُ عَمِّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

ابوعبید مولیٰ عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں میں قربانی کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ان دو دنوں کے روزہ سے منع فرمایا عید الفطر میں اس لئے کہ وہ تمہارے روزوں سے افطار کا دن ہے اور مسلمانوں کی عید ہے۔ اور عید الاضحیٰ میں اس لئے کہ تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے ابوعبید مولیٰ عبدالرحمٰن بن عوف کا نام سعد ہے اور انہیں مولیٰ عبدالرحمٰن بن ازہر بھی کہا جاتا ہے عبدالرحمٰن بن ازہر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے چچازاد بھائی ہیں۔

---

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۵۲۳ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَنُبَيْشَةَ وَبِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ وَأَنَسٍ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ صِيَامَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِنَّ قَوْمًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخَّصُوا لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ أَنْ يَصُومَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ وَأَهْلُ مِصْرَ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ وَقَالَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اللَّيْثَ ابْنَ سَعْدٍ يَقُولُ قَالَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ لَا أَجْعَلُ أَحَدًا فِي حِلٍّ صَغَّرَ اسْمَ أَبِي۔

ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم عرفہ، قربانی کا دن اور ایام تشریق (عید الاضحیٰ کے بعد تین دن) ہم مسلمانوں کی عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔ اس باب میں حضرت علی، سعد، ابوہریرہ، جابر، نبیشہ بشر بن سحیم، عبداللہ بن حذافہ، انس، حمزہ بن عمرو العاص اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عقبہ بن عامر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ وہ ایام تشریق کے روزے کو مکروہ جانتے ہیں البتہ بعض صحابہ اور دوسرے حضرات نے تمتع کرنے والے کو اجازت دی ہے اگر اسے قربانی کا جانور نہ ملے اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے روزے بھی نہیں رکھے تو وہ ایام تشریق کے روزے رکھے۔ امام مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔ (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک متمتع بھی ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے۔ مترجم) امام ترمذی فرماتے ہیں اہل عراق کے نزدیک موسیٰ بن علیؒ بن رباح ہے اور مصری موسیٰ بن علیؒ بن رباح کہتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے قتیبہ سے سنا انہوں نے لیث بن سعد کے واسطہ سے موسیٰ بن علی کا قول نقل کیا کہ میں کسی کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ میرے باپ کے نام کی تصغیر کرے۔

بَابُ ۵۲۴ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ

روزہ دار کے لیے سینگی کا حکم

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے (دونوں) کا روزہ ٹوٹ گیا۔ اس باب میں حضرت سعد، علی، شداد بن اوس، ثوبان، اسامہ بن زید، عائشہ،

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَلِيٍّ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَثَوْبَانَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَعَائِشَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَيُقَالُ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ وَقَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَذُكِرَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّهٗ قَالَ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَذُكِرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ ثَوْبَانَ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ لِاَنَّ يَحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ رَوٰى عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا حَدِيْثَ ثَوْبَانَ وَحَدِيْثَ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ حَتّٰى اَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِاللَّيْلِ مِنْهُمْ اَبُوْمُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَمِعْتُ اِسْحٰقَ ابْنَ مَنْصُوْرٍ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنِ احْتَجَمَ فَهُوَ صَائِمٌ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَلٰهَذَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَاَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ ثَابِتًا وَلَوْ تَوَقّٰى رَجُلُ الْحِجَامَةَ وَهُوَ صَائِمٌ كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ وَاِنِ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ لَمْ اَرَ ذٰلِكَ اَنْ يُفَطِّرَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰكَذَا كَانَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ بِبَغْدَادَ وَاَمَّا بِمِصْرَ فَمَالَ اِلَى الرُّخْصَةِ وَلَمْ يَرَ بِالْحِجَامَةِ بَاْسًا وَاحْتَجَّ اَنَّ النَّبِيَّ

معقل بن یسار (معقل بن سنان بھی کہا جاتا ہے) ابوہریرہ، ابن عباس، ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث رافع بن خدیج، حسن صحیح ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے مذکور ہے آپ نے فرمایا اس باب میں اصح بات، رافع بن خدیج کی روایت ہے۔ علی بن عبداللہ کے بارے میں ہے۔ آپ نے فرمایا اس باب میں ثوبان اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہما کی حدیث زیادہ صحیح ہے، کیونکہ یحیی بن ابی کثیر نے ان دونوں حضرات کی روایتیں نقل کی ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک روزہ دار کے لئے سینگی لگوانا مکروہ ہے۔ حتی کہ بعض صحابہ کرام رات کو سینگی لگواتے تھے۔ ابوموسیٰ اشعری اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی اسی جماعت میں ہیں۔ ابن مبارک بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے اسحاق بن منصور سے عبدالرحمن بن مہدی کا قول سنا کہ روزے کی حالت میں سینگی لگوانے والے پر قضا ہے۔ اسحاق بن منصور فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا بھی یہی قول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے حسن بن محمد زعفرانی نے بتایا کہ امام شافعی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کی حالت میں سینگی لگوانا بھی مروی ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ ان میں سے ایک حدیث بھی ثابت ہو۔ اگر روزہ دار سینگی لگوانے سے باز رہے تو میرے نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر حالت روزہ میں ہی سینگی لگوائے تو بھی (میرے نزدیک) روزہ نہیں ٹوٹتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام شافعی بغداد میں اسی بات کے قائل تھے۔ جب آپ مصر تشریف لائے تو رخصت کی طرف مائل ہو گئے اور سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہ سمجھا آپ نے اس واقعہ سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر روزے اور احرام کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ۔

حالت میں سینگی لگوائی۔

بَابُ ۵۲۵ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔

سینگی لگوانے کی اجازت

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيدٍ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا رَوٰى وُهَيْبٌ نَحْوَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَرَوٰى إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے اور احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ وہیب نے اسی طرح عبدالوارث کی مثل بیان کیا۔ اسماعیل بن ابراہیم نے بواسطہ ایوب حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت نقل کی۔ اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَرَوْا بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان (ایک مقام پر) روزے اور احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس حدیث پر عمل ہے۔ اور وہ روزہ دار کے لئے سینگی لگوانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس اور امام شافعی رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۵۲۶ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ

دن رات روزہ رکھنا

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ اِنَّ رَبِّيْ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَبَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْوِصَالَ فِي الصِّيَامِ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ يُوَاصِلُ لِاَيَّامٍ وَلَا يُفْطِرُ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دن رات روزہ (صوم وصال) نہ رکھو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صوم وصال رکھتے ہیں" آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے" اس باب میں حضرت علی، ابوہریرہ، عائشہ، ابن عمر، جابر، ابوسعید اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس، حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک صوم وصال (دن رات بغیر افطار و سحر روزہ رکھنا) مکروہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے بارے میں ہے آپ کئی دن مسلسل روزہ رکھتے اور افطار نہ فرماتے

باب ۵۲۷ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ۔

جنبی کا روزہ

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُوْمُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِّنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا اَصْبَحَ جُنُبًا يُفْطِرُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام فرماتے ہیں مجھے حضرت عائشہ اور ام سلمہ (ازواج مطہرات) رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ (بعض اوقات) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جماع کے سبب حالت جنب میں ہوتے کہ صبح ہو جاتی پھر آپ غسل فرما کر روزہ رکھ لیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ و ام سلمہ، حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض تابعین فرماتے ہیں جب کوئی شخص حالت جنب میں صبح کرے تو اسے اس دن (کے روزے) کی قضا کرنی چاہیئے۔ پہلا قول اصح ہے۔

باب ۵۲۸ مَا جَاءَ فِيْ اِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ۔

روزہ دار کا دعوت قبول کرنا

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَوَاءٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَعْنِي الدُّعَاءَ۔

سے کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے تو اسے جانا چاہیئے اگر روزے سے ہو تو (محض) دعا مانگ لے۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى فَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزے دار ہو تو کہہ دے "میں روزے سے ہوں"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

باب ۵۲۹ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْاَةِ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا۔

خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کے روزے کا حکم

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کا خاوند موجود ہو وہ رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا روزہ اس کی اجازت بغیر نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ ابوزناد سے بھی یہ حدیث بواسطہ موسیٰ بن ابوعثمان، ابوعثمان اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۵۳۰ مَا جَاءَ فِيْ تَاْخِيْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ۔

قضائے رمضان میں تاخیر

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ اَقْضِيْ مَا يَكُوْنُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ هٰذَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے پہلے رمضان کے قضاء روزے شعبان میں رکھا کرتی تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحیی بن سعید انصاری نے بھی اسے بواسطہ ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۵۳۱ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الصَّائِمِ اِذَا اُکِلَ عِنْدَہٗ۔

غیر روزہ داروں میں روزہ دار کی فضیلت

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِیْكٌ عَنْ حَبِیْبِ ابْنِ زَیْدٍ عَنْ لَیْلٰی عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّائِمُ اِذَا اُکِلَ عِنْدَہُ الْمُفَاطِیْرُ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلٰئِکَةُ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَرَوٰی شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ عُمَارَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ۔

لیلیٰ، اپنی مولیٰ (ام عمارہ) رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب روزہ دار کے پاس غیر روزہ دار کھا رہے ہوں تو اس کے لئے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ نے بھی یہ حدیث بواسطہ حبیب بن زید، اور انکی دادی ام عمارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت کی ہے۔

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا یُقَالُ لَهَا لَیْلٰی تُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ کَعْبٍ الْاَنْصَارِیَّةِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَیْهِ طَعَامًا فَقَالَ کُلِیْ فَقَالَتْ اِنِّیْ صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمَلٰئِکَةُ اِذَا اُکِلَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یَفْرَغُوْا وَرُبَّمَا قَالَ حَتّٰی یَشْبَعُوْا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ شَرِیْكٍ۔

ام عمارہ بنت کعب سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے ام عمارہ نے کھانا پیش کیا تو آپ نے فرمایا "تو بھی کھا" عرض کیا "میں روزے دار ہوں" رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب روزہ دار کے پاس کچھ لوگ بیٹھے کھا رہے ہوں تو اس کے لئے فرشتے رحمت کی دعا مانگتے ہیں یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائیں کہیں فرمایا "یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائیں"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شریک کی حدیث سے اصح ہے

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لَهُمْ یُقَالُ لَهَا لَیْلٰی عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ حَتّٰی یَفْرَغُوْا اَوْ یَشْبَعُوْا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَاُمُّ عُمَارَةَ وَهِیَ جَدَّةُ حَبِیْبِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ۔

ام عمارہ بنت کعب سے ایک دوسری روایت میں اسی کی مثل مرفوعاً مروی ہے۔ لیکن اس میں "فارغ ہونے یا سیر ہونے" کا ذکر نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ام عمارہ حبیب بن زید انصاری کی دادی ہیں۔

باب ۵۳۲ مَاجَاءَ فِیْ قَضَاءِ الْحَائِضِ الصِّیَامَ دُوْنَ الصَّلٰوةِ۔

حائضہ پر روزوں کی قضا ہے نماز کی نہیں

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم عہد رسالت میں حیض میں مبتلا ہوتیں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَتْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اِخْتِلَافًا فِيْ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَعُبَيْدَةُ هُوَ ابْنُ مُعَتِّبٍ الضَّبِّيُّ الْكُوْفِيُّ وَيُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الْكَرِيْمِ۔

ہمیں پاک ہونے پر روزوں کا حکم فرماتے لیکن قضائے نماز کا حکم نہ دیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور بواسطہ معاذہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے علماء کا اس پر بلا اختلاف عمل ہے۔ کہ حائضہ عورت پر روزوں کی قضا ہے لیکن نمازیں قضا نہ کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبیدہ سے ابن معتب ضبی کوفی مراد ہیں ان کی کنیت ابوعبدالکریم ہے۔

باب ۵۳۳ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ نہ کرے

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ وَاَبُوْعَمَّارٍ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ السُّعُوْطَ لِلصَّائِمِ وَرَاَوْا اَنَّ ذٰلِكَ يُفْطِرُهُ وَفِي الْحَدِيْثِ مَا يُقَوِّيْ قَوْلَهُمْ

عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں آپ نے فرمایا کامل وضو کرو انگلیوں کا خلال کرو اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کے نزدیک ناک میں پانی چڑھانا مکروہ ہے اور ان کا خیال ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے حدیث کے الفاظ سے انکے موقف میں قوت پیدا ہوتی ہے۔

باب ۵۳۴ مَا جَاءَ فِيْمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُوْمُ اِلَّا بِاِذْنِهِمْ

میزبان کی اجازت سے (نفل) روزہ رکھا جائے

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَيُّوْبُ بْنُ وَاقِدٍ الْكُوْفِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَ عَلٰى قَوْمٍ فَلَا يَصُوْمُ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهِمْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا مِنَ الثِّقَاتِ رَوٰى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے ہاں مہمان بنے وہ میزبان کی اجازت بغیر نفل روزہ نہ رکھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے کسی ایسے ثقہ راوی کو ہم نہیں پہچانتے جس نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہو۔ موسیٰ بن داؤد نے بواسطہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوٰى مُوْسَى ابْنُ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ اَيْضًا اَبُوْبَكْرٍ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاَبُوْبَكْرٍ الْمَدِيْنِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اسْمُهُ الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ وَهُوَ اَوْثَقُ مِنْ هٰذَا وَاَقْدَمُ۔

ابوبکر مدینی، ہشام بن عروہ اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ ابوبکر مدینی جنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کی، کا نام فضل بن مبشر ہے اور وہ اس (ابوبکر) سے زیادہ ثقہ اور متقدم ہیں۔

باب ۵۳۵ مَا جَاءَ فِي الْاِعْتِكَافِ۔

اعتکاف

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ لَيْلٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال تک رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب، ابولیلیٰ، ابوسعید، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھ کر جائے اعتکاف میں تشریف لے جاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث بواسطہ یحیی بن سعید حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے۔ مالک اور کئی دوسرے راویوں نے اسے یحیی بن سعید سے مرسل روایت کیا ہے۔ اوزاعی اور سفیان ثوری نے اسے بواسطہ یحیی بن سعید اور عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اعتکاف کا ارادہ کرنے والا صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف گاہ میں چلا جائے۔ امام احمد بن حنبل اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIA ISLAMIA ACADEMY

مُعْتَكِفِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَتَغَيَّبْ لَهُ الشَّمْسُ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهَا مِنَ الْغَدِ وَقَدْ قَعَدَ فِي مُعْتَكِفِهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

اسحاق بن ابراہیم اسی کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے ہیں اگر اعتکاف کا ارادہ ہو تو سورج غروب ہوتے وقت اپنے اعتکاف گاہ میں بیٹھا ہونا چاہیے۔ سفیان ثوری اور مالک بن انس رحمہما اللہ کا یہی مذہب ہے۔

بَابُ ۵۳۶ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عُمَرَ وَالْفَلَتَانِ ابْنِ عَاصِمٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَبِلَالٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَوْلُهَا يُجَاوِرُ تَعْنِي يَعْتَكِفُ وَأَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَلَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ وَلَيْلَةُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ وَسَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَتِسْعٍ وَعِشْرِينَ وَآخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ الشَّافِعِيُّ كَانَ هَذَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجِيبُ عَلَى نَحْوِ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يُقَالُ لَهُ نَلْتَمِسُهَا فِي لَيْلَةِ كَذَا فَيَقُولُ الْتَمِسُوهَا فِي لَيْلَةِ كَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ أَقْوَى الرِّوَايَاتِ عِنْدِي فِيهَا لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھتے اور ارشاد فرماتے رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ اس باب میں حضرت عمر، ابی بن کعب، جابر بن سمرہ، جابر بن عبداللہ ابن عمر، فلتان بن عاصم، انس، ابوسعید، عبداللہ بن انیس ابوبکرہ، ابن عباس، بلال اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے "یجاور" کا مطلب یہ ہے کہ "آپ اعتکاف بیٹھتے" اکثر روایات میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے (لیلۃ القدر کو) رمضان شریف کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو لیلۃ القدر کے بارے میں آپ سے مروی ہے کہ وہ اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں اور آخری رات ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں میرے نزدیک یہی ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کے مطابق جواب دیتے تھے۔ عرض کیا جاتا ہم اسے فلاں رات میں تلاش کریں تو آپ فرماتے فلاں رات میں تلاش کرو۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک اکیسویں رات کی روایت زیادہ قوی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت ابی بن کعب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ كَانَ يَحْلِفُ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَيَقُوْلُ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلَامَتِهَا فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ بِهٰذَا.

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْكُوْفِىُّ نَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنّٰى عَلِمْتَ اَبَا الْمُنْذِرِ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ قَالَ بِاٰيَةٍ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبِيْحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا فِىْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَلٰكِنْ كَرِهَ اَنْ يُّخْبِرَكُمْ فَتَتَّكِلُوْا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ ذَكَرْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِىْ بَكْرَةَ فَقَالَ مَا اَنَا مُلْتَمِسُهَا لِشَىْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنِّىْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِلْتَمِسُوْهَا فِىْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرَةَ يُصَلِّىْ فِى الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلٰوتِهٖ فِىْ سَائِرِ السَّنَةِ فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ جَهَدَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

رضی اللہ عنہ قسم کھاتے کہ وہ اکیسویں رات ہے اور فرماتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس کی نشانی بتائی ہم نے اسے شمار کیا اور یاد رکھا ابو قلابہ فرماتے ہیں لیلۃ القدر آخری دس راتوں میں پھرتی رہتی ہے۔ عبد بن حمید نے بواسطہ عبدالرزاق معمر اور ایوب، ابو قلابہ سے اسکی خبر دی۔

حضرت زر فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب سے پوچھا اے ابوالمنذر! تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ ستائیسویں رات ہے آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ اس رات کی صبح کو سورج کی شعاع نہیں ہوگی ہم نے اس بات کا خیال کیا اور اسے یاد رکھا اللہ کی قسم! ابن مسعود کو معلوم ہے کہ وہ رمضان میں ہے اور ستائیسویں رات ہے لیکن انہوں نے تمہیں بتانا پسند نہ کیا تاکہ تم اسی پر اکتفاء نہ کرلو امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عیینہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ابوبکرہ کے پاس لیلۃ القدر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا میں اسے تلاش نہیں کرتا کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک بات سنی (آپ نے فرمایا) آگاہ رہو! وہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہے نیز میں نے سنا آپ نے فرمایا اسے تلاش کرو جب نو یا سات یا پانچ یا تین راتیں یا آخری رات باقی رہ جائے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں ابوبکرہ، رمضان کے پہلے بیس دنوں میں عام دنوں کی طرح نماز پڑھتے جب آخری دس دن شروع ہوتے تو کوشش فرماتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابٌ ۵۳۷ مِنْهُ

آخری عشرہ میں زیادہ عبادت

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ مَرْيَمَ عَنْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رمضان کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْقِظُ اَهْلَهٗ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

آخری دس دنوں میں گھر والوں کو (عبادت کے لئے) جگاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں (عبادت کی) جس قدر کوشش فرماتے اتنی دوسرے دنوں میں نہ فرماتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

باب ۵۳۸ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ۔

سردیوں کا روزہ

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ غَرِيْبٍ عَنْ عَامِرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ عَامِرُ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَالِدُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَامِرِ الْقُرَشِيِّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَ الثَّوْرِيُّ

حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈی نعمت، سردیوں میں روزہ رکھنا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا اور یہ ابراہیم بن عامر قرشی کے والد ہیں ان سے شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی ہے۔

باب ۵۳۹ مَا جَاءَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلٰى سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ كَانَ مَنْ اَرَادَ مِنَّا اَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَ يَزِيْدُ هُوَ ابْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب آیت "وعلی الذین یطیقونہ" (اور جنہیں طاقت نہ ہو ان پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے) نازل ہوئی تو ہم میں سے جو چاہتا روزہ نہ رکھتا اور فدیہ دے دیتا یہاں تک کہ بعد والی آیت نازل ہوئی اور اس نے اسے منسوخ کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یزید سے ابوعبید کے بیٹے مراد ہیں جو سلمہ بن اکوع کے غلام ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ASADEMY

باب ۵۴۰ ما جاء فی من اکل ثم خرج یرید سفرا۔

۷۷۸۔ حدثنا قتیبۃ قال نا عبد اللہ بن جعفر عن زید بن اسلم عن محمد بن المنکدر عن محمد ابن کعب انہ قال اتیت انس بن مالک فی رمضان وھو یرید سفرا وقد رحلت لہ راحلتہ ولبس ثیاب السفر فدعی بطعام فاکل فقلت لہ سنۃ فقال سنۃ ثم رکب۔

۷۷۹۔ حدثنا محمد بن اسمعیل نا سعید بن ابی مریم نا محمد بن جعفر قال حدثنی زید بن اسلم قال حدثنی محمد بن المنکدر عن محمد ابن کعب قال اتیت انس بن مالک فی رمضان فذکر نحوہ قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن ومحمد بن جعفر ھو ابن ابی کثیر مدینی ثقۃ وھو اخو اسمعیل بن جعفر وعبد اللہ بن جعفر ھو ابن نجیح والد علی بن المدینی وکان یحیی بن معین یضعفہ وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا الحدیث وقال للمسافر ان یفطر فی بیتہ قبل ان یخرج ولیس لہ ان یقصر الصلوۃ حتی یخرج من جدار المدینۃ والقریۃ وھو قول اسحق ابن ابراھیم۔

کھانا کھا کر سفر میں جانے کا بیان

محمد بن کعب فرماتے ہیں میں رمضان شریف کے مہینے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ سفر پر جانا چاہتے تھے۔ میں نے ان کی سواری پر کجاوہ باندھا انہوں نے سفر کا لباس پہنا اور پھر کھانا منگا کر کھایا میں نے پوچھا یہ سنت ہے؟ تو فرمایا ہاں سنت ہے پھر آپ سوار ہو گئے۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت محمد بن کعب سے یونہی مروی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر سے مراد ابن ابی کثیر مدینی ہیں یہ ثقہ ہیں اور اسماعیل بن جعفر کے بھائی ہیں۔ عبداللہ بن جعفر نجیح کے بیٹے اور علی بن مدینی کے والد ہیں یحیی معین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں مسافر کے لئے سفر پر جانے سے پہلے گھر میں افطار کرنا جائز ہے۔ لیکن نماز میں قصر اس وقت تک جائز نہیں جب تک شہر یا گاؤں کی دیوار سے باہر نہ ہو جائے اسحاق بن ابراہیم اس کے قائل ہیں۔

باب ۵۴۱ ما جاء فی تحفۃ الصائم۔

۷۸۰۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویۃ عن سعد بن طریف عن عمیر بن مامون عن الحسن ابن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ الصائم الدھن والمجمر قال ابو عیسی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ اسنادہ بذاک لا نعرفہ الا من حدیث سعد بن طریف وسعد یضعف و

روزہ دار کا تحفہ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کا تحفہ تیل اور انگیٹھی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب اس کی سند کچھ نہیں ہم اسے صرف سعد بن طریف کی روایت سے جانتے ہیں اور سعد ضعیف ہے۔ عمیر بن مامون

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُقَالُ عُمَيْرُ بْنُ مَامُومٍ اَيْضًا۔

کو عمیر بن ماموم بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ ۵۴۲ مَاجَاءَ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى مَتٰى يَكُوْنُ۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ يُضَحِّي النَّاسُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَاَلْتُ مُحَمَّدًا قُلْتُ لَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ قَالَ نَعَمْ يَقُوْلُ فِيْ حَدِيْثِهٖ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عید الفطر اس دن ہے جب لوگ روزہ افطار کریں اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جب لوگ قربانی کریں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے پوچھا کیا محمد بن منکدر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنی ہے انہوں نے فرمایا "ہاں" وہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے سنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔

بَابُ ۵۴۳ مَاجَاءَ فِي الْاِعْتِكَافِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ۔

اعتکاف بیٹھنے کے بعد باہر آنا

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ اَنْبَاَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ عَامًا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمُعْتَكِفِ اِذَا قَطَعَ اِعْتِكَافَهٗ قَبْلَ اَنْ يُتِمَّهٗ عَلٰى مَا نَوٰى فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا نَقَضَ اِعْتِكَافَهٗ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ اِعْتِكَافِهٖ فَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ نَذْرُ اِعْتِكَافٍ اَوْ شَيْءٌ اَوْجَبَهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَكَانَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے ایک سال اعتکاف نہ بیٹھے تو آئندہ سال بیس دن اعتکاف بیٹھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو اعتکاف بیٹھ کر پورا کرنے سے پہلے توڑ ڈالے بعض علماء فرماتے ہیں اعتکاف توڑنے سے قضا واجب ہے انہوں نے حدیث شریف سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف سے باہر تشریف لائے اور پھر شوال کے دس دن اعتکاف بیٹھے۔ امام مالک کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک اگر نذر کا اعتکاف یا ایسا اعتکاف جو خود اس نے اپنے اوپر واجب کیا، نہ ہو بلکہ نفل ہو تو اس صورت میں اعتکاف توڑنے سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مُتَطَوِّعًا فَخَرَجَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ اَنْ يَقْضِيَ اِلَّا اَنْ يُحِبَّ ذٰلِكَ اِخْتِيَارًا مِنْهُ وَلَا يَجِبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَكُلُّ عَمَلٍ لَكَ اَنْ لَا تَدْخُلَ فِيْهِ فَاِذَا دَخَلْتَ فِيْهِ فَخَرَجْتَ مِنْهُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اَنْ تَقْضِيَ اِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

قضا واجب نہیں بلکہ اسے اختیار ہے امام شافعی کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں ہر وہ عمل جس کا شروع کرنا تمہارے لیے لازمی نہیں اگر اس کو شروع کر کے توڑ دیا تو قضا واجب نہیں البتہ حج اور عمرہ کی قضا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ۵۴۴ الْمُعْتَكِفُ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهٖ اَمْ لَا۔

معتکف کا کسی ضرورت کے لیے باہر آنا

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيُّ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهٗ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ هٰكَذَا رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں اپنا سر مبارک میرے قریب کرتے اور میں کنگھی کرتی اور آپ صرف انسانی ضرورت کے لیے ہی گھر میں تشریف لاتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح کئی راویوں نے حضرت مالک بن انس سے روایت کیا ہے۔ ابن شہاب بواسطہ عروہ اور عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ دونوں حضرت ام المومنین سے روایت کرتے ہیں اسی طرح لیکن بن سعد نے بواسطہ ابن شہاب، عروہ اور عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ اَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ اِعْتِكَافِهٖ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ وَاَجْمَعُوْا عَلٰى هٰذَا اَنَّهٗ يَخْرُجُ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ثُمَّ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَشُهُوْدِ الْجُمُعَةِ وَالْجَنَازَةِ لِلْمُعْتَكِفِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَعُوْدَ الْمَرِيْضَ وَيَتْبَعَ الْجَنَازَةَ وَيَشْهَدَ الْجُمُعَةَ اِذَا اشْتَرَطَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ

قتیبہ نے لیث سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ اعتکاف بیٹھنے والا صرف انسانی ضرورت کے لیے باہر جا سکتا ہے۔ اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ قضائے حاجت اور پیشاب کے لیے جا سکتا ہے۔ بیمار پرسی، جمعہ کی نماز اور جنازہ کے لیے جانے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک اگر اعتکاف بیٹھتے وقت ان امور کی شرط کر لی تو بیمار پرسی، جمعہ کی نماز اور جنازہ کے لیے جا سکتا ہے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک یہ (تینوں) کام نہیں کر سکتا وہ فرماتے ہیں اگر معتکف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَفْعَلَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا وَرَاَوْا لِلْمُعْتَكِفِ اِذَا كَانَ فِيْ مِصْرٍ يُجَمَّعُ فِيْهِ اَنْ لَا يَعْتَكِفَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ لِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا لَهُ الْخُرُوْجَ مِنْ مُعْتَكَفِهٖ اِلَى الْجُمُعَةِ وَلَمْ يَرَوْا لَهُ اَنْ يَتْرُكَ الْجُمُعَةَ فَقَالُوْا لَا يَعْتَكِفُ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ حَتّٰى لَا يَحْتَاجَ اِلَى اَنْ يَخْرُجَ مِنْ مُعْتَكَفِهٖ لِغَيْرِ قَضَاءِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ لِاَنَّ خُرُوْجَهٗ لِغَيْرِ قَضَاءِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ قَطْعٌ عِنْدَهُمْ لِلْاِعْتِكَافِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَلَا يَتْبَعُ الْجَنَازَةَ عَلٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنِ اشْتَرَطَ ذٰلِكَ فَلَهٗ اَنْ يَتْبَعَ الْجَنَازَةَ وَيَعُوْدَ الْمَرِيْضَ۔

اس شہر میں ہو جہاں جمعہ ہوتا ہے تو جامع مسجد میں اعتکاف بیٹھے تاکہ ضرورت انسانی کے بغیر اسے باہر جانے کی ضرورت نہ پڑے کیونکہ ان علماء کے نزدیک انسانی ضرورت کے علاوہ کسی دوسرے مقصد کے لئے باہر جانا اعتکاف کو توڑ دیتا ہے، امام مالک اور شافعی رحمہا اللہ کا یہی قول ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں حدیث عائشہ کے مطابق بیمار پرسی اور جنازہ میں شمولیت کے لئے نہ جائے۔ امام اسحاق فرماتے ہیں اگر شرط لگائی ہے تو پھر جنازہ میں بھی شریک ہو سکتا ہے اور بیمار پرسی بھی کر سکتا ہے

باب ۵۴۵ مَا جَاءَ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

نمازِ تراویح

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلٰثٌ مِنَ الشَّهْرِ وَصَلّٰى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا اَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهٗ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يُّصَلِّيَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے لیکن آپ نے ہمیں نماز (تراویح) نہ پڑھائی۔ جب رمضان شریف کے سات دن باقی رہ گئے تو آپ ہمارے ساتھ (نماز پڑھانے کے لئے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر اگلی رات نہ کھڑے ہوئے اور پچیسویں رات کو نماز پڑھائی یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ باقی رات بھی ہمیں نماز پڑھاتے (تو اچھا تھا) آپ نے فرمایا جو شخص امام کے ہمراہ (نماز کے لئے) سلام پھیرنے تک کھڑا ہو اس کے لئے پوری رات قیام (کا ثواب) لکھا جاتا ہے۔ پھر آپ نے نماز تراویح نہ پڑھائی یہاں تک کہ تین دن باقی رہ گئے تو آپ نے ستائیسویں شب کو نماز پڑھائی اپنے اہل بیت و ازواج مطہرات کو بھی بلایا آپ نے اتنی لمبی نماز پڑھائی کہ ہمیں سحری (کے چھوٹ جانے) کا خوف ہوا جب، آپ کہتے ہیں میں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَهٰكَذَا اَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَقَالَ اَحْمَدُ رُوِيَ فِيْ هٰذَا اَلْوَانٌ لَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ بَلْ نَخْتَارُ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ رَكْعَةً عَلٰى مَا رُوِيَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ اِذَا كَانَ قَائِمًا۔

حضرت ابوذر سے پوچھا فلاح کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا "سحری" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا قیام رمضان (تراویح) میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک وتروں کے ساتھ اکیس رکعات ہیں اہل مدینہ کا یہ قول ہے اور اسی پر مدینہ والوں کا عمل ہے اکثر علماء کے نزدیک جیسا کہ حضرت علی عمر اور کئی دوسرے صحابہ کرام سے مروی ہے بیس رکعات ہیں سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی (اور امام ابوحنیفہ) رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں امام شافعی فرماتے ہیں میں نے اسی طرح اپنے شہر مکہ مکرمہ والوں کو بیس رکعت پڑھتے ہوئے پایا ہے امام احمد فرماتے ہیں اس بارے میں مختلف روایات ہیں انہوں نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرمایا، امام اسحاق فرماتے ہیں ہم اکتالیس رکعتیں پسند کرتے ہیں جس طرح کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ابن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ نے جماعت کے ساتھ تراویح کو پسند فرمایا لیکن امام شافعی فرماتے ہیں اگر قاری ہو تو علیحدہ پڑھے۔

باب ۵۴۶ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا۔

روزہ افطار کرانے کی فضیلت

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کے لئے اس کی مثل ثواب ہے اس کے بغیر کہ روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۴۷ اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا جَاءَ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ۔

تراویح کی ترغیب اور فضیلت

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ وَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام رمضان (تراویح) کی طرف رغبت دیتے لیکن وجوب کا حکم نہ فرماتے۔ آپ فرماتے جس نے رمضان (کی راتوں) میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے گئے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال تک

www.waseemziyai.com MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلٰی ذٰلِكَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

یہی صورت رہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور پھر دور فاروقی کے شروع شروع میں بھی یہی حالت رہی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ زہری نے بواسطہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی۔

اَخِرُ اَبْوَابِ الصَّوْمِ وَاَوَّلُ اَبْوَابِ الْحَجِّ

ابواب صوم کا اختتام اور ابواب حج کا آغاز

اَبْوَابُ الْحَجِّ

ابوابِ حج

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۵۴۸ مَاجَاءَ فِیْ حُرْمَةِ مَكَّةَ۔

مکہ مکرمہ کی عزت

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَكَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْہُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَكَلَّمَ بِہٖ اَنَّہٗ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰہُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا یَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَسْفِكَ بِهَا دَمًا اَوْ یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْهَا فَقُوْلُوْا لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ اَذِنَ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَاْذَنْ لَكَ وَاِنَّمَا اُذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْكَ

ابوشریح عدوی سے مروی ہے انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا اور وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا "اے امیر! مجھے اجازت دو میں تم سے ایک بات بیان کردوں جس کے ساتھ کل یوم فتح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے میرے کانوں نے سنا دل نے یاد رکھا اور آنکھوں نے دیکھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بات بیان فرمائی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو قابل عزت بنایا اسے لوگوں نے قابل احترام نہیں بنایا کسی شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ جائز نہیں کہ اس میں خون بہائے۔ یا وہاں کے درخت کاٹے اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (وہاں) قتال کی وجہ سے اس میں لڑائی کو جائز سمجھے تو اسے کہو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی تجھے تو اجازت نہیں دی (آپ نے فرمایا) مجھے ایک دن تھوڑی سی دیر کے لئے اجازت دی۔ پھر اس کی عزت و احترام ایسے ہی لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ حاضر، غائب تک یہ بات پہنچا دے۔ ابوشریح سے پوچھا گیا پھر آپ کو عمرو بن سعید نے کیا جواب دیا؟ انہوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِذٰلِكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اَنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَيُرْوٰى بِخِزْيَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ شُرَيْحٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ اسْمُهٗ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو الْعَدَوِيُّ الْكَعْبِيُّ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ يَعْنِيْ جِنَايَةً يَقُوْلُ مَنْ جَنٰى جِنَايَةً اَوْ اَصَابَ دَمًا ثُمَّ جَاءَ اِلَى الْحَرَمِ فَاِنَّهٗ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ۔

نے فرمایا عمرو نے جواب دیا اے ابوشریح! میں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں کہ حرم شریف کسی گناہ گار، خون کرکے بھاگنے والے اور تقصیر کرکے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ خزیۃ (بے حیائی کا کام) کا لفظ بھی مروی ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوشریح حسن صحیح ہے ابوشریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے۔ ولا فارا بخربۃ سے مراد جنایت یعنی تقصیر کرکے بھاگنے والا مراد ہے جو شخص نقصان کرکے خونریزی کے بعد حرم میں آجائے اس پر حد قائم کی جائے۔

باب ۵۴۹ مَا جَاءَ فِيْ ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ کا ثواب

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک دوسرے کے بعد کرتے رہو کیونکہ یہ دونوں محتاجی اور گناہ کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے سونے اور چاندی کی میل کچیل کو دور کرتی ہے حج مقبول کا ثواب جنت ہے اس باب میں حضرت عمر، عامر بن ربیعہ، ابوہریرہ، عبداللہ بن حبشی، ام سلمہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود اس روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ حَازِمٍ كُوْفِيٌّ وَهُوَ الْاَشْجَعِيُّ وَاسْمُهٗ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے حج کیا پس نہ عورت سے ہمبستری کی اور نہ ہی گناہ کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ ابوحازم کوفی اشجعی ہیں، ان کا نام سلمان ہے اور یہ عزۃ الاشجعیہ کے غلام ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۵۵۰ مَاجَاءَ مِنَ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْحَجِّ

۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَعِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى رَبِيعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْبَاهِلِيِّ نَا أَبُو إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا أَوْ رَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ أَنَّ اللهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَجْهُولٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ۔

حج نہ کرنے کا گناہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس سامان سفر اور سواری ہو جو اسے بیت اللہ شریف تک پہنچا دے پھر وہ حج نہ کرے پس اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ "اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ شریف کا حج ان لوگوں پر فرض ہے جو اس کی طرف جانے کی طاقت رکھتے ہوں" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں اس کی سند میں کلام ہے ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

باب ۵۵۱ مَاجَاءَ فِي إِيجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ۔

۹۲۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى نَا وَكِيعٌ نَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَلَكَ زَادًا أَوْ رَاحِلَةً وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَإِبْرَاهِيمُ ابْنُ يَزِيدَ هُوَ الْخُوزِيُّ الْمَكِّيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

سامانِ سفر اور سواری سے حج کی فرضیت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ! کس چیز سے حج فرض ہوتا ہے؟" آپ نے فرمایا سامان سفر اور سواری سے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص زادراہ اور سواری کا مالک ہو اس پر حج فرض ہے ابراہیم بن یزید، خوزی مکی ہے۔ بعض علماء نے اس کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

باب ۵۵۲ مَاجَاءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ

۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا مَنْصُورُ بْنُ

حج کتنی مرتبہ فرض ہے

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جب

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابْنُ وَرْدَانَ كُوْفِيٌّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاسْمُ اَبِي الْبُخْتَرِيِّ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَهُوَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ فَيْرُوْزَ۔

آیت کریمہ وللہ علی الناس الخ (اور اللہ کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے جو وہاں تک جانے کی طاقت رکھتے ہوں) نازل ہوئی صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟" آپ خاموش رہے پھر عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟" آپ نے فرمایا نہیں اور (فرمایا) اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں نہ پوچھو کہ اگر تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں"۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابوہریرہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی اس طریق سے حسن غریب ہے ابوبختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے، اور وہ سعید بن فیروز ہے۔

باب ۵۵۳ مَا جَاءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مبارک

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلٰثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلٰثَةً وَسِتِّيْنَ بَدَنَةً وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا فِيْهَا جَمَلٌ لِاَبِيْ جَهْلٍ فِيْ اَنْفِهِ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبُضْعَةٍ فَطُبِخَتْ فَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ ابْنِ حُبَابٍ وَرَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْ كُتُبِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُهُ لَا يَعُدُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَحْفُوْظًا وَقَالَ اِنَّمَا يُرْوٰى عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کیے دو حج ہجرت سے پہلے اور ایک حج ہجرت کے بعد اس کے ساتھ عمرہ بھی کیا آپ تریسٹھ (۶۳) اونٹ لے گئے باقی اونٹ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے لیکر آئے ان میں ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا اس کے ناک میں نکیل تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قربانی کی اور ہر جانور سے ایک ایک بوٹی لیکر پکانے کا حکم فرمایا پس گوشت پکایا گیا تو آپ نے اس سے کچھ شوربہ نوش فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث سفیان کی روایت سے غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو دیکھا انہوں نے یہ حدیث اپنی کتابوں میں عبداللہ بن زیاد سے روایت کی میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے سفیان ثوری کی سند سے نہیں پہچانا میرا خیال ہے کہ وہ اسے محفوظ حدیث نہیں سمجھتے تھے۔ نیز فرماتے تھے کہ یہ سفیان ثوری سے بواسطہ اسحاق و مجاہد مرسلاً مروی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةً فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهٖ وَعُمْرَةً الْجِعْرَانَةِ اِذَا قَسَمَ غَنِيْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ اَبُوْحَبِيْبٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ جَلِيْلٌ ثِقَةٌ وَثَّقَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کئے انہوں نے فرمایا ایک حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذی قعدہ میں دوسرا عمرہ حدیبیہ تیسرا عمرہ حج کے ساتھ اور چوتھا عمرہ جعرانہ۔ جب آپ نے غزوہ حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حبان بن ہلال ابو حبیب بصری ہیں۔ اور وہ بڑے بزرگ ثقہ ہیں یحیی بن سعید قطان نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

باب ۵۵۴ مَا جَاءَ كَمْ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ عُمْرَةَ الْفِصَاصِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِيْ مَعَ حَجَّتِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے عمرہ حدیبیہ، دوسرا عمرہ جو دوسرے سال قضار کے طور پر کیا، تیسرا عمرہ جعرانہ سے اور چوتھا حجۃ الوداع کے ساتھ اس باب میں حضرت انس، عبداللہ بن عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس غریب ہے۔ ابن عیینہ نے یہ حدیث بواسطہ عمرو بن دینار حضرت عکرمہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار عمرے کئے اس روایت میں حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے بواسطہ سفیان بن عیینہ اور عمرو بن دینار، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے

باب ۵۵۵ مَا جَاءَ فِيْ اَيِّ مَوْضِعٍ اَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو لوگوں کو اطلاع دی اور مقام بیداء پر پہنچ کر آپ نے احرام باندھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس، اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِيْ تُكَذِّبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں مقام بیداء کا ذکر کر کے تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم! آپ نے مسجد حرام کے پاس ایک درخت کے قریب احرام باندھا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۵۵۶ مَا جَاءَ مَتٰى اَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خَصِيْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يُحْرِمَ الرَّجُلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے بعد احرام باندھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ عبدالسلام بن حرب کے سوا کسی اور نے اسے روایت کیا ہو۔ اس بات کو علماء نے پسند کیا ہے کہ آدمی نماز کے بعد احرام باندھے۔

بَابُ ۵۵۷ مَا جَاءَ فِيْ اِفْرَادِ الْحَجِّ۔

حج افراد

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج افراد کیا۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ وَاَفْرَدَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے حج افراد کیا۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَالَ الثَّوْرِيُّ اِنْ اَفْرَدَ الْحَجَّ فَحَسَنٌ وَاِنْ قَرَنَ فَحَسَنٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مِثْلَهٗ وَقَالَ اَحَبُّ اِلَيْنَا الْاِفْرَادُ ثُمَّ التَّمَتُّعُ ثُمَّ الْقِرَانُ۔

قتیبہ نے بواسطہ عبداللہ بن نافع صائغ، عبید اللہ بن عمر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت کی امام ترمذی حضرت سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ افراد، قران اور تمتع میں سے جو بھی ہو اچھا ہے امام شافعی نے بھی اسی طرح فرمایا اور کہا کہ ہمیں زیادہ پسند افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔

ف:۔ حج کی تین قسمیں ہیں افراد، قران اور تمتع۔ صرف حج کا احرام باندھا وہ مفرد ہے، حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھنے والا قارن اور عمرہ کا احرام باندھ کر افعال عمرہ بجالائے پھر ایام حج میں حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرے تو یہ متمتع ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اگر قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے تو احرام نہ کھولے اور جانور ساتھ نہیں تو احرام کھول دے لیکن مکہ مکرمہ میں ہی ٹھہرا رہے اور حج سے پہلے کہیں نہ جائے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قران افضل ہے (مترجم)

باب ۵۵۸ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج وعمرہ جمع کرنا

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَاخْتَارُوْهُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے الٰہی میں حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس باب میں حضرت عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے بعض علماء اسی طرف گئے ہیں کوفہ والوں اور دوسرے لوگوں نے اسے پسند کیا ہے۔

باب ۵۵۹ مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ۔

تمتع

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ

محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ حج اور عمرے کو ملا کر تمتع کرنے کا ذکر کر رہے تھے۔ ضحاک بن قیس نے کہا ایسا وہی کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بے خبر ہو۔ حضرت سعد نے کہا اے بھائی! تو نے بری بات کہی ضحاک نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعْنَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ۔

اللہ عنہ نے اس سے روکا ہے" حضرت سعد نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ اسی طرح کیا"

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ اَنَّ اَبَاكَ قَدْ نَهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَبِيْ نَهٰى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرُ اَبِيْ يُتَّبَعُ اَمْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

ابن شہاب سے مروی ہے سالم بن عبداللہ نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے ایک شامی کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عمرہ اور حج کو ملا کر تمتع کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا یہ جائز ہے۔ شامی نے کہا آپ کے والد نے منع فرمایا ہے حضرت ابن عمر نے فرمایا بتاؤ اگر میرے باپ نے منع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تو کیا میرے باپ کی اتباع کی جائے گی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اپنایا جائے گا؟ اس شخص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی پیروی کی جائے گی آپ نے فرمایا تو پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَاَوَّلُ مَنْ نَهٰى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ وَجَابِرٍ وَسَعْدٍ وَاَسْمَاءَ اِبْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ وَالتَّمَتُّعُ اَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ بِعُمْرَةٍ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يُقِيْمُ حَتّٰى يَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ وَعَلَيْهِ دَمٌ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيُسْتَحَبُّ لِلْمُتَمَتِّعِ اِذَا صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ اَنْ يَصُوْمَ فِي الْعَشْرِ وَيَكُوْنَ اٰخِرُهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فَاِنْ لَمْ يَصُمْ فِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے تمتع کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس سے منع فرمایا اس باب میں حضرت علی، عثمان، جابر، سعد، اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے عمرہ کے ساتھ تمتع کو پسند کیا ہے۔ تمتع یہ ہے کہ آدمی حج کے مہینے میں عمرہ کے ساتھ داخل ہو پھر ٹھہرا رہے یہاں تک کہ حج کرے۔ یہ متمتع کہلاتا ہے۔ اس پر ایک جانور کا ذبح کرنا فرض ہے جو بھی حاصل ہو۔ جیسے (قربانی کا جانور) نہ ملے وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے گھر لوٹ کر رکھے۔ متمتع کے لئے مستحب ہے کہ وہ تین روزے جو حج کے دنوں میں رکھ رہا ہے پہلے عشرہ میں ہوں اور آخری روزہ عرفہ کے دن ہو۔ اگر عشرہ اول میں نہیں رکھے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْعَشْرِ صَامَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فِيْ قَوْلِ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَصُوْمُ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ يَخْتَارُوْنَ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

تو پھر ایام تشریق میں رکھے یہ بعض صحابہ کرام کا قول ہے ان میں حضرت ابن عمر، اور عائشہ رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ایام تشریق میں نہ رکھے اہل کوفہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۵۶ مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ

تلبیہ (لبیک کہنا)

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا (ترجمہ) حاضر ہوں اے اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَهَلَّ فَانْطَلَقَ يُهِلُّ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ هٰذِهٖ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَزِيْدُ مِنْ عِنْدِهٖ فِيْ اَثَرِ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ فَاِنْ زَادَ زَائِدٌ فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِنْ تَعْظِيْمِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے احرام باندھا اور یہ تلبیہ کہتے ہوئے چلے میں حاضر ہوں اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوں بے شک تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ حضرت نافع کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ ہے" آپ (حضرت ابن عمر) اس تلبیہ میں اپنی طرف سے یہ اضافہ فرماتے" میں حاضر بارگاہ ہوں میں حاضر بارگاہ ہوں میں تیری عبادت کے لیے ہر وقت تیار ہوں بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے تیری ہی طرف رغبت ہے اور عمل تیری ہی رضا کے لیے ہے" یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابن مسعود، جابر، عائشہ، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهِ فَلَا بَأْسَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِنَّمَا قُلْنَا لَا بَأْسَ بِزِيَادَةِ تَعْظِيمِ اللّٰهِ فِيهَا لِمَا جَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ حَفِظَ التَّلْبِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ زَادَ ابْنُ عُمَرَ فِي تَلْبِيَتِهِ مِنْ قِبَلِهِ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے امام شافعی فرماتے ہیں اگر کسی نے تلبیہ میں کچھ ایسے الفاظ زیادہ کیے جن میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم پائی جاتی ہے۔ تو انشاء اللہ کوئی حرج نہیں لیکن مجھے یہ بات پسند ہے کہ صرف آنحضرت صلی اللہ کا تلبیہ ہی پڑھے امام شافعی فرماتے ہیں یہ بات کہ تعظیم خداوندی کے کچھ الفاظ زیادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، ہم نے اس لئے کہی کہ حضرت ابن عمرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یاد تھا پھر (بھی) اپنے اپنی طرف سے اس میں یہ الفاظ زیادہ کئے میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیری ہی طرف رغبت ہے اور تیرے ہی لئے عمل ہے

بَابُ ۵۶ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ

تلبیہ اور قربانی کی فضیلت

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوعٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا حج افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس میں بلند آواز سے تلبیہ کہا جائے اور قربانی کی جائے۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے، اس کے دائیں بائیں تمام پتھر، درخت ڈھیلے (سب) تلبیہ کہتے ہیں یہاں تک کہ زمین ادھر ادھر (مشرق و مغرب) سے پوری ہو جاتی ہے۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوبکر غریب ہے ہم اسے صرف ابن ابی فدیک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن منکدر کو عبدالرحمٰن بن یربوع سے سماع حاصل نہیں محمد بن منکدر نے سعید بن عبدالرحمٰن کے واسطہ سے عبدالرحمٰن بن یربوع سے اس کے علاوہ حدیث روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

يَسْمَعُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوعٍ وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوعٍ عَنْ اَبِيْهِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى اَبُوْ نُعَيْمٍ الطَّحَّانُ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذُئَيْبٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْطَاءَ فِيْهِ ضِرَارٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَنْ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ اَخْطَاءَ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ ذَكَرْتُ لَهٗ حَدِيْثَ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذُئَيْبٍ فَقَالَ هُوَ خَطَاءٌ فَقُلْتُ قَدْ رَوٰى غَيْرُهٗ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذُئَيْبٍ اَيْضًا مِثْلَ رِوَايَتِهٖ فَقَالَ لَا شَيْءَ اِنَّمَا رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذُئَيْبٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَاَيْتُهٗ يُضَعِّفُ ضِرَارَ بْنَ مُرَّةَ وَالْعَجُّ هُوَ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ وَالثَّجُّ هُوَ نَحْرُ الْبُدُنِ۔

کی ہے ابو نعیم الطحان ضرار بن صرد نے یہ حدیث بواسطہ ابن ابی ذئیب، ضحاک بن عثمان، محمد بن منکدر، سعید بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن بن یربوع، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی اس میں ضرار سے خطاء واقع ہوئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے احمد بن حنبل سے سنا آپ فرماتے تھے جس نے یہ حدیث بواسطہ محمد بن منکدر اور سعید بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن یربوع سے روایت کی اس نے غلطی کی میں نے امام بخاری سے سنا جب ان کے سامنے ضرار بن صرد کی روایت کا ذکر کیا گیا تو فرمایا یہ "غلط ہے"۔ میں نے عرض کیا ابن ابی ذئیب سے دوسروں نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے تو امام بخاری نے فرمایا "کچھ نہیں" ان راویوں نے ابن ابی ذئیب سے روایت نقل کی لیکن اس میں سعید بن عبدالرحمٰن کا ذکر نہیں (امام ترمذی کہتے ہیں) میرے خیال میں امام بخاری ضرار بن صرد کو ضعیف سمجھتے ہیں "عج" کے معنی بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور "ثج" کے معنی قربانی ذبح کرنا ہے۔

باب ۵۶۲ مَا جَاءَ فِيْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ۔

تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنا

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوْ بِالتَّلْبِيَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ خَلَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ

حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے پاس حضرت جبریل آئے۔ اور کہا کہ میں اپنے صحابہ کرام کو اہلال یا فرمایا تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنے کا حکم دوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث خلاد بواسطہ سائب حسن صحیح ہے۔ بعض راویوں نے اسے بواسطہ خلاد بن سائب، فرید بن خالد سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یہ صحیح نہیں صحیح روایت وہ ہے جس میں خلاد اپنے والد سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيْحُ هُوَ خَلَّادُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ وَهُوَ خَلَّادُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

روایت کرتے ہیں اور یہ خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید انصاری ہیں۔ اس باب میں حضرت زید بن خالد ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۵۶۳ مَا جَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

احرام باندھنے وقت غسل کرنا

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يَعْقُوْبَ الْمَدَنِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِغْتِسَالَ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے احرام کے لئے کپڑے اتارے اور غسل فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے بعض علماء کے نزدیک احرام کے وقت غسل کرنا مستحب ہے۔ امام شافعی (اور امام ابوحنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۶۴ مَا جَاءَ فِيْ مَوَاقِيْتِ الْاِحْرَامِ لِاَهْلِ الْاٰفَاقِ۔

غیر ملکی کیلئے مقاماتِ احرام

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْ اَيْنَ نُهِلُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ وَاَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک آدمی نے سوال کیا "یا رسول اللہ! ہم کہاں سے احرام باندھیں؟" آپ نے فرمایا "مدینہ والے ذوالحلیفہ سے، اہل شام جحفہ سے، نجد والے قرن سے اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مشرق کے لئے مقام عقیق کو میقات احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۵۶۵ مَا جَاءَ فِيْ مَا لَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهٗ

محرم کیلیے کونسا لباس جائز نہیں

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحُرُمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَحَدٌ لَيْسَتْ لَهٗ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں حالت احرام میں کونسا لباس پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا قمیض پاجامہ برنس (برساتی) پگڑی اور موزے نہ پہنو لیکن اگر کسی کے جوتے نہ ہوں تو ٹخنوں سے نیچے تک کے موزے پہن سکتا ہے وہ کپڑا بھی نہ پہنو جس میں زعفران اور ورس (ایک خوشبو) لگی ہو۔ عورت، حالت احرام میں نقاب نہ ڈالے اور نہ ہی دستانے پہنے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

بَابُ ۵۶۶ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ السَّرَاوِيْلِ وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ۔

تہبند اور جوتا نہ ہو تو پاجامہ اور موزے پہننا

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا اَيُّوْبُ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُحْرِمُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَاِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ محرم کو تہبند نہ ملے تو پاجامہ پہن لے اور اگر جوتا نہ پائے تو موزے پہن لے۔

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ

قتیبہ نے بواسطہ حماد بن زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ الْاِزَارَ لَبِسَ السَّرَاوِيْلَ وَاِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ

منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اگر (محرم کو) جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۶۷ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ اَوْ جُبَّةٌ

احرام کے وقت قمیص اور جبہ اتار دینا

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيًّا قَدْ اَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْزِعَهَا۔

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو حالت احرام میں جبہ پہنے ہوئے دیکھا تو اسے اتارنے کا حکم دیا۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا اَصَحُّ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَهٰكَذَا رَوٰى قَتَادَةُ وَالْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عمرو بن دینار، عطاء، اور صفوان بن یعلی، یعلی بن امیہ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی۔ صحیح روایت وہ ہے جسے عمرو بن دینار اور ابن جریج نے بواسطہ عطاء اور صفوان بن یعلی بن امیہ سے مرفوعاً روایت کیا۔

باب ۵۶۸ مَا جَاءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

محرم کے لیے جانوروں کا قتل

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ موذی جانور چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا، حرم میں بھی مار ڈالے جائیں اس باب میں حضرت ابن مسعود

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ الْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ابن عمر، ابوہریرہ، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَأَةَ وَالْغُرَابَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْمُحْرِمُ يَقْتُلُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ سَبُعٍ عَدَى عَلَى النَّاسِ أَوْ عَلَى دَوَابِّهِمْ فَلِلْمُحْرِمِ قَتْلُهُ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا محرم حملہ آور جانوروں، کاٹنے والے کتے، چوہے، بچھو، چیل اور کوے کو مار ڈالے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں محرم، حملہ آور جانوروں اور کتے کو مار ڈالے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں ہر وہ درندہ جو لوگوں یا ان کے چارپایوں پر حملہ آور ہو اسے محرم قتل کر ڈالے۔

باب ۵۶۹ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ۔

محرم کے لیے سینگی کا حکم

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالُوا لَا يَحْلِقُ شَعْرًا وَقَالَ مَالِكٌ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْزِعُ شَعْرًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حالتِ احرام میں سینگی لگوائی۔ اس باب میں حضرت انس، عبداللہ بن بحینہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے ایک جماعت نے محرم کے لئے سینگی لگوانے کی اجازت دی ہے۔ لیکن بال منڈوانے کی نہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں محرم ضرورت کے تحت سینگی لگوا سکتا ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ محرم کے لئے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بال نہ اکھیڑے۔

باب ۵۷۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ۔

محرم کو نکاح کی ممانعت

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ

نبیہ بن وہب کہتے ہیں ابان بن عثمان نے اپنے بیٹے کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نَا اَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ اَنْ يُّنْكِحَ اِبْنَهٗ فَبَعَثَنِيْ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَ هُوَ اَمِيْرُ الْمَوْسِمِ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ يُرِيْدُ اَنْ يُّنْكِحَ اِبْنَهٗ فَاَحَبَّ اَنْ يَّشْهَدَكَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا اَرَاهُ اِلَّا اَعْرَابِيًّا جَافِيًا اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ اَوْ كَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ مِثْلَهٗ يَرْفَعُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ وَّمَيْمُوْنَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يَرَوْنَ اَنْ يَّتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ وَقَالُوْا اِنْ نَكَحَ فَنِكَاحُهٗ بَاطِلٌ۔

نکاح کرنا چاہا تو مجھے امیر حج ابان بن عثمان کے پاس بھیجا میں نے آکر کہا آپ کا بھائی اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اس موقعہ پر موجود ہوں۔ ابان بن عثمان نے فرمایا میں انہیں غافل اعرابی خیال کرتا ہوں۔ محرم نہ تو خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ دوسرے کا نکاح کرا سکتا ہے۔ (یا جیسا کہ آپ نے فرمایا) پھر حضرت عثمان سے مرفوع حدیث بیان کی۔ اس باب میں حضرت ابو رافع اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عثمان حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام کا اس پر عمل ہے جن میں حضرت عمر بن خطاب، علی ابن ابی طالب اور ابن عمر شامل ہیں بعض فقہاء تابعین کا یہی قول ہے امام مالک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ انکے نزدیک محرم کا نکاح کرنا جائز نہیں اور باطل ہوگا۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ فِيْمَا بَيْنَهُمَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيْعَةَ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ اَيْضًا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ مُرْسَلًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرُوِيَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَلَالٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَيَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ هُوَ ابْنُ اُخْتِ مَيْمُوْنَةَ۔

حضرت ابو رافع فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے شب زفاف میں بھی آپ احرام میں نہیں تھے میں دونوں کے درمیان قاصد تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے کہ حماد بن زید کے سوا کسی نے اس کو مسند بیان کیا ہو حماد، بواسطہ مطر الوراق، ربیعہ سے روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس نے بواسطہ ربیعہ سلیمان بن یسار سے مرسلاً روایت کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے سلیمان بن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسل روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یزید بن اصم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے بعض راویوں نے یزید بن اصم سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یزید بن اصم حضرت میمونہ کے بھانجے ہیں۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

باب ۵۷۔ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔

محرم کو نکاح کی اجازت

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور آپ اس وقت محرم تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی اسی پر عمل ہے۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهٗ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ تَزْوِيْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ وَمَاتَتْ مَيْمُوْنَةُ بِسَرِفَ حَيْثُ بَنٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَتْ بِسَرِفَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو شعثاء کا نام جابر بن زید ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت میمونہ کے ساتھ نکاح میں اختلاف ہے کیونکہ آپ نے حضرت میمونہ سے مکہ مکرمہ کے راستے میں نکاح کیا اس لیے بعض علماء فرماتے ہیں آپ اس وقت احرام سے نہیں تھے لیکن خبر نکاح احرام باندھنے کے بعد پھیلی پھر آپ نے مکہ مکرمہ کے راستے میں مقام سرف پر شب زفاف گزاری اور اسوقت آپ احرام سے نہیں تھے حضرت میمونہ کا انتقال بھی مقام سرف میں ہوا جہاں حضور نے آپکے ساتھ پہلی رات گزاری تھی وہاں ہی آپ کو دفن کیا گیا۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا فَزَارَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَدَفَنَّاهَا فِي الظُّلَّةِ الَّتِيْ بَنٰى بِهَا فِيْهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو آپ احرام باندھے ہوئے نہ تھے اور اسی حالت میں اول شب گزاری حضرت میمونہ کا انتقال بھی وہیں ہوا اور ان کو وہاں ہی دفن کیا گیا جہاں حضور نے ان کے ساتھ پہلی رات گزاری تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور متعدد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ

راویوں نے اسے حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے

باب ۵۷۲ مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کے لیے شکار کھانے کا حکم

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَدْ لَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ وَطَلْحَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ وَالْمُطَّلِبُ لَا نَعْرِفُ لَهٗ سَمَاعًا مِنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بَاْكُلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ بَاْسًا اِذَا لَمْ يَصِدْهُ اَوْ يُصَدْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ الشَّافِعِيُّ هٰذَا اَحْسَنُ حَدِيْثٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَقْيَسُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے جب تک کہ تم خود شکار نہ کرو اور نہ ہی تمہارے حکم سے شکار کیا جائے اس باب میں حضرت ابوقتادہ اور طلحہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر مفسر ہے مطلب کیلیے حضرت جابر سے سماع ہمارے علم میں نہیں بعض علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے وہ محرم کیلیے شکار (کا گوشت) کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے بشرطیکہ نہ تو اس نے خود شکار کیا ہو اور نہ ہی اس کیلیے شکار کیا گیا ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں یہ حدیث احسن اور زیادہ عمدہ ہے اس پر عمل ہے۔ اور امام احمد و اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ فَشَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں پہنچے تو اپنے بعض احرام باندھے ہوئے ساتھیوں کے ساتھ حضور سے پیچھے رہ گئے وہ خود احرام سے نہیں تھے انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سیدھے ہو گئے اور ساتھیوں سے لاٹھی مانگی۔ انہوں نے انکار کیا تو نیزہ مانگا۔ انہوں نے اس سے بھی انکار کیا تو اپنے خود اٹھایا اور گورخر پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ بعض صحابہ کرام نے اس سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا یہ ایک لقمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ فِيْ حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ

قتیبہ نے بواسطہ زید بن اسلم اور عطاء بن یسار حضرت ابوقتادہ سے ایک روایت نقل کی ابو نضر کی روایت کی طرح اس میں بھی گورخر کا ذکر ہے۔ لیکن اس میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَيْءٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت سے کچھ (بچا ہوا) ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۷۳ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ۔

محرم کو شکار کا گوشت کھانے کی ممانعت

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَاَهْدٰى لَهٗ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَكَرِهُوْا اَكْلَ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اَمَّا وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا اِنَّمَا رَدَّ عَلَيْهِ لِمَا ظَنَّ اَنَّهٗ صِيْدَ مِنْ اَجْلِهٖ وَتَرَكَهٗ عَلَى التَّنَزُّهِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ اَهْدٰى لَهٗ لَحْمَ حِمَارٍ وَحْشٍ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ۔

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، مقام ابواء یا مقام ودان میں ان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں ایک گورخر کا تحفہ پیش کیا آپ نے واپس لوٹا دیا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے چہرے پر ناخوش گواری کے اثرات دیکھے تو فرمایا ہم نے کسی ناراضگی کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ اس لیے کہ ہم محرم ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس حدیث پر عمل ہے انکے نزدیک محرم کو شکار (کا گوشت) کھانا مکروہ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ آپ نے اس خیال سے لوٹایا کہ شاید میرے لیے شکار کیا گیا ہو۔ لہٰذا آپ نے محض احتیاطاً اسکے کھانے سے اجتناب فرمایا بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث حضرت زہری سے روایت کی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخر کا گوشت پیش کیا" یہ غیر محفوظ ہے۔ اس باب میں حضرت علی اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

باب ۵۷۴ مَاجَاءَ فِيْ صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ۔

محرم کے لیے دریائی شکار کا حکم

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهٗ بِسِيَاطِنَا وَعِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْهُ فَاِنَّهٗ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حج یا عمرہ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ پس ٹڈیوں کا ایک دل ہمارے سامنے آیا تو ہم اسے اپنے کوڑوں اور لاٹھیوں سے مارنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھاؤ یہ دریا کا شکار ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوہزم کی روایت سے پہچانتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَصِيْدَ الْجَرَادَ وَيَاْكُلَهٗ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِ صَدَقَةً اِذَا اصْطَادَهٗ اَوْ اَكَلَهٗ۔

ہیں ابومہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور اس کے بارے میں شعبہ نے کلام کیا ہے علماء کی ایک جماعت نے محرم کو اجازت دی ہے کہ وہ ٹڈیوں کا شکار کرے اور کھائے۔ بعض علماء کے نزدیک ٹڈیوں کا شکار کرنے یا کھانے والے پر صدقہ واجب ہے۔

بَابُ ۵۷۵ مَا جَاءَ فِي الضَّبُعِ يُصِيْبُهَا الْمُحْرِمُ

بجّو کا شکار

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اَاُكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اَقَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ رَوٰى جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُحْرِمِ اِذَا اَصَابَ ضَبُعًا اَنَّ عَلَيْهِ الْجَزَاءَ۔

ابن عمار کہتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا بجّو شکار ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" فرماتے ہیں میں نے پوچھا "کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟" فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا "کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی طرح) فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت علی نے یحییٰ بن سعید کا قول نقل کیا کہ جریر بن حازم نے اس حدیث کو بواسطہ جابر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ ابن جریج کی روایت اصح ہے۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ محرم جب بجّو کا شکار کرے تو اس پر بدلہ دینا واجب ہے۔

فائدہ:۔ بجّو کا شکار جائز ہے لیکن کھانا منع ہے۔ کیونکہ کیل دانے شکاری درندوں کے کھانے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی نظریہ ہے۔ شرح معانی الآثار جلد ۲ ص ۲۴۰۔ (مترجم)

بَابُ ۵۷۶ مَا جَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ

دخول مکّہ کے لیے غسل

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنِيْ هَارُوْنُ ابْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ بِفَخٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے مقام فخ میں غسل فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غیر محفوظ ہے صحیح روایت وہ ہے جسے حضرت نافع

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مَحْفُوْظٌ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَغْتَسِلُ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ يُسْتَحَبُّ الْاِغْتِسَالُ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُمَا وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ۔

نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل فرمایا کرتے تھے۔ امام شافعی اسی بات کے قائل ہیں کہ دخول مکہ کے لیے غسل مستحب ہے (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے) عبدالرحمٰن بن زید بن مسلم، حدیث میں ضعیف ہیں امام احمد بن حنبل علی بن مدینی اور دوسرے محدثین نے انہیں ضعیف کہا ہے ہم اس حدیث کو صرف انہی سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

بَابُ ۵۷۷ مَا جَاءَ فِيْ دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ اَعْلَاهَا وَخُرُوْجِهٖ مِنْ اَسْفَلِهَا۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور نکلنا

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو اوپر کی جانب سے داخل ہوئے اور نیچے کی طرف سے باہر تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۵۷۸ مَا جَاءَ فِيْ دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ نَهَارًا۔

مکہ مکرمہ میں دن کو جانا

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں دن کے وقت داخل ہوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۵۷۹ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ۔

بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ

مہاجر مکی سے روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ "کیا بیت اللہ کو دیکھ کر آدمی ہاتھ اٹھائے؟

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ فَقَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَفْعَلُهُ قَالَ أَبُو عِيسَى رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ وَاسْمُ أَبِي قَزَعَةَ سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ۔

آپ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا۔ تو کیا ہم ایسا کر سکتے ہیں؟ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا ہم صرف شعبہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شعبہ نے اسے ابو قزعہ سے روایت کیا۔ ابو قزعہ کا نام سوید بن حجر ہے۔

بَابُ ۵۸۰ مَا جَاءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

طواف کا طریقہ

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ مَضَى إِلَى الْمَقَامِ فَقَالَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا أَظُنُّهُ قَالَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مسجد میں داخل ہوئے۔ حجر اسود کو بوسہ دیا پھر دائیں جانب چل دیے۔ تین چکر بازوؤں کو تیز تیز ہلاتے ہوئے پورے کیے اور چار پھیروں میں اپنی رفتار سے چلے پھر مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور آیت کریمہ "(مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ) پڑھ کر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان تھا۔ دو رکعتوں کے بعد حجر اسود کے پاس تشریف لائے اسے بوسہ دیا اور پھر صفا کی طرف چل پڑے میرا خیال ہے آپ نے پڑھا "ان الصفا والمروۃ الخ" بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں) اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔

بَابُ ۵۸۱ مَا جَاءَ فِي الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ۔

حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرنا

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھے ہلاتے ہوئے تیز تیز قدم چل کر حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر لگائے اور چار پھیروں میں عام رفتار سے چکر لگایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر بھول کر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِیُّ اِذَا تَرَكَ الرَّمَلَ عَمَدًا فَقَدْ اَسَاءَ وَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ وَاِذَا لَمْ یَرْمُلْ فِی الْاَشْوَاطِ الثَّلٰثَةِ لَمْ یَرْمُلْ فِیمَا بَقِیَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَیْسَ عَلٰی اَهْلِ مَكَّةَ رَمَلٌ وَلَا عَلٰی مَنْ اَحْرَمَ مِنْهَا۔

رمل (تیزی سے چلنا) چھوڑ دے تو اس نے غلطی کی لیکن اس پر کوئی بدلہ نہیں۔ اور اگر پہلے تین پھیروں میں رمل نہیں کیا تو باقی چکروں میں نہ کرے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ اہل مکہ پر رمل نہیں اور نہ ہی ان پر جنہوں نے مکہ مکرمہ سے احرام باندھا۔

بَابُ ۵۸۲ مَا جَاءَ فِی اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْیَمَانِیِّ دُوْنَ مَا سِوٰهُمَا۔

حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دینا

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْیَانُ وَمَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ خُثَیْمٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِیَةَ لَا یَمُرُّ بِرُكْنٍ اِلَّا اسْتَلَمَهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ یَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْیَمَانِیَّ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ لَیْسَ شَیْءٌ مِنَ الْبَیْتِ مَهْجُوْرًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَا یُسْتَلَمَ اِلَّا الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ وَالرُّكْنُ الْیَمَانِیُّ

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم حضرت ابن عباس اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھے۔ حضرت معاویہ جس رکن سے گزرتے بوسہ دیتے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے ان سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ حضرت امیر معاویہ نے فرمایا بیت اللہ شریف کی کوئی چیز خالی نہیں چھوڑی گئی۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دیا جائے۔

بَابُ ۵۸۳ مَا جَاءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَبِعًا۔

حالت اضطباع میں طواف کرنا

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا قَبِیْصَةُ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنِ ابْنِ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَیْتِ مُضْطَبِعًا وَعَلَیْهِ بُرْدٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثُ الثَّوْرِیِّ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِهِ وَهُوَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَبْدُ الْحَمِیْدِ هُوَ ابْنُ جُبَیْرِ بْنِ شَیْبَةَ عَنْ اَبِیْ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَی بْنُ

حضرت یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا اور آپ پر چادر مبارک تھی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہم سفیان ثوری کی اس حدیث کو ابن جریج سے صرف اسی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالحمید سے مراد ابن جبیر بن شیبہ ہیں۔ اور ابن یعلی کے والد حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اُمیّۃ۔ ہیں۔

فائدہ:۔ چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں۔ (مترجم)

باب ۵۸۴ مَاجَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ۔

حجر اسود کو بوسہ دینا

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُقَبِّلُكَ وَ اَعْلَمُ اِنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ تَقْبِيْلَ الْحَجَرِ فَاِنْ لَمْ يُمْكِنْهُ اَنْ يَصِلَ اِلَيْهِ اسْتَلَمَهُ بِيَدِهٖ وَقَبَّلَ يَدَهٗ وَاِنْ لَمْ يَصِلْ اِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهٗ اِذَا حَاذٰى بِهٖ وَكَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

حضرت عابس بن ربیعہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ آپ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور ساتھ ہی فرماتے جاتے تھے۔ میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عمر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب سمجھتے ہیں۔ اگر اس تک پہنچنا ناممکن ہو تو ہاتھ لگا کر اسے چوم لے اگر ہاتھ بھی نہ پہنچ سکتا ہو تو جب وہاں پہنچے اس کی طرف منہ کر کے "اللہ اکبر" کہے۔ امام شافعی کا یہی قول ہے۔

باب ۵۸۵ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ۔

صفا سے سعی شروع کرنا

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَاَتَى الْمَقَامَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ قَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَأَ بِالصَّفَا وَقَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ فَاِنْ بَدَا بِالْمَرْوَةِ لَمْ يُجْزِهٖ وَيَبْدَأُ بِالصَّفَا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ مَنْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کیا۔ مقام ابراہیم پر آئے تو یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) "اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پکڑو" آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی۔ پھر حجر اسود کے پاس تشریف لائے۔ اسے بوسہ دیا۔ پھر فرمایا "ہم اسی مقام سے ابتدا کرتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے آغاز فرمایا" یہ کہہ کر آپ نے صفا سے سعی شروع کیا اور پڑھا "بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ مروہ سے پہلے صفا سے آغاز کیا جائے۔ اگر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLOOM ISLAMIA ACADEMY

طَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى رَجَعَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاِنْ ذَكَرَ وَهُوَ قَرِيْبٌ مِنْهَا رَجَعَ فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنْ لَمْ يَذْكُرْ حَتّٰى اَتٰى بِلَادَهٗ اَجْزَاَهُ وَعَلَيْهِ دَمٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ بَعْضُ اِنْ تَرَكَ الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى اَتٰى اِلٰى بِلَادِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يُجْزِئُهٗ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاجِبٌ لَا يَجُوْزُ الْحَجُّ اِلَّا بِهٖ

مروہ سے ابتدا کرے گا تو جائز نہیں (دوبارہ) صفا سے شروع کرے جو آدمی بیت اللہ شریف کا طواف کرے لیکن صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کرے اس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں اگر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کیے بغیر مکہ مکرمہ سے باہر آ گیا تو اگر اسے قریب ہی یاد آ جائے تو واپس لوٹ کر صفا مروہ کے درمیان سعی کرے اگر یاد نہ آیا یہاں تک کہ اپنے گھر پہنچ گیا تو جائز ہے۔ اور اس پر خون (قربانی) واجب ہے یہ سفیان ثوری کا بھی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں اگر سعی کیے بغیر گھر آ گیا تو جائز نہیں۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں۔ صفا مروہ کے درمیان سعی واجب ہے اسکے بغیر حج جائز نہیں۔

بَابُ ۵۸۶ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاِنْ لَمْ يَسْعَ وَمَشٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَجْزَاَهُ جَائِزًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ کے درمیان اس لیے دوڑے کہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے علماء کے نزدیک مستحب ہے کہ صفا مروہ کے درمیان دوڑا جائے۔ اگر دوڑنے کی بجائے اپنی رفتار سے چلے تو بھی جائز ہے۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى فَقُلْتُ لَهٗ اَتَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَئِنْ سَعَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى وَلَئِنْ مَشَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا۔

کثیر بن جمہان کہتے ہیں۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو صفا مروہ کے درمیان عام رفتار سے چلتے ہوئے دیکھکر پوچھا؟ کیا آپ صفا مروہ کے درمیان اپنی (عام) رفتار سے چلتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اگر میں دوڑ کر چلوں تو میں نے حضور کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور اگر اپنی عام رفتار سے چلوں تو میں نے آپ کو اس طرح جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ اور میں بوڑھا آدمی ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سعید بن جبیر نے بھی حضرت ابن عمر سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۵۸۷ مَاجَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَإِذَا انْتَهٰى إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَطُوْفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا إِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

سوار ہو کر طواف کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر طواف کیا۔ جب آپ رکن کے پاس پہنچتے تو اس کی طرف اشارہ فرماتے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوطفیل اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت کے نزدیک بلا عذر سوار ہو کر طواف اور سعی کرنا مکروہ ہے۔ امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۵۸۸ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ إِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوْبَ قَالَ كَانُوْا يَعُدُّوْنَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِيْهِ وَلَهٗ أَخٌ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا۔

طواف کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پچاس مرتبہ بیت اللہ شریف کا طواف کیا وہ گناہوں سے ایسے باہر آئے گا۔ جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حضرت ابن عباس سے موقوفاً مروی ہے۔

حضرت ایوب کہتے ہیں۔ لوگ عبداللہ بن سعید کو ان کے والد سعید بن جبیر سے افضل خیال کرتے تھے ان کے ایک بھائی تھے جن کا نام عبدالملک بن سعید بن جبیر ہے۔ ان سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۵۸۹ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوَافِ لِمَنْ يَّطُوْفُ

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَمَّارٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ اَيْضًا وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ وَالطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَكَذٰلِكَ اِنْ طَافَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اَيْضًا لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عُمَرَ اَنَّهُ طَافَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى نَزَلَ بِذِيْ طُوًى فَصَلّٰى بَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ۔

طواف کرنے والے کا صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد مناف کی اولاد! کسی شخص کو اس گھر کے طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکو۔ رات اور دن میں جس وقت بھی وہ چاہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جبیر بن مطعم حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن ابی نجیح نے اسے عبداللہ بن باباہ سے بھی روایت کیا ہے۔ مکہ مکرمہ میں فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض فرماتے ہیں عصر اور صبح کے بعد نماز پڑھنے اور طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کیا۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر عصر کے بعد طواف کرے تو غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھے۔ اسی طرح اگر صبح کی نماز کے طواف کیا تو بھی طلوع شمس سے پہلے نماز نہ پڑھے۔ ان حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ آپ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا۔ اور نماز پڑھے بغیر مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ مقام ذی طویٰ میں اتر کر طلوع آفتاب کے بعد نماز پڑھی۔ سفیان ثوری اور مالک بن انس رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۹۰ مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْمُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ عِمْرَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَءَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

نماز طواف کی قرأت

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں اخلاص کی دو سورتیں (یعنی)

"قل یا ایہا الکفرون"

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقْرَءَ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ وَحَدِيثُ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ فِي هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ۔

اور "قل ہو اللہ احد" پڑھیں۔

جعفر بن محمد اپنے والد سے راوی ہیں کہ وہ طواف کی دو رکعتوں میں "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھنا پسند کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث عبدالعزیز بن عمران کی روایت سے اصح ہے یعنی اس میں جعفر بن محمد کی اپنے والد سے روایت بنسبت اس روایت کے زیادہ صحیح ہے۔ جسے وہ بواسطہ والد اور حضرت جابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ عبدالعزیز بن عمران حدیث میں ضعیف ہیں۔

بَابُ ۵۹۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا۔

ننگے ہو کر طواف کرنے کی ممانعت

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أُثَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بِأَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَا مُدَّةَ لَهُ فَأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

زید بن اثیع کہتے ہیں۔ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا۔ آپ کس چیز کے ساتھ بھیجے گئے تھے؟ آپ نے فرمایا چار باتوں کے ساتھ کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوگا۔ بیت اللہ شریف کا طواف برہنہ ہو کر نہ کیا جائے۔ اس سال کے بعد مسلمان اور مشرک جمع نہ ہوں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس سے معاہدہ ہے وہ اپنی میعاد تک ہے اور جس کی میعاد نہیں وہ چار ماہ تک ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ نَحْوَهُ وَقَالَا زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ وَهٰذَا أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَشُعْبَةُ وَهِمَ فِيهِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ أُثَيْلٍ۔

ابن ابی عمر اور نصر بن علی (دونوں) نے بواسطہ سفیان ابواسحٰق سے اس کی مثل حدیث روایت کی اور زید بن اثیع کی جگہ زید بن یثیع کہا اور یہ زیادہ صحیح ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ سے اس میں خطاء ہوئی اور انہوں نے زید بن اثیل کہا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۵۹۲ مَاجَاءَ فِي دُخُولِ الْكَعْبَةِ

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ نَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْمٰعِيلَ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِي وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ اِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ اِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ اَنِّي لَمْ اَكُنْ فَعَلْتُ اِنِّي اَخَافُ اَنْ اَكُونَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِي مِنْ بَعْدِي قَالَ اَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

خانہ کعبہ میں داخل ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے نہایت مسرور اور خوش دل تشریف لے گئے اور پریشان واپس ہوئے میں نے (سبب) پوچھا تو فرمایا میں کعبہ معظمہ میں داخل ہوا اور میں نے دل میں سوچا کہ نہ داخل ہوتا تو اچھا تھا (کیونکہ) مجھے ڈر ہے کہ میرے بعد میری امت مشقت میں نہ پڑ جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۹۳ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ اَبُو عِيسٰى حَدِيثُ بِلَالٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ بَاْسًا وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ النَّافِلَةِ فِي الْكَعْبَةِ وَكَرِهَ اَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوبَةُ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ اَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوبَةُ وَالتَّطَوُّعُ فِي الْكَعْبَةِ لِاَنَّ حُكْمَ النَّافِلَةِ وَالْمَكْتُوبَةِ فِي الطَّهَارَةِ وَالْقِبْلَةِ سَوَاءٌ۔

خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وسط کعبہ میں نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ آپ نے نماز نہیں پڑھی۔ بلکہ صرف تکبیر کہی۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زید فضل بن عباس، عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث بلال حسن صحیح ہے۔ اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ کعبۃ مکرمہ میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں خانہ کعبہ میں نوافل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ فرض نماز مکروہ ہے۔ امام شافعی کے نزدیک نفل اور فرض دونوں میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ طہارت اور قبلہ کا حکم فرض اور دونوں کے لیے ایک جیسا ہے۔

باب ۵۹۴ مَاجَاءَ فِي كَسْرِ الْكَعْبَةِ۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُو دَاوٗدَ عَنْ

تعمیر کعبہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ ابْنَ الزُّبَیْرِ قَالَ لَهٗ حَدِّثِیْنِیْ بِمَا کَانَتْ تَقْضِیْ اِلَیْكَ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَعْنِیْ عَائِشَةَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِیَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَیْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَیْرِ هَدَمَهَا وَجَعَلَ لَهَا بَابَیْنِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اگر تمہاری قوم عہد جاہلیت کے قریب نہ ہوتی تو میں کعبۃ مکرمہ کو توڑ کر اس میں دو دروازے بناتا۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے دور حکومت میں اسے توڑ کر دو دروازے بنائے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۹۵ مَا جَاءَ فِی الصَّلٰوةِ فِی الْحِجْرِ

حطیم میں نماز پڑھنا

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَیْتَ فَاُصَلِّیَ فِیْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ فَاَدْخَلَنِی الْحِجْرَ وَقَالَ صَلِّیْ فِی الْحِجْرِ اِنْ اَرَدْتِّ دُخُوْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَیْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْهُ حِیْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَاَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَیْتِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ اَبِیْ عَلْقَمَةَ هُوَ عَلْقَمَةُ بْنُ بِلَالٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں چاہتی تھی کہ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر نماز پڑھوں۔ پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں داخل کیا اور فرمایا حطیم میں نماز پڑھو۔ اگر تم بیت اللہ شریف میں داخل ہونا چاہتی ہو تو یہ بھی اس کا ایک حصہ ہے۔ لیکن تمہاری قوم نے کعبہ مکرمہ بناتے وقت اسے چھوڑ دیا اور اسے کعبہ سے باہر کر دیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ سے مراد علقمہ بن بلال ہیں۔

باب ۵۹۶ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ۔

حجر اسود اور مقام ابراہیم کی فضیلت

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا جَرِیْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "حجر اسود جنت سے اترا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا۔ پھر انسان کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اِبْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءٍ اَبِىْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْلَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا يُرْوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوْفًا قَوْلُهٗ وَفِيْهِ عَنْ اَنَسٍ اَيْضًا وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کی روشنی بجھادی اور اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بجھاتا تو یہ مشرق سے مغرب تک سب کچھ روشن کردیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمرو کا اپنا قول (حدیث موقوف) مروی ہے۔ اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے اور وہ غریب حدیث ہے

باب ۵۹/ مَاجَاءَ فِى الْخُرُوْجِ اِلٰى مِنٰى وَالْمَقَامِ بِهَا

منیٰ کی طرف جانا اور وہاں ٹھہرنا

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مقام منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں پڑھائیں اور پھر عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اسماعیل بن مسلم کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ الْاَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِىُّ ابْنُ الْمَدِيْنِىِّ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعِ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ اِلَّا خَمْسَةَ اَشْيَاءَ وَعَدَّهَا وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْمَا عَدَّ شُعْبَةُ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں ظہر اور فجر کی نماز پڑھائی اور اول وقت میں ہی عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ علی بن مدینی نے بواسطہ یحییٰ، شعبہ کا قول نقل کیا کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں۔ شعبہ نے ان حدیثوں کو شمار کرتے ہوئے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۵۹۸ مَا جَاءَ اَنَّ مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ اٰبَانَ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ اُمِّهٖ مُسَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بَيْتًا يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

منیٰ پہلے پہنچنے والوں کی جگہ ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا آپ کے لیے منیٰ میں سایہ دار جگہ نہ بنادی جائے"؟ آپ نے فرمایا "نہیں" منیٰ ان لوگوں کی جگہ ہے۔ جو پہلے وہاں پہنچ جائیں امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۵۹۹ مَا جَاءَ فِيْ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَ اَكْثَرَهٗ رَكْعَتَيْنِ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهٖ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى اِلَّا مَنْ كَانَ بِمِنًى مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَيَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَاْسَ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَسُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ۔

منیٰ میں نماز قصر کرنا

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے منیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں ادا کیں۔ لوگ اس وقت بہت امن میں اور زیادہ تھے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث حارثہ بن وہب حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے ساتھ اور حضرت عثمان کے ابتدائی دور خلافت میں منیٰ میں دو رکعتیں نماز ادا کی۔ مکہ والوں کے لیے منیٰ میں نماز قصر کرنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اہل مکہ منیٰ میں قصر نہ کریں۔ قصر صرف مسافر کے لیے ہے۔ ابن جریج، سفیان ثوری، یحییٰ بن سعید قطان، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اہل مکہ بھی منیٰ میں قصر کرسکتے ہیں۔ امام اوزاعی، مالک، سفیان بن عیینہ اور عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہم اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ٦٠ مَا جَاءَ فِي الْوُقُوفِ بِعَرَفَاتٍ وَالدُّعَاءِ فِيهَا

عرفات میں ٹھہرنا اور دعا کرنا

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ وُقُوفٌ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ كُونُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَالشَّرِيدِ بْنِ السُّوَيْدِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مِرْبَعٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَابْنُ مِرْبَعٍ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَإِنَّمَا يُعْرَفُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيثُ الْوَاحِدُ۔

یزید بن شیبان فرماتے ہیں۔ ہمارے پاس ابن مربع انصاری تشریف لائے۔ ہم اس وقت عرفات میں اپنی جگہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ جسے عمرو دور بتاتے تھے۔ انہوں نے فرمایا میں تمہاری طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "اپنی اپنی عبادت کی جگہ بیٹھے رہو کیونکہ تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ترکہ میں سے ایک ترکہ پر ہو۔" اس باب میں حضرت علی، عائشہ، جبیر بن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن مربع حسن ہے۔ ہم اسے صرف ابن عیینہ کی روایت سے پہچانتے ہیں جو عمرو بن دینار سے روایت کی گئی ہے۔ ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری ہے۔ ان سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ كَانَ عَلَى دِينِهَا وَهُمُ الْحُمْسُ يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ يَقُولُونَ نَحْنُ قَطِينُ اللّٰهِ وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ كَانُوا لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْحَرَمِ وَعَرَفَةُ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ فَأَهْلُ مَكَّةَ كَانُوا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَقُولُونَ نَحْنُ قَطِينُ اللّٰهِ يَعْنِي سُكَّانُ اللّٰهِ وَمَنْ سِوَى أَهْلِ مَكَّةَ كَانُوا يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِيضُوا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قریش اور وہ لوگ جو ان کے دین پر تھے یعنی حمس، مزدلفہ میں ٹھہر جاتے (عرفات نہ جاتے) اور کہتے ہم اللہ تعالیٰ کے پاس رہنے والے ہیں۔ دوسرے لوگ عرفات میں ٹھہرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (ترجمہ) "پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل مکہ حرم سے باہر نہیں جاتے تھے اور عرفات حرم سے باہر ہے۔ اہل مکہ مزدلفہ میں ٹھہر جاتے اور کہتے ہم اللہ تعالیٰ کے قطین یعنی اس کے پاس رہنے والے ہیں۔ غیر مکی عرفات میں ٹھہرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "پھر وہاں سے واپس

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَالْحُمْسُ هُمْ اَهْلُ الْحَرَمِ۔

لوٹو جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔" "حمس" سے مراد اہلِ حرم ہیں۔

بَابُ ٦٠ مَا جَاءَ اَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ ابْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هٰذَا عَرَفَةُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَجَعَلَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ عَلٰى هَيْئَتِهٖ وَالنَّاسُ يَضْرِبُوْنَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ وَيَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ ثُمَّ اَتٰى جَمْعًا فَصَلّٰى بِهِمُ الصَّلٰوتَيْنِ جَمِيْعًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتٰى قُزَحَ وَوَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى وَادِيْ مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهٗ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِيَ فَوَقَفَ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ اَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هٰذَا الْمَنْحَرُ وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَاسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ قَدْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ اَفَيُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّيْ عَنْ اَبِيْكِ قَالَ وَلَوٰى عُنُقَ الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَاَيْتُ شَابًّا وَشَابَّةً فَلَمْ اٰمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں ٹھہرے اور فرمایا۔ یہ عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور سارے کا سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ غروب آفتاب کے وقت آپ واپس تشریف لائے۔ اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھایا اور اسی حالت میں ہاتھ سے اشارہ کرنے لگے۔ لوگ دائیں بائیں (اونٹوں کو چلانے کے لیے مارتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے۔ لوگو! اطمینان سے چلو۔ پھر آپ مزدلفہ پہنچے وہاں دو نمازیں (مغرب و عشاء) اکٹھی پڑھیں۔ صبح ہو لی تو مقام قزح تشریف لائے اور وہاں ٹھہرے فرمایا یہ قزح ہے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ مزدلفہ سارے کا سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وادی محسر میں پہنچے تو اونٹنی کو ایڑ لگائی وہ دوڑ پڑی وادی محسر سے نکل کر آپ ٹھہر گئے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ پھر جمرہ پر پہنچ کر کنکریاں ماریں اس کے بعد قربانی کی جگہ پہنچے اور فرمایا یہ قربانی کی جگہ ہے اور سارے کا سارا منیٰ قربان گاہ ہے (وہاں) قبیلہ خثعم کی ایک نوجوان عورت نے آپ سے ایک فتویٰ پوچھا۔ اس نے عرض کیا (حضور) میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور اس پر حج فرض ہے کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا "تو اس کی طرف سے حج کر" راوی کہتے ہیں آپ نے حضرت فضل بن عباس کی گردن (دوسری طرف) پھیر دی۔ اس پر حضرت عباس نے فرمایا "یا رسول اللہ آپ نے اپنے چچازاد کی گردن کیوں پھیر لی؟ آپ نے فرمایا میں نے نوجوان مرد اور نوجوان عورت کو دیکھا تو میں ان پر شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔ ایک شخص نے آ کر مسئلہ پوچھا۔ یا رسول اللہ! میں نے سر منڈانے سے پہلے کعبۃ اللہ کا طواف استفاضہ کر لیا۔ آپ نے فرمایا سر منڈا لے یا فرمایا۔ بال

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ اَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهٖ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمْ عَلَيْهِ النَّاسُ لَنَزَعْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ مِثْلَ هٰذَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ رَاَوْا اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ فِيْ وَقْتِ الظُّهْرِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِيْ رَحْلِهٖ وَلَمْ يَشْهَدِ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ اِنْ شَاءَ جَمَعَ هُوَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ مِثْلَ مَا صَنَعَ الْاِمَامُ وَزَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ حُسَيْنِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ۔

کٹوا دے کوئی حرج نہیں۔ راوی کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں پھینکنے سے پہلے جانور ذبح کر دیا آپ نے فرمایا کنکریاں پھینکو کوئی حرج نہیں پھر آپ بیت اللہ شریف کے پاس آئے اسکا طواف کیا اور پھر آپ زمزم پر تشریف لائے اور فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے تو میں بھی زمزم کا پانی کھینچتا (نکالتا) (یعنی اس صورت میں ہر کوئی اتباع سنت میں زمزم کا پانی نکالنے کی کوشش کرے گا۔ مترجم) اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث علی حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبدالرحمٰن بن حارث بن عیاش کی روایت سے پہچانتے ہیں کئی راویوں نے سفیان ثوری سے اسکی مثل حدیث روایت کی ہے علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز ظہر کے وقت میں جمع کی جائیں بعض علماء فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنے خیمہ میں (اکیلا) نماز پڑھے اور امام کی جماعت میں شریک نہ ہو تو وہ بھی امام کے طریقے پر دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ سکتا ہے۔ زید بن علی سے زید بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

باب ۶۰۲ مَا جَاءَ فِي الْاِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

عرفات سے واپسی

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَبِشْرُ ابْنُ السَّرِيِّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَزَادَ فِيْهِ بِشْرٌ وَاَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَزَادَ فِيْهِ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرْمُوْا بِمِثْلِ هٰذِهِ الْخَذَفِ وَقَالَ لَعَلِّيْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں تیزی سے چلے بشر نے اس میں اضافہ کر کے کہا کہ آپ مزدلفہ سے واپس لوٹے آپ پرسکون تھے اور سکون سے ہی چلنے کا آپ نے حکم بھی فرمایا ابونعیم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے کہ آپ نے ٹھیکریوں کی طرح کی کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا شاید میں اس سال کے بعد تم کو نہ دیکھوں۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

فائدہ:۔ حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال مبارک کے وقت سے آگاہ کر رکھا تھا اسی لیے آپ نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ شاید میں آئندہ سال تمہیں نہ دیکھوں۔ موت کے وقت یا جگہ سے خدا کے بتائے بغیر کوئی آگاہ نہیں لیکن جسے چاہے وہ مطلع فرما دے۔ قرآن پاک کی آیات اور احادیث میں یونہی تطبیق ہے ورنہ تضاد لازم آئے گا۔ مترجم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۶۰۳ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

مزدلفہ میں عشاء اور مغرب کو اکٹھا پڑھنا

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هٰذَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ۔

عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے پڑھیں اور فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ يَحْيٰى وَالصَّوَابُ حَدِيثُ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِي اَيُّوبَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ بِرِوَايَةِ سُفْيَانَ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَرَوٰى اِسْرَائِيلُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اَيْضًا رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَاَمَّا اَبُوْ اِسْحٰقَ فَاِنَّمَا رَوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ حَجَرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ لَا يُصَلِّي صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ دُوْنَ جَمْعٍ فَاِذَا اَتٰى جَمْعًا وَهُوَ الْمُزْدَلِفَةُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَمْ يَتَطَوَّعْ

حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل حدیث مرفوعاً روایت کی۔ محمد بن بشار، یحییٰ کا قول نقل کرتے ہیں کہ حدیث سفیان بہتر ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابو ایوب عبداللہ بن مسعود، جابر اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر بروایت سفیان اسماعیل بن خالد کی روایت سے اصح ہے۔ اور حدیث سفیان حسن صحیح ہے۔ اسرائیل نے یہ حدیث ابو اسحٰق اور مالک کے دو بیٹوں عبداللہ اور خالد کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ ابن عمر سے سعید بن جبیر کی روایت بھی حسن صحیح ہے سلمہ بن کہیل نے اسے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے۔ ابو اسحٰق نے مالک کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور خالد کے واسطہ سے حضرت ابن عمر سے روایت کیا۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ مزدلفہ (پہنچنے) سے پہلے مغرب کی نماز نہ پڑھے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو دو نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع کرے۔ دونوں کے درمیان نفل نہ پڑھے بعض علماء نے اسے ہی اختیار کیا ہے اور سفیان

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِيمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَذَهَبُوا إِلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ سُفْيَانُ وَإِنْ شَاءَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ تَعَشَّى وَوَضَعَ ثِيَابَهُ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ يُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَيُقِيمُ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يُقِيمُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

ثوری کا یہی قول ہے۔ سفیان فرماتے ہیں اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کھانا کھائے۔ کپڑے اتار دے پھر اقامت کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ جمع کرے۔ مغرب کی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہے اور نماز پڑھے۔ پھر اقامت کہہ کر عشاء کی نماز پڑھے۔ امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۶۰۴ مَا جَاءَ مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ

امام کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پالیا

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَأَلُوهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَزَادَ يَحْيَى وَأَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادَى بِهِ۔

عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجد کے چند آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت عرفات میں تھے ان لوگوں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے منادی کو حکم فرمایا۔ اس نے اعلان کیا۔ حج عرفات میں ہے۔ جو آدمی مزدلفہ کی رات صبح ہونے سے پہلے آجائے اس نے حج کو پالیا منیٰ کے تین دن ہیں جو جلدی کرتے ہوئے دو دنوں کے بعد واپس آگیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور جو ٹھہرا رہا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ کہ آپ نے ایک آدمی کو (سواری پر) پیچھے بٹھایا اور اس نے اعلان کیا۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا أَجْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری اور بکیر بن عطاء عبدالرحمٰن بن یعمر سے اسی کے ہم معنی حدیث مرفوعاً نقل کی۔ ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا کہ یہ نہایت کھری حدیث ہے۔ سفیان ثوری نے اسے روایت کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام اور تابعین کا عبدالرحمٰن بن یعمر کی حدیث پر عمل ہے کہ جو آدمی صبح ہونے سے پہلے عرفات میں نہ ٹھہرا۔ اس کا حج چھوٹ گیا۔ صبح کے بعد آئے تو حج نہ ہوگا۔ اسے عمرہ بنا دے۔ دوسرے سال حج کرے۔ سفیان ثوری،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَغَيْرِهِمْ اَنَّهٗ مَنْ لَمْ يَقِفْ بِعَرَفَاتٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ اَنْ جَاءَ بَعْدَ فَاتَهُ الْحَجُّ وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ اِنْ جَاءَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَيَجْعَلُهَا عُمْرَةً وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ لِهٰذَا الْحَدِيْثُ اُمُّ الْمَنَاسِكِ۔

شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ شعبہ نے بکیر بن عطاء سے حدیث ثوری کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے جارود سے سنا وہ وکیع سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث روایت کی۔ اور کہا کہ یہ حدیث ام المناسک (مسائل حج کی اصل) ہے۔

٨٧٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ اَبِيْ هِنْدٍ وَاِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ وَزَكَرِيَّا ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّئٍ اَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِيْ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلٰوتَنَا هٰذِهٖ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى يَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مزدلفہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں طے کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا اور اپنے آپ کو مشقت میں ڈالا۔ قسم بخدا! میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں کیا میرا حج ہوگیا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہماری اس وقت کی نماز میں شرکت کی اور واپس جانے تک ہمارے پاس ٹھہرا۔ اس سے پہلے ایک رات دن عرفات میں ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہوگیا اور اس کی میل کچیل دور ہوگئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۰۵ مَا جَاءَ فِيْ تَقْدِيْمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

مزدلفہ سے کمزوروں کو پہلے بھیجنا

٨٧٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مزدلفہ سے مسافروں کا سامان دے کر اپنے عیال کے ہمراہ رات کو پہلے ہی بھیج دیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ

www.waseemziyai.com MARKAZUL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاَسْمَاءَ وَالْفَضْلِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مِشَاشٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ خَطَأٌ اَخْطَأَ فِيْهِ مِشَاشٌ وَزَادَ فِيْهِ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

ام حبیبہ، اسماء اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس صحیح ہے۔ اور ان سے کئی طرق سے مروی ہے شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ مشاش عطاء اور ابن عباس، حضرت فضل بن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور اہل وعیال کو مزدلفہ سے پہلے ہی رات کو بھیج دیا۔ اس حدیث میں مشاش سے غلطی ہوئی اور فضل بن عباس کا واسطہ زیادہ کیا۔ ابن جریج وغیرہ نے اس حدیث کو بواسطہ عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اس میں فضل بن عباس کا ذکر نہیں۔

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِىِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُقْسِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا اَنْ يَتَقَدَّمَ الضَّعَفَةُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ يَصِيْرُوْنَ اِلٰى مِنًى وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِحَدِيْثِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ لَا يَرْمُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ اَنْ يَرْمُوْا بِلَيْلٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِىِّ وَالشَّافِعِىِّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور اہل وعیال کو پہلے بھیج دیا اور فرمایا۔ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔ اور وہ مزدلفہ سے کمزور لوگوں کو رات کے وقت منیٰ کی طرف بھیجنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ حدیث کے مطابق بعض علماء نے فرمایا کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ ماریں۔ بعض علماء نے رات کے وقت کنکریاں مارنے کی اجازت دی ہے۔ (بہر حال) عمل، حدیث ہی پر ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۶۰۶

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِىْ يَوْمَ النَّحْرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں مارتے تھے۔ لیکن دوسرے دنوں میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَا يَرْمِيْ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ اِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ۔

زوال شمس کے بعد مارتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ قربانی کے دن کے بعد زوال آفتاب کے بعد ہی کنکریاں ماری جائیں۔

بَابُ ۶۰۷ مَا جَاءَ اَنَّ الْاِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

مزدلفہ سے واپسی طلوع آفتاب سے پہلے

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَنْتَظِرُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ يُفِيْضُوْنَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے واپس ہوئے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح ہے۔ دور جہالت کے لوگ طلوع آفتاب کی انتظار کرتے۔ اور پھر لوٹتے تھے۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو ابْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ كُنَّا وُقُوْفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَاَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین سورج نکلنے سے پہلے واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے "ثبیر! چمک" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت فرمائی"۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلوع آفتاب سے پہلے چل پڑے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۶۰۸ مَا جَاءَ اَنَّ الْجِمَارَ الَّتِيْ تُرْمٰى مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ۔

چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماری جائیں

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَفِي الْبَابِ عَنْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خذف (جو دو انگلیوں سے پھینکی جائے) کے برابر کنکریاں مارتے تھے۔ اس باب میں حضرت

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اُمِّهٖ وَهِيَ اُمُّ جُنْدُبٍ الْاَزْدِيَّةِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ تَكُوْنَ الْجِمَارُ الَّتِيْ تُرْمٰى بِهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ۔

سلیمان بن عمرو بن احوص بواسطہ ان کی والدہ ام جندب ازدیہ، ابن عباس، فضل بن عباس، عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی اور عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے علماء نے اختیار کیا ہے کہ جو کنکریاں ماری جائیں۔ وہ ایسی ہوں جن کو دو انگلیوں سے پھینکا جا سکے۔

باب ۶۰۹ مَاجَاءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمَارَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد کنکریاں پھینکتے تھے

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۱۰ مَاجَاءَ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا۔

سوار ہو کر کنکریاں مارنا

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَقُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاُمِّ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَمْشِيَ اِلَى الْجِمَارِ وَوَجْهُ الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ بَعْضِ الْاَيَّامِ لِيُقْتَدٰى بِهٖ فِيْ فِعْلِهٖ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ مُسْتَعْمَلٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن سوار ہو کر جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔ اس باب میں حضرت جابر، قدامہ بن عبداللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء کے نزدیک پیدل چل کر کنکریاں مارنا اچھا ہے۔ ہمارے نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے بعض اوقات سوار ہو کر کنکریاں ماریں۔ تاکہ آپ کے فعل کی پیروی کی جائے۔ علماء کا دونوں حدیثوں پر عمل ہے۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشٰى اِلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمروں پر کنکریاں مارنے کے لیے پیدل جاتے اور اسی طرح واپس آتے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ذَاهِبًا وَرَاجِعًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَرْكَبُ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَمْشِيْ فِي الْاَيَّامِ الَّتِيْ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَكَانَ مَنْ قَالَ هٰذَا اِنَّمَا اَرَادَ اِتِّبَاعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فِعْلِهٖ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَكِبَ يَوْمَ النَّحْرِ حَيْثُ ذَهَبَ يَرْمِي الْجِمَارَ وَلَا يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَّا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض محدثین نے اسے عبیداللہ سے غیر مرفوع بیان کیا۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ قربانی کے دن سوار ہو کر اور باقی دنوں میں پیدل کنکریاں مارے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ جس نے یہ کہا گویا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کا خیال کیا۔ کیونکہ آپ سے مروی ہے کہ آپ نے قربانی کے دن سوار ہو کر کنکریاں ماریں۔ قربانی کے دن صرف جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

باب ۶۱۱ کَیْفَ تُرْمَی الْجِمَارُ۔

کنکریاں مارنے کا طریقہ

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ اَبِيْ صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ لَمَّا اَتٰى عَبْدُ اللّٰهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَجَعَلَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ رَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مِنْ هٰهُنَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

حضرت عبدالرحمٰن بن زید فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ جمرہ عقبہ پر آئے تو وادی کے درمیان قبلہ رُخ ہو کر کھڑے ہوئے اور اپنی داہنی جانب سے کنکریاں مارنے لگے سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے رہے پھر فرمایا اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اسی جگہ سے اس ذات بابرکات نے کنکریاں پھینکی ہیں جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يَرْمِيَ الرَّجُلُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ لَمْ يُمْكِنْهُ اَنْ يَرْمِيَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ رَمٰى مِنْ حَيْثُ قَدَرَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ۔

حضرت وکیع نے مسعودی سے سند مذکور کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت فضل بن عباس، ابن عباس، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ پسند کرتے ہیں کہ آدمی بطن وادی سے سات کنکریاں پھینکے ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔ بعض علماء نے اجازت دی ہے کہ اگر وسط وادی سے پھینکنا شروع ہو تو جہاں سے ہو سکے پھینک دے۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ وَعَلِيُّ ابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمرات کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

ابْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْیُ الْجِمَارِ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِکْرِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

کنکریاں مارنا اور صفا مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ تعالیٰ کی یاد قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَاب ۶۱۲ مَا جَاءَ کَرَاهِیَةِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْیِ الْجِمَارِ۔

کنکریاں مارتے وقت لوگوں کو ہٹانا مکروہ ہے

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ عَنْ اَیْمَنَ بْنِ نَابِلٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْمِی الْجَمْرَةَ عَلٰی نَاقَةٍ لَیْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا اِلَیْكَ اِلَیْكَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاِنَّمَا یُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهُوَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَیْمَنُ بْنُ نَابِلٍ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ۔

حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر بیٹھے کنکریاں پھینکتے دیکھا۔ نہ تو وہاں مارنا تھا نہ ادھر ادھر کرنا اور نہ یہ کہ ایک طرف ہو جاؤ"، اس باب میں حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث قدامہ بن عبداللہ حسن صحیح ہے یہ حدیث صرف اسی طریق سے معروف ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایمن بن نابل، محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔

بَاب ۶۱۳ مَا جَاءَ فِی الْاِشْتِرَاكِ فِی الْبُدْنَةِ وَالْبَقَرَةِ۔

اونٹ اور گائے میں شرکت

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ یَرَوْنَ الْجَزُوْرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات آدمیوں کی طرف سے گائے اور سات ہی کی طرف سے اونٹ کی قربانی دی۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوہریرہ عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ اونٹ اور گائے سات سات آدمیوں کی طرف سے ہیں۔ سفیان ثوری، امام شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرَ عَنْ عَشَرَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ وَجْهٍ وَّاحِدٍ۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْجَزُوْرِ عَشَرَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ حَدِيْثُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ۔

سے منقول ہے کہ گائے اور اونٹ دس دس آدمیوں کی طرف سے ہیں۔ امام اسحٰق کا یہی قول ہے۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا۔ حدیث ابن عباس کو ہم صرف ایک طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اسی دوران عید قربان آگئی۔ تو ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد شریک ہوئے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث یعنی حدیث حسین بن واقد غریب ہے۔

باب ۶۱۴۔ مَا جَاءَ فِيْ اِشْعَارِ الْبُدْنِ۔

اونٹ پر نشان لگانا

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ نَعْلَيْنِ وَاَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي الشِّقِّ الْاَيْمَنِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ حَسَّانَ الْاَعْرَجُ اسْمُهٗ مُسْلِمٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْاِشْعَارَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ بْنَ عِيْسٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ حِيْنَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ لَا تَنْظُرُوْا اِلٰى قَوْلِ اَهْلِ الرَّاْيِ فِيْ هٰذَا فَاِنَّ الْاِشْعَارَ سُنَّةٌ وَقَوْلُهُمْ بِدْعَةٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا السَّائِبِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ وَكِيْعٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَنْظُرُ فِي الرَّاْيِ اَشْعَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے مقام پر اونٹنی کے گلے میں دو جوتیاں لٹکائیں اور ہدی کو دائیں جانب سے زخمی کر کے نشان لگایا اور خون صاف کر دیا۔ اس باب میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اور ابوالاحسان اعرج کا نام مسلم ہے اس حدیث پر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل ہے وہ اشعار کو سنت سمجھتے ہیں۔ امام ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے یوسف بن عیسیٰ وکیع سے سنا۔ انہوں نے حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اس معاملے میں اہل رائے کا قول نہ دیکھو نشان لگانا سنت ہے۔ اہل رائے کہتے ہیں بدعت ہے۔ نیز امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابوسائب سے سنا وہ کہتے ہیں۔ ہم وکیع کے پاس تھے کہ انہوں نے اہل رائے میں سے ایک شخص سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا۔ (نشان لگایا) اور امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ اَبُوْحَنِيْفَةَ هُوَ مُثْلَةٌ قَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ الْاِشْعَارُ مُثْلَةٌ قَالَ فَرَاَيْتُ وَكِيْعًا غَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَ قَالَ اَقُوْلُ لَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَا اَحَقَّكَ بِاَنْ تُحْبَسَ ثُمَّ لَا تُخْرَجَ حَتّٰى تَرْجِعَ عَنْ قَوْلِكَ هٰذَا۔

یہ مثلہ (اعضاء کا کاٹنا) ہے اس شخص نے کہا۔ ابراہیم نخعی بھی کہتے ہیں کہ یہ مثلہ ہے۔ میں نے وکیع کو دیکھا سخت غضب ناک ہوئے اور فرمایا میں کہتا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تو کہتا ہے۔ ابراہیم نخعی نے یوں کہا۔ تم اس قابل ہو کہ تمہیں قید کیا جائے۔ اور اس وقت تک نہ چھوڑا جائے جب تک تم اپنے قول سے باز نہ آجاؤ۔

فائدہ:۔ شعار اپنی حد کے اندر ہو اور گوشت نہ کاٹا جائے تو کوئی کراہت نہیں۔ لیکن ایسی صورت جو جانور کی ہلاکت کا باعث ہو۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ (مترجم)

باب ۶۱۵

ہدی کا جانور خریدنا

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْسَعِيْدِ الْاَشَجُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ الْيَمَانِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى هَدْيَةً مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى ابْنِ الْيَمَانِ وَرُوِيَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ اشْتَرٰى مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰذَا اَصَحُّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام قدید سے ہدی کا جانور خریدا امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث ثوری سے صرف یحیی بن یمان کی روایت سے پہچانتے ہیں حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مقام قدید سے ہدی کا جانور خریدا امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ اصح ہے۔

باب ۶۱۶ مَا جَاءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيْمِ

مقیم کا ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْحَجَّ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الثِّيَابِ وَالطِّيْبِ حَتّٰى يُحْرِمَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى الْمُحْرِمِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے ہار گوندھے پھر آپ نے نہ تو احرام باندھا اور نہ ہی کوئی کپڑا چھوڑا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں۔ حج کا ارادہ کرنے والے شخص کے لیے ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے سے نہ تو (سلا ہوا) کپڑا حرام ہوتا ہے اور نہ ہی خوشبو۔ جب تک کہ احرام نہ باندھے بعض علماء فرماتے ہیں۔ ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے سے وہ سب کچھ واجب ہو جاتا ہے۔ جو احرام باندھنے سے واجب ہوتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۶۱۷ مَاجَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ تَقْلِيدَ الْغَنَمِ۔

بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے ہار گوندھتی تھی اور یہ جانور سب بکریاں ہوتیں۔ پھر آپ احرام نہیں باندھتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالے جائیں۔

باب ۶۱۸ مَاجَاءَ اِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهٖ۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ذُوَيْبٍ اَبِيْ قَبِيْصَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى حَدِيْثُ نَاجِيَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا فِيْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ اِذَا عَطِبَ لَا يَاْكُلُ هُوَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ رُفْقَتِهٖ وَيُخَلِّيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ يَاْكُلُوْنَهٗ وَقَدْ اَجْزَاَ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوْا اِنْ اَكَلَ مِنْهُ شَيْئًا غَرِمَ مِقْدَارَ مَا اَكَلَ مِنْهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَكَلَ مِنْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ شَيْئًا فَقَدْ ضَمِنَ۔

ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے

حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا کروں؟ فرمایا اسے ذبح کر دو۔ پھر اس کے (ہاروں والے) جوتے اس کے خون میں ڈبو کر اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دو تاکہ وہ اس سے کھائیں۔ اس باب میں ذویب ابو قبیصہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ناجیہ حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ اگر نفلی ہدی مرنے کے قریب ہو تو اس سے نہ خود کھائے نہ اس کے ساتھی کھائیں بلکہ لوگوں کے لیے چھوڑ دیں تاکہ وہ اس سے کھائیں۔ یہ اس کی طرف سے کافی ہوگی۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ فرماتے ہیں اگر اس سے کچھ بھی کھایا تو کھانے کی مقدار تاوان دے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر نفلی ہدی سے کھائے گا تو تاوان دینا ہوگا۔

باب ۶۱۹ مَاجَاءَ فِيْ رُكُوْبِ الْبُدْنَةِ۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ

ہدی پر سوار ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بُدْنَةً فَقَالَ لَهُ اِرْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بُدْنَةٌ فَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ اِرْكَبْهَا وَيْحَكَ اَوْ وَيْلَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِيْ رُكُوْبِ الْبُدْنَةِ اِذَا اُحْتِيْجَ اِلٰى ظَهْرِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرْكَبُ مَا لَمْ يَضْطَرَّ اِلَيْهِ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہدی کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا "اس پر سوار ہو جا"۔ عرض کرنے لگا۔ "یا رسول اللہ! یہ ہدی کا جانور ہے۔ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تجھ پر افسوس یا تیرے لیے ہلاکت ہے۔ سوار ہو جا۔ اس باب میں حضرت علی، ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث انس صحیح حسن ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے ضرورت کے وقت ہدی پر سوار ہونے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ جب تک سوار ہونے پر مجبور نہ ہو سوار نہ ہو۔

باب ۶۲۰ مَا جَاءَ بِاَيِّ جَانِبِ الرَّاْسِ يُبْدَاُ فِي الْحَلْقِ

سر کے بال کس طرف سے منڈوانے شروع کیے جائیں

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ نَحَرَ نُسُكَهُ ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَاوَلَهُ شِقَّهُ الْاَيْسَرَ فَحَلَقَهُ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد اپنی قربانی کا جانور ذبح کیا پھر حجام (مونڈنے والا) کی طرف اپنے سر مبارک کا داہنا حصہ کیا اس نے مونڈا آپ نے وہ بال حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیے پھر دوسرا حصہ حجام کے سامنے رکھا اس نے اسے مونڈا تو آپ نے فرمایا۔ یہ بال لوگوں میں (تبرک کے لیے) تقسیم کر دو۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان ابن عیینہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۶۲۱ مَا جَاءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيْرِ

بال منڈوانا اور کتروانا

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی ایک جماعت نے سر منڈایا جبکہ بعض صحابہ کرام نے بال کتروائے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو بار فرمایا "اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے"۔ پھر فرمایا۔ بال کتروانے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْمُقَصِّرِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أُمِّ الْحُصَيْنِ وَمَارِبٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي مَرْيَمَ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهُ وَإِنْ قَصَّرُوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

والوں پر بھی (اللہ تعالیٰ رحم فرمائے) اس باب میں حضرت ابن عباس، ابن ام حصین، مارب، ابوسعید، ابومریم، حبشی بن جنادہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک منڈوانا بہتر ہے۔ اگر چہ کتروانا بھی کافی ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ٦٢٢ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے بال منڈوانا منع ہیں

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْجَرْشِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر منڈوانے سے منع فرمایا۔

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْدَاوٗدَ وَعَنْ هَمَّامٍ عَنْ خِلَاسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ فِيْهِ اِضْطِرَابٌ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ عَلَى الْمَرْأَةِ حَلْقًا وَيَرَوْنَ أَنَّ عَلَيْهَا التَّقْصِيْرَ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابوداؤد اور ہمام، خلاس سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی لیکن اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی میں اضطراب ہے۔ حماد بن سلمہ نے بھی یہ حدیث بواسطہ قتادہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ عورت کے لیے سر منڈوانا نہیں بلکہ بال کتروانے ہیں۔

بَابُ ٦٢٣ مَا جَاءَ فِي مَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ۔

ذبح سے پہلے سر منڈوانے اور کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرنے کا حکم

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا قربانی کرو کوئی حرج نہیں۔ ایک دوسرے آدمی نے پوچھا یارسول اللہ! میں نے کنکریاں پھینکنے سے پہلے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَلَا حَرَجَ وَسَأَلَهُ آخَرُ فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا قَدَّمَ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ۔

قربانی کر لی (کیا جائز ہے؟) آپ نے فرمایا کنکریاں پھینکو۔ کوئی حرج نہیں۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، ابن عباس ابن عمر اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عبداللہ بن عمرو حسن صحیح ہے۔ اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں افعالِ حج میں تقدیم و تاخیر سے جانور ذبح کرنا واجب ہے۔

بَابُ ۶۲۴ مَا جَاءَ فِي الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ۔

احرام کھولنے پر طواف سے پہلے خوشبو لگانا

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا مَنْصُورٌ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ وَذَبَحَ وَحَلَقَ أَوْ قَصَّرَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ان کے) احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی اور قربانی کے دن طواف سے پہلے مشک والی خوشبو لگائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ کہ محرم کے لیے قربانی کے دن جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینک لینے، جانور ذبح کر لینے اور سر منڈوانے یا کتروانے کے بعد عورتوں کے سوا وہ سب کچھ حلال ہو جاتا ہے جو ابھی تک (بوجہ احرام) حرام تھا۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ عورتوں اور خوشبو کے سوا اس کے لیے سب چیزیں حلال ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا یہی نظریہ ہے اور اہلِ کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIA ISLAMIA ACADEMY

باب ۶۲۵ مَا جَاءَ مَتَى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلَى مِنًى فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْحَاجَّ لَا يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

حج میں تلبیہ ختم کرنے کا وقت

حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے پیچھے بٹھا کر لائے۔ آپ جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارتے تک تلبیہ کہتے رہے۔ اس باب میں حضرت علی ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث فضل بن عباس حسن صحیح ہے۔ (بعض) صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ حاجی جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ کہنا ختم نہ کرے۔ امام شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۶۲۶ مَا جَاءَ مَتَى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اَنَّهُ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا انْتَهٰى اِلٰى بُيُوْتِ مَكَّةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

عمرہ میں تلبیہ کب ختم کیا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ میں حجرہ اسود کو بوسہ دینے سے پہلے تلبیہ بند نہیں کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں عمرہ کرنے والا حجرہ اسود کو بوسہ دینے سے پہلے تلبیہ ختم نہ کرے بعض علماء فرماتے ہیں مکہ مکرمہ پہنچ جائے تو تلبیہ ختم کر دیں عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہے۔ سفیان ثوری، شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

باب ۶۲۷ مَا جَاءَ فِي طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ۔

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ

رات کو طواف زیارت کرنا

حضرت ابن عباس و عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَنْ يُّؤَخِّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ وَاسْتَحَبَّ بَعْضُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرَ وَلَوْ اِلٰى اٰخِرِ اَيَّامِ مِنًى۔

کورات تک موخر فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض علماء نے طواف زیارت رات تک موخر کرنے کی اجازت دی ہے۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک قربانی کے دن طواف زیارت مستحب ہے۔ بعض نے وسعت دیتے ہوئے منیٰ کے آخر تک موخر کرنے کی اجازت دی ہے۔

باب ۶۲۸ مَا جَاءَ فِيْ نُزُوْلِ الْاَبْطَحِ۔

وادیٔ ابطح میں اترنا

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ رَافِعٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ نُزُوْلَ الْاَبْطَحِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّرَوْا ذٰلِكَ وَاجِبًا اِلَّا مَنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَنُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبید اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم وادی ابطح میں اترتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابورافع اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح غریب ہے ہم اسے عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک وادی ابطح میں اترنا مستحب ہے۔ واجب نہیں۔ جو چاہے اترے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ وادی ابطح میں اترنا حج کے افعال سے نہیں۔ یہ ایک مقام ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى التَّحْصِيْبُ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تحصیب کوئی (لازمی) چیز نہیں۔ وہ ایک منزل ہے۔ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں تحصیب کا مطلب وادی ابطح میں اترنا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۲۹

وادی ابطح میں اترنے کی وجہ

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَبِيْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبْطَحَ لِاَنَّهٗ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وادی ابطح میں اس لیے اترتے تھے کہ آپ کے تشریف لے جانے کے لیے یہ آسان تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔
حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَهٗ ۔

ہے۔
ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان ہشام بن عروہ اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔

بَاب ۶۳۰ مَا جَاءَ فِيْ حَجِّ الصَّبِيِّ

بچے کا حج

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَفَعَتِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک عورت اپنا بچہ لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تیرے لیے ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث جابر غریب ہے۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا نَزْعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ الْبَاهِلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا ۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنیٰ مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ محمد بن منکدر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل حدیث بھی روایت کی ہے۔

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَجَّ بِيْ اَبِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ الصَّبِيَّ اِذَا حَجَّ قَبْلَ اَنْ يُدْرِكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ اِذَا اَدْرَكَ لَا تُجْزِئُ عَنْهُ تِلْكَ الْحَجَّةُ عَنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ وَكَذٰلِكَ الْمَمْلُوْكُ اِذَا حَجَّ فِيْ رِقِّهٖ ثُمَّ اُعْتِقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ اِذَا وَجَدَ اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيْلًا وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ مَا حَجَّ فِيْ حَالِ رِقِّهٖ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع کے موقع پر میرے والد نے رسول اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا۔ میں بھی ساتھ تھا۔ اس وقت میں سات سال کا تھا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کا اتفاق ہے کہ اگر بچہ بالغ ہونے سے پہلے حج کرے تو بلوغت کے بعد بشرط استطاعت حج واجب ہوگا یہ حج اس کے لیے کافی نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر غلام نے حالت غلامی میں حج کیا تو آزادی کے بعد استطاعت کی صورت میں دوبارہ حج کرنا ہوگا۔ غلامی کا حج کافی نہ ہوگا۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ نُمَيْرٍ عَنِ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ اَبِيْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرتے تو عورتوں کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLOOM ISLAMIA ACADEMY

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُلَبِّي عَنِ النِّسَاءِ وَنَرْمِي عَنِ الصِّبْيَانِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُلَبِّي عَنْهَا غَيْرُهَا بَلْ هِيَ تُلَبِّي وَيُكْرَهُ لَهَا رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ۔

طرف سے تلبیہ کہتے اور بچوں کی طرف سے کنکریاں پھینکتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ علماء کا اجماع ہے کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا آدمی تلبیہ نہ کہے۔ بلکہ وہ خود کہے۔ لیکن اس کے لیے تلبیہ میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

باب ۶۳ مَا جَاءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ الْمَيِّتِ۔

بہت بوڑھے اور میت کی طرف سے حج

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ الْبَعِيرِ قَالَ حُجِّي عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَبُرَيْدَةَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ وَسَوْدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا عَنْ سِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَمَّتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَلَهُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ فَقَالَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا مَا رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ الْفَضْلِ وَغَيْرِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَى هٰذَا فَأَرْسَلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے والد پر حج فرض ہے۔ لیکن وہ بوڑھے ہیں۔ اونٹ کی پیٹھ پر نہیں ٹھہر سکتے۔ آپ نے فرمایا تو ان کی طرف سے حج کر۔ اس باب میں حضرت علی، بریدہ، حصین بن عوف ابورزین عقیلی، سودہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث فضل بن عباس حسن صحیح ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسے سنان بن عبداللہ جہنی اور ان کی چچی کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے ان روایات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس بارے میں اصح روایت وہ ہے جسے حضرت ابن عباس نے بواسطہ فضل بن عباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن عباس نے یہ حدیث فضل ابن عباس وغیرہ کے واسطہ سے حضور سے سن کر مرسلا روایت کی ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

سَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ غَيْرُ حَدِيْثٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ اَنْ يُّحَجَّ عَنِ الْمَيِّتِ وَقَالَ مَالِكٌ اِذَا اَوْصٰى اَنْ يُّحَجَّ عَنْهُ حُجَّ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُهُمْ اَنْ يُّحَجَّ عَنِ الْحَيِّ اِذَا كَانَ كَبِيْرًا اَوْ بِحَالٍ لَا يَقْدِرُ اَنْ يَحُجَّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ۔

اس باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث مروی ہیں صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے ان سب کے نزدیک میت کی طرف سے حج جائز ہے امام مالک فرماتے ہیں۔ اگر میت نے (مرنے سے پہلے) وصیت کی تھی تو اسکی طرف سے حج کیا جائے بعض علماء نے زندہ کی طرف سے بھی حج کرنے کی اجازت دی ہے جب وہ بوڑھا ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ حج نہ کر سکتا ہو۔ ابن مبارک اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابٌ ۶۳۲ مِنْهُ۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا ذُكِرَتِ الْعُمْرَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ يَعْتَمِرَ الرَّجُلُ عَنْ غَيْرِهٖ وَاَبُوْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيُّ اسْمُهٗ لَقِيْطُ ابْنُ عَامِرٍ۔

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے والد بہت بوڑھے ہو چکے ہیں نہ حج و عمرہ کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی سفر کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عمرے کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے۔

ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کیا (یا رسول اللہ) میری ماں فوت ہو چکی ہیں۔ انہوں نے حج نہیں کیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم ان کی طرف سے حج کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۶۳۳ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ اَمْ لَا

عمرہ واجب ہے یا نہیں؟

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول کریم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَمْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرُوْا هُوَ اَفْضَلُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَكَانَ يُقَالُ هُمَا حَجَّانِ الْحَجُّ الْاَكْبَرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْاَصْغَرُ الْعُمْرَةُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْعُمْرَةُ سُنَّةٌ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَخَّصَ فِيْ تَرْكِهَا وَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ ثَابِتٌ بِاَنَّهَا تَطَوُّعٌ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ لَا نَقُوْمُ بِمِثْلِهِ الْحُجَّةُ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يُوْجِبُهَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا عمرہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں" بلکہ افضل ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں "عمرہ واجب نہیں" کہا جاتا ہے کہ دو حج ہیں۔ بڑا حج قربانی کے دن اور چھوٹا حج عمرہ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ عمرہ سنت ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس کے چھوڑنے کی اجازت دی ہو۔ اس کے نفل ہونے کے بارے کوئی حدیث ثابت نہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ضعیف روایت ثابت ہے۔ جس سے دلیل قائم نہیں کی جا سکتی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہمیں ایک روایت پہنچی ہے کہ یہ واجب ہے۔

بَابُ ۶۳۴ مِنْهُ

عنوان بالا کا دوسرا باب

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ لَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَهٰكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يَعْتَمِرُوْنَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ لَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَاَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يُهِلَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہوگیا۔ اس باب میں حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی طرح فرماتے ہیں۔ مفہوم حدیث یہ ہے کہ دور جاہلیت کے لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی اور فرمایا۔ قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہوگیا۔ یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ کسی شخص کے لیے ان

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِالْحَجِّ اِلَّا فِی اَشْهُرِ الْحَجِّ وَاَشْهُرُ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ هٰكَذَا رَوٰی غَيْرُوَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ۔

مہینوں کے سوا حج کا احرام باندھنا جائز نہیں۔ عزت والے مہینے رجب، ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم (کے مہینے) ہیں۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

باب ۶۳۵ مَاجَاءَ فِیْ ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ۔

عمرہ کی فضیلت

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔ حج مقبول کا ثواب جنت ہی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۳۶ مَاجَاءَ فِی الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيْمِ

تنعیم سے عمرہ کرنا

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ مُوْسٰی وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِیْ بَكْرٍ اَنْ يُّعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مقام تنعیم سے عمرہ کرائیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۳۷ مَاجَاءَ فِی الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ۔

جعرانہ سے عمرہ

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ اَبِیْ مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مُخَرِّشٍ الْكَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضٰی عُمْرَتَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرِفَ حَتّٰی

محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات مقام جعرانہ سے عمرے کا احرام باندھ کر نکلے۔ رات کے وقت ہی مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ اپنا عمرہ پورا کیا اور راتوں رات وہاں سے چل پڑے۔ صبح کے وقت جعرانہ میں پہنچے گویا کہ آپ نے رات ہی یہاں گزاری تھی۔ دوسرے دن زوال آفتاب کے بعد میدان سرف کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جَاءَ مَعَ الطَّرِيقِ طَرِيقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهُ عَلَى النَّاسِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِحُرَيْثٍ الْكَعْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ

کہ مزدلفہ کے ساتھ ساتھ میدان سرف کے وسط میں پہنچ گئے اسی لیے لوگوں پر آپ کا عمرہ پوشیدہ رہا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محرش کعبی سے اس کے سوا کوئی دوسری روایت ہم نہیں جانتے۔

بَابُ ٦٣٨ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ

ماہ رجب میں عمرہ کرنا

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِي أَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي رَجَبٍ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس مہینے میں عمرہ کیا آپ نے فرمایا رجب میں۔ فرماتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت ابن عمر ہر عمرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ اور آپ نے کبھی بھی رجب کے مہینے میں عمرہ نہیں کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا۔ فرماتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے حدیث نہیں سنی۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى نَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعًا إِحْدٰهُنَّ فِي رَجَبٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے۔ ان میں ایک رجب کے مہینے میں تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٦٣٩ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ

ذی قعدہ میں عمرہ

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینے میں عمرہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۶۴۰ مَاجَاءَ فِي عُمْرَةٍ رَمَضَانَ۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَوَهْبِ ابْنِ خَنْبَشٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَيُقَالُ هَرِمُ بْنُ خَنْبَشٍ وَقَالَ بَيَانٌ وَجَابِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ وَقَالَ دَاوُدُ عَنِ الْأَوْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ هَرِمِ بْنِ خَنْبَشٍ وَوَهْبٌ أَصَحُّ وَحَدِيثُ أُمِّ مَعْقِلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً قَالَ إِسْحٰقُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

رمضان میں عمرہ

حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر، ابوہریرہ، انس اور وہب بن جنبش رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہرم بن جنبش بھی کہا جاتا ہے۔ بیان اور جابر نے شعبی سے وہب بن جنبش اور داؤد نے اودی اور شعبی سے ہرم بن جنبش نقل کیا۔ وہب بن جنبش زیادہ صحیح ہے۔ حدیث ام معقل اس طریق سے حسن غریب ہے۔ امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے۔ امام اسحٰق فرماتے ہیں۔ اس حدیث کا مطلب اسی طرح ہے۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے "قل ہو اللہ احد" پڑھی اس نے قرآن کا ایک تہائی پڑھا۔

باب ۶۴۱ مَاجَاءَ فِي الَّذِي يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَيُكْسَرُ أَوْ يَعْرُجُ۔

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرَجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهُ قَالَ وَ

احرام باندھنے کے بعد معذور ہو جانا

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں۔ مجھ سے حجاج بن عمرو نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا پاؤں ٹوٹ گیا یا وہ لنگڑا ہو گیا وہ احرام سے نکل گیا۔ اب اس پر دوسرا حج واجب ہے۔ عکرمہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس سے اس کا ذکر کیا تو ان دونوں نے فرمایا۔ اس (حجاج بن عمرو) نے سچ کہا۔

اسحٰق بن منصور نے بواسطہ محمد بن عبداللہ انصاری حجاج سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی اور کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ISLAMIA ACADEMY

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَجَّاجُ الصَّوَّافُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَافِعٍ وَحَجَّاجٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ رِوَايَةُ مَعْمَرٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ اَصَحُّ

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اور متعدد راویوں نے حجاج صواف سے اس کی مثل نقل کیا ہے۔ معمر اور معاویہ بن سلام نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ اور عبداللہ بن رافع، حجاج بن عمرو سے مرفوعاً روایت کی حجاج صواف نے اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا ذکر نہیں کیا۔ حجاج محدثین کے نزدیک ثقہ حافظ ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا۔ انہوں نے فرمایا معمر اور معاویہ بن سلام کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

عبد بن حمید نے بواسطہ عبدالرزاق، معمر، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ اور عبداللہ بن رافع، حجاج بن عمرو سے اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی۔

بَابُ ۶۴۲ مَا جَاءَ فِي الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

حج میں شرط لگانا

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ اَفَاَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِيْ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ مَحِلِّيْ مِنَ الْاَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَسْمَاءَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُوْلُوْنَ اِنِ اشْتَرَطَ فَعَرَضَ لَهٗ عَرَضٌ اَوْ عُذْرٌ فَلَهٗ اَنْ يَّحِلَّ وَيَخْرُجَ مِنْ اِحْرَامِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَلَمْ يَرَ بَعْضُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ ضباعہ بنت زبیر نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں۔ کیا میں شرط کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا ہاں۔ کہنے لگیں۔ کیسے کہوں؟ آپ نے فرمایا۔ کہو۔ حاضر ہوں۔ اے اللہ! تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس زمین میں جہاں تو روکے احرام سے باہر آجاؤں گی۔ اس باب میں حضرت جابر، اسماء اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ حج میں شرط کو جائز قرار دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں اگر شرط رکھی تو بیماری پیش آنے یا کسی دوسرے عذر کی وجہ سے احرام سے باہر آسکتا ہے۔ امام شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِشْتِرَاطُ فِي الْحَجِّ وَقَالُوْا اِنِ اشْتَرَطَ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَخْرُجَ مِنْ اِحْرَامِهٖ وَيَرَوْنَهٗ كَمَنْ لَمْ يَشْتَرِطْ۔

نزدیک حج کو کسی شرط سے مشروط کرنا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں۔ اگر شرط کی تب بھی احرام سے نکلنے کا حق نہیں رکھتا۔ گویا کہ شرط کرنا نہ کرنا برابر ہے۔

بَابُ ۶۴۳ مِنْهُ

شرط نہ کرنا

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت سالم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ وہ حج میں شرط کرنے کو برا سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کیا تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٭ ٭ ٭

بَابُ ۶۴۴ مَا جَاءَ فِي الْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ۔

طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ حَاضَتْ فِيْ اَيَّامِ مِنًى فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اِذًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا طَافَتْ طَوَافَ الْاِفَاضَةِ ثُمَّ حَاضَتْ وَاِنَّمَا تَنْفِرُ وَلَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا گیا کہ حضرت صفیہ بنت حیی کو ایام منیٰ میں حیض آگیا ہے۔ آپ نے فرمایا "کیا وہ ہمیں روکنے والی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا" انہوں نے طواف زیارت کرلیا ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اب کوئی بات نہیں۔" اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ عورت طواف زیارت کرچکے پھر اسے حیض آئے تو وہ چلی آئے اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔ سفیان ثوری، شافعی احمد اور اسحاق (اور امام ابوحنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا الْحُيَّضَ وَرَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص بیت اللہ شریف کا حج کرے اسے چاہیے کہ اس کا آخری وقت خانہ کعبہ میں ہو۔ البتہ حیض والی عورتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (طواف زیارت ترک کرنے کی) اجازت فرمائی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۶۴۷ مَاجَاءَ مَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ۔

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حِضْتُ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَا خَلَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا۔

حائضہ، حج کے کون سے امور ادا کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں حائضہ ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خانہ کعبہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔ کہ حائضہ عورت بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک ادا کرے۔

یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النُّفَسَاءَ وَالْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَتُحْرِمُ وَتَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ نفاس اور حیض والی عورتیں غسل کر کے احرام باندھیں اور تمام مناسک حج ادا کریں۔ سوائے طواف کعبہ کے جب تک کہ پاک نہ ہو جائیں یہ حدیث اسی طریق سے حسن غریب ہے۔

بَابُ ۶۴۸ مَاجَاءَ مَنْ حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ۔

طواف وداع

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مُغِيرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ خَرَرْتَ مِنْ يَدَيْكَ

حارث بن عبداللہ بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے اس کا آخری وقت بیت اللہ شریف میں گزرنا چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے ہاتھوں میں گرے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی اور ہمیں نہیں بتائی۔ اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تُخْبِرْنَا بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ مِثْلَ هٰذَا وَقَدْ خُوْلِفَ الْحَجَّاجُ فِيْ بَعْضِ هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث حارث بن عبداللہ بن اوس غریب ہے اسی طرح کئی راویوں نے حجاج بن ارطاۃ سے اس کی مثل روایت کی۔ لیکن بعض سندوں میں حجاج کے خلاف بھی مذکور ہے۔

بَابُ ۶۴ مَا جَاءَ اَنَّ الْقَارِنَ يَطُوْفُ طَوَافًا وَاحِدًا۔

قارن صرف ایک طواف کرے

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا الْقَارِنُ يَطُوْفُ طَوَافًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَطُوْفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعٰى سَعْيَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ملایا اور دونوں کے لیے صرف ایک طواف کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ قارن صرف ایک طواف کرے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام فرماتے ہیں۔ دو طواف کرے اور (صفا مروہ کے درمیان) دو سعی کرے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَجْزَاَهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ مِنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ تَفَرَّدَ بِهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَلٰى ذٰلِكَ اللَّفْظِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَلَمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حج اور عمرہ کا (اکٹھا) احرام باندھا اسے دونوں کی طرف سے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے۔ یہاں تک کہ دونوں کا احرام کھول دے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ دراوردی اس لفظ کے ساتھ متفرد ہوا جب کہ متعدد راویوں نے اسے عبیداللہ بن عمر سے غیر مرفوع (موقوف) روایت

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يَرْفَعُوْهُ وَهُوَ اَصَحُّ۔

بَابُ ۶۴۸ مَاجَاءَ اِنْ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ ثَلٰثًا۔

طواف وداع کے بعد مکہ مکرمہ میں تین دن قیام کرنا

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَعْنِيْ مَرْفُوْعًا قَالَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ بِمَكَّةَ ثَلٰثًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَرْفُوْعًا۔

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ مہاجر، حج کے افعال ادا کر چکنے کے بعد تین دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس سند کے ساتھ کئی طرق سے مرفوعاً مروی ہے۔

بَابُ ۶۴۹ مَاجَاءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْقُفُوْلِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

حج اور عمرے سے واپسی پر کیا کہے

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا فَدْفَدًا مِنَ الْاَرْضِ اَوْ شَرَفًا كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے وقت جب کسی بلند مقام یا ٹیلے پر چڑھتے تو تین مرتبہ تکبیر کہہ کر پڑھتے (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے وہی لائق تعریف ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں (گناہوں سے) توبہ کرنیوالے ہیں عبادت کرنیوالے ہیں سر سے واپس ہونیوالے ہیں۔ اور اپنے رب کی تعریف کرنیوالے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور تنہا تمام جماعتوں کو شکست دی۔ اس باب میں حضرت براء انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۶۵۰ مَاجَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ فِيْ اِحْرَامِهٖ۔

احرام کی حالت میں مرنے کا بیان

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے اونٹ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سَفَرٍ فَرَاٰی رَجُلًا سَقَطَ عَنْ بَعِیْرِہٖ فَوَقَصَ فَمَاتَ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْہِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ فَاِنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُھِلُّ اَوْ یُلَبِّیْ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اِذَا مَاتَ الْمُحْرِمُ انْقَطَعَ اِحْرَامُہٗ وَیُصْنَعُ بِہٖ مَا یُصْنَعُ بِغَیْرِ الْمُحْرِمِ۔

سے گرا تو اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ وہ احرام باندھے ہوئے تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو پانی اور بیری (کے پتوں) سے غسل دو۔ انہی کپڑوں میں اسے دفن کرو لیکن سر کو مت ڈھانکو۔ قیامت کے دن یہ اسی حالت میں احرام باندھے ہوئے یا تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں محرم کے مرنے سے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ وہ عمل اختیار کیا جائے جو غیر محرم سے کیا جاتا ہے۔

باب ۶۵۱ مَاجَاءَ فِی الْمُحْرِمِ یَشْتَکِیْ عَیْنَہٗ فَیَضْمِدُھَا بِالصَّبِرِ۔

محرم کی دکھی آنکھوں کا مُصَبَّر سے علاج

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ نُبَیْہِ بْنِ وَھْبٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَکٰی عَیْنَیْہِ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَسَاَلَ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اَضْمِدْھَا بِالصَّبِرِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ یَذْکُرُہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَضْمِدْھَا بِالصَّبِرِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ لَا یَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ یَتَدَاوَی الْمُحْرِمُ بِدَوَاءٍ مَا لَمْ یَکُنْ فِیْہِ طِیْبٌ۔

عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ اور وہ اس وقت احرام میں تھے۔ چنانچہ انہوں نے ابان بن عثمان سے پوچھا (کہ کیا کروں؟) انہوں نے فرمایا اس پر مصبر کا لیپ کرو۔ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث سنی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر مصبر کا لیپ کیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ محرم کے لیے دوائی استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب تک کہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

باب ۶۵۲ مَاجَاءَ فِی الْمُحْرِمِ یَحْلِقُ رَاْسَہٗ فِیْ اِحْرَامِہٖ مَا عَلَیْہِ۔

حالت احرام میں سر منڈانے پر فدیہ

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ اَیُّوْبَ وَابْنِ جُرَیْجٍ وَحَبِیْبٍ الْاَعْرَجِ وَعَبْدِ الْکَرِیْمِ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِہٖ وَھُوَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ میں ان کے پاس سے گزرے وہ محرم تھے اور ابھی مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوئے تھے وہ ایک ہنڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں گر کر ان کے منہ پر پڑ رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILM ISLAMIA ACADEMY

مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ آتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هٰذِهِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ احْلِقْ وَاطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوِ اذْبَحْ شَاةً قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا حَلَقَ أَوْ لَبِسَ مِنَ الثِّيَابِ مَا لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَلْبَسَ فِي إِحْرَامِهِ أَوْ تَطَيَّبَ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ بِمِثْلِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے فرمایا۔ کیا تمہاری یہ جوئیں تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا سر منڈوالو اور ایک فرق (تین صاع) کھانا چھ مسکینوں میں تقسیم کردو۔ یا تین روزے رکھو یا ایک جانور ذبح کردو۔" ابن ابی نجیح کہتے ہیں "یا بکری ذبح کردو"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ محرم جب سر منڈوائے یا ایسا کپڑا پہنے جو احرام میں نہیں پہننا چاہیے تھا یا خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ ہے جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

باب ۶۵۳ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا۔

چرواہوں کے لیے کنکریاں مارنے کا بیان

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ أَصَحُّ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

ابوالبداح بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو ایک دن کنکریاں مارنے اور ایک دن چھوڑنے کی اجازت دی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ابن عیینہ نے اسی طرح روایت کیا ہے مالک بن انس نے بواسطہ عبداللہ بن ابی بکر، ابوبکر، ابوبداح بن عاصم بن عدی اور عاصم بن عدی سے روایت کیا مالک بن انس کی روایت اصح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے چرواہوں کے لیے رخصت دی ہے کہ وہ ایک دن کنکریاں ماریں اور ایک دن چھوڑ دیں۔ امام شافعی کا یہی قول ہے۔

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرُعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ

عاصم بن عدی فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں رات گزارنے کے دنوں میں چرواہوں کو اجازت دی ہے کہ قربانی کے دن کنکریاں ماریں۔ پھر دونوں کی رمی جمع کر کے ایک دن ماریں۔ امام مالک فرماتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْنَهٗ فِيْ اَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْاَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ۔

میرا خیال ہے آپ نے فرمایا۔ ان دونوں میں سے پہلے دن ماریں۔ پھر منیٰ سے روانگی کے دن پھینکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ ابن عیینہ کی روایت سے اصح ہے۔

٭ ٭ ٭

بَاب ۶۵۴

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ نَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْاَصْفَرَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ مَعِيَ هَدْيًا لَاَحْلَلْتُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یمن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے عرض کیا جس نیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

بَاب ۶۵۵

حج اکبر

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ابْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ وہ قربانی کا دن ہے۔

٭ ٭ ٭

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ مَوْقُوْفًا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ مَرْفُوْعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا۔

حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوف حدیث روایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ حج اکبر قربانی کے دن ہے۔ یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔ ابن عیینہ کی موقوف روایت، محمد بن اسحٰق کی مرفوع روایت سے اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ متعدد حفاظ نے اسی طرح بواسطہ ابواسحٰق اور حارث، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے موقوفاً روایت کی ہے۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۶۵۶ مَا جَاءَ فِي اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

رکنین کو ہاتھ لگانے اور طواف کرنے کی فضیلت

عبید بن عمیر کہتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رکنین (حجر اسود اور رکن یمانی) پر لوگوں پر غلبہ کرتے میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! آپ دونوں رکنوں پر اس قدر غلبہ کرتے ہیں کہ میں نے کسی صحابیٔ رسول کو اس قدر غلبہ کرتے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوں تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ان کو ہاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور میں نے آپ سے سنا کہ جس نے اس گھر کے سات چکر لگائے اور اس کی حفاظت کی تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کی مثل ہے۔ میں نے یہ بھی سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جب بھی ایک قدم رکھتا ہے اور ایک قدم اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے سبب اس کی ایک غلطی معاف کرتا ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حماد بن زید نے بواسطہ عطاء بن سائب اور ابن عبید بن عمیر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن اس میں ان کے والد کا ذکر نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۶۵۷

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِخَيْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ وَغَيْرِهٖ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ الرَّجُلُ فِي الطَّوَافِ اِلَّا لِحَاجَةٍ اَوْ يَذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالٰى اَوْ مِنَ

طواف میں کلام کرنا کیسا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیت اللہ شریف کے گرد طواف، نماز کی مثل ہے۔ سن لو! تم اس میں گفتگو کرتے ہو۔ پس جو اس میں کلام کرے وہ نیکی ہی کی بات کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ابن عباس اور دوسرے لوگوں سے بواسطہ طاؤس حضرت ابن عباس کا قول (حدیث موقوف) مروی ہے۔ ہم صرف عطاء بن سائب کی روایت سے اسے مرفوع جانتے ہیں۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک مستحب ہے کہ طواف میں صرف ضرورت کے تحت کلام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو یا علمی

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ILOOM ISLAMIA ACADEMY

الْعِلْمِ۔

باب ۶۵۸ مَا جَاءَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

گفتگو۔

حجر اسود

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا۔ زبان ہوگی جس سے بولے گا اور جس نے اسے حق کے ساتھ چھوا اس پر گواہی دے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرُ الْمُقَتَّتِ قَالَ أَبُو عِيسٰى مُقَتَّتٌ مُطَيَّبٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فِي فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ وَرَوٰى عَنْهُ النَّاسُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں بلا خوشبو زیتون کا تیل استعمال فرماتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ "مقتت" کے معنی "خوشبودار" کے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فرقد سبخی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یحیی بن سعید نے فرقد سبخی کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور لوگوں نے ان سے روایت بھی لی ہے۔

باب ۶۵۹

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا خَلَّادُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

زمزم کا پانی لے جانا

ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زمزم کا پانی اٹھا کر لے جائیں اور فرماتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے لے جاتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۶۶۰

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ

حج کے موقعہ پر مقاماتِ نماز

عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ آپ نے آٹھویں ذی الحجہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ حَدِّثْنِیْ بِشَیْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْنَ صَلَّی الظُّهْرَ یَوْمَ التَّرْوِیَةِ قَالَ بِمِنًی قَالَ قُلْتُ وَاَیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ یَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ اِفْعَلْ کَمَا یَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِیْثِ الْاَزْرَقِ عَنِ الثَّوْرِیِّ۔

کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ حضرت انس نے فرمایا "منیٰ میں" فرماتے ہیں میں نے کہا واپسی کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا "وادی ابطح میں" پھر حضرت انس نے فرمایا۔ اسی طرح کرو جس طرح تمہارے امیر کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسحٰق ازرق کی روایت سے غریب سمجھی گئی ہے۔

اٰخِرُ اَبْوَابِ الْحَجِّ

حج کے ابواب ختم ہوئے۔

اَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

ابواب جنائز

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۶۶ مَاجَاءَ فِیْ ثَوَابِ الْمَرِیْضِ

بیمار کے لیے ثواب

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَاَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَسْدِ بْنِ کُرْزٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ وَاَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کو کوئی کانٹا نہیں چبھتا یا اسے بڑی (یا چھوٹی) تکلیف نہیں پہنچتی۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کا ایک درجہ بلند کرتا۔ اور اس کی ایک غلطی معاف فرماتا ہے اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، ابوعبیدہ بن جراح، ابوہریرہ، ابوامامہ، ابوسعید، انس، عبداللہ بن عمرو، اسد بن کرز، جابر، عبدالرحمٰن بن ازہر اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا اَبِیْ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَیْءٍ یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا حُزْنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّی الْهَمِّ یُهِمُّهٗ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کو کوئی زخم، غم یا رنج حتیٰ کہ معمولی سے پریشانی بھی لاحق ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اِلَّا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهٖ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يُسْمَعْ فِي الْهَمِّ اَنَّهٗ يَكُوْنُ كَفَّارَةً اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَ قَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے جارود سے سنا انہوں نے وکیع کا قول نقل کیا۔ فرماتے ہیں۔ میں نے اس حدیث کے سوا اور کہیں نہیں سنا کہ فکر وغم، گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

بَابُ ٦٦٣ مَا جَاءَ فِيْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ۔

بیمار پرسی

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَالْبَرَاءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ثَوْبَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى اَبُوْ غِفَارٍ وَعَاصِمُ الْاَحْوَلِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ فَهُوَ اَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحَادِيْثُ اَبِيْ قِلَابَةَ اِنَّمَا هِيَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ فَهُوَ عِنْدِيْ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ مسلسل جنت کے پھل کھاتا رہتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوموسیٰ براء، ابوہریرہ، انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان حسن ہے۔ ابوغفار اور عاصم احول نے اسے بواسطہ ابوقلابہ، ابواشعث اور ابواسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اس کے ہم معنی روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کسی نے امام بخاری سے سنا آپ نے فرمایا بواسطہ ابواشعث ابواسماء سے اس حدیث کی روایت اصح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ ابوقلابہ کی احادیث (براہ راست) ابواسماء سے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ حدیث ابوقلابہ نے بواسطہ ابواشعث، ابواسماء سے روایت کی ہے۔

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِيُّ نَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ قِيْلَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا۔

ابوقلابہ نے بواسطہ ابواشعث اور ابواسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ اور اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کیے "پوچھا گیا۔ جنت کے "مخرفۃ" سے کیا مراد ہے۔ تو فرمایا "اس کے پھل"

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ خَالِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ اَبَا الْاَشْعَثِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

ایوب نے بواسطہ ابوقلابہ اور ابواسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے حدیث خالد کی مثل روایت بیان کی لیکن اس میں ابوالاشعث کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ بعض محدثین نے یہ حدیث حماد بن زید سے غیر مرفوع بیان کی ہے۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِيْ فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْحُسَيْنِ نَعُوْدُهُ فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ اَبَا مُوْسٰى فَقَالَ عَلِيٌّ عَائِدًا جِئْتَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَمْ زَائِرًا فَقَالَ لَا بَلْ عَائِدًا فَقَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَمِنْهُمْ مَنْ وَقَفَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاِسْمُ اَبِي فَاخِتَةَ سَعِيْدُ بْنُ عِلَاقَةَ۔

حضرت ثویر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا ہمارے ساتھ حسین کی بیمار پرسی کے لیے چلو، ہم نے ان کے پاس حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو پایا تو حضرت علی نے پوچھا اے ابوموسیٰ! بیمار پرسی کے لیے آئے ہو یا ملاقات کے لیے؟ انہوں نے فرمایا "بیمار پرسی کیلیے" اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے "جب کوئی مسلمان صبح کے وقت اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے، شام تک ستر ہزار فرشتے اس کیلیے بخشش کی دعا مانگتے رہتے ہیں، اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں اور اس کیلیے جنت میں باغ ہوگا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے حضرت علی سے یہ حدیث متعدد طریقوں سے مروی ہے بعض نے موقوفاً اور بعض نے مرفوعاً روایت کی ہے۔ ابوفاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

بَابُ ۶۶۳ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّي لِلْمَوْتِ

موت کی تمنا سے ممانعت

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى فِيْ بَطْنِهٖ فَقَالَ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقِيْتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا اَجِدُ دِرْهَمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ نَاحِيَةِ بَيْتِيْ اَرْبَعُوْنَ اَلْفًا وَلَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَوْ نَهٰى اَنْ يُتَمَنَّى الْمَوْتُ لَتَمَنَّيْتُ وَفِي الْبَابِ

حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں۔ میں مضرب خباب کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے اپنے پیٹ میں داغ لگوایا تھا۔ کہنے لگے میرے علم کے مطابق صحابہ کرام میں سے کسی نے اس قدر تکلیف نہیں اٹھائی جتنی میں نے اٹھائی ہے۔ عہد نبوت میں میرے پاس ایک درہم بھی نہ ہوتا تھا جبکہ اب میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی تمنا سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں (اس وقت) آرزو کرتا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ خَبَّابٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ وَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ۔

فرماتے ہیں۔ حدیث خباب حسن صحیح ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص کسی تکلیف کے باعث جو اسے پہنچی۔ موت کی تمنا نہ کرے۔ بلکہ یہ کہے۔ اے اللہ! جب تک میرا جینا بہتر ہے۔ مجھے زندہ رکھ اور جب میرا مرنا میرے لیے بہتر ہو۔ مجھے موت دے دینا۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

علی بن حجر نے یہ حدیث بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم اور عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۶۴ مَا جَاءَ فِی التَّعَوُّذِ لِلْمَرِیْضِ۔

بیمار کے لیے پناہ مانگنا

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِیُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اشْتَكَیْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَیْنٍ حَاسِدَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ وَاللّٰهُ یَشْفِیْكَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! "کیا آپ بیمار ہیں؟" آپ نے فرمایا "ہاں" جبرئیل امین نے کہا "میں اللہ کے نام سے آپ کو ہر تکلیف دینے والی چیز سے ہر خبیث نفس کی شر سے اور ہر حسد کرنے والے کی نظر سے دم کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں وہی آپ کو شفا دے۔

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ یَا اَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَیْتُ فَقَالَ اَنَسٌ اَفَلَا اَرْقِیْكَ بِرُقْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰی قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاْسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَالَ وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقُلْتُ لَهٗ رِوَایَةً

عبدالعزیز بن صہیب فرماتے ہیں۔ میں اور ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ثابت بنانی نے کہا۔ اے ابوحمزہ! میں بیمار ہو گیا ہوں؟ حضرت انس نے فرمایا۔ کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے نہ جھاڑوں (یعنی دم نہ کروں) انہوں نے کہا "ہاں ضرور جھاڑیں" حضرت انس نے دعا مانگی۔ اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے، سختی کو دور کرنے والے! تو شفا دے کیونکہ تیرے بغیر (حقیقتاً) کوئی شفا دینے والا نہیں۔ بیماری کو باقی نہ چھوڑنے والی شفا عطا فرما۔ اس باب میں حضرت انس اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابی سعید حسن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَصَحُّ اَوْ حَدِيثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كِلَاهُمَا صَحِيحٌ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ۔

صحیح ہے میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ عبدالعزیز کی روایت ابوسعید سے زیادہ صحیح ہے یا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا "دونوں صحیح ہیں"۔ ابوزرعہ نے مزید فرمایا عبدالصمد بن عبدالوارث نے بواسطہ اپنے والد، عبدالعزیز بن صہیب اور ابونضرہ، حضرت ابوسعید سے روایت بیان کی اور عبدالعزیز بن صہیب نے براہ راست حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث نقل کی

بَابُ ٦٦٥ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ۔

وصیت کی ترغیب

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ اَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ وہ دو راتیں (بھی) اس طرح گزارے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کی وصیت کرنی چاہیے۔ لیکن وہ وصیت لکھ کر نہ دے اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٦٦٦ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ اَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُهُ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ اَنْ يُنْقَصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُو عِيسٰى حَدِيثُ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ میں بیمار تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیمار پرسی کی اور پوچھا کیا تم نے وصیت کی؟ میں نے عرض کیا "ہاں (یارسول اللہ) آپ نے فرمایا "کتنے مال کی؟" میں نے عرض کیا "میں نے اپنا تمام مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں دینے کی وصیت کی ہے"۔ آپ نے فرمایا "اولاد کے لیے کیا چھوڑا؟ کہنے لگے "وہ مالدار ہیں"۔ حضور نے فرمایا "دسویں حصے کی وصیت کرو حضرت سعد فرماتے ہیں میں متواتر کم سمجھتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تیسرے حصے کی وصیت کرو اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں ہم تیسرے حصے سے کم دینا مستحب سمجھتے تھے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث سعد حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی طریقوں سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

كَبِيْرٌ وَيُرْوٰى كَثِيْرٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ اَنْ يُوْصِيَ الرَّجُلُ بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَيَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُنْقَصَ مِنَ الثُّلُثِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ فِي الْوَصِيَّةِ الْخُمُسَ دُوْنَ الرُّبُعِ وَالرُّبُعَ دُوْنَ الثُّلُثِ وَمَنْ اَوْصٰى بِالثُّلُثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا وَلَا يَجُوْزُ لَهٗ اِلَّا الثُّلُثُ۔

مروی ہے "کبیر اور کثیر" دونوں قسم کے الفاظ مروی ہیں۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ آدمی تہائی سے زیادہ کی وصیت نہ کرے اور تہائی سے کم کی وصیت ان علماء کے نزدیک مستحب ہے سفیان ثوری فرماتے ہیں لوگ وصیت میں پانچویں حصے کو چوتھائی سے اور چوتھائی کو تہائی سے اچھا سمجھتے تھے۔ جس نے تیسرے حصے کی وصیت کی اس نے کچھ نہیں چھوڑا۔ اس کے لیے صرف تہائی کی وصیت ہی جائز ہے۔

بَابُ ٦٦ مَا جَاءَ فِيْ تَلْقِيْنِ الْمَرِيْضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهٗ۔

موت کے وقت بیمار کو تلقین اور اس کیلئے دعا

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَسَعْدٍ الْمُرِّيَّةِ وَهِيَ امْرَاَةُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے قریب الموت لوگوں کو کلمۂ توحید کی تلقین کرو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ام سلمہ، عائشہ، جابر اور سعدی مریہ زوجۂ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى شَقِيْقٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ اَبُوْ وَائِلٍ الْاَسَدِيُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا۔ جب تم مریض یا بیمار کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو۔ کیونکہ فرشتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں۔ ام سلمہ فرماتی ہیں۔ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہو۔ "اے اللہ! مجھے بھی اور ان کو بھی بخش دے۔ اور مجھے ان سے اچھا بدل عطا فرما۔ فرماتی ہیں میں نے یہی دعا مانگی پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے بہتر بدل عطا فرمایا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شقیق، سلمہ کے لڑکے ابو وائل اسدی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ام سلمہ حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُلَقَّنَ الْمَرِيْضُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ مَرَّةً فَمَا لَمْ يَتَكَلَّمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُلَقَّنَ وَلَا يُكْثَرُ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ رَجُلٌ يُلَقِّنُهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَكْثَرَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا قُلْتُ مَرَّةً فَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا لَمْ اَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ وَاِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرَادَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ قَوْلِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

موت کے وقت مریض کو کلمۂ توحید کی تلقین کرنا مستحب ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ جب بیمار ایک مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھ کر خاموش ہو جائے تو زیادہ تلقین کرنا مناسب نہیں۔ ابن مبارک سے مروی ہے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک شخص انہیں کثرت کے ساتھ بار بار کلمۂ توحید کی تلقین کرنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے اس سے فرمایا جب میں نے ایک بار کلمہ پڑھ لیا تو جب تک دوسری بات نہ کروں اسی پر قائم ہوں۔ عبداللہ بن مبارک کی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ہے کہ آپ نے فرمایا جس کی آخری بات "لا الہ الا اللہ" ہو وہ جنت میں داخل ہوگا

بَابُ ٦٦٨ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

موت کے وقت جان کنی کی سختی

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَرْجِسَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا۔ آپ پیالے میں ہاتھ ڈالتے اور چہرۂ اقدس پر ملتے پھر دعا مانگتے "اے اللہ! موت کی سختی یا (فرماتے) موت کی بیہوشیوں میں میری مدد فرما۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قُلْتُ لَهٗ مَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ هُوَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت جو سختی دیکھی ہے۔ اس کے بعد مجھے کسی کی آسان موت پر رشک نہیں ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا۔ کہ عبدالرحمان ابن علاء کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا وہ علاء بن لجلاج

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْعُلَاءُ بْنُ اللَّجْلَاجِ وَإِنَّمَا أَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

کے بیٹے ہیں۔ میں اس کو اسی طریق سے پہچانتا ہوں۔

بَابُ ٦٦٩ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ

موت کا پسینہ

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ۔

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن پیشانی کے پسینے (موت کی سختی) سے مرتا ہے اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض محدثین فرماتے ہیں۔ عبداللہ بن بریدہ سے قتادہ کا سماع ہمارے علم میں نہیں۔

بَابُ ٦٧٠

موت کے وقت اُمید اور خوف

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ وَهَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّارُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا نَا سَيَّارُ ابْنُ حَاتِمٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَرْجُو اللهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے وہ قریب الموت تھا۔ آپ نے فرمایا "اپنے آپ کو کیسے پاتا ہے؟" کہنے لگا "یارسول اللہ قسم بخدا۔ اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کی امید بھی ہے اور گناہوں کا خوف بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس موقعہ پر جب مومن کے دل میں یہ دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے مطابق عطا فرماتا ہے اور جس کا ڈر ہے اس سے بے خوف کرتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے بعض محدثین نے اسے حضرت ثابت سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

بَابُ ٦٧١ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ

تشہیر موت

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ نَا حَبِيبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِذَا مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوا بِي أَحَدًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعْيًا وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

آپ نے فرمایا جب میں مرجاؤں تو کسی کو خبر نہ کرنا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تشہیر نہ ہو جائے۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے موت کی خبر مشہور کرنے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

٭ ٭ ٭

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا حَكَّامُ ابْنُ سَلْمٍ وَهَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَإِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَالنَّعْيُ أَنْ يُؤْذَنَ بِالْمَيِّتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موت کی تشہیر سے بچو۔ کیونکہ یہ جہالت کے کاموں سے ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ "نعی" موت کے اعلان کو کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

٭ ٭ ٭

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ وَأَبُو حَمْزَةَ هُوَ مَيْمُونٌ الْأَعْوَرُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ النَّعْيَ وَالنَّعْيُ عِنْدَهُمْ أَنْ يُنَادِيَ فِي النَّاسِ بِأَنَّ فُلَانًا مَاتَ لِيَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ وَإِخْوَانَهُ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے بواسطہ عبداللہ بن ولید عدنی، سفیان ثوری، ابوحمزہ، ابراہیم اور علقمہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی جس میں یہ الفاظ مذکور نہیں کہ "نعی" اعلانِ موت کا نام ہے۔ عیینہ بواسطہ ابوحمزہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے ابوحمزہ کا نام میمون اعور ہے۔ اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عبداللہ غریب ہے۔ بعض علماء کے نزدیک "نعی" مکروہ ہے اور ان کے نزدیک "نعی" کا مطلب لوگوں میں اعلان کرنا ہے کہ فلاں آدمی مرگیا ہے تاکہ وہ اس کے جنازہ میں شریک ہوں۔ بعض علماء کے نزدیک رشتہ داروں اور بھائیوں کو اطلاع دینے میں کوئی حرج نہیں۔ ابراہیم بھی یہی فرماتے ہیں کہ رشتہ داروں کو خبر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

٭ ٭ ٭

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ٦٧٢ مَاجَاءَ اَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

صدمہ کے شروع میں صبر کرنا

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "صبر (کا زیادہ ثواب تو) شروع صدمہ میں ہوتا ہے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبر، آغاز صدمہ میں ہوتا ہے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٦٧٣ مَاجَاءَ فِيْ تَقْبِيْلِ الْمَيِّتِ۔

میت کو بوسہ دینا

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ اَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالُوْا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی میت کو بوسہ دیا اس وقت آپ رو رہے تھے یا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ سب فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر ملال پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٦٧٤ مَاجَاءَ فِيْ غُسْلِ الْمَيِّتِ۔

غسلِ میت

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا خَالِدٌ وَمَنْصُوْرٌ وَهِشَامٌ فَاَمَّا خَالِدٌ وَهِشَامٌ فَقَالَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَفْصَةَ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا اسے طاق مرتبہ، تین یا پانچ یا ضرورت

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ قَالَ هُشَيْمٌ وَفِيْ حَدِيْثِ غَيْرِ هٰؤُلَاءِ وَلَا اَدْرِيْ وَلَعَلَّ هِشَامًا مِنْهُمْ قَالَتْ وَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ قَالَ هُشَيْمٌ اَظُنُّهُ قَالَ فَاَلْقَيْنَاهُ خَلْفَهَا قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ قَالَ غُسْلُ الْمَيِّتِ كَالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَيْسَ لِغُسْلِ الْمَيِّتِ عِنْدَنَا حَدٌّ مُوَقَّتٌ وَلَيْسَ لِذٰلِكَ صِفَةٌ مَعْلُوْمَةٌ وَلٰكِنْ يُطَهَّرُ قَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا قَالَ مَالِكٌ قَوْلًا مُجْمَلًا يُغَسَّلُ وَيُنَقّٰى وَاِذَا اُنْقِيَ الْمَيِّتُ بِمَاءٍ قَرَاحٍ اَوْ مَاءٍ غَيْرِهٖ اَجْزَاَ ذٰلِكَ مِنْ غُسْلِهٖ وَلٰكِنْ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُغْسَلَ ثَلٰثًا فَصَاعِدًا لَا يُنْقَصُ مِنْ ثَلٰثٍ لِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا وَاِنْ اَنْقَوْا فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَجْزَاَ اَوَلَا تَرٰى اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى مَعْنَى الْاِنْقَاءِ ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا وَلَمْ يُوَقِّتْ وَكَذٰلِكَ قَالَ الْفُقَهَاءُ وَهُمْ اَعْلَمُ بِمَعَانِي الْحَدِيْثِ

سمجھو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو۔ پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ اور آخر میں کافور ڈال دو یا فرمایا کچھ کافور ڈال دو جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا (حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں) غسل سے فراغت پر ہم نے آپ کو خبر دی تو آپ نے اپنا ازار بند ہماری طرف ڈال کر فرمایا۔ اسے اس کا شعار بناؤ۔ (یعنی کفن سے نیچے رکھو) ہشیم کہتے ہیں۔ دوسری روایات جن میں مجھے معلوم نہیں شاید ہشام ان میں ہیں۔ یہ اضافہ ہے۔ ام عطیہ فرماتی ہیں ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھیں ہشیم کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے راوی نے مزید یہ کہا کہ "ہم نے ان کی چوٹیاں ان کے پیچھے ڈال دیں۔ ہشیم کہتے ہیں ہم سے خالد نے بواسطہ حفصہ و محمد، ام عطیہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا داہنی طرف سے اور اعضائے وضو سے شروع کرنا اس باب میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ام عطیہ حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ ابراہیم نخعی سے منقول ہے آپ نے فرمایا میت کا غسل، غسل جنابت جیسا ہے۔ مالک بن انس فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک میت کے غسل کے لیے نہ تو کوئی حد مقرر ہے اور نہ ہی کوئی خاص طریقہ ہے۔ بس میت کو پاک کیا جائے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ امام مالک کا قول مجمل ہے کہ نہلایا جائے اور صاف کیا جائے! خالص پانی یا کسی اور پانی سے میت کو صاف کیا جائے تب بھی کافی ہے۔ لیکن میرے نزدیک تین یا اس سے زیادہ مرتبہ نہلانا مستحب ہے تین سے کم نہ کیا جائے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں تین یا پانچ بار غسل دو اگر تین مرتبہ سے کم ہی میں صفائی ہو جائے تو بھی جائز ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ خیال نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب پاک کرنا ہے خواہ تین بار سے ہو یا پانچ بار سے۔ کوئی تعداد مقرر نہیں۔ فقہاء کرام نے یہی فرمایا اور وہ حدیث کے معانی

www.waseemziyai.com
MARFAT-UL-QURAN ISLAMIA ACADEMY

وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَتَكُوْنُ الْغَسَلَاتُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَيَكُوْنُ فِي الْاٰخِرَةِ شَيْءٌ مِنَ الْكَافُوْرِ۔

کو زیادہ جاننے والے ہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں۔ ہر بار کا غسل پانی اور بیری کے پتوں سے ہو اور آخر میں کافور ڈالی جائے۔

بَابُ ۶۷۵ مَا جَاءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ۔

میت کو خوشبو لگانا

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ هُوَ اَطْيَبُ طِيْبِكُمْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشک کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ وہ تمہاری خوشبوؤں میں سے سب سے زیادہ خوشبودار ہے۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَشَبَابَةُ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمِسْكَ لِلْمَيِّتِ وَقَدْ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ ابْنُ الرَّيَّانِ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ ثِقَةٌ وَخُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثِقَةٌ۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ ابوداؤد و شبابہ اور شعبہ، خلید بن جعفر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک میت کو مشک لگانا مکروہ ہے۔ مستمر بن ریان نے بھی بواسطہ ابونضرہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔ علی نے یحیی بن سعید کا قول نقل کیا کہ مستمر بن ریان اور خلید بن جعفر (دونوں) ثقہ ہیں۔

بَابُ ۶۷۶ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دے کر خود غسل کرنا

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ اغْتَسَلَ وَمَنْ حَمَلَهٗ تَوَضَّاَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مَوْقُوْفًا وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِيْ يُغَسِّلُ الْمَيِّتَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میت کو غسل دینے سے غسل ہے اور اس کو اٹھانے سے وضو" اس باب میں حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن ہے اور ان سے موقوفاً بھی مروی ہے میت کو غسل دینے کے بعد نہانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے

بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک اس پر غسل لازم اور بعض کے نزدیک (صرف) وضو ہے۔ امام مالک بن انس رحمۃ

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

إِذَا غَسَّلَ مَيِّتًا فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ اسْتُحِبُّ الْغُسْلَ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَلَا أَرَى ذٰلِكَ وَاجِبًا وَهٰكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ أَحْمَدُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا أَرْجُو أَنْ لَا يَجِبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَأَمَّا الْوُضُوءُ فَأَقَلُّ مَا قِيلَ فِيهِ وَقَالَ إِسْحٰقُ لَا بُدَّ مِنَ الْوُضُوءِ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ وَلَا يَتَوَضَّأُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ۔

فرماتے ہیں "میں میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنے کو اچھا سمجھتا ہوں لیکن واجب نہیں"۔ امام شافعی نے بھی یونہی فرمایا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں میرے خیال میں میت کو غسل دینے والے پر نہانا واجب نہیں لیکن وضو؟ تو یہ سب سے کم بات ہے جو اس کے متعلق میں کہی گئی۔ امام اسحٰق فرماتے ہیں وضو کرنا ضروری ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے آپ نے فرمایا میت کو نہلانے کے بعد نہ تو غسل (ضروری) ہے نہ وضو۔

بَابُ ٦٧ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَكْفَانِ

اچھا کفن

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أُحِبُّ إِلَيَّ أَنْ يُكَفَّنَ فِي ثِيَابِهِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهَا وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَيْنَا أَنْ يُكَفَّنَ فِيهَا الْبَيَاضُ وَيُسْتَحَبُّ حُسْنُ الْكَفَنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین ہیں۔ اور ان ہی میں اپنے مرنے والوں کو کفنایا کرو"۔ اس باب میں حضرت سمرہ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اور علماء کے نزدیک یہی مستحب ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جن کپڑوں میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا ان ہی میں کفنایا جائے۔ امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں۔ کفن میں سفید کپڑے کا ہونا ہمیں پسند ہے۔ نیز اچھا کفن دینا مستحب ہے۔

بَابُ ٦٨

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَلَّى أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ وَفِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میت کے ولی کو چاہیے کہ اسے اچھا کفن دے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں۔ سلام ابن مطیع نے اس روایت کے بارے میں "کہ تمہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA

قَالَ سَلَّامُ بْنُ اَبِیْ مُطِیْعٍ فِیْ قَوْلِهٖ وَلْیُحْسِنْ اَحَدُکُمْ کَفَنَ اَخِیْهِ قَالَ هُوَ الصَّفَا وَلَیْسَ بِالْمُرْتَفِعِ

اپنے (مردہ) بھائی کو اچھا کفن دینا چاہیے"۔ فرمایا۔ پاکیزہ ہو زیادہ قیمتی نہ ہو۔

بَابُ ۶۷۹ مَاجَاءَ فِیْ کَمْ کُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن مبارک

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَنَشُ بْنُ عِیَاثٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ یَمَانِیَةٍ لَیْسَ فِیْهَا قَمِیْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ قَالَ فَذَکَرُوْا لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَبُرْدٍ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ اُتِیَ بِالْبُرْدِ وَلٰکِنَّهُمْ رَدُّوْهُ وَلَمْ یُکَفَّنُوْا فِیْهِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن مبارک، تین سفید یمنی کپڑوں پر مشتمل تھا ان میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں نبی اکرم کو دو کپڑوں اور ایک حبری (بیل بوٹے والی) چادر میں کفنایا گیا"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ چادر لائی گئی تھی لیکن اسے واپس کر دیا گیا اور اس میں کفنایا نہیں گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَفَّنَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِیْ نَمِرَةٍ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ کَفَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رِوَایَاتٌ مُخْتَلِفَةٌ وَحَدِیْثُ عَائِشَةَ اَصَحُّ الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ رُوِیَتْ فِیْ کَفَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ وَقَالَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ یُکَفَّنُ الرَّجُلُ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ اِنْ شِئْتَ فِیْ قَمِیْصٍ وَلِفَافَتَیْنِ وَاِنْ شِئْتَ فِیْ ثَلٰثِ لَفَائِفَ وَیُجْزِیْ ثَوْبٌ وَاحِدٌ اِنْ لَمْ یَجِدُوْا ثَوْبَیْنِ وَالثَّوْبَانِ یُجْزِیَانِ وَالثَّلٰثَةُ لِمَنْ وَجَدَهَا اَحَبُّ اِلَیْهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ایک ہی کمبل میں کفنایا۔ اس باب میں حضرت علی۔ ابن عباس، عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن مبارک کے بارے میں مختلف روایات مذکور ہیں اور ان تمام روایات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت زیادہ صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کرام کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے ایک قمیص اور دو لفافے یا تین لفافے۔ اگر دو کپڑے نہ ملیں تو ایک بھی کافی ہے۔ دو کپڑے بھی کفایت کرتے ہیں۔ اور اگر تین کپڑے ہو سکیں تو زیادہ بہتر ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ نیز فرماتے ہیں عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنایا جائے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَقَالُوا تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ ۔

بَابُ ٦٨٠ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ ۔

اہل میت کے لیے کھانا پکانا

٩٨٥ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يُشْغِلُهُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُبْعَثَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِشَيْءٍ لِشُغْلِهِمْ بِالْمُصِيبَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَجَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ سَارَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ ابْنُ جُرَيْجٍ ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر آئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اہل جعفر کے لیے کھانا پکاؤ کیونکہ انہیں ایک آنے والے حادثہ نے (کھانے پکانے سے) روک رکھا ہے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے بعض علماء اسے مستحب گردانتے ہیں کہ میت کے گھر والوں کے پاس کچھ چیز بھیجی جائے۔ کیونکہ وہ مصیبت میں مشغول ہوتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں جعفر ابن خالد سے مراد ابن سارہ ہیں۔ وہ ثقہ ہیں اور ابن جریج نے ان سے روایات لی ہیں۔

بَابُ ٦٨١ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ ۔

مصیبت کے وقت رخسار پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے

٩٨٦ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي زُبَيْدٌ الْإِيَامِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ وَضَرَبَ الْخُدُودَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے گریبان چاک کیا، رخسار پیٹے اور جاہلیت کی پکار پکاری وہ ہم میں سے نہیں۔"

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٦٨٢ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ ۔

ممانعتِ نوحہ

٩٨٧ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قُرْظَةُ بْنُ

علی بن ربیعہ اسدی سے روایت ہے۔ قرظہ بن کعب نامی ایک انصاری فوت ہوئے تو ان پر نوحہ کیا گیا۔ پس حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ منبر پر جلوہ گر ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

كَعْبٍ فَنِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْاِسْلَامِ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ مَا نِيحَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجُنَادَةَ بْنِ مَالِكٍ وَاَنَسٍ وَاُمِّ عَطِيَّةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حمد وثنا بیان کر کے فرمایا "نوحہ کی اسلام میں کیا حیثیت ہے"؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ جس پر نوحہ کیا گیا وہ نوحہ کے ختم ہونے تک عذاب میں مبتلا رہتا ہے[1]۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابوموسیٰ، قیس بن عاصم، ابوہریرہ، جنادہ بن مالک، انس، ام عطیہ، سمرہ اور ابومالک اشعری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث شعبہ غریب حسن صحیح ہے۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ وَالْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِي الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدَعَهُنَّ النَّاسُ النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْاَحْسَابِ وَالْعَدْوٰى اَجْرَبُ بَعِيْرٌ فَاَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيْرٍ مِنْ اَجْرَبَ الْبَعِيْرَ الْاَوَّلَ وَالْاَنْوَاءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں چار باتیں دور جاہلیت کی یادگار ہیں لوگ انہیں ہرگز نہیں چھوڑیں گے (۱) نوحہ کرنا۔ (۲) حسب ونسب میں طعن کرنا (۳) چھوت چھات کہ ایک اونٹ کو خارش ہو تو (اس سے) سو اونٹوں کو ہو گئی لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارشی بنایا۔ (۴) اور تاروں کو بارش کا ذریعہ سمجھنا کہ ہمیں فلاں تارے کے ذریعے بارش دی گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۹۸۳ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ۔

میت پر رونے کی ممانعت

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَفِيْ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میت کو اس کے خاندان والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

[1] حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں جمہور علماء کے مذہب کے مطابق نوحہ کے سبب اس میت کو عذاب ہوتا ہے جس نے نوحہ کی وصیت کی ہو لہٰذا اب نفاذ وصیت پر اسے عذاب ہوگا۔ لیکن جس نے منع کیا یا اس کے گھر والوں نے از خود نوحہ کیا تو اسے عذاب نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا۔" مرقات ج ص (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَلْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبُكَاءَ عَلَى الْمَيِّتِ قَالُوا الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَذَهَبُوْا اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَرْجُوْ اِنْ كَانَ نَهَاهُمْ فِيْ حَيٰوتِهٖ اَنْ لَّا يَكُوْنَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عمر، حسن صحیح ہے۔ بعض علماء نے میت پر رونے کو مکروہ خیال کیا اور کہا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب ہوتا ہے۔ ان علماء نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں اگر مرنے والا اپنی زندگی میں ان کو رونے سے منع کر دے تو مجھے امید ہے کہ اسے (ان کے رونے کی وجہ سے) عذاب نہیں ہوگا۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُسَيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهٖ اَهٰكَذَا كُنْتَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرنے والا مرتا ہے اور اس پر رونے والا کھڑا ہو کر کہتا ہے۔ اے میرے پہاڑ! اے میرے سردار! یا اسی قسم کے کوئی اور الفاظ کہتا ہے تو اس پر دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو اس کے سینے میں مکے مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) کیا تو ایسا ہی تھا؟ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۶۸۴ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ۔

میت پر رونے کی اجازت

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكٌ وَثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَّا اِنَّهٗ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کیا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میت کو، زندہ آدمی کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "اللہ تعالیٰ! ابو عبدالرحمٰن کو بخشے۔ انہوں نے جھوٹ نہیں کہا۔ لیکن وہ بھول گئے یا ان سے غلطی سرزد ہوئی (واقعہ یہ ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ کے پاس سے گزرے جس پر لوگ رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ وَهِمَ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُوْدِيًّا إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقُرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلٰى هٰذَا وَتَأَوَّلُوْا هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (سنا تو) فرمایا اللہ تعالیٰ ابن عمر پر رحم فرمائے انہوں نے جھوٹ نہیں کہا۔ لیکن ان سے خطاء ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک مردہ یہودی کے بارے میں فرمایا تھا کہ میت کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، قرظہ بن مالک ابوہریرہ، ابن مسعود اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے بعض علماء کا اس روایت پر عمل ہے اور انہوں نے اس آیت کی تفسیر کی ہے "ولا تزر وازرۃ اخری" (کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا) امام شافعی رحمہ اللہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلٰى ابْنِهِ إِبْرَاهِيْمَ فَوَجَدَهُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ فَبَكٰى فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَتَبْكِي أَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُيُوْبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے وہ حالت نزع میں تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی گود میں اٹھایا اور رونے لگے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یارسول اللہ) آپ روتے ہیں؟ کیا آپ نے رونے سے منع نہیں فرمایا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رونے سے منع نہیں کیا بلکہ بیوقوفی اور نافرمانی کی دو آوازوں سے منع کیا ہے ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جب چہرہ نوچا جائے۔ اور گریباں چاک کیا جائے۔ اور دوسری شیطان کے رونے اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے

باب ۶۸۵ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

جنازہ کے آگے آگے جانا

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو جنازہ کے آگے آگے چلتے دیکھا"

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ ۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَمْرُو ابْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَبَكْرٍ الْكُوْفِيِّ وَزِيَادٍ وَسُفْيَانَ كُلُّهُمْ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ ۔

منصور، بکر کوفی، زیاد اور سفیان (ان سب) نے بواسطہ زہری اور سالم، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے آگے چلتے دیکھا ہے۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ هٰكَذَا رَوٰى ابْنُ جُرَيْجٍ وَزِيَادُ ابْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَمَالِكٌ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كُلُّهُمْ يَرَوْنَ اَنَّ الْحَدِيْثَ الْمُرْسَلَ فِيْ ذٰلِكَ اَصَحُّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ مُوْسٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا مُرْسَلٌ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَرٰى ابْنَ جُرَيْجٍ اَخَذَهٗ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَرَوٰى هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ زِيَادٍ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ وَمَنْصُوْرٍ وَبَكْرٍ وَسُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَاِنَّمَا هُوَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ رَوٰى عَنْهُ هَمَّامٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَشْيِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ

امام زہری فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہما) جنازہ کے آگے آگے جایا کرتے تھے۔ زہری فرماتے ہیں مجھے سالم نے بتایا کہ ان کے والد بھی جنازہ کے آگے چلا کرتے تھے اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر کو ابن عیینہ کی روایت کی طرح ابن جریج، زیاد بن سعد اور کئی دوسرے رواۃ نے بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ معمر، یونس بن یزید، مالک اور کئی دوسرے حفاظ نے زہری سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ تمام محدثین کے نزدیک اس بارے میں مرسل حدیث زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے عبد الرزاق کا قول سنا کہ ابن مبارک فرماتے ہیں اس باب میں ابن عیینہ کی روایت سے زہری کی مرسل روایت اصح ہے۔ ابن مبارک مزید فرماتے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ ابن جریج نے بھی ابن عیینہ سے اسے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث بواسطہ زیاد بن سعد، منصور، بکر سفیان زہری، اور سالم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ سفیان سے سفیان بن عیینہ مراد ہیں۔ اور ان سے ہمام نے روایت کی ہے۔ جنازے کے آگے چلنے میں علماء کا اختلاف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْمَشْيَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ۔

ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک جنازے کے آگے آگے جانا افضل ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ نَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ اَخْطَاَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَمْشُونَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِي سَالِمٌ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَمْشِي اَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم جنازہ کے آگے آگے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس حدیث میں خطاء واقع ہوئی ہے۔ اور یہ حدیث بواسطہ یونس، زہری سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے آگے جایا کرتے تھے زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم نے بتایا کہ انکے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی جنازے کے آگے آگے جایا کرتے تھے امام بخاری فرماتے ہیں یہ زیادہ صحیح ہے

باب ۶۸۶ مَاجَاءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

جنازہ کے پیچھے چلنا

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى اِمَامِ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي مَاجِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَادُونَ الْخَبَبِ فَاِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوهُ وَاِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبْعَدُ اِلَّا اَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مُتْبُوعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ فِيهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا قَالَ اَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ يُضَعِّفُ حَدِيثَ اَبِي مَاجِدٍ هٰذَا وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قِيلَ لِيَحْيٰى مَنْ اَبُو مَاجِدٍ هٰذَا فَقَالَ طَائِرٌ طَارَ فَحَدَّثَنَا وَقَدْ ذَهَبَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ کے پیچھے چلنے کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا جلدی چلو اگر وہ اچھا ہے تو تم نے نیکی کی طرف جلدی کی اور اگر وہ برا ہے تو اہل جہنم ہی دور کیے جاتے ہیں۔ جنازے کے پیچھے چلا جاتا ہے جنازہ پیروی نہیں کرتا جنازہ سے آگے بڑھنے والے کیلیے کوئی اجر نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث صرف اسی طریق سے معروف ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ ابو ماجد کی اس روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ امام بخاری نے بواسطہ حمیدی، ابن عیینہ سے نقل کیا کہ یحییٰ سے اس ابو ماجد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ایک پرندہ ہے جو اڑا اور ہم سے حدیث بیان کر گیا۔ بعض

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْا اَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا اَفْضَلُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَاِسْحٰقُ وَاَبُوْ مَاجِدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ وَلَهٗ حَدِيْثَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَيَحْيٰى اِمَامُ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ ثِقَةٌ يُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ وَيُقَالُ لَهٗ يَحْيَى الْجَابِرُ وَيُقَالُ لَهٗ يَحْيَى الْجَبْرُ اَيْضًا وَهُوَ كُوْفِيٌّ رَوٰى لَهٗ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَبُو الْاَحْوَصِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ۔

صحابہ کرام اور دیگر علماء کا یہی مسلک ہے۔ ان کے نزدیک جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ سفیان ثوری اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ ابو ماجد مجہول شخص ہے اور اس کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو حدیثیں منقول ہیں یحییٰ امام بن تیم اللہ ثقہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو حارث ہے ان کو یحییٰ جابر بھی کہا جاتا ہے۔ اور یحییٰ مجبر بھی۔ یہ کوفی ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری، ابو احوص اور سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ نے ان سے روایت کی ہے۔

بَابُ ۶۸۷ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الرُّكُوْبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ۔

جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی ممانعت

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اَنَّ مَلَائِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ثَوْبَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوْفًا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو سوار دیکھ کر فرمایا کیا تمہیں اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں آتی کہ اللہ کے فرشتے پیدل چلیں۔ اور تم جانوروں کی پیٹھوں پر سوار ہو۔ اس باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان موقوفاً بھی مروی ہے۔

بَابُ ۶۸۸ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ۔

جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی اجازت

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لَهٗ يَسْعٰى وَنَحْنُ حَوْلَهٗ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهٖ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ابن دحداح کے جنازہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ گھوڑے پر سوار تھے اور گھوڑا مضبوطی سے قدم رکھتے ہوئے دوڑ رہا تھا اور ہم آپ کے اردگرد تھے۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ عَنِ الْجَرَّاحِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ يَقُوْلُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابن دحداح کے جنازہ میں پیدل

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اتْبَعَ جَنَازَةَ ابْنِ الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَرَجَعَ عَلٰى فَرَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

تشریف لے گئے اور گھوڑے پر واپس تشریف لائے۔

باب ۹۸۹ مَاجَاءَ فِي الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ۔

جنازہ جلدی لے جانا

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ خَيْرًا تُقَدِّمُوْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ شَرًّا تَضَعُوْهُ عَنْ رِقَابِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنازہ جلدی لے جاؤ اور اگر وہ نیک ہے تو اسے اچھے کی طرف لے چلو گے اور اگر برا ہوگا تو اسے گردن سے اتار دو گے۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔

باب ۹۹۰ مَاجَاءَ فِي قَتْلٰى اُحُدٍ وَذِكْرِ حَمْزَةَ

اُحد کے شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْصَفْوَانَ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَاٰهُ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِيْ نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهٗ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتّٰى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ بُطُوْنِهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهٗ فِيْهَا فَكَانَتْ اِذَا مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهٖ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا مُدَّتْ عَلٰى رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ قَالَ فَكَثُرَ الْقَتْلٰى وَقَلَّتِ الثِّيَابُ قَالَ فَكُفِّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلٰثَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُوْنَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ عَنْهُمْ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ قُرْاٰنًا فَيُقَدِّمُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اُحد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی لاش) پر تشریف لا کر کھڑے ہوئے اور انہیں مثلہ کیا ہوا دیکھ کر فرمایا اگر حضرت صفیہ کے غمگین ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں اسی طرح چھوڑ دیتا۔ حتیٰ کہ ہر کھانے والی مخلوق کھا لیتی۔ پھر قیامت کے دن یہ ان کے پیٹوں سے اٹھائے جاتے۔ راوی فرماتے ہیں پھر آپ نے ایک کمبل منگوا کر اس میں انہیں کفنایا اگر اسے سر کی طرف کھینچا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔ اور پاؤں کی طرف کھینچا جاتا تو سر ننگا ہوتا۔ راوی فرماتے ہیں۔ (اس دن) شہدا کی تعداد بڑھ گئی اور کپڑے کم ہو گئے۔ تو ایک کپڑے میں ایک دو اور تین تک کو کفنایا گیا پھر انہیں ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انکے بارے میں پوچھتے جاتے کہ ان میں کون زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہے؟ پھر اسے قبلہ کی طرف آگے کر دیتے تھے راوی فرماتے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کر دیا[1] امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن غریب ہے ہم اسکو صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۶۹۱ اٰخَرُ

جنازہ میں حاضر ہونا

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ اِكَافُ لِيْفٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَنْ اَنَسٍ وَمُسْلِمٌ الْاَعْوَرُ يُضَعَّفُ وَهُوَ مُسْلِمُ بْنُ كَيْسَانَ الْمُلَائِيُّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی عیادت فرماتے، جنازہ میں تشریف لے جاتے۔ (تواضعاً) گدھے پر سوار ہوتے۔ غلام کی پکار کا جواب دیتے جنگ بنو قریظہ کے دن آپ گدھے پر سوار تھے جس کی لگام بھی کھجور کی چھال کی تھی اور پالان بھی کھجور کی چھال سے تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف بواسطہ مسلم اعور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں مسلم بن اعور سے مراد مسلم بن کیسان ملائی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابُ ۶۹۲

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهُ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ فَدَفَنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُلَيْكِيُّ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر آپ کے دفن کرنے میں اختلاف ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی جسے میں (ابھی تک) نہیں بھولا آپ نے ارشاد فرمایا اللہ ہر نبی کی روح اس مقام پر قبض کرتا ہے جہاں اُسے دفن ہونا پسند ہو۔ چنانچہ صحابہ کرام نے آپ کو آپ کی آرام گاہ میں دفن کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابوبکر ملیکی حفظ کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

---

[1] ۔ احناف کے نزدیک شہداء کا جنازہ پڑھا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت عقبہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اہل احد پر نماز جنازہ پڑھی۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۶۹۳ اُخر

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا مُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَنَسٍ الْمَکِّیِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ وَکُفُّوْا عَنْ مَسَاوِیْهِمْ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ عِمْرَانُ بْنُ اَنَسٍ الْمَکِّیُّ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ وَعِمْرَانُ بْنُ اَنَسٍ مِصْرِیٌّ اَثْبَتُ وَاَقْدَمُ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ اَنَسٍ الْمَکِّیِّ۔

مرنے والے کی یاد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے مردوں کی بھلائیاں یاد کرو اور ان کی برائی سے رک جاؤ"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا۔ فرماتے ہیں عمران بن انس کی منکر الحدیث ہے بعض راویوں نے اسے بواسطہ عطاء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ عمران بن انس مصری، عمران بن انس کی سے اثبت واقدم ہے۔

باب ۶۹۴ مَاجَاءَ فِی الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِیْسٰی عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَیْمَانَ ابْنِ جُنَادَةَ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّةَ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبِعَ الْجَنَازَةَ لَمْ یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حِبْرٌ فَقَالَ هٰکَذَا نَصْنَعُ یَا مُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ فِی الْحَدِیْثِ۔

جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ کے ساتھ تشریف لے جاتے تو جب تک اسے قبر میں نہ رکھ دیا جاتا آپ نہ بیٹھتے۔ ایک مرتبہ ایک یہودی عالم آیا تو اس نے بتایا۔ اے محمدؐ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہ سن کر آپ تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا۔ ان کی مخالفت کرو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بشر بن رافع حدیث میں قوی نہیں۔

باب ۶۹۵ فَضْلِ الْمُصِیْبَةِ اِذَا احْتُسِبَ

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ قَالَ دَفَنْتُ ابْنِیْ سِنَانًا وَاَبُوْ طَلْحَةَ الْخَوْلَانِیُّ جَالِسٌ عَلٰی شَفِیْرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اَخَذَ بِیَدِیْ

مصیبت پر صبر کی فضیلت

حضرت ابو سنان فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے لڑکے سنان کو دفن کیا اس وقت ابو طلحہ خولانی قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے جب میں باہر آنے لگا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا "اے ابو سنان!

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ يَا اَبَا سِنَانٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

تجھے خوشخبری نہ دوں"؟ میں نے کہا "ہاں کیوں نہیں"، حضرت ابوطلحہ نے فرمایا ضحاک بن عبدالرحمٰن بن عرزب نے بواسطہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے لڑکے کی روح قبض کی؟ وہ کہتے ہیں "ہاں" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تم نے اس کے دل کا پھل قبض کیا"؟ وہ عرض کرتے ہیں "ہاں" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے کیا کہا؟ وہ عرض کرتے ہیں اس نے تیری تعریف کی اور "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اس کیلئے جنت میں ایک مکان بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد (تعریف کا گھر) رکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے

باب ۶۹۵ فَضْلِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا احْتُسِبَ۔

تکبیراتِ جنازہ

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَيَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَيَزِيْدُ بْنُ ثَابِتٍ هُوَ اَخُوْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ شَهِدَ بَدْرًا وَزَيْدٌ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ التَّكْبِيْرَ عَلَى الْجَنَازَةِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حبشہ کے بادشاہ) نجاشی پر نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس ابن ابی اوفی، جابر، انس اور یزید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یزید بن ثابت، زید بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں۔ یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے جب کہ زید بن ثابت نے شرکت نہیں کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ ان حضرات کے نزدیک جنازہ کی چار تکبیرات ہیں۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد، اسحاق (اور امام ابوحنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاِنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک جنازہ پر آپ نے پانچ تکبیریں کہیں۔ ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ امام ترمذی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوُا التَّكْبِيْرَ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا فَاِنَّهُ يُتَّبَعُ الْاِمَامُ

فرماتے ہیں۔ زید بن ارقم کی روایت حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا یہی مسلک ہے۔ کہ جنازہ کی پانچ تکبیریں ہیں۔ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں اگر امام جنازہ پر پانچ تکبیریں کہے تو اس کی اتباع کی جائے۔

بَابُ ۶۹ مَا يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

جنازہ میں کیا پڑھا جائے

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هِشَيْمُ بْنُ زِيَادٍ الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَزَادَ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ وَالِدِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوٰى عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعِكْرِمَةُ رُبَّمَا يَهِمُ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى۔

ابو ابراہیم اشہلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعائیہ کلمات پڑھتے تھے "اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں حاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں سب کو بخش دے" یحییٰ فرماتے ہیں۔ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اسی طرح بیان کیا۔ البتہ اس میں یہ اضافہ ہے "اے اللہ! ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے" اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، عائشہ ابوقتادہ، جابر اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوابراہیم کے والد کی روایت حسن صحیح ہے ہشام دستوائی اور علی بن مبارک نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے عکرمہ بن عمار نے بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر اور ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث روایت کی عکرمہ بن عمار کی حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ عکرمہ سے بسا اوقات یحییٰ کی روایت میں غلطی ہوئی ہے۔

۱۰۱۲۔ وَرُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر اور عبداللہ بن ابوقتادہ حضرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ اَصَحُّ الرِّوَایَاتِ فِیْ هٰذَا حَدِیْثُ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ الْاَشْهَلِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ وَسَاَلْتُهٗ عَنِ اسْمِ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ الْاَشْهَلِیِّ فَلَمْ یَعْرِفْهُ

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ نَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی مَیِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلٰوتِهٖ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ کَمَا یُغْسَلُ الثَّوْبُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِیْثُ۔

قتادہ سے مرفوع حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں۔ اس باب میں یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت بواسطہ ابوابراہیم اشہلی اور ان والد سب سے زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے ابوابراہیم اشہلی کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہ تھا۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک میت کی نماز جنازہ پڑھاتے سنا تو مجھے آپ کی یہ دعا سمجھ آئی۔ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اس پر رحم فرما اور اسے اولوں سے اس طرح دھو دے جس طرح کپڑا دھویا جاتا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے امام بخاری فرماتے ہیں۔ اس باب میں یہ حدیث اصح ہے۔

باب ۶۹۸ مَاجَاءَ فِی الْقِرَاءَةِ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ۔

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ شَرِیْكٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ الْقَوِیِّ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عُثْمَانَ هُوَ اَبُوْ شَیْبَةَ الْوَاسِطِیُّ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ وَالصَّحِیْحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهٗ مِنْ سُنَّةِ الْقِرَاءَةِ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ نَا سُفْیَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَقُلْتُ لَهٗ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر سورۂ فاتحہ پڑھی۔" اس باب میں ام شریک رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس کی سند قوی نہیں۔ ابراہیم بن عثمان یعنی ابو شیبہ واسطی منکر الحدیث ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ اپنا قول ہے کہ جنازہ پر سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک جنازہ پڑھا تو اس پر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ میں نے اس کے بارے میں استفسار کیا تو آپ نے فرمایا یہ سنت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَقَالَ إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ قَالَ أَبُوعِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَخْتَارُونَ أَنْ يُقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَقْرَءُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ إِنَّمَا هُوَ الثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالدُّعَاءُ لِلْمَيِّتِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ۔

یا (فرمایا) تکمیل سنت سے ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ تکبیر اولیٰ کے بعد سورۂ فاتحہ کا پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ نماز جنازہ میں اسے نہ پڑھا جائے کیونکہ یہ (جنازہ) اللہ تعالیٰ کی ثنا، بارگاہ رسالت مآب میں ہدیہ درود اور میت کے لیے دعا پر مشتمل ہے۔

سفیان ثوری وغیرہ اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

باب ۶۹۹ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهُ

نماز جنازہ اور میت کے لیے شفاعت کا طریقہ

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلٰثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوعِيسَى حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ وَرَوٰى إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَأَدْخَلَ بَيْنَ مَرْثَدٍ وَمَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَجُلًا وَرِوَايَةُ هٰؤُلَاءِ أَصَحُّ عِنْدَنَا

مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے کہ مالک بن ہبیرہ جب کسی کی نماز جنازہ پڑھتے اور لوگ کم ہوتے تو انہیں تین صفوں میں تقسیم فرماتے۔ پھر فرماتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "جس پر تین صفوں نے نماز پڑھی۔ اس کی بخشش واجب ہو گئی۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ام حبیب، ابوہریرہ اور ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث مالک بن ہبیرہ حسن ہے۔ متعدد راویوں نے اسے محمد بن اسحٰق سے یونہی روایت کیا ہے۔ ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث محمد بن اسحٰق سے روایت کی۔ لیکن مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ ذکر کیا۔ ہمارے نزدیک ان حضرات کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

حضرت عبداللہ بن یزید (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيْعٍ كَانَ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ اَنْ يَكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ وَقَالَ عَلِيٌّ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِائَةً فَمَا فَوْقَهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ اَوْقَفَهٗ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

کے رضائی بھائی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان میت پر سو مسلمانوں کی جماعت نماز جنازہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی شفاعت کرے تو اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول ہوتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس روایت میں "سو یا اس سے زائد" کے الفاظ منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ بعض نے اسے موقوف رکھا مرفوع نہیں بیان کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

طلوع وغروب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ ابْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ تَقُوْمُ قَائِمَ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَكْرَهُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَازَةِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَاتِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَنْ تَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا يَعْنِي الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَكَرِهَ الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا وَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ اَنْ يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین اوقات میں نماز جنازہ پڑھنے اور (میت کو) دفنانے سے منع فرمایا۔ طلوع آفتاب کے وقت جب تک کہ بلند نہ ہو جائے دوپہر کے وقت۔ حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے اور غروب کے وقت جب تک کہ پوری طرح ڈوب نہ جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کرام کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک ان ساعات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں۔ اس حدیث کے اس جملہ کہ "ہمیں ان اوقات میں مردوں کو دفنانے سے منع فرمایا" کا مطلب (بھی) نماز جنازہ پڑھنا ہے۔ ابن مبارک کے نزدیک بھی ان تینوں اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ان

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِي السَّاعَاتِ الَّتِي نُكْرَهُ فِيهِنَّ الصَّلٰوةُ۔

میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ ۷۱ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْأَطْفَالِ۔

بچوں پر نمازِ جنازہ پڑھنا

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ بِنْتُ أَزْهَرَ السَّمَّانُ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَا أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ يَشَاءُ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوٰى إِسْرَائِيلُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا يُصَلّٰى عَلَى الطِّفْلِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَهِلَّ بَعْدَ أَنْ يُعْلَمَ أَنَّهُ خُلِقَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سوار، جنازہ کے پیچھے رہے، پیادہ جیسے چاہے (آگے یا پیچھے چلے) اور بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل اور کئی دوسرے محدثین نے اسے سعید بن عبید اللہ سے روایت کیا۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اگرچہ وہ (پیدائش کے بعد) آواز نہ نکالے۔ بشرطیکہ اس کا پیدا ہونا معلوم ہو جائے۔

بَابُ ۷۲ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ۔

پیدا ہونیکے بعد بچہ نہ روئے تو اس کی نماز نہیں

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوَرَّثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ قَدِ اضْطَرَبَ النَّاسُ فِيهِ فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْفُوعًا وَرَوٰى أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا وَكَانَ هٰذَا أَصَحَّ مِنَ الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلٰى هٰذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بچہ پیدا ہونے کے بعد جب تک نہ روئے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا ترکہ قابل وراثت ہوگا۔" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس حدیث (کی روایت) میں اضطراب ہے۔ بعض رواۃ نے اسے بواسطہ ابوزبیر اور جابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا۔ اور اشعث بن سوار اور کئی دوسرے راویوں نے اسے ابوزبیر کے واسطہ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔ مرفوع روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَقَالُوْا لَا يُصَلّٰى عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ۔

بچہ پیدائش کے بعد جب تک نہ روئے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۷۰۳ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ۔

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ مَالِكٌ يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بوجہ عذر) سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام مالک نے فرمایا کہ مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام شافعی کا اپنا قول یہ ہے۔ کہ مسجد میں پڑھی جائے امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

بَابُ ۷۰۴ مَا جَاءَ اَيْنَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ۔

نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَاْسِهٖ ثُمَّ جَاؤُا بِجَنَازَةِ امْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ مِثْلَ هٰذَا وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هَمَّامٍ فَوَهِمَ

ابو غالب فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کے سرہانے کی طرف کھڑے ہوئے۔ پھر لوگ ایک قریشی عورت کا جنازہ لائے۔ اور عرض کیا۔ اے ابوحمزہ! اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ تو آپ چارپائی کے درمیان کے مقابل کھڑے ہوئے۔ اس پر حضرت علاء بن زیاد نے فرمایا "آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی دیکھا ہے۔ وہ مرد اور عورت کے جنازہ پر اسی مقام پر کھڑے ہوئے جہاں آپ کھڑے ہوئے"۔ حضرت انس نے فرمایا "ہاں" جنازہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا "اسے یاد رکھو" اس باب میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث انس حسن ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِيهِ فَقَالَ عَنْ غَالِبٍ عَنْ اَنَسٍ وَالصَّحِيحُ عَنْ اَبِي غَالِبٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِي غَالِبٍ مِثْلَ رِوَايَةِ حَمَّامٍ وَاخْتَلَفُوا فِي اسْمِ اَبِي غَالِبٍ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِسْمُهُ نَافِعٌ وَيُقَالُ رَافِعٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

متعدد لوگوں نے اسے ہمام سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ وکیع نے ہمام سے یہ حدیث روایت کی لیکن ان سے خطا واقع ہوئی اور انہوں نے ابوغالب کی بجائے غالب کہا۔ عبدالوارث بن سعید اور کئی دوسرے رواۃ نے ابوغالب سے ہمام کی طرح روایت کیا۔ اس ابوغالب کے نام میں اختلاف ہے بعض نے نافع بیان کیا اور بعض نے رافع کہا۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى امْرَاَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی۔ تو آپ جنازہ کے وسط میں کھڑے ہوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے حسین معلم سے اسے روایت کیا ہے۔

باب ۷۰: مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيدِ۔

شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُولُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، شہداء اُحد میں سے دو دو کو ایک ایک کپڑے میں جمع فرماتے اور پوچھتے ان میں کس کو قرآن زیادہ یاد ہے۔ جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے قبر میں آگے کرتے اور فرماتے میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گا۔ آپ نے انہیں خون کے ساتھ ہی دفن کرنے کا حکم فرمایا۔ اور نہ تو ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور نہ ہی انہیں غسل دیا گیا ہے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ بواسطہ زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث مرفوعاً مروی ہے۔ انہی کے واسطہ سے عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر سے بھی روایت کی گئی ہے۔ بعض محدثین نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابْنِ اَبِیْ صُغَیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمِنْھُمْ مَنْ ذَکَرَہٗ عَنْ جَابِرٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الشَّھِیْدِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لَا یُصَلّٰی عَلَی الشَّھِیْدِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لَا یُصَلّٰی عَلَی الشَّھِیْدِ وَھُوَ قَوْلُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَبِہٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ یُصَلّٰی عَلَی الشَّھِیْدِ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ صَلّٰی عَلٰی حَمْزَۃَ وَھُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَاَھْلِ الْکُوْفَۃِ وَبِہٖ یَقُوْلُ اِسْحٰقُ۔

سے روایت کیا ہے۔ شہید کی نماز جنازہ پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک شہید کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے۔ علماء مدینہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے ان علماء نے حدیث شریف سے استدلال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ (حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ) کا یہی قول ہے اور امام اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْقَبْرِ

قبر پر نماز پڑھنا

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا ھُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا الشَّیْبَانِیُّ نَا الشَّعْبِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَاٰی قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ اَصْحَابَہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ فَقِیْلَ لَہٗ مَنْ اَخْبَرَکَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَبُرَیْدَۃَ وَیَزِیْدَ ابْنِ ثَابِتٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَاَبِیْ قَتَادَۃَ وَسَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ لَا یُصَلّٰی عَلَی الْقَبْرِ وَھُوَ قَوْلُ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ اِذَا دُفِنَ الْمَیِّتُ وَلَمْ یُصَلَّ عَلَیْہِ صُلِّیَ عَلَی الْقَبْرِ وَرَاَی ابْنُ الْمُبَارَکِ الصَّلٰوۃَ عَلَی الْقَبْرِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ یُصَلّٰی عَلَی الْقَبْرِ اِلٰی شَھْرٍ وَقَالَا اَکْثَرُ مَا سَمِعْنَا عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی قَبْرِ اُمِّ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ بَعْدَ شَھْرٍ

شعبی فرماتے ہیں مجھ سے اس آدمی نے بیان کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور اس نے ایک اکیلی قبر دیکھی جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی صف بندی فرمائی اور نماز پڑھائی۔ شعبی سے پوچھا گیا آپ کو کس نے بتایا؟ انہوں نے فرمایا "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے"۔ اس باب میں حضرت انس، بریدہ، یزید بن ثابت، ابوہریرہ، عامر بن ربیعہ، ابوقتادہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے ہیں قبر پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔ امام ابن مبارک فرماتے ہیں۔ اگر میت کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کیا جائے تو قبر پر نماز پڑھی جائے، ابن مبارک کے نزدیک قبر پر نماز جائز ہے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں قبر پر ایک ماہ تک نماز پڑھنا درست ہے۔ دونوں حضرات فرماتے ہیں ہم نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اکثر سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سعد بن عبادہ کی قبر پر ایک ماہ بعد نماز پڑھی۔ [1]

[1] اس سے مراد دعا و استغفار ہے یا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com MARKAZUL ILOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَقَدْ مَضٰى لِذٰلِكَ شَهْرٌ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا کے انتقال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ تھے۔ ایک ماہ بعد آپ تشریف لائے تو ان پر نماز جنازہ پڑھی۔

باب ۷۰۔ مَاجَاءَ فِيْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ۔

نجاشی کی نماز جنازہ

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَفٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا يُوْنُسُ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا وَصَفَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ وَجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْقِلَابَةَ عَنْ عَمِّهٖ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبُوالْمُهَلَّبِ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ لَهٗ مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا۔ "تمہارے بھائی نجاشی (شاہ حبشہ) کا انتقال ہوگیا۔ اٹھو اور اس پر نماز جنازہ پڑھو" حضرت عمران فرماتے ہیں۔ ہم کھڑے ہوئے اور اسی طرح صفیں باندھیں جس طرح میت پر باندھی جاتی ہیں۔ اور اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، جابر بن عبداللہ، ابوسعید، حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ابوقلابہ نے اپنے چچا ابوالمہلب کے واسطہ سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ ابوالمہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔

باب ۷۰۔ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ۔

نماز جنازہ کی فضیلت

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط اور جو جنازہ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ دفن سے فارغ ہوا تو اس کے لیے دو

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُقْضٰى دَفْنُهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا اَوْ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ صَدَقَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِيْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ قَالَ وَ فِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ عُمَرَ وَ ثَوْبَانَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

قیراط ہیں۔ ان میں ایک یا (فرمایا) ان میں سے چھوٹا قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس (کسی کو) بھیج کر اسکے بارے میں دریافت کیا۔ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوہریرہ نے سچ کہا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم بہت سے قیراطوں (کے حصول) میں پیچھے رہ گئے۔ اس باب میں حضرت براء عبداللہ بن مغفل، عبداللہ بن مسعود، ابوسعید، ابی بن کعب، ابن عمر اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اور آپ سے مختلف طرق سے مذکور ہے

بَابٌ ۷۰ اٰخَرُ

عنوان بالا کا دوسرا باب

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمُهَزِّمِ يَقُوْلُ صَحِبْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَشَرَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ لَمْ يَرْفَعْهُ وَاَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَ ضَعَّفَهٗ شُعْبَةُ۔

ابومہزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں دس سال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہا۔ میں نے ان سے سنا۔ فرماتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازہ کے پیچھے چلا اور اسے تین مرتبہ اٹھایا اس نے جنازہ کا وہ حق ادا کر دیا جو اس کے ذمہ تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض محدثین نے اسے اسی سند کے ساتھ غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ ابومہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابٌ ۷۱ مَاجَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ۔

جنازہ کے لیے کھڑا ہونا

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے گزر جائے یا رکھ دیا جائے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، جابر، سہل بن حنیف، قیس بن سعد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عامر بن ربیعہ حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوْضَعَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَا مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ عَنْ اَعْنَاقِ الرِّجَالِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَقَدَّمُوْنَ الْجَنَازَةَ وَيَقْعُدُوْنَ قَبْلَ اَنْ تَنْتَهِيَ اِلَيْهِمُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب جنازہ (آتا) دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور تم میں سے جو آدمی جنازہ کے پیچھے جائے تو جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے ہرگز نہ بیٹھے" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعید کی روایت حسن صحیح ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں۔ جنازہ کے پیچھے جانے والا اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ لوگوں کی گردنوں سے (نیچے) رکھ نہ دیا جائے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کے بارے میں منقول ہے کہ وہ جنازہ سے آگے بڑھ جاتے اور جنازہ پہنچنے سے پہلے بیٹھ جاتے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۷۱ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا۔

جنازہ کے لیے نہ اٹھنا

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ وَاقِدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ ذُكِرَ الْقِيَامُ فِي الْجَنَائِزِ حَتّٰى تُوْضَعَ فَقَالَ عَلِيٌّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ رِوَايَةُ اَرْبَعَةٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهٰذَا اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ نَاسِخٌ لِلْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ شَاءَ قَامَ وَاِنْ شَاءَ لَمْ يَقُمْ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ

مسعود بن حکم سے مروی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے جنازہ کے رکھے جانے تک اس کے لیے کھڑے ہونے کا ذکر کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (جنازہ کے لیے) کھڑے ہوئے اور پھر تشریف فرما ہو گئے" اس باب میں حضرت حسن بن علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث علی حسن صحیح ہے۔ اس میں چار تابعین راوی ہیں۔ جو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس باب میں یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ اور پہلی حدیث کی ناسخ ہے جس میں یہ فرمایا گیا کہ "جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ" امام احمد فرماتے ہیں کھڑا ہونے اور نہ ہونے کا اختیار ہے۔ انہوں نے اس سے استدلال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور پھر تشریف فرما ہو گئے۔ اسحٰق بن ابراہیم نے یہی فرمایا اور حضرت علی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَمَعْنٰى قَوْلِ عَلِيٍّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ إِذَا رَأَى الْجَنَازَةَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ بَعْدُ فَكَانَ لَا يَقُوْمُ إِذَا رَأَى الْجَنَازَةَ۔

رضی اللہ عنہ کے قول "کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے" کا مطلب یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوتے اور پھر بیٹھ جایا کرتے تھے بعد میں آپ نے یہ طریقہ ترک فرمایا اور (پھر) آپ جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے

بَابُ ۱۲ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔

لحد کی فضیلت

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالُوْا نَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لحد (بغلی قبر) ہمارے لیے اور شق (صندوق کی طرح قبر) دوسرے لوگوں کے لیے ہے۔" اس باب میں حضرت جریر بن عبداللہ، عائشہ، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس اس طریق سے غریب ہے۔

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ قَبْرَهٗ۔

میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا کہا جائے

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا خَالِدٌ الْأَحْمَرُ نَا الْحَجَّاجُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ وَقَالَ أَبُوْ خَالِدٍ إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِيْ لَحْدِهٖ قَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ میت کو قبر میں داخل کرتے وقت اور ابو خالد کی روایت میں میت کو قبر میں رکھتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی فرماتے "بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" اور بعض اوقات "بسم اللہ باللہ وعلی سنۃ رسول اللہ" فرماتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ اس طریق کے علاوہ بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔ ابو صدیق ناجی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور موقوفاً (دونوں طرح) روایت کیا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا اَيْضًا۔

بَابُ ۱۴ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُلْقٰى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ۔

قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الَّذِيْ اَلْحَدَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَالَّذِيْ اَلْقَى الْقَطِيْفَةَ تَحْتَهٗ شُقْرَانُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرٌ وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُوْلُ اَنَا وَاللّٰهِ طَرَحْتُ الْقَطِيْفَةَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ شُقْرَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَرْقَدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے لحد میں اتارا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران نے آپ کے نیچے چادر بچھائی۔ جعفر فرماتے ہیں۔ مجھے ابن ابی رافع نے بتایا کہ میں نے شقران سے سنا۔ انہوں نے فرمایا۔ قسم بخدا! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور میں آپ کے (جسد اطہر کے) نیچے چادر بچھائی،، اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث شقران حسن غریب ہے۔ علی بن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہ حدیث روایت کی۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِيْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ الْقَصَّابِ وَاسْمُهٗ عِمْرَانُ بْنُ اَبِيْ عَطَاءٍ وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ وَاسْمُهٗ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَكِلَاهُمَا مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يُبْقٰى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ شَيْءٌ وَاِلٰى هٰذَا ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور میں سرخ چادر بچھائی گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اسے ابو حمزہ قصاب سے روایت کیا۔ ان کا نام عمران بن عطاء ہے۔ اور ابو جمرہ ضبعی سے بھی روایت ہے۔ ان کا نام نصر بن عمران ہے۔ یہ دونوں حضرات ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ میت کے نیچے قبر میں کچھ بچھانا مکروہ ہے۔ بعض علماء کا یہی مذہب ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر و یحییٰ، شعبہ اور ابو جمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَيَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۵ ماجاء فی تسویۃ القبر۔

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ فَوْقَ الْأَرْضِ قَالَ الشَّافِعِيُّ أَكْرَهُ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ إِلَّا بِقَدْرِ مَا يُعْرَفُ أَنَّهُ قَبْرٌ لِكَيْلَا يُوطَأَ وَلَا يُجْلَسَ عَلَيْهِ۔

قبر برابر کرنا

حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوالہیاج سے فرمایا۔ میں تمہیں اس کام کے لیے بھیجتا ہوں جس کے لیے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا (وہ یہ) کہ ہر اونچی قبر کو برابر کردو[1] اور ہر مورت کو مٹادو۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث علی حسن ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ قبر کا زمین سے بلند ہونا مکروہ خیال کرتے ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں میرے نزدیک قبر کا زیادہ اونچا کرنا مکروہ ہے البتہ اتنا اندازہ (اونچی کی جائے) جس سے اسکا قبر ہونا معلوم ہو۔ تاکہ وہ روندے جانے اور بیٹھنے سے محفوظ رہے۔

باب ۱۶ ماجاء فی کراھیۃ الوطی علی القبور والجلوس علیھا۔

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَبَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

قبروں کو روندنا اور ان پر بیٹھنا منع ہے

ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ تو قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ

بسر بن عبداللہ نے بواسطہ واثلہ بن اسقع ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث

[1] اس سے مراد بالکل زمین کے برابر کرنا نہیں بلکہ کچھ کم کرنا ہے۔ (لمعات وغیرہ) (مترجم)

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ وَهٰذَا الصَّحِيْحُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيْثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاِنَّمَا هُوَ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَبُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ۔

روایت کی سال میں ابوادریس کا واسطہ مذکور نہیں۔ اور یہ صحیح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ امام بخاری نے فرمایا۔ حدیث ابن مبارک میں خطا واقع ہوئی۔ ابن مبارک سے غلطی ہوئی ابوادریس خولانی کا واسطہ ذکر کیا (حالانکہ یہ واسطہ نہیں بلکہ) بسر بن عبیداللہ، بلاواسطہ، واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں۔ متعدد رواۃ نے یونہی عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے ابوادریس کے واسطہ کے بغیر روایت کیا ہے۔

بسر بن عبیداللہ کو واثلہ بن اسقع سے سماع حاصل ہے۔

بَابُ ۱۷ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ تَجْصِيْصِ الْقُبُوْرِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا۔

قبروں کو گچ کرنا اور ان پر لکھنا

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهَا وَاَنْ تُوْطَاَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِيْ تَطْيِيْنِ الْقُبُوْرِ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ اَنْ يُطَيَّنَ الْقُبُوْرُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چونا کرنے، ان پر لکھنے، عمارت بنانے اور ان کو روندنے[1] سے منع فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض علماء جن میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بھی ہیں نے قبروں کو گارے سے لیپنے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی بھی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

بَابُ ۱۸ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

قبرستان میں داخل ہوتے وقت کیا کہے

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْ كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کی قبروں کے پاس

[1] اگر زینت اور تکلفات سے پرہیز اور بے ادبی سے بچاؤ کی صورت ممکن ہو تو چونہ وغیرہ کرنے اور لکھنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ لمعات میں ممانعت کی وجہ یہی زینت اور بے ادبی بیان کی گئی ہے (مترجم)

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ فِي الْأَثَرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو كُدَيْنَةَ اسْمُهُ يَحْيَى ابْنُ الْمُهَلَّبِ وَأَبُو ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُبٍ۔

سے گزرے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے اہل قبور! تمہیں سلام ہو اللہ تعالیٰ تمہاری اور ہماری مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے پہنچے اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے آنے والے ہیں۔ اس باب میں حضرت بریدہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن غریب ہے۔ ابو کدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

بَابُ ۱۹ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ۔

زیارتِ قبور

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت سلیمان بن بریدہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا۔ بلاشبہ اب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو۔ کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔" اس باب میں حضرت ابو سعید، ابو مسعود، انس، ابو ہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ اور وہ زیارت قبور میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ ابن مبارک شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ ۲۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ۔

عورت کے لیے زیارتِ قبور کی ممانعت

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کثرت سے) قبور کی زیارت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIA ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ۔

کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کے نزدیک یہ اس وقت تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور کی اجازت نہیں دی تھی۔ جب آپ نے اجازت فرمادی تو یہ اجازت مردوں عورتوں دونوں کو شامل ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ عورتوں کو زیارت قبور کی ممانعت اس وجہ سے ہے کہ ان میں صبر کم اور رونا دھونا زیادہ ہوتا ہے۔

باب ۷۲۱ مَاجَاءَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ۔

عورتوں کے لیے زیارت قبور

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحَبَشِيِّ قَالَ فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ فِيْهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعَا

ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ۔

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر (رضی اللہ عنہما) کا مقام حبشی میں انتقال ہوا تو آپ کو مکہ مکرمہ لاکر دفن کیا گیا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی قبر پر تشریف لائیں تو (اشعار میں) فرمایا ہم جذیمہ بادشاہ کے دو مصاحبوں کی طرح عرصہ دراز تک اکٹھے رہے۔ یہاں تک کہ کہا گیا ہرگز جدا نہیں ہوں گے۔ پس جب جدا ہو گئے تو گویا کہ مدت دراز تک اکٹھا رہنے کے باوجود میں اور مالک نے ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم! اگر میں وہاں ہوتی تو تمہیں وہیں دفن کراتی جہاں تمہارا انتقال ہوا اور اگر میں حاضر ہوتی تو تمہاری زیارت نہ کرتی۔

باب ۷۲۱ مَاجَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ۔

رات کو دفن کرنا

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْقَبْرَ لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهٗ سِرَاجٌ فَاَخَذَهٗ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں داخل ہوئے آپ کیلئے چراغ جلایا گیا آپ نے میت کو قبلہ کی طرف سے پکڑ کر فرمایا اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو بہت رونے والا اور کثرت سے تلاوت قرآن کرنے والا تھا۔ آپ نے اس (کے جنازہ) پر چار تکبیریں پڑھیں۔ اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تَلَاءً لِلْقُرْاٰنِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَيَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ اَخُوْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَكْبَرُ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَقَالَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَلُّ سَلًّا وَرَخَّصَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ۔

باب میں حضرت جابر اور یزید بن ثابت (حضرت زید بن ثابت کے بڑے بھائی) رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے بعض علماء اسی طرف گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میت کو قبلہ کی طرف سے داخل کیا جائے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں۔ سر کی طرف سے کھینچا جائے۔ اکثر علماء نے رات کو دفنانے کی اجازت دی ہے۔

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ۔

میت کے لیے اچھے کلمات کا استعمال

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا صحابہ کرام نے اس کی اچھی تعریف کی تو آپ نے فرمایا "(جنت) واجب ہوگئی" پھر فرمایا "تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو" اس باب میں حضرت عمر، کعب بن عجرہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّارُ قَالَا نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْاَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو

ابوالاسود دیلی فرماتے ہیں۔ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا۔ اتنے میں کچھ لوگ جنازہ لے کر گزرے اور انہوں نے اس کی اچھی تعریف کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "واجب ہوگئی" ابوالاسود فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا۔ میں اسی طرح کہتا ہوں جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس مسلمان کے حق میں تین آدمی گواہی دے دیں۔ اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ فرماتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا "اور دو؟" آپ نے فرمایا "ہاں دو بھی" فرماتے ہیں ہم نے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ اسْمُهٗ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ

حسن صحیح ہے۔ ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

بَابُ ۲۴ مَا جَاءَ فِيْ ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

جس کا بچہ فوت ہو جائے اسکا ثواب

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وَ نَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ مُعَاذٍ وَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَ اُمِّ سُلَيْمٍ وَ جَابِرٍ وَ اَنَسٍ وَ اَبِيْ ذَرٍّ وَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْاَشْجَعِيِّ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ وَ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ قُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَ اَبُوْ ثَعْلَبَةَ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ وَاحِدٌ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْخُشَنِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں۔ اسے محض قسم پوری کرنے کے لیے آگ چھوئے گی۔ اس باب میں حضرت عمر، معاذ کعب بن مالک، عتبہ بن عبد، ام سلیم، جابر، انس ابوذر، ابن مسعود، ابو ثعلبہ اشجعی، ابن عباس، عقبہ بن عامر، ابو سعید اور قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو ثعلبہ کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی ایک روایت ثابت ہے۔ اور یہ ابو ثعلبہ خشنی نہیں ہیں (وہ اور ہیں)

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا اِسْحٰقُ ابْنُ يُوْسُفَ نَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اِثْنَيْنِ قَالَ وَ اِثْنَيْنِ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَاحِدًا وَلٰكِنْ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے تین نابالغ بچوں کو آگے بھیجا۔ (یعنی فوت ہوئے) وہ اس کے لیے مضبوط قلعہ ہوں گے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ (یارسول اللہ) میں دو بھیج چکا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو بھی"۔ سید القراء حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں نے ایک بچہ آگے بھیجا ہے"۔ آپ نے فرمایا "اور ایک بھی"۔ لیکن یہ (ثواب) پہلے صدمہ کے وقت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو عبیدہ کو اپنے والد سے سماع نہیں۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي أَبَا أُمِّي سِمَاكَ بْنَ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَمْ يُصَابُوا بِمِثْلِي قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ بَارِقٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "جس کے دو نابالغ بچے مر گئے وہ ان کے سبب جنت میں جائے گا" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا (یا رسول اللہ) جس کا ایک بچہ فوت ہو جائے؟ آپ نے فرمایا اسے بھلائی کی توفیق دی گئی! ایک بچے والے کا بھی یہی حکم ہے" عرض کیا "اور جس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو"؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں اپنی امت کا جنت کی طرف قائد ہوں کیونکہ انہیں میرے وصال سے زیادہ کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدربہ بن بارق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ان سے متعدد ائمہ نے روایت کی ہے۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرَابِطِيُّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِهِ وَسِمَاكُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيُّ هُوَ أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ۔

احمد بن سعید مرابطی نے بواسطہ ہلال عبدربہ بن بارق سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ سماک بن ولید حنفی سے ابوزمیل حنفی مراد ہیں۔

باب ۲۵/ مَا جَاءَ فِي الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ

شہداء کون ہیں

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَجَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ وَخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَسُلَيْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید پانچ (قسم کے) ہیں۔ طاعون سے مرنے والا، پیٹ کے درد سے مرنے والا، ڈوب جانے والے۔ (دیوار وغیرہ کے نیچے) دب کر مرنے والا اور جو اللہ کے راستے میں شہید ہو" اس باب میں حضرت انس، صفوان بن امیہ، جابر بن عتیک، خالد بن عرفطہ، سلیمان بن صرد، ابوموسیٰ، اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْسِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ السَّبِيْعِيِّ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ ابْنِ عُرْفُطَةَ اَوْ خَالِدٍ لِسُلَيْمَانَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ نَعَمْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

ابواسحٰق سبیعی سے روایت ہے۔ سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ سے یا خالد نے سلیمان سے پوچھا کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا "جو پیٹ کے درد سے مرجائے وہ عذاب قبر سے محفوظ ہوگا" یہ سن کر دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا "ہاں" (میں نے سنا ہے)

امام ترمذی فرماتے ہے۔ اس باب میں یہ حدیث حسن غریب ہے اور متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ۲۶ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ۔

طاعون سے بھاگنا منع ہے

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ بَقِيَّةُ رِجْزٍ اَوْ عَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَخُزَيْمَةَ وَ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ وہ عذاب ہے یا اس عذاب کا بقیہ ہے جو بنی اسرائیل پر بھیجا گیا۔ پس جب کسی جگہ طاعون پھیلے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے نہ نکلو اور اگر تم اس جگہ نہیں ہو جہاں طاعون پھیلا تو وہاں نہ جاؤ۔ اس[1] باب میں حضرت سعد، خزیمہ ابن ثابت، عبدالرحمٰن بن عوف، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث اسامہ بن زید حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۷ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔

اللہ کی ملاقات چاہنا

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ اَبُوالْاَشْعَثِ الْعِجْلِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ

[1] طاعون والی جگہ جانے سے ممانعت اسلئے ہے کہ ایمان میں کمزوری نہ واقع ہو کیونکہ ہو سکتا ہے تقدیراً یہ بیمار ہو جائے اور پھر کہے اگر میں اندر نہ آتا تو محفوظ رہتا۔ اس طرح اس کا تقدیر الٰہی پر کامل بھروسہ نہ رہتا۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ ، كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ح وَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاَنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

سے ملاقات کرنا پسند کرے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کو ملاقات محبوب ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند نہ ہو اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کو اچھا نہیں سمجھتا۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ، ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عبادہ بن صامت حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات محبوب ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی ملاقات پسند ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرے اللہ تعالیٰ کو اس سے ملاقات پسند نہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں ہر آدمی موت کو ناپسند کرتا ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ مطلب نہیں بلکہ جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت، رضامندی اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ تو اسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس سے ملاقات پسند ہوتی ہے۔ اور کافر کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب اور ناراضگی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس سے ملاقات پسند نہیں ہوتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے

بَابُ ۷۲۸ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهٗ

خودکشی کرنے والے کا حکم

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا اِسْرَائِيْلُ وَشَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلّٰى عَلٰى كُلِّ مَنْ صَلّٰى اِلَى الْقِبْلَةِ وَعَلٰى قَاتِلِ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے خودکشی کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھتا ہو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اور اسی طرح خودکشی کرنے والے کی بھی۔ سفیان ثوری اور اسحٰق

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُصَلِّي الْإِمَامُ عَلَى قَاتِلِ النَّفْسِ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ غَيْرُ الْإِمَامِ۔

رحمہا اللہ کا یہی قول ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں خودکشی کرنے والے پر امام نہ پڑھے دوسرے لوگ پڑھیں۔

بَاب ۲۹ مَاجَاءَ فِي الْمَدْيُونِ۔

قرض دار کی نماز جنازہ

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُودَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ أَبُوقَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَ أَبُوعِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص (کا جنازہ) لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں آپ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو (چونکہ) اس پر قرض ہے[۱] (اس لئے میں نہیں پڑھتا) حضرت ابو قتادہؓ نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) وہ میرے ذمہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پورا ادا کرو گے؟" عرض کیا "پورا ادا کروں گا" چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس باب میں حضرت جابر، سلمہ بن اکوع اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو قتادہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوالْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي اللَّيْثُ ثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقُولُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ قَالَ أَبُوعِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اگر ایسا شخص لایا جاتا جو قرض چھوڑ کر مرتا تو آپ پوچھتے "کیا اس نے ادائیگی قرض کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟" اگر کہا جاتا جی ہاں اس نے چھوڑا ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھتے ورنہ صحابہ کرام سے فرماتے اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کے دروازے کھولے تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا "میں مسلمانوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں لہٰذا جو مسلمان قرض چھوڑ کر مر جائے اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور اگر مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے ورثاء کے لئے ہے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے یحییٰ بن بکیر اور کئی دوسرے حضرات نے اسے لیث بن سعد سے روایت کیا ہے۔

[۱] :۔ چونکہ جنازہ فرض کفایہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرض عین نہ تھا اس لئے بطور تنبیہ آپ نہ پڑھتے لہٰذا قرض دار کا جنازہ پڑھنے سے ممانعت نہیں (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۷۳ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر

۱۰۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْآخَرُ النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ مَا كَانَ يَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَقُولُ أَرْجِعُ إِلٰى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ فَيَقُولَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ كُلُّهُمْ رَوَوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو یا (فرمایا) تم میں کسی ایک کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلگوں آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں۔ اس (عظیم شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا۔ وہ شخص وہی بات کہتا ہے جو دنیا میں کہتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا۔ پھر اس کی قبر کو طولاً عرضاً ستر ستر ہاتھ کشادہ اور منور کیا جاتا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے (آرام سے) سو جا وہ کہتا ہے میں واپس جا کر گھر والوں کو بتا آؤں وہ کہتے ہیں نہیں دلہن کی طرح سو جاؤ جس کو گھر والوں میں سے محبوب ترین شخص ہی اٹھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی خوابگاہ سے اٹھائیگا۔ اور اگر منافق ہو تو کہتا ہے میں لوگوں سے کچھ سنا کرتا تھا اور خود بھی کہتا تھا مجھے معلوم نہیں۔ فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی بات کہے گا۔ پھر زمین سے کہا جاتا ہے اس پر مل جا بس وہ اس پر اکٹھی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جاتی ہیں۔ وہ مسلسل عذاب میں مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خوابگاہ سے اٹھائے اس باب میں حضرت علی، زید بن ثابت، ابن عباس، براء بن عازب، ابوایوب، انس، جابر، عائشہ، ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ عذاب قبر کے بارے میں ان سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن غریب ہے

۱۰۶۲ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرتا ہے

www.waseemziyai.com MARKAZUL ILOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

تو اس کا ٹھکانا اس کے سامنے پیش کیا ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت اور دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے اٹھائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَاب ۷۳۱ مَا جَاءَ فِيْ أَجْرِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا۔

مصیبت زدہ کو تسلی دینا

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ نَا وَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهٖ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَيُقَالُ أَكْثَرُ مَا ابْتُلِيَ بِهٖ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَقَمُوْا عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مصیبت زدہ کو تسلی دی اس کے لئے اس (مصیبت زدہ) کی مانند ثواب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً صرف علی بن عاصم کی روایت سے جانتے ہیں بعض لوگوں نے اسے محمد بن سوقہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی موقوفاً روایت کیا۔ کہا جاتا ہے بارہا علی بن عاصم اسی حدیث کی بنا پر محدثین کے غضب کا نشانہ بنے۔

بَاب ۷۳۲ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن مرنے والے کی فضیلت

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ سَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ رَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ إِنَّمَا يَرْوِيْ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا نَعْرِفُ لِرَبِيْعَةَ بْنِ سَيْفٍ سَمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن یا شب جمعہ مرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ربیعہ بن سیف بواسطہ ابو عبدالرحمٰن حبلی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر سے انہیں سماع حاصل نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۳۳ مَاجَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ إِذَا أَنَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَا أَرٰى إِسْنَادَهُ مُتَّصِلًا۔

جنازہ جلدی لے جانا

حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرو نماز جب کہ اس کا وقت ہو جائے۔ جنازہ جب حاضر ہو اور بیوہ عورت جب اس کے لئے کفو (مناسب رشتہ) مل جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور میں اس کی سند کو متصل نہیں سمجھتا۔

بَابُ ۳۴ أُخْرٰى فِي فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا يُونُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنَا أُمُّ الْأَسْوَدِ عَنْ مُنْيَةَ ابْنَةِ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي بُرْزَةَ عَنْ جَدِّهَا أَبِي بُرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

فضیلتِ تعزیت

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی عورت کی تعزیت کی جس کا لڑکا مرگیا ہو اسے جنت میں ایک چادر پہنائی جائے گی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

بَابُ ۳۵ مَاجَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْلَى الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ وَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَرَأٰى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نمازِ جنازہ میں ہاتھ اُٹھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ پر تکبیر کہی اور (صرف) پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے اور داہنے ہاتھ کو بائیں پر رکھا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے اکثر صحابہ کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں صرف پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم ابوحنیفہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ فِيْ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَذُكِرَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ لَا يَقْبِضُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَقْبِضَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ كَمَا يَفْعَلُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى يَقْبِضُ اَحَبُّ اِلَيَّ

اور ان کے متبعین، رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ ابن مبارک سے منقول ہے کہ نماز جنازہ میں ہاتھ نہ باندھے جائیں بعض علماء کا خیال ہے نماز کی طرح نماز جنازہ میں بھی ہاتھ باندھے جائیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے ہاتھ باندھنا زیادہ پسند ہے۔

بَابُ ۳۶ مَا جَاءَ اَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ

قرض کی ادائیگی تک مومن کی جان معلق رہتی ہے

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرض کے سبب مومن کی جان لٹکی رہتی ہے یہاں تک ادا کر دیا جائے۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنَ الْاَوَّلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرض کے باعث مومن کی جان لٹکی رہتی ہے حتیٰ کہ ادا کر دیا جائے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

اَبْوَابُ النِّكَاحِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب نکاح

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِي الشِّمَالِ عَنْ اَبِيْ

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چار

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَثَوْبَانَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ وَعَكَّافٍ حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

چیزیں سنت انبیاء (علیہم السلام) سے ہیں، حیا کرنا عطر لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔" اس باب میں حضرت ثوبان، ابن مسعود، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، جابر اور عکاف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابی ایوب حسن غریب ہے۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي الشِّمَالِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ حَفْصٍ وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي الشِّمَالِ وَحَدِيثُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ أَصَحُّ۔

عباد بن عوام نے بواسطہ حجاج، مکحول اور ابوالشمال حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے، حدیث حفص کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔ اس حدیث کو ہشیم اور محمد بن یزید واسطی، ابو معاویہ اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ حجاج اور مکحول حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ابوشمال کا واسطہ مذکور نہیں حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اس وقت ہم جوان تھے ( ) ہمارے پاس مال و متاع کچھ نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نوجوانو! نکاح کرو کیونکہ یہ نگاہ اور شرمگاہ کو زیادہ محفوظ رکھتا ہے۔ جسے نکاح کی طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے کیوں کہ روزہ اس کے لئے اگناہوں سے) خصی ہونے کے مترادف (یعنی رکاوٹ) ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ هٰذَا وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر اور اعمش، عمارہ سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ کئی حضرات نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ اعمش سے روایت کی۔ ابو معاویہ اور محاربی نے بواسطہ اعمش، ابراہیم اور علقمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۳۸ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ترک نکاح کی ممانعت

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی ترک نکاح کی درخواست رد فرمادی اور اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَزَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَصْرِيُّ قَالُوْا نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ وَزَادَ زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَقَرَاَ قَتَادَةُ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى الْاَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَيُقَالُ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجرد سے منع فرمایا"۔ زید بن اخزم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "ولقد ارسلنا من قبلک الخ" (اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے بیویاں اور اولاد بنائی)۔ اس باب میں حضرت سعد، انس بن مالک، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث سمرہ حسن غریب ہے۔ اشعث بن عبد الملک نے بواسطہ حسن اور سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ کہا گیا ہے کہ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

بَابُ ۳۹ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ فَزَوِّجُوْهُ

نکاح کے لئے دیندار کا انتخاب

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ ابْنِ وَثِيْمَةَ النَّصْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں ایسا شخص نکاح کا پیغام دے جس کا دین واخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں بہت بڑا فتنہ بپا ہو گا" اس باب میں حضرت ابو حاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَعَائِشَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَدْ خُوْلِفَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ ابْنُ سُلَيْمَانَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيْثُ اللَّيْثِ اَشْبَهُ وَلَمْ يَعُدَّ حَدِيْثَ عَبْدِ الْحَمِيْدِ مَحْفُوْظًا۔

بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہ میں عبدالحمید بن سلیمان کی روایت کی مخالفت کی گئی ہے لیث بن سعد نے بواسطہ ابن عجلان، حضرت ابوہریرہ سے مرسلاً روایت کی ابن وثیمہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ امام بخاری نے لیث کی روایت کو عمدہ کہا اور عبدالحمید کی روایت محفوظ شمار نہیں کی۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَسَعِيْدِ ابْنَيْ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْ حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَاَنْكِحُوْهُ اِنْ لَا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ قَالَ اِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَاَنْكِحُوْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اَبُوْ حَاتِمٍ الْمُزَنِيُّ لَهٗ صُحْبَةٌ وَلَا نَعْرِفُ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت ابوحاتم مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد ہوگا۔" (دو مرتبہ فرمایا) صحابہ کرام نے عرض کیا "یارسول اللہ! اگرچہ اس میں (کفو اور مال کے اعتبار سے) کچھ کمی ہو؟" آپ نے (پھر) فرمایا جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اسے نکاح کر کے دو (تین مرتبہ فرمایا) یہ حدیث غریب ہے ابوحاتم کی صحابیت ثابت ہے البتہ ہمیں اس حدیث کے علاوہ ان سے کوئی روایت معلوم نہیں۔

باب ۴۰ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَنْكِحُ عَلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ

تین صفات پر نکاح

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَا اِسْحٰقُ ابْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "عورت سے اس کے دین، مال اور جمال (کی بنا) پر نکاح کیا جاتا ہے لہٰذا تم دیندار عورت سے نکاح کرنا تمہارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں" اس باب میں حضرت عوف بن مالک، عائشہ، عبداللہ بن عمرو اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

باب ۴۱ مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ

منگیتر کو دیکھنا

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

ثَنِیْ عَاصِمُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِیِّ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اَنَّہٗ خَطَبَ امْرَاَۃً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَیْہَا فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا وَفِی الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَۃَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ حُمَیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَھَبَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اِلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَیْھَا وَلَمْ یَرَ مِنْھَا مُحَرَّمًا وَھُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَمَعْنٰی قَوْلِہٖ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا قَالَ اَحْرٰی اَنْ تَدُوْمَ الْمَوَدَّۃُ بَیْنَکُمَا۔

انہوں نے ایک عورت سے منگنی کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دیکھ لو تمہاری باہمی محبت کو قائم رکھنے کے لئے یہ زیادہ مناسب ہے۔" اس باب میں حضرت محمد بن مسلمہ، جابر، انس، ابو حمید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کے مطابق فرمایا کہ (منگیتر) عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ حرام جگہ نہ دیکھے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک "احریٰ ان یؤدم بینکما" کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے درمیان محبت کے ہمیشہ رہنے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

بَابُ ۴۲ مَاجَاءَ فِیْ اِعْلَانِ النِّکَاحِ۔

اعلان نکاح

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا ھُشَیْمٌ نَا اَبُوْ بَلْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَۃَ وَجَابِرٍ وَالرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ وَحَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ بَلْجٍ اسْمُہٗ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ سُلَیْمٍ وَیُقَالُ ابْنُ سُلَیْمٍ اَیْضًا وَمُحَمَّدُ ابْنُ حَاطِبٍ قَدْ رَاٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ غُلَامٌ صَغِیْرٌ۔

حضرت محمد بن حمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "حلال و حرام کے درمیان دف اور تشہیر (سے) فرق ہے۔" اس باب میں حضرت عائشہ، جابر اور ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث محمد بن حاطب حسن ہے۔ ابو بلج کا نام یحیی بن ابی سلیم ہے ابن سلیم بھی کہا جاتا ہے۔ محمد بن حاطب نے بچپن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ ھٰرُوْنَ نَا عِیْسَی بْنُ مَیْمُوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا ھٰذَا النِّکَاحَ وَاجْعَلُوْہُ فِی الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَیْہِ بِالدُّفُوْفِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ وَعِیْسَی بْنُ مَیْمُوْنٍ الْاَنْصَارِیُّ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ وَعِیْسَی بْنُ مَیْمُوْنٍ الَّذِیْ یَرْوِیْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ التَّفْسِیْرَ ھُوَ ثِقَۃٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نکاح کی تشہیر کرو، مسجدوں میں نکاح کرو اور ان مواقع پر دف بجایا کرو۔" اس باب میں یہ حدیث حسن غریب ہے عیسیٰ بن میمون انصاری کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ ابن ابی نجیح سے تفسیر روایت کرنے والے عیسیٰ بن میمون ثقہ ہیں

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۰۸۲ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةً بُنِيَ بِي فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوفِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ لَهَا اسْكُتِي عَنْ هٰذِهِ وَقُولِي الَّتِي كُنْتِ تَقُولِينَ قَبْلَهَا وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میری شب زفاف کی صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے جہاں (اے خالد بن ذکوان!) تم بیٹھے ہو ہمارے خاندان کی لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور جنگ بدر میں شہید ہونے والے میرے باپ دادا کی تعریف کر رہی تھیں یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے کہا ہم میں سے ایسے نبی بھی ہیں جو کل ہونے والی بات کو بھی جانتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بات سے خاموش رہو[1] اور وہی کلمات کہو جو پہلے کہتی تھیں۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۷۴۳ مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ۔

نکاح کرنیوالے کو کیا الفاظ کہے جائیں

۱۰۸۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب کوئی آدمی نکاح کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو مبارک باد دیتے ہوئے اس کے لئے یوں دعا فرماتے "اللہ تعالیٰ مبارک کرے تمہیں برکت دے اور تم دونوں کو بھلائی میں جمع کرے"۔ اس باب میں حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی روایات ہے حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۷۴۴ مَا جَاءَ فِيمَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ

بیوی کے پاس جائے تو کیا کہے

۱۰۸۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک اپنی بیوی کے پاس جائے تو یہ کلمات کہے "اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور ہمیں جو اولاد دے اسے بھی شیطان سے دور رکھ تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اولاد مقدر کی

[1] :۔ ان کلمات سے روکنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ لہو و لعب کا موقعہ تھا ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بتانے سے کل کی باتیں بھی جانتے تھے جیسا کہ آپ نے جنگ بدر کے موقعہ پر فرمایا کل فلاں کافر یہاں مرے گا اور فلاں اس جگہ اسی طرح غزوہ خیبر کی کامیابی کے بارے میں ایک دن پہلے بتا دیا تھا اس پر بے شمار واقعات کتب احادیث میں موجود ہیں (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنْ قَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ہو گی تو اسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۴۵ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا النِّكَاحُ

نکاح کے لئے اچھے اوقات

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنٰى بِي فِي شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ يُبْنٰى بِنِسَائِهَا فِي شَوَّالٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے شوال میں نکاح کیا اور شوال ہی میں شب زفاف گزاری۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پسند فرماتی تھی کہ ان (کے خاندان) کی عورتوں کے ساتھ شوال ہی میں شب زفاف منائی جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ اسماعیل، سفیان ثوری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۴۶ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيمَةِ۔

ولیمہ

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَزُهَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ ثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ وَثُلُثٍ وَقَالَ إِسْحٰقُ هُوَ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے کپڑوں پر زردی کا اثر دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا "میں نے گٹھلی بھر سونے کے عوض ایک عورت سے نکاح کیا ہے" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے دعوت ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی سے ہو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، جابر اور زہیر بن عثمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں گٹھلی بھر سونے سے مراد سوا تین درہم ہیں اسحاق فرماتے ہیں "پانچ درہم ہیں"۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِيهِ نَوْفٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے نکاح پر ستو اور کھجوروں سے ولیمہ کیا یہ حدیث حسن غریب ہے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِهِ نَوْفٍ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِهِ وَرُبَّمَا ذَكَرَهٗ۔

محمد بن یحییٰ نے بواسطہ حمیدی، سفیان سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی متعدد حضرات نے یہ حدیث بواسطہ ابن عیینہ اور زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن اس میں وائل اور نوف کا واسطہ مذکور نہیں سفیان بن عیینہ نے اس حدیث میں تدلیس[1] کرتے ہوئے بعض اوقات وائل اور نوف کا ذکر کیا اور کبھی نہیں کیا۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَزِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَثِيْرُ الْغَرَائِبِ وَالْمَنَاكِيْرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ وَكِيْعٌ زِيَادُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَعَ شَرَفِهٖ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے دن کا کھانا واجب ہے، دوسرے دن کا سنت اور تیسرے دن کا کھانا سنانا (دریاکاری) ہے اور جو کوئی شہرت تلاش کرے اللہ تعالیٰ اسے اس کا بدلہ دیگا۔ ہم حدیث ابن مسعود کو مرفوعاً صرف زیاد بن عبداللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زیاد بن عبداللہ بہت غریب اور منکر حدیثیں روایت کرتا ہے میں نے امام بخاری سے سنا وہ محمد بن عقبہ کے واسطہ سے وکیع کا قول نقل کرتے ہیں کہ زیاد بن عبداللہ شرافت کے باوجود جھوٹ کہتا ہے۔

بَابُ ۴۷۔ مَا جَاءَ فِيْ اِجَابَةِ الدَّاعِيْ۔

دعوت قبول کرنا

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "دعوت دی جائے تو قبول کرو" اس باب میں حضرت علی ابوہریرہ، براء، انس اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۴۸۔ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَجِيْءُ اِلَى الْوَلِيْمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

بن بلائے دعوت ولیمہ میں جانا

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوشعیب نامی ایک شخص اپنے گوشت فروش غلام

[1] تدلیس: محدث روایت کرتے ہوئے اپنے راوی کا ذکر نہ کرے اور اوپر کے راوی کا نام لے تو اسے اصطلاحات حدیث میں تدلیس کہتے ہیں (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ILOOM ISLAMIA ACADEMY

لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ إِلَى غُلَامٍ لَهُ لَحَّامٍ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً فَإِنِّي رَأَيْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ وَجُلَسَاءَهُ الَّذِينَ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِينَ دُعُوا فَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ إِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِينَ دَعَوْتَنَا فَإِنْ أَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ فَلْيَدْخُلْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

کے پاس آیا اور کہا میرے لئے اتنا کھانا تیار کرو جو پانچ آدمیوں کو کفایت کرے (کیونکہ) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ اس نے کھانا تیار کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا کہ آپ اور آپ کے ہم مجلس تشریف لائیں۔ جب آپ اٹھے تو ایک ایسا شخص بھی ساتھ ہو گیا جو دعوت دیتے وقت ان کے ساتھ نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دینے والے کے دروازے پر پہنچے تو صاحب منزل سے فرمایا ہمارے پیچھے ایک ایسا بھی شخص آیا ہے جو دعوت دیتے وقت نہ تھا اگر اجازت دو تو داخل ہو؟ اس نے کہا ہم نے اجازت دی وہ بھی آجائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

باب ۴۹ مَا جَاءَ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ

کنواری لڑکیوں سے نکاح

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَبْدَ اللهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَدَعَا لِي وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر! کیا تو نے نکاح کیا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا بیوہ سے آپ نے فرمایا کسی کنواری سے شادی کیوں نہیں کی تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد حضرت عبداللہ سات یا نو لڑکیاں چھوڑ کر فوت ہوئے لہٰذا میں ایسی عورت لایا ہوں جو ان کی نگرانی کر سکے فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

باب ۵۰ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

ولی کے بغیر نکاح

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عباس، ابوہریرہ، عمران بن حصین اور انس رضی اللہ عنہم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَنَسٍ

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ هٰذَا وَحَدِيثُ أَبِي مُوسٰى حَدِيثٌ فِيهِ اخْتِلَافٌ رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ وَشَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو عَوَانَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ أَصْحَابِ سُفْيَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ

سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔ (تین مرتبہ فرمایا) اگر جماع کیا تو مہر واجب ہو جائے گا کیونکہ مرد نے اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا۔ اگر اختلاف ہو جائے تو بادشاہ وقت اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔" یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری، یحییٰ بن ایوب، سفیان ثوری اور کئی دوسرے حفاظ نے اسے ابن جریج سے اسی طرح روایت کیا ہے حضرت ابوموسیٰ کی روایت میں اختلاف ہے۔ اسرائیل، شریک بن عبداللہ ابوعوانہ، زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع نے بواسطہ ابواسحاق اور ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کی۔ اسباط بن محمد اور زید بن حباب بواسطہ یونس بن ابی اسحاق اور ابواسحاق حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ ابوعبیدہ حداد بواسطہ یونس بن ابی اسحاق اور ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔۔ ابواسحاق کا واسطہ مذکور نہیں۔ بعض اوقات بواسطہ یونس بن ابی اسحاق، ابوبردہ سے مرفوعاً روایت کی گئی ہے۔ شعبہ اور ثوری نے بواسطہ ابواسحاق حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث روایت کی کہ "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا" بعض اصحاب سفیان نے بواسطہ سفیان، ابواسحاق اور ابوبردہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ اور یہ صحیح نہیں۔ جن لوگوں نے بواسطہ ابواسحاق اور ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ان کی روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَلَا یَصِحُّ وَرِوَایَةُ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ رَوَوْا عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ عِنْدِیْ اَصَحُّ لِاَنَّ سِمَاعَهُمْ مِنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ فِیْ اَوْقَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَاِنْ کَانَ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ اَحْفَظَ وَاَثْبَتَ مِنْ جَمِیْعِ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ رَوَوْا عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَاِنَّ رِوَایَةَ هٰؤُلَاءِ عِنْدِیْ اَشْبَهُ وَاَصَحُّ لِاَنَّ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِیَّ سَمِعَا هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ فِیْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ یَسْاَلُ اَبَا اِسْحٰقَ اَسَمِعْتَ اَبَا بُرْدَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ فَقَالَ نَعَمْ فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ سِمَاعَ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِیِّ هٰذَا الْحَدِیْثَ فِیْ وَقْتٍ وَاحِدٍ وَاِسْرَائِیْلُ هُوَ ثَبْتٌ فِیْ اَبِیْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰی یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِیٍّ یَقُوْلُ مَا فَاتَنِیْ الَّذِیْ فَاتَنِیْ مِنْ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اِلَّا لَمَّا اَتَکَلَّتُ بِهٖ عَلٰی اِسْرَائِیْلَ لِاَنَّهٗ کَانَ یَاْتِیْ بِهٖ اَتَمَّ وَحَدِیْثُ عَائِشَةَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰی ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَی الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَجَعْفَرُ ابْنُ رَبِیْعَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰی عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ

کیوں کہ ابو اسحاق سے ان کا سماع مختلف اوقات میں ہے۔ اگرچہ شعبہ اور ثوری ان تمام رواۃ سے زیادہ حافظ اور اثبت ہیں۔ لیکن ان کی روایت میرے نزدیک صحیح ہے کیوں کہ شعبہ اور ثوری نے ابو اسحاق سے ایک ہی مجلس میں سنی ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ شعبہ کہتے ہیں میں نے سنا کہ سفیان ثوری ابو اسحاق سے پوچھ رہے تھے کیا آپ نے ابو بردہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا" انہوں نے فرمایا "ہاں (میں نے سنا ہے) اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ شعبہ اور ثوری دونوں نے ایک ہی وقت میں یہ حدیث سنی۔ ابو اسحاق کی روایت میں اسرائیل اثبت ہے۔ میں نے محمد بن مثنی سے سنا فرماتے ہیں میں نے عبد الرحمن مہدی کو کہتے ہوئے سنا کہ بواسطہ ثوری ابو اسحاق کی جو روایات میں نہیں لے سکا اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اسرائیل پر اعتماد کیا اس لیے کہ وہ پوری حدیث بیان کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت "کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں" حسن ہے۔ ابن جریج نے بواسطہ سلیمان بن موسیٰ، زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث بیان کی۔ حجاج بن ارطاط اور جعفر بن ربیعہ نے بواسطہ زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسے بیان کیا۔ ہشام بن عروہ بواسطہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ بواسطہ عروہ زہری کی روایت میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے ابن جریج کہتے ہیں میں نے زہری سے ملاقات کی اور دریافت کیا تو انہوں نے انکار کر دیا بنا بریں محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْحَدِيثِ، فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ثُمَّ لَقِيتُ الزُّهْرِيَّ فَسَأَلْتُهُ فَأَنْكَرَهُ فَضَعَّفُوا هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَجْلِ هٰذَا وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُعِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ وَسَمَاعُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ لَيْسَ بِذَاكَ إِنَّمَا صَحَّحَ كُتُبَهُ عَلَى كُتُبِ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ مَا سَمِعَ مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَضَعَّفَ يَحْيَى رِوَايَةَ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْعَمَلُ فِي هٰذَا الْبَابِ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَالُوا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرُهُمْ وَبِهٰذَا يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَالِكٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

یحییٰ بن معین کہتے ہیں ابن جریج کے یہ الفاظ اسماعیل بن ابراہیم نے نقل کئے ہیں۔ اور ابن جریج سے اسماعیل بن ابراہیم کا سماع کچھ زیادہ صحیح نہیں۔ انہوں نے اپنی کتب عبدالمجید بن عبدالعزیز بن روّاد کی کتب سے صحیح کی ہیں ابن جریج سے خود نہیں سنا یحییٰ نے ابن جریج سے اسماعیل بن ابراہیم کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کہ "ولی کے بغیر نکاح نہیں" پر بعض صحابہ کرام کا عمل ہے حضرت عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ وغیرھم رضی اللہ عنہم ان میں شامل ہیں۔ بعض تابعی فقہاء سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں۔ سعید بن مسیب حسن بصری، شریح، ابراہیم نخعی، عمر بن عبدالعزیز وغیرھم ان تابعین میں شامل ہیں۔ سفیان ثوری، اوزاعی، مالک، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ

گواہوں کے بغیر نکاح

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لہ: ۔ ولی کے بغیر نکاح نہ ہونے والی حدیث کی سند پر محدثین نے کلام کیا جسطرح امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب شرح معانی الآثار میں کافی شرح و بسط سے اسے ذکر کیا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ولی کے بغیر بھی نکاح درست ہے جیسا کہ آیات قرآنیہ سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے (مترجم)

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَغَايَا اللَّاتِي يَنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْاَعْلٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي التَّفْسِيْرِ وَاَوْقَفَهُ فِيْ كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

"گواہوں کے بغیر نکاح کرنے والی عورتیں زانیہ ہیں"۔ یوسف بن حماد کہتے ہیں عبدالاعلیٰ نے تفسیر کے باب یہ حدیث مرفوع بیان کی جب کہ طلاق کے ضمن موقوف روایت کی۔

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا غُنْدَرٌ عَنْ سَعِيْدٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ اِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ مَرْفُوْعًا وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَوْقُوْفًا اَلصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ نَحْوَ هٰذَا مَرْفُوْعًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا لَا نِكَاحَ اِلَّا بِشُهُوْدٍ لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا مَنْ مَضٰى مِنْهُمْ اِلَّا قَوْمًا مِنَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا اِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ فَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ لَا يَجُوْزُ النِّكَاحُ حَتّٰى يَشْهَدَ الشَّاهِدَانِ مَعًا عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ اَنَّهُ جَائِزٌ اِذَا اَعْلَنُوْا ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فِيْمَا حُكِيَ عَنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَامْرَاَتَيْنِ تَجُوْزُ فِي النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

۱۰۹۶۔ قتیبہ نے بواسطہ غندر، سعید سے اس کے ہم معنی موقوف حدیث روایت کی اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے عبدالاعلیٰ بواسطہ سعید اور قتادہ کی روایت کے علاوہ کوئی دوسرا ہمارے علم میں نہیں جس نے اس سے مرفوع بیان کیا ہو۔ عبدالاعلیٰ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی جاتی ہے کہ "گواہوں کے بغیر نکاح نہیں"۔ کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے اس طرح موقوفاً روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہمارے نزدیک متقدمین کا اس میں کوئی اختلاف نہیں البتہ بعض متاخرین علماء نے اختلاف کیا ہے یکے بعد دیگر دو آدمی گواہی دیں تو اس بارے میں علماء باہم مختلف ہیں۔ اکثر علماء کوفہ وغیرہم کے نزدیک جب تک نکاح میں دونوں گواہ موجود نہ ہوں، نکاح نہیں ہوتا بعض اہل مدینہ کے نزدیک اگر اعلان کر دیا جائے تو آگے پیچھے گواہی دینے سے نکاح جائز ہو جاتا ہے۔ امام مالک بن انس کا یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کی بھی یہی رائے ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت جائز ہے۔ امام احمد اور اسحاق اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۵۲، مَا جَاءَ فِيْ خُطْبَةِ النِّكَاحِ۔

خطبہ نکاح

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِی الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِی الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِی الصَّلٰوةِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِی الْحَاجَةِ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَیَقْرَأُ ثَلَاثَ اٰیَاتٍ قَالَ عَبْثَرٌ فَفَسَّرَهَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اِتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا اِتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا الْاٰیَةَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكِلَا الْحَدِیْثَیْنِ صَحِیْحٌ لِاَنَّ اِسْرَائِیْلَ جَمَعَهُمَا فَقَالَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ وَاَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النِّكَاحَ جَائِزٌ بِغَیْرِ خُطْبَةٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَغَیْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامِ الرِّفَاعِیُّ نَا ابْنُ فُضَیْلٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز اور حاجت (یعنی نکاح) کا تشہد سکھایا آپ نے فرمایا نماز کا تشہد یہ ہے "تمام قولی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں و برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں"۔ نکاح کا خطبہ یہ ہے "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہیں ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور بخشش چاہتے ہیں۔ اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اس کے لئے کوئی ہادی نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لئے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے (خاص) بندے اور رسول ہیں"۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین آیات پڑھتے تھے۔ عبثر بن قاسم کہتے ہیں سفیان ثوری نے ان کی تفصیل (یوں) بیان کی (۱) "اللہ سے اس طرح ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور حالت اسلام میں ہی تمہیں موت آئے" (۲) "اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام پر سوال کرتے ہو اور رشتہ داروں کا خیال رکھو اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے"۔ (۳) "اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو"۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔ حدیث عبداللہ حسن ہے۔ اعمش نے بواسطہ ابواسحاق اور ابوحوص، اور شعبہ نے بواسطہ ابواسحاق اور ابوعبیدہ اللہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی۔ دونوں حدیثیں صحیح ہیں کیونکہ اسرائیل نے ان دونوں کو جمع کیا اور کہا بواسطہ ابواسحاق، ابوحوص، اور ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں خطبہ کے بغیر بھی نکاح جائز ہے۔ سفیان ثوری اور دوسرے علماء کا یہ قول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے"۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۵۳ مَا جَاءَ فِي اسْتِيْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

کنواری اور بیوہ عورت سے اجازت طلبی

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ وَاِذْنُهَا الصُّمُوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَالْعُرْسِ ابْنِ عَمِيْرَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الثَّيِّبَ لَا تُزَوَّجُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَاِنْ زَوَّجَهَا الْاَبُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَسْتَاْمِرَهَا فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَزْوِيْجِ الْاَبْكَارِ اِذَا زَوَّجَهُنَّ الْاٰبَاءُ فَرَاٰى اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْاَبَ اِذَا زَوَّجَ الْبِكْرَ وَهِيَ بَالِغَةٌ بِغَيْرِ اَمْرِهَا فَلَمْ تَرْضَ بِتَزْوِيْجِ الْاَبِ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَزْوِيْجُ الْاَبِ عَلَى الْبِكْرِ جَائِزٌ وَاِنْ كَرِهَتْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیوہ عورت سے اجازت لیے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے اور کنواری سے بھی اجازت لے کر ہی نکاح کیا جائے۔ اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے"۔ اس باب میں حضرت عمر، ابن عباس، عائشہ اور عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے علماء کا اس پر عمل ہے کہ بیوہ کی اجازت لے کر اس کا نکاح کیا جائے۔ اور اگر اس کا باپ بلا اجازت اس کا نکاح کر دے تو یہ مکروہ ہے۔ اور عام علماء کے نزدیک یہ نکاح ٹوٹ جائے گا۔ اگر باپ کنواری لڑکی کا نکاح کر کے دے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء کوفہ اور دوسرے لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اگر باپ نے بالغہ کنواری لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کیا اور وہ اس پر راضی نہیں تو یہ نکاح ٹوٹ گیا۔ بعض علماء مدینہ کے نزدیک کنواری لڑکی کا باپ اس کا نکاح کر دے تو اس کی عدم رضا کے باوجود بھی جائز ہے امام مالک بن انس، شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بالغہ عورت اپنے نفس کی ولی سے حقدار ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے اور اسکی اجازت خاموش رہنا ہے"

www.waseemziyai.com MARKAZUL ISLAMIA ACADEMY

فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاحْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِجَازَةِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا احْتَجُّوْا بِهٖ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَهٰكَذَا اَفْتٰى بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَاِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوَلِيَّ لَا يُزَوِّجُهَا اِلَّا بِرِضَاهَا وَاَمْرِهَا فَاِنْ زَوَّجَهَا فَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ عَلٰى حَدِيْثِ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ حَيْثُ زَوَّجَهَا اَبُوْهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهٗ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے مالک بن انس سے روایت کیا بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا کہ ولی کے بغیر نکاح ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ متعدد طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ "ولی کے بغیر نکاح نہیں"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی پر فتویٰ بھی دیا ہے۔ اور فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پاک کہ "بالغہ، اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حقدار ہے" کا مطلب اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ ولی اس کی رضامندی اور اجازت کے بغیر نکاح کر کے نہ دے اگر کر کے دے گا تو نکاح ٹوٹ جائیگا جسطرح حدیث خنسا بنت خذام سے ثابت ہے کہ وہ بیوہ تھیں اور ان کے والد نے ان کی مرضی کے بغیر نکاح کر کے دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رد فرما دیا۔

بَاب ۵۴، مَا جَاءَ فِيْ اِكْرَاهِ الْيَتِيْمَةِ عَلَى التَّزْوِيْجِ

کنواری بالغہ لڑکی کا زبردستی نکاح کرنا

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَزْوِيْجِ الْيَتِيْمَةِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْيَتِيْمَةَ اِذَا زُوِّجَتْ فَالنِّكَاحُ مَوْقُوْفٌ حَتّٰى تَبْلُغَ فَاِذَا بَلَغَتْ فَلَهَا الْخِيَارُ فِيْ اِجَازَةِ النِّكَاحِ اَوْ فَسْخِهٖ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوْزُ نِكَاحُ الْيَتِيْمَةِ حَتّٰى تَبْلُغَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بالغہ کنواری لڑکی سے اس کے متعلق اجازت لی جائے اگر خاموش ہو جائے تو یہ اس کی طرف سے اجازت ہے اور اگر انکار کرے تو اس پر کوئی جبر نہیں" اس باب میں حضرت ابو موسیٰ اور ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن ہے۔ علماء کا نابالغ یتیمہ لڑکی کے نکاح میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اگر نکاح کر دیا گیا تو یہ موقوف ہو گا۔ بلوغت پر اسے باقی رکھنے اور توڑنے کا اختیار ہے تابعین وغیرھم کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک یتیمہ کا نکاح بلوغت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَلَا يَجُوزُ الْخِيَارُ فِي النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ إِذَا بَلَغَتِ الْيَتِيمَةُ تِسْعَ سِنِينَ فَزُوِّجَتْ فَرَضِيَتْ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَلَا خِيَارَ لَهَا إِذَا أَدْرَكَتْ وَاحْتَجَّا بِحَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا بَلَغَتِ الْجَارِيَةُ تِسْعَ سِنِينَ فَهِيَ امْرَأَةٌ۔

سے پہلے جائز نہیں اور نکاح میں اختیار بھی نہیں۔ سفیان ثوری، شافعی اور دوسرے علماء کا یہی نظریہ ہے۔ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں یتیمہ نو سال کی ہو جائے تو اسکی مرضی سے کیا گیا نکاح جائز ہے بالغ ہونے پر (توڑنے کا) اختیار نہیں ان دونوں حضرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب زفاف گزاری تو اس وقت ان کی عمر نو سال تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لڑکی نو سال کی عمر میں عورت کہلاتی ہے

باب ۵۵: مَا جَاءَ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ۔

دو ولی نکاح کردیں تو کیا حکم ہے

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا غُنْدَرٌ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ اخْتِلَافًا إِذَا زَوَّجَ أَحَدُ الْوَلِيَّيْنِ قَبْلَ الْآخَرِ فَنِكَاحُ الْأَوَّلِ جَائِزٌ وَنِكَاحُ الْآخِرِ مَفْسُوخٌ وَإِذَا زَوَّجَا جَمِيعًا فَنِكَاحُهُمَا جَمِيعًا مَفْسُوخٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا نکاح دو ولی کرائیں تو وہ پہلے کے لئے ہے۔ اور (اسی طرح) اگر کوئی شخص دو آدمیوں پر کچھ بیچے تو وہ بھی پہلے کے لئے ہے۔" یہ حدیث حسن ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے اور اس مسئلہ میں ان کا کوئی اختلاف نہیں۔ اگر دو ولیوں میں سے ایک پہلے نکاح کرکے دے اور دوسرا بعد میں تو پہلے کا نکاح جائز ہے اور دوسرے کا ٹوٹ جائیگا اور اگر دونوں ایک ساتھ کریں تو دونوں نکاح فسخ ہو جائیں گے۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

باب ۵۶: مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

مالک کی اجازت بغیر غلام کا نکاح

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" اپنے مالک سے اجازت حاصل کئے بغیر نکاح کرنے والا غلام زانی ہے" اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث جابر حسن ہے۔ بعض حضرات نے یہ حدیث بواسطہ عبداللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ اَبِيْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ نِكَاحَ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ لَا يَجُوْزُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَغَيْرِهِمَا۔

بن محمد بن عقیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کی۔ اور یہ صحیح نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ مالک کی اجازت بغیر غلام کا نکاح صحیح نہیں۔ امام احمد اسحاق اور دوسرے حضرات رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ نَا اَبِيْ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۷۔ مَا جَاءَ فِيْ مُهُوْرِ النِّسَاءِ۔

عورتوں کا مہر

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوْا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَهْرِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَهْرُ عَلٰى مَا تَرَاضَوْا عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَا يَكُوْنُ الْمَهْرُ اَقَلَّ مِنْ رُبُعِ دِيْنَارٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ لَا يَكُوْنُ الْمَهْرُ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی فزارہ کی ایک عورت نے جوتوں کے ایک جوڑے پر اپنا نکاح کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تو دو جوتوں کے بدلے اپنا نفس اور مال دینے پر راضی ہو گئی ہے؟" اس نے عرض کیا "ہاں" (یا رسول اللہ) حضرت عامر فرماتے ہیں آپ نے وہ نکاح جائز رکھا۔ اس باب میں حضرت عمر، ابوہریرہ، سہل بن سعد، ابوسعید، انس، عائشہ، جابر اور ابوحدرد اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عامر بن ربیعہ حسن صحیح ہے مہر کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک جس پر فریقین راضی ہو جائیں (وہی مہر ہے) سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک مہر چار دینار سے کم نہیں بعض اہل کوفہ فرماتے ہیں مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا اِسْحٰقُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابْنُ عِيسٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا نَا مَالِكُ بْنُ
اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ
السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَاءَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ
طَوِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ
لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا
فَقَالَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَعْطَيْتَهَا اِزَارَكَ جَلَسْتَ
وَلَا اِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا اَجِدُ قَالَ
الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ
يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا
وَسُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ الشَّافِعِيُّ اِلٰى
هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ يُصْدِقُهَا
فَتَزَوَّجَهَا عَلٰى سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ
وَيُعَلِّمُهَا سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ
الْعِلْمِ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَيَجْعَلُ لَهَا صَدَاقَ مِثْلِهَا وَ
هُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

ہے۔ ایک عورت بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میں نے اپنی جان آپ کو ہبہ کر دی پھر وہ دیر تک کھڑی رہی۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کو حاجت نہ ہو تو اسے میرے نکاح میں دے دیں۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے۔ عرض کیا میرے پاس صرف یہی تہبند ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ تہبند تو اسے دے دیگا تو پھر ننگا بیٹھ جائے گا۔ کچھ اور تلاش کر لاؤ اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ بھی نہیں آپ نے فرمایا تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو راوی فرماتے ہیں اس نے تلاش کیا لیکن کچھ نہ پایا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے قرآن سے کچھ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں (سورتوں کا نام لیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان سورتوں کے بدلے جو تجھے یاد ہیں اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اگر کچھ نہ پایا اور قرآن پاک کی سورت پر ہی نکاح کر لیا تو بھی جائز ہے۔ عورت کو قرآن کی سورتیں سکھا دے۔ بعض علماء فرماتے ہیں نکاح جائز ہے اور مہر مثل واجب ہو جائیگا، اہل کوفہ احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلَا لَا تُغَالُوْا صُدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا
لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ
اَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ
وَلَا اَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ
اُوْقِيَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْعَجْفَاءِ
السُّلَمِيُّ اسْمُهُ هَرِمٌ وَالْاُوْقِيَةُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

ابوجعفار سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خبردار! عورتوں کا مہر زیادہ نہ بڑھاؤ اگر یہ دنیا میں باعث عزت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تقویٰ ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ اس کے حقدار تھے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے نکاح میں یا اپنی صاحبزادیوں کا نکاح کرتے وقت بارہ اوقیہ (چاندی) سے زیادہ مہر رکھا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوجعفار اسلمی کا نام ہرم ہے علماء کے نزدیک اوقیہ چالیس درہم

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OOMIE ISLAMIA ACADEMY

اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا وَثِنْتَا عَشْرَةَ اُوْقِيَةً هُوَ اَرْبَعُمِائَةٍ وَثَمَانُوْنَ دِرْهَمًا۔

کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیہ چار سو اسی درہم ہوئے [۱]

بَابُ ۵۸ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْاَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرنا

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفِيَّةَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَجْعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا حَتّٰى يَجْعَلَ لَهَا مَهْرًا سِوَى الْعِتْقِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی مہر قرار دیا۔ اس باب میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے حضرات کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ البتہ بعض علماء کے نزدیک آزادی کو ہی مہر قرار دینا مکروہ ہے بلکہ آزادی کے علاوہ مہر مقرر کیا جائے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ۵۹ مَاجَاءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذٰلِكَ۔

آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کی فضیلت

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَضِيْئَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ الْاَوَّلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْكِتٰبُ الْاٰخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کو دوہرا ثواب دیا جائیگا وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا حق ادا کیا۔ اسے دوگنا ثواب ملے گا۔ وہ شخص جس کے پاس خوبصورت لونڈی ہو وہ اس کی اچھی طرح تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے محض رضائے الٰہی کے لیے نکاح کر لیا اسے بھی دوگنا ثواب ملے گا اور (تیسرا) وہ شخص جو پہلی (الہامی) کتاب پر ایمان لایا پھر دوسری کتاب آئی تو اس پر بھی ایمان لایا اس کے لئے بھی دوگنا ثواب ہے۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ حَيٍّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، صالح بن صالح (ابن حی) شعبی اور ابوبریرہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

[۱] : ۔ چار سو اسی (۴۸۰) درہم، ایک سو چھبیس تولے ہوتے ہیں۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مُوسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ بِمَعْنَاہُ حَدِیْثُ اَبِیْ مُوْسٰی حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ بُرْدَۃَ ابْنُ اَبِیْ مُوْسٰی اِسْمُہٗ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ وَقَدْ رَوٰی شُعْبَۃُ وَالثَّوْرِیُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ ابْنِ حَیٍّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ۔

سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ حدیث ابو موسیٰ حسن صحیح ہے ابو بردہ بن ابو موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔ شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن صالح بن حی سے روایت کی ہے۔

بَابُ ۶۰ مَا جَاءَ فِیْ مَنْ یَتَزَوَّجُ الْمَرْاَۃَ ثُمَّ یُطَلِّقُھَا قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَ بِھَا ھَلْ یَتَزَوَّجُ ابْنَتَھَا اَمْ لَا

منکوحہ کو صحبت سے پہلے طلاق دی تو اس کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ نَکَحَ امْرَاَۃً فَدَخَلَ بِھَا فَلَا یَحِلُّ لَہٗ نِکَاحُ ابْنَتِھَا فَاِنْ لَمْ یَکُنْ دَخَلَ بِھَا فَلْیَنْکِحْ ابْنَتَھَا وَاَیُّمَا رَجُلٍ نَکَحَ امْرَاَۃً فَدَخَلَ بِھَا اَوْ لَمْ یَدْخُلْ فَلَا یَحِلُّ لَہٗ نِکَاحُ اُمِّھَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ لَا یَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِہٖ وَاِنَّمَا رَوَاہُ ابْنُ لَھِیْعَۃَ وَالْمُثَنّٰی بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَیْبٍ وَالْمُثَنّٰی بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَھِیْعَۃَ یُضَعَّفَانِ فِی الْحَدِیْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَاَۃً ثُمَّ طَلَّقَھَا قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَ بِھَا حَلَّ لَہٗ اَنْ یَنْکِحَ ابْنَتَھَا وَاِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْاِبْنَۃَ فَطَلَّقَھَا قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَ بِھَا لَمْ یَحِلَّ لَہٗ نِکَاحُ اُمِّھَا لِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاُمَّھَاتُ نِسَآئِکُمْ وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی عورت سے نکاح کر کے اس سے صحبت بھی کرے اس کے لئے اس عورت کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز نہیں اگر صحبت نہیں کی تو لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے اور جو آدمی کسی عورت سے نکاح کرے تو جماع کرے یا نہ کرے اس کی ماں سے نکاح نہیں کر سکتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح نہیں۔ اسے ابن لہیعہ اور مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا اور یہ دونوں حدیث میں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔ اس حدیث پر اکثر علماء کا عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے پھر صحبت سے پہلے طلاق دے دے تو اس کی لڑکی سے نکاح جائز ہے۔ اور اگر لڑکی سے نکاح کیا اور صحبت سے پہلے طلاق (بھی) دے دی تو (پھر بھی) اس کی ماں سے نکاح جائز نہیں۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے "اور تمہاری بیویوں کی مائیں" (تم پر حرام ہیں) امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA AGREEM

بَابُ ۶۱ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

حلالہ میں صحبت شرط ہے

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ

وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَالرُّمَيْصَاءِ أَوِ الْغُمَيْصَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِلزَّوْجِ الْأَوَّلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ جَامَعَ الزَّوْجُ الْآخَرُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رفاعہ قرظی کی زوجہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں رفاعہ کے نکاح میں تھی اس نے مجھے تین طلاقیں دیں تو میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا اور ان کے پاس تو کپڑے کے پھندنے کی طرح ہے (یعنی جماع کی قوت نہیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو رفاعہ کی طرف لوٹنا چاہتی ہے؟ نہیں (لوٹ سکتی) جب تک کہ تم دونوں ایک دوسرے کا مزہ نہ چکھ لو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس، رمیصا، (یا غمیصا) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ عام صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے پھر وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور وہ جماع سے پہلے طلاق دے دے تو پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں۔

بَابُ ۶۲ مَا جَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

حلالہ کرنے والا اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُبَيْدٍ الْأَيَامِيُّ نَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ اور علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں علی و جابر کی حدیث حسن ہے اشعث بن عبدالرحمن نے بواسطہ مجالد، عامر اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ وَهٰكَذَا رَوٰى اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَائِمِ لِاَنَّ مُجَالِدَ بْنَ سَعِيْدٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا قَدْ وَهِمَ فِيْهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَقَدْ رَوَاهُ مُغِيْرَةُ وَابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ.

حارث حضرت علی سے اور عامر نے حضرت جابر سے یونہی مرفوعاً نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی سند قائم نہیں کیونکہ مجالد بن سعید کو بعض علماء نے جن میں امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں، ضعیف کہا ہے۔ عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث بواسطہ مجالد اور جابر بن عبداللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن ابن نمیر سے اس میں خطا ہوئی ہے۔ پہلی روایت اصح ہے مغیرہ، ابن ابی خالد اور کئی دوسرے حضرات نے اسے بواسطہ شعبی اور حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ قَيْسٍ الْاَوْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ الْفُقَهَاءِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَذْكُرُ عَنْ وَكِيْعٍ اَنَّهٗ قَالَ بِهٰذَا وَقَالَ يَنْبَغِيْ اَنْ يُرْمٰى بِهٰذَا الْبَابِ مِنْ قَوْلِ اَصْحَابِ الرَّاْيِ قَالَ وَكِيْعٌ وَقَالَ سُفْيَانُ اِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ لِيُحَلِّلَهَا ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ يُمْسِكَهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُمْسِكَهَا حَتّٰى يَتَزَوَّجَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت کی ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبداللہ بن عمر اور کئی دوسرے صحابی شامل ہیں، کا اسی پر عمل ہے۔ فقہاء تابعین کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ میں نے جارود سے سنا کہ وکیع بھی اسی کے قائل ہیں وکیع فرماتے ہیں اس باب میں اہل رائے کا قول چھوڑنا مناسب ہے۔ وکیع، سفیان سے نقل کرتے ہیں اگر کوئی آدمی کسی عورت سے حلالہ کرنے کے لئے نکاح کرے پھر اسے اپنے ہی نکاح میں رکھنا چاہے تو جدید نکاح کئے بغیر رکھنا حلال نہیں۔

∴

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۶۳ مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَبُرَةَ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَإِنَّمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي الْمُتْعَةِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ حَيْثُ أُخْبِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى تَحْرِيمِ الْمُتْعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ أَخُو قَبِيصَةَ بْنِ عُقْبَةَ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يَرَى أَنَّهُ يُقِيمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ حَتّٰى إِذَا نَزَلَتِ الْآيَةُ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ۔

نکاح متعہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقعہ پر عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا" اس باب میں حضرت سبرہ جہنی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث علی حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعہ کے بارے میں کچھ اجازت مروی ہے لیکن بعد میں جب آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا پتہ چلا تو اس قول سے رجوع کر لیا۔ اکثر اہل علم کا یہی مسلک ہے کہ متعہ حرام ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں متعہ، ابتداء اسلام میں تھا۔ ایک آدمی کسی شہر میں جاتا جہاں اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو وہ اتنی مدت کے لئے کسی عورت سے نکاح کر لیتا جتنی دیر وہاں ٹھہرنا ہوتا وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کے اموال کی اصلاح کرتی۔ پھر جب یہ آیت اتری۔ مگر صرف اپنی بیویوں اور باندیوں سے جماع کر سکتے ہیں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان دونوں کے سوا ہر شرمگاہ حرام ہے۔

بَابُ ۶۴ مَا جَاءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا حُمَيْدٌ وَهُوَ

نکاح شغار کی ممانعت

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الطَّوِيْلُ قَالَ حَدَّثَتِ الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِيْ رَيْحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ

"حلب[1] جنب[2] اور شغار اسلام میں جائز نہیں اور جو کسی کا مال اچک لے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت انس، ابوریحانہ، ابن عمر، جابر، معاویہ، ابوہریرہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ نِكَاحَ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهُ اَوْ اُخْتَهُ وَلَا صَدَاقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ نِكَاحُ الشِّغَارِ مَفْسُوْخٌ وَلَا يَحِلُّ وَاِنْ جَعَلَ لَهَا صَدَاقًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ يُقَرَّانِ عَلٰى نِكَاحِهِمَا وَيُجْعَلُ لَهَا صَدَاقُ الْمِثْلِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے وہ نکاح شغار کو جائز نہیں سمجھتے۔ شغار یہ ہے کہ دو آدمی اپنی بہنوں یا بیٹوں کا ایک دوسرے سے اس طرح نکاح کریں کہ دونوں کے درمیان کوئی مہر نہ ہو بعض علماء فرماتے ہیں نکاح شغار منسوخ ہے اور یہ جائز نہیں اگرچہ مہر بھی مقرر کیا جائے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ عطاء ابن ابی رباح سے منقول ہے فرماتے ہیں ان کا نکاح برقرار رکھا جائے اور مہر مثل مقرر کر دیا جائے۔ اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ۶۵ مَا جَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا

پھوپھی اور خالہ کے ساتھ کسی عورت کو جمع نہ کیا جائے

۱۱۱۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ حُرَيْزٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی عورت کے اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح کئے جانے سے منع فرمایا۔

---

[1] :- چلا کر گھوڑے کو آگے بڑھانا یا ایک شہر سے مال اکٹھا کر کے دوسری جگہ لے جانا۔

[2] :- جنب کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص زکوٰۃ لینے پر مامور ہو وہ ایک دور دراز مقام پر قیام کر کے لوگوں کو وہاں مال جمع کرنے پر مجبور کرے۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَوْ عَلٰى خَالَتِهَا۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ أُمَامَةَ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِيْ مُوْسٰى وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ نَا عَامِرُ بْنُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا أَوِ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ أَخِيْهَا أَوِ الْمَرْأَةُ عَلٰى خَالَتِهَا أَوِ الْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ أُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اِخْتِلَافًا أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا فَإِنْ نَكَحَ امْرَأَةً عَلٰى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا أَوِ الْعَمَّةَ عَلٰى بِنْتِ أَخِيْهَا فَنِكَاحُ الْأُخْرٰى مِنْهُمَا مَفْسُوْخٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى أَدْرَكَ الشَّعْبِيُّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَوٰى عَنْهُ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ صَحِيْحٌ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَرَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، عبداللہ بن عمرو، ابوسعید ابوامامہ، جابر، عائشہ، ابوموسیٰ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ بھتیجی کو پھوپھی پر اور پھوپھی کو بھتیجی پر یا بھانجی کو خالہ پر اور خالہ کو بھانجی پر نکاح میں لایا جائے اور چھوٹی کو بڑی پر یا بڑی کو چھوٹی پر بھی نکاح میں نہ لایا جائے [1]۔ حدیث ابن عباس اور ابوہریرہ حسن صحیح ہے عام علماء کا اس پر عمل ہے اس میں ہمیں کوئی اختلاف معلوم نہیں کہ کسی مرد کے لیے خالہ اور بھانجی یا پھوپھی اور بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا حلال نہیں اگر کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح میں لایا جائے تو دوسرا نکاح فسخ ہو جائیگا عام علماء یہی فرماتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پایا اور ان سے روایت کی ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ صحیح ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی ایک آدمی کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ ۷۶۶ مَا جَاءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

عقد نکاح کے وقت شرائط

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ

حضرت عقبہ بن جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

[1] : ۔ عام چھوٹی بڑی مراد نہیں بلکہ یہی خالہ بھانجی یا پھوپھی بھتیجی کو ایک نکاح میں جمع کرنے سے ممانعت ہے (لمعات) مترجم

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُّوْفٰى بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهَا الْفُرُوْجَ۔

شرائط میں سے وفا کے سب سے زیادہ لائق وہ شرط ہے جس کے بدلے تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَاَةً وَشَرَطَ لَهَا اَنْ لَّا يُخْرِجَهَا مِنْ مِصْرِهَا فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُّخْرِجَهَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ شَرْطُ اللّٰهِ قَبْلَ شَرْطِهَا كَاَنَّهٗ رَاٰى لِلزَّوْجِ اَنْ يُّخْرِجَهَا وَاِنْ كَانَتِ اشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يُخْرِجَهَا وَذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

ابو موسیٰ نے بواسطہ محمد بن مثنی اور یحییٰ بن سعید عبدالحمید بن جعفر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم بھی ہیں، کا اس پر عمل ہے۔ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اس شرط پر کسی عورت سے نکاح کرے کہ وہ اسے شہر سے باہر نہیں لے جائے گا تو پھر اسے باہر لے جانے کا کوئی حق نہیں۔ بعض علماء کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی شرط عورت کی شرط سے مقدم ہے گویا کہ آپ کے نزدیک اس شرط کے باوجود خاوند اسے شہر سے باہر لے جا سکتا ہے بعض علماء نے اس قول کو اپنایا سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ۶۷ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ

اسلام لاتے وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَسْلَمْنَ مَعَهٗ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى شُعَيْبُ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ وَغَيْرُهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حُدِّثْتُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے تو ان کے ہاں جاہلیت میں دس بیویاں تھیں۔ وہ سب آپ کے ہمراہ اسلام لائیں۔ رسول اکرم نے انہیں ان میں سے چار عورتیں اختیار کرنے کا حکم فرمایا۔ معمر نے بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوں ہی روایت کیا ہے میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے شعیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں مجھ

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ اَسْلَمَ وَعِنْدَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاِنَّمَا حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيْفٍ طَلَّقَ نِسَاءَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَتُرَاجِعَنَّ نِسَاءَكَ اَوْ لَاَرْجُمَنَّ قَبْرَكَ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ اَبِيْ رِغَالٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدَ اَصْحَابِنَا مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ۔

سے محمد بن سوید ثقفی نے بیان کیا کہ غیلان بن سلمہ کے پاس اسلام لاتے وقت دس بیویاں تھیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں زہری نے بواسطہ سالم ان کے والد سے یہ حدیث روایت کی۔ کہ بنو ثقیف کے ایک آدمی نے اپنی بیویوں کو طلاق دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا تو اپنی بیویوں سے رجوع کر لو یا میں تمہاری قبر کو اس طرح سنگسار کروں گا جس طرح ابو رغال کی قبر سنگسار کی گئی (امام ترمذی فرماتے ہیں) ہمارے اصحاب، امام شافعی احمد اسحاق رحمہم اللہ کا غیلان بن سلمہ کی روایت پر عمل ہے

بَابُ ۷۶۸ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهٗ اُخْتَانِ

نو مسلم کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ اُخْتَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ الدَّيْلَمُ بْنُ هُوْشَعَ۔

ابن فیروز دیلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا "یا رسول اللہ! میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں"۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان میں سے جس کو چاہو پسند کر لو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو وھب جیشانی کا نام دیلم بن ہوشع ہے۔

بَابُ ۷۶۹ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

حاملہ لونڈی کا خریدنا

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْقِيْ مَاءَهٗ وَلَدَ غَيْرِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ لِلرَّجُلِ اِذَا اشْتَرٰى جَارِيَةً وَهِيَ حَامِلٌ اَنْ يَطَاَهَا حَتّٰى تَضَعَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنا پانی دوسرے کی اولاد کو نہ پلائے"۔ یہ حدیث حسن ہے اور رویفع بن ثابت سے متعدد طرق سے مروی ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ کوئی شخص حاملہ لونڈی خریدے تو بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس سے صحبت نہ کرے اس باب میں حضرت ابن عباس، ابو درداء، عرباض بن ساریہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سَارِيَةَ وَ اَبِیْ سَعِيْدٍ۔

بَابٌ ۷۰ مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ يَسْبِی الْاَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهٗ وَطْيُهَا

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا عُثْمَانُ الْبَتِّیُّ عَنْ اَبِی الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِیْ قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّیِّ عَنْ اَبِی الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَبُو الْخَلِيْلِ اسْمُهٗ صَالِحُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ

۱۱۲۸۔ رَوٰی هَمَّامٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِی الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِیْ عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامٌ

بَابٌ ۷۱ مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِیِّ۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَفِی الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَاَبِیْ جُحَيْفَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيْثُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابٌ ۷۲ مَا جَاءَ اَنْ لَّا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِيْهِ

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا

شادی شدہ لونڈی قیدی بن کر آئے تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہمیں جنگ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ملیں جن کے شوہر ان کی قوم میں موجود تھے۔ صحابہ کرام نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) "تم پر شوہر دار عورتیں حرام ہیں لیکن جن کے تم مالک بن جاؤ" (وہ حلال ہیں) یہ حدیث حسن ہے۔ ثوری نے بواسطہ عثمان بتی اور ابو خلیل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا۔ ابو خلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

ہمام نے یہ حدیث بواسطہ قتادہ، صالح ابی خلیل اور ابو علقمہ ہاشمی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ ہم (امام ترمذی) کو عبد بن حمید نے بواسطہ حبان بن ہلال، ہمام سے اس کی خبر دی ہے۔

اجرت زنا کی ممانعت

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت، زنا کی اجرت اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج، ابو جحیفہ، ابو ہریرہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو مسعود حسن صحیح ہے۔

کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهٖ وَقَالَ اَحْمَدُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اِنَّمَا مَعْنٰى كَرَاهِيَةِ اَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَرَضِيَتْ بِهٖ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَتِهٖ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ هٰذَا عِنْدَنَا اِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَرَضِيَتْ بِهٖ وَرَكَنَتْ اِلَيْهِ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَتِهٖ فَاَمَّا قَبْلَ اَنْ يَعْلَمَ رِضَاهَا اَوْ رُكُوْنَهَا اِلَيْهِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَخْطُبَهَا وَالْحُجَّةُ فِيْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حَيْثُ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهٗ اَنَّ اَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ وَمُعَاوِيَةَ خَطَبَاهَا فَقَالَ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ لَا يَرْفَعُ عَصَاهُ عَنِ النِّسَاءِ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ وَلٰكِنِ انْكِحِيْ اُسَامَةَ فَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ فَاطِمَةَ لَمْ تُخْبِرْهُ بِرِضَاهَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمَا فَلَوْ اَخْبَرَتْهُ لَمْ يُشِرْ عَلَيْهَا بِغَيْرِ الَّذِيْ ذَكَرَتْهُ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے۔ قتیبہ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس روایت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا اور احمد بن منیع فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ نے اس طرح بیان کیا "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اس باب میں حضرت سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس فرماتے ہیں پیغام نکاح پر پیغام دینے کی کراہیت سے یہ مراد ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دیا اور عورت اس پر راضی بھی ہو گئی تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کے پاس پیغام بھیجے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے پیغام دے وہ راضی ہو گئی اور اس کی طرف مائل ہو گئی تو اب کوئی دوسرا اس کی طرف پیغام نہ بھیجے لیکن اس کی رضامندی اور میلان سے پہلے پیغام بھیجنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی دلیل حضرت فاطمہ بنت قیس والی روایت ہے۔ کہ انہوں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ابوجہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابوسفیان دونوں نے انکو پیغام نکاح دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوجہم تو عورتوں سے اپنی لاٹھی نہیں اٹھاتا اور معاویہ مفلس ہیں ان کے پاس مال نہیں۔ لہٰذا تم حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لو۔ ہمارے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ اپنی رضامندی کا اظہار نہیں کیا اور اگر وہ ایسا کرتیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انکو کسی تیسرے سے نکاح کا مشورہ نہ دیتے۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ جَهْمٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَضَعَ لِيْ عَشَرَةَ اَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ خَمْسَةً شَعِيْرًا وَخَمْسَةً بُرًّا قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ

حضرت ابوبکر جہم کہتے ہیں میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، فاطمہ بنت قیس کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھے میرے خاوند نے تین طلاقیں دیں لیکن نہ تو مجھے رہنے کے لئے ٹھکانہ دیا اور نہ ہی گھر کا خرچ۔ البتہ اس نے اپنے چچازاد بھائی کے پاس دس قفیز یعنی پانچ قفیز جو اور پانچ قفیز گندم میرے لئے رکھ دیئے۔ فرماتی ہیں پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ٹھیک ہے" اور آپ نے مجھے ام شریک کے گھر عدت گزارنے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ اُمِّ شَرِیْكٍ ثُمَّ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَیْتَ اُمِّ شَرِیْكٍ بَیْتٌ یَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَلٰكِنِ اعْتَدِّیْ فِیْ بَیْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَعَسٰی اَنْ تُلْقِیْ ثِیَابَكِ وَلَا یَرَاكِ فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَاءَ اَحَدٌ یَخْطُبُكِ فَآذِنِّیْنِیْ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِیْ خَطَبَنِیْ اَبُوْجَهْمٍ وَمُعَاوِیَةُ قَالَتْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَمَّا مُعَاوِیَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهٗ وَاَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِیْدٌ عَلَی النِّسَآءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِیْ اُسَامَةُ ابْنُ زَیْدٍ فَتَزَوَّجَنِیْ فَبَارَكَ اللّٰهُ لِیْ فِیْ اُسَامَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِی الْجَهْمِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَزَادَ فِیْهِ فَقَالَ لِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْكِحِیْ اُسَامَةَ۔

کا حکم دیا پھر فرمایا ام شریک کے گھر میں مہاجرین کا آنا جانا رہتا ہے لہٰذا تم ابن ام مکتوم کے گھر عدت گزارو جب تم اپنے کپڑے اتار دو گی تو وہ (نابینا ہونے کے سبب) دیکھ نہیں سکیں گے۔ اختتام عدت پر اگر کوئی پیام نکاح لے کر آئے تو میرے پاس آنا۔ فرماتی ہیں۔ جب میری عدت ختم ہوئی تو ابوجہم اور معاویہ (دونوں) نے مجھے پیام نکاح دیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا معاویہ کے پاس تو مال نہیں اور ابوجہم عورتوں کے بارے میں سخت آدمی ہیں۔ فرماتی ہیں اس کے بعد حضرت اسامہ نے مجھے نکاح کا پیام بھیجا اور مجھ سے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت اسامہ کے سبب برکت عطا فرمائی یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری نے بواسطہ ابوبکر بن ابوجہم اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اور اس میں یہ اضافہ کیا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اسامہ سے نکاح کر لو"

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِی الْجَهْمِ بِهٰذَا۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع اور سفیان ابوبکر بن ابوجہم سے یہ روایت ہمیں بتائی۔

بَابُ ۷۷۳ مَا جَاءَ فِی الْعَزْلِ۔

عزل

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ لَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ فَزَعَمَتِ الْیَهُوْدُ اَنَّهُ الْمَوْءُوْدَةُ الصُّغْرٰی فَقَالَ كَذَبَتِ الْیَهُوْدُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَخْلُقَهٗ لَمْ یَمْنَعْهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم عزل[1] کیا کرتے تھے تو یہودیوں نے کہا یہ زندہ درگور کرنے کی ایک چھوٹی قسم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود نے جھوٹ کہا جب اللہ تعالیٰ کسی (مخلوق) کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ اس باب میں حضرت عمر، براء، ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَابْنُ عُمَرَ قَالَا نَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ یَنْزِلُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نزول قرآن کے زمانے میں (بھی) عزل کیا کرتے تھے حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ

[1] صحبت کرتے ہوئے انزال کے وقت اپنی شرمگاہ کو علیحدہ کر دینا تاکہ بچہ پیدا نہ ہو۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ قَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْعَزْلِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ تُسْتَاْمَرُ الْحُرَّةُ فِي الْعَزْلِ وَلَا تُسْتَاْمَرُ الْاَمَةُ۔

سے متعدد طرق سے مروی ہے بعض صحابہ کرام اور علماء نے عزل کی اجازت دی ہے مالک بن انس فرماتے ہیں آزاد عورت سے اجازت لے کر عزل کیا جائے۔ اور لونڈی سے عزل کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔

بَابُ ۷۴ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ۔

کراہیت عزل

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ زَادَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلْ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ قَالَا فِيْ حَدِيْثِهِمَا وَاِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَدْ كَرِهَ الْعَزْلَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک ایسا کیوں کرتا ہے؟ ابن ابی عمر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ "ایسا نہ کرے" دونوں روایتوں میں ہے (آپ نے فرمایا) جس نفس نے پیدا ہونا ہے اللہ تعالیٰ اسے (ضرور) پیدا کرے گا۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے حدیث ابوسعید حسن صحیح ہے۔ اور ابوسعید سے متعدد طرق سے مروی ہے صحابہ کرام اور دوسرے علماء کی ایک جماعت نے عزل کو پسند نہیں کیا۔

بَابُ ۷۵ مَا جَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

کنواری اور بیوہ کے لئے باری مقرر کرنا

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى امْرَاَتِهِ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَفَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ بَعْضُهُمْ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر میں چاہوں تو یہ کہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" لیکن آپ (حضرت انس) نے فرمایا سنت یہ ہے کہ جب پہلی بیوی پر کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات راتیں قیام کرے اور اگر بیوی کے ہوتے ہوئے بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین رات ٹھہرے" اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے حدیث انس حسن صحیح ہے۔ محمد بن اسحاق نے بواسطہ ایوب اور ابوقلابہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا۔ بعض

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً بِكْرًا عَلٰى امْرَأَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَّمَ بَيْنَهُمَا بَعْدُ بِالْعَدْلِ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلٰى امْرَأَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا۔

حضرات نے مرفوعاً روایت نہیں کیا کچھ علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص پہلی بیوی کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات راتیں قیام کرے پھر دونوں میں برابر باری رکھے اور اگر پہلی بیوی کے ہوتے بیوہ سے نکاح کیا تو تین دن اس کے پاس ٹھہرے

بَابُ ۷۶ مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

سوکنوں کے درمیان باری مقرر کرنا

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَيَعْدِلُ وَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ قِسْمَتِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ حَدِيْثُ عَائِشَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ الْحُبَّ وَالْمَوَدَّةَ كَذَا فَسَّرَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے درمیان برابر برابر باری مقرر فرماتے اور (بارگاہ الٰہی میں) عرض کرتے اے اللہ! یہ تقسیم تو میرے اختیار میں ہے پس تو مجھے اس چیز میں ملامت نہ کر جس کا میں مالک نہیں حدیث عائشہ کو اس طرح متعدد رواۃ نے بواسطہ حماد بن سلمہ ایوب، ابو قلابہ اور عبداللہ بن یزید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا حماد بن زید اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ ایوب، ابو قلابہ سے مرسل روایت کیا یہ زیادہ صحیح ہے اور یہ جملہ "کہ مجھے اس چیز میں ملامت نہ کر جس کا میں مالک نہیں" اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد محبت والفت ہے۔ بعض علماء نے اس کی یہی تفسیر کی ہے

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ وَاِنَّمَا اَسْنَدَ هٰذَا الْحَدِيْثَ هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ يُقَالُ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کے نکاح میں دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں انصاف نہ کرے۔ تو وہ روز قیامت مفلوج پہلو کے ساتھ آئے گا ہمام بن یحیی نے قتادہ سے یہ حدیث مسند بیان کی ہشام نے قتادہ سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کی کہ کہا جاتا ہے ہمیں یہ حدیث مرفوعاً صرف ہمام کی روایت سے معلوم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ هَمَّامٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الزَّوْجَیْنِ الْمُشْرِکَیْنِ یُسْلِمُ اَحَدُهُمَا

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهٗ زَیْنَبَ عَلٰی اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ بِمَهْرٍ جَدِیْدٍ وَنِکَاحٍ جَدِیْدٍ هٰذَا حَدِیْثٌ فِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا ثُمَّ اَسْلَمَ زَوْجُهَا وَهِیَ فِی الْعِدَّةِ اَنَّ زَوْجَهَا اَحَقُّ بِهَا مَا کَانَتْ فِی الْعِدَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَالْاَوْزَاعِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنِیْ دَاوٗدُ بْنُ حُصَیْنٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهٗ زَیْنَبَ عَلٰی اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِیْنَ بِالنِّکَاحِ الْاَوَّلِ وَلَمْ یُحْدِثْ نِکَاحًا هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ بِاِسْنَادِهٖ بَاْسٌ وَلٰکِنْ لَا نَعْرِفُ وَجْهَ الْحَدِیْثِ وَلَعَلَّهٗ قَدْ جَاءَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَیْنِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی نَا وَکِیْعٌ نَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَتِ امْرَاَتُهٗ مُسْلِمَةً فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا کَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِیْ فَرُدَّهَا عَلَیَّ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ هَارُوْنَ یَذْکُرُ عَنْ

ہے۔

مشرک میاں بیوی سے ایک مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو نئے مہر اور نئے نکاح کے ساتھ ابوالعاص بن ربیع کی طرف لوٹایا" اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ اگر عورت پہلے مسلمان ہو جائے پھر اس کی عدت ہی میں اس کا خاوند مسلمان ہو جائے تو اس مدت میں شوہر ہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ مالک بن انس، اوزاعی، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو چھ سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ ابوالعاص بن ربیع کی طرف لوٹایا اور جدید نکاح نہیں کیا اس حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں لیکن متن حدیث غیر معروف ہے شاید داؤد بن حصین کے حفظ کی وجہ سے یوں ہو گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عہد رسالت میں ایک شخص مسلمان ہوا پھر اس کی بیوی بھی اسلام لے آئی تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بھی میرے ساتھ مسلمان ہو چکی ہے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس کی طرف لوٹا دیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ میں نے عبد بن حمید سے سنا فرماتے ہیں میں نے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY

مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثَ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهٗ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ ابْنِ الرَّبِيْعِ بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيْدٍ فَقَالَ يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَجْوَدُ إِسْنَادًا وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ۔

یزید بن ہارون کو محمد بن اسحاق سے یہ حدیث اور حجاج کی روایت جو انہوں نے بواسطہ عمرو بن شعیب اور ان کے والد، انکے دادا سے مرفوعاً روایت کی، ذکر کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو نئے مہر اور نئے نکاح کے ساتھ ابوالعاص کی طرف لوٹایا یزید بن ہارون فرماتے ہیں حدیث ابن عباس سند کے اعتبار سے زیادہ کھری ہے اور عمل عمرو بن شعیب کی روایت پر ہے۔

بَابُ ۷۸ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوْتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا۔

عورت کا مہر مقرر نہ ہو اور شوہر مر جائے تو اس کا حکم

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْجَرَّاحِ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے کسی عورت سے شادی کی لیکن نہ تو مہر مقرر کیا گیا اور نہ ہی جماع کیا کہ وہ مر گیا (تو اس کا کیا حکم ہے؟) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے خاندان کی دوسری عورتوں کے برابر مہر ہے نہ کم ہوگا نہ زیادہ۔ اس پر عدت بھی ہے اور اس کے لئے ترکہ بھی" معقل بن سنان اشجعی نے اٹھ کر کہا ہمارے خاندان کی ایک عورت بروع بنت واشق کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی فیصلہ کیا تھا اس بات پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خوش ہوئے۔ اس باب میں حضرت جراح رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهٗ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً وَلَمْ

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون، عبدالرزاق اور سفیان، منصور سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور آپ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت علی بن ابی طالب، زید بن ثابت، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں، نے فرمایا جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور مہر مقرر نہ کیا جائے تو جماع سے پہلے فوت ہونے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا حَتَّى مَاتَ قَالُوا لَهَا الْمِيرَاثُ وَلَا صَدَاقَ لَهَا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ لَوْ ثَبَتَ حَدِيثُ بَرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ لَكَانَتِ الْحُجَّةُ فِيهِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ رَجَعَ بِمِصْرَ عَنْ هٰذَا الْقَوْلِ وَقَالَ بِحَدِيثِ بَرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ۔

کی صورت میں اس کے لئے ترکہ بھی ہوگا اور عدت بھی گزارے گی لیکن مہر کی حقدار نہیں۔ امام شافعی کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں اگر بروع بنت واشق والی روایت ثابت بھی ہو جائے تو بھی حجت وہی بات ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔" امام شافعی کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے مصر جا کر رجوع کر لیا اور روایت بروع بنت واشق کے مطابق قائل ہو گئے۔

أَبْوَابُ الرَّضَاعِ

ابواب رضاعت

بَابُ ۷۹ مَا جَاءَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

نسب اور رضاعت سے حرمت برابر ہے

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ حَبِيبَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو (رشتہ) نسب سے حرام کیا وہی رضاعت سے حرام فرمایا۔" اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عباس، اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ اخْتِلَافًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدائش سے حرام کیا وہ رضاعت سے بھی حرام کیا۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث علی بھی حسن صحیح ہے عام صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے ہم اس مسئلہ میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پاتے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۷۸۸ ما جاء فی لبن الفحل

رضاعت سے مرد کا تعلق

۱۱۴۶۔ حدثنا الحسن بن علی نا ابن نمیر عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت جاء عمی من الرضاعة یستاذن علی فابیت ان اذن له حتی استامر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلیلج علیك فانه عمك قالت انما ارضعتنی المراة ولم یرضعنی الرجل قال فانه عمك فلیلج علیك. هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم کرهوا لبن الفحل والاصل فی هذا حدیث عائشة وقد رخص بعض اهل العلم فی لبن الفحل والقول الاول اصح۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میرے رضاعی چچا تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں تمہارے پاس آنا چاہیے کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا آپ نے فرمایا وہ تمہارے چچا ہیں انہیں تمہارے پاس آنا چاہیے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے انہوں نے رضاعی رشتہ والے مرد کے سامنے ہونے کو مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے اجازت دی پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۴۷۔ حدثنا قتیبة نا مالك بن انس ح وثنا الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن عمرو بن الشرید عن ابن عباس انه سئل عن رجل له جاریتان ارضعت احداهما جاریة والاخری غلاما ایحل للغلام ان یتزوج الجاریة فقال لا اللقاح واحد وهذا تفسیر لبن الفحل وهذا الاصل فی هذا الباب وهو قول احمد واسحق۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ سے پوچھا گیا ایک شخص کی دو بیویوں میں سے ایک نے کسی لڑکی کو اور دوسری نے کسی لڑکے کو دودھ پلایا کیا اس لڑکے کے لئے وہ لڑکی حلال ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ "منی" تو ایک ہی ہے "لبن الفحل" (مرد کے دودھ) سے بھی یہی مراد ہے اور اس باب میں یہی اصل ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

باب ۷۸۹ ما جاء لا تحرم المصة ولا المصتان

ایک یا دو گھونٹ دودھ چوسنے سے حرمت نہیں

۱۱۴۸۔ حدثنا محمد بن علی الصنعانی نا المعتمر بن سلیمان قال سمعت ایوب یحدث عن عبد الله بن ابی ملیکة عن عبد الله بن الزبیر عن عائشة عن النبی صلی الله

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ایک یا دو گھونٹ چوسنے سے نکاح حرام نہیں ہوتا" اس باب میں حضرت ام الفضل اور ابو ہریرہ رضی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالزُّبَيْرِ وَابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالَتْ عَائِشَةُ أُنْزِلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ خَمْسٌ وَصَارَ إِلَى خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ تُفْتِي وَبَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ أَحْمَدُ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَقَالَ إِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ إِلَى قَوْلِ عَائِشَةَ فِي خَمْسِ رَضَعَاتٍ فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ وَجُبْنٌ عَنْهُ أَنْ يَقُولَ فِيهِ شَيْئًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يُحَرِّمُ قَلِيلُ الرَّضَاعِ وَكَثِيرُهُ إِذَا وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ

عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت زبیر اور ابن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں محمد بن دینار نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ، عبداللہ بن زبیر اور زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا اس میں محمد بن دینار اور حضرت زبیر کے واسطے کا اضافہ ہے۔ یہ غیر محفوظ ہے۔ بواسطہ ابن ابی ملیکہ اور عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت محدثین کے نزدیک صحیح ہے۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قرآن میں دس دفعہ پینے سے حرمت کا حکم نازل ہوا جو واضح ہے پھر پانچ کا حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ دفعہ کا رہ گیا جو معلوم ہے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا اور وہ حکم اسی طرح برقرار ہے۔

اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بواسطہ معن، مالک، عبداللہ بن ابی بکر اور عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ حدیث روایت کی۔ اسی پر حضرت عائشہ اور بعض دیگر ازواج مطہرات فتویٰ دیا کرتی تھیں۔ امام شافعی اور اسحاق کا یہی قول ہے امام احمد نے حدیث کے مطابق فرمایا کہ ایک یا دو مرتبہ چوسنے سے نکاح حرام نہیں ہوتا۔ نیز فرماتے ہیں اگر کوئی شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پانچ بار دودھ چوسنے کے قول کو اپنائے تو یہ بھی قوی ہے۔ اور اس میں کچھ کہنا بزدلی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین علماء فرماتے ہیں رضاعت کم ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابْنِ اَنَسٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعٍ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

بَابُ ۸۲ مَا جَاءَ فِيْ شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ ثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّيْ لِحَدِيْثِ عُبَيْدٍ اَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ اِمْرَأَةً فَجَاءَتْنَا اِمْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا اِمْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَقُلْتُ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ حَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ دَعْهَا عَنْكَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَجَازُوْا شَهَادَةَ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ وَتُؤْخَذُ بِيَمِيْنِهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرَّضَاعِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَكْثَرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ وَيُكْنٰى اَبَا مُحَمَّدٍ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدِ اسْتَقْضَاهُ عَلَى الطَّائِفِ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ

یا زیادہ ہو پیٹ میں پہنچنے سے نکاح حرام ہو جاتا ہے۔ سفیان ثوری امام مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، وکیع اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے

رضاعت میں ایک عورت کی گواہی

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ فام عورت ہمارے ہاں آئی اور اس نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ فام عورت نے آکر کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اور وہ جھوٹ کہتی ہے فرمانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے رخ پھیر لیا میں آپ کے سامنے آگیا اور کہا بلاشبہ وہ جھوٹی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسی (بیوی) کو کیسے رکھ سکتے ہو جب کہ اس عورت کا خیال ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ تم اسے چھوڑ دو۔ حدیث عقبہ بن حارث حسن صحیح ہے متعدد افراد نے اسے بواسطہ ابن ابی ملیکہ عقبہ بن حارث سے روایت کیا لیکن انہوں نے نہ تو عبید بن ابی مریم کا واسطہ ذکر کیا اور نہ ہی اُسے چھوڑ دو کے الفاظ مذکور ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ انہوں نے رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رضاعت میں ایک عورت کی گواہی جائز ہے۔ لیکن اس سے قسم لی جائے۔ احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک رضاعت میں ایک عورت کی گواہی ناکافی ہے زیادہ ہونی چاہئیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ مراد ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں طائف کا قاضی مقرر کیا تھا۔ ابن جریج ابن ابی ملیکہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے تیس صحابہ کرام کو پایا۔ ابن جریج مزید فرماتے ہیں کہ میں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-QURAN ISLAMIA ABAD

عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَدْرَکْتُ ثَلٰثِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ بْنَ مُعَاذٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ وَکِیْعًا یَقُوْلُ لَا نَجُوْزُ شَهَادَةُ امْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ فِی الرَّضَاعِ فِی الْحُکْمِ وَیُفَارِقُهَا فِی الْوَرَعِ۔

جارود بن معاذ سے سنا انہوں نے وکیع سے نقل کیا کہ حکم اور فیصلہ کے لئے رضاعت میں ایک عورت کی گواہی کافی نہیں لیکن عورت کو چھوڑ دینا ہی تقویٰ ہے

بَابُ ۷۸۳ مَا جَاءَ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ اِلَّا فِی الصِّغَرِ دُوْنَ الْحَوْلَیْنِ

دو سال سے کم عمر میں رضاعت سے حرمت ہے

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِی الثَّدْیِ وَکَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ اِلَّا مَا کَانَ دُوْنَ الْحَوْلَیْنِ وَمَا کَانَ بَعْدَ الْحَوْلَیْنِ الْکَامِلَیْنِ فَاِنَّهُ لَا یُحَرِّمُ شَیْئًا وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَهِیَ امْرَاَةُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "رضاعت سے نکاح اسی وقت حرام ہوتا ہے جب بچہ کی انتیں صرف پستانوں کے دودھ سے کھلیں اور یہ دودھ چھڑانے سے پہلے ہوتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ رضاعت سے حرمت نکاح اسی وقت ہے جب بچہ دو سال سے کم عمر کا ہو دو سال پورے ہونے پر رضاعت سے حرمت ثابت نہ ہوگی فاطمہ بنت منذر بن زبیر بن عوام ہشام بن عروہ کی زوجہ ہیں۔

بَابُ ۷۸۴ مَا یُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ۔

حق رضاعت کی ادائیگی

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یُذْهِبُ عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ هٰکَذَا رَوَاهُ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ وَحَاتِمُ ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی

حجاج اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا "یا رسول اللہ! حق رضاعت کسی چیز سے ادا ہو سکتا ہے؟" آپ نے فرمایا "ایک مملوک غلام یا لونڈی" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحیی بن سعید قطان حاتم بن اسماعیل اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ اور حجاج، حجاج اسلمی سے اسی طرح مرفوعاً روایت کی ہے۔ سفیان بن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَوٰی سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ ہِشَامِ ابْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبِیْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَدِیْثُ ابْنِ عُیَیْنَۃَ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِیْحُ مَا رَوٰی ہٰؤُلَاءِ عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ وَہِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ یُکْنٰی اَبَا الْمُنْذِرِ وَقَدْ اَدْرَکَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَالَ مَعْنٰی قَوْلِہٖ مَا یُذْہِبُ عَنِّیْ مَذَمَّۃَ الرَّضَاعِ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَعْنِیْ ذِمَامَ الرَّضَاعَۃِ وَحَقَّہَا یَقُوْلُ اِذَا اَعْطَیْتُ الْمُرْضِعَۃَ عَبْدًا اَوْ اَمَۃً فَقَدْ قَضَیْتُ ذِمَامَہَا وَیُرْوٰی عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَۃٌ فَبَسَطَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِدَاءَہٗ فَقَعَدَتْ عَلَیْہِ فَلَمَّا ذَہَبَتْ قِیْلَ ہٰذِہٖ کَانَتْ اَرْضَعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

عیینہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ، اور حجاج، حجاج اسلمی سے مرفوعاً روایت کیا۔ حدیث ابن عیینہ غیر محفوظ ہے صحیح روایت وہ ہے جسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے واسطہ سے روایت کیا ہشام بن عروہ کی کنیت ابو المنذر ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو پایا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ جملہ کہ "کون سی چیز حق رضاعت کو دور کر سکتی ہے" سے مراد حق رضاعت ہے یعنی جب تو نے دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی دے دی تو اس کا حق ادا کر دیا۔ ابو طفیل سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خاتون آئیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک بچھائی وہ اس پر بیٹھ گئیں جب وہ چلی گئیں تو کہا گیا یہ وہ خاتون (حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا) ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔

باب ۸۵: مَا جَاءَ فِی الْاَمَۃِ تُعْتَقُ وَلَہَا زَوْجٌ

شوہر والی لونڈی آزاد کی جائے تو اس کا حکم

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ زَوْجُ بَرِیْرَۃَ عَبْدًا فَخَیَّرَہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَہَا وَلَوْ کَانَ حُرًّا لَمْ یُخَیِّرْہَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں بریرہ کا خاوند ایک غلام تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نکاح باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار دیا تو انہوں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور اگر ان کے خاوند آزاد ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ اختیار نہ دیتے۔

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا ہَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ زَوْجُ بَرِیْرَۃَ حُرًّا فَخَیَّرَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثُ عَائِشَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ہٰکَذَا رَوٰی ہِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ زَوْجُ بَرِیْرَۃَ عَبْدًا وَرَوٰی عِکْرِمَۃُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَیْتُ زَوْجَ بَرِیْرَۃَ وَکَانَ عَبْدًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں "بریرہ کے خاوند آزاد تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا"۔ حدیث عائشہ (اول حدیث) حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ نے بواسطہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔ آپ فرماتی ہیں بریرہ کے شوہر غلام تھے۔ عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِذَا كَانَتِ الْاَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَاُعْتِقَتْ فَلَا خِيَارَ لَهَا وَاِنَّمَا يَكُوْنُ لَهَا الْخِيَارُ اِذَا اُعْتِقَتْ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى اَبُوْعَوَانَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ قِصَّةِ بَرِيْرَةَ قَالَ الْاَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيْرَةِ يَوْمَ اُعْتِقَتْ بَرِيْرَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنِّيْ بِهٖ فِيْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَنَوَاحِيْهَا وَاِنَّ دُمُوْعَهُ لَتَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ يَتَرَاضَاهَا لِتَخْتَارَهُ فَلَمْ تَفْعَلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ مِهْرَانَ وَيُكْنٰى اَبَا النَّضْرِ۔

بَابُ ۷۸۶ مَا جَاءَ اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے بریرہ کے خاوند کو دیکھا وہ غلام تھے۔ اور ان کا نام مغیث تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یونہی مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب کوئی لونڈی کسی آزاد آدمی کے نکاح میں ہو پھر وہ آزاد کر دی جائے تو اسے کوئی اختیار حاصل نہیں اختیار اس صورت میں ہے جب وہ کسی غلام کے نکاح میں ہو اور آزاد کی جائے امام شافعی۔ احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے متعدد افراد نے بواسطہ اعمش ابراہیم اور اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا ابوعوانہ نے یہ حدیث بواسطہ اعمش، ابراہیم اور اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی اسود نے کہا بریرہ کے خاوند آزاد تھے۔ بعض تابعی علماء اور بعد کے اہل علم جیسے حضرت سفیان ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ کا اس پر عمل ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جس دن بریرہ آزاد کی گئیں ان کے خاوند بنی مغیرہ کے سیاہ فام غلام تھے قسم بخدا! (اب ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا کہ میں مدینہ طیبہ کے راستوں اور اس کے اردگرد ان کے ساتھ پھر رہا ہوں ان کے آنسو داڑھی پر بہہ رہے ہیں اور وہ بریرہ کو راضی کر رہے ہیں تاکہ وہ انہیں اختیار کرے لیکن بریرہ نے ایسا نہ کیا۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے سعید بن ابی عروبہ سے مراد، سعید بن مہران ہیں ان کی کنیت ابو نضر ہے۔

لڑکا صاحب فراش کیلئے ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لڑکا صاحب فراش[1] کے لئے ہے اور زانی کے لئے پتھر[2] ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، عثمان، عائشہ، ابوامامہ، عمرو بن خارجہ، عبداللہ بن عمرو، براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث

[1] صاحب فراش (بستر والے) سے گھر والا مراد ہے (مترجم)

[2] جلد اول ۲ یعنی زانی کے لیے ذلت و رسوائی ہے (مترجم)

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَرْقَمَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

ابو ہریرہ حسن صحیح ہے زہری نے اسے بواسطہ سعید بن مسیب اور ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

بَابُ ۸۵ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْاَةَ فَيُعْجِبُهُ

کسی عورت کو دیکھے اور وہ بھلی معلوم ہو

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى امْرَاَةً فَدَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَخَرَجَ وَقَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ امْرَاَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَلْيَاْتِ اَهْلَهٗ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِيْ مَعَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَهِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ هُوَ هِشَامُ بْنُ سُنْبُرٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت دیکھی پھر آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اپنی حاجت پوری کی پھر تشریف لے گئے۔ اور فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے بس اگر تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس آجائے کیونکہ اس کے پاس بھی وہی چیز ہے جو اس (دوسری) کے پاس ہے"۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث جابر حسن صحیح غریب ہے۔ ہشام بن ابی عبداللہ صاحب دستوائی ہیں انہیں ہشام بن سنبر کہا جاتا ہے۔

بَابُ ۸۶ مَاجَاءَ فِيْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْاَةِ

خاوند کے حقوق

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا ہے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے"۔ اس باب حضرت معاذ بن جبل، سراقہ بن مالک بن جعشم، عائشہ، ابن عباس، عبداللہ بن ابی اوفیٰ، طلق بن علی، ام سلمہ، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ حسن اس طریق یعنی بواسطہ محمد بن عمرو اور ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هُرَيْرَةَ۔

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو وَثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

ہے۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شوہر بیوی کو اپنی حاجت (صحبت) کے لئے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے اگرچہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو"۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِيْ نَضْرٍ عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہو گی"۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

. . . . . .

باب ۷۸۹ مَاجَاءَ فِيْ حَقِّ الْمَرْاَةِ عَلٰى زَوْجِهَا

بیوی کے حقوق

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہترین اخلاق والا سب سے کامل مومن ہے۔ اور تم میں بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں"۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ غُرْفَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہترین اخلاق والا سب سے کامل مومن ہے۔ اور تم میں بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں"۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

سلیمان بن عمرو بن احوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حدیث بیان کی فرماتے ہیں میں حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور وعظ ونصیحت فرمائی۔ راوی نے پورا واقعہ ذکر کیا اور کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو! میں تمہیں عورتوں کے حق میں بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں وہ تمہارے پاس مقید ہیں تم ان کی کسی چیز کے مالک نہیں ہو البتہ یہ کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کی مرتکب ہوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ يَعْنِي أَسْرَى فِي أَيْدِيكُمْ۔

اگر وہ ایسا کریں تو انہیں بستروں میں علیحدہ چھوڑ دو (اگر نہ مانیں) پھر ہلکی مار مارو پس اگر تمہاری بات مان لیں تو ان کے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو سن لو! تمہارے عورتوں پر اور عورتوں کے تمہارے ذمہ کچھ حقوق ہیں۔ تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں کو تمہارے ناپسندیدہ لوگوں سے پامال نہ کرائیں اور ایسے لوگوں کو تمہارے گھروں میں نہ آنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو تمہارے ذمہ ان کا یہ حق ہے کہ ان سے بھلائی کرو عمدہ لباس اور اچھی غذا دو۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے "عوان عندکم" کے معنی یہ ہیں کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں۔

بَابُ ۷۹ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ

عورت سے غیر فطری حرکت کرنا منع ہے

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ أَتَى أَعْرَابِيٌّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُونُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَتَكُونُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَا أَعْرِفُ لِعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ وَلَا أَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ السُّحَيْمِيِّ وَكَأَنَّهُ رَأَى أَنَّ هَذَا رَجُلٌ آخَرُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى وَكِيعٌ هَذَا الْحَدِيثَ۔

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک جنگل میں ہوتا ہے اور اس سے خفیف سی ہوا نکلتی ہے وہاں پانی کی قلت ہوتی ہے (تو کیا کرے؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا نکلے تو وہ وضو کرے اور عورتوں سے غیر محل میں جماع نہ کرو اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں فرماتا۔" اس باب میں حضرت عمر، خزیمہ بن ثابت، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث علی بن طلق حسن ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی بن طلق کی یہی ایک روایت مجھے معلوم ہے اور میں طلق بن علی سحیمی سے یہ روایت نہیں پہچانتا گویا کہ امام بخاری کے خیال میں یہ کوئی دوسرے صحابی ہیں۔ وکیع نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ وَعَلِيٌّ هٰذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ طَلْقٍ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وضو کرے اور عورتوں سے غیر محل میں جماع نہ کرو۔ یہ علی، علی بن طلق ہیں۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِي الدُّبُرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھتا جو کسی مرد یا عورت سے غیر فطری عمل کرے"۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۷۹ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الزِّيْنَةِ

عورتوں کو زینت کے ساتھ باہر جانا منع ہے

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّيْنَةِ فِي غَيْرِ اَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا نُوْرَ لَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَمُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَهُوَ صَدُوْقٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت میمونہ بنت سعد (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خادمہ) سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خاوند کے سوا دوسروں کے لئے زینت کے ساتھ دامن گھسیٹتے ہوئے (اتراکر) چلنے والی عورت قیامت کی تاریکی کی طرح ہے جس میں کوئی روشنی نہ ہو"۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور موسیٰ بن عبیدہ کو حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اور (ویسے) وہ سچے ہیں۔ شعبہ اور ثوری نے ان سے (احادیث) روایت کی ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ موسیٰ بن عبیدہ سے مرفوعاً مروی نہیں ہے۔

بَابُ ۷۹ مَا جَاءَ فِي الْغَيْرَةِ۔

غیرت

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اپنی شایان شان غیرت فرماتا ہے اور مومن

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ وَحَجَّاجٌ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ اسْمُهُ مَيْسَرَةُ وَالْحَجَّاجُ يُكْنَى اَبَا الصَّلْتِ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ.

بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس بات پر غیرت فرماتا ہے کہ مومن حرام کام کا مرتکب ہو۔" اس باب میں حضرت عائشہ اور عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن غریب ہے۔ بواسطہ یحیی بن ابی کثیر، ابوسلمہ، عروہ اور اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی۔ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ حجاج صواف، حجاج بن ابی عثمان ہیں۔ ابوعثمان کا نام میسرہ ہے۔ حجاج کی کنیت ابوالصلت ہے۔ یحیی بن سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِيْسٰى نَا اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ فَقَالَ هُوَ فَطِنٌ كَيِّسٌ

ہمیں ابوبکر عطار نے بواسطہ علی بن عبداللہ مدنی خبر دی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے یحیی بن سعید قطان سے حجاج صواف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ ذہین دانا ہے۔

بَابُ ۹۳ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ وَحْدَهَا

عورت کا اکیلے سفر کرنا منع ہے

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوْهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَتْ مُوْسِرَةً وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ هَلْ تَحُجُّ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَجِبُ عَلَيْهَا الْحَجُّ لِاَنَّ الْمَحْرَمَ مِنَ السَّبِيْلِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَقَالُوْا اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ فَلَمْ تَسْتَطِعْ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر تنہا کرے اس کے باپ، بھائی، خاوند، بیٹے اور محرم میں سے کوئی ایک اس کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے آپ نے فرمایا کوئی عورت ایک دن رات کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ محرم کے بغیر عورت کے سفر کو مکروہ جانتے ہیں۔ جو عورت مالدار ہو اور اس کا محرم کوئی نہ ہو تو اس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ حج کرے یا نہ؟ بعض علماء فرماتے ہیں اس پر حج فرض نہیں کیوں کہ محرم بھی "سبیل" (قدرت) میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جو اس کی طرف جانے کی طاقت رکھتے ہوں" لہٰذا محرم کے بغیر عورت کو مکہ مکرمہ پہنچنے کی طاقت نہیں۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ALAMIA

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ الطَّرِيْقُ اٰمِنًا فَاِنَّهَا تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ.

بعض علماء فرماتے ہیں راستہ پرامن ہو تو وہ لوگوں کے ہمراہ حج کے لئے جاسکتی ہے۔ مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کوئی عورت، محرم کے بغیر ایک دن رات کا (بھی) سفر نہ کرے"۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۴ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ

خاوند کی عدم موجودگی میں کسی عورت کے پاس جانے کی ممانعت

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا مَعْنٰى كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَاءِ عَلٰى نَحْوِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِاِمْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْحَمْوُ يُقَالُ الْحَمْوُ اَخُو الزَّوْجِ كَاَنَّهُ كُرِهَ لَهُ اَنْ يَّخْلُوَ بِهَا.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا "وہ تو موت ہے"۔ اس باب میں حضرت عمر، جابر اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عقبہ بن عامر حسن صحیح ہے۔ عورتوں کے پاس جانے کی کراہت اس حدیث کے مطابق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد کسی تنہا عورت کے پاس ہو تو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ "حمو" کے معنی "خاوند کے بھائی" کے ہیں گویا کہ آپ نے اس کے لئے اپنی بھاوجہ کے پاس تنہا ٹھہرنے سے منع فرمایا۔

باب ۹۵

عنوان بالا کا دوسرا باب

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِيْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ مِّنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ خَشْرَمٍ يَقُوْلُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جن عورتوں کے خاوند موجود نہ ہوں ان کے پاس نہ جاؤ کیوں کہ شیطان تمہاری رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے"۔ حضرت جابر فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا آپ کے لئے بھی ایسا ہی ہے؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میرے لئے بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر میری مدد فرمائی اور میں اس سے محفوظ ہو گیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ بعض محدثین نے مجالد بن سعید کے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ABAD

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ يَعْنِي فَأَسْلَمُ أَنَا مِنْهُ قَالَ سُفْيَانُ فَالشَّيْطَانُ لَا يُسْلِمُ لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ وَالْمُغِيبَةُ الْمَرْأَةُ الَّتِي يَكُونُ زَوْجُهَا غَائِبًا وَالْمُغِيبَاتُ جَمَاعَةُ الْمُغِيبَةِ.

حفظ میں کلام کیا ہے۔ میں نے علی بن خشرم سے سنا وہ فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "ولکن اللہ الخ" کی تفسیر میں فرمایا یعنی میں اس سے محفوظ ہو گیا ہوں سفیان فرماتے ہیں شیطان مسلمان نہیں ہوتا "مغیبات" مغیبۃ کی جمع ہے اور یہ وہ عورت ہے جس کا خاوند گھر میں موجود نہ ہو۔

باب ۹۶

عورت کا پردہ

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے جب باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے"۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۹۷

خاوند کو پریشان کرنا منع ہے

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرِوَايَةُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّامِيِّينَ أَصَحُّ وَلَهُ عَنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِرَاقِ مَنَاكِيرُ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کو دکھ پہنچاتی ہے تو بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے اس کی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے غارت کرے اسے ایذا نہ پہنچا وہ تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آئے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسماعیل بن عیاش کی شامیوں سے روایت زیادہ درست ہے۔ لیکن حجاز اور عراق والوں سے وہ منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ

ابوابِ طلاق و لعان

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۹۸ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ

سنت طلاق

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَمَّادُ ابْنُ

حضرت یونس بن جبیر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ فِيْهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی انہوں نے فرمایا تم عبداللہ بن عمر کو پہچانتے ہو انہوں نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے رجوع کا حکم فرمایا۔ یونس کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا اس سوال سے خاموش رہو دیکھو اگر وہ (بولنے سے) عاجز ہو یا بیوقوفی سے طلاق دے تو وہ طلاق شمار نہیں کی جائیگی (یعنی وہ طلاق واقع ہوگی)

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فِي الْحَيْضِ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا حَدِيْثُ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَكَذٰلِكَ حَدِيْثُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ طَلَاقَ السُّنَّةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَهِيَ طَاهِرٌ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ لِلسُّنَّةِ اَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَكُوْنُ ثَلَاثًا لِلسُّنَّةِ اِلَّا اَنْ يُّطَلِّقَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاِسْحَاقَ وَقَالُوْا فِيْ طَلَاقِ الْحَامِلِ يُطَلِّقُهَا مَتٰى شَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُطَلِّقُهَا عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيْقَةً۔

حضرت سالم اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دی اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا حکم) پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں رجوع کرنے کا حکم دو پھر پاکیزگی یا حمل کی حالت میں طلاق دیں۔ حضرت ابن عمر سے یونس بن جبیر اور سالم دونوں کی روایات صحیح ہیں۔ متعدد طرق سے یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین علماء کا اس پر عمل ہے اس پاکیزگی میں طلاق دینا سنت ہے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ بعض علماء فرماتے ہیں پاکیزگی کی حالت میں تین طلاقیں دے تو وہ بھی سنت طلاق ہوگی۔ امام شافعی اور امام احمد کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں تین طلاقیں نہیں بلکہ صرف ایک طلاق دینا سنت ہے۔ ثوری اور اسحاق اسی کے قائل ہیں۔ حاملہ عورت کو جس وقت چاہیے طلاق دے امام شافعی احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں مہینے میں ایک طلاق دے۔

باب ۹۵ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ

طلاق بائن

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيْصَةُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عبداللہ بن یزید بن رکانہ بواسطہ والد اپنے دادا رکانہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتَ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا أَرَدْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي طَلَاقِ الْبَتَّةِ فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ جَعَلَ الْبَتَّةَ وَاحِدَةً وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيْهِ نِيَّةُ الرَّجُلِ إِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ وَإِنْ نَوٰى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَإِنْ نَوٰى ثِنْتَيْنِ لَمْ تَكُنْ إِلَّا وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فِي الْبَتَّةِ إِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ ثَلَاثٌ تَطْلِيْقَاتٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَإِنْ نَوٰى ثِنْتَيْنِ فَثِنْتَيْنِ وَإِنْ نَوٰى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ۔

عورت کو طلاق بائن دی ہے آپ نے فرمایا تو نے کیا نیت تھی؟ عرض کیا "ایک طلاق کی نیت" آپ نے فرمایا "خدا کی قسم؟" میں نے عرض کیا "ہاں خدا کی قسم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی ہوگی جو تم نے نیت کی۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا طلاق بائن میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ کہ یہ ایک ہی طلاق ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے تین قرار دی ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں طلاق دینے والے کی نیت کا اعتبار ہے ایک کی نیت کرے تو ایک تین کی نیت ہو تو تین واقع ہونگی اور اگر دو کی نیت ہو تو صرف ایک واقع ہوگی۔ ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے مالک بن انس رحمہم اللہ فرماتے ہیں اگر عورت کے پاس گیا ہے تو تین طلاقیں شمار ہونگی۔ امام شافعی فرماتے ہیں ایک کی نیت سے ایک واقع ہوگی اور وہ رجوع کر سکتا ہے دو کی نیت ہو تو دو اور تین کی نیت کرے تو تین طلاقیں واقع ہونگی۔

باب ۸ مَا جَاءَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ

بیوی کو "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ" کے الفاظ کہنا

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوْبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ أَنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ قَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ أَيُّوْبُ فَلَقِيْتُ كَثِيْرًا مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِهٰذَا وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفٌ وَلَمْ يَعْرِفْ حَدِيْثَ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ حَافِظًا صَاحِبَ حَدِيْثٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَمْرُكِ

حماد بن زید فرماتے ہیں میں نے ایوب سے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ حسن کے سوا کسی اور نے "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے" کے الفاظ کو تین طلاق قرار دیا ہو انہوں نے فرمایا "میں حسن کے سوا کسی کو نہیں جانتا پھر فرمایا "اے اللہ! بخشش فرما" مگر وہ جو مجھ سے قتادہ نے بواسطہ کثیر مولی بن سمرہ ابو سلمہ اور ابو ہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ تین طلاقیں ہیں۔ ایوب فرماتے ہیں میں نے کثیر مولی سمرہ سے ملاقات کر کے اس کے بارے میں پوچھا تو انہیں معلوم نہ تھا پھر میں حضرت قتادہ کے پاس آیا اور انہیں اس بات کی خبر دی انہوں نے فرمایا "کثیر بھول گئے" اس حدیث کو ہم صرف بواسطہ سلیمان بن حرب، حماد بن زید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم سے سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے یہ حدیث روایت کی۔ لیکن حضرت ابو ہریرہ پر موقوف ہے۔ امام بخاری کے نزدیک یہ مرفوع نہیں۔ علی بن نصر، حافظ اور صاحب حدیث

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِيَدِكِ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُودٍ هِيَ وَاحِدَةٌ هُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَقَالَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا جَعَلَ أَمْرَهَا بِيَدِهَا وَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا وَأَنْكَرَ الزَّوْجُ وَقَالَ لَمْ أَجْعَلْ أَمْرَهَا بِيَدِهَا إِلَّا فِي وَاحِدَةٍ اسْتُحْلِفَ الزَّوْجُ وَكَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ مَعَ يَمِينِهِ وَذَهَبَ سُفْيَانُ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَأَمَّا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فَقَالَ الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَأَمَّا إِسْحٰقُ فَذَهَبَ إِلَى قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

ہیں اہل علم کا ان الفاظ "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں" میں اختلاف ہے بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بھی ہیں، نے فرمایا "ایک طلاق واقع ہوگی" متعدد تابعین اور دیگر علماء کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فیصلہ وہی ہوگا جو عورت کریگی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مرد جب عورت کو طلاق کا اختیار دے اور عورت اپنے نفس کو تین طلاقیں دے جب کہ خاوند انکار کرے اور کہے میں نے تو صرف ایک طلاق کا اختیار دیا ہے تو اس صورت میں خاوند کو قسم دی جائے گی اور قسم کے ساتھ مرد کا قول ہی معتبر ہو گا۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل ہے۔ مالک بن انس فرماتے ہیں فیصلہ وہی ہوگا جو عورت کرے امام احمد کا یہی قول ہے۔ امام اسحاق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ کا قول اختیار فرمایا

باب ۸۰۱ مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ

بیوی کو طلاق کا اختیار دینا

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہی اختیار کیا کیا یہ طلاق تھی؟ (یعنی طلاق نہ تھی)

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْخِيَارِ فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُمَا قَالَا إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَرُوِيَ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا أَيْضًا وَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ وَإِنِ اخْتَارَتْ

بندار نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش ابوالضحیٰ اور مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اختیار دینے میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اگر وہ عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک بائن طلاق واقع ہوگی۔ ان سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک طلاق رجعی ہوگی۔ اور اگر شوہر کو اختیار کرے تو کوئی چیز نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک بائنہ طلاق اور اگر خاوند کو اختیار کرے تو ایک رجعی طلاق واقع ہوگی۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر خاوند کو اختیار کرے تو ایک اور اگر اپنے آپ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ وَذَهَبَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِلٰى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَذَهَبَ اِلٰى قَوْلِ عَلِيٍّ.

کو اختیار کرے تو تین طلاقیں ہوں گی۔ اکثر فقہاء صحابہ کرام اور تابعین نے اس باب میں حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول اختیار کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول اپنایا۔

باب ۸۰۲ مَا جَاءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

تین طلاق والی کے لئے گھر اور نفقہ نہیں

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ قَالَ مُغِيْرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا نَدْرِيْ اَحَفِظَتْ اَمْ نَسِيَتْ فَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ.

فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے فرماتی ہیں عہد رسالت میں میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لئے نہ تو گھر ہے اور نہ نفقہ۔ مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ایک عورت کی بات سے کتاب وسنت کو نہیں چھوڑ سکتے نہ معلوم اسے یاد رہا یا بھول گئی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مطلقہ ثلاثہ کو گھر اور نفقہ دیتے تھے۔

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ وَاِسْمَاعِيْلُ وَمُجَالِدٌ قَالَ هُشَيْمٌ وَنَا دَاوٗدُ اَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ وَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَفِيْ حَدِيْثِ دَاوٗدَ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ وَالشَّعْبِيُّ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالُوْا لَيْسَ لِلْمُطَلَّقَةِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ اِذَا لَمْ يَمْلِكْ زَوْجُهَا الرَّجْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں فاطمہ بنت قیس کے پاس گیا اور ان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے بارے پوچھا انہوں نے فرمایا میرے خاوند نے مجھے بائن طلاق دی تھی میں نے ان سے گھر اور نفقہ کے بارے میں جھگڑا کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر اور نفقہ نہ دیا حدیث ابوداؤد میں ہے حضرت فاطمہ نے فرمایا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر ایام عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے۔ حسن بصری، عطاء بن ابو رباح اور شعبی بھی اسی کے قائل ہیں۔ احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اگر خاوند رجوع کا مالک نہ ہو تو مطلقہ عورت کے لئے گھر اور نفقہ نہیں۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما بھی ہیں، فرماتے ہیں تین طلاق والی عورتوں کے لئے گھر اور نفقہ ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اس کے لئے گھر ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَهَا السُّكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا جَعَلْنَا لَهَا السُّكْنٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ قَالُوْا هُوَ الْبَذَآءُ اَنْ تَبْذُوَ عَلٰى اَهْلِهَا وَاحْتَجَّ بِاَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ قَيْسٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّكْنٰى لِمَا كَانَتْ تَبْذُوْ عَلٰى اَهْلِهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَلَا نَفَقَةَ لَهَا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ.

لیکن نفقہ نہیں۔ مالک بن انس، لیث بن سعد اور شافعی کا یہی قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں ہم نے قرآن کے مطابق اس کے لئے سکنیٰ (گھر) کا قول کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انہیں گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں بے حیائی سے مراد یہ ہے کہ شوہر سے بدکلامی کریں۔ امام شافعی نے فاطمہ بنت قیس کے واقعہ سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے سکنیٰ مقرر نہیں فرمایا کیونکہ انہوں نے خاوند سے بدکلامی کی امام شافعی فرماتے ہیں فاطمہ بنت قیس کے واقعہ پر مشتمل حدیث کی رو سے ایسی عورت کے لئے نفقہ بھی نہیں۔

باب ۸۰۳ مَا جَاءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

نکاح سے پہلے طلاق نہیں

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا عَامِرُ الْاَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهٗ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهٗ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّمُعَاذٍ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ فُقَهَآءِ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمَنْصُوْبَةِ اَنَّهَا تَطْلُقُ وَرُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَالشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ قَالُوْا اِذَا وَقَّتَ نَزَلَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهٗ اِذَا سَمَّى امْرَاَةً بِعَيْنِهَا اَوْ وَقَّتَ وَقْتًا اَوْ قَالَ اِنْ تَزَوَّجْتُ مِنْ كُوْرَةِ

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انسان جس چیز کا مالک نہیں اس میں اس کے لئے نہ نذر ہے نہ آزاد کرنا اور نہ ہی طلاق"۔ اس باب میں حضرت علی، معاذ، جابر، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عبداللہ بن عمرو حسن صحیح ہے اور اس باب میں مروی روایات میں یہ نہایت حسن ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے حضرت علی بن ابی طالب ابن عباس، جابر بن عبداللہ، سعید بن مسیب، حسن، سعید بن جبیر، علی بن حسین شریح، جابر بن زید اور متعدد فقہاء تابعین سے یہی مروی ہے۔ امام شافعی بھی یہی فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کسی قبیلہ کی طرف منسوب عورت کی شرط سے طلاق واقع ہو جائے گی (یعنی یہ کہ فلاں قبیلہ کی عورت سے نکاح کروں تو طلاق ہے اس صورت میں طلاق ہو جائے گی) ابراہیم نخعی، شعبی اور دیگر اہل علم سے مروی ہے کہ اگر کوئی وقت مقرر کرلیا طلاق ہو جائے گی سفیان ثوری اور مالک بن انس کا یہی قول ہے۔ کہ جب کسی خاص عورت کا نام لے یا کوئی وقت مقرر کرے یا کہے اگر میں فلاں شہر کی عورت سے نکاح کروں (تو اسے طلاق ہے) ان صورتوں میں نکاح کرتے ہی طلاق ہو جائے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

كَذَا فَإِنَّهُ إِنْ تَزَوَّجَ فَإِنَّهَا تَطْلُقُ وَأَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ فَشَدَّدَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَالَ إِنْ فَعَلَ لَا أَقُولُ هِيَ حَرَامٌ وَذُكِرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ أَنْ لَا يَتَزَوَّجَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ هَلْ لَهُ رُخْصَةٌ بِأَنْ يَأْخُذَ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ الَّذِينَ رَخَّصُوا فِي هٰذَا فَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِنْ كَانَ يَرَى هٰذَا الْقَوْلَ حَقًّا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُبْتَلَى بِهٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِقَوْلِهِمْ فَأَمَّا مَنْ لَمْ يَرَ مِنْ هٰذَا فَلَمَّا ابْتُلِيَ أَحَبَّ أَنْ يَأْخُذَ بِقَوْلِهِمْ فَلَا أَرَى لَهُ ذٰلِكَ وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ تَزَوَّجَ لَا آمُرُهُ أَنْ يُفَارِقَ امْرَأَتَهُ وَقَالَ إِسْحَاقُ أَنَا أُجِيزُ فِي الْمَنْصُوبَةِ لِحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَإِنْ تَزَوَّجَهَا لَا أَقُولُ تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَوَسَّعَ إِسْحَاقُ فِي غَيْرِ الْمَنْصُوبَةِ.

گی۔ ابن مبارک نے اس باب میں سختی کی۔ اور فرمایا میں نہیں کہتا کہ حرام ہے واقعہ یہ ہے کہ آپ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے طلاق کی قسم کھائی کہ نکاح نہیں کروں گا۔ پھر اسے نکاح کا خیال آیا کیا اس کے لئے اجازت ہے کہ ان فقہاء کا قول اختیار کرے جنہوں نے اس کی اجازت دی ہے۔ ابن مبارک نے فرمایا اگر اس میں مبتلا ہونے سے پہلے اس قول کو صحیح سمجھتا تھا تو اختیار کر سکتا ہے اور جو شخص پہلے پسند نہیں کرتا تھا مبتلا ہونے کے بعد ان کا قول اختیار کرنا چاہتا ہے تو اسے اجازت نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں اگر نکاح کریں تو میں اسے عورت کو جدا کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسحاق فرماتے ہیں میں حدیث ابن مسعود کی رو سے کسی کی طرف منسوب عورت کے متعلق جواز کا حکم دیتا ہوں اور میں نہیں کہتا کہ وہ عورت اس پر حرام ہے غیر منسوبہ کے بارے میں بھی اسحاق نے گنجائش دی ہے۔

باب ۸۰۴ مَا جَاءَ أَنَّ طَلَاقَ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ

لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ نَا مُظَاهِرُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَنَا أَبُو عَاصِمٍ نَا مُظَاهِرٌ بِهٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُظَاهِرِ بْنِ أَسْلَمَ وَمُظَاهِرٌ لَا يُعْرَفُ لَهُ فِي الْعِلْمِ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ محمد بن یحیی کہتے ہیں ابو عاصم نے مظاہر سے ہمیں اس کی خبر دی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث عائشہ غریب ہے ہم اسے صرف مظاہر بن اسلم کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ مظاہر کے لئے اس کے علاوہ کوئی دوسری حدیث معلوم نہیں۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

∴

باب ۸۰۵ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ

دل میں طلاق کا خیال لانا

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA

زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِاُمَّتِیْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَتَکَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا حَدَّثَ نَفْسَهٗ بِالطَّلَاقِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا حَتّٰی یَتَکَلَّمَ.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے وہ خیالات اور وسوسے معاف کر دیئے جو ان کے دل میں تو پیدا ہوں لیکن نہ تو زبان پر لائیں اور نہ ہی ان پر عمل پیرا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی آدمی دل میں طلاق کا خیال کرے تو کچھ نہیں جب تک زبان پر نہ لائے۔

بَابُ ۸۰۶ مَا جَاءَ فِی الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِی الطَّلَاقِ

طلاق میں سنجیدگی اور مذاق

۱۱۸۶ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَدْرَكَ مَدِیْنِیٍّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ مَاهِكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّکَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ حَبِیْبِ بْنِ اَدْرَكَ وَابْنُ مَاهِكٍ هُوَ یُوْسُفُ ابْنُ مَاهِكٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جن میں حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے۔ "نکاح، طلاق اور رجعت" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے عبدالرحمٰن سے مراد ابن حبیب بن ادرک ہے اور میرے نزدیک ابن ماھک سے مراد یوسف بن ماھک ہے۔

بَابُ ۸۰۷ مَا جَاءَ فِی الْخُلْعِ

خلع کرنا

۱۱۸۷ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ سُفْیَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلَی اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَیْضَةٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ الصَّحِیْحُ اَنَّهَا اُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَیْضَةٍ.

ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خلع کیا تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یا (راوی کہتے ہیں) انہیں حکم دیا گیا۔ کہ ایک حیض عدت گزاریں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ربیع بنت معوذ کی صحیح روایت یہ ہے کہ انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

۱۱۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ الْبَغْدَادِیُّ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ بَحْرٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عہد رسالت میں ثابت بن قیس کی زوجہ نے خلع کیا تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ مُدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ فَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ قَالَ اِسْحَاقُ وَاِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ اِلٰى هٰذَا فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ خلع والی عورت کی عدت میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں ایسی عورت کی عدت ایک حیض ہے اسحاق فرماتے ہیں اگر کسی کا یہ مذہب ہو تو یہ قوی مذہب ہے۔

⁂

باب ۸۰ مَاجَاءَ فِي الْمُخْتَلِعَاتِ

خلع حاصل کرنے والی عورتیں

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا مُزَاحِمُ بْنُ ذَوَّادِ بْنِ عُلَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ غَيْرِ بَاْسٍ لَمْ تَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خلع کرنے والی عورتیں، منافق ہیں" یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اس کی سند قوی نہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا "جو عورت بلا وجہ اپنے شوہر سے خلع حاصل کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گی"۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالوہاب ثقفی، ایوب، ابوقلابہ اور ابواسماء حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو عورت بلا وجہ اپنے خاوند سے خلع طلب کرے اس پر جنت کے خوشبو حرام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ایوب، ابوقلابہ اور اسماء حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے بعض نے اس سند کے ساتھ ایوب سے غیر مرفوع روایت کی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۸۰۹ مَاجَاءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَاءِ

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلَى عِوَجٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَسَمُرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

عورتوں سے حسن سلوک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت پسلی کی طرح ہے اگر اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور اگر اسی طرح چھوڑ دے گا تو اس کی کجی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھائے گا۔" اس باب میں حضرت ابوذر، سمرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۸۱۰ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ أَبُوهُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ

باپ کے کہنے پر طلاق دینا

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا فَأَمَرَنِي أَنْ أُطَلِّقَهَا فَأَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَأَتَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے نکاح میں ایک عورت تھی اور اس سے مجھے محبت تھی۔ میرے والد اسے ناپسند کرتے تھے چنانچہ انہوں نے مجھے طلاق دینے کا حکم دیا میں نے انکار کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ واقعہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے عبداللہ بن عمر! اپنی بیوی کو طلاق دے دو" ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۸۱۱ مَاجَاءَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

ایک عورت دوسری کو طلاق نہ دلوائے

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق طلب نہ کرے تاکہ وہ چیز اٹھائے جو اس کے برتن میں ہے۔" اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

باب ٨١٢ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْمَعْتُوهِ

١١٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ لَا يَجُوزُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْتُوهًا يُفِيقُ أَحْيَانًا فَيُطَلِّقُ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ.

دیوانہ اور بے سمجھ کی طلاق کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیوانہ جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو، کی طلاق کے علاوہ ہر طلاق واقع ہوتی ہے۔ ہم اس حدیث کو مرفوعاً صرف عطاء بن عجلان کی روایت سے پہچانتے ہیں اور عطاء بن عجلان ضعیف ذاہب الحدیث ہیں صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ دیوانہ مغلوب العقل کی طلاق جائز نہیں مگر وہ دیوانہ جسے کبھی کبھی ہوش آجاتا ہو اس نے حالت افاقہ میں طلاق دی تو واقع ہو جائے گی۔

⁂

باب ٨١٣

١١٩٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْلَى بْنُ شَبِيبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَإِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ وَاللهِ لَا أُطَلِّقُكِ فَتَبِينِينَ مِنِّي وَلَا آوِيكِ أَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ أُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ أَنْ تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبِلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (اسلام سے قبل) لوگوں کا یہ طریقہ تھا کہ کوئی شخص جتنی بار چاہتا اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا پھر عدت میں رجوع کر کے اسے اپنی بیوی بنا لیتا اگرچہ سو یا اس سے زیادہ مرتبہ طلاق دی ہو۔ حتیٰ کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا خدا کی قسم! نہ تو میں تجھے طلاق دونگا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے اور نہ ہی تجھے کبھی پناہ دونگا۔ عورت نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا تجھے طلاق دونگا جب عدت پوری ہونے لگے گی رجوع کر لوں گا۔ وہ عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئی اور واقعہ سنایا ام المومنین خاموش رہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے واقعہ عرض کیا آپ نے بھی سکوت فرمایا یہاں تک کہ قرآن کی آیات نازل ہوئیں (ترجمہ) "طلاق دو مرتبہ ہے اس کے بعد یا تو اچھے طریقے سے روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس کے بعد لوگوں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَعْلَى بْنِ شَبِيبٍ.

طلاق دینی شروع کی اس نے بھی جس نے پہلے سے دی تھی اور اس نے بھی جس نے نہیں دی تھی۔ ابوکریب نے بواسطہ محمد بن عطاء، عبداللہ بن ادریس اور ہشام بن عروہ، حضرت عروہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں یعلی بن شبیب کی روایت سے یہ اصح ہے۔

بَابُ ۸۱۴ مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

حاملہ عورت کی عدت

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّقَتْ لِلنِّكَاحِ فَأَنْكَرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ أَجَلُهَا.

حضرت ابوسنابن بعکک سے روایت ہے سبیعہ کے ہاں ان کے خاوند کے انتقال کے تیئس یا پچیس دن بعد بچہ پیدا ہوا نفاس سے پاک ہوئیں تو نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ لوگوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا اگر وہ نکاح کرے تو ٹھیک ہے کیونکہ اس کی عدت پوری ہو چکی ہے۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي السَّنَابِلِ حَدِيثٌ مَشْهُورٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ لِلْأَسْوَدِ شَيْئًا عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَا أَعْرِفُ أَنَّ أَبَا السَّنَابِلِ عَاشَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْحَامِلَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّ لَهَا التَّزْوِيجُ وَإِنْ لَمْ تَكُنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ تَعْتَدُّ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

احمد بن منیع نے بواسطہ حسن بن موسیٰ اور شیبان، منصور سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث ابو سنابل مشہور اس طریق سے غریب ہے۔ ہم ابوسنابل سے اسود کے لئے کوئی روایت نہیں پہچانتے میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ ابوسنابل، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد زندہ رہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ جب حاملہ عورت کا خاوند مرجائے تو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکاح کر سکتی ہے۔ اگرچہ اس کی عدت پوری نہ ہو۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں زیادہ تاخیر والی عدت گزارے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ

حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ، ابن عباس اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

عَبَّاسٍ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا الْحَامِلُ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

عورت کے بارے میں مذاکرہ کیا جس کا خاوند مرجائے اور اس کے بعد اس کا بچہ پیدا ہو کہ وہ کتنی عدت گزارے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا دو عدتوں میں سے لمبی عدت گزارے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وضع حمل پر حلال ہو جائے گی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے بھتیجے ابوسلمہ کا ہم نوا ہوں پھر انہوں نے کسی کو حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انہوں نے فرمایا سبیعہ اسلمیہ کے ہاں ان کے شوہر کی وفات کے تھوڑے عرصہ بعد بچہ پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (دوسری جگہ) نکاح کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٨١ مَا جَاءَ فِيْ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

بیوہ کی عدت

١١٩٩ - حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الثَّلٰثَةِ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ اَوْ غَيْرِهِ فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ فِي الطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ

حضرت حمید بن نافع سے روایت ہے کہ زینب بنت ابوسلمہ نے انہیں ان تینوں احادیث کی خبر دی فرماتے ہیں حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت ابوسفیان کی وفات پر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے ایک خوشبو جس میں خلوق یا کوئی زردی تھی منگا کر ایک لڑکی کو لگائی اور پھر اپنے رخساروں پر ملی اور فرمایا قسم بخدا! مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن (سوگ منائے)۔ زینب بنت ابوسلمہ فرماتی ہیں زینب بنت جحش کے بھائی کی وفات پر میں ان کے پاس گئی انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر لگائی پھر فرمایا قسم بخدا! مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن (اس لئے لگا رہی ہوں کہ) میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ کسی مومنہ عورت کے لئے میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمِّيْ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ فُرَيْعَةَ اِبْنَةِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ اُخْتِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ حَدِيْثُ زَيْنَبَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَتَّقِيْ فِيْ عِدَّتِهَا الطِّيْبَ وَالزِّيْنَةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ.

جائز نہیں صرف اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ منائے"۔ زینب کہتی ہیں میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا فرماتی ہیں ایک عورت بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ! میری لڑکی کا شوہر فوت ہوگیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ کیا ہم اسے سرمہ لگا سکتے ہیں؟۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ فرمایا "نہیں" پھر فرمایا یہ چار ماہ دس دن ہیں اور جاہلیت میں تم ایک سال گزرنے پر مینگنیاں پھینکتی تھیں"۔ اس باب میں حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان (حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ) اور حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث زینب حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ بیوہ عورت اپنی عدت کے دوران خوشبو اور زینت سے بچے۔ سفیان ثوری، مالک، شافعی، احمد، اسحاق (اور امام اعظم ابوحنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ۸۱۶ مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ

ظہار والے کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع کرنا

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا وَاقَعَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَعَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ.

سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جو کفارۂ ظہار ادا کرنے سے پہلے جماع کرے، فرمایا "ایک کفارہ ہے" یہ حدیث غریب ہے اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں ادائیگی کفارہ سے قبل جماع کیا تو دو کفارے ادا کرنے پڑیں گے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِيْ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَاَيْتُ خَلْخَالَهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

باب ۸۱ مَا جَاءَ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيَّ اَحَدُ بَنِيْ بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَاَتَهٗ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهٖ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا اِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ يُقَالُ سَلْمَانُ بْنُ صَخْرٍ وَيُقَالُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ.

باب ۸۲ مَا جَاءَ فِي الْاِيْلَاءِ

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا

ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد ادائیگی کفارہ سے قبل جماع کیا اور پھر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع بھی کر لیا (اب کیا حکم ہے؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے تو نے ایسا کیوں کیا؟" عرض کیا "میں نے چاندنی میں اس کی پازیب دیکھی تھی" آپ نے فرمایا "اب اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے (کفارہ ادا کرنے) سے پہلے اس کے پاس نہ جانا" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

کفارۂ ظہار[1]

ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ بنو بیاضہ کے ایک فرد سلمان بن صخر انصاری نے اپنی بیوی سے کہا تو رمضان تک میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔ نصف رمضان گزرنے پر ایک رات اس سے صحبت کر لی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ سنایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ انہوں نے عرض کیا "میرے پاس غلام نہیں" آپ نے فرمایا "دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو" انہوں نے کہا "مجھے اس کی طاقت نہیں" آپ نے فرمایا "ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ" انہوں نے عرض کیا "مجھے اسکی بھی طاقت نہیں" اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو سے فرمایا یہ کھجوروں کا ٹوکرا انہیں دے دو عرق ایک ٹوکرا ہوتا ہے جس میں پندرہ یا سترہ صاع کھجوریں آتی ہیں یہ ساٹھ مسکینوں کا کھانا ہوا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سلیمان بن صخر کو سلیمان بن صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے۔ کفارۂ ظہار میں علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔

عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

[1] "اپنی بیوی سے کہنا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ یا ان یا شرمگاہ کی طرح ہے"۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ آلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِينِ كَفَّارَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَنَسٍ حَدِيثُ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ وَالْإِيلَاءُ أَنْ يَحْلِفَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَأَتَهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَلَمْ يَخْتَلِفْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيهِ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوقَفُ فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ وَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایلاء کیا (قریب نہ جانے کی قسم کھائی) اور ان کو اپنے اوپر حرام کیا پھر (قسم توڑ کر) حرام کو حلال کیا اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔" اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ مسلمہ بن علقمہ کی (مذکورہ بالا) روایت کو علی بن مسہر وغیرہ نے بواسطہ داؤد اور شعبی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا۔ اس میں حضرت مسروق اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ مذکور نہیں۔ مسلمہ بن علقمہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ ایلاء یہ ہے کہ کوئی شخص چار ماہ یا اس سے زیادہ تک اپنی بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھائے اور چار ماہ گزرنے پر عورت کے قریب نہ جائے تو کیا حکم ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین علماء فرماتے ہیں جب چار مہینے گزر جائیں تو وہ ٹھہر جائے یا تو رجوع کرے یا طلاق دے مالک بن انس، شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کچھ صحابہ کرام اور دوسرے علماء فرماتے ہیں چار ماہ گزرنے پر ایک بائنہ طلاق واقع ہو گی۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم ابوحنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱۹: مَا جَاءَ فِي اللِّعَانِ

لعان کرنا

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ ادْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بُرْذَعَةَ رَحْلٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت مصعب بن زبیر کے دور میں مجھ سے لعان کرنے والے (بیوی خاوند) کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیا ان میں تفریق کر دی جائے یا نہیں۔ مجھے اس کا جواب نہ آتا تھا اس لئے میں اپنی جگہ سے اٹھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مکان کی طرف گیا اور اندر جانے کی اجازت چاہی مجھے بتایا گیا کہ وہ اس وقت قیلولہ کر رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میری گفتگو سن لی اور فرمایا ابن جبیر آجاؤ یقیناً تم کسی کام کے لئے ہی آئے ہو گے۔ فرماتے ہیں میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ) آپ کجاوے کا پالان بچھائے لیٹے ہوئے ہیں میں نے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ISLAMIA ACADEMY

فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَنَا رَاٰى اِمْرَاَتَهٗ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَاتِ فَدَعَى الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهَا لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

لعان کرنے والے مرد اور عورت کو جدا جدا کر دیا جائے؟۔ آپ نے فرمایا "سبحان اللہ! ہاں" فلاں بن فلاں نے یہ مسئلہ سب سے پہلے پوچھا وہ حاضر بارگاہ نبوی ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بتایئے اگر ہم سے کوئی اپنی بیوی کو بے حیائی کے کام میں دیکھے تو کیا کرے اگر بولتا ہے تو بہت بڑی بات کے ساتھ متکلم ہوتا ہے۔ اور اگر خاموش رہتا ہے تو بھی ایک عظیم بات سے چپ رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ پھر حاضر ہوا اور عرض کیا جس بات کا میں نے آپ سے پوچھا تھا میں خود اس میں مبتلا ہوں اس پر سورۂ نور کی آیات نازل ہوئیں "والذین یرمون ازواجہم الخ" (جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے سوا کوئی گواہ نہ ہو) ۔ آپ نے اس آدمی کو بلایا یہ آیات اسے پڑھ کر سنائیں اور وعظ نصیحت فرمائی اور بتایا کہ عذاب آخرت کے مقابلے میں دنیا کا عذاب ہلکا ہے اس نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے اس پر جھوٹ نہیں کہا۔ پھر اس عورت کو بلایا اسے وعظ نصیحت فرمائی اور بتایا کہ عذاب آخرت کے مقابلے میں دنیوی عذاب ہلکا ہے۔ اس نے عرض کیا اللہ کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا اس نے سچ نہیں کہا راوی فرماتے ہیں آپ نے مرد سے گواہی شروع کی اس نے چار بار خدا کی قسم کے ساتھ گواہی دی کہ وہ سچوں سے ہے اور پانچویں بار یہ کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر خدا کی لعنت ہے۔ پھر عورت سے گواہی شروع کی اس نے چار مرتبہ قسم کے ساتھ گواہی دی کہ یہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اگر وہ سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں تفریق فرما دی۔ اس باب میں حضرت سہل بن سعد، ابن عباس، حذیفہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے

۱۲۰۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ وَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا اور بچہ ماں کے حوالے کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ٨٢٠ مَا جَاءَ أَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

بیوہ عدت کہاں گزارے

١٢٠٦ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْعُجْرَةِ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ وَأَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا حَتّٰى إِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُومِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْ لِي مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ نَادَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ بِي فَنُودِيتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ قَالَتْ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي قَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضٰى بِهِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پوچھنے حاضر ہوئیں کہ وہ اپنے خاندان بنی خدرہ کے پاس واپس چلی جائیں۔ ان کے خاوند اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلے تھے کہ مقام قدوم پر انہوں نے انکو گھیر کر شہید کر دیا۔ فریعہ فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤں کیونکہ میرے شوہر نے میرے لئے مکان اور نفقہ نہیں چھوڑا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں چلی جاؤ فرماتی ہیں میں واپس لوٹی حتی کہ میں ابھی حجرہ یا مسجد ہی میں تھی کہ آپ نے مجھے آواز دی یا کسی کو حکم فرمایا اور مجھے بلایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا؟ فرماتی ہیں میں نے اپنے خاوند کا سارا واقعہ دوبارہ سنایا آپ نے فرمایا تم اپنے گھر ٹھہری رہو یہاں تک عدت پوری ہو جائے حضرت فریعہ فرماتی ہیں پھر میں نے اس کے گھر چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ایک آدمی بھیج کر مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا تو میں نے آپ کو خبر دی چنانچہ آپ نے اسی کی پیروی کی اور اسی کے مطابق فیصلہ دیا۔

١٢٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سَعْدُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا لِلْمُعْتَدَّةِ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

محمد بن بشار نے بواسطہ یحیی بن سعید، سعد ابن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ عدت ختم ہونے سے قبل عورت کے اپنے خاوند کے گھر سے نکلنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ILOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ وَاِنْ لَمْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْبُيُوْعِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَاب ٨٢١ مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

١٢٠٨ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَدْرِيْ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ اَمِنَ الْحَلَالِ هِيَ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَاقَعَ شَيْئًا مِنْهَا يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَا اَنَّهٗ مَنْ يَّرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ

١٢٠٩ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ .

بَاب ٨٢٢ مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ الرِّبٰوا

١٢١٠ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ

اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی نظریہ ہے ۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء فرماتے ہیں ۔ عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے ۔ اگرچہ اپنے خاوند کے گھر نہ گزارے پہلا قول اصح ہے ۔

ابواب بیوع

مشتبہ اشیاء کا ترک

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں کہ آیا وہ حلال چیزوں سے ہیں یا حرام اشیاء سے جس نے انکو چھوڑا اس نے اپنا دین اور عزت محفوظ کر لی اور جو ان میں سے کسی کا مرتکب ہوا قریب ہے کہ وہ حرام کا ارتکاب کرے جیسا کہ باڑھ کے قریب چرانے والے کو جانوروں کے چراگاہ میں چلے جانے کا خدشہ رہتا ہے سن لو! ہر بادشاہ کے لئے ایک باڑھ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی باڑھ (ممنوعات) اسکی حرام کردہ اشیاء ہیں ۔

ہناد نے بواسطہ وکیع ، زکریا بن ابو زائدہ اور شعبی ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور متعدد افراد نے اسے بواسطہ شعبی ، حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے ۔

سود کھانا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بن حرب عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن ابن مسعود قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربوا وموكله وشاهديه وكاتبه وفي الباب عن عمر وعلي وجابر حديث عبد الله حديث حسن صحيح.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے دینے والے، گواہوں اور اس کے لکھنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٨٢٣ ما جاء في التغليظ في الكذب والزور ونحوه

جھوٹ اور فریب کاری کی مذمت

١٢١١۔ حدثنا محمد بن عبد الأعلى الصنعاني ثنا خالد بن الحارث عن شعبة ثنا عبيد الله بن أبي بكر بن أنس عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم في الكبائر قال الشرك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس وقول الزور وفي الباب عن أبي بكرة وأيمن بن خريم وابن عمر حديث أنس حديث حسن صحيح غريب.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی کو (ناحق) قتل کرنا اور جھوٹ بولنا" اس باب میں حضرت ابو بکرہ ایمن بن خریم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح غریب ہے۔

باب ٨٢٤ ما جاء في التجار وتسمية النبي صلى الله عليه وسلم إياهم

تاجروں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا "تجار" کا خطاب دینا

١٢١٢۔ حدثنا هناد ثنا أبو بكر بن عياش عن عاصم عن أبي وائل عن قيس بن أبي غرزة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نسمى السماسرة فقال يا معشر التجار إن الشيطان والإثم يحضران البيع فشوبوا بيعكم بالصدقة وفي الباب عن البراء بن عازب ورفاعة حديث قيس بن أبي غرزة حديث حسن صحيح رواه منصور والأعمش وحبيب بن أبي ثابت وغير واحد عن أبي وائل عن قيس بن أبي غرزة ولا نعرف لقيس عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا۔

حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور (اس وقت) ہم دلال کہلاتے تھے آپ نے فرمایا اے تاجروں کی جماعت! شیطان اور گناہ (دونوں) بیع کے وقت حاضر ہوتے ہیں بس تم اپنی خرید و فروخت کو صدقہ سے ملاؤ" اس باب میں حضرت براء بن عازب اور رفاعہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث قیس بن ابو غرزہ حسن صحیح ہے۔ منصور، اعمش، حبیب بن ابی ثابت اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث بواسطہ ابو وائل، حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ ہم قیس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صرف یہی روایت پہچانتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَبِيْصِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

ھناد نے بواسطہ ابو معاویہ، اعمش اور شقیق بن سلمہ حضرت قیس بن ابی غرزہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا قَبِيْصَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سچا اور امانتدار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ وَاَبُوْ حَمْزَةَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَابِرٍ وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ۔

سوید نے بواسطہ ابن مبارک اور سفیان۔ ابوحمزہ سے اسی اسناد سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی حدیث ثوری سے پہچانتے ہیں۔ ابوحمزہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے اور وہ بصری شیخ ہیں۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَرَاَى النَّاسَ يَتَبَايَعُوْنَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاسْتَجَابُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُقَالُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ اَيْضًا۔

اسماعیل بن عبید بن رفاعہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ کی طرف نکلے۔ آپ نے لوگوں کو خرید و فروخت کرتے دیکھ کر فرمایا "اے تاجروں کی جماعت!" انہوں نے لبیک کہتے ہوئے اپنی گردنیں اور نگاہیں آپ کی طرف اٹھائیں۔ آپ نے فرمایا تاجر، قیامت کے دن نافرمان اٹھائے جائیں گے البتہ جو ڈرا، نیکوکار ہوا اور سچ کہا" یہ حدیث صحیح ہے اسماعیل بن عبید کو اسماعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بھی کہا جاتا ہے۔

باب ۸۲۵ مَا جَاءَ فِيْمَنْ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ كَاذِبًا

سودے پر جھوٹی قسم کھانا

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نظر رحمت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

خَرْشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا یُزَکِّیْہِمْ وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قُلْتُ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمَنَّانُ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَہٗ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلِفِ الْکَاذِبِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ ثَعْلَبَۃَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَمَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

نہیں فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ وہ تو نامراد ہوئے اور نقصان میں ہیں آپ نے فرمایا بہت احسان جتانے والا، تہبند، شلوار وغیرہ نیچے لٹکانے والا اور جھوٹی قسم کے ساتھ سودے کو رواج دینے والا۔" اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہ، ابوامامہ بن ثعلبہ، عمران بن حصین اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوذر حسن صحیح ہے

باب ۸۲۶ مَا جَاءَ فِی التَّکْبِیْرِ بِالتِّجَارَۃِ

صبح سویرے تجارت کے لئے نکلنا

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ ثَنَا ھُشَیْمٌ ثَنَا یَعْلَی بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ جَدِیْدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا قَالَ وَکَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِیَّۃً اَوْ جَیْشًا بَعَثَھُمْ اَوَّلَ النَّھَارِ وَکَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَکَانَ اِذَا بَعَثَ تُجَّارَہٗ بَعَثَھُمْ اَوَّلَ النَّھَارِ فَاَثْرٰی وَکَثُرَ مَالُہٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَبُرَیْدَۃَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ حَدِیْثُ صَخْرٍ الْغَامِدِیِّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِصَخْرٍ الْغَامِدِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَدْ رَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ۔

حضرت صخر غامدی سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا مانگی "یا اللہ! میری امت کے اوقات صبح میں برکت عطا فرما" اور آپ کا طریقہ مبارکہ تھا کہ جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر بھیجتے تو صبح صبح بھیجتے۔ صخر ایک تاجر آدمی تھے وہ بھی اپنے تاجروں کو صبح سویرے بھیجتے اس سے وہ دولت مند ہو گئے اور ان کا مال بڑھ گیا۔ اس باب میں حضرت علی، بریدہ، ابن مسعود، انس، ابن عمر ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ صخر غامدی کی روایت حسن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صخر غامدی کی اس کے علاوہ کوئی روایت ہمارے علم میں نہیں۔ سفیان ثوری نے بواسطہ شعبہ یعلی بن عطاء سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

باب ۸۲۷ مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَۃِ فِی الشِّرَاءِ اِلٰی اَجَلٍ

ایک مقررہ مدت کے وعدہ پر خریداری

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ ثَنَا عُمَارَۃُ بْنُ حَفْصَۃَ ثَنَا عِکْرِمَۃُ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَوْبَیْنِ قَطَرِیَّیْنِ غَلِیْظَتَیْنِ فَکَانَ اِذَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو موٹے قطری کپڑے تھے۔ جب آپ تشریف فرما ہوتے تو پسینہ آنے کے باعث وہ بھاری ہو جاتے۔ ایک یہودی کے پاس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَعَدَ فَعَرِقَ تَقُلًا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانِ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي أَوْ بِدَرَاهِمِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ وَأَدَّاهُمْ لِلْأَمَانَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَةِ يَزِيدَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ أَيْضًا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَفْصَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فِرَاسٍ الْبَصْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ الطَّيَالِسِيَّ يَقُولُ سُئِلَ شُعْبَةُ يَوْمًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَسْتُ أُحَدِّثُكُمْ حَتَّى تَقُومُوا إِلَى حَرَمِيِّ بْنِ عُمَارَةَ فَتُقَبِّلُوا رَأْسَهُ قَالَ وَحَرَمِيٌّ فِي الْقَوْمِ.

شام سے قیمتی چادریں آئیں تو میں نے عرض کیا اگر آپ کسی کو بھیج کر قیمت میسر آنے تک کی مہلت پر اس سے دو کپڑے خرید لیں (تو کیا ہی اچھا ہے) چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس کسی کو بھیجا تو اس نے کہا میں ان کا مقصد سمجھتا ہوں ان کا ارادہ یہ ہے کہ وہ میرا مال یا (کہا) میرے دراہم لے جائیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا اسے معلوم ہے کہ میں ان (سب) سے زیادہ پرہیزگار اور سب سے زیادہ اچھا امانت ادا کرنے والا ہوں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، انس اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح غریب ہے شعبہ نے بھی عمارہ بن ابو حفصہ سے اسے روایت کیا ہے۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن فراس بصری سے سنا انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے نقل کیا کہ ایک دن شعبہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں تم سے اس وقت تک یہ حدیث بیان نہیں کروں گا جب تک کہ تم اٹھ کر حرمی بن عمارہ کے سر کو بوسہ نہ دو راوی کہتے ہیں حرمی اس وقت مجلس میں موجود تھے۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب وصال فرمایا اس وقت آپ کی زرہ بیس صاع غلہ کے عوض رہن تھی۔ جو آپ نے اہل وعیال کے لئے لیا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَبَّأَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَشَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ لَهُ دِرْعٌ مَعَ يَهُودِيٍّ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک دفعہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور باسی چربی لے گیا۔ اس وقت آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع طعام کے عوض رہن تھی جو آپ نے اپنے اہل وعیال کی خاطر لئے تھے۔ اور ایک دن میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آل محمد کے پاس کسی شام کو ایک صاع کھجور اور ایک صاع غلہ نہیں ہوا حضرت انس فرماتے ہیں اس وقت آپ کے ہاں نو ازواج مطہرات تھیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۸۲۸ مَا جَاءَ فِي كِتَابَةِ الشُّرُوطِ

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ أَلَا أُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلَى فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعُ الْمُسْلِمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ لَيْثٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

شرائط نامہ لکھنا

عبدالمجید بن وہب سے روایت ہے کہتے ہیں عدا ابن خالد بن ہوذہ نے مجھے کہا کیا میں تمہیں وہ مکتوب پڑھ کر نہ سناؤں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے لکھا۔ میں نے کہا "ہاں کیوں نہیں" چنانچہ انہوں نے ایک مکتوب نکالا جس میں لکھا تھا "یہ (اس بات کی) تحریر ہے کہ عدا ابن خالد بن ہوذہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام یا ایک لونڈی خریدی جس میں نہ بیماری ہے نہ دھوکہ ہے اور نہ وہ حرام سے ہے۔ مسلمان کا مسلمان سے سودا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عباد بن لیث کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ان سے متعدد محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ ۸۲۹ مَا جَاءَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ إِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيتُمْ أَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيهِمَا الْأُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ وَحُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ مَوْقُوفًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

ناپ تول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپنے اور تولنے والوں سے فرمایا تم ایسے دو کاموں (ناپ تول) کے نگران بنائے گئے ہو جن میں تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔ اس حدیث کو ہم صرف حسین بن قیس کی روایت سے مرفوعاً پہچانتے ہیں۔ اور حسین بن قیس کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسناد صحیح کے ساتھ موقوف بھی روایت کی گئی ہے۔

بَابُ ۸۳۰ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيدُ

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ شُمَيْطِ بْنِ عَجْلَانَ ثَنَا الْأَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

نیلام کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹاٹ اور پیالہ بیچتے ہوئے فرمایا اس ٹاٹ اور پیالے کو کون خریدتا ہے؟

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا وَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ، فَقَالَ رَجُلٌ اَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَحْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ الْحَنَفِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَنَسٍ هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِبَيْعِ مَنْ يَّزِيْدُ فِي الْغَنَائِمِ وَالْمَوَارِيْثِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنِ الْاَحْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ.

ایک شخص نے عرض کیا میں ایک درہم میں ان دونوں کو لیتا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے زائد کون دیتا ہے؟ (دو مرتبہ فرمایا) تو ایک شخص نے دو درہم دے کر وہ دونوں چیزیں خرید لیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف احضر بن عجلان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حضرت انس سے روایت کرنے والے عبداللہ حنفی، ابوبکر حنفی ہیں بعض علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے ان کے نزدیک مال غنیمت اور ترکہ کی نیلامی میں کوئی جرم نہیں۔ معتمر بن سلیمان اور کئی دوسرے محدثین نے یہ حدیث احضر بن عجلان سے روایت کی۔

باب ۸۳۱ مَا جَاءَ فِيْ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

مدبر غلام کو بیچنا

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَّهٗ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهٗ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ ابْنُ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِيْ اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِبَيْعِ الْمُدَبَّرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَكَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر بنایا (یعنی یہ کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد رہے۔ مترجم) پھر وہ مر گیا اور اس نے اس غلام کے سوا کچھ مال نہ چھوڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو بیچا اور نعیم بن نحام نے اسے خرید لیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ قبطی غلام تھا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے سال اس کا انتقال ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک مدبر کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کے نزدیک مدبر کی بیع مکروہ ہے۔ سفیان ثوری، مالک اور اوزاعی اسی کے قائل ہیں۔

ف:۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک مدبر کی بیع جائز نہیں آپ نے اس حدیث کا مطلب یوں بیان کیا کہ یہاں مطلق مدبر نہیں بلکہ مقید مدبر مراد ہے یعنی جس کو مالک نے کہا کہ اگر میں اس بیماری سے یا اس مہینے میں انتقال کر جاؤں تو تو آزاد ہے۔ اس صورت میں اس کی بیع جائز ہے۔ کیونکہ دوسری روایت سے عدم جواز ثابت ہے (لمعات) مترجم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۸۳۲ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الْبُيُوعِ

تجارتی قافلہ کے شہر میں پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنا ممنوع ہے

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَرَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارتی قافلہ پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنے کو منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عباس، ابوہریرہ ابوسعید، ابن عمر اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ فَإِنْ تَلَقَّاهُ إِنْسَانٌ فَابْتَاعَ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيهَا بِالْخِيَارِ إِذَا وَرَدَ السُّوقَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَحَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَلَقِّي الْبُيُوعِ وَهُوَ ضَرْبٌ مِنَ الْخَدِيعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِنَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قافلہ تجارت کے پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنے سے منع فرمایا اور اگر کسی نے ان سے ملاقات کر کے سامان خرید لیا تو بیچنے والے کو بازار پہنچ کر سودا برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا) اختیار ہے۔ یہ حدیث ایوب کی روایت سے غریب ہے۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے شہر سے باہر جا کر تجارتی قافلہ سے ملاقات کو مکروہ کہا کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے۔

امام شافعی اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

ف:۔ تاجر باہر سے جو غلہ لا رہے ہیں ان کے شہر میں پہنچنے سے قبل باہر جا کر خریدنے کی ممانعت دو وجہ سے ہے ہیں ایک یہ کہ اہل شہر کو غلہ کی ضرورت ہے اور یہ اس لئے ایسا کرتا ہے کہ غلہ ہمارے قبضہ میں ہوگا نرخ زیادہ کر کے بیچیں گے دوسری صورت یہ ہے کہ غلہ لانے والے تجار کو شہر کا غلط نرخ بتا کر خریدے اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو ممانعت نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۰۴) مترجم۔

باب ۸۳۳ مَاجَاءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

شہری، دیہاتیوں کا سودا نہ بیچیں

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ وَعَمْرِو بْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کا سودا نہ بیچے۔ اس باب میں حضرت طلحہ، انس، جابر، ابن عباس حکیم ابن یزید بواسطہ، عمرو بن عوف مزنی (کثیر بن عبداللہ کے دادا) اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَرَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ جَابِرٍ فِي هٰذَا هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي أَنْ يَشْتَرِيَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُكْرَهُ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ بَاعَ فَالْبَيْعُ جَائِزٌ

مذکور ہیں۔

❖

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کا سودا نہ بیچے لوگوں کو (اس حالت میں) چھوڑ دو (کہ) اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعہ بعض کو رزق پہنچائے۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ حدیث جابر بھی حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ انہوں نے شہری کے لئے دیہاتی کا سودا بیچنے سے منع فرمایا جب کہ بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

امام شافعی کے نزدیک یہ مکروہ ہے اگر بیچا تو جائز ہے۔

بَابُ ۸۳۴ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

محاقلہ ومزابنہ کی ممانعت

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعْدٍ وَجَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي سَعِيدٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ عَلٰى رُؤُوسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس، زید بن ثابت، سعد، جابر، رافع بن خدیج اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے محاقلہ یہ ہے کہ کھیتی کو گندم کے بدلے بیچا جائے اور درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو توڑی ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچنا مزابنہ ہے۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے انہوں نے محاقلہ اور مزابنہ کو مکروہ کہا ہے۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُولَ

حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ زید ابو عیاش نے حضرت سعد سے گیہوں کو جو کے بدلے بیچنے کا حکم پوچھا تو انہوں نے فرمایا افضل کیا ہے؟ ابو عیاش نے عرض کیا گیہوں افضل ہیں تو آپ نے اس سے منع فرمایا۔ حضرت سعد نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے تازہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْأَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَہٗ أَیَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا یَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَہٰی عَنْ ذٰلِکَ۔

کھجوروں کے بدلے خشک کھجوریں خریدنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے استفسار فرمایا کیا تازہ کھجوریں خشک ہو کر کم ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے جواب دیا جی ہاں" تو آپ نے اس سودے سے منع فرمایا

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا ہَنَّادٌ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ مَالِکٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ زَیْدٍ أَبِیْ عَیَّاشٍ قَالَ سَأَلْنَا سَعْدًا فَذَکَرَ نَحْوَہٗ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ہٰذَا عِنْدَ أَہْلِ الْعِلْمِ وَہُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَأَصْحَابِنَا۔

وکیع نے بواسطہ مالک اور عبداللہ بن یزید، زید ابو عیاش سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں" ہم نے حضرت سعد سے پوچھا" پھر اس کے ہم معنی حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی اور ہمارے اصحاب بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۸۳۵ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاہِیَۃِ بَیْعِ الثَّمَرَۃِ قَبْلَ أَنْ یَبْدُوَ صَلَاحُہَا

کھجوریں پکنے سے پہلے بیچنا

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا إِسْمَاعِیْلُ بْنُ إِبْرَاہِیْمَ عَنْ أَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یَزْہُوَ وَبِہٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ وَیَأْمَنَ الْعَاہَۃَ نَہَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ وَفِی الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَۃَ وَأَبِیْ ہُرَیْرَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِیْ سَعِیْدٍ وَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ہٰذَا عِنْدَ أَہْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِہِمْ کَرِہُوْا بَیْعَ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ یَبْدُوَ صَلَاحُہَا وَہُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے پختہ ہونے سے پہلے بیچنے کی ممانعت فرمائی۔ اسی اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے کھیتی کا خوشہ (پک کر) سفید ہونے اور آفت سے محفوظ ہو جانے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو روکا اس باب میں حضرت انس۔ عائشہ، ابو ہریرہ، ابن عباس جابر، ابو سعید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ انہوں نے پھلوں کو پختہ ہونے سے قبل بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ مترجم)

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو الْوَلِیْدِ وَعَفَّانُ وَسُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ الْعِنَبِ حَتّٰی یَسْوَدَّ وَمِنْ بَیْعِ الْحَبِّ حَتّٰی یَشْتَدَّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَۃَ۔

انگور سیاہ ہونے سے پہلے اور دانہ سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۸۳۶ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

حاملہ کا حمل بیچنے کی ممانعت

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ نِتَاجُ النِّتَاجِ وَهُوَ بَيْعٌ مَفْسُوخٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ مِنْ بُيُوعِ الْغَرَرِ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَصَحُّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاملہ کا حمل بیچنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عباس اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ اس سے اولاد کی اولاد مراد ہے علماء کے نزدیک یہ بیع فسخ ہے کیونکہ یہ دھوکے کی بیع ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ ایوب اور سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ عبد الوہاب ثقفی وغیرہ نے بواسطہ، سعید بن جبیر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسے مرفوعاً روایت کیا۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۸۳۷ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ

دھوکہ کی بیع ناجائز ہے

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَاةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الْغَرَرِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِنْ بَيْعِ الْغَرَرِ بَيْعُ السَّمَكِ فِي الْمَاءِ وَبَيْعُ الْعَبْدِ الْآبِقِ وَبَيْعُ الطَّيْرِ فِي السَّمَاءِ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ الْبُيُوعِ وَمَعْنٰى بَيْعِ الْحَصَاةِ أَنْ يَقُولَ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِي إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ بِالْحَصَاةِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَهُوَ يُشْبِهُ بَيْعَ الْمُنَابَذَةِ وَكَانَ هٰذَا مِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ کی بیع (مثلاً معدوم، مجہول اور غیر مقدور شے کی بیع) اور کنکری کی بیع سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس، ابو سعید اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ دھوکہ کی بیع مکروہ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں پانی میں مچھلی، بھاگے ہوئے غلام اور اڑتے ہوئے پرندے کا بیچنا اور اس قسم کے دیگر سودے دھوکہ کی بیع میں داخل ہیں۔ کنکری کی بیع کا مطلب یہ ہے۔ کہ بیچنے والا خریدنے والے سے کہے جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو تیرے اور میرے درمیان بیع واجب ہو جائے گی یہ بیع منابذہ کے مشابہ ہے اور جاہلیت کے سودوں میں سے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بُیُوْعِ اَھْلِ الْجَاھِلِیَّۃِ ۔

ایک سودا ہے۔

بَابُ ۸۳۸ مَا جَاءَ فِی النَّھْیِ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِی بَیْعَۃٍ

ایک سودے میں دو سودے

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَۃٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَۃٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَبِیْعُکَ ھٰذَا الثَّوْبَ بِنَقْدٍ بِعَشَرَۃٍ وَبِنَسِیْئَۃٍ بِعِشْرِیْنَ وَلَا یُفَارِقُہٗ عَلٰی اَحَدِ الْبَیْعَتَیْنِ فَاِذَا فَارَقَہٗ عَلٰی اَحَدِھِمَا فَلَا بَاْسَ اِذَا کَانَتِ الْعُقْدَۃُ عَلٰی وَاحِدٍ مِنْھُمَا قَالَ الشَّافِعِیُّ وَمِنْ مَعْنٰی مَا نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَۃٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَبِیْعُکَ دَارِیْ ھٰذِہٖ بِکَذَا عَلٰی اَنْ تَبِیْعَنِیْ غُلَامَکَ بِکَذَا فَاِذَا وَجَبَ لِیْ غُلَامُکَ وَجَبَتْ لَکَ دَارِیْ ھٰذَا فَتَفَارَقَا عَنْ بَیْعٍ بِغَیْرِ ثَمَنٍ مَعْلُوْمٍ وَلَا یَدْرِیْ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا عَلٰی مَا وَقَعَتْ عَلَیْہِ صَفْقَتُہٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سودے میں دو سودوں سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ کوئی شخص کہے میں تجھ پر یہ کپڑا نقد دس روپے میں اور ادھار بیس روپے میں بیچتا ہوں اور (اس طرح) وہ کسی ایک معاملہ پر جدا نہ ہو اور اگر ایک عقد پر الگ ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں سودوں سے جو منع فرمایا اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ کہے میں اپنا یہ مکان تجھ پر اتنے روپے میں اس شرط پر بیچتا ہوں کہ تو مجھے اپنا غلام اتنی رقم میں دے دے۔ جب تیرا غلام میرا ہو جائیگا تو تو میرے گھر کا مالک ہو جائیگا یہ ایسی بیع پر علیحدگی ہے جس کی قیمت معلوم نہیں ان میں سے ایک بھی نہیں جانتا کہ اس کی چیز کس کے بدلے گئی

بَابُ ۸۳۹ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ بَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدَہٗ

جو چیز پاس نہ ہو اس کا بیچنا

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا ھُشَیْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَاھِکٍ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَاْتِیْنِی الرَّجُلُ فَیَسْاَلُنِیْ مِنَ الْبَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدِیْ اَبْتَاعُ لَہٗ مِنَ السُّوْقِ ثُمَّ اَبِیْعُہٗ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ ۔

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا کہ ایک شخص میرے پاس آکر مجھ سے وہ چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہوتی تو کیا میں اس کیلئے بازار سے خرید کر اس پر بیچوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز تمہارے پاس نہیں اُسے مت بیچو۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

أَيُّوبَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

ہے فرماتے ہیں "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس چیز کے بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہیں" یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَيُّوبُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتّٰى ذَكَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لِأَحْمَدَ مَا مَعْنٰى نَهْيِ عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ قَالَ أَنْ يَكُونَ يُقْرِضُهُ قَرْضًا ثُمَّ يُبَايِعُهُ بَيْعًا يَزْدَادُ عَلَيْهِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ يُسْلِفُ إِلَيْهِ فِي شَيْءٍ فَيَقُولُ إِنْ لَمْ يَأْتِ أَجَلُكَ فَهُوَ بَيْعٌ عَلَيْكَ قَالَ إِسْحٰقُ كَمَا قَالَ قُلْتُ لِأَحْمَدَ وَعَنْ بَيْعِ مَا لَمْ تُضْمَنْ قَالَ لَا يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا فِي الطَّعَامِ يَعْنِي مَا لَمْ تَقْبِضْ قَالَ إِسْحٰقُ كَمَا قَالَ فِي كُلِّ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ قَالَ أَحْمَدُ وَإِذَا قَالَ أَبِيعُكَ هٰذَا الثَّوْبَ وَعَلَيَّ خِيَاطَتُهُ وَقِصَارَتُهُ فَهٰذَا مِنْ نَحْوِ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَإِذَا قَالَ أَبِيعُكَهُ وَعَلَيَّ خِيَاطَتُهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ أَوْ قَالَ أَبِيعُكَهُ وَعَلَيَّ قِصَارَتُهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا هٰذَا شَرْطٌ وَاحِدٌ قَالَ إِسْحٰقُ كَمَا قَالَ حَدِيثُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَرَوٰى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَأَبُو بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ عَوْفٌ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ هٰكَذَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرض کی شرط پر بیع، بیع میں دو شرطیں (اور ایک شرط بھی) غیر مقبوضہ چیز سے نفع اور غیر مملوکہ چیز کا بیچنا (یہ سب) ناجائز ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسحاق بن منصور فرماتے ہیں۔ میں نے امام احمد سے پوچھا قرض کے ساتھ بیع کی ممانعت کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ کہ کسی کو قرض دیکر پھر کوئی چیز اس سے زائد قیمت پر اس پر بیچے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی کو قرض دے کر کہے اگر تجھے میسر نہ ہوا تو یہ تیرے اوپر بیع ہے۔ اسحاق فرماتے ہیں میں نے امام احمد سے پوچھا کہ جس چیز کا ضامن نہ ہو اس کی بیع" سے کیا مراد ہے۔ انہوں نے فرمایا یہ میرے نزدیک صرف کھانے میں ہے یعنی جب تک قبضہ نہ ہو۔ اسحاق فرماتے ہیں یہ ہر ناپی اور تولی جانے والی چیز میں ہے امام احمد فرماتے ہیں جب کوئی شخص یہ کہے کہ میں تجھ پر یہ کپڑا بیچتا ہوں مگر اس کی سلائی اور دھلائی میرے ذمہ ہے تو یہ ایک بیع میں دو شرطوں کی مثال ہے۔ اور اگر کہے میں تجھ پر بیچتا ہوں لیکن اس کی سلائی مجھ پر ہے یا کہے اس کی دھلائی میرے ذمہ ہے تو کچھ حرج نہیں۔ یہ ایک شرط ہے اسحاق فرماتے ہیں حدیث حکیم بن حزام حسن ہے اور متعدد طرق سے مروی ہے ایوب سختیانی اور ابوبشر نے بواسطہ یوسف بن ماہک، حضرت حکیم بن حزام سے اسے روایت کیا۔ عوف اور ہشام بن حسان بواسطہ ابن سیرین حکیم بن حزام سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ ابن سیرین نے بواسطہ ایوب سختیانی اور یوسف بن ماھک، حکیم بن حزام سے اس طرح روایت کیا۔

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدَةُ بْنُ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

عَبْدِ اللّٰهِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيْمٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ وَرِوَايَةُ عَبْدِ الصَّمَدِ اَصَحُّ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایسی چیز کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔ وکیع نے یہ حدیث بواسطہ یزید بن ابراہیم، ابن سیرین اور ایوب، حکیم بن حزام سے روایت کی لیکن یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں کیا۔ عبدالصمد کی روایت اصح ہے۔ یحیی بن ابی کثیر نے بواسطہ یعلی بن حکیم، یوسف بن ماہک، عبداللہ بن عصمہ اور حضرت حکیم بن حزام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ آدمی کے پاس جو چیز نہ ہو اس کا بیچنا مکروہ ہے۔

∴

باب ۴۰ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

حق ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا منع ہے

۱۲۴۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ وَهُوَ وَهْمٌ وَهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ یحیی بن سلیم نے اسے بواسطہ عبیداللہ ابن عمر، نافع اور ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ لیکن یہ وہم ہے یحیی بن سلیم کو اس میں وہم ہوا۔ عبدالوہاب ثقفی، عبداللہ بن نمیر اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن دینار اور ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا یحیی بن سلیم کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

∴

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۸۴۱ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنا

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى اَبُوْمُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيْحٌ هٰكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهٗ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً هُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحَاقَ.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث سمرہ حسن صحیح ہے حسن رحمہ اللہ کا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع (بھی) صحیح ہے علی بن مدینی وغیرہ نے یونہی کہا ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا جانور کو جانور کے بدلے بیچنے کے بارے میں اس حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے اور امام احمد رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے کی اجازت دی ہے۔
امام شافعی اور اسحاق اسی کے قائل ہیں۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُرَيْثِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَوَانُ اِثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ لَا يَصْلُحُ نَسِيْئًا وَلَا بَاْسَ بِهٖ يَدًا بِيَدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک جانور کے بدلے دو جانور ادھار بیچنا صحیح نہیں البتہ دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۸۴۲ مَاجَاءَ فِي شِرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

دو غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدنا

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهٗ يُرِيْدُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ وَفِي الْبَابِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا غلام ہونا ظاہر نہ ہوا تھا تبھی اس کا آقا اسے تلاش کرتا ہوا آگیا آپ نے فرمایا اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو چنانچہ آپ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے بدلے خرید لیا اس کے بعد آپ کسی سے اس وقت تک بیعت نہ لیتے جب تک اس سے پوچھ نہ لیتے کہ آیا وہ غلام تو نہیں؟۔ اس باب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ اَنَسٍ حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِعَبْدٍ بِعَبْدَیْنِ یَدًا بِیَدٍ وَاخْتَلَفُوْا فِیْهِ اِذَا کَانَ نَسِیْئًا

میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ ایک غلام کو دو غلاموں کے بدلے دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں، ادھار میں اختلاف ہے

بَابُ ۴۳ مَا جَاءَ اَنَّ الْحِنْطَةَ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَکَرَاهِیَةِ التَّفَاضُلِ فِیْهِ

گیہوں کے بدلے گیہوں کا بیچنا

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَکِ نَا سُفْیَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی بِیْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ کَیْفَ شِئْتُمْ یَدًا بِیَدٍ وَبِیْعُوا الْبُرَّ بِالتَّمْرِ کَیْفَ شِئْتُمْ یَدًا بِیَدٍ وَبِیْعُوا الشَّعِیْرَ بِالتَّمْرِ کَیْفَ شِئْتُمْ یَدًا بِیَدٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَبِلَالٍ حَدِیْثُ عُبَادَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ بِیْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِیْرِ کَیْفَ شِئْتُمْ یَدًا بِیَدٍ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِیْثَ وَزَادَ فِیْهِ قَالَ خَالِدٌ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ بِیْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِیْرِ کَیْفَ شِئْتُمْ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا یَرَوْنَ اَنْ یُبَاعَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِذَا اخْتَلَفَ الْاَصْنَافُ فَلَا بَاْسَ اَنْ یُّبَاعَ مُتَفَاضِلًا اِذَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ وَهٰذَا قَوْلُ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے، چاندی، چاندی کے بدلے، کھجور، کھجور کے بدلے، گندم، گندم کے بدلے، نمک، نمک کے بدلے اور جو، جو کے بدلے برابر برابر بیچے جائیں۔ پس جس نے زیادہ دیا زیادہ لیا اس نے سود کا ارتکاب کیا۔ چاندی کے بدلے سونا دست بدست جیسے چاہو بیچو۔ کھجور کے بدلے گندم ہاتھوں ہاتھ جیسے جی چاہے بیچو اور کھجور کے بدلے جو، دست بدست جس طرح چاہو بیچو۔ اس باب میں حضرت ابوسعید ابوہریرہ اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عبادہ حسن صحیح ہے بعض رواۃ نے یہ حدیث خالد سے اسی سند کے ساتھ بیان کی کہ جو کے بدلے گندم ہاتھوں ہاتھ جس طرح چاہو بیچو۔ بعض نے اس حدیث میں بواسطہ خالد ابوقلابہ سے یہ اضافہ نقل کیا کہ جو کے بدلے گیہوں جیسے چاہو بیچو۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے کہ گندم کے بدلے گندم اور جو کے بدلے جو برابر برابر بیچے جائیں جنس مختلف ہو تو کمی زیادتی سے بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ سودا نقد ہو۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا یہی قول ہے سفیان ثوری شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA

التَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْحُجَّةُ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيْعُوا الشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّبَاعَ الْحِنْطَةُ بِالشَّعِيْرِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

امام شافعی فرماتے ہیں اس کی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ گندم کے بدلے جو دست بدست جیسے چاہو بیچو۔ علماء کی ایک جماعت نے جو کے بدلے گیہوں بڑھا کر بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب ۸۴۴ مَا جَاءَ فِي الصَّرْفِ

بیع صرف

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا يَشُفُّ بَعْضُهٗ عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَالْبَرَاءِ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَبِلَالٍ لِحَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يُّبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مُتَفَاضِلًا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مُتَفَاضِلًا اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَقَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ وَكَذٰلِكَ مَرْوِيٌّ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ شَيْءٌ مِّنْ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهٖ حِيْنَ حَدَّثَهٗ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے ان دونوں کانوں نے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی برابر برابر بیچو۔ ایک کو دوسرے کے بدلے زائد نہ کیا جائے اور ان میں سے کسی غائب کو موجود کے بدلے نہ بیچو۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر عثمان، ابوہریرہ، ہشام بن عامر، براء، زید بن ارقم، فضالہ بن عبید، ابوبکرہ، ابن عمر، ابودرداء اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوسعید حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آپ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی، کم وبیش بیچنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے بشرطیکہ نقد سودا ہو۔ نیز آپ فرماتے ہیں سود، ادھار میں ہوتا ہے آپ کے بعض تلامذہ سے بھی یونہی منقول ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ جب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے آپ کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک بیان کیا تو آپ نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے حضرت عبداللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِي الصَّرْفِ اِخْتِلَافٌ

ابن مبارک رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ بیع صرف میں کوئی اختلاف نہیں

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِيْعِ فَاَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَاَبِيْعُ بِالْوَرِقِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهٗ خَارِجًا مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ بِالْقِيْمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْقُوْفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا بَاْسَ اَنْ يُّقْتَضَى الذَّهَبُ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقُ مِنَ الذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ ذٰلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مقام بقیع میں دیناروں کے بدلے اونٹ بیچتا اور ان کی جگہ چاندی لے لیتا۔ اور کبھی چاندی کے بدلے بیچتا اور اس کی جگہ دینار لے لیتا۔ پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارکہ سے باہر تشریف لا رہے تھے میں نے آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا قیمت کے ساتھ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس حدیث کو ہم مرفوعاً صرف بواسطہ سماک بن حرب اور سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے کہ چاندی کے بدلے سونا اور سونے کے بدلے چاندی لینے میں کوئی حرج نہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے اسے ناپسند کیا ہے۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهٗ قَالَ اَقْبَلْتُ اَقُوْلُ مَنْ يَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا اِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهٗ وَرِقَهٗ اَوْ لَتَرُدَّنَّ اِلَيْهِ ذَهَبَهٗ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًوا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًوا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًوا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًوا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ يَقُوْلُ يَدًا بِيَدٍ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوا آگے بڑھا کہ کون مجھے دیناروں کے بدلے دراہم دیتا ہے تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہنے لگے مجھے اپنا سونا دکھاؤ پھر تھوڑی دیر بعد آنا جب ہمارا خادم آجائے تو ہم تمہیں تمہارے درہم دے دیں گے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں قسم بخدا! یا تو اس کے درہم ابھی دو یا اس کا سونا واپس کرو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کے بدلے چاندی سود ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو۔ گندم، گندم کے بدلے سود ہے مگر نقد ہو۔ جو، جو کے بدلے سود ہے البتہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اور کھجور کے بدلے کھجور (بھی) نقد نہ ہو تو سود ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ "الاھاء وھاء" کا مطلب "ہاتھوں ہاتھ" ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۸۴۵ مَا جَاءَ فِي ابْتِيَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّابِيرِ وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ

پیوند کاری کے بعد کھجوروں اور مالدار غلام کی خریداری

۱۲۵۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَرُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَرُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ هٰكَذَا رَوَى عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ الْحَدِيثَيْنِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا وَرَوَى عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ سَالِمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ.

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کھجور کا درخت پیوند کاری کے بعد خریدے اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے۔ البتہ یہ کہ خریدار شرط کرلے اور جو شخص مالدار غلام بیچے اس کا مال بھی بیچنے والے کے لئے ہے۔ مگر یہ کہ خریدار شرط کرلے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ متعدد طرق سے بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یونہی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کھجور کا درخت پیوند کاری کے بعد خریدا تو پھل بیچنے والے کے لئے ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط کرلے (اسی طرح) مالدار غلام خریدا تو اس کا مال بھی بیچنے والے کا ہوگا اگر خریدار شرط نہ کرے۔ نافع نے بواسطہ ابن عمر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جس میں کھجور کا ذکر ہے غلام کا نہیں اور دوسری روایت بھی انہی سے مروی ہے جس میں غلام کا ذکر ہے کھجور کا نہیں۔ عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونوں حدیثیں روایت کی ہیں۔ بعض نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی۔ عکرمہ بن خالد نے بواسطہ ابن عمر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سالم کی روایت کی طرح بیان کیا بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث زہری بواسطہ سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اصح ہے۔

باب ۸۴۶ مَا جَاءَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

بائع اور مشتری کو افتراق سے پہلے اختیار ہے

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ ثَنَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَا قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهٗ.

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ ثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا وَهٰذَا اَحَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوا الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا يَعْنِي الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ لِاَنَّ ابْنَ عُمَرَ هُوَ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَعْنٰى مَا رَوٰى وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُوْجِبَ الْبَيْعَ مَشٰى لِيَجِبَ لَهٗ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَيْهِ فِيْ فَرَسٍ بَعْدَمَا تَبَايَعَا فَكَانُوْا فِيْ سَفِيْنَةٍ فَقَالَ لَا اَرَاكُمَا اَفْتَرَقْتُمَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى اَنَّ الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَرُوِيَ عَنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ كَيْفَ اَرُدُّ هٰذَا وَالْحَدِيْثُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحٌ نَقَوِّيْ هٰذَا الْمَذْهَبَ وَمَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیچنے اور خریدنے والا جب تک جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے۔ یا یہ کہ وہ آپس میں اختیار کی شرط کرلیں۔ نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی چیز خریدتے اور آپ بیٹھے ہوتے تو اٹھ کھڑے ہوتے تاکہ سودا مکمل ہوجائے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے اور خریدنے والا جدا ہونے سے پہلے با اختیار ہیں اگر انہوں نے سچ کہا اور بیچی جانے والی چیز کا عیب بیان کیا تو ان کے سودے میں برکت دی جائیگی اور اگر جھوٹ بولیں اور عیب چھپادیں تو ان کی بیع کی برکت دور کردی جاتی ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ اس میں حضرت ابوبرزہ، عبداللہ بن عمرو، سمرہ، ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں جدائی سے گفتگو کا انقطاع نہیں بلکہ جسمانی افتراق مراد ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں گفتگو میں جدائی مراد ہے پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی راوی ہیں اور وہ حدیث کا مفہوم زیادہ جانتے ہیں۔ اور آپ کا معمول یہ تھا کہ جب بیع مکمل کرنا چاہتے تو چل دیتے تاکہ بیع نافذ ہوجائے۔ حضرت ابوبرزہ اسلمی سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ دو آدمی ایک گھوڑے کا سودا کرکے آپس میں جھگڑ پڑے اور وہ کشتی میں سوار تھے۔ ابوبرزہ اسلمی نے فرمایا میں نے تمہیں جدا ہوتے نہیں دیکھا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خریدنے اور بیچنے والا جدا ہونے سے پہلے مختار ہیں۔ بعض علماء کوفہ اور دوسرے حضرات کے نزدیک گفتگو کا انقطاع مراد ہے۔ سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے مالک بن انس سے بھی یہی منقول ہے۔ حضرت ابن مبارک سے منقول ہے آپ نے فرمایا میں اسے کیسے رد کردوں جب کہ اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث موجود ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس مذہب کو قوی قرار دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک "مگر اختیار کی بیع" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیچنے والے نے خریدنے والے کو بیع واجب ہونے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ اَلْاَبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَعْنَاهُ اَنْ يُخَيِّرَ الْبَائِعُ الْمُشْتَرِيَ بَعْدَ اِيْجَابِ الْبَيْعِ فَاِذَا خَيَّرَهُ فَاخْتَارَ الْبَيْعَ فَلَيْسَ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ فَسْخٍ وَاِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا هٰكَذَا فَسَّرَهُ الشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُ وَمِمَّا يُقَوِّيْ قَوْلَ مَنْ يَّقُوْلُ الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کے بعد اختیار دے دیا تو وہ بیع کو توڑ سکتا ہے لیکن) جب وہ بیع کو قبول کرلے تو اب جدا ہونے کی صورت میں توڑنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ امام شافعی وغیرہ نے اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے جسمانی جدائی کے قائلین کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت سے بھی تائید حاصل ہے۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمَعْنٰى هٰذَا اَنْ يُّفَارِقَهٗ بَعْدَ الْبَيْعِ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ وَلَوْ كَانَ الْفُرْقَةُ بِالْكَلَامِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ خِيَارٌ بَعْدَ الْبَيْعِ لَمْ يَكُنْ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنًى حَيْثُ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ.

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے البتہ اختیاری بیع ہو (تو افتراق کے بعد بھی اختیار باقی رہے گا) اور کسی کے لئے اپنے ساتھی سے محض خوف فسخ کی بنا پر جدا ہونا جائز نہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس حدیث سے "بیع کے بعد فسخ بیع کے ڈر سے جدا ہونا" مراد ہے۔ اگر افتراق کلام مراد ہوتا اور بیع کے بعد اسے فسخ کا اختیار نہ ہوتا تو اس حدیث کا کوئی مطلب نہیں بنتا کہ بیع کی واپسی کے ڈر سے جدا ہونا حلال نہیں۔

باب ۸۴۷

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَيْعٍ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیع سے آپس کی رضامندی کے ساتھ جدا ہوں یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو بیع کے بعد فسخ کا اختیار دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۸۴۸ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُّخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

جو آدمی بیع میں دھوکہ کھا جائے

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْ عُقْدَتِہٖ ضُعْفٌ وَکَانَ یُبَایِعُ وَاَنَّ اَھْلَہٗ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ احْجُرْ عَلَیْہِ فَدَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَھَاہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَیْعِ فَقَالَ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ ھَاءَ وَھَاءَ وَلَا خِلَابَۃَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا یُحْجَرُ عَلَی الرَّجُلِ الْحُرِّ فِی الْبَیْعِ وَالشِّرَاءِ اِذَا کَانَ ضَعِیْفَ الْعَقْلِ وَھُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَلَمْ یَرَ بَعْضُھُمْ اَنْ یُّحْجَرَ عَلَی الْحُرِّ الْبَالِغِ.

شخص خرید و فروخت میں کمزور تھا اور وہ خرید و فروخت کرتا تھا۔ چنانچہ اس کے گھر والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اسے منع کر دیجیئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر منع فرما دیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں خرید و فروخت سے رک نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا جب خرید و فروخت کرو تو کہہ دیا کرو سودا دست بدست ہے اور اس میں کوئی دھوکہ نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس، حسن صحیح غریب ہے بعض علما کا اس پر عمل ہے، وہ فرماتے ہیں کمزور عقل والے کو خرید و فروخت سے روکا جائے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک آزاد بالغ آدمی کو روکا نہیں جا سکتا۔

باب ۸۴۹ مَا جَاءَ فِی الْمُصَرَّاۃِ

دودھ بغیر جانور بیچنا

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاۃً فَھُوَ بِالْخِیَارِ اِذَا حَلَبَھَا اِنْ شَاءَ رَدَّھَا وَرَدَّ مَعَھَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے تھنوں میں روکے ہوئے دودھ والا جانور خریدا اُسے اختیار ہے کہ دو دن کے بعد چاہے تو ایک صاع کھجور کے ساتھ واپس کر دے۔ اس باب میں حضرت انس اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا قُرَّۃُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاۃً فَھُوَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَاِنْ رَدَّھَا رَدَّ مَعَھَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ مَعْنَی لَا سَمْرَاءَ لَا بُرَّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا مِنْھُمُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے تھنوں میں روکے ہوئے دودھ والا جانور خریدا اسے تین دن تک اختیار ہے اگر واپس کرے تو گندم کے علاوہ کوئی دوسرا غلہ ایک صاع دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمارے اصحاب کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی ان میں شامل ہیں۔

ف:۔ اس صورت میں خریدار کو واپس کرنے کا حق نہیں البتہ جو نقصان ہے وہ بائع سے لے سکتا ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۱ ص ۷۳ بحوالہ درمختار) مترجم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۸۵۰ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَيْعِ

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى أَهْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الشَّرْطَ جَائِزًا فِي الْبَيْعِ إِذَا كَانَ شَرْطًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَجُوزُ الشَّرْطُ فِي الْبَيْعِ وَلَا يَتِمُّ الْبَيْعُ إِذَا كَانَ فِيهِ شَرْطٌ.

جانور بیچتے وقت سواری کی شرط کرنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا اور اپنے گھر تک سواری کی شرط کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ بیع میں شرط کرنے کو جائز سمجھتے ہیں جب کہ ایک شرط ہو۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں بیع میں شرط کرنا جائز نہیں اور مشروط بیع پوری نہ ہوگی۔ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔ مترجم)

باب ۸۵۱ الِانْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسٰى قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ.

رہن سے نفع اٹھانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن جانور پر سوار ہو سکتا ہے۔ اور اس کا دودھ پی سکتا ہے اور اس کا خرچ سواری کرنے والے اور دودھ پینے والے پر ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عامر شعبی کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ متعدد لوگوں نے اسے بواسطہ اعمش اور ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک رہن رکھی ہوئی چیز سے نفع اٹھانا درست نہیں۔

باب ۸۵۲ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ الْقِلَادَةِ وَفِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ

سونے اور نگینے والا ہار خریدنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتَّى تُفَصَّلَ.

حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے خیبر کے دن ایک ہار بارہ دینار میں خریدا اس میں سونا اور نگینے جڑے ہوئے تھے جب میں نے انہیں الگ کیا تو بارہ دینار سے زیادہ (سونا) پایا۔ چنانچہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا سونا الگ کئے بغیر ہار نہ بیچا جائے۔

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا أَنْ يُبَاعَ سَيْفٌ مُحَلًّى أَوْ مِنْطَقَةٌ مُفَضَّضَةٌ أَوْ مِثْلُ هَذَا بِدَرَاهِمَ حَتَّى يُمَيَّزَ وَيُفَصَّلَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قتیبہ نے بواسطہ ابن مبارک، ابو شجاع سعید بن یزید سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں مرصع تلوار یا چاندی کا جڑاؤ کیا ہوا کمر بند یا اس قسم کی دوسری اشیاء چاندی الگ کئے بغیر نہ بیچی جائیں ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

باب ۵۳ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ

شرط ولاء کی ممانعت

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ أَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ يُكْنَى أَبَا عَتَّابٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو بیچنے والوں نے ولاء کی شرط لگائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے خرید لو حق ولاء تو اس کے لئے ہے۔ جو اس کی قیمت دے یا اس کا مالک بن جائے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے منصور بن معتمر کی کنیت ابو عتاب ہے۔

ف:۔ کسی نومسلم نے دوسرے آدمی سے کہا کہ میں مرجاؤں تو تو میرا وارث ہے اور مجھ سے کوئی جنایت ہو تو دیت تجھے دینی پڑے گی اس نے قبول کرلیا یہ موالات ہے اسی کو ولاء کہتے ہیں۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اِذَا حُدِّثْتَ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَقَدْ مَلَأْتَ يَدَكَ مِنَ الْخَيْرِ لَا تُرِيْدُ غَيْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى مَا اَجِدُ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَمُجَاهِدٍ اَثْبَتَ مِنْ مَنْصُوْرٍ وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنْصُوْرٌ اَثْبَتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

ابوعطار بصری، علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے یحیی بن سعید کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تجھے منصور سے روایت بیان کی جائے تو تو نے اپنا ہاتھ بھلائی سے بھر دیا اب ان کے علاوہ کسی اور کا ارادہ نہ کر۔ یحیی فرماتے ہیں میں ابراہیم نخعی اور مجاہد کی روایت میں منصور سے اثبت کسی کو نہیں پاتا امام بخاری نے بواسطہ عبداللہ بن ابو اسود، عبدالرحمن بن مہدی سے نقل کیا کہ اہل کوفہ میں "منصور" اثبت ہیں۔

باب ۵۳

تجارت میں نفع

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ لِيَشْتَرِيَ لَهٗ اُضْحِيَةً بِدِيْنَارٍ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَةً فَاَرْبَحَ فِيْهَا دِيْنَارًا فَاشْتَرٰى اُخْرٰى مَكَانَهَا فَجَآءَ بِالْاُضْحِيَةِ وَالدِّيْنَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِالشَّاةِ وَتَصَدَّقْ بِالدِّيْنَارِ حَدِيْثُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ عِنْدِيْ مِنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار میں قربانی کا جانور خریدنے کیلئے بھیجا انہوں نے جانور خریدا اور اس میں ایک دینار کا نفع حاصل کیا۔ اور اس کی جگہ دوسرا جانور خرید کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور ساتھ ہی دینار بھی پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا بکری کی قربانی کرو اور دینار صدقہ کر دو۔ حدیث حکیم بن حزام کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میرے (امام ترمذی) کے نزدیک حبیب بن ثابت کو، حکیم بن حزام سے سماع نہیں۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيْتٍ عَنْ اَبِيْ لُبَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ دَفَعَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا لِاَشْتَرِيَ لَهٗ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهٗ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا بِدِيْنَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّيْنَارِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهٗ مِنْ اَمْرِهٖ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ صَفْقَةِ يَمِيْنِكَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْرُجُ اِلَى كُنَاسَةِ الْكُوْفَةِ فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيْمَ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مَالًا۔

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دینار دیا تاکہ میں آپ کے لئے بکری خریدوں میں نے حضور کے لئے دو بکریاں خریدیں پھر ایک بکری ایک دینار میں بیچ دی جب کہ دوسری بکری اور ایک دینار لیکر حاضر خدمت ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا واقعہ سنایا تو آپ نے (دعا دیتے ہوئے) فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے داہنے ہاتھ کے سودے میں برکت دے اس کے بعد حضرت عروہ کناسہ کوفہ کی طرف جاتے تو بہت بڑا نفع حاصل کرتے پس آپ کوفہ کے دولتمندوں میں سے ہو گئے۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا

احمد بن سعید نے بواسطہ حبان، سعید بن زید اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَلَمْ يَأْخُذْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبُو لَبِيدٍ اسْمُهُ لِمَازَةُ.

زبیر بن خریت، ابولبید سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بعض علماء اس حدیث کی طرف گئے ہیں امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں جب کہ بعض اہل علم نے اس حدیث کو نہیں لیا۔ امام شافعی ان ہی لوگوں میں شامل ہیں۔ سعید بن زید، حماد بن زید کے بھائی ہیں۔ ابولبید کا نام لمازہ ہے۔

باب ۵۵ مَا جَاءَ فِي الْمُكَاتَبِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي

مکاتب کے پاس ادائیگی کیلئے مال ہو تو کیا حکم ہے

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عُتِقَ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدَّى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَوْلَهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مکاتب کو دیت یا زکوٰۃ تو اتنے ہی حصے کا مالک ہوگا جس قدر وہ اب تک آزاد ہو چکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا جب مکاتب کو دیت دی جائے۔ تو جتنا حصہ آزاد ہے اتنے حصے کی دیت آزاد کی دیت کے حساب سے اور باقی حصہ غلام کی دیت کے حساب سے دی جائے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابن عباس حسن ہے۔ یحیی بن ابی کثیر نے بواسطہ عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا خالد حذاء نے اسے بواسطہ عکرمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول نقل کیا بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے جب کہ اکثر صحابہ اور بعد کے علماء کے نزدیک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی ہو وہ غلام ہی ہے۔

سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشَرَةَ أَوَاقٍ أَوْ قَالَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا آپ نے فرمایا اگر کسی شخص نے اپنے غلام کو سو اوقیہ پر مکاتب بنایا اب اس پر دس اوقیہ یا (فرمایا) دس درہم باقی رہ گئے پھر وہ عاجز ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْمُكَاتَبَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ كِتَابَتِهٖ وَقَدْ رَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَهٗ۔

گیا تو وہ غلام ہی رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمہ کچھ بھی باقی ہے۔ حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَ اِحْدٰكُنَّ مَا يُؤَدِّيْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّوَرُّعِ وَقَالُوْا لَا يَعْتِقُ الْمُكَاتَبُ وَاِنْ كَانَ عِنْدَهٗ مَا يُؤَدِّيْ حَتّٰى يُؤَدِّيَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی عورت کے مکاتب کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ اپنی مکاتبت کی تمام رقم ادا کر سکے تو اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کے نزدیک اس کا مطلب تقویٰ و احتیاط ہے ورنہ جب تک وہ ادائیگی نہ کرے آزاد نہ ہوگا اگرچہ اس کے پاس اتنی رقم ہو۔

باب ۵۶ مَا جَاءَ اِذَا اَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيْمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهٗ مَتَاعَهٗ

کوئی شخص مفلس مقروض کے پاس اپنا مال پائے تو کیا حکم ہے

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّمَا امْرِءٍ اَفْلَسَ وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهٗ عِنْدَهٗ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَوْلٰى بِهَا مِنْ غَيْرِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ اُسْوَةٌ لِلْغُرَمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جائے پھر کوئی آدمی اپنا مال بعینہٖ اس کے پاس پائے تو وہ دوسروں کی بنسبت اس مال کا زیادہ حقدار ہے۔ اس باب میں حضرت سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں کچھ علماء فرماتے ہیں وہ دوسرے قرض خواہوں کے برابر ہے۔ اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۷ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَدْفَعَ اِلَى الذِّمِّيِّ الْخَمْرَ يَبِيْعُهَا لَهٗ

مسلمان کسی ذمی کو شراب بیچنے کیلئے نہ دے

۱۲۷۲۔ حدثنا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَقُلْتُ اِنَّهُ لَيَتِيْمٌ قَالَ اَهْرِيْقُوْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيْثُ اَبِي سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَقَالَ بِهٰذَا اَهْلُ الْعِلْمِ وَكَرِهُوْا اَنْ يُتَّخَذَ الْخَمْرُ خَلًّا وَاِنَّمَا كُرِهَ مِنْ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَكُوْنَ الْمُسْلِمُ فِيْ بَيْتِهٖ خَمْرٌ حَتّٰى يَصِيْرَ خَلًّا وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِيْ خَلِّ الْخَمْرِ اِذَا وُجِدَ قَدْ صَارَ خَلًّا.

فرماتے ہیں ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی۔ سورۂ مائدہ نازل ہوئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا اور عرض کیا کہ وہ ایک یتیم لڑکے کی ہے۔ آپ نے فرمایا اُس کو بہا دو۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوسعید کی روایت حسن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے اس کے ہم معنی مروی ہے۔ بعض علماء اس کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک شراب کو سرکہ بنانا مکروہ ہے۔ اور یہ اسی وجہ سے مکروہ ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مسلمان کے گھر شراب رکھی رہتی کہ وہ سرکہ بن جائے بعض علماء نے اجازت دی ہے جبکہ اسے سرکہ بنا ہوا پائیں۔

باب ۵۸

ادائیگی امانت

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيْكٍ وَقَيْسٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلٰى اٰخَرَ شَيْءٌ فَذَهَبَ بِهٖ فَوَقَعَ لَهٗ عِنْدَهٗ شَيْءٌ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَحْبِسَ عَنْهُ بِقَدْرِ مَا ذَهَبَ لَهٗ عَلَيْهِ وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ اِنْ كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ دَرَاهِمُ فَوَقَعَ عِنْدَهٗ دَنَانِيْرُ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَحْبِسَ بِمَكَانِ دَرَاهِمِهٖ اِلَّا اَنْ يَقَعَ عِنْدَهٗ دَرَاهِمُ فَلَهٗ حِيْنَئِذٍ اَنْ يَحْبِسَ مِنْ دَرَاهِمِهٖ بِقَدْرِ مَالَهٗ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تمہارے پاس امانت رکھے اس کی امانت ادا کردو اور جو تم سے خیانت کرے اس سے (بھی) خیانت نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض علماء اس حدیث کی طرف گئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جب کسی آدمی کی کوئی چیز دوسرے کے پاس امانت ہو اور وہ ادا نہ کرے اس کے بعد اس کی کوئی چیز اس کے ہاتھ آجائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اس چیز میں سے اتنا روک لے جتنا اس پہلے نے لیا ہے۔ بعض تابعین نے اس کی اجازت دی ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ نیز فرماتے ہیں۔ اگر اس کے ذمہ درہم ہوں اب اس کے ہاتھ اس کے دینار آجائیں تو وہ درہموں کے بدلے دینار روک لے البتہ اگر اس کے قبضہ میں اس کے دراہم آجائیں تو ان میں سے اس قدر لے سکتا ہے جتنے اس امانت دار کے ذمہ ہیں۔

باب ۵۹ مَا جَاءَ اَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ

مستعار چیز قابل واپسی ہے

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا مستعار چیز

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَأَنَسٍ حَدِيْثُ أَبِيْ أُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

قابل واپسی ہے۔ ضامن ذمہ دار ہے۔ اور قرض ادا کیا جائے۔ اس باب میں حضرت سمرہ، صفوان بن امیہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو امامہ حسن ہے۔ حضرت ابو امامہ سے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ هُوَ أَمِيْنُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ يَعْنِي الْعَارِيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا يَضْمَنُ صَاحِبُ الْعَارِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ عَلٰى صَاحِبِ الْعَارِيَةِ ضَمَانٌ إِلَّا أَنْ يُخَالِفَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ إِسْحٰقُ.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز ہاتھ نے لی وہ اس پر واجب ہے یہاں تک کہ ادا کرے۔ قتادہ فرماتے ہیں۔ پھر حضرت حسن بھول گئے اور فرمایا وہ تیرا امین ہے اس پر کوئی ضمانت نہیں یعنی ادھار لینے والا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء اسی طرف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں ادھار لینے والا ضامن ہوگا۔ امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء فرماتے ہیں عاریتاً چیز لینے والے پر ضمانت نہیں مگر یہ کہ صاحب امانت کے قول کی مخالفت کرے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ اسی کے قائل ہیں۔ امام اسحٰق بھی یہی فرماتے ہیں۔

بَابُ ۸۶ مَا جَاءَ فِي الْاِحْتِكَارِ

ذخیرہ اندوزی

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ وَإِنَّمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهٗ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ وَالْحِنْطَةَ وَنَحْوَ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَأَبِيْ أُمَامَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ مَعْمَرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا احْتِكَارَ الطَّعَامِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي الْاِحْتِكَارِ فِيْ غَيْرِ الطَّعَامِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

حضرت معمر بن عبداللہ بن فضلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا گناہ گار ہی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے، راوی (محمد بن ابراہیم) کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب سے پوچھا اے ابو محمد! آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں انہوں نے فرمایا معمر بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ زیتون اور جھڑے ہوئے پتوں وغیرہ کا احتکار کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابو امامہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث معمر حسن صحیح ہے علماء کا اس پر عمل ہے۔ انہوں نے کھانے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کو مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے غیر طعام کی ذخیرہ اندوزی کی اجازت دی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں روئی اور بکری کی کھال یا اس قسم کی دوسری اشیاء کو

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لَابَاْسَ بِالْاِحْتِكَارِ فِي الْقُطْنِ وَالسَّخْتِيَانِ وَنَحْوِهٖ۔

ذخیرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

ف:۔ غلہ کے علاوہ دوسری چیزوں میں ذخیرہ اندوزی نہیں غلہ میں ممانعت کی صورت یہ ہے، کہ گرانی کے زمانہ میں غلہ خرید کر روک رکھنا اور نہ بیچنا کہ لوگ خوب پریشان ہوں گے تو نہایت مہنگا بیچوں گا اگر یہ صورت نہ ہو تو کچھ حرج نہیں (بہار شریعت حصہ ۱۱ ص ۱۰۵) مترجم

باب ۸۲۱ مَاجَاءَ فِيْ بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ

دودھ روکے بغیر جانور بیچنا

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوْقَ وَلَا تُحَفِّلُوْا وَلَا يُفَرِّقُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا بَيْعَ الْمُحَفَّلَةِ وَهِيَ الْمُصَرَّاةُ لَا يَحْلُبُهَا صَاحِبُهَا اَيَّامًا اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ لِيَجْتَمِعَ اللَّبَنُ فِيْ ضَرْعِهَا فَيَغْتَرُّ بِهَا الْمُشْتَرِيْ وَهٰذَا ضَرْبٌ مِّنَ الْخَدِيْعَةِ وَالْغَرَرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجارتی قافلہ سے آگے جا کر نہ ملو دھوکہ کے لئے جانور کے تھنوں میں دودھ نہ روک رکھو اور ایک دوسرے کا بھاؤ تیز نہ کرو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے انہوں نے ایسے جانور کا بیچنا مکروہ قرار دیا ہے جسکے تھنوں میں دودھ روکا جائے اور اس کا مالک اسے کئی دن نہ دوہ کر تھنوں میں دودھ روکے رکھے اور اس سے خریدار دھوکہ کھائے یہ فریب اور دھوکہ ہے۔

باب ۸۲۲ مَاجَاءَ فِي الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ الْمُسْلِمِ

مال مسلم ہڑپ کرنے کیلئے جھوٹی قسم کھانا

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْاٰيَةَ اِلٰى اٰخِرِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کریگا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔ اشعث بن قیس فرماتے ہیں اللہ کی قسم یہ تو مجھ سے ہی متعلق ہے واقعہ یہ ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین مشترک تھی اس نے (میرے حصے کا) انکار کیا تو میں اسے بارگاہ نبوی میں لے آیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تمہارے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا حضور یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا الخ (جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی (حقیر) قیمت لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں) اس باب میں حضرت وائل بن حجر، ابوموسیٰ، ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۸۶۳ مَا جَاءَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ

بائع اور مشتری کا اختلاف

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا وَهُوَ مُرْسَلٌ أَيْضًا قَالَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِأَحْمَدَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ تَكُنْ بَيِّنَةٌ قَالَ الْقَوْلُ مَا قَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَتَارَكَانِ قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ وَكُلُّ مَنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ فَعَلَيْهِ الْيَمِيْنُ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ بَعْضِ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمْ شُرَيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے تو بائع کا قول معتبر ہوگا اور مشتری کو اختیار رہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ عون بن عبداللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ بواسطہ قاسم بن عبدالرحمٰن بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ یہ بھی مرسل روایت ہے ابن منصور فرماتے ہیں میں نے احمد سے پوچھا اگر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے اور گواہ نہ ہوں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا بیچنے والے کی بات معتبر ہے۔ یا دونوں اپنی اپنی بات واپس لے لیں۔ امام اسحاق فرماتے ہیں جس کا صرف قول ہوگا اسے قسم کھانی پڑے گی بعض تابعین سے جن میں شریح بھی ہیں یہی منقول ہے۔

باب ۸۶۴ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

ضرورت سے زائد پانی بیچنا

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبُهَيْسَةَ عَنْ أَبِيْهَا وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو حَدِيْثُ إِيَاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ كَرِهُوْا بَيْعَ الْمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي بَيْعِ الْمَاءِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ۔

حضرت ایاس بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی بیچنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت جابر، بہیسہ بواسطہ والد، ابوہریرہ، عائشہ، انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ایاس حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ پانی بیچنا مکروہ ہے۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء نے پانی بیچنے کی اجازت دی ہے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بھی ان میں شامل ہیں۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ هٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زائد پانی نہ روکا جائے تاکہ گھاس میں کمی نہ ہو۔ یہ حدیث حسن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۸۶۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ فِي قَبُولِ الْكَرَامَةِ عَلَى ذٰلِكَ۔

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّوَاسِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ نَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ۔

باب ۸۶۶ مَا جَاءَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

صحیح ہے۔

جفتی کرانے کی اجرت لینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جفتی کرانے کی اجرت سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس اور ابوسعید رضی عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ ایک جماعت نے (مقرر کئے بغیر) انعام قبول کرنے کی اجازت دی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قبیلہ کلاب کے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ وسلم سے جفتی کرانے کی اجرت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے اسے منع فرمادیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نر جانور لوگوں کو عاریتاً دے دیتے ہیں پھر لوگ خود ہی بطور انعام کچھ دیتے ہیں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام لینے کی اجازت دے دی یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن حمید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

کتے کی قیمت

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

∴

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سینگی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدِيْثُ رَافِعٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا ثَمَنَ الْكَلْبِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ثَمَنِ الْكَلْبِ الصَّيُوْدِ۔

کھینچنے والے کی کمائی ناپاک ہے زانیہ کی اجرت ناپاک ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابن مسعود، جابر، ابوہریرہ، ابن عباس، ابن عمر، اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث رافع حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ کتے کی قیمت مکروہ ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے شکاری کتے کی قیمت کی اجازت دی ہے۔

باب ۸۶ مَا جَاءَ فِيْ كَسْبِ الْحَجَّامِ

سینگی لگانے والے کی کمائی

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ اَخِيْ بَنِيْ حَارِثَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا وَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهٗ وَيَسْتَاْذِنُهٗ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَجَابِرٍ وَالسَّائِبِ حَدِيْثُ مُحَيِّصَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ سَاَلَنِيْ حَجَّامٌ عَلَّمْتُهُ فَاَخَذَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

بنو حارثہ کے بھائی ابن محیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی کھینچنے کی اجرت لینے کی اجازت چاہی آپ نے انہیں اس سے منع فرمایا۔ لیکن وہ مسلسل آپ سے اس کے متعلق پوچھتے اور اجازت طلب کرتے رہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے پانی کھینچنے والے اونٹ کو چارہ کھلاؤ اور اپنے غلام کو کھانا دو۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج، ابوجحیفہ، جابر، اور سائب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث محیصہ حسن ہے اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں اگر سینگی کھینچنے والا مجھ سے اجرت مانگے تو میں اسے منع کردوں گا۔ انہوں نے اسی حدیث سے استدلال کیا۔

باب ۸۷ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ كَسْبِ الْحَجَّامِ

سینگی لگانے کی اجرت لینے کی اجازت

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهٗ اَبُوْطَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ اَهْلَهٗ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ اَوِ اَنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ

حمید سے روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سینگی لگانے والے کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھچوائی اور ابوطیبہ نے کھینچی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دو صاع (غلہ) کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے آپ نے گفتگو فرمائی۔ چنانچہ انہوں نے ابوطیبہ کے خراج سے کچھ کم کردیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے بہترین علاج سینگی لگوانا ہے یا (فرمایا) بہترین دوائی

www.waseemziyai.com MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْحَجَّامَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

سینگی لگوانا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے سینگی لگانے کی کمائی کو جائز کہا ہے۔ امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۸۶ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

کتے اور بلی کی قیمت لینا

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ هٰذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ جَابِرٍ وَاضْطَرَبُوا عَلَى الْأَعْمَشِ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ثَمَنَ الْهِرِّ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَرَوَى ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ یہ حدیث اعمش سے بواسطہ ان کے بعض اصحاب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اس حدیث کی روایت میں اعمش پر راویوں کا اضطراب ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے بلی کی قیمت لینا مکروہ کہا ہے۔ جب کہ بعض نے اس کی اجازت دی ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ابن فضیل نے بواسطہ اعمش اور ابن حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طریق کے علاوہ بھی روایت کیا ہے۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ بْنُ زَيْدٍ لَا نَعْرِفُ كَبِيرَ أَحَدٍ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور اسکی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبدالرزاق کے علاوہ کوئی دوسرا بڑا عالم ہمارے علم میں نہیں جس نے عمر بن زید سے روایت کیا ہو۔

بَابُ ۸۷

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ هٰذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ وَتَكَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کتے کے علاوہ کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس طریق سے صحیح نہیں۔ ابو مہزم کا نام یزید بن سفیان ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِيهِ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ أَيْضًا.

شعبہ بن حجاج نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مرفوعاً مروی ہے۔ اس کی سند بھی صحیح نہیں۔

بَابُ ۵۷ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ

گانے والی لونڈیوں کی خرید وفروخت منع ہے

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِي مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ وَضَعَّفَهُ وَهُوَ شَامِيٌّ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانے والی لونڈیوں کو نہ بیچو نہ خریدو اور نہ ہی انہیں گانا سکھاؤ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اسی قسم کی تجارت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "ومن یشتری لہو الحدیث الخ" اس باب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوامامہ کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے علی بن یزید کے بارے میں کلام کیا اور انہیں ضعیف کہا وہ شامی ہیں۔

بَابُ ۵۸ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْأَخَوَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ

غلام بیچتے وقت دو بھائیوں یا ماں بیٹے میں تفریق کرنا

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے ماں اور بیٹے کے درمیان تفریق کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے عزیزوں کے درمیان تفریق کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دو غلام بطور ہدیہ عطا فرمائے جو آپس میں بھائی تھے۔ میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی! تمہارا ایک غلام کیا ہوا؟

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّهُ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ
التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّبْيِ فِي الْبَيْعِ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمَوْلَدَاتِ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي أَرْضِ
الْإِسْلَامِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ فَقِيلَ لَهُ
فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي قَدِ اسْتَأْذَنْتُهَا فِي ذٰلِكَ
فَرَضِيَتْ.

فرماتے ہیں میں نے واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا اسے واپس لو (دو مرتبہ فرمایا) یہ حدیث حسن غریب ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے قیدیوں کو بیچتے وقت تفریق کو بھی مکروہ کہا ہے۔ لیکن بعض علماء نے ان قیدیوں کو جو سرزمین اسلام میں پیدا ہوئے، جدا کرنے کی اجازت دی ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ابراہیم سے منقول ہے انہوں نے ماں بیٹے کو بیچتے وقت جدا کیا تو آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس عورت سے اس کے متعلق اجازت لی اور وہ اس پر راضی ہو گئی۔

باب ۸۷۳ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا

غلام خریدنا پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ
أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ
خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ هٰذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ
وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ خراج، ضمانت کے سبب ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی مروی ہے اور علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ثَنَا عُمَرُ
ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ
وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ ابْنِ
عُرْوَةَ وَاسْتَغْرَبَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هٰذَا الْحَدِيثَ
مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوٰى مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ
الزَّنْجِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَرَوَاهُ
جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ أَيْضًا وَحَدِيثُ جَرِيرٍ يُقَالُ تَدْلِيسٌ
دَلَّسَ فِيهِ جَرِيرٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
وَتَفْسِيرُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي يَشْتَرِي
الْعَبْدَ فَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا فَيَرُدُّهُ عَلَى الْبَائِعِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ خراج، ضمانت کے سبب ہے۔ یہ حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے صحیح غریب ہے امام بخاری نے عمر بن علی کی روایت سے اسے غریب کہا ہے۔ حالانکہ مسلم بن خالد زنجی نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا۔ جریر نے بھی ہشام سے روایت کیا۔ کہا گیا ہے کہ جریر کی روایت میں تدلیس ہے انہوں نے ہشام بن عروہ سے نہیں سنا۔ "ضمانت کے سبب خراج" کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک شخص نے غلام خریدا اور اس سے نفع اٹھایا پھر اس میں عیب نظر آیا تو بیچنے والے کو واپس کر دے نفع خریدار کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَالْغَلَّةُ لِلْمُشْتَرِیْ لِاَنَّ الْعَبْدَ لَوْ هَلَكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِیْ وَنَحْوُ هٰذَا مِنَ الْمَسَائِلِ یَكُوْنُ فِیْهِ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ.

لئے ہوگا اس لئے کہ اگر غلام ہلاک ہوتا تو خریدار کا مال ضائع ہوتا۔ اس قسم کے دوسرے مسائل جن میں ضمانت کے سبب سے خراج ہے، یہی صورت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ اَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِّ بِهَا

مسافر کا راستہ کے باغ سے پھل کھانا

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْیَاْكُلْ وَلَا یَتَّخِذْ خُبْنَةً وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ وَرَافِعِ بْنِ عَمْرٍو وَعُمَیْرٍ مَوْلَی اَبِی اللَّحْمِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ سُلَیْمٍ وَقَدْ رَخَّصَ فِیْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِابْنِ السَّبِیْلِ فِیْ اَكْلِ الثِّمَارِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ اِلَّا بِالثَّمَنِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی باغ میں داخل ہو تو اس سے کھا سکتا ہے لیکن باندھ کر نہ لے جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عباد بن شرجیل، رافع بن عمر، عمیر مولیٰ ابی لحم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث ابن عمر غریب ہے۔ اس طریق سے ہم اسے صرف یحیی بن سلیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے مسافر کو پھل کھانے کی اجازت دی ہے البتہ بعض نے قیمت ادا کئے بغیر (کھانے کو) مکروہ کہا ہے۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِیْ حَاجَةٍ غَیْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جو ضرورت مند (بھوکا) اس سے کھائے اور باندھ کر نہ لے جائے تو اسے کوئی ڈر نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ الْخُزَاعِیُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ صَالِحِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ اَرْمِیْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاَخَذُوْنِیْ فَذَهَبُوْا بِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِیْ نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْجُوْعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَكُلْ مَا وَقَعَ اَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَاَرْوَاكَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ.

حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں، انصار کی کھجوروں پر پتھر مار رہا تھا۔ وہ مجھے پکڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے آپ نے پوچھا "رافع! تم ان کی کھجوروں پر پتھر کیوں مار رہے تھے۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بھوک کے سبب آپ نے فرمایا پتھر نہ مارو جو گر جائے کھا لیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر و سیراب کر دے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۷۵ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثُّنْيَا

خرید و فروخت میں استثناء کی ممانعت

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع محاقلہ، مزابنہ مخابرہ اور غیر معلوم چیز کی استثناء سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی بواسطہ یونس بن عبید اور عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

ف:۔ محاقلہ اور مزابنہ کی تعریف حدیث ۱۲۳۰ میں گزر چکی ہے مخابرہ زمین بٹائی پر دینے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

باب ۷۶ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يُسْتَوْفَى

قبضہ سے پہلے غلہ بیچنا

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الطَّعَامِ حَتَّى يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِي وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مَنِ ابْتَاعَ شَيْئًا مِثْلَ الْكَيْلِ وَلَا يُؤْذَنُ مِنْ مَا لَا يُؤْكَلُ وَلَا يُشْرَبُ أَنْ يَبِيعَهُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَهُ وَإِنَّمَا التَّشْدِيدُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الطَّعَامِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اکثر علماء کا اس پر عمل ہے انہوں نے خریدار کے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے قبضہ سے پہلے ایسی اشیاء کے بیچنے کی اجازت دی ہے جن کا وزن اور ناپ بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کھائی پی جاتی ہیں۔ علماء کے نزدیک صرف کھانے پینے کی چیزوں میں سختی ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

باب ۷۷ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ کوئی دوسرے کے پیغام

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَسُومُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَمَعْنَى الْبَيْعِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ السَّوْمُ.

نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی آدمی اپنے بھائی کی قیمت پر قیمت نہ لگائے بعض علماء کے نزدیک اس حدیث میں بیع سے قیمت لگانا مراد ہے۔

بَابُ ۷۸: مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ

شراب بیچنے کی ممانعت

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرَ الْأَيْتَامِ فِي حِجْرِي قَالَ أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ حَدِيثُ أَبِي طَلْحَةَ رَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ عِنْدَهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے زیر نگرانی یتیموں کے لئے کچھ شراب خریدی تھی (اور ابھی حرام نہیں ہوئی تھی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے بہادو اور مٹکے توڑ دو۔ اس باب میں جابر، عائشہ، ابوسعید، ابن مسعود ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں ثوری نے حدیث ابوطلحہ بواسطہ سدی اور یحیی بن عباد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ابوطلحہ ان کے پاس تھے۔ اور یہ حدیث، لیث کی روایت سے اصح ہے۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا قَالَ لَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کیا شراب کا سرکہ بنایا جائے آپ نے فرمایا "نہیں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ عَنْ شَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی۔ شراب نچوڑنے والا، نچڑوانے والا، پینے والا اٹھانے والا، جس کے لئے اٹھائی جائے، پلانے والا، بیچنے والا، اس کی قیمت کھانے والا، خریدنے والا اور جس کے لئے خریدی جائے۔ یہ حدیث، حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت ابن عباس، ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۸۷۹ مَا جَاءَ فِي اخْتِلَافِ الْمَوَاشِي بِغَيْرِ إِذْنِ الْأَرْبَابِ

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالُوا إِنَّمَا يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيفَةِ سَمُرَةَ.

مالک کی اجازت بغیر دودھ دوہنا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی (کسی کے) مویشیوں پر گزرے تو اگر ان کا مالک موجود ہو اور وہ اجازت (بھی) دے دے تو اس کا دودھ دوہ کر پیئے اور اگر وہاں کوئی نہ ہو تو تین مرتبہ آواز دے اگر جواب آئے تو اس سے اجازت لے اگر کوئی جواب نہ دے تو دوہ کر پیئے لیکن ساتھ نہ لے جائے اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث سمرہ حسن غریب صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق اس کے قائل ہیں۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں حسن کا سمرہ سے سماع صحیح ہے بعض محدثین نے حسن کی سمرہ سے روایت میں کلام کیا ہے اور فرمایا کہ وہ سمرہ کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۸۸۰ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهِ السُّفُنُ وَيُدَّهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَأَجْمَلُوهَا ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

مردار کی کھال اور بتوں کا بیچنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام فرمائی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! مردار کی چربی کا کیا حکم ہے کیونکہ اس سے کشتیوں پر ملا جاتا ہے اور چمڑوں پر بطور تیل استعمال کی جاتی ہے۔ اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں" یہ بھی حرام ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے اسے پگھلایا پھر بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے اس باب میں حضرت عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۸۸۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ مِنَ الْهِبَةِ

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ.

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً بِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَاحْتَجَّ الشَّافِعِيُّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ۔

ہبہ واپس لینے کی ممانعت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفات ذمیمہ کا اپنانا ہمارے (مسلمانوں کے) شایان شان نہیں ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والا اس کتے کی مثل ہے جو اپنی قے چاٹ لے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو جائز نہیں کہ عطیہ دے کر واپس کرے البتہ باپ اپنے بیٹے کو عطیہ دے کر واپس لے سکتا ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی حسین معلم، عمرو بن شعیب اور طاؤس، حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کو عطیہ دے اسے واپس لوٹانے کا کوئی حق نہیں۔ اور کسی غیر کو دیا تو واپس لے سکتا ہے بشرطیکہ اس کا بدلہ نہ لیا ہو۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا یہی قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ کسی کے لئے دیا ہوا عطیہ واپس لینا جائز نہیں البتہ والد اپنے بیٹے کو عطیہ دے تو واپس لے سکتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث سے استدلال کیا کہ باپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص عطیہ دے کر واپس نہیں لے سکتا۔

باب ۸۸۲ مَا جَاءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ

عرایا اور اسکی اجازت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَ الْمُزَابَنَةِ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ لِأَهْلِ الْعَرَايَا أَنْ يَبِيعُوهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَوٰى أَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةٍ أَوْسُقٍ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.

سے منع فرمایا البتہ عرایا والوں کو اندازہ کے مطابق بیچنے کی اجازت دی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ محمد بن اسحاق نے زید بن ثابت کی روایت اسی طرح بیان کی ایوب، عبید اللہ بن عمر اور مالک بن انس نے بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اس اسناد سے بواسطہ ابن عمر، حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق (ساٹھ صاع) سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے۔ یہ روایت، محمد بن اسحاق کی روایت سے اصح ہے۔

نوٹ:۔ عرایا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو اپنے باغ میں سے کھجور عاریتاً کھانے کے لئے دے پھر اس کو موہوب لہٗ کا آنا جانا دشوار گزرے تو وہ اس کے بدلے اس کو اتاری ہوئی کھجوریں دے دے۔ (ملخصاً از لمعات) (مترجم)

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ كَذَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم ہونے کی صورت میں عرایا کو بیچنے کی اجازت دی ہے۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ.

امام مالک رحمہ اللہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرایا کے پانچ وسق یا اس سے کم کو بیچنے کی اجازت فرمائی۔

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالُوا إِنَّ الْعَرَايَا مُسْتَثْنَاةٌ مِنْ جُمْلَةِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالُوا لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ کے بدلے عرایا کے بیچنے کی اجازت فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی ان میں شامل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں بیع عرایا ممنوعہ سودوں مثلاً بیع محاقلہ اور مزابنہ (وغیرہ) سے مستثنیٰ ہے۔ ان علماء نے حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مَادُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ وَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ التَّوْسِعَةَ عَلَيْهِمْ فِيْ هٰذَا لِاَنَّهُمْ شَكَوْا اِلَيْهِ وَقَالُوْا لَا نَجِدُ مَا نَشْتَرِيْ مِنَ التَّمْرِ اِلَّا التَّمْرَ فَرَخَّصَ لَهُمْ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَنْ يَّشْتَرُوْهَا فَيَاْكُلُوْهَا رُطَبًا

کیا لیکن شرط یہ ہے کہ پانچ وسق سے کم ہو۔ بعض علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے سہولت کا ارادہ فرمایا کیونکہ انہوں نے شکایت کی کہ ہم عرایا کے پھل خریدنے کیلئے کھجوریں ہی کھاتے ہیں۔ لہٰذا آپ نے انہیں اجازت دے دی کہ پانچ وسق سے کم ہونے کی صورت میں خریدیں اور تازہ کھجوریں کھائیں

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ كَثِيْرٍ ثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَسَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمْرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَصْحَابَ الْعَرَايَا فَاِنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

رافع بن خدیج اور سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع مزابنہ یعنی پکے پھل خشک کھجوروں کے بدلے میں بیچنے سے منع فرمایا لیکن عرایا والوں کو اس کی اجازت دی۔ نیز آپ نے تازہ انگور کے بدلے خشک انگور بیچنے اور تخمینہ کے ساتھ کسی قسم کا پھل بیچنے سے (بھی) منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے

باب ۸۳ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ

دلالی میں قیمت زیادہ لگانا

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا النَّجْشَ اَنْ يَّاْتِيَ الرَّجُلُ الَّذِيْ يُبْصِرُ السِّلْعَةَ اِلٰى صَاحِبِ السِّلْعَةِ فَيُسَاوِمُ بِاَكْثَرَ مِمَّا تُسَاوِيْ وَذٰلِكَ عِنْدَ مَا يَحْضُرُهُ الْمُشْتَرِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّغْتَرَّ الْمُشْتَرِيَ بِهٖ وَلَيْسَ مِنْ رَاْيِهِ الشِّرَاءُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّخْدَعَ الْمُشْتَرِيَ بِمَا يُسَاوِمُ وَهٰذَا ضَرْبٌ مِّنَ الْخِدِيْعَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاِنْ نَجَشَ رَجُلٌ فَالنَّاجِشُ اٰثِمٌ فِيْمَا يَصْنَعُ وَالْبَيْعُ جَائِزٌ لِاَنَّ الْبَائِعَ غَيْرُ النَّاجِشِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں نجش نہ کرو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ نجش مکروہ ہے۔ نجش یہ ہے کہ کوئی ماہر تجارت آئے اور خریدار کی موجودگی میں تاجر کے پاس آکر سامان کی اصل قیمت سے زیادہ مول لگائے اور مقصد خریدنا نہ ہو بلکہ محض خریدار کو دھوکہ دینا چاہتا ہو۔ یہ دھوکہ کی ایک قسم ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اگر کوئی آدم نجش کرے تو وہ اپنے اس فعل کے سبب گناہ گار ہوگا لیکن بیع جائز ہے کیوں کہ بیچنے والے نے نجش نہیں کیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۸۴ مَاجَاءَ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَجَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ وَعِنْدِي وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَأَرْجِحْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَهْلُ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ الرُّجْحَانَ فِي الْوَزْنِ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكٍ فَقَالَ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

وزن میں زیادہ دینا

سوید بن قیس سے روایت ہے کہ میں اور مخرفہ عبدی مقام ہجر سے کپڑے بیچنے کے لئے لائے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور سلوار کا بھاؤ کرایا میرے پاس ایک تولنے والا بیٹھا تھا جو اجرت پر تولا کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تول اور جھکتا ہوا تول اس باب میں حضرت جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث سوید حسن صحیح ہے۔ اہل علم وزن میں جھکاؤ کو پسند کرتے ہیں شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ سماک، ابوصفوان سے روایت کرتے ہوئے پوری حدیث بیان کی۔

باب ۸۵ مَاجَاءَ فِي انْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهِ

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْيُسْرِ وَأَبِي قَتَادَةَ وَحُذَيْفَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَعُبَادَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

تنگ دست کو مہلت دینا اور اس سے نرمی برتنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عرش کے سائے میں رکھے گا جب کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابوالیسر، ابوقتادہ حذیفہ، ابومسعود اور عبادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، حدیث ابوہریرہ حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا فَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا حساب لیا گیا تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکی نہ ملی البتہ یہ کہ وہ ایک امیر آدمی تھا جب لوگوں سے لین دین کا معاملہ کرتا تو اپنے غلاموں کو حکم دیتا کہ تنگ دست سے درگزر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اس بات کے اس سے زیادہ حقدار ہیں لہٰذا اس سے درگزر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۸۶ مَا جَاءَ فِي مَطْلِ الْغَنِيِّ اَنَّهٗ ظُلْمٌ

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالشَّرِيْدِ حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰهُ اِنَّهٗ اِذَا اُحِيْلَ الرَّجُلُ عَلٰى مَلِيٍّ فَاحْتَالَهٗ فَقَدْ بَرِئَ الْمُحِيْلُ وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ عَلَى الْمُحِيْلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا تَوٰى مَالُ هٰذَا فَلَيْسَ الْمَالُ عَلَيْهِ فَلَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ عَلَى الْاَوَّلِ وَاحْتَجُّوْا بِقَوْلِ عُثْمَانَ وَغَيْرِهٖ حِيْنَ قَالُوْا لَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوٰى قَالَ اِسْحٰقُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوٰى هٰذَا اِذَا اُحِيْلَ الرَّجُلُ عَلٰى اٰخَرَ وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ مَلِيٌّ فَاِذَا هُوَ مُعْدِمٌ فَلَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوٰى۔

مالدار کا ادائے قرض میں تاخیر کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کا ادائے قرض میں تاخیر کرنا ظلم ہے۔ اور جب تم میں سے کسی کو مالدار کے پیچھے لگا دیا جائے تو وہ پیچھا کرے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور شرید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب تم میں سے کسی کو مالدار سے وصولی قرض پر مامور کیا جائے تو وہ اس ذمہ داری کو قبول کرے۔ بعض علماء فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی مالدار کے حوالہ کر دیا جائے اور وہ اسے قبول کرے تو حوالہ کرنے والا بری ہو گیا اب قرض مانگنے والے کو حوالہ کرنے والے سے مانگنے کا کوئی حق نہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں اگر مالدار کے مفلس ہو جانے کے باعث قرض مانگنے والے کا حال تلف ہوتا ہے۔ تو اسے پہلے مقروض کے پاس جانے کا حق ہے۔ ان علماء نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے قول سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں مسلمان کا مال تلف نہیں ہو سکتا۔ اسحاق فرماتے ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرض خواہ کو دوسرے شخص کے حوالہ کر دیا جائے اور وہ اسے مالدار سمجھے جبکہ وہ مفلس نکلے تو اس صورت میں اس کا مال ضائع نہ ہوگا۔

باب ۸۷ مَا جَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ يَّقُوْلَ اِذَا نَبَذْتُ اِلَيْكَ بِالشَّيْءِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَالْمُلَابَسَةُ اَنْ يَّقُوْلَ اِذَا لَمَسْتُ الشَّيْءَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَاِنْ كَانَ لَا يَرٰى مِنْهُ شَيْئًا مِثْلُ مَا يَكُوْنُ فِي الْجِرَابِ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا كَانَ هٰذَا مِنْ بُيُوْعِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ۔

منابذہ اور ملامسہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذہ اور ملامسہ سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کہے جب میں تیری طرف کوئی چیز پھینکوں تو تیرے اور میرے درمیان بیع واجب ہو جائے گی اور ملامسہ یوں کہنا ہے کہ جب میں کسی چیز کو ہاتھ لگاؤں تو سودا ہو گیا اگرچہ اس میں سے کوئی چیز نہ دیکھتا ہو جیسے کوئی چیز غلاف وغیرہ میں ہو یہ دور جاہلیت کی بیع ہے اس لئے اس سے منع فرمایا۔

∴

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۸۸ مَا جَاءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ

غلہ اور کھجور میں بیع سلم

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَجَازُوا السَّلَفَ فِي الطَّعَامِ وَالثِّيَابِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يُعْرَفُ حَدُّهُ وَصِفَتُهُ وَاخْتَلَفُوا فِي السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں بیع سلم کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا جو بیع سلم کرے تو وہ معلوم پیمانہ اور معلوم وزن میں معلوم وقت تک کرے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک غلے، کپڑے اور ان دوسری چیزوں میں جن کی مقدار اور صفت معلوم ہو، بیع سلم جائز ہے۔ جانوروں کی بیع سلم میں اختلاف ہے بعض صحابہ اور تابعین اہل علم کے نزدیک ان میں بھی جائز ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ البتہ بعض علماء نے جانوروں میں بیع سلم کو مکروہ کہا ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

ف:۔ بیع میں اگر ایک طرف عین ہو اور دوسری طرف ثمن ہوں اور ثمن کا فوراً دینا ضروری ہو تو یہ بیع سلم ہے۔ لہٰذا بیع سلم میں جس کو خریدا جاتا ہے وہ بائع کے ذمہ دین ہے۔ اور مشتری ثمن کو فی الحال ادا کرتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۷۳)۔ مترجم

بَابُ ۸۹ مَا جَاءَ فِي أَرْضِ الْمُشْتَرَكِ يُرِيدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيبِهِ

مشترک زمین سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اس کا حکم

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي حَائِطٍ فَلَا يَبِعْ نَصِيبَهُ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَعْرِضَهُ عَلٰى شَرِيكِهِ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ يُقَالُ إِنَّهُ مَاتَ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کا باغ میں کوئی شریک ہو وہ شریک پر پیش کیے بغیر اپنا حصہ نہ بیچے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے سلیمان یشکری کا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں انتقال ہو گیا۔ قتادہ اور ابوبشر نے بھی سلیمان سے کچھ نہیں سنا۔

www.waseemziyai.com MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ قَتَادَةُ وَلَا اَبُوْ بِشْرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَعْرِفُ لِاَحَدٍ مِنْهُمْ سَمَاعًا مِنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَلَعَلَّهُ سَمِعَ مِنْهُ فِيْ حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَاِنَّمَا يُحَدِّثُ قَتَادَةُ عَنْ صَحِيْفَةِ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ وَكَانَ لَهٗ كِتَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.

البتہ ہوسکتا ہے عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان سے کچھ سنا ہو۔ قتادہ، سلیمان یشکری کے صحیفہ سے حدیث بیان کرتے تھے۔ ان کے پاس حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی کتاب تھی۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ذَهَبُوْا بِصَحِيْفَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اِلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَاَخَذَهَا وَقَالَ فَرَوَاهَا وَذَهَبُوْا بِهَا اِلٰى قَتَادَةَ فَرَوَاهَا فَاَتَوْنِيْ بِهَا فَلَمْ اَرْوِهَا

ابوبکر عطار نے بواسطہ علی بن مدینی اور یحییٰ بن سعید سلیمان تیمی سے نقل کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا صحیفہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے اس کو لے لیا یا (کہا) اس سے روایت کی، حضرت قتادہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے بھی اس سے روایت کی۔ پھر میرے پاس لائے لیکن میں نے اس سے روایت نہیں کی۔

باب ۸۹۰ مَا جَاءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

مخابرت اور معاومت

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ مخابرہ اور معاومہ سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نوٹ:۔ ان تمام کی تعریفیں گذشتہ صفحات میں گزر چکی ہیں۔ (مترجم)

باب ۸۹۱

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰى رَبِّيْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلِمَةٍ فِيْ دَمٍ وَلَا مَالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چیزوں کا نرخ بڑھ گیا تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہمارے لئے نرخ مقرر فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرخ مقرر کرنے والا، تنگ کرنے والا، کشادہ کرنے والا اور رزق دینے والا ہے اور مجھے تمنا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملوں کہ تم میں سے کوئی اپنے خون اور مال کا مجھ سے طلب گار نہ ہو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۸۹۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ فِي الْبُيُوعِ

بیع میں دھوکہ دینا

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي الْحَمْرَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي بُرْدَةَ بْنِ دِينَارٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْغِشَّ وَقَالُوا الْغِشُّ حَرَامٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر سے گزرے آپ نے دست مبارک اس میں داخل کیا تو آپ کی انگلیوں میں تراوٹ آگئی آپ نے فرمایا اے غلہ کے مالک! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس پر بارش کا پانی پڑ گیا ہے آپ نے فرمایا تم نے اسے اوپر کیوں نہیں کیا تاکہ لوگ دیکھتے۔ پھر فرمایا جس نے دھوکہ کیا وہ ہم سے نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوحمراء، ابن عباس، بریدہ، ابوبردہ بن دینار اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک (خرید و فروخت میں) دھوکہ و فریب حرام ہے۔

باب ۸۹۳ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيرِ أَوِ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

اونٹ اور دیگر جانور قرض لینا

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَأَعْطٰى سِنًّا خَيْرًا مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بِاسْتِقْرَاضِ السِّنِّ مِنَ الْإِبِلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا پھر اس سے بہتر جوان اونٹ اسکو دیا۔ اور فرمایا تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو ادائے قرض میں اچھے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور سفیان نے اسے سلمہ سے روایت کیا بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ اونٹ (وغیرہ) کے ادھار لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالَ اشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.

ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت سختی سے قرض (کی واپسی) کا تقاضا کیا۔ صحابہ کرام نے اسے کچھ کہنے کا ارادہ کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو حق والے کو کچھ کہنے کی گنجائش ہے۔ آپ نے فرمایا اونٹ خرید کر اس کو دے دو صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس کے اونٹ (جیسا نہ ملا بلکہ اس) سے افضل ملا آپ نے فرمایا یہی خرید کر اسے دے دو تم میں اچھا وہ ہے جو قرض کی ادائیگی کرنے میں اچھا ہو۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، سلمہ بن کہیل سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَا أَجِدُ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا۔ پھر آپ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس شخص کو جوان اونٹ دے کر قرض ادا کر دوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تو ان میں اس کے اونٹ سے اچھا اونٹ ملتا ہے آپ نے فرمایا وہی دے دو بے شک وہی لوگ اچھے ہیں جو قرض کی ادائیگی اچھی طرح کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۸۹۴

قرض کا تقاضا کیسے ہو

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ سَمْحَ الشِّرَاءِ سَمْحَ الْقَضَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بیچنے میں نرمی کرنے والے۔ خریدنے میں نرمی برتنے والے اور قرض کے تقاضہ میں نرمی کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے یہ حدیث غریب ہے بعض لوگوں نے اسے بواسطہ یونس اور سعید مقبری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ثَنَا عَبْدُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com MARKAZUL OLOOM ISLAMIA AGARA

اَلْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا اِذَا بَاعَ سَهْلًا اِذَا اشْتَرٰى سَهْلًا اِذَا اقْتَضٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ایک آدمی کو بخش دیا وہ بیچنے، خریدنے اور تقاضہ قرض میں نرمی اختیار کرتا تھا۔ یہ حدیث غریب صحیح اس طریق سے حسن ہے۔

باب ۸۹۵ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں خرید و فروخت کا حکم

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَارِمٌ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَزِيدُ ابْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں بیچتا یا خریدتا ہے تو کہو اللہ تعالیٰ تیری تجارت کو نفع مند نہ کرے اور جب کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ اسے تیری طرف واپس نہ لوٹائے حدیث ابو ہریرہ حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ مسجد میں خرید و فروخت مکروہ ہے امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ البتہ بعض علماء نے مسجد میں خرید و فروخت کی اجازت دی ہے (بشرطیکہ سامان باہر ہو۔ مترجم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَبْوَابُ الْاَحْكَامِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوابِ احکام

باب ۸۹۶ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَاضِي

قاضی

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَتُعَافِيْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَنْقَلِتَ مِنْهُ كَفَافًا فَاَرْجُوْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ عِنْدِيْ بِمُتَّصِلٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ الْمُعْتَمِرُ هٰذَا هُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جَمِيْلَةَ .

فرمایا جاؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا امیر المومنین مجھے معاف رکھیں۔ آپ نے فرمایا تم اسے ناپسند کیوں کرتے ہو تمہارے والد بھی تو فیصلہ کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ جو شخص قاضی ہو اور وہ انصاف سے فیصلہ کرے تو اس کام سے برابری کی بنیاد پر فارغ ہونے کے لائق ہے۔ اس کے بعد میں کس چیز کی امید رکھوں اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر غریب ہے میرے نزدیک اسکی سند متصل نہیں عبدالملک جن سے معتمر روایت کرتے ہیں یہ عبدالملک بن ابی جمیلہ ہیں۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ بِلَالِ ابْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ الْقَضَاءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اُجْبِرَ عَلَيْهِ يُنْزِلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ فَيُسَدِّدُهٗ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے منصب قضاء کا خود سوال کیا وہ اپنے نفس کے حوالے کیا گیا اور جس کو زبردستی یہ عہدہ دیا گیا اس پر ایک فرشتہ اترتا ہے جو اس کی مدد کرتا ہے۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا يَحْيٰى ابْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ بِلَالِ ابْنِ مَرْدَاسٍ الْفَزَارِيِّ عَنْ خَيْثَمَةَ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَاَلَ فِيْهِ شُفَعَاءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے عہدہ قضاء طلب کیا اور اس کے لئے سفارش لایا وہ اپنے نفس کے حوالہ کیا گیا اور جو اس پر مجبور کیا گیا اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ اتارتا ہے جو اسے راہ راست پر رکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اسرائیل کی روایت سے اصح ہے۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُلِّيَ الْقَضَاءَ اَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کو قضاء سونپی گئی یا (فرمایا) اسے لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے، اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ.

باب ۸۹۷ مَاجَاءَ فِي الْقَاضِي يُصِيبُ وَيُخْطِئُ

قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حاکم فیصلہ کرتے وقت غور و فکر سے کام لے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر خطا ہو جائے تو اس کے لئے ایک ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث ابوہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے۔ بواسطہ سفیان ثوری، یحیی بن سعید کی روایت سے ہم اسے صرف بواسطہ عبدالرزاق اور معمر، سفیان ثوری سے پہچانتے ہیں۔

باب ۸۹۸ مَاجَاءَ فِي الْقَاضِي كَيْفَ يَقْضِي

قاضی کیسے فیصلہ کرے

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِي فَقَالَ أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ اللهِ.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا کیسے فیصلہ کرو گے؟ عرض کیا جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے اس کے مطابق فیصلہ کرونگا۔ آپ نے فرمایا اگر وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو (یعنی تم نہ پاؤ) عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کرونگا۔ آپ نے فرمایا اگر سنت میں بھی نہ ہو عرض کیا اپنی رائے سے (کتاب و سنت کے مطابق) اجتہاد کرونگا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے تعریف ہے جس نے اپنے رسول کے قاصد کو یہ توفیق دی۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَخِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا الْحَدِيثِ لَا

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ، ابوعون، حارث بن عمر (حضرت مغیرہ بن شعبہ کے بھتیجے) اور اہل حمص، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے

www.waseemziyai.com
HAFIZ-UL-QURAN ISLAMIA ACADEMY

نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ وَأَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ.

ہیں۔ میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں۔ ابوعون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے۔

باب ۸۹۹ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ الْعَادِلِ

عادل حاکم کی فضیلت

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ وَأَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والا عادل حکمران ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت اور ان سب سے زیادہ دور بیٹھنے والا شخص ظالم حکمران ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابو سعید حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ فَإِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ.

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس سے چمٹ جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۹۰۰ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي لَا يَقْضِي بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَهُمَا

قاضی کو فریقین کی بات سننے سے پہلے فیصلہ نہیں کرنا چاہیے

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ خَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ فَسَوْفَ تَدْرِي كَيْفَ تَقْضِي قَالَ عَلِيٌّ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب دو آدمی تمہارے پاس فیصلہ لینے آئیں تو دوسرے کی بات سننے سے پہلے ایک کے حق میں فیصلہ نہ کرنا عنقریب تم فیصلہ کرنے کا طریقہ جان لو گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد میں ہمیشہ قاضی رہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۹۰۱ مَا جَاءَ فِي إِمَامِ الرَّعِيَّةِ

رعایا کی خبر گیری

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ثَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ لِمُعَاوِيَةَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ اِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهٗ دُوْنَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ اِلَّا اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَآءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْكَنَتِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجُهَنِيُّ يُكْنٰى اَبَا مَرْيَمَ۔

حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو حاکم حاجتمندوں، غریبوں اور مسکینوں پر اپنا دروازہ بند کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت، غربت اور محتاجی کے وقت اس پر آسمانوں کے دروازے بند کر دیتا ہے اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات (معلوم کرنے کے لئے ان) پر ایک آدمی مقرر فرما دیا اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث عمرو بن مرہ غریب ہے اس طریق کے علاوہ بھی یہ حدیث مروی ہے۔ عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت ابو مریم ہے۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ۔

علی بن حجر نے بواسطہ یحیی بن حمزہ، یزید بن مریم اور قاسم بن مخیمرہ، ابو مریم رضی اللہ عنہ (صحابی) سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کی۔

باب ۹۰۲ مَا جَاءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ

قاضی حالت غصہ میں فیصلہ نہ دے

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبِيْ اِلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ اَنْ لَا تَحْكُمْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ بَكْرَةَ اسْمُهٗ نُفَيْعٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے عبیداللہ بن ابو بکرہ کو لکھا اور وہ قاضی تھے کہ حالت غصہ میں فریقین کے درمیان فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حاکم غصہ کی حالت میں فریقین کے درمیان فیصلہ نہ کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو بکرہ کا نام نفیع ہے

باب ۹۰۳ مَا جَاءَ فِيْ هَدَايَا الْاُمَرَاءِ

حاکموں کا تحائف قبول کرنا

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَوْدِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا جب میں چلا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ أَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَرُدِدْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ لَا تُصِيبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُولٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ وَامْضِ لِعَمَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ عُمَيْرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ.

تو میرے پیچھے ایک آدمی بھیج کر مجھے واپس بلایا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو میں نے تمہارے پیچھے آدمی کیوں بھیجا۔؟ (اس لئے کہ) میری اجازت بغیر کوئی چیز نہ لینا کیونکہ یہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز لے کر حاضر ہوگا۔ اسی بات کے لئے میں نے تمہیں بلایا ہے۔ اب اپنے کام پر جاؤ۔ اس باب میں حضرت عدی بن عمیرہ، بریدہ، مستورد بن شداد، ابوحمید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث معاذ حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بواسطہ ابواسامہ داؤد اودی کی روایت سے پہچانتے ہیں

باب ۹۰۴ مَا جَاءَ فِي الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ

فیصلہ سے متعلق رشوت دینے اور لینے والا

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَابْنِ حُدَيْدَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِيَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کے سلسلہ میں رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابن حدیدہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن ہے۔ بواسطہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت عبداللہ بن عمرو سے بھی مروی ہے۔ بواسطہ ابوسلمہ اور ان کے والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے اور یہ صحیح نہیں۔ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے سنا فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو سے ابوسلمہ کی روایت اس باب میں احسن اور اصح ہے۔

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

∴

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۹۰۵ مَاجَاءَ فِی قَبُوْلِ الْهَدِیَّةِ وَاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

تحفہ اور دعوت قبول کرنا

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَزِیْعٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِیَ اِلَیَّ کُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِیْتُ عَلَیْهِ لَاَجَبْتُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَعَائِشَةَ وَالْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَسُلَیْمَانَ وَمُعَاوِیَةَ بْنِ حَیْدَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا کھر (بھی) تحفہ کے طور پر بھیجا جائے تو میں قبول کرلوں گا۔ اور اگر مجھے اس پر بلایا جائے تو میں چلا جاؤں گا۔ اس باب میں حضرت علی، عائشہ مغیرہ بن شعبہ، سلمان، معاویہ بن حیدہ اور عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

باب ۹۰۶ مَاجَاءَ فِی التَّشْدِیْدِ عَلٰی مَنْ یُقْضٰی لَهٗ بِشَیْءٍ لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّاْخُذَهٗ

اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا جائز نہیں

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنْ قَضَیْتُ لِاَحَدٍ مِنْکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِیْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا یَاْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِیْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میرے پاس اپنا جھگڑا لے کر آتے ہو اور میں بھی ایک انسان ہوں ہو سکتا ہے تم میں سے ایک اپنی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز زبان ہو پس اگر میں کسی کے لئے اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ کر دوں تو میں اس کے لئے دوزخ کا ایک ٹکڑا کاٹتا ہوں لہٰذا وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث ام سلمہ حسن صحیح ہے۔

باب ۹۰۷ مَاجَاءَ فِی اَنَّ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ

مدعی کے ذمہ گواہ اور مدعیٰ علیہ پر قسم

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ

حضرت علقمہ بن ابو وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدَيَّ لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِكَ يَأْكُلُهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعَرْزَمِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ ضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُ.

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

خدمت میں دو آدمی ایک حضرموت سے اور دوسرا کندہ سے آئے، حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ کندی نے کہا یہ میری زمین ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ اسکا اس پر کوئی حق نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں۔ اس نے عرض کیا "نہیں" آپ نے فرمایا پھر تیرے لئے اس (مدعیٰ علیہ) کی قسم ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ فاجر شخص ہے جس چیز کی قسم کھائے اس کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ہی کسی چیز سے ڈرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اسکی طرف سے تیرے لئے صرف یہی ہے۔ راوی فرماتے ہیں وہ کندی شخص اس کے لئے قسم کھانے چلا جب اس نے پشت پھیری تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے تیرا مال پر قسم کھائی تاکہ اسے ظلماً کھائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کریگا کہ وہ اس کی طرف توجہ نہیں فرمائیگا۔ اس باب میں حضرت عمر، ابن عباس، عبداللہ بن عمرو اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث وائل بن حجر حسن صحیح ہے۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا گواہ، مدعی کے ذمہ ہیں اور قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔ اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے۔ محمد بن عبید اللہ بن عرزمی کو حدیث میں حفظ کے اعتبار سے ضعیف کیا گیا ہے۔ ابن مبارک وغیرہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ گواہ مدعی کے ذمہ اور قسم مدعا علیہ پر ہے۔

.....

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۹۰۸ مَاجَاءَ فِي الْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

گواہ کے ساتھ قسم بھی لینا

۱۳۵۴ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِيْعَةُ وَاَخْبَرَنِيْ ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسُرَقَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۳۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ.

۱۳۵۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضٰى بِهَا عَلِيٌّ فِيْكُمْ وَهٰذَا اَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوٰى عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوْا اَنَّ الْيَمِيْنَ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ جَائِزَةٌ فِي الْحُقُوْقِ وَالْاَمْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوْا لَا يُقْضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ اِلَّا فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا ربیعہ کہتے ہیں مجھے سعد بن عبادہ کے لڑکے نے خبر دی کہ ہم نے سعد بن عبادہ کی کتاب میں پایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، ابن عباس اور سرق رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ حدیث ابوہریرہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا حسن غریب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ کی موجودگی میں قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا

∴

جعفر بن محمد اپنے والد سے راوی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ کی موجودگی میں قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی تمہارے درمیان اسی کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے بواسطہ جعفر بن محمد اور محمد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح مرسل روایت کیا ہے عبدالعزیز بن ابوسلمہ اور یحیی بن سلیم نے یہ حدیث بواسطہ جعفر بن محمد اور محمد، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ ایک گواہ کے موجودگی میں حقوق اور اموال میں قسم لینا جائز ہے مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْحُقُوقِ وَالْأَمْوَالِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يُقْضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ.

یہی قول ہے کہ ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعہ صرف حقوق و اموال میں ہی فیصلہ کیا جائے۔ البتہ بعض علماء کوفہ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعہ فیصلہ کرنا جائز کہا ہے۔

بَابُ ۹۰۶ مَا جَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ

مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ قَالَ شِقْصًا أَوْ قَالَ شَرِكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوبُ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا۔ تو اگر آزاد کرنے والے کے پاس اتنا ہے کہ وہ انصاف کے ساتھ اس کی باقی قیمت کے برابر ہو جائے تو وہ آزاد ہو گا ورنہ اتنا ہی حصہ آزاد ہو گا جتنا اس نے آزاد کیا۔ ایوب کہتے ہیں نافع نے بعض اوقات اس روایت میں یوں کہا "اس سے اتنا آزاد ہوا جتنا اس نے آزاد کیا" حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ سالم نے بھی بواسطہ والد (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا۔

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اسکی قیمت کے برابر مال ہے تو وہ اس کے مال سے آزاد ہو گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ قَالَ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتَقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس مال ہے تو اس کے مال سے آزاد ہو گا اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں تو انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائے اور غلام سے محنت کرا کے بقیہ حصہ کی قیمت ادا کر دی جائے لیکن اس کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالا جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

محمد بن بشار نے بواسطہ یحیی بن سعید، سعید بن عروبہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ شَبِيْهًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ اَمْرَ السِّعَايَةِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي السِّعَايَةِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ السِّعَايَةَ فِيْ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ غَرِمَ نَصِيْبَ اَخِيْهِ وَعَتَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَالِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ عَتَقَ مِنَ الْعَبْدِ مَا عَتَقَ وَلَا يُسْتَسْعٰى وَقَالُوْا بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور (نصیبہ" کی جگہ) "شقیصہ" کا لفظ استعمال کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابان بن یزید نے قتادہ سے سعید بن ابو عروبہ کی روایت کی مثل نقل کی۔ لیکن محنت کا ذکر نہیں کیا۔ غلام سے محنت کرانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس سے محنت کرائی جائے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔ امام اسحاق بھی یہی فرماتے ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کردے تو دیکھا جائے اگر اس کے پاس اپنے ساتھی کا حصہ ادا کرنے کے لئے مال ہے تو یہ غلام آزاد ہو جائے گا۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو جتنا آزاد کیا اتنا ہی آزاد ہوگا لیکن اس سے محنت مشقت نہیں کرائی جائیگی۔ ان حضرات نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے مطابق رائے دی ہے۔ اہل مدینہ کا یہی قول ہے۔ مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں

بَابُ ۹۱۰ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرٰى

عمر بھر کیلئے کوئی چیز ہبہ کرنا

۱۳۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا اَوْ مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَمُعَاوِيَةَ.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ (عمر بھر کے لئے ہبہ) اس جس کو ہبہ کیا گیا) کے گھر والوں کے لئے جائز ہے یا (فرمایا) اس کے گھر والوں کے لئے وراثت ہے۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت، جابر، ابوہریرہ، عائشہ، ابن زبیر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۳۶۲ - حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى مَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَلِعَقِبِهٖ وَالْعَمَلُ عَلٰى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کسی دوسرے کیطرف سے عمر بھر کے لئے کوئی چیز ہبہ کی جائے وہ اس کے لئے اور اس کے ورثاء کے لئے ہوگا وہ اسی کے لئے رہیگا جس کو دیا گیا، دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گا کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا جس میں میراث واقع ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے معمر اور کئی دوسرے حضرات نے زہری سے مالک کی روایت کی طرح نقل کیا۔ بعض محدثین نے زہری سے روایت کیا لیکن "ولعقبہ" کے الفاظ مذکور نہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب معطی نے کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا قَالَ هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ وَ لِعَقِبِكَ فَاِنَّهَا لِمَنْ اُعْمِرَهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الْاَوَّلِ وَاِذَا لَمْ يَقُلْ لِعَقِبِكَ فَهِيَ رَاجِعَةٌ اِلَى الْاَوَّلِ اِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ فَهِيَ لِوَرَثَتِهٖ وَاِنْ لَمْ يَجْعَلْ لِعَقِبِهٖ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ .

یہ ساری زندگی تیرے لئے اور تیرے بعد والوں کے لئے ہے تو یہ اسی کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا۔ پہلے کی طرف واپس نہیں ہوگا۔ اور اگر "بعد والوں کے لئے" کے الفاظ نہ کہے تو موہوب لہ کے مرنے بعد واہب کو واپس دیا جائے گا۔ مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ عمریٰ، اپنے اہل کے لئے جائز ہے بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ موہوب لہ کے مرنے پر وہ اس کے ورثاء کے لئے ہوگا اگرچہ واہب نے یہ نہ کہا ہو کہ تیرے بعد والوں کے لئے ہے۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں

باب ۹۱۱ مَا جَاءَ فِي الرُّقْبٰى

رقبیٰ کا حکم

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوْفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الرُّقْبٰى جَائِزَةٌ مِثْلَ الْعُمْرٰى وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَفَرَّقَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ بَيْنَ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى فَاَجَازُوا الْعُمْرٰى وَلَمْ يُجِيْزُوا الرُّقْبٰى وَ تَفْسِيْرُ الرُّقْبٰى اَنْ يَقُوْلَ هٰذَا الشَّيْءُ لَكَ مَا عِشْتَ فَاِنْ مُتَّ قَبْلِيْ فَهِيَ رَاجِعَةٌ اِلَيَّ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ الرُّقْبٰى مِثْلُ الْعُمْرٰى وَهِيَ لِمَنْ اُعْطِيَهَا وَلَا تَرْجِعُ اِلَى الْاَوَّلِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ اس کے اہل کے لئے جائز ہے اور رقبیٰ اس کے اہل کے لئے جائز ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین نے بواسطہ ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ رقبیٰ، عمریٰ کی طرح جائز ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء کوفہ اور دوسرے حضرات نے عمریٰ اور رقبیٰ میں فرق کرتے ہوئے عمریٰ کو جائز رکھا لیکن رقبیٰ کو ناجائز کہا رقبیٰ کا مطلب یہ ہے کہ دینے والا دوسرے کو کہے جب تک تو زندہ ہے یہ چیز تیرے لئے ہے اگر تم مجھ سے پہلے مرجاؤ تو یہ دوبارہ میری ہوجائے گی۔ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں رقبیٰ، عمریٰ کی طرح ہے اور یہ اسی کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا دینے والے کو واپس نہیں کیا جائے گا۔

∴ ∴ ∴

باب ۹۱۳ مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان صلح کرانا

۱۳۶۴ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ

عمرو بن عوف مزنی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOM ISLAMIA ACADEMY

الْحَقَدِيُّ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے درمیان صلح کرانا جائز ہے مگر وہ صلح جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دے جائز نہیں اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں مگر ایسی شرط جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے (جائز نہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۱۳ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلٰى حَائِطِ جَارِهٖ خَشَبًا

پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ جَارَهٗ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهٗ فِيْ جِدَارِهٖ فَلَا يَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ طَاَطَئُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَالَ مَا لِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالُوْا لَهٗ اَنْ يَمْنَعَ جَارَهٗ اَنْ يَضَعَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی سے اسکا پڑوسی اسکی دیوار میں لکڑی گاڑنے کی اجازت مانگے تو وہ اسے نہ روکے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے سر جھکا دیئے آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس سے منہ پھیرتے دیکھتا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں اسے تمہارے کندھوں کے درمیان گاڑ دوں گا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی بھی یہی کہتے ہیں بعض علماء جن میں مالک بن انس رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع کر سکتا ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب ۹۱۴ مَا جَاءَ اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُهٗ صَاحِبُهٗ

سچی قسم

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ ابْنُ مَنِيْعٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صحیح قسم وہی ہے جس کے سبب تمہارا ساتھی تمہاری تصدیق کرے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ ہشیم، عبداللہ بن ابو صالح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL FIQOOM ISLAMIA ACADEMY

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ اَخُوْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِیَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا کَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَالنِّیَّةُ نِیَّةُ الْحَالِفِ وَاِنْ کَانَ الْمُسْتَحْلِفُ مَظْلُوْمًا فَالنِّیَّةُ الَّذِیْ اسْتَحْلَفَ.

سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ ابراہیم نخعی سے مروی ہے اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت معتبر ہوگی اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

باب ۹۱۵ مَا جَاءَ فِی الطَّرِیْقِ اِذَا اخْتُلِفَ فِیْهِ کَمْ یُجْعَلُ

اختلاف کی صورت میں راستہ کتنا بڑا بنایا جائے

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْمُثَنّٰی بْنِ سَعِیْدٍ الضُّبَعِیِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِیْرِ ابْنِ نَهِیْکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الطَّرِیْقَ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا راستہ سات ہاتھ بناؤ۔

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا الْمُثَنّٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ کَعْبٍ الْعَدَوِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِی الطَّرِیْقِ فَاجْعَلُوْهُ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثُ بَشِیْرِ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَهُوَ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب راستے کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے سات ہاتھ بناؤ۔ وکیع کی روایت سے یہ اصح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے بواسطہ بشیر بن کعب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت حسن صحیح ہے بعض محدثین نے بواسطہ قتادہ اور بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی اور وہ غیر محفوظ ہے۔

باب ۹۱۶ مَا جَاءَ فِی تَخْیِیْرِ الْغُلَامِ بَیْنَ اَبَوَیْهِ اِذَا افْتَرَقَا

ماں باپ کی جدائی کی صورت میں لڑکے کو اختیار دیا جائے

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زِیَادِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ الثَّعْلَبِیِّ عَنْ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیَّرَ غُلَامًا بَیْنَ اَبِیْهِ وَاُمِّهٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَدِّ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ مَیْمُوْنَةَ اسْمُهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے کو ماں اور باپ کے درمیان اختیار دیا (کہ جس کے پاس جی چاہے رہے) اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ ابومیمونہ کا نام

www.waseemziyai.com MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سُلَيْمٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا يُخَيَّرُ الْغُلَامُ بَيْنَ اَبَوَيْهِ اِذَا وَقَعَتْ بَيْنَهُمَا الْمُنَازَعَةُ فِي الْوَلَدِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَا مَا كَانَ الْوَلَدُ صَغِيْرًا فَالْاُمُّ اَحَقُّ فَاِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ سَبْعَ سِنِيْنَ خُيِّرَ بَيْنَ اَبَوَيْهِ وَهِلَالُ بْنُ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ هُوَ هِلَالُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اُسَامَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ.

سلیم ہے۔ بعض صحابہ کرام اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ والدین کے درمیان بیٹے کے بارے میں اختلاف کی صورت میں بچے کو اختیار دیا جائے جہاں اس کا جی چاہے رہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ نیز یہ دونوں فرماتے ہیں بچہ جب چھوٹا ہو تو ماں زیادہ حقدار ہے اور جب سات سال کا ہو جائے تو اختیار دیا جائے گا۔ ہلال بن ابو میمونہ سے ہلال بن علی بن اسامہ مراد ہیں اور یہ مدنی ہیں۔ ان سے یحیی بن ابو کثیر، مالک بن انس، فلیح اور سلیمان نے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۹۱۷ مَا جَاءَ اَنَّ الْوَالِدَ يَاْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهٖ

باپ بیٹے کے مال سے خرچ کر سکتا ہے

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ وَاَكْثَرُهُمْ قَالُوْا عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا اِنَّ يَدَ الْوَالِدِ مَبْسُوْطَةٌ فِيْ مَالِ وَلَدِهٖ يَاْخُذُ مَا شَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَاْخُذُ مِنْ مَالِهٖ اِلَّا عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا سب سے پاک کھانا وہ ہے جو تم اپنی کمائی سے کھاؤ۔ اور تمہاری اولاد تمہاری کمائی سے ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین نے اسے بواسطہ عمارہ بن عمیر اور ان کی والدہ عمارہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ اکثر نے ان کی پھوپھی کے واسطہ سے ام المومنین سے نقل کیا۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں باپ کا ہاتھ اولاد کے مال پر کھلا ہے اس سے جتنا چاہے لے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اس کے مال سے صرف ضرورت کے وقت ہی لے سکتا ہے۔

بَابُ ۹۱۸ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يُكْسَرُ لَهُ الشَّيْءُ مَا يُحْكَمُ لَهٗ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ

کسی شخص کی کوئی چیز توڑی جائے تو کیا حکم ہے

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَهْدَتْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے آپ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِيْ قَصْعَةٍ فَضَرَبَتْ عَائِشَةُ الْقَصْعَةَ بِيَدِهَا فَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَاِنَاءٌ بِاِنَاءٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ قَصْعَةً فَضَاعَتْ فَضَمِنَهَا لَهُمْ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَاِنَّمَا اَرَادَ عِنْدِيْ سُوَيْدٌ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَحَدِيْثُ الثَّوْرِيِّ اَصَحُّ.

خدمت میں ایک پیالے میں کھانا بھیجا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہاتھ مار کر پیالہ گرا دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے کے بدلے کھانا اور برتن کے بدلے برتن ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیالہ مستعار لیا وہ کہیں ضائع ہو گیا تو آپ نے اس کے بدلے انکو قیمت ادا کی۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ میرے نزدیک سوید نے ثوری والی روایت بیان کرنا چاہی۔ حدیث ثوری اصح ہے۔

بَابُ ۹۱۹ مَا جَاءَ فِيْ حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

مرد اور عورت کی حدِ بلوغ

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُقْبِلْنِيْ فَعُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِيْ قَالَ رَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدٌّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں مجھے ایک لشکر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس وقت میں چودہ سال کا تھا آپ نے مجھے قبول نہ فرمایا آئندہ سال ایک لشکر میں مجھے آپ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ نے مجھے قبول فرما لیا۔ نافع فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے۔ پھر آپ نے لکھا پندرہ سال والے کے لیے حصہ مقرر کیا جائے۔

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اَنَّ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَذَكَرَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ حَدَّثْتُ بِهٖ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن عمر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوعاً روایت کیا لیکن اس میں یہ مذکور نہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے لکھا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے۔ ابن عیینہ نے اپنی روایت میں بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا یہ لڑکوں اور مجاہدین کے درمیان حد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری ابن مبارک، شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی فرماتے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ اَنَّ الْغُلَامَ اِذَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرِّجَالِ اِنْ اِحْتَلَمَ قَبْلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرِّجَالِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لِلْبُلُوْغِ ثَلٰثُ مَنَازِلَ بُلُوْغُ خَمْسَ عَشْرَةَ اَوِ الْاِحْتِلَامُ فَاِنْ لَمْ يُعْرَفْ سِنُّهُ وَلَا اِحْتِلَامُهُ فَالْاِنْبَاتُ يَعْنِي الْعَانَةَ.

کہ لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو وہ مردوں کے حکم میں ہے۔ اگر پندرہ سال سے پہلے اسے احتلام آئے تو اس وقت سے مردوں کے حکم میں ہوگا۔ امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ فرماتے ہیں۔ بلوغ کی تین منازل ہیں۔ پندرہ سال یا احتلام اور اگر یہ دونوں معلوم نہ ہو سکیں تو زیر ناف بالوں کا آنا۔

باب ۹۲۰ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ اَبِيْهِ.

سوتیلی ماں سے نکاح کا حکم

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَرَّ بِيْ خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَآءٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ فَقَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اَنْ اٰتِيَهُ بِرَاْسِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ قُرَّةَ حَدِيْثُ الْبَرَآءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْبَرَآءِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْبَرَآءِ عَنْ اَبِيْهِ وَرُوِيَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْبَرَآءِ عَنْ خَالِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے ان کے پاس ایک جھنڈا تھا۔ میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا سر لانے کے لیے بھیجا ہے جس نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیا ہے۔ اس باب میں حضرت قرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث براء حسن غریب ہے محمد بن اسحٰق نے یہ حدیث بواسطہ عدی بن ثابت اور عبداللہ بن یزید، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی بواسطہ اشعث، عدی اور یزید بن براء بھی حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نیز بواسطہ اشعث عدی اور یزید بن براء ان کے ماموں سے بھی مروی ہے۔

باب ۹۲۱ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُوْنُ اَحَدُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْاٰخَرِ فِي الْمَآءِ

ایک شخص کی زمین پست جگہ ہو تو پانی کا حکم

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ ایک انصاری نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے پتھریلی زمین کی ان نالیوں کے بارے میں جھگڑا کیا جن کے ذریعے کھجوروں کو پانی دیا جاتا تھا۔ انصاری نے کہا پانی گزرنے دو۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا۔ چنانچہ دونوں اپنا جھگڑا

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ISLAMIA ACADEMY

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجُدُرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَحْسِبُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا الْاٰيَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے زبیر! (اپنی زمین) سیراب کرلو پھر اپنے پڑوسی کیلیے چھوڑ دو۔ (یہ سن کر) انصاری کو غصہ آگیا۔ کہنے لگا اس لیے کہ یہ آپکے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔ آپنے فرمایا زبیر! سیراب کرو پھر پانی روک دو۔ یہانتک کہ منڈیروں تک بھر جائے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم بخدا! میرا خیال ہے یہ آیت اسی کے بارے میں نازل ہوئی۔ فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم الخ۔ اے محبوب تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جبتک آپکو آپس کے جھگڑوں میں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ شعیب بن ابی حمزہ نے بواسطہ زہری اور عروہ بن زبیر حضرت زبیرؓ سے روایت کیا حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا واسطہ مذکور نہیں۔ عبداللہ بن وہب، لیث سے اور یونس، زہری سے روایت کرتے ہیں لیکن پہلی روایت کی طرح یہاں بھی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔

باب ۹۲۲ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيْكَ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَيْسَ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ

تنگدست کا مرتے وقت غلام آزاد کرنا

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِيْدًا قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ يَرَوْنَ الْقُرْعَةَ فِيْ هٰذَا وَفِيْ غَيْرِهٖ وَاَمَّا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ فَلَمْ يَرَوُا الْقُرْعَةَ وَقَالُوْا يُعْتَقُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری نے مرتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کیے۔ اسکے پاس انکے سوا اور کچھ مال نہ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے اسے سخت سست کہا۔ پھر ان غلاموں کو بلا کر ان کے حصے کیے اور ان میں قرعہ اندازی فرمائی دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلامی میں باقی رکھا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث عمران بن حصین حسن صحیح ہے۔ عمران بن حصین سے اس کے علاوہ بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ کہ اس میں اور اس طرح کے دوسرے معاملات میں قرعہ اندازی کی جائے۔ بعض علماء کوفہ اور دیگر حضرات کے نزدیک قرعہ اندازی نہ ہوگی بلکہ ہر غلام سے ایک تہائی آزاد ہو جائے گا۔ دو تہائی کی آزادی کے لیے ان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مِنْ كُلِّ عَبْدِ الثُّلُثُ يَسْتَسْعِي فِي ثُلُثَيْ قِيمَتِهِ وَأَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو۔

سے محنت مزدوری کرائی جائے گی۔ ابو مہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔

باب ۹۲۲ مَا جَاءَ فِي مَنْ مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ

رشتہ دار کا غلامی میں آجانا

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مُسْنَدًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے کسی محرم رشتہ دار کا مالک بنے وہ (رشتہ دار) آزاد ہے۔

اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ سے مسندًا جانتے ہیں۔ بعض نے بواسطہ قتادہ اور حسن، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا کچھ حصہ روایت کیا۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَاصِمًا الْأَحْوَلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُتَابَعْ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ حَدِيثٌ خَطَأٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آجائے وہ آزاد ہے۔ اس حدیث میں صرف محمد بن بکر نے عاصم احول کا واسطہ ذکر کیا ہے بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آجائے آزاد ہو جائے گا۔ ضمرہ بن ربیعہ نے بواسطہ سفیان ثوری اور عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا روایت کیا۔ اس حدیث میں ضمرہ بن ربیعہ کا کوئی متابع نہیں محدثین کے نزدیک اس روایت میں غلطی ہوئی۔

باب ۹۲۴ مَا جَاءَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

کسی کی زمین میں بلا اجازت کھیتی باڑی کرنا

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّخَعِيُّ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِہِمْ فَلَیْسَ لَہٗ مِنَ الزَّرْعِ شَیْءٌ وَلَہٗ نَفَقَتُہٗ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اِسْحٰقَ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ مِنْ حَدِیْثِ شَرِیْکِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَھُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ ھُوَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ لَا اَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اِسْحٰقَ اِلَّا مِنْ رِوَایَۃِ شَرِیْکٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ مَالِکٍ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا عُقْبَۃُ ابْنُ الْاَصَمِّ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوسرے کی زمین میں بلا اجازت کھیتی باڑی کی اسے کھیتی سے کچھ نہیں ملے گا۔ صرف مزدوری ملے گی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث ابو اسحٰق سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ نیز فرمایا۔ میں اس کو ابو اسحٰق سے صرف شریک کی روایت سے پہچانتا ہوں۔ امام بخاری فرماتے ہیں ہم سے معقل بن مالک بصری نے بواسطہ عقبہ بن اصم عطاء اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے ہم معنی حدیث بیان کی۔

باب ۹۲۵ مَا جَاءَ فِی النَّحْلِ وَالتَّسْوِیَۃِ بَیْنَ الْوَلَدِ

اولاد کو عطیہ دیتے وقت مساوات قائم رکھنا

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ الْمَعْنٰی وَاحِدٌ قَالَا اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ یُحَدِّثَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ اَنَّ اَبَاہُ نَحَلَ ابْنًا لَہٗ غُلَامًا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشْہِدُہٗ فَقَالَ اَکُلَّ وَلَدِکَ قَدْ نَحَلْتَہٗ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ ھٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْہُ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ التَّسْوِیَۃَ بَیْنَ الْوَلَدِ حَتّٰی قَالَ بَعْضُھُمْ یُسَوِّیْ بَیْنَ وَلَدِہٖ حَتّٰی فِی الْقُبْلَۃِ وَقَالَ بَعْضُھُمْ یُسَوِّیْ بَیْنَ وَلَدِہٖ فِی النَّحْلِ وَالْعَطِیَّۃِ الذَّکَرُ وَالْاُنْثٰی سَوَآءٌ وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَقَالَ بَعْضُھُمُ التَّسْوِیَۃُ بَیْنَ الْوَلَدِ اَنْ یُّعْطِیَ الذَّکَرَ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ مِثْلَ قِسْمَۃِ الْمِیْرَاثِ وَھُوَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے والد نے اپنے ایک لڑکے کو ایک غلام عطیہ دیا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کو گواہ بنانے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو اس طرح کا عطیہ دیا ہے؟ عرض کیا "نہیں" آپ نے فرمایا "اسے بھی واپس لے لو"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اولاد میں برابری مستحب ہے۔ یہاں تک کہ بعض علماء کے نزدیک چومنے میں بھی برابری چاہیے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ عطیات دینے میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں برابر ہیں۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ کچھ علماء کے نزدیک مساوات یہ ہے کہ لڑکوں کو میراث کی طرح (یہاں بھی) دوگنا دیا جائے۔ امام

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ .

احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۹۲۶ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ

حق شفعہ

۱۳۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ الشَّرِيْدِ وَاَبِيْ رَافِعٍ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَرُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيْثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَلَا نَعْرِفُ حَدِيْثَ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدِيْ صَحِيْحٌ .

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حق دار ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں حضرت شریر، ابو رافع اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث سمرہ حسن صحیح ہے۔ عیسیٰ بن یونس نے بواسطہ سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔ سعید بن عروبہ بواسطہ قتادہ، حسن اور سمرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک حسن کی سمرہ سے روایت صحیح ہے۔ حضرت انس سے قتادہ کی روایت ہمیں صرف عیسیٰ بن یونس سے معلوم ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی کی روایت بواسطہ عمرو بن شریر اور ان کے والد شریر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن ہے۔ ابراہیم بن میسرہ بواسطہ عمرو بن شریر اور ابو رافع، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

بَابُ ۹۲۷ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

غائب کے لیے حق شفعہ

۱۳۸۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهٖ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرَ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے۔ اسکا انتظار کیا جائے۔ اگرچہ غائب ہو جبکہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبدالملک بن ابی سلیمان کے سوا ہم کسی دوسرے کو نہیں جانتے۔ جس نے بواسطہ عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہو۔ شعبہ نے اس حدیث کے سبب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

شُعْبَةُ فِي عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ مِنْ أَجْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ هُوَ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَكَلَّمَ فِيهِ غَيْرَ شُعْبَةَ مِنْ أَجْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مِيزَانٌ يَعْنِي فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا فَإِذَا قَدِمَ فَلَهُ الشُّفْعَةُ وَإِنْ تَطَاوَلَ ذٰلِكَ .

عبدالملک بن ابی سلیمان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ بواسطہ ابن مبارک، سفیان ثوری سے منقول ہے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان، علم میں ترازو ہیں۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے کہ آدمی اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے اگرچہ غائب ہو۔ واپس آنے پر شفعہ کا حق حاصل ہوگا۔ اگرچہ یہ مدت کتنی ہی طویل ہو۔

بَابُ ٩٢٨ إِذَا حُدَّتِ الْحُدُودُ وَوَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ

حدود اور حصے مقرر ہونے پر حق شفعہ باقی نہیں رہتا

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ مُرْسَلًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ مِثْلُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَرَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ لَا يَرَوْنَ الشُّفْعَةَ إِلَّا لِلْخَلِيطِ وَلَا يَرَوْنَ لِلْجَارِ شُفْعَةً إِذَا لَمْ يَكُنْ خَلِيطًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الشُّفْعَةُ لِلْجَارِ وَاحْتَجُّوا بِالْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ وَقَالَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حدیں مقرر ہو جائیں اور راستے پھیر دیے جائیں تو شفعہ کا حق نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض رواۃ نے اسے بواسطہ ابوسلمہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان بھی شامل ہیں، کا اس حدیث پر عمل ہے بعض تابعین فقہاء جیسے حضرت عمر بن عبدالعزیز وغیرہ رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے ان میں یحیی بن سعید انصاری، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن اور مالک بن انس رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔ امام شافعی، احمد، اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ کہ شفعہ صرف شریک کے لیے ہے۔ پڑوسی اگر شریک نہ ہو تو اسے حق شفعہ حاصل نہیں ہوگا بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں۔ پڑوسی کو حق شفعہ حاصل ہے۔ ان حضرات نے مرفوع حدیث سے استدلال کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا ہمسایہ، قربت

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ.

کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

باب ۹۲۹ مَاجَاءَ اَنَّ الشَّرِيْكَ شَفِيْعٌ

شریک کے لیے حق شفعہ

حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهٰذَا اَصَحُّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریک شفعہ کا مستحق ہے۔ اور شفعہ ہر (غیر منقولہ) چیز میں ہوتا ہے۔ ہم اسے صرف ابو حمزہ سکری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ عبدالعزیز بن رفیع اور ابن ابی ملیکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۸۶ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ مِثْلَ هٰذَا لَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ حَمْزَةَ وَاَبُوْ حَمْزَةَ ثِقَةٌ يُمْكِنُ اَنْ يَكُوْنَ الْخَطَاُ مِنْ غَيْرِ اَبِيْ حَمْزَةَ.

ہناد نے بواسطہ ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع اور ابن ابی ملیکہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں کئی دوسرے افراد نے بھی عبدالعزیز بن رفیع سے بے واسطہ ابن عباس اس کی مثل روایت کیا۔ ابو حمزہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ ابو حمزہ ثقہ ہیں ممکن ہے کسی دوسرے سے غلطی واقع ہوئی ہو۔

۱۳۸۷ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا يَكُوْنُ الشُّفْعَةُ فِي الدُّوْرِ وَالْاَرَضِيْنَ وَلَمْ يَرَوُا الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

ہناد نے بواسطہ ابو احوص، عبدالعزیز بن رفیع اور ابن ابی ملیکہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوبکر بن عیاش کی روایت کی مثل روایت کی۔ اکثر علماء فرماتے ہیں۔ شفعہ مکانات اور زمین میں ہوتا ہے۔ ہر چیز میں شفعہ نہیں جب کہ بعض علماء کے نزدیک ہر چیز میں شفعہ ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب ۹۳۰ مَاجَاءَ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ

گری پڑی چیز اور گم شدہ جانور کا حکم

۱۳۸۸ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

سوید بن غفلہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هَارُوْنَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُهٗ قَالَا دَعْهُ فَتُلْتُ لَا اَدَعُهٗ تَاْكُلُهُ السِّبَاعُ لَاَخُذَنَّهٗ وَلَا سُتَمْتِعَنَّ مِنْهُ فَقَدِمْتُ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ وَجَدْتَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُ بِهَا فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَمَا اَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ فَقَالَ اَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَائَهَا فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَاَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَاَدِّ دَفْعَهَا اِلَيْهِ وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا هٰذَا

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى تَلْقٰى رَبَّهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَالْجَارُوْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى وَعِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ وَجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ حَدِيْثُ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ (باہر) نکلا تو مجھے ایک کوڑا ملا۔ ابن نمیر کی روایت میں ہے میں نے ایک کوڑا پڑا ہوا دیکھا اور اٹھالیا۔ دونوں حضرات نے کہا۔ اسے رکھ دو تاکہ درندے کھا لیں میں نے کہا درندوں کے کھانے کیلئے نہیں چھوڑوں گا بلکہ اسے لوں گا اور اس سے نفع اٹھاؤں گا پھر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اسکے بارے میں پوچھا۔ ان سے پورا واقعہ عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ مجھے نبی اکرم کے زمانہ اقدس میں ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے۔ میں اسے لیکر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا ایک سال اسکی تشہیر کرو۔ میں نے ایک سال تشہیر کی مجھے اسکا پہچاننے والا کوئی نہ ملا تو میں پھر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے فرمایا ایک سال اور تشہیر کرو۔ میں نے ایک سال مزید تشہیر کی پھر لیکر حاضر بارگاہ ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ مزید ایک سال تشہیر کرو۔ نیز فرمایا اسکی تعداد ظرف اور جس رسی وغیرہ سے باندھی ہوئی ہے اسکو ذہن نشین رکھو جب کوئی لینے والا آکر اسکی تعداد برتن اور رسی وغیرہ بتائے تو اسے دے دو ورنہ اس سے نفع اٹھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گری ہوئی چیز کا حکم پوچھا۔ آپ نے فرمایا ایک سال تشہیر کرو۔ پھر اس کا بندھن ظرف اور غلاف پہچان لو اور خرچ کرو۔ اگر کوئی آجائے تو اسے دے دو۔ انہوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا۔ وہ تیرے لیے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! گمشدہ اونٹ کا حکم کیا ہے؟ راوی فرماتے ہیں یہ سنکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا یہاں تک کہ رخسار مبارک یا (فرمایا) چہرہ انور سرخ ہوگیا۔ آپ نے فرمایا تجھے اس سے کیا واسطہ اس کی جوتیاں اور پانی اس کے پاس ہے حتیٰ کہ وہ اپنے مالک کے پاس پہنچ جائے۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب عبداللہ بن عمر، جارود بن معلی، عیاض بن حمار اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث زید بن خالد حسن صحیح ہے اور ان سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخَّصُوا فِي اللُّقَطَةِ إِذَا عَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِئْ مَنْ يَعْرِفُهَا أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يُعَرِّفُهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ لَمْ يَرَوْا لِصَاحِبِ اللُّقَطَةِ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا إِذَا كَانَ غَنِيًّا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَنْتَفِعُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَنِيًّا لِأَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَصَابَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعَرِّفَهَا ثُمَّ يَنْتَفِعَ بِهَا وَكَانَ أُبَيٌّ كَثِيرَ الْمَالِ مِنْ مَيَاسِيرِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعَرِّفَهَا فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَهَا فَلَوْ كَانَتِ اللُّقَطَةُ لَمْ تَحِلَّ إِلَّا لِمَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ لَمْ تَحِلَّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لِأَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصَابَ دِينَارًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَّفَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهِ وَكَانَ عَلِيٌّ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَتِ اللُّقَطَةُ يَسِيرَةً أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا وَلَا يُعَرِّفُهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ دُونَ دِينَارٍ يُعَرِّفُهَا قَدْرَ جُمُعَةٍ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً

حدیث یزید مولیٰ منبعث زید بن خالد سے حسن صحیح ہے اور ان سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ انہوں نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ ایک سال تشہیر کی جائے اور مالک نہ ملے تو اس سے نفع اٹھایا جا سکتا ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ یہی فرماتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں۔ ایک سال تشہیر کرے مالک آ جائے تو ٹھیک ورنہ صدقہ کر دے سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کے نزدیک گمشدہ چیز کو پانے والا امیر ہو تو وہ اس سے نفع نہیں اٹھا سکتا۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ اگرچہ مالدار نفع اٹھا سکتا ہے کیونکہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک تھیلی پائی جس میں سو دینار تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ایک سال تشہیر کریں پھر نفع اٹھائیں اور حضرت ابن ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کثیر المال تھے۔ اور دولتمند صحابہ کرام میں سے تھے انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہیر کا حکم دیا۔ پھر مالک کے نہ ملنے پر استعمال کا حکم دیا۔ اگر گم شدہ چیز حلال نہ ہوتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے بھی حلال نہ ہوتی کیونکہ آپ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک دینار پایا۔ اس کی تشہیر کی پھر جب کوئی پہچاننے والا نہ ملا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانے کا حکم دیا۔ حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے صدقہ جائز نہیں۔ بعض اہل علم نے بلا تشہیر گم شدہ چیز کھانے کی اجازت دی ہے۔ جب کہ قلیل ہو۔ بعض فرماتے ہیں۔ دینار سے کم ہو تو ایک ہفتہ تشہیر کرے اسحٰق بن ابراہیم رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ چیز کا حکم پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ ایک سال اس کی تشہیر کرو۔ اگر مالک مل جائے تو واپس کر دو ورنہ اس کا برتن، بندھن اور اس کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَإِنْ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِقَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِيثُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخَّصُوا فِي اللُّقَطَةِ إِذَا عَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

تعداد ذہن نشین کر لو۔ پھر اسے کھاؤ اس کے بعد مالک آجائے تو اسے دے دو۔ یہ حدیث حسن صحیح اسی طریق سے غریب ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں سب سے زیادہ صحیح یہی حدیث ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ انہوں نے گم شدہ چیز سے ایک سال تشہیر کے بعد مالک نہ ملنے کی صورت میں نفع حاصل کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ٦٣١ مَا جَاءَ فِي الْوَقْفِ

احکام وقف

١٣٩١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَا تُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ رَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُ قَرَأَهَا فِي قِطْعَةِ أَدِيمٍ أَحْمَرَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ إِسْمٰعِيلُ وَأَنَا قَرَأْتُهَا عِنْدَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَكَانَ فِيهِ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْهُمْ فِي ذٰلِكَ اخْتِلَافًا فِي إِجَازَةِ وَقْفِ الْأَرَضِينَ وَغَيْرِ ذٰلِكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین بطور غنیمت ملی۔ آپ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے خیبر سے مال ملا ہے اس جیسا نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا۔ اب آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہو تو اصل زمین وقف کر دو اور محاصل کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ میں دے دیا تاکہ اس کی اصل نہ بیچی جائے نہ ہبہ کی جائے اور نہ وراثت میں دی جائے۔ اسے محتاجوں، رشتہ داروں، غلاموں کے آزاد کرنے، اللہ کے راستہ میں، مسافروں اور مہمانوں میں صدقہ کیا جائے جو اسکا متولی بنے اسے اس سے دستور کے مطابق کھانے اور دوستوں کو کھلانے میں کوئی حرج نہیں البتہ جمع نہ کرے کہ کہیں مالدار نہ بن جائے۔ راوی کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا۔ اسے مال اکٹھا کرنے کا ذریعہ نہ بنائے۔ ابن عوف فرماتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے ایک سرخ چمڑے کے ٹکڑے پر "غیر متأثل" کے الفاظ پڑھے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسماعیل فرماتے ہیں میں نے ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس پڑھا اس میں بھی یہی الفاظ تھے بعض صحابہ اور علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے ہم زمین وغیرہ کو وقف کرنے میں متقدمین کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پاتے

١٣٩٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهٖ وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْلَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں۔ البتہ تین عمل (باقی رہتے ہیں) صدقہ جاریہ نفع بخش علم اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۳۲ مَا جَآءَ فِي الْعَجْمَآءِ اَنَّ جُرْحَهَا جُبَارٌ

یہ چوپایہ کا زخمی کرنا معاف ہے

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چوپائے کا زخم معاف ہے کنواں کھودتے وقت گر کر مرنے والے اور کان میں دب کر مرجانے والے کا خون معاف ہے۔ اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت جابر عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قتیبہ نے بواسطہ لیث، ابن شہاب، سعید بن مسیب، سلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ قَالَ قَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَتَفْسِيْرُ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ يَقُوْلُ هَدَرٌ لَا دِيَةَ فِيْهِ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْعَجْمَآءُ الدَّابَّةُ الْمُنْفَلِتَةُ مِنْ صَاحِبِهَا فَمَا اَصَابَتْ فِي انْفِلَاتِهَا فَلَا غُرْمَ عَلٰى صَاحِبِهَا وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ يَقُوْلُ اِذَا احْتَفَرَ الرَّجُلُ مَعْدِنًا فَوَقَعَ فِيْهِ اِنْسَانٌ فَلَا غُرْمَ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ الْبِئْرُ اِذَا احْتَفَرَهَا الرَّجُلُ لِلسَّبِيْلِ فَوَقَعَ فِيْهَا اِنْسَانٌ فَلَا غُرْمَ عَلٰى صَاحِبِهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ فَالرِّكَازُ مَا وُجِدَ مِنْ دَفْنِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ وَجَدَ رِكَازًا اَدّٰى مِنْهُ الْخُمُسَ اِلَى السُّلْطَانِ وَمَا بَقِيَ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ۔

انصاری بواسطہ معن حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہ چوپائے کا زخم معاف ہے کا مطلب یہ ہے کہ وہ معاف ہے اس پر کوئی دیت نہیں۔ بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا کہ وہ جانور ہے جو مالک سے بھاگ گیا۔ اگر وہ کسی کو زخمی کر دے تو مالک پر جرمانہ نہیں۔ کان کی معانی کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے کان کھودی اور کوئی شخص اس میں گر کر مر گیا تو اس پر کوئی جرمانہ نہیں۔ اسی طرح کسی نے مسافروں کے لیے کنواں کھودا اور اس میں کوئی شخص گر کر مر گیا تو مالک پر جرمانہ نہ ہوگا رکاز میں پانچواں حصہ ہے، رکاز سے جاہلیت کے دور کا دفینہ مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس کو یہ دفینہ ملے وہ پانچواں حصہ حکومت کو دے۔ باقی کا وہ خود مالک ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۹۳۳ مَا ذُكِرَ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ

بنجر زمین کا آباد کرنا

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کے لیے ہے۔ اس میں غاصب ظالم کا کوئی حق نہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالُوا لَهُ أَنْ يُحْيِيَ الْأَرْضَ الْمَوَاتَ بِغَيْرِ إِذْنِ السُّلْطَانِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُحْيِيَهَا إِلَّا بِإِذْنِ السُّلْطَانِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّ كَثِيرٍ وَسَمُرَةَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کے لیے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ نیز وہ فرماتے ہیں بادشاہ کی اجازت کے بغیر بھی بنجر زمین آباد کی جا سکتی ہے بعض علماء فرماتے ہیں۔ بادشاہ کی اجازت بغیر آباد نہیں کر سکتا۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

اس باب میں حضرت جابر عمرو بن عوف مزنی (کثیر کے دادا) اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيَّ عَرْقٌ لِيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ فَقَالَ الْعِرْقُ الظَّالِمُ الْغَاصِبُ الَّذِي يَأْخُذُ مَا لَيْسَ لَهُ قُلْتُ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي يَغْرِسُ فِي أَرْضِ غَيْرِهِ قَالَ هُوَ ذٰلِكَ.

ابو موسیٰ محمد بن مثنی کہتے ہیں میں نے ابو ولید طیالسی سے پوچھا "عرق ظالم کے لیے حق نہیں" سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ عرق ظالم سے غاصب مراد ہے جو دوسروں کی چیز چھین لے میں نے کہا وہ شخص جو دوسروں کی زمین میں درخت لگائے۔ انہوں نے فرمایا ہاں وہی ہے۔

باب ۹۳۴ مَا جَاءَ فِي الْقَطَائِعِ

جاگیر بخشنا

۱۳۹۹۔ قُلْتُ لِقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شُرَاحِيلَ عَنْ سُمَيٍّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سُمَيْرٍ عَنْ أَبْيَضَ بْنِ

حضرت ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے لیے نمک کی کان مقرر کرانے حاضر ہوئے۔ آپ نے مقرر کر دی جب وہ واپس ہوئے تو مجلس

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَتَّى أَتَاهُ وَفْدٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَ لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ عَنْ مَا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْإِبِلِ فَأَقَرَّ بِهِ قُتَيْبَةُ وَقَالَ نَعَمْ.

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيُّ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ حَدِيثُ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْقَطَائِعِ يَرَوْنَ جَائِزًا أَنْ يُقْطِعَ الْإِمَامُ لِمَنْ رَأَى ذَلِكَ.

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ مَحْمُودٌ ثَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيهِ وَبَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةَ لِيُقْطِعَهَا إِيَّاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۹۳۵ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغَرْسِ

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَأُمِّ مُبَشِّرٍ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۹۳۶ مَا جَاءَ فِي الْمُزَارَعَةِ

میں سے ایک آدمی نے عرض کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے اس کیسے کیا مقرر فرمایا؟ آپ نے تو اس کے لیے نہ ختم ہونے والا پانی مقرر فرمایا۔ راوی کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کان ان سے واپس لے لی پھر انہوں نے آپ سے بیلو کے درختوں کی زمین گھیرنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ زمین جس میں اونٹوں کے کھر نہ پہنچیں۔ (یعنی چراگاہوں سے دور ہو) قتیبہ نے اس روایت کی تصدیق کی۔

محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے محمد بن یحییٰ بن قیس مأربی سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس باب میں حضرت وائل اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابیض بن حمال کی روایت حسن غریب ہے۔

بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ حکمران جس کے لیے چاہے جاگیر مقرر کر سکتا ہے۔

علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے حضر موت میں ایک زمین جاگیر کے طور پر دی۔ محمود کہتے ہیں۔ نضر نے شعبہ سے روایت کیا اور اس میں یہ اضافہ کیا "اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیجا تاکہ انہیں کے لیے بھیجا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

درخت لگانے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص درخت لگائے یا کھیتی باڑی کرے پھر اس سے انسان، پرندے یا جانور کھائیں وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوایوب، ام مبشر جابر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے۔

کھیتی باڑی کرنا

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا بِالْمُزَارَعَةِ بَأْسًا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَكُوْنَ الْبَذْرُ مِنْ رَبِّ الْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمُزَارَعَةَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَلَمْ يَرَوْا بِمُسَاقَاةِ النَّخِيْلِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَصِحَّ شَيْءٌ مِنَ الْمُزَارَعَةِ إِلَّا أَنْ تُسْتَأْجَرَ الْأَرْضُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے وہاں کے پھلوں اور کھیتی کی نصف پیداوار کا معاملہ طے کیا۔ اس باب میں حضرت انس، ابن عباس، زید بن ثابت اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ نصف، تہائی یا چوتھائی پر مزارعت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ بعض کے نزدیک مختار یہ ہے کہ بیج مالک زمین کا ہو۔ امام احمد اور اسحق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض کے نزدیک تہائی اور چوتھائی پر مزارعت مکروہ ہے۔ البتہ تہائی اور چوتھائی پر درختوں کا معاملہ طے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک مزارعت کسی صورت میں جائز نہیں مگر یہ کہ زمین سونے اور چاندی کے بدلے میں لی جائے۔

باب ۹۳

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِنَا أَرْضٌ أَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا وَبِدَرَاهِمَ وَقَالَ إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِكُمْ أَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَزْرَعْهَا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع فرمایا جس میں (بظاہر) ہمارا نفع تھا وہ یہ کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنی زمین پیداوار کے کچھ حصہ یا دراہم کے بدلے مزارعت پر دے۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی زمین کا مالک ہو تو وہ اپنے بھائی کو بطور ادھار دے یا خود زراعت کرے۔

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى السِّيْنَانِيُّ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ أَمَرَ أَنْ يُرْفِقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثُ رَافِعٍ حَدِيْثٌ فِيْهِ اضْطِرَابٌ يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت کو حرام نہیں فرمایا۔ لیکن ایک دوسرے کے ساتھ نرمی برتنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس باب میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ رافع کی روایت میں اضطراب ہے یہ حدیث حضرت رافع سے ان کے چچاؤں کے واسطہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

خَدِيجٍ عَنْ عُمُومَتِهِ وَيُرْوٰى عَنْ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ وَهُوَ اَحَدُ عُمُومَتِهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْهُ عَلٰى رِوَايَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ .

سے بھی مذکور ہے اور ظہیر بن رافع کے واسطہ سے بھی مذکور ہے اور یہ بھی ان کے چچا ہیں۔ حضرت رافع سے یہ حدیث مختلف طرق سے مروی ہے۔

فائدہ: کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لیے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں میں مثلاً نصف نصف یا ایک تہائی یا دو تہائیاں تقسیم ہو جائے گی۔ اس کو مزارعت کہتے ہیں۔ بٹائی پر کھیت دینے کا بھی یہی مطلب ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مزارعت ناجائز ہے۔ مگر آپ کے شاگردوں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے قول پر فتویٰ ہے کہ مزارعت جائز ہے۔ لیکن اس کے جواز کے لیے کچھ شرائط ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے۔ بہار شریعت (ج ۱۵ ص ۹۹) مصنفہ صدر الشریعۃ مولانا محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ۔

(مترجم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الدِّيَاتِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوابِ دیت

بَابُ ۹۳۸ مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الْاِبِلِ

دیت میں کتنے اونٹ ہیں

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خَشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ بَنِيْ مَخَاضٍ ذُكُوْرًا وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطاء میں بیس اونٹ اور بیس اونٹنیاں ایک سالہ بیس اونٹ دو سالہ، بیس اونٹ تین سالہ اور بیس اونٹ چار سالہ، (کل ایک سو اونٹ) دیت مقرر فرمائی۔

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامِ الرِّفَاعِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْقُوْفًا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ الدِّيَةَ تُؤْخَذُ فِيْ ثَلَاثِ سِنِيْنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَرَاَوْا اَنَّ دِيَةَ الْخَطَاِ عَلَى الْعَاقِلَةِ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ الْعَاقِلَةَ

ابو ہشام رفاعی نے بواسطہ ابن ابی زائدہ اور ابو خالد احمر، حجاج بن ارطاۃ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت مذکور ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کو ہم صرف اسی طریق سے مرفوعاً جانتے ہیں ان سے مرفوعاً بھی مروی ہے بعض اہل علم اسی طرف گئے ہیں۔ امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے اہل علم کا اتفاق ہے کہ دیت تین سالوں میں ہر سال ایک تہائی کے حساب سے لی جائے نیز فرماتے ہیں کہ قتل خطاء کی دیت عاقلہ پر ہے۔ بعض علماء کے نزدیک عاقلہ سے مرد کی طرف سے رشتہ دار مراد ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَرَابَةُ الرَّجُلِ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِلٰى نِصْفِ دِيْنَارٍ فَاِنْ تَمَّتِ الدِّيَةُ وَاِلَّا نُظِرَ اِلٰى اَقْرَبِ الْقَبَائِلِ مِنْهُمْ فَاُلْزِمُوْا ذٰلِكَ.

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ مُتَعَمِّدًا اُدْفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَّمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذٰلِكَ لِتَشْدِيْدِ الْعَقْلِ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

بَابُ ۹۳۹ مَا جَآءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِءٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا۔

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا يَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ اِسْحٰقَ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الدِّيَةَ عَشَرَةَ اٰلَافٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا اَعْرِفُ الدِّيَةَ اِلَّا مِنَ الْاِبِلِ وَهِيَ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ۔

بَابُ ۹۴۶ مَا جَآءَ فِي الْمُوْضِحَةِ۔

امام شافعی اور مالک رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض اہل علم فرماتے ہیں دیت عصبہ مردوں پر ہے عورتوں اور بچوں پر نہیں ان میں سے ہر ایک پر ایک چوتھائی دینار جرمانہ کیا جائے بعض نے نصف دینار کہا ہے اگر دیت پوری ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ باقی دیت

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے وہ مقتول کے ورثا کے حوالہ کیا جائے وہ اگر چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں دیت لے لیں اور یہ (دیت) تیس تین سالہ تیس چار سالہ اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں اور اگر صلح کر لیں تو وہی ہے جس پر صلح کر لی اور یہ دیت کے سخت ہونے کی وجہ سے ہے۔ عبداللہ بن عمرو کی روایت غریب ہے۔

❊ ❊ ❊

نقد کی صورت میں دیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر فرمائی

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی، بواسطہ سفیان بن عیینہ عمرو بن دینار اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابن عیینہ کی روایت میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے محمد بن مسلم کے علاوہ کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہو بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک دیت دس ہزار درہم ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ) اسی کے قائل ہیں امام شافعی فرماتے ہیں میں دیت میں اونٹوں کا دینا ہی صحیح سمجھتا ہوں اور وہ سو اونٹ ہیں۔

ایسے زخم کی دیت جس میں ہڈی ظاہر ہو جائے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ اَنَّ فِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن زخموں میں ہڈی کھل جائے ان میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کہ ایسے زخموں میں پانچ اونٹ دیت ہے۔

بَابُ ۹۴۱ مَا جَاءَ فِيْ دِيَةِ الْاَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةُ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ لِكُلِّ اُصْبُعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے ایک انگلی کے بدلے دس اونٹ ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح غریب ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ یعنی چھنگلی انگلی اور انگوٹھا (دیت میں) برابر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۹۴۲ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ۔

دیت معاف کرنا

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ ثَنَا اَبُو السَّفَرِ قَالَ دَقَّ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا اَدَقَّ سِنِّيْ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ وَاَلَحَّ الْاٰخَرُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَاَبْرَمَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ شَاْنَكَ بِصَاحِبِكَ وَاَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابو السفر سے روایت ہے قریش کے ایک آدمی نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے استغاثہ کرتے ہوئے عرض کیا۔ امیر المومنین اس نے میرا دانت توڑا ہے۔ حضرت معاویہ نے فرمایا عنقریب ہم تجھے راضی کریں گے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے اپنے ساتھی کا اختیار ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس شخص کا بدن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِیْ جَسَدِہٖ فَتَصَدَّقَ بِہٖ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِہٖ دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْہُ بِہٖ خَطِیْئَۃً فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ اَنْتَ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِیْ قَالَ فَاِنِّیْ اَذَرُھَا لَہٗ قَالَ مُعَاوِیَۃُ لَاجَرَمَ لَاُخَیِّبَنَّکَ فَاَمَرَ لَہٗ بِمَالٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَلَا اَعْرِفُ لِاَبِی السَّفَرِ سَمَاعًا مِّنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبُو السَّفَرِ اسْمُہٗ سَعِیْدُ بْنُ اَحْمَدَ وَیُقَالُ ابْنُ مُحَمَّدِ الثَّوْرِیِّ۔

زخمی ہو جائے اور وہ معاف کر دے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔ انصاری نے کہا آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ حضرت ابو درداء نے فرمایا میرے کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ رکھا اس پر انصاری نے کہا میں اسے معاف کرتا ہوں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یقیناً میں تمہیں محروم نہیں کروں گا اور آپ نے اس کیلئے کچھ مال کا حکم دیا یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ ابو السفر کو حضرت ابو درداء سے سماع حاصل ہے ابو السفر کا نام سعید بن احمد ہے۔ ابن محمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

باب ۹۴۳ مَاجَاءَ فِیْمَنْ رُضِخَ رَأْسُہٗ بِصَخْرَۃٍ۔

کسی کا سر پتھر سے کچلنے والے کی سزا

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ ثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِیَۃٌ عَلَیْھَا اَوْضَاحٌ فَاَخَذَھَا یَھُوْدِیٌّ فَرَضَخَ رَأْسَھَا وَاَخَذَ مَا عَلَیْھَا مِنَ الْحُلِیِّ قَالَ فَاُدْرِکَتْ وَبِھَا رَمَقٌ فَاُتِیَ بِھَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَکِ اَفُلَانٌ فَقَالَتْ بِرَأْسِھَا لَا قَالَ فَفُلَانٌ حَتّٰی سَمَّی الْیَھُوْدِیَّ فَقَالَتْ بِرَأْسِھَا نَعَمْ قَالَ فَاُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُضَخَ رَأْسُہٗ بَیْنَ حَجَرَیْنِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَھُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّیْفِ۔

حضرت انس سے روایت ہے ایک لڑکی باہر نکلی وہ زیور پہنے ہوئے تھی ایک یہودی نے اسے پکڑا اسکا سر پتھر سے کچل دیا اور زیور اتار لیا۔ راوی فرماتے ہیں وہ اس حالت میں پائی گئی کہ اس میں جان باقی تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی تو آپ نے اس سے پوچھا تجھے کس نے قتل کیا؟ کیا فلاں نے قتل کیا؟ لڑکی نے سر سے اشارہ کیا نہیں۔ آپ نے پوچھا کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ آپ نے یہودی کا نام لیا تو اس نے سر کے اشارے سے "ہاں" کہا راوی فرماتے ہیں وہ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض اہل علم فرماتے ہیں قصاص صرف تلوار سے ہے۔

باب ۹۴۴ مَاجَاءَ فِیْ تَشْدِیْدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ۔

قتل مومن

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَۃَ یَحْیَی بْنُ خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ بَزِیْعٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان کے قتل سے دنیا کا ختم ہو جانا زیادہ بے وقعت ہے

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، یعلی بن عطا اور عطاء حضرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMAL ISLAMIA ACADEMY

شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ عَنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَبُرَيْدَةَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَ هٰكَذَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مَوْقُوْفًا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اسکے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔ ابن ابی عدی کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابن عباس، ابوسعید، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر، اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ عبداللہ بن عمرو کی روایت کو ابن ابی عدی نے بواسطہ شعبہ، یعلی بن عطاء سے یونہی غیر مرفوع روایت کیا۔ سفیان ثوری نے بھی یعلی بن عطاء سے اسی طرح موقوف روایت کیا۔ حدیث مرفوع سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ۹۴۵ اَلْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ۔

خون کا فیصلہ

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ کیا جائے گا۔ حدیث عبداللہ حسن صحیح ہے۔ کئی افراد نے اعمش سے اسی طرح مرفوع روایت کی۔ بعض نے اعمش سے غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) بندوں کے درمیان سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ ہوگا وہ خون ہیں۔

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ ہوگا۔

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ ثَنَا اَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمام آسمانوں و زمین والے کسی مومن کے قتل میں شریک ہوں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں جھونک دے گا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ ۹۴۶ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهٗ يُقَادُ مِنْهُ اَمْ لَا۔

باپ بیٹے کو قتل کرے تو کیا حکم ہے؟

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيدُ الْأَبَ مِنِ ابْنِهِ وَلَا يُقِيدُ الِابْنَ عَنْ أَبِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُرَاقَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ رَوَاهُ إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ وَالْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مُرْسَلًا وَهٰذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْأَبَ إِذَا قَتَلَ ابْنَهُ لَا يُقْتَلُ بِهِ وَإِذَا قَذَفَهُ لَا يُحَدُّ۔

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے سے باپ کا قصاص لیتے تھے لیکن باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں لیتے تھے اس حدیث کو سراقہ کی روایت سے ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند صحیح نہیں اسماعیل بن عیاش نے مثنی بن صباح سے روایت کیا اور مثنی بن صباح کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ ابو خالد احمر نے اس کو بواسطہ حجاج بن ارطاۃ، عمرو بن شعیب بواسطہ والد ان کے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے کہ باپ بیٹے کو قتل کرے تو قصاص نہ لیا جائے۔ اور اگر تہمت لگائے تو حد قائم نہ کی جائے۔

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ باپ سے بیٹے کا قصاص نہ لیا جائے۔

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدوں میں حدیں قائم نہ کی جائیں اور بیٹے کے بدلے باپ کو قتل نہ کیا جائے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسماعیل بن مسلم کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ اسماعیل بن مسلم مکی کے حفظ میں بعض اہل علم نے کلام کیا۔

بَابُ ۹۴ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ۔

تین باتوں کے علاوہ مسلمان کا قتل جائز نہیں

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہے تین صورتوں کے علاوہ ان کا خون حلال نہیں۔ شادی شدہ زانی قتل کرنے والا اور دین اسلام کو چھوڑنے اور (مسلمان) جماعت سے الگ ہونے والا۔ (مرتد) اس باب میں حضرت عثمان، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۹۴۸ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهَدَهٗ

معاہد کو قتل کرنا

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً لَّهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَقَدْ اَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو! جو کسی معاہد (جس سے معاہدہ ہو) کو قتل کرے جس کے لیے اللہ اور رسول کا ذمہ ہو اس نے اللہ تعالیٰ کا ذمہ توڑ دیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آتی ہو گی۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اور آپ سے مختلف طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ۹۴۹

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدَّى وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ سَعْدٍ الْبَقَّالُ اِسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عامریوں کو مسلمانوں کی دیت دلوائی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دونوں سے عہد تھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابوسعید بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

بَابُ ۹۵۰ مَا جَاءَ فِيْ حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيْلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ۔

مقتول کے ولی کو اختیار ہے

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَا ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ پر فتح عطا فرمائی تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلٰی رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا اَنْ يَعْفُوَ وَإِمَّا اَنْ يَّقْتُلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو۔

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيْهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِيْ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الرَّجُلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَاِنِّيْ عَاقِلُهٗ فَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَهْلُهٗ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ إِمَّا اَنْ يَّقْتُلُوْا اَوْ يَاْخُذُوا الْعَقْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ شَيْبَانُ اَيْضًا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ مِثْلَ هٰذَا وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَلَهٗ اَنْ يَّقْتُلَ اَوْ يَعْفُوَ وَيَاْخُذَ الدِّيَةَ وَذَهَبَ اِلٰى هٰذَا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ اِلٰى وَلِيِّهٖ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ قَتْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهٗ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلّٰى عَنِ الرَّجُلِ وَكَانَ مَكْتُوْفًا بِتِسْعَةِ قَالَ فَخَرَجَ يَجُرُّ تِسْعَتَهٗ فَكَانَ يُسَمّٰى ذَا التِّسْعَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

پھر فرمایا جس کا کوئی رشتہ دار قتل ہو جائے وہ معاف کرنے یا قتل کرنے میں سے جس کو بہتر سمجھے اختیار کرے۔ اس باب میں حضرت وائل بن حجر، انس، ابو شریح اور خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا لوگوں نے نہیں بنایا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ نہ تو اس میں خونریزی کرے اور نہ ہی اسکا کوئی درخت کاٹے اور اگر کوئی بہانہ بنانے والا یہ عذر پیش کرے کہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی تو حلال کیا گیا تھا تو (بات یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے میرے لیے حلال کیا لوگوں کے لیے نہیں۔ اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی حلال کیا تھا پھر یہ تا قیامت حرام ہے (اس کے باوجود) پھر تم نے اے خزاعہ کی جماعت ہذیل کے ایک شخص کو قتل کیا میں اسکا خون بہا دے دیتا ہوں اس کے بعد جن کا رشتہ قتل ہو جائے انہیں دو باتوں میں بہتر بات کا اختیار ہے یا قتل کریں یا دیت لے لیں یہ حدیث اور حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے شیبان نے بھی اس کو یحییٰ بن ابی کثیر سے اس کی مثل روایت کیا۔ ابو شریح خزاعی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کا کوئی عزیز قتل ہو جائے اسے اختیار ہے کہ قصاص لے یا معاف کر دے اور دیت لے لے بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک آدمی قتل کیا گیا۔ قاتل مقتول کے ورثاء کے حوالہ کیا گیا تو اس نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے اور اس کے باوجود تو نے اس کے قصاص میں قتل کر دیا تو تو جہنم میں جائے گا۔ اس پر اس نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ وہ رسی سے باندھا ہوا تھا اس کو گھسیٹتے ہوئے باہر نکالا گیا تو وہ رسی والا (ذو نسعہ) مشہور ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۹۵۱ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا فَقَالَ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اُغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَ سَمُرَةَ وَالْمُغِيْرَةِ وَيَعْلَى بْنِ مُرَّةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَكَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ الْمُثْلَةَ۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ فَاَبُو الْاَشْعَثِ اِسْمُهٗ شَرَاحِيْلُ بْنُ اُدَّةَ۔

مثلہ کی ممانعت

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو امیر لشکر بنا کر بھیجتے تو اسے خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں سے بھلائی کرنے کی وصیت کرتے آپ فرماتے اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کے راستے میں کفار سے جہاد کرو۔ خیانت نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو۔ مثلہ نہ کرو (اعضاء جسم نہ کاٹو) اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، شداد بن اوس، سمرہ، مغیرہ، یعلی بن مرہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔ حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم نے مثلہ کو مکروہ کہا ہے۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان کو لازم رکھا لہٰذا جب قتل کرو تو اچھے طریقے سے کرو۔ جب ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے کرو۔ جب تم میں سے کوئی ذبح کرنا چاہے چھری تیز کرلے اور ذبیحہ کو آرام دے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو الاشعث کا نام شرحبیل بن اُدہ ہے۔

بَابُ ۹۵۲ مَا جَاءَ فِيْ دِيَةِ الْجَنِيْنِ۔

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ تَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً عَبْدًا اَوْ اَمَةً وَجَعَلَهٗ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

جنین کی دیت

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو سوکنیں تھیں ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمہ کی لکڑی دے ماری جس سے اس کا حمل ساقط ہوگیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین (پیٹ کے بچے) کی دیت ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا اور اسے عورت کے خاندان کے ذمہ قرار دیا۔ حسن کہتے ہیں زید بن حباب نے بواسطہ سفیان، منصور سے یہ حدیث روایت کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ أَيُعْطَى مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلْ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْغُرَّةُ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ أَوْ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَوْ فَرَسٌ أَوْ بَغْلٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا جس کے خلاف فیصلہ دیا اس نے عرض کیا کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ ہی چلایا اس قسم کے بچہ کی دیت نہیں لی جاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو شاعروں کی سی باتیں کرتا ہے بیشک اس کی دیت ایک غرہ ہے غلام ہو چاہے لونڈی۔ اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے بعض علماء فرماتے ہیں غرہ سے مراد غلام یا لونڈی یا پانچسو درہم ہیں بعض فرماتے ہیں گھوڑا یا خچر بھی اس میں داخل ہیں

بَابُ ۹۵ مَا جَاءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ ثَنَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ إِلَّا فِيمَا يُعْطِيهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ فِيهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهِدِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کیا آپکے پاس ایسی تحریر ہے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو۔ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا کیا مجھے تو وہی معلوم ہے جو اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو سمجھ عطا فرماتا ہے اور جو کچھ صحیفہ میں ہے راوی فرماتے ہیں میں نے پوچھا صحیفہ میں کیا ہے؟ حضرت علی رضؓ نے فرمایا دیت، قیدی کا چھڑانا اور یہ کہ کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو نہ قتل کیا جائے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے حدیث علی حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے سفیان ثوری مالک بن انس، شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے فرماتے ہیں کافر کے بدلے مومن کو قتل نہ کیا جائے بعض علماء فرماتے ہیں ذمی کافر کے بدلے مسلمان قتل کیا جائے گا۔ پہلا قول اصح ہے۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَهٰذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اس اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کافر کی دیت مومن کی دیت کا نصف ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت حسن ہے۔ یہودی اور نصرانی کی دیت میں علما کا اختلاف ہے بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِي دِيَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ وَبِهَذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَبِهَذَا يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہودی اور نصرانی کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہیں۔ امام مالک شافعی اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۹۵۴ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ۔

غلام کو قتل کرنا

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ إِلَى هٰذَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قِصَاصٌ فِي النَّفْسِ وَلَا فِي مَا دُونَ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا قَتَلَ عَبْدَهُ لَا يُقْتَلُ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ عَبْدَ غَيْرِهِ قُتِلَ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام کو قتل کیا ہم اسے قتل کریں گے اور جس نے غلام کے اعضاء کاٹے ہم اس کے اعضاء کاٹیں گے یہ حدیث حسن غریب ہے بعض تابعی علماء جن میں حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بھی شامل ہیں اسی طرف گئے ہیں بعض علماء جن میں حضرت حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح رحمہما اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں آزاد اور غلام کے درمیان خون اور زخم میں قصاص نہیں ہے امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں مالک اپنے غلام کو قتل کرے تو اس سے قصاص نہ لیا جائے دوسرے کے غلام کا قاتل قصاص میں قتل کیا جائے یہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۹۵۵ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا۔

خاوند کی دیت سے عورت کا حصہ

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتّٰى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا هٰذَا حَدِيثٌ

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے دیت مرد کے قبیلہ پر ہے اور عورت خاوند کی دیت سے وارث نہیں ہوتی یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف لکھا اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کا وارث بناؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک اسی پر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA AKADEMY

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

عمل ہے۔

بَابُ ۹۵ مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ

قصاص

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ وَسَلَمَةَ بْنِ أُمَيَّةَ وَهُمَا أَخَوَانِ حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کسی دوسرے کا ہاتھ کاٹ کھایا اس نے ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ یہ لوگ اپنا جھگڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے آپ نے فرمایا تم میں سے ایک اپنے بھائی کو اس طرح کاٹ کھاتا ہے جس طرح اونٹ کاٹ کھاتے ہیں تمہارے لیے دیت نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "والجروح قصاص" (زخموں میں بدلہ ہے) اس باب میں حضرت یعلی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ دونوں بھائی ہیں عمران بن حصین کی روایت حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۹۵ مَا جَاءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

تہمت میں قید کرنا

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ بَهْزٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ أَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَأَطْوَلَ۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تہمت لگانے کی سزا میں قید کر دیا پھر اسے چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث بہز حسن ہے اسماعیل بن ابراہیم نے بہز بن حکیم سے یہ روایت اس سے زیادہ طویل اور مکمل روایت کی۔

بَابُ ۹۵ مَا جَاءَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا شہید ہے

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَحَاتِمُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَرْوَزِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلرَّجُلِ أَنْ يُقَاتِلَ عَنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُقَاتِلُ عَنْ مَالِهِ وَلَوْ دِرْهَمَيْنِ.

علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے اس باب میں حضرت علی، سعید بن زید، ابوہریرہ، ابن عمر، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہے۔ عبداللہ بن عمرو کی حدیث حسن ہے اور ان سے متعدد طرق سے مروی ہے بعض علماء نے جان و مال کی حفاظت میں لڑنے کی اجازت دی ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں اپنے مال کی حفاظت میں لڑے اگرچہ دو درہم ہوں

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس آدمی کا مال ناحق طور پر لینے کا ارادہ کیا گیا وہ لڑا اور مارا گیا تو وہ شہید ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان عبداللہ بن حسن ابراہیم بن محمد بن طلحہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنیٰ حدیث نقل کی۔

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَ هَذَا وَيَعْقُوبُ هُوَ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو آدمی اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوا مارا جائے شہید ہے اپنے دین کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے۔ اور اہل و عیال کی حفاظت میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم بن سعد سے متعدد افراد نے اسی طرح اس کے ہم معنیٰ حدیث روایت کی یعقوب، ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ.

باب ۹۵۹ مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَسِبْتُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّهُمَا قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى اِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ اَنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا قَدْ قُتِلَ فَاَقْبَلَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبِهِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ اَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى عَقْلَهُ

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْقَسَامَةِ وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ فُقَهَاءِ الْمَدِينَةِ الْقَوَدَ بِالْقَسَامَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْقَسَامَةَ لَا تُوجِبُ الْقَوَدَ وَاِنَّمَا تُوجِبُ الدِّيَةَ.

کے صاحبزادے ہیں۔

٭ ٭ ٭

قسامت

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید باہر نکلے خیبر میں پہنچے تو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے پھر حضرت محیط نے حضرت عبداللہ بن سہل کو مقتول پایا۔ چنانچہ وہ خود، حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمٰن ان میں سے چھوٹے تھے انہوں نے گفتگو کرنا چاہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو۔ وہ خاموش ہو گئے اور ان کے دوسرے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ پھر یہ بھی ان کے ساتھ بولنے لگے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن سہل کے قتل کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ اپنے ساتھی یا انکے قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا ہم کیسے قسم کھائیں جبکہ ہم موجود نہیں تھے۔ آپ نے فرمایا تو یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو بری کر دیں۔ کہنے لگے ہم کفار کی قسمیں کیسے قبول کریں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دیکھی تو اپنی طرف سے دیت ادا فرمائی۔

حسن بن علی خلال بواسطہ یزید بن ہارون، یحیی بن معید بشیر بن یسار اور سہل بن ابی حثمہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قسامت کے بارے میں اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ بعض فقہاء مدینہ کے خیال میں قسامت سے قصاص آتا ہے۔ بعض اہل کوفہ اور دیگر علماء فرماتے ہیں قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا صرف دیت واجب ہوتی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ORADIN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْحُدُوْدِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۹۶۰ مَا جَاءَ فِيْمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَلَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاَبُوْ ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُبٍ .

بَابُ ۹۶۱ مَا جَاءَ فِيْ دَرْءِ الْحُدُوْدِ

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَسْوَدُ وَاَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابوابِ حدود

جس پر حد واجب نہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین قسم کے آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور پاگل جب تک کہ عقل نہ آ جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث علی اسی طریق سے حسن غریب ہے اور آپ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض علماء سے بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے" کے الفاظ بھی مذکور ہیں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کا حضرت علی سے سماع ہمارے علم میں نہیں یہ حدیث بواسطہ عطاء بن سائب ابوظبیان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اعمش سے بواسطہ ابوظبیان اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے۔ ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے

حدود کا ساقط کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو دور کرو۔ اگر اس کے لیے کوئی راستہ ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو۔ امام کا غلطی سے معاف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ.

کر دینا غلطی سے سزا دینے سے بہتر ہے۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرِوَايَةُ وَكِيعٍ أَصَحُّ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هَذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْكُوفِيُّ أَثْبَتُ مِنْ هَذَا وَأَقْدَمُ.

ہناد نے بواسطہ وکیع یزید بن زیاد سے محمد بن ربیعہ کی روایت کے ہم معنی غیر مرفوع ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عائشہ کو مرفوعاً ہم صرف محمد بن ربیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ وکیع نے یزید بن زیاد سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع روایت کیا۔ وکیع کی روایت اصح ہے۔ متعدد صحابہ کرام سے اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ یزید بن زیاد دمشقی حدیث میں ضعیف ہے۔ یزید بن زیاد کوفی اس سے اثبت و اقدم ہے

باب ۹۶۴ مَا جَاءَ فِي السِّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

مسلمان کی پردہ پوشی

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ مِنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِي عَوَانَةَ وَرَوَى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے دنیاوی مصائب میں سے کوئی مصیبت دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن مصیبت دور فرمائے گا جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں رہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ کو اسی طرح متعدد افراد نے بواسطہ اعمش اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اسباط بن محمد نے اعمش سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے ابو صالح نے اسی طرح روایت بیان کی۔

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

ہمیں عبید بن اسباط بن محمد نے بواسطہ والد، اعمش سے اس کی خبر دی۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے ہلاک کرے جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی حاجت برآری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی ضرورت پوری کرتا ہے اور جو آدمی کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی کوئی مصیبت دور فرمائے گا جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی پردہ پوشی فرمائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

باب ۹۶۳ مَا جَاءَ فِي التَّلْقِيْنِ فِي الْحَدِّ

حدمیں تلقین کرنا

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ اَحَقٌّ مَا بَلَغَنِيْ عَنْكَ قَالَ مَا بَلَغَكَ عَنِّيْ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ وَقَعْتَ عَلٰى جَارِيَةِ اٰلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک سے فرمایا "مجھے آپکے متعلق پہنچنے والی خبر صحیح ہے؟" انہوں نے عرض کیا (یارسول اللہ) آپ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے۔ آپنے فرمایا۔ مجھے معلوم ہوا کہ تم فلاں کی لونڈی سے صحبت کر بیٹھے ہو انہوں نے عرض کیا "جی ہاں"، پھر انہوں نے چار مرتبہ گواہی دی ازاں بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہیں رجم کیا گیا اس باب میں حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے حدیث ابن عباس حسن ہے شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ سماک بن حرب حضرت سعید بن جبیر سے مرسل روایت کی ہے حضرت ابن عباس کا واسطہ مذکور نہیں۔

باب ۹۶۴ مَا جَاءَ فِي دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ اِذَا رَجَعَ

معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَمَرَ بِهٖ فِي الرَّابِعَةِ فَاُخْرِجَ اِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماعز اسلمی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے آپ نے رخ پھیر لیا پھر وہ دوسری طرف سے آئے۔ اور عرض کیا کہ انہوں نے زنا کیا ہے آپنے رخ انور پھیر لیا۔ وہ دوسری جانب سے آئے اور عرض کیا یارسول اللہ مجھ سے زنا کا ارتکاب ہوا۔ چوتھی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے رجم کرنے کا حکم دیا چنانچہ انہیں پتھریلی زمین کی طرف لے جاکر سنگسار کیا گیا جب انہیں پتھروں سے تکلیف پہنچی تو بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے پاس اونٹ کا جبڑا تھا اس نے اس سے انکو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ فَرَّ حِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا.

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمُعْتَرِفَ بِالزِّنَا اِذَا اَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ مَرَّةً اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَحُجَّةُ مَنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ زَنٰى بِامْرَاَتِهٖ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُغْدُ يَا اُنَيْسُ اِلٰى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا وَلَمْ يَقُلْ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

مارا اور لوگوں نے بھی مارا حتیٰ کہ فوت ہو گئے۔ لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا کہ جب انہوں نے پتھروں اور موت کی تکلیف محسوس کی تو بھاگ گئے آپ نے فرمایا تم نے انہیں چھوڑ کیوں نہ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بواسطہ ابوسلمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے ہم معنیٰ مذکور ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر زنا کا اعتراف کیا آپ نے اعراض فرمایا۔ اس نے پھر اعتراف کیا آپ نے پھر توجہ نہ فرمائی۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ عرض کیا نہیں۔ پوچھا شادی شدہ ہو؟ عرض کیا "جی ہاں"، پھر آپ کے حکم سے اسے عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا۔ جب پتھر پڑنے لگے تو وہ بھاگ گیا لیکن پکڑا گیا اور پھر پتھر مارے گئے۔ یہاں تک کہ مر گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں اچھے کلمات فرمائے لیکن نماز جنازہ نہیں پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ زنا کا معترف جب اپنے خلاف چار مرتبہ شہادت دے اس پر حد قائم کی جائے۔ امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں ایک مرتبہ بھی گواہی دے تو حد لگائی جائے۔ امام مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں ان لوگوں نے حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا کہ دو آدمی بارگاہ نبوی میں اپنا جھگڑا لے کر حاضر ہوئے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا ہے۔ (طویل حدیث ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انیس! اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ کی قید نہیں لگائی۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۹۶۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُشْفَعَ فِي الْحُدُودِ

حدود میں سفارش کرنا

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَمْرَاءِ وَيُقَالُ ابْنُ الْأَعْجَمِ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں متفکر ہوئے جس نے چوری کی تھی۔ کہنے لگے اس کے متعلق بارگاہِ رسالت میں کون سفارش کرے۔ سب نے کہا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں، کے سوا کون اس کی جرأت کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم حدود اللہ میں سفارش کرتے ہو پھر آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ جب ان کا کوئی معزز چوری کرتا اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا اس پر حد قائم کرتے اللہ کی قسم! اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی چوری کرتیں میں ان کا بھی ہاتھ کاٹتا۔ اس باب میں حضرت مسعود بن عجماء (ابن اعجم بھی کہا جاتا ہے) ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ حدیثِ عائشہ حسن صحیح ہے۔

باب ۹۶۶ مَا جَاءَ فِي تَحْقِيقِ الرَّجْمِ

تحقیقِ رجم

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَإِنِّي خَائِفٌ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمَلٌ أَوِ اعْتِرَافٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا آپ پر کتاب اتاری اور جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا اس میں آیت رجم بھی ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں طویل عرصہ گزرنے پر کوئی کہنے والا کہے ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم کا حکم نہیں پاتے پس وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ ایک فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں۔ سن لو! بے شک رجم اس زانی پر ثابت ہے جو شادی شدہ ہو اس پر گواہی قائم ہو جائے یا حمل ہو جائے یا خود اعتراف کر لے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ اَبُوْبَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْلَا اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اَزِيْدَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَاِنِّيْ قَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَجِيْءَ اَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُوْنَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُوْنَ بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رجم کیا اور میں نے بھی رجم کیا۔ اگر مجھے اللہ کی کتاب میں زیادتی ناپسند نہ ہوتی تو میں اسے مصحف میں لکھ دیتا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کچھ آنے والے لوگ اسے کتاب اللہ میں نہ پاکر اس کا انکار نہ کر جائیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے حدیث عمر حسن صحیح ہے۔ اور آپ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

باب ۹۶۷ مَا جَآءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

شادی شدہ (زانی) کو سنگسار کرنا

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهٗ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ اِلَيْهِ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهٗ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِيْ فَاَتَكَلَّمَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيْتُ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَلْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلٰى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ یہ تینوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ دو آدمی جھگڑتے ہوئے آئے۔ ان میں سے ایک آپ کی طرف بڑھا اور عرض کیا یارسول اللہ میں آپکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ اس کے مخالف نے جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا، بھی کہا۔ یارسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجیے اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیجیے۔ میرا لڑکا اسکے ہاں مزدوری کرتا تھا تو اس نے اسکی عورت سے زنا کر لیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ تمہارے بیٹے پر رجم کا حکم آتا ہے پس میں نے اسکی طرف سے سو بکریاں اور ایک غلام فدیہ میں دے دیا پھر اہل علم سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا تمہارے بیٹے پر سو درے اور ایک سال تک جلاوطن کرنا ہے اور اس شخص کی عورت پر سنگساری ہے نبی اکرم نے فرمایا اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرونگا۔ سو بکریاں اور غلام تجھے واپس ملیگا اور تیرے لڑکے پر سو درے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے (پھر فرمایا) اے انیس! اس آدمی کی بیوی کے پاس جاؤ اگر اقرار کرے تو اسے رجم کردو انیس ان کے پاس گئے اس نے اقرار کیا تو انہوں نے اسے رجم کیا۔

اسحٰق بن موسیٰ الانصاری بواسطہ معن، مالک، ابن شہاب اور عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابوہریرہ و زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۴۶۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَهَزَّالٍ وَبُرَيْدَةَ وَسَلَمَةَ ابْنِ الْمُحَبَّقِ وَأَبِي بَرْزَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَوْا بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا فَإِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَهْمٌ وَهِمَ فِيهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَدْخَلَ حَدِيثًا فِي حَدِيثٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى الزُّبَيْدِيُّ وَيُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ وَهَذَا الصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَشِبْلُ بْنُ خَالِدٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَوَى شِبْلٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ الْأَوْسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا صَحِيحٌ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ شِبْلُ ابْنُ حَامِدٍ وَهُوَ خَطَأٌ إِنَّمَا هُوَ شِبْلُ بْنُ خَالِدٍ وَيُقَالُ أَيْضًا شِبْلُ ابْنُ خُلَيْدٍ۔

۱۴۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ

حدیث نقل کرتے ہیں۔

قتیبہ نے بواسطہ لیث، ابن شہاب سے اپنی سند سے حدیث مالک کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عبادہ بن صامت، ابوہریرہ، ابوسعید، ابن عباس، جابر بن سمرہ، ہزال، بریدہ، سلمہ بن محبق، ابوبرزہ، اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کی روایت حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس، معمر اور کئی دوسرے حضرت نے بواسطہ زہری عبیداللہ بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کیا ہے اس اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اگر چوتھی مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے فروخت کردو اگرچہ ایک رسی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔ سفیان بن عیینہ بواسطہ زہری اور عبیداللہ، حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے۔ ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے روایت کیں۔ ابن عیینہ کی روایت میں وہم ہوا سفیان بن عیینہ نے ایک حدیث کو دوسری میں داخل کر دیا۔ صحیح وہ ہے جو زبیدی یونس بن یزید اور زہری کے بھتیجے نے بواسطہ زہری اور عبیداللہ، حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرے الخ زہری بواسطہ عبیداللہ اور شبل بن خالد عبداللہ بن مالک اوسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے الخ محدثین کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے شبل بن خالد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا۔ شبل، عبداللہ بن مالک اوسی کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں یہ صحیح ہے۔ حدیث ابن عیینہ غیر محفوظ ہے انہی سے شبل بن حامد مذکور ہے جو غلط ہے صحیح نام شبل بن خالد ہے شبل بن خلید بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیکھو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرُهُمْ قَالَ الثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ وَاِلٰى هٰذَا ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغَيْرُهُمَا الثَّيِّبُ اِنَّمَا عَلَيْهِ الرَّجْمُ وَلَا يُجْلَدُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ فِيْ قِصَّةِ مَاعِزٍ وَغَيْرِهٖ اَنَّهٗ اَمَرَ بِالرَّجْمِ وَلَمْ يَاْمُرْ اَنْ يُّجْلَدَ قَبْلَ اَنْ يُّرْجَمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ.

راستہ مقرر کر دیا شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو سو درے اور پھر رجم ہے اور اگر دونوں غیر شادی ہوں تو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطن کرنا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے بعض صحابہ کرام جن میں حضرت علی بن ابی طالب، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہم) بھی شامل ہیں اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ شادی شدہ کو درے بھی مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے بعض علماء اسی کی طرف گئے ہیں۔ امام اسحٰق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور دوسرے حضرات بھی شامل ہیں فرماتے ہیں شادی شدہ کو صرف سنگسار کرنا ہے درے مارنا نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ماعز وغیرہ کے قصہ میں اسی طرح مذکور ہے کہ آپ نے رجم کا حکم دیا اور رجم سے پہلے درے مارنے کا حکم نہیں دیا۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری ابن مبارک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۹۶۸ منه

عنوان بالا کا دوسرا باب

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا وَقَالَتْ اَنَا حُبْلٰى فَدَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَاْتِنِيْ فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قبیلہ جہنیہ کی ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کا اعتراف کیا اور کہا میں حاملہ ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا اس سے اچھا سلوک کرو جب بچہ پیدا ہو جائے تو مجھے بتانا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر اس کے کپڑے باندھ دیے گئے پھر آپ نے سنگساری کا حکم دیا تو اسے سنگسار کیا گیا آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) آپ نے اسے سنگسار بھی کیا اور اس پر جنازہ بھی پڑھا۔ آپ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر ستر اہل مدینہ پر تقسیم کی جائے تو ان سب کو کافی ہو۔ کیا تم نے اس سے افضل چیز پائی کہ اس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے لیے قربان کر دی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۹۶ ماجاء فی رجم اھل الکتاب

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَآءِ وَجَابِرٍ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا اخْتَصَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ وَتَرَافَعُوْا اِلٰى حُكَّامِ الْمُسْلِمِيْنَ حَكَمُوْا بَيْنَهُمْ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبِاَحْكَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُقَامُ عَلَيْهِمُ الْحَدُّ فِي الزِّنَا وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

اہل کتاب کو سنگسار کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک عورت کو سنگسار کیا۔ اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو سنگسار کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، براء، جابر ابن ابی اوفی، عبداللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ جابر بن سمرہ کی روایت حسن غریب ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب اہل کتاب کا جھگڑا ہوا اور وہ اپنا مقدمہ مسلمان حکام کے پاس لائیں تو ان کے درمیان قرآن وسنت اور مسلمانوں کے احکام کے ساتھ فیصلہ کیا جائے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ان پر زنا کی حد نہ لگائی جائے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب ۹۷ ماجاء فی النفی

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَيَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ تَرْفَعُوْهُ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ۔

جلاوطن کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درے مارے اور جلاوطن کیا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی درے مارے اور جلاوطن کیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر غریب ہے متعدد افراد نے اسے عبداللہ بن ادریس سے مرفوعاً روایت کیا بعض نے عبداللہ بن ادریس سے ہی یہ حدیث روایت کی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے درے مارے اور جلاوطن کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درے مارے اور جلاوطن کیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْسَعِيْدِ الْاَشَجُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَهٰكَذَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰكَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْيُ رَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَغَيْرُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْذَرٍّ وَغَيْرُهُمْ كَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ .

ابوسعید اشج نے عبداللہ بن ادریس سے اسی طرح نقل کیا ابن ادریس کے علاوہ بھی یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے اسی طرح مروی ہے۔ محمد بن اسحٰق نے بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جلاوطن کرنا ثابت ہے۔ حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد، عبادہ بن صامت اور دیگر صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔ صحابہ کرام جن میں حضرت ابوبکر، عمر، علی، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود اور ابوذر وغیرھم (رضی اللہ عنہم) شامل ہیں، کا اسی پر عمل ہے۔ متعدد فقہاء تابعین سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

سفیان ثوری، مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۹ مَا جَاءَ اَنَّ الْحُدُوْدَ كَفَّارَةٌ لِاَهْلِهَا

حدود کفارۂ گناہ ہیں

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَوْ اَسْمَعُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ الْحَدَّ يَكُوْنُ كَفَّارَةً لِاَهْلِهَا شَيْئًا اَحْسَنَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے آپ نے فرمایا۔ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے اور زنا کے مرتکب نہیں ہو گے" پھر آپ نے آیت پڑھ کر سنائی۔ اور فرمایا تم میں سے جس نے اپنا عہد پورا کیا اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے جس نے ان میں سے کسی بات کا ارتکاب کیا پھر اسے سزا دی گئی تو یہ اس کے لیے کفارہ ہے۔ اور جو ان میں سے کسی کا مرتکب ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے اسکی پردہ پوشی فرمائی وہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے اسے عذاب دے اور چاہے بخش دے۔ اس باب میں حضرت علی، جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عبادہ بن صامت حسن صحیح ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اس باب میں کہ حد اپنے اہل کیلئے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاُحِبُّ لِمَنْ اَصَابَ ذَنْبًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَنْ يَسْتُرَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَيَتُوْبَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اَنَّهُمَا اَمَرَا رَجُلًا اَنْ يَسْتُرَ عَلٰى نَفْسِهٖ .

کفارہ ہے، اس سے احسن حدیث میں نے نہیں سنی، نیز فرماتے ہیں جو گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈال دے تو مجھے پسند ہے کہ وہ بھی اپنے گناہ کو چھپائے اور اپنے رب سے توبہ کرے۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے کہ ان دونوں حضرات نے ایک آدمی کو اپنا گناہ چھپانے کا حکم دیا۔

باب ۹۷۲ مَا جَاءَ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْاِمَاءِ

لونڈیوں پر حد قائم کرنا

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا زَائِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَاِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا اَوْ قَالَ تَمُوْتَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَحْسَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا لوگو! اپنے شادی شدہ اور کنوارے غلاموں پر حد قائم کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کا ارتکاب کیا تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اسے درے لگاؤں میں اسکے پاس آیا تو کیا دیکھا کہ اس کے ہاں نیا نیا بچہ پیدا ہوا ہے۔ مجھے خوف ہوا کہ اگر میں نے اسے کوڑے مارے تو وہ میرے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گی یا (فرمایا) مر جائے گی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا اَبُوْخَالِدٍ الْاَحْمَرُ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلٰثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْاَوْسِيِّ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوْا اَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ الْحَدَّ عَلٰى مَمْلُوْكِهٖ دُوْنَ السُّلْطَانِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَدْفَعُ اِلَى السُّلْطَانِ وَلَا يُقِيْمُ الْحَدَّ هُوَ بِنَفْسِهٖ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کا ارتکاب کرے اسے کتاب اللہ کے مطابق تین مرتبہ تک درے مارے اگر چوتھی مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے فروخت کر دے اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔ اس باب میں حضرت زید بن خالد اور بواسطہ شبل، عبداللہ بن مالک اوسی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور آپ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس کے مطابق عمل ہے کہ مالک خود اپنے غلام پر حد قائم کر سکتا ہے حاکم سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ حاکم کے حوالہ کرے خود حد نہ لگائے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب ۹۷۳ مَا جَاءَ فِيْ حَدِّ السَّكْرَانِ

نشہ والے کی حد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا أَبِي عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ أَرْبَعِينَ قَالَ مِسْعَرٌ أَظُنُّهُ فِي الْخَمْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو الصِّدِّيقِ النَّاجِيُّ اسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حد میں چالیس جوتے مارے مسعر فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ شراب کی حد ماری تھی اس باب میں حضرت علی، عبدالرحمٰن بن ازہر، ابوہریرہ، سائب ابن عباس اور عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو سعید کی روایت حسن ہے۔ ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے۔

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ الْأَرْبَعِينَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ كَأَخَفِّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ حَدَّ السَّكْرَانِ ثَمَانُونَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے اسے کھجور کی دو چھڑیوں سے تقریباً چالیس بار مارا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سب سے ہلکی حد اسّی درے ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ کہ شرابی کی سزا اسّی (کوڑے) ہیں۔

باب ۹۷۴ مَا جَاءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ

شرابی کی سزا تین مرتبہ تک کوڑے اور چوتھی مرتبہ پر قتل

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالشَّرِيدِ وَشُرَحْبِيلَ بْنِ أَوْسٍ وَجَرِيرٍ وَأَبِي الرَّمَدِ الْبَلَوِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ مُعَاوِيَةَ هَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ أَيْضًا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب پینے والے کو کوڑے مارو۔ اگر چوتھی مرتبہ ہے تو قتل کر دو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ شرید، شرحبیل بن اوس، جریر، ابورمد بلوی اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ ثوری نے بھی اسی طرح بواسطہ عاصم اور ابوصالح، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ابن جریج اور معمر نے بواسطہ سہیل بن ابی صالح اور ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا میں نے امام بخاری سے سنا۔ فرماتے ہیں اس باب میں ابوصالح

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ISLAM COMPUTER ISLAMIA ACADEMY

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ هٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ ثُمَّ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَضَرَبَ وَلَمْ يَقْتُلْهُ كَذٰلِكَ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا قَالَ فَرُفِعَ الْقَتْلُ وَكَانَتْ رُخْصَةً وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمُ اخْتِلَافًا فِي ذٰلِكَ فِي الْقَدِيْمِ وَالْحَدِيْثِ وَمِمَّا يُقَوِّي هٰذَا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ.

کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت حضرت ابوہریرہ سے روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔ قتل کا حکم شروع شروع میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ محمد بن اسحاق نے بواسطہ محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب پیئے اسے کوڑے مارو، چوتھی مرتبہ پیئے تو قتل کر دو۔ فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی تو آپ نے اسے درے مارے قتل نہیں کیا۔ زہری نے بواسطہ قبیصہ بن ذویب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کیا، فرماتے ہیں۔ قتل کا حکم اٹھا دیا گیا۔ اور رخصت دی گئی۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے ہم اس بارے میں پہلے اور پچھلے علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پاتے۔ اس بات کو ایک دوسری حدیث سے بھی تائید حاصل ہے جو مختلف طرق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا توحید و رسالت کی گواہی دینے والے مسلمان کا خون صرف تین وجہ سے حلال ہے۔ کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے، شادی شدہ ہو کر زنا کرے اور اپنے دین کو چھوڑ دے۔

باب ۹۷ مَا جَاءَ فِي كَمْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ

کس قدر چوری پر ہاتھ کاٹا جائے

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَتْهُ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْقُوْفًا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَمْرَةَ بْنِ عَائِشَةَ مَوْقُوْفًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زائد پر ہاتھ کاٹتے تھے۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث متعدد طرق سے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موقوف روایت کی ہے۔

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین درہم مالیت کی ڈھال چوری کرنے پر ہاتھ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِي هٰذَا قِيمَتُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ أَيْمَنَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَطَعَ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ أَنَّهُمَا قَطَعَا فِي رُبْعِ دِينَارٍ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُمَا قَالَا لَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ رَأَوُ الْقَطْعَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ لَا قَطْعَ إِلَّا فِي دِينَارٍ أَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَهُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْقَاسِمُ لَمْ يَسْمَعْ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ قَالُوا لَا تُقْطَعُ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ۔

کاٹا۔ اس باب میں حضرت سعد، عبداللہ بن عمرو، ابن عباس ابوہریرہ اور ام ایمن رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام کا اس پر عمل ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل ہیں۔ انہوں نے پانچ درہم پر ہاتھ کاٹا۔ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے منقول ہے انہوں نے چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا۔ حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ ان دونوں نے فرمایا پانچ درہم (کی چوری) پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ بعض فقہا تابعین کا اس پر عمل ہے۔ امام مالک بن انس، شافعی، احمد، اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا ایک دینار یا دس درہم سے کم پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ قاسم بن عبدالرحمٰن نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ حالانکہ قاسم کو آپ سے سماع نہیں بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں دس دراہم سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

باب ۹۷۶ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ

چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانا

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَتْ يَدَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيِّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ هُوَ أَخُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ شَامِيٌّ

عبدالرحمٰن بن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کے بارے میں پوچھا کہ آیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر آپ کے حکم سے اسکی گردن میں لٹکا دیا گیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف بواسطہ عمر بن علی مقدمی، حجاج بن ارطاۃ کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن محیریز، عبداللہ بن محیریز کے بھائی ہیں اور شامی ہیں۔

باب ۹۷۷ مَا جَاءَ فِي الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ

خائن، اچکے اور لٹیرے کا حکم

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَى مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ بَصْرِيٌّ أَخُو عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَسْمَلِيِّ كَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا خیانت کرنے والے اچکے اور لٹیرے کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے مغیرہ بن مسلم نے بواسطہ ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ابن جریج کی روایت کے ہم معنی نقل کیا۔ مغیرہ بن مسلم بصری ہیں۔ عبدالعزیز قسملی کے بھائی ہیں۔

علی بن مدینی نے یہی کہا ہے۔

باب ۹۷۔ مَا جَاءَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

درخت پر پھل اور گابھے کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ هٰكَذَا رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ درخت پر لٹکے ہوئے پھل اور گابھے کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں۔ بعض محدثین نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان اور ان کے چچا واسع بن حبان حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے لیث بن سعد کی روایت کے ہم معنی بیان کیا۔ مالک بن انس اور کئی دوسرے حضرات نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان اور رافع بن خدیج، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ واسع بن حبان نقل کی ہے۔

باب ۹۸۔ مَا جَاءَ أَنْ لَا يُقْطَعَ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ

جہاد کے موقعہ پر ہاتھ نہ کاٹے جائیں

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا وَقَالَ بُسْرُ بْنُ أَبِي أَرْطَاةَ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْأَوْزَاعِيُّ لَا يَرَوْنَ أَنْ

حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جہاد میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابن لہیعہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ امام اوزاعی بھی ان میں شامل ہیں۔ ان کے نزدیک میدان جہاد میں دشمن کے سامنے حد قائم کرنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُقَامُ الْحَدُّ فِي الْغَزْوِ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَلْحَقَ مَنْ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِالْعَدُوِّ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ مِنْ أَرْضِ الْحَرْبِ وَرَجَعَ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ أَقَامَ الْحَدَّ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ كَذَلِكَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ .

جائز نہیں ممکن ہے وہ شخص دشمن سے جا ملے البتہ جب امام دارالحرب سے دارالسلام میں واپس آئے تو اس وقت مجرم پر حد قائم کرے۔ امام اوزاعی نے اسی طرح فرمایا ہے۔

باب ۹۸۰ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

بیوی کی لونڈی سے صحبت کرنا

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَأَيُّوبَ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ لَأَجْلِدَنَّهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ .

حضرت حبیب بن سالم سے روایت ہے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا۔ میں اس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کروں گا اگر اس کی بیوی نے اپنی لونڈی سے صحبت اس کے لیے حلال کی تھی تو میں اسے سو کوڑے لگاؤں گا اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اسے رجم کردوں گا

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَبِّقٍ نَحْوَهُ حَدِيثُ النُّعْمَانِ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَأَبُو بِشْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ إِلَى مَا رُوِيَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت حبیب بن سالم سے روایت ہے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت کیا۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن محبق سے بھی اسکے ہم معنی مذکور ہے۔ اسکی سند میں اضطراب ہے میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں قتادہ نے حبیب ابن سالم سے یہ حدیث نہیں سنی۔ انہوں نے اسے خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے۔ ابوبشر نے بھی یہ حدیث حبیب بن سالم سے نہیں سنی بلکہ خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے علماء کا اس آدمی کے بارے میں اختلاف ہے جو اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرے۔ متعدد صحابہ کرام سے جن میں حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ مروی ہے کہ اس پر رجم ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس پر حد نہیں تعزیر ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت کو اپنایا ہے۔

باب ۹۸۱ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا

جس عورت سے زبردستی زنا کیا جائے اس کا حکم

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ

عبدالجبار بن وائل بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الرَّقِّيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا الْحَدَّ وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَلَا أَدْرَكَهُ يُقَالُ إِنَّهُ وُلِدَ بَعْدَ مَوْتِ أَبِيهِ بِأَشْهُرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَكْرَهَةِ حَدٌّ.

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک عورت زنا پر مجبور کی گئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد نہ لگائی اور مرد پر حد قائم کی۔ راوی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آیا آپ نے اس کو مہر دینے کا فیصلہ کیا یا نہیں؟ یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔ یہ روایت متعدد طرق سے مروی ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں۔ عبدالجبار بن وائل بن حجر نے نہ تو اپنے والد سے کچھ سنا اور نہ ان کا زمانہ پایا۔ کہا جاتا ہے یہ اپنے والد کی وفات کے چند ماہ بعد پیدا ہوئے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ کہ مجبور کی گئی عورت پر حد نہیں۔

٭ ٭ ٭

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَأَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هَذَا فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

علقمہ بن وائل کندی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک عورت نماز پڑھنے کے ارادے سے باہر نکلی۔ ایک آدمی اسے ملا اور اس نے اسے ڈھانک لیا پھر اس سے اپنی حاجت پوری کی۔ وہ چلائی لیکن وہ چلا گیا۔ ایک دوسرا آدمی گزرا تو اس عورت نے کہا فلاں آدمی نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے پھر وہ مہاجرین کی ایک جماعت کے پاس سے گزری اور کہا فلاں نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے۔ وہ گئے اور اس آدمی کو پکڑ لائے جس کے متعلق اس عورت کا گمان تھا کہ اس نے اس سے زنا کیا ہے۔ جب اس کے سامنے لائے تو اس نے کہا ہاں یہی ہے پھر وہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے جب آپ نے اسکو سنگسار کرنے کا حکم دیا تو اصل زانی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! اس عورت سے میں نے زنا کیا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پہلے آدمی سے اچھا کلام کیا اور زانی کے بارے میں فرمایا اسے سنگسار کرو۔ پھر فرمایا اس نے ایسی توبہ کی اگر تمام اہل مدینہ یہ توبہ کریں تو ان سے قبول کی جاتی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ علقمہ بن وائل بن حجر کو اپنے والد سے سماع حاصل ہے۔ عبدالجبار بن وائل سے بڑے ہیں۔ عبدالجبار نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۹۸۲ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ

چوپائے سے بدفعلی کرنے کی سزا

۱۴۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ فَقَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا وَلَكِنْ أَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذَلِكَ الْعَمَلُ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ.

۱۴۸۵ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو چوپائے سے بدفعلی کرتے پاؤ اسے قتل کر دو۔ اور جانور کو بھی ہلاک کر دو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا چوپائے کا کیا قصور؟ آپ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ نہیں سنا لیکن میرا خیال ہے آپ ایسے جانور کا گوشت کھانا یا اس سے نفع اٹھانا کہ جس کے ساتھ ایسا عمل کیا گیا ناپسند کرتے تھے اس حدیث کو ہم صرف عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سفیان ثوری نے بواسطہ عاصم اور ابی رزین، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ جو آدمی چوپائے سے بدفعلی کرے اس پر حد نہیں۔

۱۴۸۶ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان ثوری سے اس کی خبر دی اور یہ پہلی حدیث سے اصح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۹۸۳ مَا جَاءَ فِي حَدِّ اللُّوطِيِّ

لواطت کی سزا

۱۴۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو فَقَالَ مَلْعُونٌ مَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو قوم لوط جیسا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ہم اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو عمرو بن ابی عمرو سے روایت کیا اور فرمایا قوم لوط کا سا عمل کرنے والا ملعون ہے۔ قتل کا ذکر نہیں کیا۔ نیز یہ بھی مذکور ہے کہ چوپائے سے بدفعلی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْقَتْلَ وَذَكَرَ فِيهِ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي حَدِّ اللُّوطِيِّ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ أَحْصَنَ أَوْ لَمْ يُحْصِنْ وَهٰذَا قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدُّ اللُّوطِيِّ حَدُّ الزَّانِي وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

کرنے والا بھی ملعون ہے۔ بواسطہ عاصم بن عمر سہیل بن ابی صالح اور ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاعل اور مفعول (دونوں) کو قتل کردو۔ اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے ہم نہیں جانتے کہ اسے عاصم کے سوا کسی اور نے سہیل بن ابی صالح سے روایت کیا ہو۔ عاصم بن عمر حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعیف ہے۔ لوطی کی سزا میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک شادی شدہ ہو یا کنوارا اس پر رجم ہے یہ امام مالک شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا قول ہے۔ بعض فقہاء تابعین جن میں حضرت حسن بصری، ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ شامل ہیں، فرماتے ہیں لواطت کرنے والے کی حد وہی حد ہے جو زانی کی ہے۔

سفیان ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۸۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ ڈر قوم لوط کے سے عمل کا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے اس طریق یعنی بواسطہ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۹۸۴ مَا جَاءَ فِي الْمُرْتَدِّ

مرتد کی سزا

۱۴۸۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَلَمْ أَكُنْ لِأُحَرِّقَهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو جو اسلام سے پھر چکی تھی، جلادیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پتہ چلا تو فرمایا اگر میں ہوتا تو انہیں ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق قتل کرتا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنا دین بدلے اسے قتل کردو میں انہیں نہ جلاتا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ صَدَقَ بْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُرْتَدِّ وَاخْتَلَفُوْا فِي الْمَرْاَةِ اِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ تُحْبَسُ وَلَا تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

نے فرمایا اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو سزا نہ دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی تو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صحیح کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مرتد کے بارے میں اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ عورت اسلام کو چھوڑ جائے تو اس کے بارے میں اختلاف ہے علماء کی ایک جماعت کہتی ہے اسے بھی قتل کیا جائے، امام اوزاعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے جبکہ ایک جماعت کہتی ہے اسے قید کیا جائے قتل نہ کیا جائے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے

باب ۹۸۵ مَا جَاءَ فِيْمَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ

مسلمان پر ہتھیار اٹھانا

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَبُو السَّائِبِ قَالَا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ حَدِيْثُ اَبِيْ مُوْسٰى حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابو موسیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں آپ نے فرمایا جس نے ہم پر (مسلمانوں پر) ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن زبیر ابوہریرہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ابو موسیٰ کی روایت حسن صحیح ہے۔

باب ۹۸۶ مَا جَاءَ فِيْ حَدِّ السَّاحِرِ

جادوگر کی سزا

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ وَكِيْعٌ هُوَ ثِقَةٌ وَيُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ اَيْضًا وَالصَّحِيْحُ عَنْ جُنْدُبٍ مَوْقُوْفٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا يُقْتَلُ السَّاحِرُ اِذَا كَانَ يَعْمَلُ مِنْ سِحْرِهٖ مَا يَبْلُغُ

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جادوگر کی سزا تلوار کی ایک مار ہے۔ اس حدیث کو ہم مرفوعاً صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسماعیل بن مسلم مکی، حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعیف ہے۔ اسماعیل بن مسلم عبدی بصری کے بارے میں وکیع فرماتے ہیں یہ ثقہ ہیں۔ یہ حسن سے بھی روایت کرتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ یہ روایت حضرت جندب سے موقوف ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔ مالک بن انس کا یہی قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ اگر جادوگر کا عمل کفر تک پہنچ جائے تو اسے قتل کیا جائے ورنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

الْكُفْرَ فَإِذَا عَمِلَ عَمَلًا دُوْنَ الْكُفْرِ فَلَمْ نَرَ عَلَيْهِ قَتْلًا.

نہیں۔

بَابُ ۹۸۷ مَا جَاءَ فِي الْغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهِ

خائن کی سزا

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَهُ قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَسْلَمَةَ وَمَعَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُحْرِقَ مَتَاعُهُ فَوُجِدَ فِيْ مَتَاعِهٖ مُصْحَفٌ فَقَالَ سَالِمٌ بِعْهُ وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ اِنَّمَا رَوٰى هٰذَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ وَهُوَ اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَالِّ وَلَمْ يَاْمُرْ فِيْهِ بِحَرْقِ مَتَاعِهٖ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے مالِ غنیمت میں چوری کرتا پاؤ اس کا سامان جلادو۔ صالح (راوی) کہتے ہیں میں مسلمہ کے پاس گیا ان کے پاس سالم بن عبداللہ بھی تھے۔ انہوں نے ایک ایسے آدمی کو پایا جس نے خیانت کی تھی۔ سالم نے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اس کا سامان جلانے کا حکم دیا۔ اس کا سامان جلایا گیا تو اس میں سے ایک قرآن شریف بھی ملا۔ حضرت سالم نے فرمایا اسے فروخت کردو اور قیمت صدقہ کردو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام اوزاعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ اسے صالح بن محمد بن زائدہ نے روایت کیا ہے اور یہ ابوواقد لیثی منکر الحدیث ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ بھی خیانت کرنے والے کے بارے میں روایات ہیں۔ لیکن آپ نے اس کا سامان جلانے کا حکم نہیں دیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ ۹۸۸ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَقُوْلُ لِلْاٰخَرِ يَا مُخَنَّثُ

کسی کو ہیجڑا کہنے کی سزا

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَاِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شخص کسی دوسرے کو "اے یہودی" کہہ کر پکارے تو اسے بیس درے مارو۔ اور جب کہے "اے ہیجڑے" تب بھی بیس درے لگاؤ۔ اور جو محرم عورت سے زنا کرے اسے قتل کردو" اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابراہیم بن اسماعیل کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَقُرَّةُ بْنُ إِيَاسٍ الْمُزَنِيُّ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا قَالُوا مَنْ أَتٰى ذَاتَ مَحْرَمٍ وَهُوَ يَعْلَمُ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ وَقَالَ أَحْمَدُ مَنْ تَزَوَّجَ أُمَّهُ قُتِلَ وَقَالَ إِسْحٰقُ مَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ قُتِلَ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف طرق سے مروی ہے براء بن عازب اور قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ایک آدمی نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جو آدمی جان بوجھ کر کسی محرم عورت کے پاس جائے (یعنی زنا کرے) تو اسے قتل کیا جائے۔ امام احمد فرماتے ہیں ماں سے نکاح کرنے والے کو قتل کیا جائے۔

امام اسحٰق فرماتے ہیں جو کسی محرم عورت سے نکاح کرے اسے بھی قتل کیا جائے۔

باب ۹۸۹ مَا جَاءَ فِي التَّعْزِيرِ

تعزیر

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرٍ فَأَخْطَأَ فِيهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَطَأٌ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ إِنَّمَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّعْزِيرِ وَأَحْسَنُ شَيْءٍ يُرْوٰى فِي التَّعْزِيرِ هٰذَا الْحَدِيثُ.

حضرت ابوبردہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا (کسی دوسری سزا میں) دس کوڑوں سے زائد نہ مارے جائیں۔ ابن لھیعہ نے اس حدیث کو بکیر سے روایت کیا لیکن غلطی کی اور کہا عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ بواسطہ والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں یہ سند غلط ہے۔ صحیح وہ ہے جو لیث بن سعد نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ اور ابوبردہ بن نیار، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف بکیر بن اشج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علماء کا تعزیر کے بارے میں اختلاف ہے۔ تعزیر کے ضمن میں سب سے بہتر یہی روایت ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَبْوَابُ الصَّيْدِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۹۹ مَا جَاءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا قَبِيْصَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ غَيْرُهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا خَزَقَ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ.

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ وَالْحَجَّاجُ عَنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ رَمْيٍ قَالَ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ اَوْفِيْهَا وَاشْرَبُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

ابواب شکار

کتے کے شکار کردہ جانور کو کھانے کے احکامات

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے سدھائے ہوئے کتوں کو (شکار پر) چھوڑتے ہیں آپ نے فرمایا جو کچھ تمہارے لیے روک رکھیں اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اگرچہ مار ڈالیں؟ فرمایا اگرچہ مار ڈالیں جب تک کوئی دوسرا کتا ان کے ساتھ شریک نہ ہو۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم بغیر پر کے تیر پھینکتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا۔ جسے وہ پھاڑ دے کھاؤ اور جسے چوڑائی کی طرف سے لگے اسے نہ کھاؤ۔

محمد بن یحیی نے بواسطہ محمد بن یوسف اور سفیان منصور سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی البتہ اتنا اضافہ ہے کہ آپ سے تیر کے بارے میں پوچھا گیا۔ "یہ حدیث حسن صحیح ہے"۔

حضرت عائذ اللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو ثعلبہ خشنی سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم شکاری لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب تم اپنا کتا چھوڑو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لو پس وہ تمہارے لیے شکار کو پکڑ رکھے تو اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا اگرچہ مار ڈالے فرمایا اگرچہ مار ڈالے میں نے عرض کیا ہم تیر انداز ہیں آپ نے فرمایا۔ تمہاری کمان جو چیز تمہاری طرف لوٹائے اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا ہم سفر والے ہیں یہود و نصاری اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں ان کے برتنوں کے علاوہ ہمیں کوئی برتن نہیں ملتا (تو کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا۔ اگر اور برتن نہ پاؤ تو انہیں پانی سے دھو کر ان میں کھاؤ اور پیو۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَائِذُ اللّٰهِ هُوَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ.

روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور عائذ اللہ سے ابوادریس خولانی مراد ہیں۔

باب ۹۹۱ مَا جَآءَ فِيْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ

مجوسی کے کتے کا شکار کردہ جانور

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِيْ بَزَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْبَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُرَخِّصُوْنَ فِيْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ وَالْقَاسِمُ بْنُ اَبِيْ بَزَّةَ هُوَ الْقَاسِمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَكِّيُّ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجوسی کے کتے کے شکار سے روکا گیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اسے ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اکثر علماء کا اس پر عمل ہے وہ مجوسی کے کتے کا شکار کھانے کی اجازت نہیں دیتے۔

قاسم بن ابو بزہ سے قاسم بن نافع مکی مراد ہیں۔

باب ۹۹۲ فِيْ صَيْدِ الْبُزَاةِ

باز کا شکار کیا ہوا جانور

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَنَّادٌ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالُوْا ثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَازِيْ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِصَيْدِ الْبُزَاةِ وَالصُّقُوْرِ بَاْسًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْبُزَاةُ هُوَ الطَّيْرُ الَّذِيْ يُصَادُ بِهٖ مِنَ الْجَوَارِحِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ فَفَسَّرَ الْكِلَابَ وَالطَّيْرَ الَّذِيْ يُصَادُ بِهٖ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ صَيْدِ الْبَازِيْ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ وَقَالُوْا اِنَّمَا تَعْلِيْمُهُ اِجَابَتُهُ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَالْفُقَهَآءُ اَكْثَرُهُمْ قَالُوْا يَاْكُلُ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کیے ہوئے جانور کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا جو کچھ وہ تمہارے لیے پکڑ رکھے اسے کھالو اس حدیث کو ہم صرف بواسطہ مجاہد شعبی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ باز اور شکرے کے شکار کردہ جانور کو کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ مجاہد فرماتے ہیں بازدہ پرندہ ہے جس سے شکار کرتے ہیں یہ ان جوارح میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جن جوارح کو تم سکھاؤ اس سے وہ کتے اور پرندے مراد ہیں جن کے ساتھ شکار کیا جاتا ہے بعض اہل علم نے شکار کردہ جانور میں سے کچھ کھا جانے کی صورت میں بھی باز کا شکار جائز رکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں باز کا سکھانا یہ ہے کہ وہ جواب دے بعض علماء نے اس صورت میں شکار کو مکروہ کہا ہے اکثر فقہاء فرماتے ہیں باز کا شکار کھا لیے۔ اگرچہ وہ اس میں سے کچھ کھالے

باب ۹۹۳ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيْبُ عَنْهُ

تیر لگے ہوئے شکار کا غائب ہو جانا

www.waseemziyai.com MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهٗ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں شکار پر تیر پھینکتا ہوں دوسرے دن اس میں اپنا تیر پاتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے تیر نے اسے مارا ہے اور تم اس میں کسی درندے کا نشان نہ دیکھو تو (اسے) کھالو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے) اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث ابو بشر سے اور عبدالملک بن میسرہ نے بواسطہ سعید بن جبیر حضرت عدی بن حاتم سے روایت کی دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ اس باب میں ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

باب ۹۹ فِيْ مَنْ يَّرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهٗ مَيِّتًا فِي الْمَاءِ

تیر لگے ہوئے شکار کا پانی میں گرنا

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَاصِمُ الْاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَهٗ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ مَاءٍ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ الْمَاءُ قَتَلَهٗ اَوْ سَهْمُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا جب تیر پھینکو تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ اگر اسے مرا ہوا پاؤ تو کھالو البتہ اگر اس حالت میں پاؤ کہ وہ پانی میں گر گیا ہے تو نہ کھاؤ۔ کیونکہ معلوم اسے پانی نے مارا ہے یا تمہارے تیر نے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ اُخْرٰى قَالَ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهٖ قَالَ سُفْيَانُ كَرِهَ لَهٗ اَكْلَهٗ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سدھائے ہوئے کتے کے شکار کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا جب بسم اللہ پڑھ کر اپنا سدھایا ہوا کتا شکار پر چھوڑو تو جو کچھ تمہارے لیے اٹھا لائے اسے کھاؤ اور اگر اس نے کھایا ہو تو اب نہ کھاؤ۔ کیونکہ اس نے اپنے لیے اٹھا رکھا ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر ہمارے کتے دوسرے کتوں سے مخلوط ہو جائیں تو کیا حکم ہے۔ فرمایا تو نے اپنے کتوں پر بسم اللہ پڑھی ہے دوسروں کے کتوں پر تو نہیں۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں۔ اس کا کھانا مکروہ ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

غَيْرِهِمْ فِي الصَّيْدِ وَالذَّبِيحَةِ إِذَا وَقَعَا فِي الْمَاءِ أَنْ لَا يُؤْكَلَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الذَّبِيحَةِ إِذَا قُطِعَ الْحُلْقُومُ فَوَقَعَ فِي الْمَاءِ فَمَاتَ فِيهِ فَإِنَّهُ يُؤْكَلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكَلْبِ إِذَا أَكَلَ الصَّيْدَ فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْأَكْلِ مِنْهُ وَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ.

کہ جب شکار اور ذبیحہ پانی میں گر جائیں تو نہ کھایا جائے۔ بعض علماء ذبیحہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ حلقوم کٹنے کے بعد پانی میں گر جائے اور وہیں مر جائے تو اسے کھایا جائے۔ ابن مبارک کا یہی قول ہے، کتا شکار سے کچھ کھالے تو اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء فرماتے ہیں اگر کتا اس سے کھائے تو اب اسے نہ کھائے۔ سفیان، عبداللہ بن مبارک، شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے اس سے کھانے کی اجازت دی ہے۔ اگرچہ کتے نے اس سے کھایا ہو۔

باب ۹۹۵ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

بے پر کے تیر کا شکار

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَابَتْ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پر کے تیر سے شکار کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا جس کو اس کی دھار دار نوک سے مارو اسے کھاؤ اور جسے چوڑائی کی طرف سے مارو وہ مردار ہے۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، زکریا، شعبی اور عدی بن حاتم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

باب ۹۹۶ فِي الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

سفید پتھر سے ذبح کرنا

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ صَادَ أَرْنَبًا أَوِ اثْنَتَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَتَعَلَّقَهُمَا حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَافِعٍ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يُذَكِّيَ بِمَرْوَةٍ وَلَمْ يَرَوْا بِأَكْلِ الْأَرْنَبِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میری قوم کے ایک شخص نے ایک یا دو خرگوش شکار کیے پھر ان کو سفید پتھر سے ذبح کر کے لٹکایا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو اس کے بارے میں حکم پوچھا آپ نے ان کے کھانے کی اجازت دے دی۔ اس باب میں محمد بن صفوان رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بعض علماء نے سفید پتھر سے ذبح کرنے کی اجازت دی ہے اور خرگوش کھانے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُهُمْ أَكْلَ الْأَرْنَبِ وَاخْتَلَفَ أَصْحَابُ الشَّعْبِيِّ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَوَى عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَفْوَانَ أَصَحُّ وَرَوَى جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الشَّعْبِيُّ رَوٰى عَنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيثُ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ.

میں کچھ حرج نہیں سمجھا۔ یہ اکثر اہل علم کا قول ہے۔ بعض علماء نے خرگوش کا کھانا مکروہ کہا ہے۔ شعبی کے شاگردوں نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ داؤد بن ابوہند بواسطہ شعبی، محمد بن صفوان سے روایت کرتے ہیں اور عاصم احول بواسطہ شعبی، صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان سے روایت کرتے ہیں محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے۔ جابر جعفی بواسطہ شعبی حضرت جابر بن عبداللہ سے قتادہ کی روایت کی مثل روایت کرتے ہیں ہوسکتا ہے شعبی نے ان تمام سے روایت کیا ہو۔ محمد فرماتے ہیں حضرت جابر سے شعبی کی روایت غیر محفوظ ہے۔

باب ۹۹۷ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْمَصْبُورَةِ

نشانہ قائم کرکے مارے ہوئے جانور کا حکم

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْإِفْرِيقِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "مجثمہ" کے کھانے سے منع فرمایا اور یہ وہ جانور ہے جس کو کھڑا کرکے تیر کا نشانہ بنائیں۔ اس باب میں حضرت عرباض بن ساریہ، انس، ابن عمر، ابن عباس، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو داؤد کی روایت غریب ہے۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ وَهْبِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيسَةِ وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالَى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هُوَ الْقَطَعِيُّ سُئِلَ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ أَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يُذَكِّيَهَا.

ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر نوک دار دانتوں والے درندوں ناخنوں والے پرندوں، گھریلو پالتو گدھے کے گوشت، مجثمہ، دوسرے سے اچکے ہوئے جانور کے کھانے اور نئی حاصل ہونے والی حاملہ لونڈی سے بچہ پیدا ہونے سے قبل جماع کرنے سے منع فرمایا۔ محمد بن یحیی کہتے ہیں یہ قطعی ممانعت ہے۔ ابو عاصم سے مجثمہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجثمہ یہ ہے کہ شکار یا کسی اور چیز کو کھڑا کرکے اس پر تیر اندازی کی جائے۔ خلیسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کسی درندے یا بھیڑیے سے کوئی جانور پکڑا جائے تو وہ ذبح کرنے سے پہلے ہی ہاتھ میں مرجائے۔ (یہ خلیسہ ہے)

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّتَّخَذَ شَیْءٌ فِیْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ذی روح چیز کو پکڑ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۹۸ فِیْ ذَکٰوةِ الْجَنِیْنِ

جانور کے پیٹ کے بچہ کا ذبح کرنا

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُجَالِدٍ ح وَثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ اَبِی الْوَدَّاکِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَکٰوةُ الْجَنِیْنِ ذَکٰوةُ اُمِّهٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاَبُو الْوَدَّاکِ اِسْمُهٗ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاملہ جانور کا ذبح حمل کے ذبح کو بھی کفایت کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابو امامہ، ابو درداء اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ اسی طریق کے علاوہ بھی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان، ابن مبارک، شافعی، احمد، اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

ابو دواک کا نام جبر بن نوف ہے۔

باب ۹۹۹ فِیْ کَرَاهِیَةِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ وَذِیْ مِخْلَبٍ

کچلی والا درندہ اور پنجوں والا پرندہ کھانا منع ہے

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ.

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے (کے کھانے) سے منع فرمایا۔

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیُّ اِسْمُهٗ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ.

سعید بن عبد الرحمٰن وغیرہ نے کہا سفیان نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبد اللہ ہے۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُوْمَ الْاِنْسِيَّةِ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَذِيْ مِخْلَبٍ عَنِ الطَّيْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر گھریلو گدھے، خچروں کے گوشت کچلی والے درندے اور پنجوں والے پرندوں (کے کھانے) سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عرباض بن ساریہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث جابر حسن غریب ہے۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والا درندہ حرام قرار دیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ عبداللہ بن مبارک، شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۰۰۰ مَا جَاءَ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ

زندہ جانوں سے گوشت کاٹنا

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَيَقْطَعُوْنَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ.

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے (تو کیا دیکھا کہ) وہاں کے لوگ زندہ اونٹوں کے کوہان اور زندہ دنبوں کی چکیاں کاٹتے ہیں۔ آپ نے فرمایا زندہ جانور سے جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

ابراہیم بن یعقوب نے بواسطہ ابو النضر، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف زید بن اسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

باب ۱۰۰۱ فِي الذَّكَاةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

حلق اور لبہ میں ذبح کرنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ هٰذَا فِي الضَّرُورَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَاخْتَلَفُوا فِي اسْمِ أَبِي الْعُشَرَاءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْمُهُ أُسَامَةُ بْنُ قَهْطَمٍ وَيُقَالُ يَسَارُ بْنُ بَرْزٍ وَيُقَالُ ابْنُ بَلْزٍ وَيُقَالُ اسْمُهُ عُطَارِدٌ.

حضرت ابوالعشراء اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ذبح صرف حلق اور لبہ (سینے سے اوپر کی جگہ جہاں سے اونٹ ذبح کیے جاتے ہیں) میں ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم ران میں بھی نیزہ مارو تو جائز ہے۔ احمد بن منیع، یزید بن ہارون سے نقل کرتے ہیں کہ ضرورت کے وقت ایسا کر سکتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بواسطہ ابوالعشراء ان کے والد سے ہم اس حدیث کے علاوہ کوئی دوسری روایت نہیں جانتے۔ ابوالعشراء کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے اسامہ بن قہطم بتایا ہے۔ یسار بن برز بھی کہا جاتا ہے۔ ابن بلز اور عطارد بھی کہا گیا ہے۔

باب ۱۰۰۲ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ

گرگٹ کو مارنا

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْأُولَى كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ شَرِيكٍ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پہلی ضرب میں گرگٹ کو ہلاک کیا اس کے لیے ایسی ایسی نیکیاں ہیں اگر دوسری ضرب سے مارے تو اس کے لیے ایسی ایسی نیکیاں ہیں اگر تیسری وار سے مارے تو اس کے لیے ایسی ایسی نیکیاں ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، سعد، عائشہ اور ام شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۰۳ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ

سانپ کو مارنا

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَ

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سانپوں کو قتل کرو۔ بالخصوص وہ سانپ جن پر گرگل کے پتوں جیسے نشان ہوں اور جس کی دم کٹی ہوئی ہو کیونکہ یہ آنکھوں کو اندھا کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، عائشہ، ابوہریرہ، اور سہل بن سعد

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَتْلِ جِنَانِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الَّتِي تَكُونُ دَقِيقَةً كَأَنَّهَا فِضَّةٌ لَا تَلْتَوِي فِي مَشْيَتِهَا.

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِبُيُوتِكُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَاقْتُلُوهُ هٰكَذَا رَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنِ السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ وَهٰذَا أَصَحُّ عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ صَيْفِيٍّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَالِكٍ.

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو زَائِدَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ قَالَ أَبُو لَيْلٰى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا إِنَّا نَسْأَلُكِ بِعَهْدِ نُوحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَلَّا تُؤْذِينَا فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْبُنَانِيِّ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى.

رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ابن عمر، ابولبابہ (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم کے بعد گھر کے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا۔ انکو عوامر (بڑی عمر والے) کہتے ہیں۔ بواسطہ ابن عمر، حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں ان سانپوں کو مارنا مکروہ ہے جو پتلے ہوں چاندی کی طرح چمکتے اور چلنے میں بل نہ کھاتے ہوں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارے گھروں میں عمار (سانپ) ہیں پس ان پر تین مرتبہ تنگی کرو (یعنی انہیں کو تم تنگی میں ہو اگر دوبارہ آؤ گے تو ہم تم پر تنگی کریں گے پھر ہمیں ملامت نہ کرنا طیبی) اگر اسکے بعد ظاہر ہوں تو انہیں ہلاک کردو۔ عبیداللہ بن عمر نے بواسطہ صیفی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔ مالک بن انس نے بواسطہ صیفی اور ابوالسائب مولیٰ ھشام بن زہرہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

انصاری نے بواسطہ معن، مالک سے روایت کرتے ہوئے ہم سے یہ حدیث بیان کی۔ عبیداللہ بن عمر کی روایت سے یہ اصح ہے۔ محمد بن عجلان نے صیفی سے مالک کی روایت کی طرح نقل کیا۔

حضرت ابولیلیٰ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گھر میں سانپ نظر آئے تو اسے کہو ہم تمہیں نوح اور سلیمان بن داؤد (علیہم السلام) کے عہد کا واسطہ دیتے ہیں کہ ہمیں تکلیف نہ پہنچانا اس کے بعد بھی نہ نکلے تو اسے قتل کردو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ثابت بنانی کی روایت سے صرف اسی طریق یعنی ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۰۳ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْكِلَابِ

کتوں کو ہلاک کرنا

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے اور مخلوق کی طرح ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان تمام کو ہلاک

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ رَافِعٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ اَنَّ الْكَلْبَ الْاَسْوَدَ الْبَهِيْمَ شَيْطَانٌ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ الْبَهِيْمُ الَّذِيْ لَا يَكُوْنُ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنَ الْبَيَاضِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ صَيْدَ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ.

کر دینے کا حکم دیا پس ان میں سے خالص سیاہ کتوں کو مار ڈالو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر، ابورافع اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض احادیث میں مروی ہے خالص سیاہ کتا شیطان ہے اور یہ وہ کتا ہے جس میں بالکل سفیدی نہ ہو۔ بعض علماء نے خالص سیاہ کتے کے شکار کردہ جانور کو مکروہ کہا ہے۔

بَابُ ۱۰۵ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا مَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ

کتا رکھنے والے کی نیکیوں میں کمی

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اَوِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَارٍّ وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ نُقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے شکاری کتے یا حفاظت کرنے والے کتے کے علاوہ کتا پالا اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کا اندازہ کم کیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مغفل، ابوہریرہ، سفیان اور ابن ابی زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا یا کھیتی کی حفاظت والا کتا۔ (وہ بھی مستثنیٰ ہے)

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ قَالَ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَهٗ زَرْعٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے اور جانوروں کی حفاظت والے کتے کے علاوہ دیگر کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا۔ راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔ حضرت ابوہریرہ تو کھیتی کی حفاظت والے کتے کی بھی استثناء کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا اس لیے کہ ان کی کھیتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت اور کھیتی باڑی کی حفاظت کے علاوہ کتا رکھا۔ ہر روز اس کے عمل سے دو قیراط

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَيُرْوٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ وَإِنْ كَانَ لِلرَّجُلِ شَاةٌ وَاحِدَةٌ.

کے برابر کمی کی جاتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ انہوں نے کتا پالنے کی اجازت دی ہے۔ اگرچہ کسی کے پاس ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ بِهٰذَا.

اسحٰق بن منصور نے بواسطہ حجاج بن محمد اور ابن جریج، عطاء سے ہمیں اس کی خبر دی۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ إِنِّي لَمِمَّنْ يَرْفَعُ أَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا الْكِلَابُ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا انْتُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ان لوگوں میں سے ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس سے شاخیں اٹھائے ہوئے تھے اور آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں انہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیتا۔ ان میں سے خالص سیاہ کتوں کو ہلاک کر دو اور جتنے گھر والے کتوں کی پرورش کرتے ہیں ان کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر کمی کی جاتی ہے۔ البتہ شکاری کتے یا کھیتی باڑی اور بکریوں کی حفاظت کرنے والے کتوں کی اجازت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بواسطہ حسن اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

باب ۱۰۶ فِي الذَّكَاةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهِ

بانس وغیرہ سے ذبح کرنا

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا أَوْ ظُفُرًا وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم دشمن سے ملتے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں (جانور کیسے ذبح کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو کھا لو جب تک دانت اور ناخن نہ ہوں۔ عنقریب میں اس کے بارے میں تم سے بیان کروں گا۔ دانت (اس لیے کہ) ہڈی ہیں اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن بشار نے بواسطہ یحیی بن سعید، سفیان ثوری سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں۔ مجھ سے میرے والد نے بواسطہ عبایہ بن رفاعہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ وَعَبَايَةُ قَدْ سَمِعَ مِنْ رَافِعٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ اَنْ تُذَكّٰى بِسِنٍّ وَلَا بِعَظْمٍ .

صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے ہم معنی حدیث بیان کی۔ اس میں عبایہ کے بعد انکے والد کا ذکر نہیں۔ یہ اصح ہے۔ عبایہ کو رافع سے سماع حاصل ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ ہڈی اور دانت سے ذبح کرنے کو جائز نہیں سمجھتے۔

باب ۱۰۷ مَا جَاءَ فِي الْبَعِيْرِ اِذَا نَدَّ

بدکے ہوئے جانور کو مارنا

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِنْ اِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا .

حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ قوم کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بدک گیا۔ ان کے پاس گھوڑا نہیں تھا۔ ایک آدمی نے تیر پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی پن ہوتا ہے۔ پس جو جانور اس طرح کرے تو تم بھی ایسا ہی کیا کرو۔

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَبَايَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ مِنْ رِوَايَةِ سُفْيَانَ .

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان، ان کے والد عبایہ بن رفاعہ اور انکے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس میں عبایہ کے بعد ان کے والد کا واسطہ مذکور نہیں یہ زیادہ صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ شعبہ نے بواسطہ سعید بن مسروق سفیان کی روایت سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

شکار کے ابواب ختم ہوئے

اَخْرُ اَبْوَابِ الصَّيْدِ

اَبْوَابُ الْاَضَاحِيِّ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوابِ قربانی

باب ۱۰۸ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْاُضْحِيَةِ

قربانی کی فضیلت

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدَنِيُّ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ اَبِي الْمُثَنّٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کا کوئی عمل خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔ قربانی کا جانور قیامت کے دن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ اٰدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ اِنَّهٗ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو الْمُثَنّٰى اِسْمُهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيْدَ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْاُضْحِيَةِ لِصَاحِبِهَا بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ وَيُرْوٰى بِقُرُوْنِهَا .

اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا اور بے شک اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ پس دل کی خوشی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابو المثنی کا نام سلیمان بن یزید ہے۔ ابن ابی فدیک ان سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے قربانی کے بارے میں فرمایا کہ قربانی کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔ نیز یہ بھی روایت ہے کہ ہر سینگ کے بدلے نیکی ہے۔

بَابُ ۱۰۰۹ فِي الْاُضْحِيَةِ بِكَبْشَيْنِ

دو مینڈھوں کی قربانی

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ وَاَبِيْ رَافِعٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ بَكْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے سیاہی مائل سفید دو مینڈھے اپنے دست مبارک سے ذبح کیے بسم اللہ پڑھ کر تکبیر کہی اور ان کی گردن پر اپنا پاؤں مبارک رکھا۔ اس باب میں حضرت علی، عائشہ، ابو ہریرہ، جابر ابو ایوب، ابو الدرداء ابو رافع، ابن عمر اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ الْكُوْفِيُّ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي الْحَسْنَآءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ اَمَرَنِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدَعُهٗ اَبَدًا هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ تُضَحّٰى عَنِ الْمَيِّتِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ اَنْ يُّضَحّٰى عَنْهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْهُ وَلَا

حضرت حنش سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دو مینڈھوں کی قربانی دیا کرتے تھے ایک، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے۔ آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے پس میں اسے کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے میت کی طرف سے قربانی کرنے کی اجازت دی ہے۔ جب کہ بعض کے نزدیک یہ جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک میت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُضَحَّى عَنْهُ وَإِنْ ضَحَّى فَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيَتَصَدَّقُ بِهَا كُلِّهَا.

کی طرف سے صدقہ دینا زیادہ پسندیدہ ہے اور اسکی طرف سے قربانی نہ کی جائے اور اگر کرے تو اس سے کچھ بھی نہ کھائے بلکہ تمام کا تمام صدقہ کر دے

باب ۱۰۱۰ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

کس جانور کی قربانی مستحب ہے

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے موٹے تازے نر دنبے کی قربانی دی۔ وہ سیاہی میں کھاتا سیاہی میں چلتا اور سیاہی میں دیکھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف حفص بن غیاث کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۰۱۱ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

کس جانور کی قربانی ناجائز ہے

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهُ قَالَ لَا يُضَحَّى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَلَا بِالْمَرِيضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِي لَا تُنْقِي.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لنگڑے جانور کی قربانی نہ کی جائے جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو نہ اس کانے جانور کی جس کا کانا پن ظاہر ہو اور نہ اس بیمار جانور کی قربانی کی جائے جس کی بیماری ظاہر ہو اور نہ ایسے دبلے پتلے کی جس کی ہڈی میں گودا نہ ہو۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

ھناد نے بواسطہ ابن ابی زائدہ، شعبہ، سلیمان بن عبدالرحمٰن، عبید بن فیروز اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف بواسطہ عبید بن فیروز حضرت براء بن عازب کی روایت سے جانتے ہیں۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔

باب ۱۰۱۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

کس جانور کی قربانی مکروہ ہے

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ (قربانی کے جانور کی) آنکھ اور کان غور سے دیکھ لیا کریں اور ایسے جانور کی

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابِرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ.

قربانی نہ کریں۔ جس کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوئے ہوں یا پھٹے ہوئے ہوں یا ان میں سوراخ ہو۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى ثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَالَ الْمُقَابَلَةُ مَا قُطِعَ طَرَفُ اُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْاُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوبَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَشُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الصَّائِدِيُّ كُوْفِيٌّ وَشُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ الْقَاضِيْ يُكْنٰى اَبَا اُمَيَّةَ وَشُرَيْحُ بْنُ هَانِئٍ كُوْفِيٌّ وَهَانِئٌ لَهٗ صُحْبَةٌ وَكُلُّهُمْ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ فِيْ عَصْرٍ وَاحِدٍ.

حسن بن علی نے بواسطہ عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابواسحٰق، شریح بن نعمان اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ لیکن اس میں اضافہ یہ ہے آپ نے فرمایا۔ مقابلہ وہ ہے جسکا کان کنارے سے کٹا ہوا ہو۔ مدابرہ وہ ہے جسکے کان کو پچھلی طرف سے کاٹا گیا ہو۔ شرقاء وہ ہے جس کا کان پھٹا ہوا ہو اور خرقاء وہ ہے جس کے کان میں سوراخ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شریح بن نعمان صائدی کوفی ہیں اور شریح بن حارث کندی کوفی ہیں اور قاضی ہیں ابوامیہ انکی کنیت ہے۔ شریح بن ہانی کوفی ہیں اور ہانی کو شرف صحبت حاصل ہے۔ یہ تمام ہم عصر ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب ہیں۔

بَابُ ۱۰۱۳ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّانِ فِي الْاَضَاحِيْ

چھ مہینے کی بھیڑ کی قربانی

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ كَبَاشٍ قَالَ جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعَانًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَ اَوْ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّانِ قَالَ فَانْتَهَبَهَ النَّاسُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ بِلَالٍ بِنْتِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْهَا وَجَابِرٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَرَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّانِ يُجْزِيْ فِي الْاُضْحِيَةِ.

حضرت ابوکباش فرماتے ہیں میں چھ ماہی بھیڑیں بغرض تجارت مدینہ طیبہ لایا وہ کساد بازاری کا شکار ہوگئیں پھر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا چھ مہینے کی بھیڑ (مینڈھا جو اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال کا نظر آتا ہو) کی قربانی اچھی ہے۔ ابوکباش کہتے ہیں (یہ سن کر) لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ام بلال بنت ہلال، بلال، جابر عقبہ بن عامر، اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ غریب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم حضرات کا اس حدیث پر عمل ہے۔ کہ چھ ماہی مینڈھے کی قربانی جائز ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا فِيْ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ أَوْ جَدْيٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ قَالَ وَكِيْعٌ الْجَذَعُ يَكُوْنُ ابْنَ سَبْعَةِ أَوْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّحَايَا فَبَقِيَتْ جَذَعَةٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا أَنْتَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ بکریاں دیں کہ آپ کے صحابہ کرام کے درمیان قربانی کے لیے تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد ایک چھ یا سات ماہ کا بچہ رہ گیا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم خود اس کی قربانی کر دو۔ وکیع فرماتے ہیں جذع چھ یا سات ماہ کا ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس طریق کے علاوہ بھی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور تقسیم کیے تو ایک جذعہ باقی رہ گیا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ تم خود اس کی قربانی کر دو۔

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَأَبُوْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے یزید بن ہارون اور ابوداؤد سے بیان کی۔ یہ دونوں فرماتے ہیں ہم سے ہشام بن دستوائی نے بواسطہ یحیی بن کثیر، بعجہ بن عبداللہ بن بدر اور عقبہ بن عامر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

باب ۱۰۱۴ فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْأُضْحِيَةِ

قربانی میں شریک ہونا

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي الْأَشَدِّ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَأَبِيْ أَيُّوْبَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ عید قربان آگئی۔ چنانچہ ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔ اس باب میں حضرت ابوالاشد اسلمی (بواسطہ اپنے والد دادا سے روایت کرتے ہیں) اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ میں سات آدمیوں کی طرف سے اونٹ کی قربانی دی اور سات ہی کی طرف سے گائے قربان کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَالَ اِسْحٰقُ يُجْزِئُ اَيْضًا الْبَعِيْرُ عَنْ عَشَرَةٍ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد، اسحٰق (اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ) رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ اسحٰق فرماتے ہیں۔ اونٹ دس کی طرف سے بھی جائز ہے۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے استدلال کیا۔

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَاِنْ وَلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ قَالَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ قُلْتُ فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا بَاْسَ اَمَرَنَا اَوْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْاُذُنَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ .

حضرت حجیہ بن عدی سے مروی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے (کافی) ہے میں نے عرض کیا "اگر بچہ جنے؟ فرمایا "بچے کو ساتھ ہی ذبح کردو" میں نے عرض کیا "لنگڑی گائے کا کیا حکم ہے" فرمایا "جب قربان گاہ تک پہنچ جائے" میں نے پوچھا "جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں" فرمایا "کچھ حرج نہیں" ہمیں حکم دیا گیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم آنکھوں اور کانوں کو غور سے دیکھ لیا کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے اسے سلمہ بن کہیل سے روایت کیا ہے۔

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُضَحّٰى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹے ہوئے سینگ والے اور کان والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا عضب سے آدھا یا اس سے زائد کا کٹ جانا مراد ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۱۵ مَا جَاءَ اَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِئُ عَنْ اَهْلِ الْبَيْتِ

ایک بکری تمام گھر والوں کی طرف سے کافی ہے

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنِيْ عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا اَيُّوْبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ

حضرت عمارہ بن عبداللہ کہتے ہیں۔ میں نے عطاء بن یسار سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے ابوایوب سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں قربانیاں کیسے ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ایک آدمی اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ فَيَاْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ حَتّٰى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ مَدِيْنِيٌّ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَاحْتَجَّا بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ضَحّٰى بِكَبْشٍ فَقَالَ هٰذَا عَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ وَقَالَ بَعْضٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا تُجْزِئُ الشَّاةُ اِلَّا عَنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

بکری قربان کیا کرتا تھا۔ وہ اس سے خود بھی کھاتے اور لوگوں کو بھی کھلاتے یہاں تک کہ لوگوں نے فخر شروع کیا اور اب یہ صورت ہو گئی جو تم دیکھ رہے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے عمارہ بن عبداللہ مدنی ہیں مالک بن انس نے بھی ان سے روایت کی ہے بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کیا کہ آپ نے ایک مینڈھا ذبح کیا اور فرمایا یہ میرے اس امتی کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کر سکے بعض علماء فرماتے ہیں۔ ایک بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ اور دیگر اہل علم (حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ) کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۰۱۶

قربانی سنت ہے

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاُضْحِيَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْقِلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاُضْحِيَةَ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَلٰكِنَّهَا سُنَّةٌ مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ[1] اَنْ يُعْمَلَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ۔

جبلہ بن سحیم بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے متعلق پوچھا کہ آیا یہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی۔ اس نے دوبارہ یہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا تجھے عقل ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے یہ حدیث حسن ہے۔ اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ قربانی واجب نہیں بلکہ سنت ہے[1]۔ اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک کا یہی قول ہے۔

[1] امام اعظم ابوحنیفہ امام ابویوسف، امام محمد، امام زفر اور امام حسن کے نزدیک ہر آزاد مسلمان اور مقیم صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے۔ امام احمد سے ایک روایت ہے کہ ان کے نزدیک مالدار پر واجب اور فقیر کے لیے سنت ہے۔ وجوب کی دلیل مخنف بن سلیم کی روایت ہے جسے ترمذی ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا حضرت مخنف فرماتے ہیں ہم عرفات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی (واجب) ہے۔ اور یہ انداز وجوب کا ہے۔ نیز فرمایا جو گنجائش کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ اس قسم کی وعید واجب کے چھوڑنے پر ہوتی ہے۔

(ترمذی ص ۲۲۶، مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں دس سال قیام پذیر رہے اور آپ قربانی دیتے رہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۰۱۷ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز عید کے بعد ذبح کرنا

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَاِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ اَوْ جِيْرَانِيْ قَالَ فَاَعِدْ ذَبْحَكَ بِاٰخَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُهَا فَقَالَ نَعَمْ وَهُوَ خَيْرٌ نَسِيْكَتِكَ وَلَا تَجْزِيْ جَزَعَةٌ بَعْدَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَجُنْدُبٍ وَاَنَسٍ وَعُوَيْمِرِ بْنِ اَشْقَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَا يُضَحّٰى بِالْمَصْرِ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْاِمَامُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِاَهْلِ الْقُرٰى فِي الذَّبْحِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ لَا يَجْزِيَ الْجَذَعُ مِنَ الْمَعْزِ وَقَالُوْا اِنَّمَا يَجْزِي الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ دیا آپ نے فرمایا نماز عید پڑھنے سے پہلے کوئی شخص (قربانی کا جانور) ذبح نہ کرے فرماتے ہیں میرے ماموں نے اٹھ کر عرض کیا یارسول اللہ! آج کے دن گوشت ناپسند ہوتا ہے اور میں نے قربانی میں جلدی کی تاکہ اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلاؤں۔ آپ نے فرمایا دوسرا جانور ذبح کرو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے پاس سال سے کم عمر کا بکری کا بچہ ہے۔ جو دو گوشت والی بکریوں سے اچھا ہے۔ کیا میں اسے ذبح کر دوں۔ آپ نے فرمایا ہاں اور یہ تیری اچھی قربانی ہے اور تیرے بعد کسی کے لیے (بکری کا) سال سے کم عمر کا بچہ جائز نہیں[1]۔ اس باب میں حضرت جابر، جندب، انس، عویمر بن اشقر ابن عمر اور ابوزید انصاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ شہر میں امام کے نماز عید پڑھانے سے قبل قربانی نہ کرے علماء کی ایک جماعت نے دیہاتیوں کو طلوع فجر کے بعد قربانی کی اجازت دی ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ اہل علم کا اجماع ہے۔ کہ چھ ماہی بکری کی قربانی جائز نہیں۔ اور بھیڑ کا چھ ماہ بچہ جائز ہے۔

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم خداوندی کے تحت جس کے لیے جو چاہیں حلال فرمائیں جس کے لیے جو چاہیں حرام قرار دیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیارات بخشے جس پر یہ واقعہ شاہد عدل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے امام احمد رضا بریلی قدس سرہٗ کی تصنیف "الامن والعلیٰ" کا مطالعہ کیجیے۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۰۱۸ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْأُضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ مکروہ ہے

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا كَانَ النَّهْيُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَدِّمًا ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا پھر اجازت دے دی۔

باب ۱۰۱۹ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

تین دن کے بعد گوشت کھانے کی اجازت

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَتَّسِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلَى مَنْ لَا طَوْلَ لَهُ فَكُلُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَاطْعِمُوا وَادَّخِرُوا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَنُبَيْشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَأَنَسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ.

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا کرتا تھا۔ تاکہ گنجائش والے ان لوگوں پر وسعت کریں جنہیں گنجائش نہیں۔ پس جتنا چاہو کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کرلو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، نبیشہ، ابو سعید، قتادہ بن نعمان، انس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حدیث بریرہ حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّي مِنَ النَّاسِ فَأَحَبَّ أَنْ يُطْعِمَ

حضرت عابس بن ربیعہ فرماتے ہیں۔ میں نے ام المومنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ قربانی کرنے والے کم تھے۔ اس لیے آپ چاہتے تھے کہ ان لوگوں کو کھلایا جائے جو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

مَنْ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّي فَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ عَشْرَةِ أَيَّامٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ هِيَ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهَا هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ .

قربانی نہیں کر سکتے پس ہم جانور کا ہاتھ بچا کر رکھتے اور اسے دس دن بعد کھاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام المومنین سے مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ام المومنین سے یہ حدیث دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

باب ۱۰۲ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

فرع اور عتیرہ

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَمِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَتِيرَةُ ذَبِيحَةٌ كَانُوا يَذْبَحُونَهَا فِي رَجَبٍ لِأَنَّهُ أَوَّلُ شَهْرٍ مِنْ أَشْهُرِ الْحُرُمِ وَأَشْهُرُ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَأَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ كَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (اسلام میں) فرع اور عتیرہ کا کوئی جواز نہیں۔ فرع اونٹنی کے سب سے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے لوگ (زمانہ جاہلیت میں) ذبح کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت نبیشہ اور مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عتیرہ وہ ذبیحہ ہے جسے وہ رجب کی تعظیم کی خاطر رجب میں ذبح کرتے تھے۔ کیونکہ یہ حرمت والے مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ ہے۔ حرمت والے مہینے، رجب، ذیقعدہ ذی الحجہ اور محرم ہیں۔ حج کے مہینے شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر حضرات سے حج کے مہینوں کے بارے میں اسی طرح مروی ہے۔

باب ۱۰۳ مَا جَاءَ فِي الْعَقِيقَةِ

عقیقہ

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ مَاهَكَ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَأَلُوهَا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَأَخْبَرَتْهُمْ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأُمِّ كُرْزٍ وَبُرَيْدَةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَسٍ وَسَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت یوسف بن ماھک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن کے پاس گئے اور ان سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا انہوں نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لڑکے کی طرف سے دو ہم عمر بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ام کرز، بریدہ، سمرہ، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، انس، سلمان بن عامر، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عائشہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَحَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ حَفْصَةُ هِيَ ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ.

حسن صحیح ہے۔
حفصہ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی ہیں۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ سِبَاعٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ كُرْزٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

سباع بن ثابت سے روایت ہے۔ محمد بن سباع بن ثابت نے انہیں ام کرز سے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔ ان کا نر یا مادہ ہونا کچھ نقصان نہیں دیتا۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى.

حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہونے پر عقیقہ (سنت) ہے۔ اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے ایذا رساں چیزیں (بال وغیرہ) دور کرو۔

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حسن نے بواسطہ عبدالرزاق، ابن عیینہ، عاصم بن سلیمان احول، حفصہ بنت سیرین رباب اور سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۰۲۲ الْأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ

بچے کے کان میں اذان دینا

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ

حضرت عبیداللہ بن ابورافع اپنے والد (ابورافع) رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں جب وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے پیدا ہوئے، نماز کی اذان جیسی اذان کہی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس پر عمل ہے۔ نبی اکرم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقِيقَةِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِشَاةٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی عقیقہ کے بارے میں مروی ہے کہ بچے کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ دیا۔ بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔

باب ۱۰۲۳

بہترین قربانی اور کفن

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأُضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین قربانی (سینگ والے) دنبے کی ہے اور بہترین کفن حلہ ہے یہ حدیث غریب ہے۔

عفیر بن معدان کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

باب ۱۰۲۴

قربانی واجب ہے

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ثَنَا أَبُو رَمْلَةَ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَةٌ وَعَتِيرَةٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ.

حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ میں نے سنا آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! ہر سال ہر گھر والوں پر قربانی (واجب) ہے۔ اور عتیرہ! تو تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے یہ وہی ہے جسے تم رجبیہ کہتے ہو (پیچھے مفہوم گزر چکا ہے۔ مترجم) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق یعنی ابن عون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۰۲۵

ایک بکری سے عقیقہ

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری عقیقہ (میں ذبح) کی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَتْهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ.

اور فرمایا اے فاطمہ! ان کا سر مونڈھ کر بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرو تو ان کا وزن ایک درہم یا درہم سے کچھ کم تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس کی سند متصل نہیں ابو جعفر محمد بن علی نے حضرت علی بن ابی طالب کو نہیں پایا۔

باب ۱۰۲۶

تکبیر کہہ کر ذبح کرنا

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر نیچے تشریف لائے اور دو مینڈھے منگوا کر انہیں ذبح کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ فَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ إِذَا ذَبَحَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ يُقَالُ إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عید قربان کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے خطبہ ختم فرمایا تو منبر سے نیچے تشریف لائے ایک مینڈھا لایا گیا اور آپ نے اسے اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا اور فرمایا "بسم اللہ واللہ اکبر" یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ ذبح کرتے وقت آدمی کو تکبیر کہنی چاہیے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں۔

باب ۱۰۲۷

عقیقہ کب کیا جائے

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَةٍ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمَّى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ عقیقہ کے عوض رہن رکھا جاتا ہے۔ ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈایا جائے۔

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُذْبَحَ عَنِ الْغُلَامِ الْعَقِيقَةُ يَوْمَ السَّابِعِ فَإِنْ لَمْ يَتَهَيَّأْ يَوْمَ السَّابِعِ فَيَوْمَ الرَّابِعَ عَشَرَ فَإِنْ لَمْ يَتَهَيَّأْ عُقَّ عَنْهُ يَوْمَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَالُوا لَا يُجْزِئُ فِي الْعَقِيقَةِ مِنَ الشَّاةِ إِلَّا مَا يُجْزِئُ فِي الْأُضْحِيَةِ.

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حسن اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ مستحب سمجھتے ہیں کہ بچے کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کا جانور ذبح کیا جائے۔ اگر ساتویں دن میسر نہ ہو تو چودھویں دن اگر چودھویں دن بھی نہ ہو تو اکیسویں دن (ذبح کیا جائے) علماء فرماتے ہیں عقیقہ میں اسی قسم کی بکری جائز ہے جو قربانی میں جائز ہے۔

باب ۱۰۲۸

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرٍو أَوْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالصَّحِيحُ هُوَ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ نَحْوَ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ كَانَ يَقُولُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَإِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ ذَهَبَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح نام عمرو بن مسلم ہے (عمر بن مسلم نہیں) ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی دوسرے افراد نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ سعید بن مسیب اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی اس طرح مروی ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اس حدیث کی طرف گئے ہیں بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ بال اور ناخن کاٹنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں۔ انہوں نے حضرت

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَقَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ یَّاْخُذَ مِنْ شَعْرِہٖ وَاَظْفَارِہٖ وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاحْتَجَّ بِحَدِیْثِ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَبْعَثُ بِالْھَدْیِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَلَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا مِمَّا یَجْتَنِبُ مِنْہُ الْمُحْرِمُ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ سے قربانی کا جانور بھیجتے اور کسی ایسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ النُّذُوْرِ وَالْاَیْمَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذریں اور قسمیں

بَابُ ۱۰۲۹ مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ

گناہ میں نذر نہیں

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ یُوْنُسَ ابْنِ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَھٰذَا حَدِیْثٌ لَا یَصِحُّ لِاَنَّ الزُّھْرِیَّ لَمْ یَسْمَعْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ رُوِیَ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ وَابْنُ اَبِیْ عَتِیْقٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِیْثُ ھُوَ ھٰذَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ میں نذر اور پورا کرنا جائز نہیں۔ اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ زہری نے ابوسلمہ سے یہ حدیث نہیں سنی میں امام ترمذی نے استاذ بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں یہ حدیث متعدد لوگوں سے مروی ہے۔ ان میں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق شامل ہیں جو بواسطہ زہری، سلیمان بن ارقم، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث یہی ہے۔

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِیْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ ابْنِ یُوْسُفَ التِّرْمِذِیُّ ثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ثَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَۃَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر پوری نہیں کی جائے گی۔ اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے یہ حدیث غریب ہے اور ابوصفوان بواسطہ یونس کی روایت سے اصح ہے۔ ابوصفوان مکی ہیں اور ان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ وَقَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاحْتَجَّا بِحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا كَفَّارَةَ فِيْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ قَالُوْا لَا يَعْصِي اللّٰهَ وَلَيْسَ فِيْهِ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ اِذَا كَانَ النَّذْرُ فِيْ مَعْصِيَةٍ

کا نام عبداللہ بن سعید ہے۔ حمیدی اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کیا ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ گناہ سے متعلق نذر پوری نہیں کی جائے گی اور اس کا کچھ کفارہ نہیں۔

امام مالک اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

⁂ ⁂ ⁂

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے اسے اطاعت کرنی چاہیے۔ اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے اسے نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر، عبیداللہ بن عمر، طلحہ بن عبدالملک ایلی، قاسم بن محمد اور عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے یحییٰ بن ابی کثیر نے اسے قاسم بن محمد سے روایت کیا۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم اسی کے قائل ہیں۔ امام مالک اور شافعی یہی کہتے ہیں کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔ لیکن اس میں قسم والا کفارہ بھی نہیں یعنی جب کہ گناہ کی نذر مانی ہو۔ (امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک کفارہ دینا پڑے گا جس طرح اس سے پہلے حدیث گزر چکی۔ مترجم)

باب ۱۰۳ لَا نَذْرَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ۔

جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس کی نذر کا حکم

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان جس چیز کا مالک نہیں اس کی نذر پوری کرنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ضروری نہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۰۳۱ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ۔

نذر غیر معین کا کفارہ

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنِي مُحَمَّدٌ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ كَفَّارَةُ يَمِينٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر غیر معین کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٭ ٭ ٭

بَابُ ۱۰۳۲ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

قسم کے خلاف بہتر چیز دیکھنے پر کیا کرے

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن! حکومت مت مانگو اگر تمہیں مانگنے سے ملی تو تم اسی کو سونپ دیے جاؤ گے اور اگر مانگے بغیر ملے گی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب کسی بات پر قسم کھاؤ پھر اس کے خلاف کرنے میں بہتری دیکھو تو جو بہتر ہے اسے کرو اور قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم، ابو درداء، انس، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابو ہریرہ، ام سلمہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سمرہ کی روایت حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۰۳۳ فِي الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ۔

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْكَفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنْثِ تُجْزِئُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُكَفِّرُ اِلَّا بَعْدَ الْحِنْثِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اِنْ كَفَّرَ بَعْدَ الْحِنْثِ اَحَبُّ اِلَيَّ وَاِنْ كَفَّرَ قَبْلَ الْحِنْثِ اَجْزَاَهُ

جس نے کسی بات پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف میں بہتری دیکھی تو چاہیے کہ قسم کا کفارہ دے اور اس کے خلاف کرے۔ اس باب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا جائز ہے۔ امام مالک، شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا نہ کرے سفیان ثوری فرماتے ہیں قسم توڑنے کے بعد ادا کرنا مجھے پسند ہے اور پہلے ادا کرنا کافی ہے۔

باب ۱۰۳۴ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ۔

قسم میں استثناء کرنا

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَهٰكَذَا رَوٰى سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهٗ غَيْرَ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اَيُّوْبُ اَحْيَانًا يَرْفَعُهٗ وَاَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهٗ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْاِسْتِثْنَاءَ اِذَا كَانَ هُوَ مَوْصُوْلًا بِالْيَمِيْنِ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہا تو وہ حانث نہیں ہوگا (یعنی توڑنے پر کفارہ نہ ہوگا) اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابن عمر کی روایت حسن ہے۔ عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کی ہے۔ سالم نے بھی حضرت ابن عمر سے اسی طرح موقوف روایت کی ہم ایوب سختیانی کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں جانتے جس نے مرفوعاً روایت کی ہو۔ اسماعیل بن ابراہیم کہتے ہیں۔ ایوب کبھی مرفوع بیان کرتے ہیں اور کبھی غیر مرفوع۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ قسم کے ساتھ ملا کر انشاء اللہ کہنے پر حانث نہ ہوگا۔ سفیان ثوری، اوزاعی، مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

٭ ٭ ٭

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھاتے ہوئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اخْتَصَرَهٗ مِنْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ اِمْرَاَةً تَلِدُ كُلُّ اِمْرَاَةٍ غُلَامًا فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ اِمْرَاَةٌ مِنْهُنَّ اِلَّا اِمْرَاَةٌ نِصْفَ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَكَانَ كَمَا قَالَ هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ سَبْعِيْنَ اِمْرَاَةً وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ اِمْرَاَةٍ۔

انشاء اللہ کہا وہ حانث نہ ہوگا۔" میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ اس حدیث میں خطاء ہے اور وہ خطاء عبدالرزاق سے سرزد ہوئی۔ معمر کی روایت سے مختصر بیان کردی۔ پوری حدیث یوں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ سلیمان بن داؤد (علیہما السلام) نے فرمایا میں آج رات ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا ان میں سے ہر عورت ایک بچہ جنے گی۔ چنانچہ وہ ان عورتوں کے پاس گئے لیکن ایک عورت کے سوا کسی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا اس نے بھی نصف بچہ جنا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو جیسے کہا تھا اسی طرح ہو جاتا۔ عبدالرزاق نے بواسطہ معمر اور ابن طاؤس طاؤس سے اسی طرح طویل حدیث روایت کی اور ستر عورتوں والا قول نقل کیا۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد بن سلیمان علیہما السلام نے فرمایا میں آج رات ایک سو عورتوں کے پاس جاؤں گا۔

باب ۱۰۳۵: فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ۔

غیر اللہ کی قسم کھانا

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاَبِيْ وَاَبِيْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَلَا اٰثِرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقُتَيْلَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ مَعْنٰى قَوْلِهٖ وَلَا اٰثِرًا يَقُوْلُ لَمْ اَثُرْهُ عَنْ غَيْرِيْ يَقُوْلُ لَمْ اَذْكُرْهُ عَنْ غَيْرِيْ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرمایا حضرت عمر فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے کبھی بھی یہ قسم نہیں کھائی نہ اپنی طرف سے نہ کسی اور کی طرف سے اس باب میں حضرت ثابت بن ضحاک، ابن عباس، ابوہریرہ، قتیلہ اور عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعبید فرماتے ہیں۔ "لا اثرا" کا مطلب یہ ہے کہ غیر کی طرف سے حکایت کرتے ہوئے بھی یہ قسم نہیں کھائی۔ یعنی غیر کی طرف سے ذکر نہیں کی۔

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِيْ رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ لِيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَسْكُتْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سواروں کی جماعت میں اس حال میں پایا کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ قسم کھانے والا۔ یا تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۳۶

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَتَفْسِيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ قَوْلَهٗ فَقَدْ كَفَرَ وَاَشْرَكَ عَلَى التَّغْلِيْظِ وَالْحُجَّةُ فِيْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاَبِيْ وَاَبِيْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَالَ فِيْ حَلِفِهٖ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهٰذَا مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الرِّيَاءُ شِرْكٌ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْاٰيَةَ مَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا الْاٰيَةَ قَالَ لَا يُرَائِيْ۔

حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو کعبۃ اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ بے شک میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا یہ حدیث حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس کی تفسیر یہ ہے کہ کفر و شرک سے محض سختی اور دھمکی مراد ہے اور اس کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کہ آپ نے فرمایا۔ جو شخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے اسے "لا الہ الا اللہ" کہنا چاہیے اور یہ اسی طرح ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ریا شرک ہے۔ بعض علماء نے اس آیت "من کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً" کی تفسیر میں کہا ہے کہ کسی کو دکھانے کے لیے نہ کرے۔

باب ۱۰۳۷ فِيْ مَنْ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيْعُ

پیادہ چلنے کی قسم کھانا اور اسکی طاقت نہ رکھنا

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَذَرَتِ امْرَاَةٌ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ فَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ بیت اللہ کی طرف پیدل جائے گی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے پرواہ ہے اسے کہو کہ سوار ہو کر جائے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL QOMIL ISLAMIA ACADEMY

ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرِثِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيْرٍ يَتَهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يَمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ قَالَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَرْكَبَ۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا فَذَكَرَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِذَا نَذَرَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ تَمْشِيَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ شَاةً۔

بَابُ ۱۰۳۸ فِيْ كَرَاهِيَةِ النُّذُوْرِ۔

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا النَّذْرَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ فِي النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ فَاِنْ نَذَرَ الرَّجُلُ بِالطَّاعَةِ فَوَفّٰى بِهٖ فَلَهٗ فِيْهِ اَجْرٌ وَيُكْرَهُ لَهُ النَّذْرُ۔

بَابُ ۱۰۳۹ فِيْ وَفَاءِ النَّذْرِ۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس، حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جو (کمزوری کے سبب) اپنے بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اسے کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسکے اپنے آپ کو تکلیف میں مبتلا کرنے سے بے نیاز ہے۔ راوی فرماتے ہیں پھر آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔

محمد بن مثنی نے بواسطہ ابن ابی عدی، حمیدی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا الخ اسکے ہم معنی ذکر کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب کوئی عورت پیدل چلنے کی نذر مانے تو اسے چاہیے کہ سوار ہو اور قربانی کیلیے ایک بکری بھیجے

نذر کی کراہیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نذر نہ مانو کیونکہ نذر تقدیر سے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ بس اسکے ذریعہ بخیل سے کچھ مال نکال لیا جاتا ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ نذر مکروہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں۔ فرمانبرداری اور نافرمانی دونوں طرح کی نذر مکروہ ہے۔ اگر کوئی شخص اطاعت کی نذر مانے پھر اسے پورا کرے تو اسے ثواب حاصل ہوگا۔ اگرچہ اس کے لیے نذر مکروہ ہے۔

نذر کا پورا کرنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ قَالُوا إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ نَذْرُ طَاعَةٍ فَلْيَفِ بِهِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَقَالَ آخَرُونَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صَوْمٌ إِلَّا أَنْ يُوجِبَ عَلٰى نَفْسِهِ صَوْمًا وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ عُمَرَ أَنَّهُ نَذَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے دور جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھوں گا آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عمر حسن صحیح ہے بعض اہل علم اسی حدیث کی طرف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اسلام لائے اور اس کے ذمہ نیکی وعبادت کی نذر ہو تو اسے پورا کرے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم فرماتے ہیں روزے کے بغیر اعتکاف صحیح نہیں۔ جب کہ دوسرے علماء فرماتے ہیں۔ معتکف کے ذمہ روزہ نہیں۔ البتہ یہ کہ وہ خود اپنے ذمہ واجب کرلے انہوں نے حدیث عمر سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے دور جاہلیت میں مسجد حرام میں اعتکاف کی نذر مانی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پورا کرنے کا حکم دیا امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۰۴۰ كَيْفَ كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے قسم کھاتے تھے

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَثِيرًا مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهٰذَا الْيَمِينِ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ قسم کھایا کرتے تھے۔ "دلوں کو پھیرنے والے کی قسم" یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ ۱۰۴۱ فِي ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً

غلام آزاد کرنے کا ثواب

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مومن غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو بھی آزاد کرے گا۔ اس باب میں

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَبِي أُمَامَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ ابْنِ الْهَادِ وَهُوَ مَدِينِيٌّ ثِقَةٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت عائشہ، عمرو بن عبسہ، ابن عباس، واثلہ بن اسقع، ابوامامہ کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابن الھاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد ہے وہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ حضرت مالک بن انس اور دیگر اہل علم نے ان سے روایت کی ہے۔

بَابُ ۱۰۴۲ فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهُ

خادم کو طمانچہ مارنے کا کفارہ

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَبْعَةَ إِخْوَةٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَطَمَهَا عَلَى وَجْهِهَا

حضرت سوید بن مقرن مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اپنے آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ ہم سات بھائیوں کی ایک ہی خادمہ تھی ہم میں سے ایک نے اسے طمانچہ مارا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے آزاد کر دیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد افراد نے اسے حضرت حصین بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے۔ بعض نے اس حدیث میں یہ بیان کیا کہ اس نے منہ پر طمانچہ مارا۔

بَابُ ۱۰۴۳

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا إِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ قَالَ هُوَ يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ إِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ الشَّيْءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ أَتَى عَظِيمًا وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَإِلَى هٰذَا الْقَوْلِ ذَهَبَ أَبُو

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اسی طرح ہے جیسا اس نے کہا" یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ جب کوئی شخص کسی غیر اسلامی ملت کی قسم کھائے اور کہے اگر میں فلاں کام کروں تو یہودی ہوں یا عیسائی۔ پھر اس نے وہ کام کیا تو بعض فرماتے ہیں اس نے بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا لیکن اس پر کفارہ نہیں۔ یہ قول اہل مدینہ کا ہے اور مالک بن انس بھی اسی کے قائل ہیں۔ ابو عبیدہ بھی اسی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عُبَيْدٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

کی طرف گئے ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں اس پر کفارہ ہوگا۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱۰۴۴

مشقت میں ڈالنے والی نذر کا حکم

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ الْيَحْصُبِيِّ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ، فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میری بہن نے نذر مانی ہے کہ وہ ننگے پاؤں اور ننگے سر پیدل بیت اللہ شریف کی طرف جائے گی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تیری بہن کے مشقت اٹھانے سے کوئی سروکار نہیں اسے چاہیے کہ سوار ہو۔ سر پر دوپٹہ لے۔ اور تین دن کے روزے رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ هُوَ الْخَوْلَانِيُّ الْحِمْصِيُّ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھاتے ہوئے لات وعزیٰ کی قسم کھائی ہو اسے "لا الہ الا اللہ" پڑھنا چاہیے۔ اور جس نے کہا آؤ جوا کھیلیں اسے صدقہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
ابو مغیرہ خولانی حمصی کا نام عبدالقدوس بن حجاج ہے۔

باب ۱۰۴۵ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ۔

میت کی طرف سے نذر پوری کرنا

۱۵۹۲۔ قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِ عَنْهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اس نذر کے بارے میں فتویٰ پوچھا جو ان کی ماں کے ذمہ تھی اور وہ پورا کرنے سے پہلے انتقال کر گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کی طرف سے نذر پوری کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com MARKAZUL-QURAN ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۱۰۴۶ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ اَعْتَقَ

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهُوَ اَخُوْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فَكَاكُهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِيْ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ وَاَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فَكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِيْ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فَكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزِيْ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

حضرت ابو امامہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو آزاد کرے تو یہ اس کے لیے دوزخ سے رہائی کا باعث ہوگا۔ اس کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کے بدلے کافی ہوگا اور جو مسلمان مرد دو عورتوں کو آزاد کرے تو وہ اس کے لیے دوزخ سے رہائی کا باعث ہوں گی اور ان کا ہر عضو اس کے اعضاء کے بدلے کفایت کرے گا۔ اور جو عورت کسی مسلمان کو آزاد کرے تو یہ اس کے جہنم سے آزاد ہونے کا سبب ہوگا۔ اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کے بدلے کافی ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح اسی طریق سے غریب ہے۔

اَبْوَابُ السِّيَرِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب جہاد

بَابُ ۱۰۴۷ مَا جَاءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ اَنَّ جَيْشًا مِنْ جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ كَانَ اَمِيْرُهُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَاصَرُوْا قَصْرًا مِنْ قُصُوْرِ فَارِسَ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا نَزْحَفُ اِلَيْهِمْ قَالَ دَعُوْنِيْ اَدْعُهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُمْ فَاَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيْعُوْنَنِيْ فَاِنْ اَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ

لڑائی سے پہلے دعوت اسلام

حضرت ابو البختری سے روایت ہے کہ ایک اسلامی لشکر نے جس کے امیر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے، ایران کے ایک محل کا محاصرہ کر لیا لوگوں نے کہا اے ابو عبداللہ کیا ہم جنگ کے لیے نہ کھڑے ہو جائیں تو حضرت سلمان نے فرمایا۔ مجھے ان کو اسلام کی دعوت دے لینے دو جس طرح میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت اسلام دیتے سنا ہے۔ چنانچہ حضرت سلمان ان کے پاس آئے اور فرمایا میں تم ہی میں سے ایک فارسی آدمی ہوں تم دیکھ رہے ہو کہ عرب میری اطاعت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَا وَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا دِينَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَأَعْطَوْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ قَالَ وَرَطَنَ إِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَأَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُودِينَ وَإِنْ أَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلَى سَوَاءٍ قَالُوا مَا نَحْنُ بِالَّذِي نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَلَكِنَّا نُقَاتِلُكُمْ فَقَالُوا يَا بَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا نَهْدَأُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَى مِثْلِ هَذَا ثُمَّ قَالَ اهْدَءُوا إِلَيْهِمْ قَالَ فَنَهَدْنَا إِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذَلِكَ الْقَصْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ سَلْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ لِأَنَّهُ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا وَسَلْمَانُ مَاتَ قَبْلَ عَلِيٍّ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا وَرَأَوْا أَنْ يُدْعَوْا قَبْلَ الْقِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنْ تَقَدَّمَ إِلَيْهِمْ فِي الدَّعْوَةِ فَحَسَنٌ يَكُونُ ذَلِكَ أَهْيَبَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا دَعْوَةَ الْيَوْمَ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا أَعْرِفُ الْيَوْمَ أَحَدًا يُدْعَى وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُقَاتَلُ الْعَدُوُّ حَتَّى يُدْعَوْا إِلَّا أَنْ يَعْجَلُوا عَنْ ذَلِكَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ۔

کرتے ہیں اگر تم اسلام قبول کرلو تو تمہارے لیے بھی وہی کچھ ہوگا جو ہمارے لیے ہے اور تم پر بھی وہی بات لازم ہوگی جو ہم پر لازم ہے اور اگر تم اپنے دین پر قائم رہو گے تو ہم تمہیں اسی پر چھوڑیں گے لیکن تمہیں ذلت قبول کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں جزیہ دینا ہوگا۔ راوی فرماتے ہیں آپ نے انہیں فارسی زبان میں فرمایا اور تم قابل تعریف نہ ہو گے۔ اور اگر تم نے (جزیہ کا بھی) انکار کیا تو ہم تم سے برابری کے ساتھ لڑیں گے۔ انہوں نے کہا ہم جزیہ دینے والے لوگ نہیں ہیں بلکہ ہم تم سے لڑیں گے۔ مسلمانوں نے کہا اے ابوعبداللہ! کیا ہم ان سے لڑائی نہ لڑیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ راوی فرماتے ہیں آپ نے انہیں تین دن اسی طرح دعوت دی پھر فرمایا جہاد کے لیے پڑھو پس ہم انکی طرف بڑھے اور وہ قلعہ فتح کرلیا۔ اس باب میں حضرت بریدہ، نعمان بن مقرن، ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث سلمان حسن ہے۔ ہم اسے صرف عطاء بن سائب کی روایت سے پہچانتے ہیں میں نے امام بخاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوالبختری نے حضرت سلمان کو نہیں پایا کیونکہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نہیں پایا جبکہ حضرت سلمان ان سے پہلے انتقال فرما چکے تھے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم اسی طرف گئے ہیں کہ لڑائی سے پہلے اسلام کی طرف بلایا جائے۔ اسحاق بن ابراہیم بھی اسی کے قائل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اگر انہیں پہلے دعوت دی جائے تو یہ اچھا ہے اور رعب کا باعث ہے بعض علماء فرماتے ہیں اس دور میں دعوت اسلام کی ضرورت نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ اب بھی کسی کو دعوت دی جائے امام شافعی فرماتے ہیں دشمن کو اسلام کی دعوت دینے سے پہلے جنگ نہ لڑی جائے جب تک کہ وہ جلدی نہ کریں اور اگر انہیں

دعوت نہ دی گئی تو انہیں پہنچ چکی ہے

باب ۱۰۴۸

جس بستی میں مسجد ہو وہاں کسی کو قتل نہ کیا جائے

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَدَنِيُّ الْمَكِّيُّ وَيُكَنَّى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ ابْنِ مُسَاحِقٍ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَوْ سَرِيَّةً يَقُولُ لَهُمْ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا هَذَا

حضرت ابن عصام مزنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور انہیں شرف صحبت حاصل ہے۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کو بھیجتے تو ان سے فرماتے جب کہیں مسجد دیکھو یا موذن کی آواز سنو تو کسی کو قتل نہ کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور یہ ابن عیینہ کی

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

روایت ہے۔

بَابُ ۱۰۴۹ فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ۔

شبخون مارنا اور لوٹ مار کرنا

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ أَتَاهَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں رات کے وقت پہنچے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی قوم پر رات کے وقت پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے لوٹ مار نہ کرتے صبح ہوئی تو یہودی بیلچے اور ٹوکرے لے کر (کام کاج کے لیے) نکلے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پکارنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم لشکر سمیت آئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ اکبر" خیبر ویران ہوا ہم جب کسی میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح کیا ہی بری ہے۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْغَارَةِ بِاللَّيْلِ وَأَنْ يُبَيِّتُوا وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبَيَّتَ الْعَدُوُّ لَيْلًا وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَافَقَ مُحَمَّدًا الْخَمِيسَ يَعْنِي بِهِ الْجَيْشَ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم پر غالب آتے تو ان کے میدان میں تین دن تک ٹھہرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت انس سے حمید کی روایت بھی صحیح ہے علماء کی ایک جماعت نے رات کو جانے اور لوٹ مار کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ بعض نے ناپسند کیا ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں دشمن پر رات کو حملہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ "وافق محمد الخمیس" کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے ساتھ لشکر بھی ہے۔

بَابُ ۱۰۵۰ فِي التَّحْرِيقِ وَالتَّخْرِيبِ۔

آگ لگانا اور توڑ پھوڑ کرنا

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَلَمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجوروں کے درخت جلا دیے اور کاٹے اور یہی مقام بویرہ ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی تم نے کھجوروں کے جن درختوں کو کاٹا اور جن کو ان کی جڑوں پر چھوڑ دیا تو یہ اللہ کے حکم سے ہے اور اس لیے کہ وہ فاسقوں کو ذلیل و رسوا کرے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يَرَوْا بَأْسًا بِقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَتَخْرِيبِ الْحُصُونِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَنَهٰى أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَنْ يُقْطَعَ شَجَرًا مُثْمِرًا أَوْ يُخَرِّبَ عَامِرًا وَعَمِلَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَهُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ بِالتَّحْرِيقِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَالثِّمَارِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَقَدْ تَكُونُ فِي مَوَاضِعَ لَا يَجِدُونَ مِنْهُ بُدًّا فَأَمَّا بِالْعَبَثِ فَلَا تُحَرَّقُ وَقَالَ إِسْحٰقُ التَّحْرِيقُ سُنَّةٌ إِذَا كَانَ أَنْكٰى فِيهِمْ۔

علماء کی ایک جماعت اسی طرف گئی ہے اور انہوں نے درخت کاٹنے اور قلعوں کی توڑ پھوڑ میں کچھ حرج نہیں جانا بعض کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ امام اوزاعی کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھل دار درخت کاٹنے یا عمارت تباہ کرنے سے منع فرمایا۔ اور آپ کے بعد مسلمان اسی پر عمل پیرا رہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں دشمن کی زمین میں آگ لگانے، درخت کاٹنے اور پھل توڑنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں بعض مقامات پر یہ ضروری ہوتا ہے لیکن بے فائدہ نہ جلایا جائے امام اسحٰق فرماتے ہیں جلا دینا سنت ہے جب دشمن کے لیے زیادہ موثر سزا ہو۔

باب ۱۰۵۱ مَا جَاءَ فِي الْغَنِيمَةِ۔

مالِ غنیمت

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَأَبِي مُوسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَيَّارٌ هٰذَا يُقَالُ لَهُ سَيَّارٌ مَوْلٰى بَنِي مُعَاوِيَةَ وَرَوٰى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے (دوسرے) انبیاء علیہم السلام پر فضیلت عطا فرمائی ہے یا فرمایا میری امت کو دیگر امتوں پر فضیلت بخشی اور ہمارے لیے غنیمت کا مال حلال کیا گیا اس باب میں حضرت علی، ابوذر، عبداللہ بن عمرو، ابوموسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوامامہ حسن صحیح ہے یہ سیار، بنو معاویہ کے غلام سیار کہلاتے ہیں۔ ان سے سلیمان تیمی، عبداللہ بن بحیر اور کئی دوسرے حضرات نے روایات لی ہیں۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ باتوں میں دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔ (۱) مجھے جامع کلام عطا کی گئی (۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی (۳) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں (۴) تمام زمین میرے لیے مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنائی گئی (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ (۶) اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۵۲ فِي سُهْمَانِ الْخَيْلِ۔

گھڑ سوار کا حصہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَحُمَيْدُ ابْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَّمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کے لیے دو حصے اور پیدل کے لیے ایک حصے کے طور پر تقسیم فرمائی۔

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ اَخْضَرَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهُ وَسَهْمَانِ لِفَرَسِهِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن ابن مہدی، سلیم بن اخضر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت مجمع بن جاریہ، ابن عباس اور ابن ابی عمرہ (والد سے) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، اوزاعی، مالک بن انس ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں سوار کے لیے تین حصے ہیں ایک اس کا اپنا حصہ اور دو حصے گھوڑے کے لیے اور پیدل کے لیے ایک حصہ ہے۔

باب ۱۰۵۳ مَا جَاءَ فِي السَّرَايَا

چھوٹے لشکر

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ وَاَبُوْ عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُمِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ وَلَا يُغْلَبُ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا يُسْنِدُهُ كَبِيْرُ اَحَدٍ غَيْرُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ وَاِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَقَدْ رَوَاهُ حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین ساتھی چار ہیں۔ بہترین چھوٹا لشکر وہ ہے جو چار سو افراد پر مشتمل ہو۔ بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار افراد پر مشتمل ہو اور بارہ ہزار کا لشکر کمی کے باعث مغلوب نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ جریر بن حازم کے علاوہ کسی بڑے نے اسے مسند نہیں بیان کیا۔ یہ حدیث بواسطہ زہری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے۔ حبان بن علی عنزی نے بواسطہ عقیل، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا۔

لیث بن سعد نے بواسطہ عقیل اور زہری۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرسل روایت کیا۔

باب ۱۰۵۴ مَنْ يُعْطَى الْفَيْءَ

مالِ غنیمت میں سے کس کس کو حصہ دیا جائے

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَكَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأُمِّ عَطِيَّةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسْهَمُ لِلْمَرْأَةِ وَالصَّبِيِّ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصِّبْيَانِ بِخَيْبَرَ وَأَسْهَمَتْ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ لِكُلِّ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ بِخَيْبَرَ وَأَخَذَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَهُ۔

یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر استفسار کیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو شریک جنگ کرتے تھے اور کیا آپ ان کو مال غنیمت میں سے حصہ دیتے تھے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا آپ عورتوں کو جنگ میں شریک کرتے تھے۔ ہاں آپ انہیں شریک جنگ فرماتے تھے وہ بیماروں کا علاج معالجہ کرتیں اور انہیں مال غنیمت میں سے کچھ دے دیا جاتا لیکن ان کے لیے حصہ مقرر نہیں ہوتا تھا۔ اس باب میں حضرت انس اور ام عطیہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور شافعی رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علما فرماتے ہیں عورت اور بچے کے لیے حصہ مقرر کیا جائے امام اوزاعی اسی کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں بچوں کے لیے حصہ مقرر فرمایا۔ اور مسلمان حکمرانوں نے ہر اس بچے کا حصہ مقرر کیا جو دارالحرب میں پیدا ہوا۔ امام اوزاعی فرماتے ہیں نبی اکرم نے خیبر میں عورتوں کا حصہ مقرر فرمایا اور بعد میں ہمیں علی بن خشرم نے بواسطہ عیسی بن یونس، امام اوزاعی سے اس کی خبر دی۔ "یحذین من الغنیمۃ" کا مطلب یہ ہے کہ انہیں مال غنیمت میں سے کچھ دے دیا جاتا تھا۔

باب ۱۰۵۵ هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ۔

کیا غلام کو حصہ دیا جائیگا

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدٍ

حضرت عمیر مولی ابواللحم فرماتے ہیں میں اپنے آقا کے ہمراہ

www.waseemziyai.com
WARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابن زید عن عمیر مولی ابی اللحم قال شہدت خیبر مع سادتی فکلموا فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکلموہ انی مملوک قال فامرنی فقلدت السیف فاذا انا اجرہ فامر لی بشیء من خرثی المتاع وعرضت علیہ رقیۃ کنت ارقی بہا المجانین فامرنی بطرح بعضہا وحبس بعضہا وفی الباب عن ابن عباس وہذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم ان یسہم للمملوک ولکن یرضخ لہ بشیء وہو قول الثوری والشافعی واحمد واسحق۔

خیبر کی لڑائی میں شریک ہوا۔ تو لوگوں نے میرے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی کہ یہ غلام ہے فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی میں شریک ہونے کا حکم دیا اور میرے گلے میں تلوار لٹکا دی گئی میں اسے زمین پر گھسیٹنے لگا اور میرے لیے کچھ گھریلو سامان دینے کا حکم فرمایا میں نے آپ کے سامنے ایک تعویذ (کا مضمون) بیان کیا جس سے میں دیوانوں کا علاج کیا کرتا تھا تو آپ نے مجھے اسکا بعض حصہ چھوڑنے اور بعض باقی رکھنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے بعض علما کا اس پر عمل ہے کہ غلام کا حصہ مقرر نہ کیا جائے لیکن اسے کچھ نہ کچھ دے دیا جائے سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۱۰۵۶ ما جاء فی اہل الذمۃ یغزون مع المسلمین ہل یسہم لہم۔

کیا ذمی کو حصہ دیا جائے

۱۶۰۷۔ حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالک بن انس عن الفضیل بن ابی عبداللہ بن دینار الاسلمی عن عروۃ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی بدر حتی اذا کان بحرۃ الوبر لحقہ رجل من المشرکین یذکر منہ جرأۃ ونجدۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تؤمن باللہ ورسولہ قال لا قال ارجع فلن استعین بمشرک وفی الحدیث کلام اکثر من ہذا ہذا حدیث حسن غریب والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم قالوا لا یسہم لاہل الذمۃ وان قاتلوا مع المسلمین العدو ورای بعض اہل العلم ان یسہم لہم اذا شہدوا القتال مع المسلمین ویروی عن الزہری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسہم لقوم من الیہود قاتلوا معہ حدثنا بذلک قتیبۃ بن سعید ثنا عبدالوارث بن سعید عن عروۃ بن ثابت عن الزہری بہذا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ جب آپ وبر کی پتھریلی زمین میں پہنچے تو ایک مشرک آدمی آپ سے ملا جس کی بہادری اور شجاعت کا چرچا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا واپس چلا جا میں مشرک سے مدد نہیں لیتا اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں ذمی لوگوں کا حصہ مقرر نہ کیا جائے اگرچہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر دشمن سے لڑیں۔ بعض علماء کے نزدیک اگر وہ مسلمانوں کی حمایت میں دشمن قوم سے لڑتے ہیں۔ تو ان کا حصہ مقرر کیا جائے گا۔ زہری سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے ایک جماعت کا جو مسلمانوں کی حمایت میں لڑی تھی، حصہ مقرر فرمایا اس کی خبر ہمیں قتیبہ بن سعید نے بواسطہ عبدالوارث بن سعید اور عروہ بن ثابت، زہری سے دی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا بُرَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا مِنَ الْفَيْءِ اَوْ قَالَ اَعْطٰى مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ مَنْ لَحِقَ بِالْمُسْلِمِيْنَ قَبْلَ اَنْ يُّسْهَمَ لِلْخَيْلِ اُسْهِمَ لَهٗ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیبر میں حاضر ہوا تو آپ نے خیبر کے فاتحین کے ساتھ ہمیں بھی حصہ عنایت فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ اوزاعی فرماتے ہیں سواروں کے لیے حصہ مقرر ہونے سے پہلے جو شخص مسلمانوں کے ساتھ ملے اس کے لیے حصہ مقرر کیا جائے گا۔

بَابُ ۱۰۵۔ مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِفَاعِ بِاٰنِيَةِ الْمُشْرِكِيْنَ۔

مشرکین کے برتن استعمال کرنا

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ مُسْلِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ قَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوْا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِيْ نَابٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ رَوَاهُ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ وَاَبُوْ قِلَابَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتن استعمال کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا انہیں دھو کر پاک کرو اور ان میں کھانا پکاؤ۔ اور آپ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابوثعلبہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ ابوادریس خولانی نے اسے ابوثعلبہ سے روایت کیا۔ ابوقلابہ کو ابوثعلبہ سے سماع نہیں۔ انہوں نے بواسطہ ابواسماء، ابوثعلبہ سے روایت کیا ہے۔

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيْعَةَ بْنَ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ نَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ اِنْ وَجَدْتُّمْ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں کیا ان کے برتنوں میں کھائیں؟ آپ نے فرمایا اگر دوسرے برتن میسر ہوں تو ان میں نہ کھاؤ۔ ورنہ انہیں دھو کر ان میں کھالو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۱۰۵۸ فِي النَّفْلِ

۱۶۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدَاءَةِ الرُّبُعَ وَفِي الْقُفُولِ الثُّلُثَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَمَعْنِ بْنِ يَزِيدَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَحَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۱۲ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي النَّفْلِ مِنَ الْخُمُسِ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَمْ يَبْلُغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ فِي مَغَازِيهِ كُلِّهَا وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّهُ نَفَّلَ فِي بَعْضِهَا وَإِنَّمَا ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهِ الِاجْتِهَادِ مِنَ الْإِمَامِ فِي أَوَّلِ الْمَغْنَمِ وَآخِرِهِ قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لِأَحْمَدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ إِذَا قَفَلَ بِالرُّبُعِ بَعْدَ الْخُمُسِ وَإِذَا قَفَلَ بِالثُّلُثِ بَعْدَ الْخُمُسِ فَقَالَ يُخْرِجُ الْخُمُسَ ثُمَّ يُنَفِّلُ مِمَّا بَقِيَ وَلَا يُجَاوِزُ هٰذَا وَهٰذَا الْحَدِيثُ عَلٰى مَا قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ النَّفْلُ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ إِسْحٰقُ كَمَا قَالَ۔

نوجیوں کو انعام دینا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دشمن پر شروع شروع میں حملہ کرنے والوں کو چوتھائی اور واپس لوٹتے وقت حملہ کرنے والوں کو ایک تہائی حصہ سے زائد دیتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، حبیب بن مسلمہ، معن بن یزید، ابن عمر اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حدیث عبادہ حسن ہے۔ بواسطہ ابوالسلام ایک نامعلوم صحابی سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

❊ ❊

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ذوالفقار نامی تلوار اپنے حصے سے زیادہ لی۔ اور اسی کے متعلق آپ نے احد کے دن خواب میں دیکھا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے اسی طریق یعنی ابن ابی الزناد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا خمس (پانچویں حصے) کے دینے میں اختلاف ہے۔ مالک بن انس فرماتے ہیں مجھے یہ بات نہیں پہنچی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام جنگوں میں بطور زائد کچھ دیا ہو۔ البتہ بعض غزوات کے بارے میں خبر پہنچی ہے اور یہ امام کے اجتہاد پر موقوف ہے چاہے لڑائی کے شروع میں دے یا آخر میں۔ ابن منصور کہتے ہیں میں نے امام احمد سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کے شروع میں خمس دینے کے بعد چوتھائی حصہ بطور انعام دیا اور واپسی پر تیسرا حصہ انعام میں دیا تو انہوں نے فرمایا خمس نکال لیتے تھے۔ پھر بقیہ میں سے انعام دیتے لیکن اس سے تجاوز نہ فرماتے۔ یہ حدیث ابن مسیب کے قول کی تائید کرتی ہے کہ خمس میں سے انعام دیا جاتا ہے۔ امام اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۰۵۹ مَاجَاءَ فِي مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ

مقتول کا سامان قاتل کیلیے ہے

۱۶۱۳ - حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر اس کے پاس گواہ بھی ہوں مقتول کا سامان اسی کے لیے ہے۔

اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

۱۶۱۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَاَنَسٍ وَسَمُرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ مُحَمَّدٍ هُوَ نَافِعٌ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْاِمَامِ اَنْ يُخْرِجَ مِنَ السَّلَبِ الْخُمُسَ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ النَّفَلُ اَنْ يَقُوْلَ الْاِمَامُ مَنْ اَصَابَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَيْسَ فِيْهِ الْخُمُسُ وَقَالَ اِسْحٰقُ السَّلَبُ لِلْقَاتِلِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ شَيْئًا كَثِيْرًا فَرَاَى الْاِمَامُ اَنْ يُخْرِجَ مِنْهُ الْخُمُسَ كَمَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان یحیی بن سعید سے اسی سند کیساتھ اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت عوف بن مالک، خالد بن ولید، انس اور سمرہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو محمد سے نافع مولی ابو قتادہ مراد ہیں بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام اوزاعی، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں امام کو اختیار ہے کہ اس چھینے ہوئے مال میں سے خمس نکال لے سفیان ثوری فرماتے ہیں نفل یہ ہے کہ امام کہے جسے جو چیز مل جائے وہ اسکی ہے اور جو کسی کو قتل کرے تو مقتول کا سامان قاتل کے لیے ہے۔ تو یہ جائز ہے اس میں خمس نہ ہوگا۔ اسحاق فرماتے ہیں سامان قاتل کا ہوگا لیکن جب زیادہ ہو تو امام کو اس سے پانچواں حصہ نکالنے کا حق ہے جسطرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔

باب ۱۰۶۰ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

تقسیم سے پہلے مال غنیمت فروخت کرنا

۱۶۱۵ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم سے پہلے مال غنیمت خریدنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ١٦١ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ وَطْيِ الْحَبَالَى مِنَ السَّبَايَا۔

١٦١٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ عَنْ وَهْبِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ أَبَاهَا أَخْبَرَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُوطَأَ السَّبَايَا حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثُ عِرْبَاضٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ مِنَ السَّبْيِ وَهِيَ حَامِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ لَا تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَمَّا الْحَرَائِرُ فَقَدْ مَضَتِ السُّنَّةُ فِيهِنَّ بِأَنْ أُمِرْنَ بِالْعِدَّةِ كُلُّ هَذَا حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ۔

حاملہ قیدی عورتوں سے صحبت ناجائز ہے

ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدی عورتوں سے بچہ جننے سے پہلے جماع کرنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عرباض غریب ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے امام اوزاعی فرماتے ہیں جب کوئی آدمی قیدی لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بچہ جننے سے پہلے اس کے ساتھ جماع نہ کیا جائے۔ اوزاعی فرماتے ہیں آزاد عورتوں کے بارے میں سنت یہ ہے کہ انہیں عدت گزارنے کا حکم دیا جائے (پھر ہم بستر ہوں) مجھے علی بن خشرم نے بواسطہ عیسی بن یونس، اوزاعی سے ان تمام باتوں کی خبر دی۔

بَابُ ١٦٢ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْمُشْرِكِينَ۔

١٦١٧۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي سِمَاكُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مَحْمُودٌ وَقَالَ وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي طَعَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ

مشرکین کے کھانے

حضرت قبیصہ بن ھلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ تیرے دل میں نصرانیوں کے کھانے سے شکوک و شبہات پیدا نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ محمود کہتے ہیں۔ عبیداللہ بن موسیٰ نے بواسطہ اسرائیل، سماک، قبیصہ اور ان کے والد ھلب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ محمود نے بواسطہ وہب بن جریر، شعبہ سماک، مری بن قطری اور عدی بن حاتم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اہل کتاب کا کھانا جائز ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۱۰۶۳ فِیْ کَرَاهِیَةِ التَّفْرِیْقِ بَیْنَ السَّبْیِ۔

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّیْبَانِیُّ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ حُیَیٌّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَحِبَّتِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ کَرِهُوا التَّفْرِیْقَ بَیْنَ السَّبْیِ بَیْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَیْنَ الْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَبَیْنَ الْاِخْوَةِ۔

قیدیوں کو الگ الگ کرنا

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جو شخص ماں اور بچے کو الگ الگ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اسکے احباب کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ وہ قیدی ماں اور بیٹے باپ اور بیٹے نیز بھائیوں کے درمیان تفرقہ کو مکروہ جانتے ہیں۔

بَابُ ۱۰۶۴ مَاجَاءَ فِیْ قَتْلِ الْاُسَارٰی وَالْفِدَاءِ۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ اَبِی السَّفَرِ وَاسْمُهٗ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِیُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْدَاوٗدَ الْحَفَرِیُّ نَا یَحْیٰی بْنُ زَکَرِیَّاءَ ابْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ عَبِیْدَةَ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ هَبَطَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ خَیِّرْهُمْ یَعْنِیْ اَصْحَابَکَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ الْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰی اَنْ یُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلَ مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءُ وَیُقْتَلُ مِنَّا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ بَرْزَةَ وَجُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ زَائِدَةَ وَرَوٰی اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ عَبِیْدَةَ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَرَوٰی ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ عَبِیْدَةَ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ

قیدیوں کو قتل کرنا اور فدیہ لینا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام ان پر اترے اور فرمایا اپنے صحابہ کرام کو بدر کے قیدیوں کے بارے میں قتل یا فدیہ کا اختیار دیجیے مگر اس شرط پر کہ آئندہ سال اتنے ہی صحابہ کرام شہید ہوں گے۔ صحابہ کرام نے کہا ہمیں فدیہ لینا اور اپنا قتل ہونا پسند ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، انس ابوبرزہ، اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن ثوری کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابواسامہ نے بواسطہ ہشام، ابن سیرین، عبیدہ اور علی مرتضیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن عون نے بواسطہ ابن سیرین عبیدہ اور علی مرتضیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَاَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفْرِيُّ اسْمُهٗ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ۔

ابو داؤد حفری کا نام عمر بن سعد ہے۔

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدٰى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَمُّ اَبِيْ قِلَابَةَ هُوَ اَبُو الْمُهَلَّبِ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَاَبُوْ قِلَابَةَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَمُنَّ عَلٰى مَنْ شَاءَ مِنَ الْاُسَارٰى وَيَقْتُلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَيُفْدِيَ مَنْ شَاءَ وَاخْتَارَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْقَتْلَ عَلَى الْفِدَاءِ وَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ بَلَغَنِيْ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَنْسُوْخَةٌ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً نَسَخَتْهَا فَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ اِذَا اُسِرَ الْاَسِيْرُ يُقْتَلُ اَوْ يُفَادٰى اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اِنْ قَدَرُوْا اَنْ يُفَادُوْا فَلَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَاِنْ قُتِلَ فَبِمَا اَعْلَمُ بِهٖ بَاْسًا قَالَ اِسْحَاقُ الْاِثْخَانُ اَحَبُّ اِلَيَّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَعْرُوْفًا فَاَطْمَعُ بِهِ الْكَثِيْرَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مسلمان قیدیوں کو ایک مشرک قیدی کے بدلے میں چھڑایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو قلابہ کے چچا ابو المہلب ہیں اور ان کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔ ابو قلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ امام کو اختیار ہے قیدیوں میں سے جس کو چاہے (فدیہ لئے بغیر) چھوڑ دے جس کو چاہے قتل کر دے اور جس سے چاہے فدیہ لے۔ بعض علماء نے فدیہ پر قتل کو ترجیح دی ہے۔ اوزاعی فرماتے ہیں۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے "فاما منا بعد واما فداء" الخ "فاقتلوھم حیث ثقفتموھم" اس کی ناسخ ہے۔ ھناد نے بواسطہ ابن مبارک، اوزاعی سے ہمیں اس کی خبر دی۔ اسحٰق بن منصور کہتے ہیں۔ میں نے امام احمد سے پوچھا کفار قیدی بن کر آئیں تو آپ کے نزدیک ان کو قتل کرنا بہتر ہے یا فدیہ لینا؟ فرمایا اگر وہ فدیہ دے سکتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر قتل کیے جائیں تو میں اس میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ اسحٰق فرماتے ہیں۔ خون بہانا مجھے زیادہ پسند ہے۔ بشرطیکہ اس میں عام دستور کی مخالفت نہ ہو مجھے اس میں زیادہ ثواب کی امید ہے۔

بَابُ ۱۰۶۵ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔

عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض غزوات میں ایک مقتولہ عورت ملی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے ناپسند فرمایا اور عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ اس باب

www.waseemziyai.com MARKAZUL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَرَبَاحٍ وَ يُقَالُ رَبَاحُ ابْنُ الرَّبِيعِ وَالْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهُوْا قَتْلَ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ فِيهِمْ وَالْوِلْدَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَرَخَّصَا فِي الْبَيَاتِ۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ خَيْلَنَا أَوْطَئَتْ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَوْلَادِهِمْ قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

میں حضرت بریدہ، رباح (رباح بن ربیع بھی کہا گیا ہے) اسود بن سریع، ابن عباس اور صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا مکروہ ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں بعض علماء نے شبخون مارنے نیز عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں یہ دونوں حضرات شبخون مارنے کی اجازت دیتے ہیں۔

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے گھوڑوں نے مشرکین کی عورتوں اور بچوں کو روند ڈالا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ اپنے بڑوں کے تابع ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۶۶ کفار کو نہ جلانا

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَحَرِّقُوْهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَرَدْنَا الْخُرُوْجَ إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بَيْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبَيْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَجُلًا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ رِوَايَةِ اللَّيْثِ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَشْبَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور دو قریشیوں کا نام لے کر فرمایا اگر فلاں فلاں کو پاؤ تو انہیں جلا دینا۔ پھر جب ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا میں نے تمہیں فلاں فلاں کو جلانے کا حکم دیا تھا۔ لیکن آگ کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ ہی عذاب دیتا ہے لہٰذا اگر انہیں پاؤ تو قتل کر دینا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے (اور علماء کا اس پر عمل ہے) محمد بن اسحٰق فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں سلیمان بن یسار اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ ہے۔

دوسرے لوگوں نے بھی لیث کی روایت کی طرح روایت کیا ہے۔ لیث بن اسعد کی روایت اشبہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاَصَحُّ۔

اور اصح ہے۔

بَابُ ۱۰۶۷ مَاجَاءَ فِي الْغُلُوْلِ۔

مال غنیمت میں خیانت

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ تکبر، خیانت اور قرض سے پاک ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنْ ثَلٰثٍ اَلْكَنْزِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰكَذَا قَالَ سَعِيْدٌ اَلْكَنْزُ وَقَالَ اَبُوْعَوَانَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ الْكِبْرُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَايَةُ سَعِيْدٍ اَصَحُّ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی روح، جسم سے اس حال میں جدا ہوئی کہ وہ تین چیزوں خزانہ، خیانت اور قرض سے پاک ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ سعید نے اسی طرح کنز (خزانہ) فرمایا اور ابو عوانہ نے اپنی روایت میں کبر (تکبر) کا لفظ نقل کیا اور معدان کا واسطہ بھی ذکر نہیں کیا۔ سعید کی روایت اصح ہے۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سِمَاكٌ اَبُوْزُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ ثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ كَلَّا قَدْ رَاَيْتُهٗ فِي النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا قَالَ قُمْ يَا عُمَرُ فَنَادِ اِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! فلاں شخص شہید ہوا آپ نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے۔ کیونکہ اس نے مال غنیمت سے ایک چادر چرائی تھی۔ پھر فرمایا اے عمر! اٹھو اور تین مرتبہ اعلان کرو، جنت میں صرف ایماندار لوگ داخل ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۱۰۶۸ مَاجَاءَ فِيْ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

عورتوں کی جنگ میں شرکت

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ وَهٰذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم اور چند دوسری انصار خواتین کو لڑائی میں ساتھ لے جاتے وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں۔ اس باب میں حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

صحیح ہے۔

بَابُ ١٠٦٩ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ۔

مشرکین کے تحائف قبول کرنا

١٦٢٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كِسْرَى أَهْدَى لَهُ فَقَبِلَ وَأَنَّ الْمُلُوكَ أَهْدَوْا إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَثُوَيْرٌ هُوَ ابْنُ أَبِي فَاخِتَةَ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَالثُّوَيْرُ يُكْنَى أَبَا جَهْمٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسریٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحائف بھیجے تو آپ نے قبول فرمائے دیگر بادشاہوں نے بھی آپ کے پاس تحائف بھیجے آپ نے انہیں بھی قبول فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ثویر ابو فاختہ کے بیٹے ہیں ان کا نام سعید بن علاقہ ہے اور کنیت ابو جہم ہے۔

١٦٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً لَهُ أَوْ نَاقَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ فَقَالَ لَا قَالَ فَإِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ يَعْنِي هَدَايَاهُمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْبَلُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَعْنِي هَدَايَاهُمْ۔ وَذُكِرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْكَرَاهِيَةُ وَاحْتُمِلَ أَنْ يَكُونَ هَذَا بَعْدَ مَا كَانَ يُقْبَلُ مِنْهُمْ ثُمَّ نُهِيَ عَنْ هَدَايَاهُمْ۔

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اونٹنی بطور تحفہ بھیجی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسلام لائے ہو؟ کہا نہیں فرمایا مجھے مشرکین کے تحائف قبول کرنے سے روکا گیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زبد المشرکین سے مشرکین کے تحائف مراد ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ مشرکین کے تحائف قبول فرمایا کرتے تھے۔

اس حدیث میں کراہیت مذکور ہے۔ ہو سکتا ہے یہ بعد کا واقعہ ہو پہلے آپ قبول فرماتے ہوں بعد میں منع کر دیا گیا ہو۔

بَابُ ١٠٧٠ مَا جَاءَ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ۔

سجدۂ شکر

١٦٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ أَمْرٌ سُرَّ بِهِ فَخَرَّ سَاجِدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خبر آئی جس سے آپ کو مسرت ہوئی تو آپ سجدے میں گر پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بکار بن

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ASJAD

مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ رَاَوْا سَجْدَةَ الشُّكْرِ.

عبدالعزیز کی روایت سے جانتے ہیں۔ اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے کہ سجدۂ شکر جائز ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَمَانِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ۔

عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَكْثَمَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ يَعْنِيْ تُجِيْرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت بھی اپنی قوم کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے۔ اس باب میں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَجَازُوْا اَمَانَ الْمَرْاَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ اَجَازَا اَمَانَ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ اَجَازَ اَمَانَ الْعَبْدِ وَاَبُوْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَيُقَالُ لَهٗ اَيْضًا مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ وَاسْمُهٗ يَزِيْدُ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ وَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ مَنْ اَعْطَى الْاَمَانَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ جَائِزٌ عَلٰى كُلِّهِمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں میں نے اپنے خاوند کے دو رشتہ دار مردوں کو پناہ دی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی پناہ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ انہوں نے عورت کے کسی کو پناہ دینے کو جائز قرار دیا ہے۔ امام احمد اور اسحٰق اسی کے قائل ہیں کہ عورت اور غلام کا پناہ دینا درست ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے غلام کا پناہ دینا جائز رکھا ہے۔ ابومرہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ہیں انہیں ام ہانی کا مولیٰ بھی کہا جاتا ہے ان کا نام یزید ہے حضرت علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ان میں سے ادنیٰ بھی پناہ دے سکتا ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے کسی ایک کا پناہ دینا سب کی طرف سے جائز ہے۔ (امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک شرط یہ ہے کہ پناہ دینے والا جنگ میں شریک ہو۔ مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَدْرِ۔

عہد شکنی

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ

سلیم بن عامر فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ اور رومیوں کے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ISLAMABAD

أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْفَيْضِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ أَهْلِ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ فِي بِلَادِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى دَابَّةٍ أَوْ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ وَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتَّى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

درمیان ایک معاہدہ تھا حضرت امیر معاویہ ان کے شہروں کی طرف تشریف لے گئے۔ تاکہ جب معاہدہ ختم ہو تو ان پر غارت گری کریں۔ اچانک ایک آدمی کو چار پائے یا گھوڑے پر دیکھا وہ کہہ رہا تھا۔ اللہ اکبر! عہد پورا کرو۔ عہد شکنی نہ کرو۔ کیا دیکھتے ہیں کہ یہ شخص عمرو بن عبسہ ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ نے ان سے اسکے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو وہ اس معاہدہ کو نہ توڑے اور نہ باندھے جب تک کہ اسکے مدت نہ ختم ہو جائے یا وہ برابری کے بنیاد پر اسکی طرف پھینک نہ دے فرماتے ہیں یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لیکر واپس لوٹ گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۰۷۳ مَا جَاءَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

قیامت کے دن عہد شکن کا جھنڈا الگ ہوگا

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنِي صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ قیامت کے دن عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن مسعود، ابو سعید خدری اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۰۷۴ مَا جَاءَ فِي النُّزُولِ عَلَى الْحُكْمِ۔

ثالث کے حکم پر راضی ہونا

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوا أَكْحَلَهُ أَوْ أَبْجَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِي حَتَّى تُقِرَّ عَيْنِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحَكَمَ أَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَيُسْتَحْيَى نِسَاؤُهُمْ يَسْتَعِينُ بِهِنَّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احزاب کے دن حضرت سعد بن معاذؓ کے تیر لگا تو لوگوں نے (البطور علاج) بازو کے درمیان سے رگ کاٹی اور رسول اکرم نے اسے اس جگہ سے داغ دیا لیکن انکا ہاتھ پھول گیا تو آپ نے چھوڑ دیا اور پھر خون جاری ہو گیا آپ نے دوبارہ داغا تو پھر پھول گیا یہ دیکھ کر حضرت سعد نے دعا مانگی یا اللہ جب تک بنو قریظہ سے میری آنکھیں ٹھنڈی نہ کرے میری جان نہ نکالنا اس پر رگ کا خون تھم گیا اور اس سے ایک قطرہ بھی نہ ٹپکا یہاں تک کہ وہ بنو قریظہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر راضی ہو گئے آپ نے انکی طرف ایک آدمی بھیجا انہوں نے فیصلہ کیا کہ بنو قریظہ کے تمام مرد مارے جائیں اور عورتیں زندہ چھوڑی جائیں تاکہ مسلمان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ وَكَانُوْا اَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمُ انْفَتَقَ عِرْقُهٗ فَمَاتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ان سے مدد حاصل کریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکے بارے میں تمہارا حکم اللہ کے فیصلے کے مطابق ہے وہ چار سو تھے جب انکے قتل سے فارغ ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رگ پھر کھل گئی اور انکا وصال ہوگیا اس باب میں حضرت ابوسعید اور عطیہ قرظی سے روایات مذکور ہیں۔

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ وَالشَّرْخُ الْغِلْمَانُ الَّذِيْنَ لَمْ يُنْبِتُوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ نَحْوَهٗ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کردو اور نابالغ بچوں کو زندہ رہنے دو۔ بچے وہ ہیں جن کے زیر ناف بال نہ آئے ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ اَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيْلُهٗ فَكُنْتُ فِيْمَنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيْلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ يَرَوْنَ الْاِنْبَاتَ بُلُوْغًا اِنْ لَمْ يُعْرَفِ احْتِلَامُهٗ وَلَا سِنُّهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قریظہ کے دن ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے گئے تو جس کے زیر ناف بال اُگے تھے اسے قتل کردیا گیا اور جس کے نہیں اگے تھے اسے چھوڑ دیا۔ میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں اُگے تھے چنانچہ مجھے بھی چھوڑ دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے کہ احتلام اور عمر کا پتہ نہ چلے تو بالوں کا اگنا علامت بلوغ ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِلْفِ۔

قسم کا پورا کرنا

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ جاہلیت کے عہد پورے کرو۔ کیونکہ اسلام اسے اور مضبوط کرتا ہے لیکن اسلام میں آنے کے بعد کوئی نیا معاہدہ نہ کرو۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، ام سلمہ، جبیر بن مطعم، ابوہریرہ، ابن عباس اور قیس بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۱۰۷۶ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِيِّ

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَى مُنَاذِرَ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ انْظُرْ مَجُوسَ مَنْ قِبَلَكَ فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُجَالَةَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَأْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى أَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مجوس سے جزیہ لینا

حضرت بجالہ بن عبدہ کہتے ہیں مقام مناذر میں جزء بن معاویہ کا منشی تھا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ دیکھو تمہارے پاس جو جو مجوسی ہیں ان سے جزیہ لو۔ کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت بجالہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوس سے جزیہ نہیں لیتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوس سے جزیہ لیا ہے۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۰۷۷ مَا جَاءَ مَا يَحِلُّ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُونَنَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَيْضًا وَإِنَّمَا مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَخْرُجُونَ فِي الْغَزْوِ فَيَمُرُّونَ بِقَوْمٍ وَلَا يَجِدُونَ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَشْتَرُونَ بِالثَّمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَوْا أَنْ يَبِيعُوا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا

ذمیوں کے مال سے کس قدر لینا جائز ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم ایک قوم کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اور نہ وہ ہمارا مالی حق ادا کرتے ہیں اور نہ ہی ہم ان سے لیتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ دینے سے انکار کریں تو زبردستی لے لو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ لیث بن سعد نے بھی اسے یزید بن حبیب سے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑائی کے لیے جاتے وقت ایسی قوم کے پاس سے گزرتے جن سے کھانے پینے کی چیزیں نہ خرید سکتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ زبردستی کیے بغیر بیچنے پر راضی نہ ہوں تو زبردستی لے لو۔ بعض احادیث میں اس کی تفسیر اسی طرح مروی ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هٰكَذَا رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيْثِ مُفَسَّرًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ وہ بھی اسی طرح کا حکم دیتے تھے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْهِجْرَةِ۔

ہجرت

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ نَحْوَهٗ هٰذَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا۔ فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت نہیں ہاں جہاد اور نیت باقی ہے۔ جب تمہیں جہاد کی طرف بلایا جائے تو نکل پڑو۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیعت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ جَابِرٌ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعُبَادَةَ وَجَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ اَبُوْ سَلَمَةَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول لقد رضی اللہ الخ کے متعلق مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ بھاگنے پر بیعت کی تھی موت پر بیعت نہیں کی تھی۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع، ابن عمر، عبادہ اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بواسطہ عیسیٰ بن یونس اور اوزاعی یحییٰ بن ابی کثیر سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الخ۔ اس میں ابوسلمہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت یزید بن ابو عبید کہتے ہیں میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم نے حدیبیہ کے دن کس بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی؟ انہوں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَيَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ قَدْ بَايَعَهُ قَوْمٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَلَى الْمَوْتِ وَاِنَّمَا قَالُوْا لَا نَزَالُ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا لَمْ نُقْتَلْ وَبَايَعَهُ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَفِرُّ۔

فرمایا "موت پر" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سننے اور ماننے پر آپ کی بیعت کیا کرتے تھے آپ ہم سے فرماتے جس قدر تم طاقت رکھتے ہو (اطاعت کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر موت کی بیعت نہیں کی تھی بلکہ نہ بھاگنے کی بیعت کی تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے دونوں حدیثوں کا مطلب صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام نے موت پر بیعت کی اور انہوں نے عرض کیا ہم مرتے دم تک آپ کے سامنے رہیں گے۔ اور دوسروں نے بیعت کرتے ہوئے عرض کیا ہم نہیں بھاگیں گے۔

بَابُ ۱۰۸۱ فِيْ نَكْثِ الْبَيْعَةِ۔

بیعت توڑنا

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا فَاِنْ اَعْطَاهُ وَفَى لَهٗ وَاِنْ لَمْ يُعْطِهٖ لَمْ يَفِ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین (قسم کے) آدمیوں سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک آدمی وہ ہے جس نے امام کے ہاتھ پر بیعت کی اگر اس نے کچھ دیا تو بیعت پوری کی ورنہ چھوڑ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۰۸۲ مَا جَاءَ فِيْ بَيْعَةِ الْعَبْدِ۔

غلام کی بیعت

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا غلام ہونا معلوم نہ ہوا جب اس کا آقا آیا تو آپ نے فرمایا اسے مجھ پر بیچ دو۔ چنانچہ آپ نے دو سیاہ فام غلاموں کے بدلے اسے خرید لیا اس کے بعد آپ اس وقت تک بیعت نہ فرماتے جب تک یہ نہ پوچھ لیتے کہ آیا وہ غلام تو نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے حدیث جابر

www.waseemziyai.com MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَدِيْثِ اَبِي الزُّبَيْرِ۔

حسن غریب صحیح ہے ہم اسے صرف ابوالزبیر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۰۸۲ مَا جَآءَ فِيْ بَيْعَةِ النِّسَآءِ۔

عورتوں کی بیعت

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ اُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُوْلُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايِعْنَا قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِيْ صَافِحْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ نَحْوَهٗ۔

حضرت امیمہ بنت رقیقہ فرماتی ہیں۔ میں نے چند عورتوں کے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے فرمایا۔ جتنے عمل کی تم طاقت اور قدرت رکھو۔ میں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہمارے نفسوں سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں بیعت کیجیے۔ سفیان کہتے ہیں۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ ہم سے مصافحہ کیجیے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سو عورتوں سے بھی میری بات وہی ہے جو ایک عورت سے ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عبداللہ بن عمرو اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن منکدر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سفیان ثوری، مالک بن انس اور کئی دوسرے حضرات نے محمد بن منکدر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَابُ ۱۰۸۳ مَا جَآءَ فِيْ عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ۔

اصحاب بدر کی تعداد

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْكُوْفِيُّ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ كَعِدَّةِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ ثَلَاثِ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهٗ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ بدر کے دن اصحاب بدر اصحاب طالوت کی طرح تین سو تیرہ تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری وغیرہ نے اسے ابواسحٰق سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۱۰۸۴ مَا جَآءَ فِي الْخُمُسِ۔

خمس (پانچواں حصہ)

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اٰمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس کے وفد سے فرمایا میں تمہیں مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اس حدیث میں قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قتیبہ نے بواسطہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهٗ۔

حماد بن زید اور ابوجمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَابُ ۱۰۵ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النُّهْبَةِ۔

تقسیم سے پہلے مال غنیمت لینا

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سِرْعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوْا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاَطْبَخُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَى النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُوْرِ فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيْرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ۔

حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کچھ جلد باز لوگ آگے بڑھے اور انہوں نے مال غنیمت لینے میں جلدی کی اور گوشت پکایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے لوگوں میں تھے۔ آپ ہنڈیوں کے پاس سے گزرے تو ان کے الٹا دینے کا حکم دیا چنانچہ وہ الٹا دی گئیں۔ پھر ان کے درمیان تقسیم فرمایا اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا۔ سفیان ثوری نے بواسطہ والد اور دہ عبایہ، رافع بن خدیج سے روایت کیا لیکن درمیان میں عبایہ کے والد کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَعَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ سَمِعَ مِنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ رَيْحَانَةَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان سے ہمیں اس کی خبر دی اور یہ اصح ہے۔ عبایہ بن رفاعہ نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے روایت کیا۔ اس باب میں حضرت ثعلبہ بن حکم، انس، ابوریحانہ، ابودرداء، عبدالرحمٰن بن سمرہ، زید بن خالد، جابر، ابوہریرہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تقسیم سے قبل مال غنیمت میں سے کچھ لیا وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۱۰۶ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلٰى اَهْلِ الْكِتٰبِ

اہل کتاب کو سلام کرنا

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيْقِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو۔ جب تم ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے میں چلنے پر مجبور کر دو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ISLAMABAD

فَاضْطَرُّوْهُ إِلٰى أَضْيَقِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ أَنَسٍ وَأَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّمَا مَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ لِأَنَّهٗ يَكُوْنُ تَعْظِيْمًا لَهُمْ وَإِنَّمَا أُمِرَ الْمُسْلِمُوْنَ بِتَذْلِيْلِهِمْ وَكَذٰلِكَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُهُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَلَا يُتْرَكُ الطَّرِيْقُ عَلَيْهِ لِأَنَّ فِيْهِ تَعْظِيْمًا لَهُمْ۔

اس باب میں حضرت ابن عمر، انس، ابو بصرہ غفاری (صحابی رسول علیہ السلام) سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کا مطلب بعض علماء نے یہ بیان فرمایا ہے کہ کراہت کی وجہ ان کی تعظیم ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کی تذلیل کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح اگر ان میں سے کسی سے راستے میں ملاقات ہو تو اس کے لیے راستہ نہ چھوڑا جائے کیونکہ اس میں ان کی تعظیم ہے۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُوْدَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُوْلُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی یہودی تمہیں سلام کہتا ہے تو وہ "السام علیکم" (تم پر موت ہو) کہتا ہے۔ تو اس کے جواب میں (صرف) "علیک" (تجھ پر ہو) کہا کرو۔

بَابُ ۱۰۸ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ۔

مشرکین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلٰى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَأَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيْمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِمَ قَالَ لَا تَرَايَا نَارَاهُمَا۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خثعم کی طرف ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا تو لوگوں نے سجدوں کے ذریعے پناہ ڈھونڈی لیکن لشکر نے ان کے قتل میں جلدی کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے انہیں نصف دیت دینے کا حکم فرمایا اور فرمایا میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکین کے درمیان مقیم ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں بیزار ہیں؟ فرمایا تاکہ وہ مشرکین کی مشابہت نہ اختیار کریں۔

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ جَرِيْرٍ وَهٰذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَأَكْثَرُ أَصْحَابِ إِسْمٰعِيْلَ قَالُوْا عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

هضاد نے بواسطہ عبدہ اور اسماعیل بن ابی خالد قیس بن ابی حازم سے ابو معاویہ کی حدیث کی طرح روایت کیا اس میں جریر کا ذکر نہیں یہ اصح ہے۔ اس باب میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ اکثر اصحاب اسماعیل نے اسماعیل اور قیس بن ابی حازم کا ذکر کیا لیکن جریر کا واسطہ ذکر نہیں کیا حماد بن سلمہ نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ جَرِيرٍ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ الصَّحِيحُ حَدِيثُ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَرَوَى سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِينَ وَلَا تُجَامِعُوهُمْ فَمَنْ سَاكَنَهُمْ أَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ۔

بواسطہ حجاج بن ارطاۃ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، جریر سے ابومعاویہ کی روایت کی طرح نقل کی۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے سنا فرماتے تھے صحیح یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیس کی روایت مرسل ہے۔ سمرہ بن جندب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا مشرکین کے ساتھ رہائش نہ رکھو اور نہ ان کے ساتھ مجلس رکھو پس جو شخص ان کے ساتھ مقیم ہوا یا انکی مجلس اختیار کی وہ انکی مثل ہے۔

بَابُ ۱۰۸۸ مَا جَاءَ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ۔

جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کا اخراج

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا نَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے ضرور نکالوں گا اور اس میں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انشاء اللہ اگر میں (ظاہر زندگی سے) زندہ رہا۔ (ورنہ تو آپ آج بھی زندہ ہیں) تو یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا۔

بَابُ ۱۰۸۹ مَا جَاءَ فِي تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ قَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي قَالَتْ فَمَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ وَلٰكِنْ أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تشریف لائیں اور پوچھا آپکا وارث کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا میری بیوی اور بچے۔ خاتون جنت نے فرمایا تو پھر میں اپنے والد کی وارث کیوں نہیں ہوتی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "ہماری

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

يَعُولُهُ وَأُنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا إِسْنَادُهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(انبیاء کی) وراثت نہیں ہوتی پس میں انکو ان نفقہ دوں گا جنکو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیا کرتے تھے اور ان پر خرچ کروں گا جن پر آپ خرچ کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن اس طریق سے غریب ہے۔ حماد بن سلمہ اور عبدالوہاب بن عطاء نے اسے بواسطہ محمد بن عمرو ادر ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسند بیان کیا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف طرق سے مروی ہے۔

۱۶۶۲- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

حضرت مالک بن اوث بن حدثان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت عثمان بن عفان زبیر بن عوام، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی تشریف لائے پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما باہم جھگڑتے ہوئے تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں تمہیں اس خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا ہم جانتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی ہوں۔ تم اور یہ (حضرت عباس اور حضرت علی) دونوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تم اپنے بھتیجے کا ترکہ مانگنے لگے اور یہ اپنی زوجہ کے والد کا ترکہ مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے اللہ جانتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سچے نیکوکار، راہ ہدایت پر چلنے والے اور حق کے تابع تھے اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح، حضرت مالک بن انس کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ ۶۹ مَا جَاءَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذِهِ لَا تُغْزَى بَعْدَ الْيَوْمِ۔

فتح مکہ کے دن اعلان مکہ

۱۶۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

حضرت حارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے

www.waseemziyai.com MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَرْصَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُولُ لَا تُغْزَى هٰذِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَمُطِيعٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ۔

فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا آج کے بعد قیامت تک مکہ مکرمہ پر جہاد نہیں ہوگا۔ اس باب میں حضرات ابن عباس، سلیمان بن صرد اور مطیع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ زکریا بن ابی زائدہ کی روایت ہے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اسے زکریا کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۰۹ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ۔

لڑائی کے مستحب اوقات

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَبَّأَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَمْسَكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ لِجُيُوشِهِمْ فِي صَلَوٰتِهِمْ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ بِإِسْنَادٍ أَوْصَلَ مِنْ هٰذَا وَقَتَادَةُ لَمْ يُدْرِكِ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ مَاتَ النُّعْمَانُ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوا۔ جب صبح طلوع ہوتی تو آپ سورج طلوع ہونے تک ٹھہر جاتے۔ طلوع آفتاب کے بعد لڑائی لڑتے۔ دوپہر کو رک جاتے۔ سورج کے ڈھلنے پر عصر تک لڑتے پھر رک جاتے نماز عصر کے بعد پھر لڑتے اور کہا جاتا اس وقت مدد کی ہوائیں چلتی ہیں اور مسلمان نمازیں اپنے لشکروں کی کامیابی کی دعائیں مانگتے تھے۔ نعمان بن مقرن سے یہ حدیث اس سند سے زیادہ متصل سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔ قتادہ نے نعمان بن مقرن کا زمانہ نہیں پایا۔ نعمان کا خلافت عمر میں انتقال ہو چکا تھا۔

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ إِلَى الْهُرْمُزَانِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلُ النَّصْرُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ هُوَ أَخُو بَكْرِ بْنِ

حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعمان بن مقرن کو ہرمزان کی طرف بھیجا الخ طویل حدیث ذکر کی۔ نعمان بن ہرمزان فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوا۔ جب آپ شروع دن میں لڑائی نہ لڑتے تو سورج کے ڈھلنے کا انتظار فرماتے۔ ہوائیں چلتیں اور مدد اترتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

علقمہ بن عبداللہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ۔

ہیں۔

بَابُ ۱۰۹۲ مَا جَاءَ فِي الطِّيَرَةِ۔

بدفالی

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يَقُولُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ سُلَيْمَانُ هٰذَا عِنْدِي قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَحَابِسٍ التَّمِيمِيِّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَرَوَى شُعْبَةُ أَيْضًا عَنْ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدفالی شرک ہے اور ہمارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعے دور کر دیتا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے تھے سلیمان بن حرب اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ ومامنا الخ۔ میرے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابوہریرہ، حابس التمیمی، عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف سلمہ بن کہیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شعبہ نے بھی اسے سلمہ سے روایت کیا ہے۔

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْفَأْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری متعدی ہونے اور بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن فال مجھے پسند ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! فال کیا ہے؟ فرمایا "اچھی بات" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ أَنْ يَسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيحُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی ضرورت سے باہر نکلتے تو آپ کو یہ الفاظ سننا اچھا معلوم ہوتا یا راشد (اے ٹھیک راستہ پانے والے) یا نجیح (اے کامیاب) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۱۰۹۳ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ۔

جہاد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ أَيَّتَهَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ وَادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَإِنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِي عَلَى الْأَعْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا أَوْ نَحْوَ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی آدمی کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجتے وقت خاص اس کی ذات کے بارے میں تقویٰ اور مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کی نصیحت فرماتے اور فرماتے اللہ کے نام سے اس کے راستے میں لڑو۔ اللہ کا انکار کرنے والوں سے لڑو۔ مال غنیمت میں خیانت نہ کرو۔ عہد شکنی نہ کرو۔ مثلہ نہ بناؤ (اعضاء نہ کاٹو) اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ جب مشرک دشمن سے مقابلہ ہو تو انہیں تین باتوں میں سے ایک کی طرف بلاؤ ان میں سے جس بات کو مان جائیں قبول کر لو۔ اور ان سے ہاتھ روک لو۔ انہیں اسلام کی طرف بلاؤ۔ اپنا وطن چھوڑ کر اس جگہ جا بسیں جہاں مہاجرین رہتے ہیں۔ انہیں یہ بتاؤ کہ اگر وہ ایسا کریں تو انہیں وہی کچھ ملے گا جو مہاجرین کو ملتا ہے اور ان کے ذمہ وہی امور ہوں گے جو مہاجرین کے ذمہ ہیں۔ اور اگر وہاں جانے سے انکار کر دیں تو انہیں بتا دو کہ تم لوگ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہو تم پر وہی حکم جاری ہوگا جو دیہاتی مسلمانوں پر ہے۔ مال غنیمت اور فے میں سے کچھ حصہ نہیں ملے گا جب تک کہ جہاد نہ کرو۔ اگر وہ ان باتوں سے انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگو اور ان سے لڑو۔ اور جب کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ لوگ تم سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ چاہیں تو انہیں اللہ اور رسول کا ذمہ نہ دو بلکہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دو۔ اس لیے کہ ہمارے لیے اپنا اور ساتھیوں کا ذمہ توڑنا، اللہ و رسول کے ذمہ کے توڑنے سے بہتر ہے اور جب کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ چاہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق اتارو تو انہیں نہ اتارو بلکہ اپنے فیصلہ پر اتارو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کو پہنچو گے یا نہیں۔ اور اس کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ فَإِنْ أَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ هَكَذَا رَوَاهُ وَكِيعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ

محمد بن بشار نے بواسطہ ابو احمد اور سفیان، علقمہ بن مرثد سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ اگر وہ انکار کریں تو ان سے جزیہ لو۔ اگر اس سے بھی انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ وکیع اور کئی دوسرے حضرات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

وَرَوٰى غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَذَكَرَ فِيهِ أَمْرَ الْجِزْيَةِ۔

نے سفیان سے اسی طرح روایت کی ہے۔ محمد بن بشار کے غیر نے بھی عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہوئے جزیہ کا ذکر کیا ہے۔

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغِيرُ إِلَّا عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے وقت حملہ آور ہوتے تھے۔ اگر اذان سنتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کر دیتے۔ ایک دن آپ انتظار میں تھے کہ ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا "اللہ اکبر اللہ اکبر" آپ نے فرمایا۔ دین فطرت پر ہے۔ اس نے کہا "اشہد ان لا الہ الا اللہ" آپ نے فرمایا۔ دوزخ سے نجات پائی۔ حسن فرماتے ہیں ہم سے ولید نے اسی سند کیساتھ اس کی مثل حماد بن سلمہ سے یہ حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب فضائل جہاد

بَابُ ۱۰۹۱ فَضْلِ الْجِهَادِ۔

جہاد کی فضیلت

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ إِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَرَدَّدُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَثَلُ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الشِّفَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَأَبِي مُوسٰى وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کونسی چیز جہاد کے برابر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ انہوں نے دو یا تین مرتبہ یہی سوال کیا آپ نے (ہر مرتبہ) یہی فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ تیسری مرتبہ فرمایا مجاہد جب تک کہ وہ جہاد سے نہ لوٹے، کی مثال، اس روزہ دار اور رات کو (نماز کے لیے) کھڑے رہنے والے کی سی ہے۔ جو نماز اور روزے میں سستی نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت شفاء، عبداللہ بن حبشی، ابوموسیٰ، ابوسعید، ام مالک بہزیہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ نَبَّأَنِي مَرْزُوقٌ أَبُو بَكْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے راستے میں جہاد کرتا ہے میں اس کا ضامن ہوں اگر میں اس کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِيْ هُوَ عَلَيَّ ضَمَانٌ إِنْ قَبَضْتُهُ أَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ رَجَعْتُ رَجَعْتُهُ بِأَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

روح قبض کرتا ہوں تو اسے جنت کا وارث بناتا ہوں اور اگر واپس (گھر) لوٹاتا ہوں تو ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ لوٹاتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب، صحیح ہے۔

بَابُ ۱۰۹۵ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا۔

مجاہد کی موت

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ إِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مرنے والے کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے مرنے والے کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا (بڑا) مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ فضالہ بن عبید کی روایت حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۰۹۶ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الصَّوْمِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

جہاد میں روزہ رکھنا

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا أَحَدُهُمَا يَقُوْلُ سَبْعِيْنَ وَالْآخَرُ يَقُوْلُ أَرْبَعِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْأَسْوَدِ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَسَدِيُّ الْمَدِيْنِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِيْ أُمَامَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے (جہاد) میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اسے ستر سال جہنم سے دور رکھے گا (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے دو راویوں میں سے) ایک راوی نے ستر اور دوسرے نے چالیس سال کا قول کیا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ابو اسود کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی مدنی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، انس، عقبہ بن عامر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ح وَثَنَا مَحْمُوْدٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنُ عَبْلَانَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصُوْمُ عَبْدٌ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ النَّارَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے (جہاد) میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو وہ دن اسے جہنم سے ستر سال (کی مسافت) دور رکھے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

٭

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جَمِيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَةَ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنی خندق بنا دے گا۔ یہ حدیث ابوامامہ کی روایت سے غریب ہے۔

٭ ٭

بَابُ ۱۰۹ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جہاد میں مال خرچ کرنا

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهٗ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ۔

حضرت خریم بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد میں کچھ خرچ کرتا ہے اس کے لیے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے رکین بن ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۱۰ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

جہاد میں خدمتگاری کی فضیلت

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ خِدْمَةُ عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ ظِلُّ فُسْطَاطٍ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُرْسَلًا وَخُوْلِفَ زَيْدٌ فِيْ بَعْضِ

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے ایک غلام خدمت کے لیے دے دینا یا سائے کے لیے خیمہ دینا یا جوان اونٹنی دے دینا۔ معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسل بھی مروی ہے۔ بعض اسناد میں زید کی مخالفت کی گئی ہے۔ ولید بن جمیل نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

إِسْنَادِهِ وَرَوَى الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنِيحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ۔

یہ حدیث بواسطہ قاسم ابو عبدالرحمٰن اور ابوامامہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں سائے کے لیے خیمہ دینا یا خدمت کے غلام دینا، جوان اونٹنی دینا بہترین صدقہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

اور میرے (امام ترمذی) کے نزدیک یہ معاویہ بن صالح کی روایت سے اصح ہے۔

بَابُ ۱۰۹۹ مَا جَاءَ فِيمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا۔

مجاہد کو سامان جنگ دینا

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ ثَنَا أَبُو إِسْمٰعِيلَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو سامان جنگ مہیا کیا وہ بھی مجاہد ہے اور جس نے کسی غازی کے گھر کی (بطور نائب) حفاظت کی گویا کہ وہ بھی شریک جہاد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے کسی غازی کو سامان جہاد مہیا کیا یا اس کے گھر کی نگرانی کی گویا کہ وہ بھی شریک جہاد ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں مجاہد کو سامان جہاد مہیا کیا گویا کہ اس نے بھی جہاد کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

محمد بن بشار نے بواسطہ یحیی بن سعید، عبدالملک بن ابوسلیمان، عطاء اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَابُ ۱۱۰ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

اللہ کی راہ میں قدموں کا غبار آلود ہونا

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ لَحِقَنِي عَبَايَةُ ابْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَبْشِرْ فَإِنَّ خُطَاكَ هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ سَمِعْتُ أَبَا عَبْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو عَبْسٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ هُوَ رَجُلٌ شَامِيٌّ رَوَى عَنْهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَبُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ كُوفِيٌّ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ۔

حضرت برید بن ابو مریم فرماتے ہیں۔ میں نماز جمعہ کے لیے پیدل جا رہا تھا کہ عبایہ بن رفاعہ بن رافع سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں۔ میں نے ابو عبس کو فرماتے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں ان پر دوزخ حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابو عبس کا نام عبدالرحمٰن بن جبیر ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ برید بن ابو مریم شامی ہیں ان سے ولید بن مسلم یحیی بن حمزہ اور متعدد اہل شام نے روایت کیا ہے۔ برید بن ابو مریم کوفی کے والد صحابی تھے اور ان کا نام مالک بن ربیعہ تھا۔

بَابُ ۱۱۱ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

جہاد میں پہنچنے والی گرد و غبار

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ الْمَدِينِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ دودھ، تھن میں واپس نہ چلا جائے اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی گرد و غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ آل طلحہ مدنی ہیں۔

بَابُ ۱۱۲ مَا جَاءَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

اللہ کے راستے میں بڑھاپا آنا

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ شُرَحْبِيلَ

سالم بن ابو جعدان کہتے ہیں کہ شرحبیل بن سمط نے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنِ السَّمْطِ قَالَ يَا كَعْبَ بْنَ مُرَّةَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ هٰكَذَا رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَأَدْخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ فِي الْإِسْنَادِ رَجُلًا وَيُقَالُ كَعْبُ بْنُ مُرَّةَ وَيُقَالُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ الْبَهْزِيُّ وَالْمَعْرُوْفُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ الْبَهْزِيُّ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيْثَ۔

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْحِمْصِيُّ۔

کوئی حدیث سنائیں اور اس میں ترمیم و اضافہ سے احتیاط کریں۔ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ جو شخص حالت اسلام میں بڑھاپے کو پہنچے تو یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے روشنی کا باعث ہوگا۔ اس باب میں حضرت فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ کعب بن مرہ کی روایت حسن ہے۔ اعمش نے عمرو بن مرہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ بواسطہ منصور، سالم بن ابوالجعد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ لیکن ان کے اور کعب کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ ہے۔ کعب بن مرہ کو مرہ بن کعب بہزی بھی کہا جاتا ہے۔ مرہ بن کعب بہزی مشہور صحابی ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص راہ خدا (جہاد) میں بڑھاپے کو پہنچ جائے تو یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور (کا باعث) ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حیوہ بن شریح سے ابن یزید حمصی مراد ہیں۔

بَابُ ۱۰۳ مَا جَاءَ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

جہاد کے لیے گھوڑا رکھنا

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُعِدُّهَا لَهُ هِيَ لَهُ أَجْرٌ لَا يُغَيِّبُ فِي بُطُوْنِهَا شَيْئًا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَجْرَهُ۔ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى مَالِكٌ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک کے لیے بھلائی کی گرہ ہے۔ گھوڑے کی تین حیثیتیں ہیں۔ اور ایک شخص کے لیے باعث اجر و ثواب، ایک کے لیے باعث پردہ اور ایک کے لیے وبال جان جس کے لیے ثواب کا باعث ہے یہ وہ شخص ہے جو اسے جہاد کے لیے رکھتا ہے اور اسی کے لیے اسے تیار کرتا ہے تو یہ اس کیلیے ثواب کا باعث ہے۔ اور جب بھی وہ اسکے پیٹ میں کوئی چیز ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسکا ثواب لکھ دیتا ہے۔ یہ حدیث

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

حسن صحیح ہے۔ مالک بن زید بن اسلم نے بواسطہ صالح اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَابُ ۱۱۰ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

اللہ کے راستے میں تیر اندازی

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةً الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَالْمُمِدَّ بِهِ قَالَ ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا كُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ أَهْلَهُ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا کاریگر جو اس کے بنانے میں بھلائی کی امید رکھے، پھینکنے والا اور اس کا معاون، آپ نے فرمایا۔ تیر اندازی کرو اور شہسواری کرو۔ لیکن مجھے شہسواری کی بنسبت تیر اندازی زیادہ پسند ہے مسلمان کے لیے ان تین کھیلوں، تیر اندازی، گھوڑوں کو سدھانے اور گھر والوں سے کھیلنے کے علاوہ تمام کھیل بیکار ہیں یہ تین صحیح ہیں۔

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَزْرَقِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

احمد بن منیع نے بواسطہ یزید بن ہارون، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلام عبداللہ بن ازرق اور عقبہ بن عامر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت کعب بن مرہ، عمرو بن عبسہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلُ مُحَرَّرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو نَجِيحٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَزْرَقِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ۔

حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر اندازی کرتا ہے اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابونجیح سے عمرو بن عبسہ سلمی مراد ہیں۔ اور عبداللہ بن ازرق سے مراد عبداللہ بن زید ہیں۔

بَابُ ۱۱۱ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اسلامی سرحدوں کی حفاظت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ زُرَيْقٍ ثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَأَبِي رَيْحَانَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شُعَيْبِ بْنِ زُرَيْقٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں آگ نہیں چھوئے گی۔ اللہ کے خوف سے رونے والی آنکھ اور اللہ کے راستے میں پہرہ دینے والی آنکھ۔ اس باب میں حضرت عثمان اور ابوریحانہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف شعیب بن زریق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۰۶ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الشَّهِيدِ۔

شہید کا ثواب

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ أَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹ میں رہتی ہیں۔ اور جنت کے پھلوں یا (فرمایا) جنت کے درختوں سے کھاتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ شَهِيدٌ عَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے سامنے جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین شخص پیش کیے گئے ایک شہید، دوسرا پاک دامن اور حرام و شبہات سے بچنے والا اور تیسرا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھی طرح کرتا اور مالکوں کی خیر خواہی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْكُوفِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيئَةٍ فَقَالَ جِبْرَئِيلُ إِلَّا الدَّيْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الدَّيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَحَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہادت ہر گناہ کو مٹا دیتی ہے۔ حضرت جبریل نے عرض کیا "قرض کے سوا؟" آپ نے فرمایا "ہاں قرض کے سوا" اس باب میں حضرت کعب بن عجرہ، جابر، ابوہریرہ اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس غریب ہے ہم اسے ابوبکر (راوی) سے صرف اسی شیخ (یحیی بن طلحہ کوفی) کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اس حدیث کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَقَالَ أَرَى أَنَّهُ أَرَادَ حَدِيثَ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا إِلَّا الشَّهِيدُ۔

بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے نہ پہچانا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہوسکتا ہے امام بخاری نے اس سے حضرت انس کی روایت حمیدہ سے مراد لی ہو کہ آپ نے فرمایا کہ شہید کے علاوہ کوئی جنتی دنیا میں واپس آنے پر خوش نہ ہوگا۔

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کے علاوہ کوئی دوسرا شخص جس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتری ہو دنیا کی طرف لوٹنا اور دنیا و مافیہا کا حاصل کرنا پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ شہید شہادت کی فضیلت دیکھ چکا ہے۔ پس وہ چاہتا ہے کہ دنیا کی طرف دوبارہ بھیجا جائے اور دوبارہ جام شہادت نوش کرے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۰ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ فَلَا أَدْرِي قَلَنْسُوَةُ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكٍ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ قَدْ رَوَى سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَشْيَاخٍ مِنْ خَوْلَانَ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيهِ عَنْ أَبِي يَزِيدَ وَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا شہید چار قسم کے لوگ ہیں۔ ایک کامل مومن جو دشمن سے لڑا اور اللہ تعالیٰ سے کیے گئے وعدہ کو سچ کر دکھایا یہاں تک کہ شہید ہو گیا یہ وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگ اسکی طرف نظریں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے۔ اور فرمایا "اسطرح" اسکے ساتھ سر اٹھایا یہاں تک کہ اسکی ٹوپی مبارک گر گئی۔ راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مراد ہے۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی۔ پھر فرمایا ایک کامل مومن جو دشمن سے لڑا لیکن بزدلی کی وجہ سے اسکا یہ حال ہے گویا کہ اس کے بدن میں کسی نے خاردار ببول کے درخت کے کانٹے چبھو دیے ہوں ایک تیر اسے آ کر لگے لیکن اسے پتہ تک نہ چلے اور وہ جام شہادت نوش کر جائے یہ دوسرے درجہ میں ہے۔ اور ایک مومن جسکے پاس نیک اور برے اعمال ملے جلے ہیں اس نے دشمن سے مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا یہاں تک کہ شہید ہو گیا یہ تیسرے درجہ میں ہے اور وہ مومن جس نے (گناہوں کے سبب) اپنے نفس پر زیادتی کی اس نے دشمن سے مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے وعدہ میں سچا رہا یہاں تک کہ جام شہادت نوش کیا یہ چوتھے درجہ میں ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے عطاء بن دینار کی روایت سے معروف ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ سعید بن ابو ایوب نے یہ حدیث بواسطہ عطاء بن دینار اور خولانی شیوخ سے روایت کی ابو یزید کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ عَطَاءُ بْنُ دِيْنَارٍ لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ ۔

واسطہ مذکور نہیں عطاء بن دینار فرماتے ہیں اس حدیث میں کوئی ڈر نہیں ۔

بَابُ ۱۱۰۸ مَا جَاءَ فِيْ غَزْوِ الْبَحْرِ ۔

سمندر کے راستے جہاد کرنا

۱۶۹۹ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ وَ كَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعٰى لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ لَهٗ مَاذَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نَحْوَ مَا قَالَ فِي الْاَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ هِيَ اُخْتُ اُمِّ سُلَيْمٍ وَهِيَ خَالَةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لائے تو وہ آپکو کھانا کھلاتیں اور یہ ام حرام حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں ۔ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپکو کھانا کھلایا اور روک کر آپکی سر مبارک سے جوئیں[1] ٹٹولنے لگیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہو گئے پھر بیدار ہوئے تو تبسم کناں تھے ام حرام فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مسکراہٹ کا سبب کیا ہے ۔ آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے وہ اس سمندر کے درمیان سوار ہو کر سفر کریں گے اور تخت نشین بادشاہ ہوں گے یا تخت نشین بادشاہوں کی طرح ہوں گے ام حرام فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دعا کیجیے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے ۔ آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی پھر سر انور رکھ کر آرام فرما ہو گئے مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے اسکے بعد وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا عرض کیا یا رسول اللہ! دعا کیجیے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہے چنانچہ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندر کے سفر پر گئیں لیکن سمندر سے باہر جانور سے گر پڑیں اور انتقال کر گئیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ ام حرام بنت ملحان ، ام سلیم کی بہن اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں ۔

بَابُ ۱۱۰۹ مَا جَاءَ مَنْ يُّقَاتِلُ رِيَاءً وَّلِلدُّنْيَا ۔

ریاکاری اور طلب دنیا کی خاطر لڑنا

۱۷۰۰ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو بہادری دکھانے کیلیے لڑتا ہے اور جو آدمی غیرت کی خاطر لڑتا ہے اور جو شخص دکھاوے کیلیے لڑتا ہے

[1] یہاں محض جوؤں کا ٹٹولنا مراد ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر انور میں جوئیں قطعاً نہ تھیں کیونکہ یہ میل کچیل سے پیدا ہوتی ہیں اور آپکی طہارت و نظافت اظہر من الشمس ہے بلکہ آپکے پسینہ مبارکہ کو بطور عطر جمع کر کے استعمال کیا جاتا تھا اور وہ دیگر خوشبوؤں سے زیادہ خوشبودار ہوتا ۔ مترجم

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ان میں سے کون اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند رہے وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ هٰذَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال (کے ثواب) کا دار و مدار نیت پر ہے آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کی رضا) کے لیے ہو جس کی ہجرت (واقعی) اللہ و رسول ہی کی طرف ہے اور جس شخص کی ہجرت حصول دنیا یا کسی عورت سے نکاح کی نیت سے ہو تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہو گی جس کی اس نے نیت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس، سفیان ثوری اور کئی دیگر ائمہ نے اسے یحیی بن سعید سے روایت کیا۔ ہم اسے صرف یحیی بن سعید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۱۱ فِي فَضْلِ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

صبح و شام جہاد میں جانے کی فضیلت

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوِ الرَّوْحَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ يَدِهِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح یا شام راہ خداوندی میں جہاد کے لیے جانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہے۔ اور جنت میں کمان پھیرنے کی ایک بالشت جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور اگر کوئی جنتی عورت زمین کی طرف جھانکے تو زمین و آسمان کے درمیان جو کچھ ہے سب کو منور کر دے اور دونوں کے درمیان فضا کو معطر کر دے اور اس کی اوڑھنی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں بوقت صبح ایک بار جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابن عباس، ابو ایوب،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِیْدِ الْاَشَجُّ ثَنَا اَبُوْخَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَاَبُوْحَازِمٍ الَّذِیْ رَوٰی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ هُوَ الْكُوْفِیُّ اسْمُهٗ سَلْمَانُ هُوَ مَوْلٰی عَزَّةَ الْاَشْجَعِیَّةِ۔

حضرت ابوہریرہ و حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ صبح یا شام جہاد کے لیے جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوحازم جو حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کوفی ہیں ان کا نام سلمان ہے۔ اور وہ عزہ اشجعیہ کے غلام ہیں۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبِیْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِیْهِ عُیَیْنَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَذْبَةٍ فَاَعْجَبَتْهُ لِطِیْبِهَا فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِیْ هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مُقَامَ اَحَدِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ سَبْعِیْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَیُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اُغْزُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا ایک ایسی گھاٹی سے گزر ہوا جس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا۔ انہیں وہ چشمہ اپنی عمدگی کے سبب پسند آیا۔ کہنے لگا کیا اچھا ہو تاکہ میں لوگوں سے الگ ہو کر اس وادی میں ٹھہرتا لیکن میں جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں ایسا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو کیونکہ تمہارا میدان جہاد میں کھڑا رہنا گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور جنت میں داخل کرے۔ اللہ کے راستے میں لڑو جس نے اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیان جتنا وقت بھی اللہ کے راستے میں لڑائی کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ۔

کون لوگ بہتر ہیں

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ بُكَیْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِیْ یَلِیْهِ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ لَهٗ یُؤَدِّیْ حَقَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں اچھے لوگ نہ بتاؤں؟ فرمایا۔ وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے رکھتے ہیں کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اسکے بعد کونسا آدمی افضل ہے؟ وہ شخص جو اپنی بکریوں کے ساتھ لوگوں سے علیحدہ رہتا ہے اور ان میں اللہ کا حق

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ILOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهِ فِيهَا أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ادا کرتا ہے (پھر فرمایا) کیا میں تمہیں برا آدمی نہ بتاؤں؟ فرمایا وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا جائے اور وہ نہ دے یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ۱۱۲ مَا جَاءَ فِيمَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ۔

شہادت کی دعا مانگنا

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ أَعْطَاهُ اللّٰهُ أَجْرَ الشَّهِيدِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل کے ساتھ شہادت کا سوال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَسْكَرٍ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهِ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ يُكْنٰى أَبَا شُرَيْحٍ وَهُوَ إِسْكَنْدَرَانِيٌّ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے قلب صادق کے ساتھ شہادت مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے درجے تک پہنچا دے گا اگرچہ اپنے بستر پر مرے۔ یہ حدیث حسن، سہل بن حنیف کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن شریح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ بن صالح نے اسے عبدالرحمٰن بن شریح سے روایت کیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن شریح کی کنیت ابو شریح ہے اور وہ اسکندرانی ہے اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے۔

بَابُ ۱۱۳ مَا جَاءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالْمُكَاتَبِ وَالنَّاكِحِ وَعَوْنِ اللّٰهِ إِيَّاهُمْ۔

مجاہد، مکاتب[1] اور نکاح کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی مدد

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

[1] مکاتب وہ غلام ہے جسے مالک کہے مجھے اتنی رقم ادا کردے تو تو آزاد ہے۔ ۱۲ مترجم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

(کے ذمہ کرم) پر ان کی مدد لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا، مکاتب جو بدلۂ کتابت ادا کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ شخص جو پاکدامنی کی نیت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان آدمی اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ دینے کے درمیان جتنا وقت جہاد کرے اس کے لیے جنت واجب ہے اور جسے اللہ کے راستے میں زخم پہنچا یا کوئی مصیبت پہنچی وہ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ رنگین خون کے ساتھ آئے گا اس کا رنگ زعفرانی اور خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۱۴ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

اللہ کی راہ میں زخمی ہونا

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ زخم کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو، مشک جیسی ہوگی یہ حدیث صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ۱۱۱۵ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ۔

کون سا عمل افضل ہے

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ وَاَيُّ الْاَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ اَيُّ شَيْءٍ قَالَ الْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِيْلَ ثُمَّ اَيُّ شَيْءٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ هٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے۔ یا کونسا عمل بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کونسا عمل ہے؟ فرمایا "جہاد عمل کی کوہان ہے" پوچھا گیا پھر کونسا عمل افضل ہے فرمایا "حج مقبول"، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابٌ ۱۱۱۶

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بِمَحْضَرَةِ الْعَدُوِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ اَاَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ اَقْرَاُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَاَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيْبٍ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ اسْمُهٗ۔

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے دشمن کے مقابل سنا فرماتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں۔ حاضرین میں سے ایک پراگندہ حال شخص نے پوچھا کہ آپ نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے؟ فرمایا "ہاں"، راوی فرماتے ہیں وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور کہا میں تمہیں (الوداعی) سلام کہتا ہوں پھر اس نے تلوار کی میان کو توڑ ڈالا اور لڑنے لگا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوعمر جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کا نام ابوبکر بن ابوموسیٰ ہے۔

بَابٌ ۱۱۱۷ مَا جَاءَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ۔

بہترین انسان

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَتَّقِيْ رَبَّهٗ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا انسان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ پوچھا پھر کون؟ فرمایا وہ مومن جو کسی گھاٹی میں سکونت پذیر ہو اپنے رب سے ڈرے اور لوگوں کو اپنی شر سے محفوظ رکھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۱۱۱۸

شہید کا اعزاز

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کی چھ خصلتیں ہیں۔ خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے عذاب قبر سے محفوظ ہوتا ہے۔ بڑی گھبراہٹ سے مامون

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَوَّلَ دَفْعَةٍ وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

ہوگا۔ اس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ بڑی آنکھوں والی بہتر حوریں اس کے نکاح میں دی جائیں گی اور اس کے ستر رشتہ داروں کے معاملہ میں اس کی سفارش قبول ہوگی۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا غَيْرُ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا يَقُولُ حَتَّى أُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِمَّا يَرَى مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْكَرَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بھی جنتی دنیا کی طرف لوٹنا پسند نہیں کرے گا۔ البتہ شہید چاہے گا کہ دنیا میں دوبارہ بھیجا جائے وہ کہے گا یہاں تک کہ دس مرتبہ اللہ کے راستے میں شہید کیا جاؤں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ عزت کو دیکھ چکا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ اور انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث ذکر کی ہے۔

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ ثَنِي أَبُو النَّضْرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَرَوْحَةٌ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ لَغَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن (اسلامی سرحدات کی) نگرانی کرنا دنیا اور اس کی تمام آرائشوں سے بہتر ہے نیز ایک شام یا ایک صبح جہاد کے لیے نکلنا دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ اور جنت میں تمہارے ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ فِي مَرَابِطٍ لَهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ يَا ابْنَ السِّمْطِ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

محمد بن منکدر فرماتے ہیں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت شرحبیل بن سمط رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ چوکی پر پہرہ دے رہے تھے اور یہ بات انہیں اور ان کے ساتھیوں پر شاق گزر رہی تھی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن سمط! کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جسے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں سنائیے فرمایا میں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَلٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَفْضَلُ وَرُبَّمَا قَالَ خَیْرٌ مِنْ صِیَامِ شَھْرٍ وَقِیَامِہٖ وَمَنْ مَاتَ فِیْہِ وُقِیَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَنُمِّیَ لَہٗ عَمَلُہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور قیام کرنے سے افضل (یا فرمایا) بہتر ہے اور جو آدمی اس دوران فوت ہو جائے وہ عذاب قبر سے محفوظ ہوتا ہے اور اسکا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ الْمُسْلِمِ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سُھَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ بِغَیْرِ اَثَرٍ مِنْ جِھَادٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَفِیْہِ ثُلْمَۃٌ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ مُسْلِمٍ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ رَافِعٍ وَاِسْمَاعِیْلُ بْنُ رَافِعٍ قَدْ ضَعَّفَہٗ بَعْضُ اَھْلِ الْحَدِیْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ ھُوَ ثِقَۃٌ مُقَارِبُ الْحَدِیْثِ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ ھٰذَا الْوَجْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَدِیْثُ سَلْمَانَ اِسْنَادُہٗ لَیْسَ بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ لَمْ یُدْرِکْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیَّ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ شُرَحْبِیْلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد کی کسی نشانی کے بغیر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو گویا وہ اس طرح ملاقات کریگا کہ اس کے دین میں نقصان ہوگا۔ اسماعیل بن رافع کی روایت سے یہ حدیث غریب ہے۔ اسماعیل بن رافع کو بعض محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری علیہ الرحمہ سے سنا فرماتے تھے وہ ثقہ ہے اور مقارب الحدیث ہے یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ حدیث سلمان کی سند متصل نہیں کیونکہ محمد بن منکدر نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی۔ بواسطہ ایوب بن موسیٰ، مکحول، شرحبیل بن سمط اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَقِیْلٍ زُھْرَۃُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ مَوْلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اِنِّیْ کُنْتُ مُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَرَاھِیَۃَ تَفَرُّقِکُمْ عَنِّیْ ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ اُحَدِّثَکُمُوْہُ لِیَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِہٖ مَا بَدَا لَہٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَنَازِلِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ قَالَ مُحَمَّدٌ اَبُوْ صَالِحٍ مَوْلٰی عُثْمَانَ اسْمُہٗ بَرْکَانُ۔

حضرت ابوصالح مولیٰ عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث تم سے مخفی رکھی تاکہ تم مجھ سے جدا نہ ہو جاؤ۔ پھر میں نے اس کا بیان کرنا مناسب سمجھا تاکہ ہر آدمی اپنے لیے جو مناسب سمجھے اس پر عمل کرے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن (اسلامی سرحدوں کی) حفاظت کرنا دوسرے ہزار دنوں کی منازل سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں ابوصالح مولیٰ عثمان کا نام برکان ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کو بوقت شہادت اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے۔ جتنی تمہیں مچھر وغیرہ کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جَمِيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَاَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں خشیت الٰہی میں گرنے والے آنسو کا قطرہ اور اللہ کی راہ میں بہنے والے خون کا قطرہ دو نشان یہ ہیں۔ اللہ کی راہ (جہاد) میں پہنچنے والے زخم کا نشان اور کسی فریضہ خداوندی کو ادا کرنے کا نشان۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَبْوَابُ الْجِهَادِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب جہاد

بَابُ ۱۱۱۹ فِيْ اَهْلِ الْعُذْرِ فِي الْقُعُوْدِ۔

معذور افراد کا جہاد میں شریک نہ ہونا

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ اَوِ اللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَقَالَ هَلْ لِيْ رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شانے کی ہڈی یا تختی لاؤ آپ نے اس پر یہ آیت لکھی "لا یستوی القاعدون من المؤمنین" حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے عرض کرنے لگے کیا میرے لیے رخصت عدم شرکت کی) اجازت ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "غیر اولی الضرر" (معذور لوگوں کے علاوہ گھروں میں بیٹھنے والے اور اپنے مالوں اور نفسوں کے ساتھ جہاد کرنے والے برابر نہیں) اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اور بواسطہ سلیمان تیمی ابواسحاق کی روایت سے غریب ہے۔ شعبہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

اور ثوری نے بھی اسے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۱۱۲ مَا جَاءَ فِيْمَنْ خَرَجَ اِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ اَبَوَيْهِ۔

والدین کو چھوڑ کر جہاد کے لیے جانا

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهٗ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْاَعْمٰى الْمَكِّيُّ وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر جہاد (میں جانے) کی اجازت مانگنے لگا آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں۔ اس نے عرض کیا "جی ہاں" فرمایا تو ان کی خدمت میں رہ کر جہاد کرو (یعنی ان کی خدمت ہی تمہارے لیے جہاد ہے) اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو العباس، نابینا شاعر ہیں اور مکی ہیں۔ ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

بَابُ ۱۱۳ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ مِنْ سَرِيَّةٍ وَاحِدٍ۔

ایک شخص کو لشکر پر امیر مقرر کرنا

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِيْ قَوْلِهٖ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيْهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ۔

حجاج بن محمد، ابن جریج سے اللہ تعالیٰ کے قول "اطیعوا اللہ واطیعو الرسول واولی الامر منکم الخ" سے متعلق نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک چھوٹے لشکر کا امیر بنا کر بھیجا ابن جریج کہتے ہیں مجھے یعلی بن مسلم نے بواسطہ سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بات کی خبر دی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۱۴ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ۔

آدمی کا تنہا سفر کرنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَرٰى رَاكِبٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ تنہا سفر کے نقصان کو جانتے جیسا کہ میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرتا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِلَيْلٍ يَعْنِي وَحْدَهُ۔

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَسَنٌ۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سوار شیطان ہے دو سوار دو شیطان ہیں۔ اور تین سوار، سوار ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عاصم کی روایت سے پہچانتے ہیں اور عاصم محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے ہیں۔

حدیث عبداللہ بن عمرو حسن ہے۔

بَابُ ۱۲۳ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْكَذِبِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ۔

جنگ کے موقعہ پر جھوٹ اور دھوکہ دہی

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ ایک دھوکہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی، زید بن ثابت، عائشہ، ابن عباس ابوہریرہ، اسماء بنت یزید، کعب بن مالک اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۴ مَا جَاءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ غَزَى۔

غزوات نبوی کی تعداد

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ فَأَيَّتُهُنَّ كَانَ أَوَّلَ قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرِ أَوِ الْعُسَيْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابواسحٰق فرماتے ہیں میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان سے پوچھا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی جنگیں لڑیں۔ انہوں نے فرمایا "انیس غزوات" میں نے عرض کیا آپ کتنے غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے فرمایا "سترہ غزوات میں" میں نے پوچھا پہلا غزوہ کونسا تھا؟ فرمایا "ذات العشیرہ" یا "ذات العسیرہ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۱۲۵ مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

لشکر کی صف بندی اور تیاری

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ سَمِعَ مِنْ عِكْرِمَةَ وَحِينَ رَأَيْتُهُ كَانَ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّازِيِّ ثُمَّ ضَعَّفَهُ بَعْدُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقعہ پر ہمیں رات کو ترتیب دیا۔ اس باب میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا محمد بن اسحاق کو عکرمہ سے سماع حاصل ہے۔ جب میں (امام ترمذی) امام بخاری سے ملا تو وہ محمد بن حمید رازی کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے پھر انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔

بَابُ ۱۲۶ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

لڑائی کے وقت دعا

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے لشکروں کے خلاف دعا مانگتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا یا اللہ! کتاب کے اتارنے والے جلد حساب لینے والے دشمن کے لشکر کو شکست دے اور انکے قدم اکھیڑ دے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۷ مَا جَاءَ فِي الْأَلْوِيَةِ۔

چھوٹے جھنڈے

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَمَّارٍ هُوَ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ داخل ہوئے تو آپ کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحیی بن آدم کے واسطہ سے شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے اسے صرف اسی روایت سے پہچانا متعدد راویوں نے بواسطہ شریک، عمار، اور ابوزبیر، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيثُ هُوَ هٰذَا وَالدُّهْنُ بَطْنٌ مِنْ بَجِيلَةَ وَعَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ هُوَ عَمَّارُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيُّ وَيُكْنَى أَبَا مُعَاوِيَةَ وَهُوَ كُوفِيٌّ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کی دستار مبارک سیاہ رنگ کی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں اصل حدیث یہی ہے۔ دھن، قبیلہ بجیلہ کا ایک خاندان ہے۔ عمار دہنی سے عمار بن معاویہ دھنی مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ یہ کوفی ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

باب ۱۱۲۸ فِي الرَّايَاتِ۔

بڑے جھنڈے

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ زَائِدَةَ ثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَالْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ اسْمُهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ وَرَوَى عَنْهُ أَيْضًا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى۔

حضرت یونس بن عبید مولیٰ محمد بن قاسم فرماتے ہیں۔ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں پوچھوں۔ انہوں نے فرمایا آپ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا اور صوف سے بنا ہوا مربعہ صورت میں تھا۔ اس باب میں حضرت علی، حارث بن حسان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو یعقوب ثقفی کا نام اسحٰق بن ابراہیم ہے۔ عبیداللہ بن موسیٰ نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحٰقَ هُوَ السَّالِحَانِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ لَاحِقَ بْنَ حُمَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاءُهُ أَبْيَضُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا جب کہ چھوٹے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

باب ۱۱۲۹ مَا جَاءَ فِي الشِّعَارِ۔

خصوصی نشان

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ عَنْ مَنْ سَمِعَ

مہلب بن ابوصفرہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دشمن تم پر شبخون مارے تو کہو۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَهٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ مِثْلَ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ وَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

"حٰمٓ لا ینصرون" اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ بعض حضرات نے ابو اسحٰق سے سفیان ثوری کی روایت کی طرح نقل کی ہے البتہ بعض نے ان سے بواسطہ مہلب بن ابی صفرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

بَابُ ۱۱۳ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِيْ عَلٰى سَيْفِ سَمُرَةَ وَزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهٗ صَنَعَ سَيْفَهٗ عَلٰى سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ فِيْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ الْكَاتِبِ وَضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اپنی تلوار حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی تلوار جیسی بنائی اور سمرہ کا خیال تھا کہ انہوں نے اپنی تلوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جیسی بنائی ہے اور وہ قبیلہ بنو حنیفہ کی تلواروں کی مثل تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں یحیی بن سعید قطان نے عثمان بن سعد مکاتب کے بارے میں کلام کیا اور اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا۔

بَابُ ۱۱۴ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

جنگ کے موقعہ پر روزہ افطار کرنا

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانَ فَاَذَنَّا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَاَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَاَفْطَرْنَا اَجْمَعُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فتح مکہ کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مرالظہران پر پہنچ کر ہمیں دشمن کے ملنے کی خبر دی۔ اور روزہ افطار کرنے کا حکم فرمایا۔ تو ہم سب نے روزہ افطار کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۵ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوْجِ عِنْدَ الْفَزَعِ۔

خطرہ کے وقت نکلنا

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مندوب نامی گھوڑے پر سوار ہوئے (اور دشمن کی تلاش میں تشریف لے گئے واپسی پر) فرمایا کوئی خطرہ نہیں اور میں نے اس گھوڑے کو دریا پایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

لَبَحْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اس باب میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَأَبُوْدَاوُدَ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ (ایک مرتبہ) مدینہ طیبہ میں خطرہ پیدا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا مندوب نامی گھوڑا عاریتاً لیا (اور دشمن کی طرف نکلے واپسی پر) فرمایا ہم نے کوئی خطرہ نہیں دیکھا اور ہم نے اسے دریا پایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۳۳ مَا جَاءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

لڑائی کے وقت ثابت قدمی

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا أَبُوْإِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عُمَارَةَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ وَأَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے ایک آدمی نے پوچھا اے ابوعمارہ! کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری بلکہ چند جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیری جبکہ قبیلہ ہوازن کے لوگ تیر برساتے ہوئے ان سے جا ملے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر مبارک پر سوار تھے اور حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب نے اس کی لگام پکڑ رکھی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے "میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں"۔ اس باب میں حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنِي أَبِي عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حنین کے دن اپنے آپ کو دیکھا تو اس وقت دونوں گروہ پیٹھ پھیر رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سو آدمی بھی نہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح عبیداللہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ فَزِعَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ حسین سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے فرماتے ہیں ایک رات اہل مدینہ ایک آواز

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُّهٗ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

جن لوگوں نے خوف زدہ ہوئے (اور وہ تحقیق کے لیے نکلے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار (واپس آتے ہوئے) ملے۔ آپ نے تلوار لٹکا رکھی تھی فرمایا مت گھبراؤ مت گھبراؤ پھر فرمایا میں نے اس گھوڑے کو دریا پایا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۴ مَا جَاءَ فِي السُّيُوْفِ وَحِلْيَتِهَا۔

تلوار اور اس کا جڑاؤ

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ عَنْ هُوْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهٖ مَزِيْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَجَدُّ هُوْدٍ اسْمُهٗ مَزِيْدَةُ الْعَصَرِيُّ۔

صدور بن عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہم اپنے دادا مزیدہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اس وقت آپکی تلوار پر سونے اور چاندی کا جڑاؤ کیا ہوا تھا۔ طالب کہتے ہیں میں نے اپنے استاد سے چاندی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا تلوار کے قبضہ پر چاندی کی ٹوپی تھی۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ صدور کے دادا کا نام مزیدہ عصری تھا۔

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک کے قبضہ پر چاندی چڑھائی گئی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ ہمام اور قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یونہی مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ قتادہ، حضرت سعید بن ابوالحسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ پر چاندی کی ٹوپی تھی۔

بَابُ ۱۳۵ مَا جَاءَ فِي الدِّرْعِ۔

زرہ پہننا

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَانِ يَوْمَ اُحُدٍ نَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهٗ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہ تھیں آپ نے چٹان پر چڑھنے کا ارادہ فرمایا لیکن ایسا نہ ہو سکا تو آپ حضرت طلحہ کو نیچے بٹھا کر اوپر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ چٹان پر پہنچ گئے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ طلحہ نے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ وَالسَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ۔

(جنت یا شفاعت) واجب کر لی۔ اس باب میں حضرت صفوان بن امیہ اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۳۶ مَا جَآءَ فِي الْمِغْفَرِ۔

خود پہننا

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقِيْلَ لَهُ اِبْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ اقْتُلُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُ كَبِيْرَ اَحَدٍ رَوَاهُ غَيْرَ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر خود تھی۔ آپ سے عرض کیا گیا ابن خطل کعبۃ اللہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم مالک کے سوا جو زہری سے راوی ہیں، کسی بڑے کو نہیں جانتے جس نے اسے روایت کیا ہو۔

بَابُ ۱۳۷ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ۔

گھوڑوں کی فضیلت

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَرِيْرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعُرْوَةُ هُوَ ابْنُ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيُّ وَيُقَالُ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَفِقْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْجِهَادَ مَعَ كُلِّ اِمَامٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلائی یعنی ثواب اور غنیمت قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی سے بندھی ہوئی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوسعید، جریر، ابوہریرہ اسماء بنت یزید مغیرہ بن شعبہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عروہ سے ابن ابی جعد بارقی مراد ہیں۔ عروہ بن جعد بھی کہا جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ فقہی مسئلہ ثابت ہوا کہ امام (عادل ہو یا غیر عادل) کی معیت میں قیامت تک کے لیے جہاد مقرر ہے۔

بَابُ ۱۳۸ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ۔

پسندیدہ گھوڑے

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عِيْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کی برکت خالص سرخ رنگ میں ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الشَّقْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ۔

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَقْرَحُ الْأَرْثَمُ ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِيْنِ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ أَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا أَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

یعنی شیبان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین گھوڑا سیاہ رنگ کا گھوڑا ہے جس کی پیشانی اور اوپر کا ہونٹ کچھ سفید ہوں پھر وہ جس کی پیشانی اور پاؤں بھی سفید ہوں لیکن دائیں پاؤں میں سفیدی نہ ہو۔ اگر سیاہ رنگ کا نہ ہو تو ان ہی صفات والا سیاہی مائل سرخ رنگ کا گھوڑا ہو۔

محمد بن بشار نے بواسطہ وھب بن جریر اور یحییٰ بن ایوب یزید بن ابوحبیب سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب ۱۱۳۹ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ۔

ناپسندیدہ گھوڑے

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا سَلَمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَأَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ اسْمُهُ هَرِمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِيْ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ إِذَا حَدَّثَتْنِيْ فَحَدِّثْنِيْ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِيْ مَرَّةً بِحَدِيْثٍ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ فَمَا أَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا گھوڑا ناپسند فرمایا جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک سیاہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے بواسطہ عبداللہ بن یزید خطمی ابوزرعہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ھرم ہے۔

عمارہ بن قعقاع فرماتے ہیں مجھے ابراہیم نخعی نے فرمایا جب مجھ سے حدیث بیان کرنی ہو تو ابوزرعہ سے نقل کیا کرو۔ کیونکہ انہوں نے ایک مرتبہ مجھ سے حدیث بیان کی پھر میں نے کئی سال بعد اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ایک حرف بھی کم نہ کیا۔

باب ۱۱۴۰ مَا جَاءَ فِي الرِّهَانِ۔

گھڑ دوڑ کرانا

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکے پھلکے کیے گئے گھوڑوں کو حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑایا ان دونوں جگہوں کے درمیان چھ میل کا فاصلہ تھا اور جن گھوڑوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَجْرَى الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَمَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى فَوَثَبَ بِي فَرَسِي جِدَارًا فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ۔

کو چھ یا سات میل دوڑایا گیا تھا انہیں ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا یہ ایک میل کا فاصلہ تھا۔ میں بھی گھوڑا دوڑانے والوں میں تھا میرا گھوڑا مجھے لے کر دیوار پھلانگ گیا تھا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، جابر، انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح، ثوری کی روایت سے غریب ہے۔

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیروں (اونٹوں کے) سموں اور (گھوڑوں کے) کھروں کے علاوہ اور کسی چیز کے مقابلہ پر انعام لینا درست نہیں۔

بَابُ ۱۴۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُنْزَى الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ۔

گدھوں سے گھوڑیوں پر جفتی کرانا

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا مُوسَى بْنُ سَالِمٍ أَبُو جَهْضَمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ هٰذَا فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَهِمَ فِيهِ الثَّوْرِيُّ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور بندے تھے۔ آپ نے ہمیں دوسروں کے مقابلہ میں صرف تین چیزوں کے ساتھ خاص کیا ہمیں حکم فرمایا کہ ہم کامل وضو کریں، صدقہ نہ کھائیں اور گدھوں کو گھوڑیوں پر جفتی نہ کرائیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری نے اسے ابوجہضم سے روایت کرتے ہوئے کہا بواسطہ عبیداللہ بن عبداللہ عباس، حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا فرماتے تھے حدیث ثوری غیر محفوظ ہے ثوری سے اس میں خطا ہوئی۔ صحیح روایت وہ ہے جسے اسماعیل بن علیہ اور عبدالوارث بن سعید نے بواسطہ ابوجہضم اور عبیداللہ بن عبیداللہ بن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

بَابُ ۱۴۲ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ۔

مسلمان فقراء کے وسیلہ سے طلب فتح

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی

www.waseemziyai.com MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو۔ کیونکہ تمہیں کمزور (اور غریب) لوگوں کے سبب رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۴۳ مَا جَاءَ فِي الْاِجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑے کے گلے میں گھنٹی لٹکانا

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ عَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ان مسافروں کا ساتھ نہیں دیتے جن میں کتا ہو اور نہ ہی ان کا ساتھ دیتے ہیں۔ جن میں گھنٹی ہو۔ اس باب میں حضرت عمر، عائشہ، ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۴۴ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ۔

فوج کا سپہ سالار

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ ثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ اَبُو الْجَوَّابِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَ عَلٰى اَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَلَى الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَاَفْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعَ خَالِدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بِهٖ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ بِشَيْءٍ بِهٖ يَعْنِي النَّمِيْمَةَ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے ایک پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور دوسرے پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر کیا۔ اور فرمایا جب جنگ شروع ہو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سب پر امیر ہونگے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کیا تو اس میں سے ایک لونڈی لی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق شکایت کی میں یہ خط لیکر حاضر ہوا آپ نے خط پڑھا تو چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا تیرا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول کو اس سے محبت ہے میں نے عرض کیا میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں میں تو صرف قاصد ہوں اس پر آپ خاموش ہو گئے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف احوص بن جواب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ "یشی بہ" کا مطلب چغلی کھانا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ١١٢٥ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ۔

١٧٥٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدِيثُ أَبِي مُوسَى غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَحَدِيثُ أَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهٰذَا أَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَوَى إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هٰذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَإِنَّمَا الصَّحِيحُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

حاکم وقت کی ذمہ داری

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سنو! تم سب نگران ہو اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا وہ آدمی جو لوگوں پر امیر مقرر ہے وہ ذمہ دار ہے۔ اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران و ذمہ دار ہے اس سے اس کے متعلق سوال ہوگا۔ غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے۔ اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ سنو! تم سب (اپنے اپنے دائرۂ اختیار میں) ذمہ دار ہو اور ہر ایک سے اس سے متعلق امور کا سوال ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ انس اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ حدیث ابو موسیٰ غیر محفوظ ہے۔ حدیث انس بھی غیر محفوظ ہے۔ ابراہیم بن بشار رمادی نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، بریدبن عبداللہ بن ابی بردہ اور ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اسے مرسل روایت کیا ہے یہ اصح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ اسحٰق بن ابراہیم نے بواسطہ معاذ بن ھشام، ھشام اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس چیز کے متعلق پوچھے گا جس کا اسے نگران بنایا۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ غیر محفوظ ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے معاذ بن ھشام نے بواسطہ ھشام، قتادہ اور حسن، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

بَابُ ١١٢٦ مَا جَاءَ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ۔

١٧٦٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أُمِّ

حاکم کی اطاعت

حضرت ام الحصین احمسیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا کہ آپ پر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدِ انْتَقَعَ بِهِ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهٖ قَالَتْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى عَضَلَةِ عَضُدِهٖ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا مَا اَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اُمِّ حُصَيْنٍ۔

چادر مبارک تھی جسے آپ نے بغل مبارک کے نیچے سے لپیٹ رکھا تھا۔ فرماتی ہیں میں نے آپ کے بازو کے پٹھے کو حرکت کرتے دیکھا آپ نے فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگرچہ تم پر مقطوع الاعضا حبشی غلام ہی مقرر کیا جائے۔ اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو جب تک کہ وہ کتاب اللہ کے مطابق حکم جاری کرے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام حصین سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ۱۱۴ مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔

خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر حاکم کی بات سننا اور ماننا فرض ہے چاہے پسند کرے یا نہ کرے جب تک کہ اسے گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ اگر وہ گناہ کا حکم دیتا ہے تو اب نہ سننا فرض ہے اور نہ ماننا۔ اس باب میں حضرت علی، عمران بن حصین اور حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۵ مَا جَاءَ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ۔

چوپایوں کو آپس میں لڑانا اور چہرے پر نشان لگانا

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا۔

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُقَالُ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ قُطْبَةَ وَرَوٰى شَرِيْكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ

حضرت مجاہد سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور لڑانے سے منع فرمایا۔ اس حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔ کہا گیا یہ حدیث قطبہ کی روایت سے اصح ہے۔ شریک نے بواسطہ اعمش، مجاہد اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى وَ رَوٰى اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ وَ جَابِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ۔

حدیث روایت کی ابو یحییٰ کا واسطہ مذکور نہیں ابو معاویہ نے بواسطہ اعمش اور مجاہد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس باب میں حضرت طلحہ، جابر، ابو سعید اور عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر نشان لگانے اور مارنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۴۹ مَا جَاءَ فِيْ حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَمَتٰى يُفْرَضُ لَهٗ۔

حد بلوغ

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُقْبِلْنِيْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک جنگ کے موقعہ پر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر چودہ برس تھی تو آپ نے مجھے (جہاد کے لیے) قبول نہ فرمایا پھر آئندہ سال مجھے ایک لشکر میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ نے مجھے قبول فرمالیا حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے پھر انہوں نے حکم جاری فرمایا کہ پندرہ برس کی عمر والے کے لیے مال غنیمت سے حصہ مقرر کیا جائے

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا حَدٌّ مَا بَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ كَتَبَ اَنْ يُفْرَضَ حَدِيْثُ اِسْحٰقَ بْنِ يُوْسُفَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، عبید اللہ سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ لڑکوں اور مجاہدوں کے درمیان حد ہے۔ یہ مذکور نہیں کہ آپ نے مال غنیمت سے حصہ مقرر کرنیکا حکم فرمایا حدیث اسحٰق بن یوسف حسن صحیح، سفیان ثوری کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ ۱۵۰ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

مقروض شہید

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ

حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں انہوں نے اپنے والد کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَامَ بَيْنَهُمْ فَذَكَرَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيُكَفِّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ نَحْوَ هٰذَا عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

کرتے ہوئے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ کے راستے میں لڑنا اور اللہ پر ایمان لانا تمام اعمال سے افضل ہے۔ ایک شخص نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو میرے گناہ مٹ جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" اگر تو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس طرح شہید ہو کر صبر کرنے والا اور ثواب کی نیت رکھنے والا ہو آگے بڑھنے والا ہو پیچھے ہٹنے والا نہ ہو۔ پھر آپ نے پوچھا تم نے کیسے کہا تھا؟ اس نے عرض کیا کیا اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو جاؤں تو میرے گناہ مٹ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" (تیرے گناہ مٹ جائیں گے) بشرطیکہ تو صبر کرنے والا اور نیک نیت ہو اور پیٹھ نہ پھیرنے والا ہو مگر قرض کی معافی نہیں۔ مجھے یہ بات حضرت جبرئیل نے بتائی ہے۔ اس باب میں حضرت انس، محمد بن جحش اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض لوگوں نے اسے حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ یحیی بن سعید انصاری اور کئی دوسرے لوگوں نے اس کی مثل حدیث بواسطہ عبداللہ بن ابوقتادہ اور ابو قتادہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ یہ روایت بواسطہ سعید مقبری حضرت ابوہریرہ کی روایت سے اصح ہے۔

باب ۱۱۵۱ مَا جَاءَ فِيْ دَفْنِ الشُّهَدَاءِ۔

شہداء کو دفن کرنا

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِي الدَّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِرَاحَاتُ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا فَمَاتَ اَبِيْ فَقَدَّمَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ خَبَّابٍ

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زخموں کی شکایت کی گئی آپ نے فرمایا کشادہ قبریں کھودو (میت کے ساتھ) احسان کرو اور ایک ایک قبر میں دو دو تین تین شہداء کو دفن کرو۔ زیادہ قرآن پڑھے ہوئے کو آگے رکھو۔ راوی فرماتے ہیں میرے باپ کا بھی انتقال ہوا تھا تو انہیں دو آدمیوں سے آگے رکھا گیا۔ اس باب میں حضرت خباب جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ASGEEN

وَّجَابِرٍ وَّاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى سُفْيَانُ وَغَيْرُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَاَبُو الدَّهْمَاءِ اسْمُهٗ قِرْفَةُ بْنُ بُهَيْسٍ۔

مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان وغیرہ نے اسے بواسطہ ایوب اور حمید بن ہلال ہشام بن عامر سے روایت کیا ہے۔ ابوالدھماء کا نام قرفہ بن بہیس ہے۔

باب ۱۵۲ مَاجَاءَ فِي الْمَشُوْرَةِ۔

مشورہ کرنا

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِيْءَ بِالْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْاُسَارٰى وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْعُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ وَيُرْوٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ مَشُوْرَةً لِّاَصْحَابِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بدر کے دن قیدی لائے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) پوچھا ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ (راوی نے) طویل واقعہ ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت عمر، ابوایوب، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت ابوعبیدہ کو اپنے والد سے سماع حاصل نہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا۔

باب ۱۵۳ مَاجَاءَ لَا تُفَادٰى جِيْفَةُ الْاَسِيْرِ

کافر قیدی کی لاش کی قیمت لینا صحیح نہیں

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْاَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّشْتَرُوْا جَسَدَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ اَيْضًا عَنِ الْحَكَمِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَا يَحْتَجُّ بِحَدِيْثِهٖ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى صَدُوْقٌ وَّلٰكِنَّ لَا نَعْرِفُ صَحِيْحَ حَدِيْثِهٖ مِنْ سَقِيْمِهٖ وَلَا اَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى صَدُوْقٌ فَقِيْهٌ وَرُبَّمَا يَهِمُ فِي الْاِسْنَادِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ فُقَهَاؤُنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مشرکین نے ایک مشرک کی لاش خریدنا چاہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے سے انکار فرمادیا۔ اس حدیث کو ہم صرف حکم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حجاج بن ارطاۃ نے بھی اسے حکم سے روایت کیا ہے۔ احمد بن حسن فرماتے ہیں۔ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے سنا کہ ابن ابی لیلیٰ کی حدیث کو بطور دلیل پیش نہیں کیا جاسکتا۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ابن ابی لیلیٰ سچے ہیں۔ لیکن ان کی صحیح اور ضعیف روایت میں امتیاز نہیں ہوسکتا میں ان سے کوئی روایت نہیں لیتا۔ وہ سچے ہیں۔ لیکن بسا اوقات ان سے سند میں خطا واقع ہو جاتی ہے۔ نصر بن علی نے بواسطہ عبداللہ بن داؤد، سفیان ثوری کا قول نقل کیا وہ فرماتے ہیں، ابن

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ شُبْرُمَۃَ۔

ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہمارے فقیہ ہیں۔

بَابُ ۱۱۵۴ مَا جَآءَ فِی الْفَرَارِ مِنَ الزَّحْفِ۔

جنگ سے بھاگنا

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَیْصَۃً فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ فَاخْتَبَأْنَا بِھَا وَقُلْنَا ھَلَکْنَا ثُمَّ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُکُمْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ وَمَعْنٰی قَوْلِہٖ فَحَاصَ النَّاسُ حَیْصَۃً یَعْنِیْ ھُمْ فَرُّوْا مِنَ الْقِتَالِ وَمَعْنٰی قَوْلِہٖ بَلْ اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ وَالْعَکَّارُ الَّذِیْ یَفِرُّ اِلٰی اِمَامِہٖ لِیَنْصُرَہٗ لَیْسَ یُرِیْدُ الْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا ہم (میدان سے) بھاگ کھڑے ہوئے اور مدینہ طیبہ جا پہنچے، ہم نے یہ بات مخفی رکھی اور کہا ہم ہلاک ہو گئے پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم بھاگنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم پناہ لینے والے ہو اور میں تمہارا مددگار ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن ابو زیاد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ "فحاص الناس حیصۃ" کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑائی سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ "بل انتم العکارون" عکار وہ شخص ہے جو حصول مدد کے لیے اپنے امام کی طرف بھاگ کھڑا ہو لڑائی سے بھاگنا مراد نہیں۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ نُبَیْحًا الْعَنَزِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ لِتَدْفِنَہٗ فِیْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰی اِلٰی مَضَاجِعِھِمْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جنگ اُحد کے دن میری پھوپھی، میرے والد کو ہمارے قبرستان میں دفن کرنے کے لیے لائیں اتنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی شہیدوں کو ان کی شہادت گاہ پر واپس لے جاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۵۵ مَا جَآءَ فِیْ تَلَقِّی الْغَائِبِ اِذَا قَدِمَ۔

سفر سے واپس آنے والوں کا استقبال

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْکَ خَرَجَ النَّاسُ یَتَلَقَّوْنَہٗ اِلٰی ثَنِیَّۃِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَاَنَا غُلَامٌ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے۔ تو لوگ آپ کے استقبال کے لیے ثنیۃ الوداع کی طرف نکلے سائب فرماتے ہیں میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا اس وقت میں بچہ تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۱۱۵۶ مَا جَاءَ فِي الْفَيْءِ

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مال فیٔ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے قبیلہ بنو نضیر کا مال ان چیزوں میں سے تھا جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ کے بغیر دیا تھا اور مسلمانوں نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ ہی اونٹ۔ اس لیے یہ مال خالص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا۔ اور آپ سے سال بھر گھر والوں کے خرچہ میں صرف فرماتے جو بچ جاتا اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کی) تیاری کے لیے گھوڑوں اور ہتھیاروں پر خرچ فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب لباس

بَابُ ۱۱۵۷ مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأُمِّ هَانِئٍ وَأَنَسٍ وَحُذَيْفَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَجَابِرٍ وَأَبِي رَيْحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مردوں کیلیے سونا اور ریشم حرام ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے مردوں پر ریشمی لباس اور سونا حرام ہے۔ عورتوں کے لیے حلال ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، عقبہ بن عامر، ام ہانی، انس، حذیفہ، عبداللہ بن عمرو، عمران بن حصین، عبداللہ بن زبیر، جابر، ابو ریحانہ، ابن عمر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ

حضرت سوید بن غفلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے مقام جابیہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عُمَرَ اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

نے (مردوں کو) ریشم سے منع فرمایا۔ البتہ دو یا تین یا چار انگلیوں کی مقدار جائز ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۵۸ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحَرِيْرِ فِي الْحَرْبِ۔

جنگ کے موقعہ پر ریشمی لباس کی اجازت

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقَمْلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ لَهُمَا فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ قَالَ وَرَاَيْتُهٗ عَلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے ایک غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جوؤں پڑنے کی شکایت کی تو آپ نے ان دونوں کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی حضرت انس فرماتے ہیں۔ میں نے ان دونوں کو یہ کرتے پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ ۱۱۵۹

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنِيْ وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ قَدِمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ فَقُلْتُ اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ فَبَكٰى وَقَالَ اِنَّكَ لَشَبِيْهٌ بِسَعْدٍ وَاِنْ سَعْدًا كَانَ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ وَاَطْوَلِهِمْ وَاِنَّهٗ بَعَثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً مِّنْ دِيْبَاجٍ مَنْسُوْجٍ فِيْهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ اَوْ قَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْبِسُوْنَهَا فَقَالُوْا مَا رَاَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيْلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا تَرَوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں انکی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں واقد بن عمرو ہوں راوی فرماتے ہیں (یہ سنکر) حضرت انس رو پڑے اور فرمایا تم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہم شکل ہو اور حضرت سعد عظیم و طویل انسانوں میں سے تھے (ایک مرتبہ) انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیباج کا ایک جبہ بھیجا جس میں سونے کا کام (کیا گیا) تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہن کر منبر پر تشریف لائے بیٹھے یا کھڑے ہوئے لوگ اسے چھونے لگے ہم نے آج جیسا کپڑا کبھی نہیں دیکھا آپ نے فرمایا تم اس پر تعجب کرتے ہو جنت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جنتی رومال اس سے اچھے ہیں جو تم دیکھ رہے ہو اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۶۰ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ لِلرِّجَالِ۔

مرد کو سرخ کپڑا پہننے کی اجازت

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرخ کپڑے پہنے ہوئے کسی گیسوؤں والے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کندھوں تک تھے۔ کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِي رِمْثَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

تھا (سینہ مبارکہ کشادہ تھا) آپ نہ تو زیادہ پست قد تھے اور نہ زیادہ طویل قد کے تھے۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ، ابو رمثہ اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١١٦١ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ۔

مردوں کیلیے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت

١٧٨٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔
حدیث علی حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١١٦٢ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْفِرَاءِ۔

پوستین پہننا

١٧٨١۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَى سُفْيَانُ وَغَيْرُهُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَكَأَنَّ الْحَدِيثَ الْمَوْقُوفَ أَصَحُّ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، پنیر اور پوستین کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور جس کے بارے میں سکوت ہے وہ معاف شدہ چیزوں میں سے ہے۔ اس باب میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے مرفوعاً صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ سفیان ثوری نے اسے بواسطہ سلیمان تیمی اور ابو عثمان حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر نقل کیا۔ گویا کہ موقوف حدیث زیادہ صحیح ہے

بَابُ ١١٦٣ مَا جَاءَ فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

دباغت شدہ چمڑے کا حکم

١٧٨٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِهَا هَلَّا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک بکری مر گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں سے فرمایا تم اس کا چمڑہ اتار کر دباغت کیوں نہیں دے دیتے تاکہ اس سے نفع حاصل کرو اس باب میں حضرت سلمہ بن محبق، میمونہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ASADEMY

بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ وَمَيْمُوْنَةَ وَ عَائِشَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَرُوِيَ عَنْهُ عَنْ سَوْدَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُصَحِّحُ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَقَالَ احْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا فِيْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ فَقَدْ طَهُرَتْ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ اِلَّا الْكَلْبَ وَ الْخِنْزِيْرَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ جُلُوْدَ السِّبَاعِ وَشَدَّدُوْا فِيْ لُبْسِهَا وَالصَّلٰوةِ فِيْهَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهٖ جِلْدَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ هٰكَذَا فَسَّرَهُ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَقَالَ اِنَّمَا يُقَالُ لِلْاِهَابِ لِجِلْدِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَ الْحُمَيْدِيُّ الصَّلٰوةَ فِيْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ الْكُوْفِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ وَالشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ

بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مختلف طرق سے اسکے ہم معنی مذکور ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بواسطہ میمونہ اور سودہ رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بلاواسطہ اور بواسطہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما دونوں کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں ہو سکتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بواسطہ میمونہ روایت کیا ہو اور ہو سکتا ہے بلاواسطہ روایت کیا ہو اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

☆ ☆

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چمڑے کو دباغت دی گئی وہ پاک ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں مردار کا چمڑا دباغت دیا جائے تو پاک ہو جاتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کتے اور خنزیر کے چمڑے کے علاوہ ہر دباغت دیا ہوا چمڑا پاک ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے درندوں کے چمڑوں کو ناپسند کیا ہے اور انکے پہننے نیز ان میں نماز پڑھنے کے معاملے میں سختی برتی ہے۔ اسحٰق بن ابراہیم فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے چمڑے دباغت سے پاک ہو جاتے ہیں۔ نضر بن شمیل نے اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے۔ اور فرمایا۔ "اھاب" سے ان جانوروں کے چمڑے مراد ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ ابن مبارک، احمد، اسحٰق اور حمیدی نے درندوں کی کھالوں پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پہنچا کہ مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُکَیْمٍ قَالَ اَتَانَا کِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَیْتَۃِ بِاِھَابٍ وَلَا عَصَبٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَیُرْوٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُکَیْمٍ عَنْ اَشْیَاخٍ لَہٗ ھٰذَا الْحَدِیْثُ وَلَیْسَ الْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُکَیْمٍ اَنَّہٗ قَالَ اَتَانَا کِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِہٖ بِشَھْرَیْنِ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ کَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ یَذْھَبُ اِلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ لِمَا ذُکِرَ فِیْہِ قَبْلَ وَفَاتِہٖ بِشَھْرَیْنِ وَکَانَ یَقُوْلُ ھٰذَا اٰخِرُ اَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَرَکَ اَحْمَدُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ لَمَّا اضْطَرَبُوْا فِیْ اِسْنَادِہٖ حَیْثُ رَوٰی بَعْضُھُمْ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُکَیْمٍ عَنْ اَشْیَاخٍ مِّنْ جُھَیْنَۃَ۔

حاصل نہ کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بواسطہ عبداللہ بن عکیم، ان کے شیوخ سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل نہیں حضرت عبداللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے دو ماہ پہلے ہمارے پاس مکتوب آیا۔ میں (امام ترمذی) نے امام احمد بن حسن رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس حدیث کے قائل تھے کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو ماہ پہلے کا ذکر ہے وہ فرماتے تھے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حکم تھا پھر امام احمد نے اس کی سند میں اضطراب کی وجہ سے اسے ترک کر دیا۔ کیونکہ بعض نے اس کو عبداللہ بن عکیم اور ان کے شیوخ کے واسطہ سے جہنیہ سے روایت کیا ہے۔

باب ۱۱۶۴ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ جَرِّ الْاِزَارِ۔

تہبند کو گھسیٹنا

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکٌ ح وَثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ وَزَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ کُلُّھُمْ یُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ وَفِی الْبَابِ عَنْ حُذَیْفَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَسَمُرَۃَ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَعَائِشَۃَ وَوُھَیْبِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹتا ہوا چلے۔ اس باب میں حضرت حذیفہ، ابو سعید، ابوہریرہ، سمرہ، ابوذر، عائشہ اور وھیب بن مغفل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے

باب ۱۱۶۵ مَا جَاءَ فِیْ ذُیُوْلِ النِّسَاءِ۔

عورتوں کو دامن لٹکانے کی اجازت

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ فَکَیْفَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر سے کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا عورتیں اپنے دامنوں کا کیا کریں؟ آپ نے فرمایا۔ ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُولِهِنَّ قَالَ يُرْخِينَ شِبْرًا فَقَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِينَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْحَدِيثِ رُخْصَةٌ لِلنِّسَاءِ فِي جَرِّ الْإِزَارِ لِأَنَّهُ يَكُونُ أَسْتَرَ لَهُنَّ۔

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ۔

بالشت لٹکالیں عرض کیا اس صورت میں ان کے قدم کھل جائیں گے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہاتھ لٹکائیں (لیکن) اس سے زیادہ نہ لٹکائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث میں عورتوں کو تہبند وغیرہ لٹکانے کی اجازت ہے کیونکہ یہ ان کیلئے زیادہ پردے کا باعث ہے

حضرت ام الحسن سے روایت ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے ان کے نطاق میں سے ایک بالشت کی مقدار نیچے لٹکانے کو جائز رکھا۔ بعض نے اس حدیث کو بواسطہ حماد بن سلمہ، علی بن زید، حسن اور ام حسن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

باب ۱۱۶۶ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصُّوفِ۔

اونی کپڑا پہننا

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک پیوندگی ہوئی اونی چادر اور موٹا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا ان دو کپڑوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ اس باب میں حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلَى مُوسٰى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءُ صُوفٍ وَجُبَّةُ صُوفٍ وَكُمَّةُ صُوفٍ وَسَرَاوِيلُ صُوفٍ وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ وَحُمَيْدٌ هُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْأَعْرَجُ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَحُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَعْرَجُ الْمَكِّيُّ صَاحِبُ مُجَاهِدٍ ثِقَةٌ الْكُمَّةُ الْقَلَنْسُوَةُ الصَّغِيرَةُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے شرف ہمکلامی حاصل کیا اس دن آپ پر اونی چادر اونی جبہ، اونی ٹوپی اور اونی شلوار تھی اور آپ کی جوتیاں مرے ہوئے گدھے کی کھال سے تھیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمید اعرج کی روایت سے پہچانتے ہیں اور یہ ابن علی اعرج منکر الحدیث ہے۔ اور حمید بن قیس اعرج مکی صاحب مجاہد ثقہ ہیں۔ "الکمۃ" چھوٹی ٹوپی کو کہتے ہیں۔

باب ۱۱۶۷ مَا جَاءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ۔

سیاہ عمامہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَرُكَانَةَ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر سیاہ عمامہ تھا۔ اس باب میں حضرت عمرو بن حریث، ابن عباس اور رکانہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَلَا يَصِحُّ حَدِيْثُ عَلِيٍّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے تو اس کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑتے حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں۔ میں نے قاسم اور سالم کو دیکھا وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ لیکن سند کے اعتبار سے صحیح نہیں۔

بَابُ ۱۱۶۸ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی اور ریشمی کپڑے پہننے، رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ ثَنَا حَفْصٌ اللَّيْثِيُّ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ ثَنَا اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ وَحَدِيْثُ عِمْرَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، ابوہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عمران حسن صحیح ہے۔ ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ۱۱۶۹ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَّةِ۔

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

چاندی کی انگوٹھی پہننا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور اسکا نگینہ حبشی (یعنی جزع یا عقیق سے) تھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

بَابُ ۱۱۷۰ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ قَصِّ الْخَاتَمِ۔

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فِضَّةٍ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

انگوٹھی کا مستحب نگینہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی۔ اور اس کا نگینہ بھی اسی سے تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

بَابُ ۱۱۷۱ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِينِ۔

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهِ فِي يَمِينِهِ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ اتَّخَذْتُ هٰذَا الْخَاتَمَ فِي يَمِينِي ثُمَّ نَبَذَهُ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيهِ أَنَّهُ تَخَتَّمَ فِي يَمِينِهِ۔

دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اسے دائیں ہاتھ میں پہنا پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا میں یہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنا کرتا تھا پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور صحابہ کرام نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، عبداللہ بن جعفر، ابن عباس، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ لیکن اس میں یہ مذکور نہیں کہ آپ نے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی۔

حضرت صلت بن عبداللہ بن نوفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَخَتَّمَ فِي يَمِينِهِ وَلَا أَحَالُهُ إِلَّا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے دیکھا ہے امام بخاری فرماتے ہیں۔ محمد بن اسحاق کی صلت بن عبداللہ بن نوفل سے روایت حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا أَصَحُّ شَيْءٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ۔

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں میں نے ابن ابی رافع کو دیکھا کہ آپ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے دیکھا اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں یہ سب سے زیادہ صحیح روایت ہے۔

بَابُ ۱۷۲ مَا جَاءَ فِي نَقْشِ الْخَاتَمِ۔

انگوٹھی کا نقش

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى فِي حَدِيثِهِ ثَلٰثَةَ أَسْطُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا ایک سطر میں لفظ "محمد" دوسری سطر میں لفظ "رسول" اور تیسری سطر میں لفظ "اللہ" تحریر تھا۔ محمد بن یحیی نے اپنی روایت میں تین سطروں کا ذکر نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث انس صحیح غریب ہے۔

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَنْقُشُوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر "محمد رسول اللہ" نقش کروایا پھر فرمایا انگوٹھی پر نقش نہ کرایا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا تَنْقُشُوْا عَلَيْهِ نَهٰى اَنْ يَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلٰى خَاتَمِهٖ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

نقش سے ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھیوں پر "محمد رسول اللہ" نقش نہ کرایا کرو۔

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت انگوٹھی اتار لیا کرتے تھے[1]

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

باب ۱۷۳ مَا جَاءَ فِي الصُّوْرَةِ۔

تصویر کی ممانعت

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّوْرَةِ فِي الْبَيْتِ وَنَهٰى اَنْ يُّصْنَعَ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ طَلْحَةَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویر رکھنے اور اس کے بنانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابو طلحہ، عائشہ، ابوہریرہ، اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ فَدَعَا اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهٗ قَالَ لِاَنَّ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ وَقَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَوَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کیلئے ان کے پاس گئے تو انہوں نے انکے پاس حضرت سہل بن حنیف کو پایا۔ فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ نے ایک آدمی کو بلایا تاکہ وہ آپکے نیچے پڑے ہوئے گدے کو نکال دے۔ حضرت سہل نے پوچھا آپ کیوں نکالتے ہیں؟ فرمایا اس لیے کہ اس میں تصاویر ہیں اور اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ تم جانتے ہی ہو۔ حضرت سہل نے فرمایا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے میں نقش کی استثناء نہیں فرمائی؟ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا ہاں (ٹھیک ہے) لیکن یہ میرے لیے زیادہ فرحت بخش ہے۔ (یعنی یہ تقویٰ ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۴ مَا جَاءَ فِي الْمُصَوِّرِيْنَ۔

تصویر بنانے والوں کی سزا

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

[1] چونکہ آپ کی انگوٹھی مبارکہ پر "محمد رسول اللہ" کندہ تھا۔ اس لیے احتراماً اسے اتار لیتے۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا يَعْنِيْ الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

نے فرمایا جس نے تصویر بنائی اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں مبتلا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونک دے۔ حالانکہ وہ اس میں روح نہ پھونک سکے گا۔ اور جو آدمی ان لوگوں کی بات سننے کیلیے کان لگا رکھے جو اس سے بھاگتے ہوں، قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود ابوہریرہ، ابوجحیفہ عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں اور حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۵ مَا جَاءَ فِي الْخِضَابِ۔

خضاب لگانا

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ رِمْثَةَ وَالْجَهْدَمَةِ وَاَبِي الطُّفَيْلِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑھاپے کو بدلو اور یہودیوں سے مشابہت نہ رکھو۔ اس باب میں حضرت زبیر، ابن عباس جابر، ابوذر، انس، ابورمثہ، جہدمہ، ابوالطفیل، جابر بن سمرہ، ابوجحیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيُّ اسْمُهُ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین چیز جس کے ساتھ بڑھاپے کی سفیدی بدلی جائے مہندی اور وسمہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

بَابُ ۱۱۶ مَا جَاءَ فِي الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ

بال رکھنا اور گیسو بڑھانا

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ اَسْمَرَ اللَّوْنِ وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے نہ تو آپ زیادہ طویل تھے اور نہ ہی پستہ قد جسم خوبصورت اور رنگ گندمی تھا۔ آپکے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے۔ آپ چلتے تو آگے کی طرف جھکاؤ ہوتا

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَلَا سَبِطٍ إِذَا مَشٰى يَتَكَفَّأُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ الْبَرَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَجَابِرٍ وَأُمِّ هَانِئٍ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدٍ۔

اس باب میں حضرت عائشہ، براء، ابوہریرہ، ابن عباس ابوسعید، وائل بن حجر، جابر اور ام ہانی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن غریب اور اس طریق یعنی حمید کی روایت سے صحیح ہے۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ هٰذَا الْحَرْفَ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَإِنَّمَا ذَكَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزِّنَادِ وَهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے آپ کے بال مبارک کندھوں سے اوپر اور کانوں کی لو سے نیچے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب اس طریق سے صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔" بالوں کا ذکر نہیں" صرف عبدالرحمٰن بن ابوالزناد کی روایت میں مذکور ہے اور وہ ثقہ حافظ ہیں۔

بَابُ ۱۱۷۷ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحیی بن سعید ہشام سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

بَابُ ۱۱۷۸ مَا جَاءَ فِي الْاِكْتِحَالِ۔

سرمہ لگانا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ ابْنِ مَنْصُوْرٍ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اثمد کا سرمہ لگاؤ۔ یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔

علی بن حجر اور محمد بن یحیی بواسطہ یزید بن ہارون عباد بن منصور سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن ہے۔ ہم اسے ان الفاظ کے ساتھ صرف منصور بن عباد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اثمد سرمہ اپناؤ یہ آنکھوں کو روشن کرتا اور پلکوں کے بالوں کو اگاتا ہے

باب ۱۱۷۹ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

کپڑا کس طرح لپیٹنا منع ہے

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهٖ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔ تمام بدن کو ایک کپڑے میں لپیٹ دینا کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں اور دونوں زانوؤں کو پیٹ سے ملا کر ایک کپڑا پیٹھ کی طرف سے لاتے ہوئے باندھنا کہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، عائشہ، ابو سعید جابر اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

باب ۱۱۸۰ مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

مصنوعی بال لگوانا

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَاَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ۔

لگوانے والی عورت نیز گودنے اور گدوانے والی عورت پر لعنت فرمائی نافع فرماتے ہیں گودنا مسوڑوں میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، اسماء بنت ابوبکر، معقل بن یسار، ابن عباس اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابُ ۱۱۸۱ مَاجَاءَ فِيْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ

ریشمی زین پوش کی ممانعت

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ حَدِيْثُ الْبَرَآءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ نَحْوَهٗ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی زین پوش پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث براء حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اشعث بن ابوالشعثاء سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

* * *

بَابُ ۱۱۸۲ مَاجَاءَ فِيْ فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمٌ حَشْوُهٗ لِيْفٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَجَابِرٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس بستر مبارک پر آرام فرماتے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابُ ۱۱۸۳ مَاجَاءَ فِي الْقُمُصِ

کرتہ پہننا

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین لباس کرتہ تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے عبدالمومن بن خالد کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ اس میں متفرد ہیں۔ یہ مروزی ہیں بعض

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ تَفَرَّدَ بِهِ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدِيثُ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَصَحُّ وَإِنَّمَا يَذْكُرُ فِيهِ أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ أُمِّهِ.

نے اسی حدیث کو ابو نملہ، عبدالمومن بن خالد، عبداللہ بن بریدہ اور ان کی والدہ کے واسطہ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت ابن بریدہ کی روایت (بواسطہ والدہ) زیادہ صحیح ہے۔ اس میں ابو تمیلہ اپنی والدہ کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لباس میں کرتہ زیادہ پسند تھا۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین لباس کرتہ تھا۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْ وَإِنَّمَا رَفَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتہ پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتدار فرماتے۔ متعدد افراد نے اس حدیث کو شعبہ سے اسی سند کے ساتھ غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ عبدالصمد نے مرفوع روایت کیا۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ نَبِيُّ أَبِي عَنْ يُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ابْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتہ کی آستین کلائی تک تھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۱۸۴ مَا يَقُوْلُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيْصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے مثلاً عمامہ، کرتہ، یا چادر پھر فرماتے "اللھم لک الحمد الخ" یا اللہ! تمام حمد وثنا تیرے ہی لیے ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا۔ میں تجھ سے اسکی بھلائی اور جس مقصد کیلیے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ نیز اسکی شر اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اسکی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اس باب میں حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، ہشام بن یونس کوفی نے بواسطہ قاسم بن مالک مزنی، جریری سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۱۸۵ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الْجُبَّةِ

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَهْدٰى دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ إِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَكِّيَّةٌ هُمَا أَمْ لَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَأَبُوْ إِسْحَاقَ الَّذِيْ رَوٰى هٰذَا عَنِ الشَّعْبِيِّ هُوَ أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ وَاسْمُهُ سُلَيْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ هُوَ أَخُوْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ۔

جبّہ پہننا

حضرت عروہ بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت مغیرہ) سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رومی جبّہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دو موزے بطور ہدیہ پیش کیے تو آپ نے انہیں پہن لیا۔ اسرائیل نے بواسطہ جابر، عامر سے روایت کیا کہ ایک جبہ بھی بھیجا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موزوں کو پہنا یہاں تک کہ وہ پھٹ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں یہ بات نہ تھی کہ آیا وہ ذبح کیے جانور سے تھے یا نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابواسحٰق جنہوں نے یہ حدیث شعبی سے روایت کی، ابواسحٰق شیبانی ہیں۔ ان کا نام سلیمان ہے سلیمان بن عیاش، ابوبکر بن عیاش کے بھائی ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۱۸۶ مَا جَاءَ فِي شَدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ وَأَبُو سَعْدٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ قَالَ أُصِيبَ أَنْفِي يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيَّ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ۔

دانتوں پر سونا جڑوانا

حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ دور جاہلیت میں کلاب کی لڑائی میں میری ناک کٹ گئی تو میں نے چاندی کی ناک بنوائی۔ اس سے بو آنے لگی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی ناک بنانے کا حکم فرمایا۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ بْنُ بَدْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الْأَشْهَبِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ وَقَدْ رَوَى سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ سَلْمُ بْنُ زُنَيْرٍ وَهُوَ وَهْمٌ وَزَرِيرٌ أَصَحُّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ شَدُّوا أَسْنَانَهُمْ بِالذَّهَبِ وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ حُجَّةٌ لَهُمْ۔

علی بن حجر نے بواسطہ ربیع بن بدر اور محمد بن یزید واسطی ابوالاشہب سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے عبدالرحمن بن طرفہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سلم بن زریر نے عبدالرحمن بن طرفہ سے ابوالاشہب کی روایت جیسی روایت نقل کی۔ ابن مہدی نے سلمہ بن وزیر نام بتایا لیکن یہ غلط ہے۔ زریر زیادہ صحیح ہے۔ متعدد اہل علم سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے دانت سونے سے جڑوائے اس حدیث میں ان کے لیے دلیل ہے۔

باب ۱۱۸۷ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ

درندوں کی کھال استعمال کرنا

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ۔

حضرت ابوالملیح اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال بچھانے سے منع فرمایا۔

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ سَعِيدٍ

حضرت ابوالملیح اپنے والد سے راوی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔ ہم سعید بن ابی عروبہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے جس نے ابوالملیح کے والد

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

بن ابی عروبۃ۔

۱۸۳۰۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر عن شعبۃ عن یزید الرشک عن ابی المدینۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی عن جلود السباع وھذا اصح۔

کا واسطہ ذکر کیا ہو۔

حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۱۸۸ ما جاء فی نعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نعلین مبارک

۱۸۳۱۔ حدثنا اسحاق بن منصور ثنا سیبان ابن ھلال ثنا ھمام ثنا قتادۃ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان نعلاہ لھما قبالان ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عباس وابی ھریرۃ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کے دو دو تسمے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۸۳۲۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابوداود ثنا ھمام عن قتادۃ قال قلت لانس بن مالک کیف کان نعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لھما قبالان ھذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے۔ انہوں نے فرمایا ان میں دو دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

باب ۱۱۸۹ ما جاء فی کراھیۃ المشی فی النعل الواحدۃ

ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے۔

۱۸۳۳۔ حدثنا قتیبۃ عن مالک ح وثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمشی احدکم فی نعل واحدۃ لینعلھما جمیعا او لیحفھما جمیعا ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن جابر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص صرف ایک جوتا پہن کر نہ چلے دونوں پہن لے یا دونوں اتار دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۸۳۴۔ حدثنا ازھر بن مروان البصری اخبرنا الحارث ابن نبھان عن معمر بن ابی عمار عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کی حالت میں جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبید اللہ

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْحَافِظِ وَلَا نَعْرِفُ لِحَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَصْلًا.

بن عمرو الرقی نے یہ حدیث بواسطہ معمر اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ محدثین کے نزدیک دونوں حدیثیں غیر صحیح ہیں۔ حارث بن نبھان ان کے نزدیک حافظ نہیں ہم بواسطہ قتادہ انس کی روایت کے لیے کوئی اصل نہیں پاتے۔

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ السَّمْنَانِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلَا حَدِيْثُ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارٍ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور معمر کی روایت بواسطہ ابوعمار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح نہیں۔

بَابُ ۱۱۹۰ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

ایک جوتا پہن کر چلنے کی اجازت

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السُّلُوْلِيُّ كُوْفِيٌّ ثَنَا هُرَيْمٌ وَهُوَ ابْنُ سُفْيَانَ الْبَجَلِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں بسا اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی جوتا پہن کر چلتے تھے۔

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَهٰذَا اَصَحُّ هٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ مَوْقُوْفًا وَهٰذَا اَصَحُّ.

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک جوتا پہن کر چلیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے اسی طرح موقوف روایت نقل کی۔ یہ اصح ہے۔

بَابُ ۱۱۹۱ مَا جَاءَ بِاَيِّ رِجْلٍ يَبْدَأُ اِذَا انْتَعَلَ

پہلے کس پاؤں میں جوتا پہنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیَمِیْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ فَلْیَكُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرُهُمَا تُنْزَعُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے ابتداء کرے۔ اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے۔ پس چاہیے کہ پہنتے ہوئے دایاں اور اتارتے ہوئے بایاں پہلے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۹۲ مَا جَاءَ فِیْ تَرْقِیْعِ الثَّوْبِ

کپڑے میں پیوند لگانا

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّزَّاقُ اَبُوْ یَحْیَی الْحِمَّانِیُّ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَرَدْتِّ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْیَكْفِكِ مِنَ الدُّنْیَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِیَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِیَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِیْثِ وَصَالِحُ بْنُ اَبِیْ حَسَّانَ الَّذِیْ رَوٰی عَنْهُ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ ثِقَةٌ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ اِیَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِیَاءِ هُوَ نَحْوُ مَا رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ رَاٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَّا یَزْدَرِیَ نِعْمَةَ اللّٰهِ وَیُرْوٰی عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ صَحِبْتُ الْاَغْنِیَاءَ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا اَكْثَرَ هَمًّا مِنِّیْ اَرٰی دَابَّةً خَیْرًا مِنْ دَابَّتِیْ وَثَوْبًا خَیْرًا مِنْ ثَوْبِیْ وَصَحِبْتُ الْفُقَرَاءَ فَاسْتَرَحْتُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہارا دنیا سے صرف اتنا تعلق ہونا چاہیے جتنا سوار کا توشہ ہوتا ہے۔ مالداروں کی مجلس سے اجتناب کرو۔ اور پیوند لگائے بغیر کپڑے کو پرانا نہ کرو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف صالح بن حسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے تھے صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔ صالح بن ابوحسان جن سے ابن ابوذئب روایت کرتے ہیں۔ ثقہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک کہ اغنیاء کی مجلس سے اجتناب کرو ایسے ہی ہے جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسے آدمی کو دیکھے جسے صورت اور رزق میں اس پر فضیلت دی گئی ہے تو وہ اپنے سے کم درجہ کے ان لوگوں کو دیکھے جن پر اسے فضیلت دی گئی ہے۔ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں عیب نہ نکالے عون بن عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں میں نے مالدار لوگوں کی مجلس اختیار کی تو میں نے کسی کو بھی اپنے سے زیادہ مغموم نہ پایا اپنے جانور سے بہتر جانور دیکھا اور اپنے کپڑوں سے اچھے کپڑے دیکھا (لیکن) جب فقراء کی مجلس اختیار کی تو مجھے راحت نصیب ہوئی۔

باب ۱۱۹۳

گیسو مبارک

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِیْ مَكَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَآئِرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ کے چار گیسو مبارک (گندھے ہوئے) تھے

یہ حدیث غریب ہے۔

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَكِّیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ ضَفَائِرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ نَجِيْحٍ مَكِّیٌّ وَاَبُوْ نَجِيْحٍ اِسْمُهٗ يَسَارٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَعْرِفُ لِمُجَاهِدٍ سَمَاعًا عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ کے چار گندھے ہوئے گیسو مبارک تھے۔ یہ حدیث حسن ہے عبداللہ بن ابو نجیح مکی ہیں۔ ابو نجیح کا نام یسار ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ام ہانی سے مجاہد کے سماع کا مجھے علم نہیں۔

⁂

باب ۱۱۹۴

صحابہ کرام کی ٹوپیاں

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا كَبْشَةَ الْاَنْمَارِیَّ يَقُوْلُ كَانَتْ كَمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ بَصْرِیٌّ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهٗ بُطْحٌ يَعْنِیْ وَاسِعَةً۔

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام کی ٹوپیاں سروں سے ملی ہوئی تھیں (اونچی نہیں تھیں) یہ حدیث منکر ہے۔ عبداللہ بن بسر بصری محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

یحیی بن سعید وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ "بطح" کے معنی کشادہ کے ہیں۔

⁂

باب ۱۱۹۵

تہبند کہاں تک لٹکایا جائے

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِیْ اَوْ سَاقِهٖ وَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِی الْكَعْبَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا سخت حصہ پکڑ کر فرمایا۔ تہبند کی یہ جگہ ہے اگر نہ مانے تو تھوڑا سا نیچے یہ بھی نہ ہو تو تہبند کا ٹخنوں سے کوئی تعلق نہیں

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اسے ابو اسحٰق سے روایت کیا ہے۔

ت۔ یعنی ٹخنے ننگے ہونے چاہئیں تہبند اتنا نیچے نہ ہو جس سے ٹخنے چھپ جائیں۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۱۹۶ العمائم علی القلانس

ٹوپی پر عمامہ باندھنا

۱۸۴۴۔ حدثنا قتیبۃ ثنا محمد بن ربیعۃ عن ابی الحسن العسقلانی عن ابی جعفر بن محمد بن رکانۃ عن ابیہ ان رکانۃ صارع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصرعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رکانۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس ھذا حدیث غریب و اسنادہ لیس بالقائم ولا نعرف ابا الحسن العسقلانی ولا ابن رکانۃ۔

حضرت ابوجعفر بن محمد بن رکانہ رضی اللہ عنہم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رکانہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی لڑے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پچھاڑ دیا۔ حضرت رکانہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور کفار کے درمیان فرق ٹوپیوں پر عمامہ باندھنا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

اس کی سند قائم نہیں، ہم نہ تو ابوالحسن عسقلانی کو پہچانتے ہیں اور نہ ہی ابن رکانہ کو۔

باب ۱۱۹۷ ما جاء فی الخاتم من الحدید والصفر

لوہے اور پیتل کی انگوٹھی

۱۸۴۵۔ حدثنا محمد بن حمید ثنا زید بن حباب وابو تمیلۃ عن عبد اللہ بن مسلم عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خاتم عن حدید فقال مالی اری علیہ حلیۃ اھل النار ثم جاء وعلیہ خاتم من صفر فقال مالی اجد منک ریح الاصنام ثم اتاہ وعلیہ خاتم من ذھب فقال مالی اری علیک حلیۃ اھل الجنۃ قال من ای شیء اتخذہ قال من ورق ولا تتمہ مثقالا ھذا حدیث غریب وعبد اللہ بن مسلم یکنی ابا طیبۃ وھو مروزی۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تمہیں اہل جہنم کا لباس پہنے ہوئے دیکھتا ہوں پھر دوبارہ آیا تو اس نے پیتل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے مجھے تم سے بتوں کی بو آتی ہے پھر تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا کیا بات ہے میں تم پر جنتیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں اس شخص نے عرض کیا (یا رسول اللہ) کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا چاندی کی اور اسے بھی مثقال بھر سے کم رکھو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہے اور یہ مروزی ہیں۔

ف۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کا مطلب یہ ہے کہ سونا جنتی لوگوں کے لیے ہے لہٰذا دنیا میں مردوں کے لیے جائز نہیں۔ (مترجم)

باب ۱۱۹۸ کراھیۃ لبس الحریر

ریشمی کپڑا پہننے کی ممانعت

۱۸۴۶۔ حدثنا ابن ابی عمر سفیان عن عاصم

حضرت ابن ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنِ كُلَيْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَأَنَّ لُبْسَ خَاتَمِي فِي هٰذِهِ وَهٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ أَبِي مُوسَى وَاسْمُهُ عَامِرٌ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی کپڑے (کے پہننے) اور کجاوے پر ریشمی سرخ کپڑا ڈالنے نیز اس اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ آپ نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ابوموسیٰ سے ابوبردہ بن ابوموسیٰ مراد ہیں۔ ان کا نام عامر ہے۔

باب ۱۱۹۹

یمنی چادر

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا الْحِبَرَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین کپڑا جسے آپ پہنتے تھے، یمنی، دھاری دار چادر تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب طعام

باب ۱۲۰۰ مَا جَاءَ عَلَى مَا كَانَ يَأْكُلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى هٰذِهِ السُّفَرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يُونُسُ هٰذَا هُوَ يُونُسُ الْإِسْكَافُ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو (عمدہ) دسترخوان پر کھانا کھایا اور نہ چھوٹی پیالیوں میں اور نہ ہی آپ نے چپاتی تناول فرمائی راوی کہتے ہیں میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا صحابہ کرام کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے۔ فرمایا ان معمولی دسترخوانوں پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن بشار کہتے ہیں۔ یہ یونس، یونس اسکاف ہیں۔ عبدالوارث نے بواسطہ سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

باب ۱۲۰۱ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ

خرگوش کھانا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اَنْفَبَنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِيْ بِفَخِذِهَا اَوْ بِوَرِكِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهٗ قَالَ فَقُلْتُ اَكَلَهٗ قَالَ قَبِلَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمَّارٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَيُقَالُ مُحَمَّدُ بْنُ صَيْفِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِاَكْلِ الْاَرْنَبِ بَاْسًا وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَكْلَ الْاَرْنَبِ وَقَالُوْا اِنَّهَا تُدْمِيْ.

حضرت ہشام بن زید فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہم نے مرالظہران میں خرگوش کو بھگایا صحابہ کرام اس کے پیچھے دوڑے میں نے اس کو پکڑ لیا پھر اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے اسے ایک سخت پتھر سے ذبح کیا اور اس کی ران یا سرین دے کر مجھے بارگاہ نبوی میں بھیجا آپ نے اسے تناول فرمایا۔ (ہشام فرماتے ہیں) میں نے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا تو حضرت انس نے فرمایا آپ نے قبول فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابر، عمار، محمد بن صفوان (محمد بن صیفی بھی کہا جاتا ہے) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ خرگوش کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ البتہ بعض علماء کے نزدیک خرگوش کا کھانا مکروہ ہے کیونکہ اسے حیض (خون) آتا ہے۔

باب ۱۲۰۲ مَاجَاءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ

گوہ کھانا کیسا ہے

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ فَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اُكِلَ الضَّبُّ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا تَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَذُّرًا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ نہ میں کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔ اس باب میں حضرت عمر، ابوسعید، ابن عباس، ثابت بن ودیعہ، جابر اور عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ گوہ کھانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے جبکہ بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر گوہ لگائی گئی آپ نے اسے گندگی کی وجہ سے نہیں کھایا۔

باب ۱۲۰۳ مَاجَاءَ فِيْ اَكْلِ الصَّبُعِ

بجو کا کھانا

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ

حضرت ابن ابوعمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کیا بجو شکار کی چیز ہے؟ انہوں نے

www.waseemziyai.com MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَقَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلٰى هٰذَا وَلَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِأَكْلِ الضَّبُعِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الضَّبُعِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكْلَ الضَّبُعِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يَحْيَى بْنُ الْقَطَّانِ وَرَوٰى جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَصَحُّ

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حِبَّانِ بْنِ جَزْءٍ عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ أَوَيَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ فَقَالَ أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي إِسْمَاعِيلَ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ وَهُوَ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ قَيْسٍ هُوَ ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ ثِقَةٌ.

فرمایا "ہاں"، میں نے پوچھا کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے؟ حضرت جابر نے فرمایا "ہاں"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ بجو کے کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اس بات کے قائل ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے مکروہ ہونے کے بارے میں بھی روایت مذکور ہے اس کی سند قوی نہیں۔ بعض علماء کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ یحیٰی بن قطان فرماتے ہیں۔ جریر بن حازم نے یہ حدیث بواسطہ عبداللہ بن عبید بن عمیر، ابن ابی عمار اور جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر نقل کی۔ ابن جریج کی حدیث اصح ہے۔

حضرت خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے کھانے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص بجو بھی کھاتا ہے؟ میں نے بھیڑیے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کیا کوئی بھلا آدمی بھیڑیا بھی کھاتا ہے؟ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ہم اسے بواسطہ اسماعیل بن مسلم، عبدالکریم بن امیہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض محدثین نے اسماعیل کے بارے میں کلام کیا ہے۔ عبدالکریم بن امیہ سے عبدالکریم بن قیس مراد ہیں اور یہ قیس بن ابی المخارق ہیں۔ عبدالکریم بن مالک جزری ثقہ ہیں۔

باب ۱۲۴ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانا

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھلایا (اجازت دی) اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ اس باب

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ وَرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ مِنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ.

میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے متعدد افراد نے بواسطہ عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ حماد بن زید نے بواسطہ عمرو بن دینار اور محمد بن علی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری علیہ الرحمہ سے سنا فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ، حماد بن زید سے احفظ ہیں۔

ف - امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے۔ آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔ (شرح معانی الآثار۔ ج ۲۔ ص ۳۵۴)۔

باب ۱۲۰۵ مَا جَاءَ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

گھریلو گدھوں کے گوشت کا حکم

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقعہ پر عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ أَرْضَاهُمَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَالَ غَيْرُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَكَانَ أَرْضَاهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ.

سعید بن عبدالرحمٰن بواسطہ سفیان اور زہری، حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما کے صاحبزادگان حضرت عبداللہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں دونوں بھائیوں میں سے حضرت حسن بن محمد رضی اللہ عنہ زیادہ بہتر ہیں۔ سعید بن عبدالرحمٰن کے علاوہ دوسرے لوگوں نے ابن عیینہ سے نقل کیا کہ عبداللہ بن محمد زیادہ پسندیدہ ہیں۔

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقعہ پر ہر کچلی والے جانور، کھڑا کرکے نشان بنائے ہوئے جانور اور گھریلو گدھوں کو حرام فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، براء، ابن ابی اوفیٰ،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالْحِمَارِ الْاِنْسِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَاَنَسٍ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَبِيْ ثَعْلَبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاِنَّمَا ذَكَرُوْا حَرْفًا وَاحِدًا اَنْهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

انس، عرباض بن ساریہ، ابو ثعلبہ، ابن عمر اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے محمد بن عمرو سے یہ حدیث روایت کی اور صرف ایک حصہ نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے جانور کو حرام قرار دیا۔

بَابُ ۱۲۶ مَا جَاءَ فِي الْاَكْلِ فِيْ اٰنِيَةِ الْكُفَّارِ

کفار کے برتنوں میں کھانا

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ قَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوْا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِيْ نَابٍ هٰذَا حَدِيْثٌ مَشْهُوْرٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ وَرُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ ثَعْلَبَةَ اسْمُهٗ جُرْثُوْمٌ وَيُقَالُ جُرْهُمٌ وَيُقَالُ نَاشِبٌ وَقَدْ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ.

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ انہیں دھو کر پاک کر لو اور ان میں کھانا پکاؤ اور آپ نے ہر کچلی والے درندے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابو ثعلبہ کی روایت سے مشہور ہے ان سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے۔ جرھم اور ناشب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ابو قلابہ اور ابو اسماء رحبی بھی حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُرَشِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِيْ قُدُوْرِهِمْ وَنَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہیں۔ پس ان کی ہانڈیوں میں پکاتے اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں پانی سے صاف کر لیا کرو پھر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم شکاری زمین میں ہوتے ہیں تو کیسے کیا کریں؟ آپ نے فرمایا۔ جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا شکار پر چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ لیا پھر اس نے شکار کو مار ڈالا تو کھا لو اور اگر سکھایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کیا گیا ہو تو بھی کھا لو اور جب اللہ تعالیٰ کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَزُكِّيَ فَكُلْ وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَقَتَلَ فَكُلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

نام لے کر تیر پھینکو اور جانور مرجائے تو بھی کھالو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۰۷ مَا جَاءَ فِي الْفَارَةِ تَمُوْتُ فِي السَّمْنِ

گھی میں چوہا مرجائے تو اس کا حکم

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ فَارَةً رَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَكُلُوْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَصَحُّ وَرَوٰى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ فَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ حَدِيْثُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ ایک چوہا گھی میں گر کر مرگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ چوہے اور اس کے گرد گھی کو نکال کر پھینک دو۔ اور باقی کو کھالو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث بواسطہ زہری اور عبیداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں۔ بروایت حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ معمر نے بواسطہ زہری اور سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں۔ بواسطہ معمر، زہری اور سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں خطاء ہے بواسطہ زہری، عبیداللہ اور ابن عباس حضرت میمونہ (رضی اللہ عنہم) کی روایت صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۰۸ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نہ تو بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ہی اس کے ساتھ پیے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَحَفْصَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى مَعْمَرٌ وَعَقِيلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ.

ہی پیتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، عمر بن ابی سلمہ، سلمہ بن اکوع، انس بن مالک اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اور ابن عیینہ نے بواسطہ زہری، اور ابوبکر بن عبیداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ معمر اور عقیل بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ مالک اور ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۲۰۹ مَا جَاءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ بَعْدَ الْأَكْلِ

انگلیاں چاٹنا

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ انگلیاں چاٹ لے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کس انگلی میں برکت ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، کعب بن مالک اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی سہیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۲۱۰ مَا جَاءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

لقمہ گر پڑے تو کیا کیا جائے

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ گر پڑے تو شک ڈالنے والی چیز کو اس سے جدا کر کے اسے کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے۔

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے۔ نیز آپ نے فرمایا۔ جب تم میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَقَالَ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو وہ اس سے گندگی دور کر کے اسے کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ نیز آپ نے پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْمُعَلّٰى بْنُ رَاشِدٍ اَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ اُمُّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نَبِيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فِيْ قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحَسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْمُعَلّٰى بْنِ رَاشِدٍ وَقَدْ رَوٰى يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ عَنِ الْمُعَلّٰى بْنِ رَاشِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

حضرت معلی بن راشد ابوالیمان اپنی دادی ام عاصم (سنان بن سلمہ کی ام ولد) رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ نبیشۃ الخیر ہمارے پاس آئے تو ہم پیالے میں کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیالے میں کھائے پھر اسے چاٹ لے تو پیالہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف معلی بن راشد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یزید بن ہارون اور کئی دوسرے ائمہ نے یہ حدیث معلی بن راشد سے روایت کی ہے۔

باب ۱۲۱۱ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاَكْلِ مِنْ وَسْطِ الطَّعَامِ

کھانے کے درمیان سے کھانا مکروہ ہے

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسْطَ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے لہٰذا کناروں سے کھاؤ اور بیچ میں سے نہ کھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عطاء بن سائب سے معروف ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اسے عطاء بن سائب سے روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہے۔

باب ۱۲۱۲ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ

لہسن اور پیاز کا کھانا

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ هٰذِهِ قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّوْمَ ثُمَّ قَالَ الثُّوْمَ وَالْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ فِيْ مَسَاجِدِنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَقُرَّةَ وَابْنِ عُمَرَ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس میں سے کھایا پہلی مرتبہ فرمایا "لہسن" پھر فرمایا لہسن، پیاز اور گندنے میں سے، وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابو ایوب، ابو ہریرہ، ابو سعید، جابر بن سمرہ، قرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابُ ۱۲۱۳ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِ الثُّوْمِ مَطْبُوْخًا

پکا ہوا لہسن کھانے کی اجازت

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ وَكَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ اِلَيْهِ بِفَضْلِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتٰى اَبُوْ اَيُّوْبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ الثُّوْمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کے موقعہ پر) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں اقامت گزیں ہوئے تو آپ کا طریقہ مبارکہ یہ تھا کہ کھانا تناول فرمانے کے بعد بچا ہوا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے گھر بھیج دیتے۔ ایک دن حضرت ابو ایوب نے کھانا بھیجا تو آپ نے اس سے کچھ بھی نہ کھایا۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے حاضر ہونے پر عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس میں لہسن تھا (اس لیے نہیں کھایا) انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا "نہیں" بلکہ میں اسے اس کی بو کی وجہ سے پسند نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدَّوَيْهِ ثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيْحٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نُهِيَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ نُهِيَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا قَوْلَهٗ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچے لہسن سے منع کیا گیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ آپ کے قول کے طور پر منقول ہے

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَرِهَ اَكْلَ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ وَرُوِيَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنِ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کچے لہسن کو کھانا ناپسند فرمایا۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بواسطہ شریک بن حنبل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مرسلاً بھی مروی ہے۔

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيهِ بَعْضُ هٰذِهِ الْبُقُولِ فَكَرِهَ أَكْلَهُ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُؤْذِيَ صَاحِبِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأُمُّ أَيُّوبَ هِيَ امْرَأَةُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ الثُّومُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ وَأَبُو خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَسَمِعَ مِنْهُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُفَيْعٌ وَهُوَ الرِّيَاحِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ أَبُو خَلْدَةَ خِيَارًا مُسْلِمًا۔

حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قیام فرمایا۔ انہوں نے آپ کے لیے کھانے کا انتظام فرمایا۔ جس میں ان سبزیوں میں سے کچھ ڈالی تھی۔ آپ نے اس کا کھانا ناپسند فرمایا۔ اور صحابہ کرام سے فرمایا تم کھاؤ۔ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ساتھی (فرشتوں) کو اس سے تکلیف نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ام ایوب حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ لہسن پاکیزہ رزق میں سے ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے۔ یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے سماع کیا۔ ابو العالیہ کا نام رفیع ہے اور یہ ریاحی ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں ابو خلدہ بہترین مسلمان تھے۔

فائدہ:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل بشر ہیں آپ کو "ہمارے جیسے بشر" کہنا صراحتاً بے ادبی گستاخی اور جہالت ہے۔ کوئی مومن اس قسم کا ناشائستہ اور گستاخانہ کلمہ زبان پر نہیں لا سکتا۔ (مترجم)

باب ۱۲۱۴ مَا جَاءَ فِي تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت برتن ڈھانکنا نیز چراغ اور آگ کو بجھا دینا

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَاكْفِئُوا الْإِنَاءَ وَخَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ يَحْرُقُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) دروازے بند کر دو برتن اوندھے کر دو یا ڈھانپ دو اور چراغ گل کر دو کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا۔ مشکیزے کی رسی نہیں کھولتا اور برتن کو ننگا نہیں کرتا۔ نیز چھوٹا فاسق (چوہا) لوگوں کے گھروں کو جلا دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُکُوا النَّارَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو۔ (بلکہ بجھا دو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۱۵ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْقِرَانِ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ

دو کھجوروں کو ملا کر کھانا

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ وَعُبَیْدُ اللّٰهِ عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَیْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقْرَنَ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ صَاحِبَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعِیْدٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت سعد مولیٰ ابو بکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب ۱۲۱۶ مَا جَاءَ فِیْ اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

کھجور کا استحباب

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْکَرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْهِ جِیَاعٌ اَهْلُهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَلْمٰی امْرَاَةِ اَبِیْ رَافِعٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ اس باب میں حضرت سلمیٰ زوجہ ابو رافع سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۲۱۷ مَا جَاءَ فِی الْحَمْدِ عَلَی الطَّعَامِ اِذَا فُرِغَ مِنْهُ

کھانا کھانے کے بعد شکر ادا کرنا

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَکَرِیَّا ابْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِیْدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأُكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ نَحْوَهُ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَكَرِيَّا ابْنِ زَائِدَةَ۔

بندے سے راضی ہوتا ہے جو کسی چیز سے کھانے یا پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر، ابو سعید، عائشہ، ابوایوب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ متعدد حضرات نے اسے زکریا بن ابو زائدہ سے اس کے ہم معنی روایت کیا ہم اسے صرف زکریا بن ابو زائدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۲۱۸ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَجْذُومِ

مجذوم کے ساتھ کھانا کھانا

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْقَرُ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَا ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ وَالْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ شَيْخٌ آخَرُ مِصْرِيٌّ أَوْثَقُ مِنْ هٰذَا وَأَشْهَرُ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ عُمَرَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ وَحَدِيثُ شُعْبَةَ أَشْبَهُ عِنْدِي وَأَصَحُّ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں شامل کر دیا۔ پھر فرمایا اللہ کے نام سے اس پر اعتماد اور توکل کرتے ہوئے کھاؤ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے بواسطہ یونس بن محمد مفضل بن فضالہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ مفضل بن فضالہ بصری شیخ ہیں۔ ایک مفضل بن فضالہ مصری شیخ ہیں۔ جو ان سے زیادہ ثقہ اور مشہور ہیں۔

شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ حبیب بن شہید، ابن بریدہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑ الخ۔

میرے (امام ترمذی کے) نزدیک شعبہ کی روایت اشبہ اور اصح ہے۔

بَابُ ۱۲۱۹ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ هٰذَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے جب کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوسعید

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي مُوسَى وَجَهْجَاهٍ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُونَةَ وَعَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ۔

ابونضرہ، ابوموسیٰ، جہجاہ غفاری، میمونہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ أُخْرَى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک کافر مہمان ہوا۔ آپ نے اس کے لیے ایک بکری دوہنے کا حکم فرمایا وہ دوہی گئی تو وہ تمام دودھ پی گیا پھر دوسری بکری کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو اسے بھی پی گیا۔ پھر ایک اور دوہی گئی تو اسے بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ دوسری صبح وہ اسلام لے آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بکری دوہنے کا حکم دیا۔ وہ دوہی گئی تو اس نے تمام دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا حکم فرمایا۔ وہ دوہی گئی تو سارا دودھ نہ پی سکا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں پیتا ہے۔ اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۱۲۲۰ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ

ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہے

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى جَابِرٌ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہے۔ اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک کا کھانا دو کو دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو کافی ہے۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

ابوسفیان اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

بَابُ ۱۲۲۱ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانا

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ هٰكَذَا رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ سِتَّ غَزَوَاتٍ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو يَعْفُورٍ اسْمُهُ وَاقِدٌ وَيُقَالُ وَقْدَانُ أَيْضًا وَأَبُو يَعْفُورٍ الْآخَرُ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَسْطَاسَ.

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا گیا انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہم ٹڈیاں کھاتے تھے۔ سفیان عیینہ نے ابو یعفور سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی اور چھ غزوات کا ذکر کیا سفیان ثوری نے ابو یعفور سے روایت کرتے ہوئے سات غزوات کہا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو یعفور کا نام واقد ہے۔ وقدان بھی کہا جاتا ہے۔ ایک دوسرے ابو یعفور ہیں جن کا نام عبدالرحمن بن عبید بن نسطاس ہے۔

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا.

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کئی جنگوں میں شرکت کی۔ ہم ٹڈیاں کھایا کرتے تھے، ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے (روایت کرتے ہوئے) یہ حدیث بیان کی۔

بَابُ ۱۲۲۲ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا

نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت اور دودھ

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجاست خور جانوروں کا گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا۔ اس باب

www.waseemziyai.com
MARFAT-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْجَلَّالَةِ وَالْبَانِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ثوری نے بواسطہ ابن ابو نجیح اور مجاہد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِيْ السِّقَاءِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے، نجاست خور جانور کے دودھ اور مشکیزہ کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں ہم سے ابن ابی عدی نے بواسطہ سعید بن عروبہ، قتادہ، عکرمہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

فائدہ: نجاست خور جانور یا پرندے کے گوشت اور دودھ سے ممانعت اس وقت ہے جب اس کے گوشت اور دودھ میں نجاست کا اثر ظاہر ہو جائے۔ ایسی صورت میں اسے بند رکھا جائے۔ یہاں تک کہ اثر نجاست زائل ہو جائے پھر اس کا گوشت کھایا جا سکتا ہے اور دودھ پیا جا سکتا ہے۔ اگر اثر ظاہر نہ ہو تو بند رکھنے کے بغیر بھی کھا پی سکتے ہیں۔ لیکن بند رکھنا بہتر ہے۔ زلعی (مترجم)

باب ۱۲۲۳ مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ الدَّجَاجِ

مرغ کھانا

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ عَنْ اَبِي الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَهُوَ يَاْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ اُدْنُ فَكُلْ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِنْ زَهْدَمٍ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَهْدَمٍ وَاَبُو الْعَوَّامِ هُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ.

حضرت زہدم جرمی فرماتے ہیں میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ مرغ کھا رہے تھے، فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور زہدم سے کئی طرق سے مروی ہے۔ ہم اسے صرف زہدم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو العوام سے عمران قطان مراد ہیں۔

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوٰى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ.

کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس حدیث میں اس کے علاوہ بھی واقعہ مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب سختیانی نے یہ حدیث بواسطہ قاسم تمیمی اور ابو قلابہ، زہدم جرمی سے روایت کی ہے۔

باب ۱۲۲ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْحُبَارٰى

سرخاب کا گوشت کھانا

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ سَفِينَةَ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَيُقَالُ بُرَيْدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ.

حضرت ابراہیم بن عمر بن سفینہ، بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سرخاب کا گوشت کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے ابن ابی فدیک بھی روایت کرتے ہیں۔ انہیں برید بن عمر بن سفینہ بھی کہا جاتا ہے۔

باب ۱۲۵ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الشِّوَاءِ

بھنا ہوا گوشت کھانا

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّأَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَالْمُغِيرَةِ وَأَبِي رَافِعٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلو کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا آپ نے اسے تناول فرمایا اور پھر وضو کیے بغیر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن حارث، مغیرہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

فائدہ:۔ حدیث بالا سے معلوم ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا جن احادیث میں اس قسم کا کھانا کھانے کے بعد وضو کرنے کا ذکر ہے وہاں محض ہاتھ دھونا اور کلی کرنا مراد ہے۔ اصطلاحی وضو مراد نہیں ہے۔ (مترجم)

باب ۱۲۶ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

ٹیک لگا کر کھانا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ وَرَوَى زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں تو ٹیک لگا کر نہیں کھاتا"۔ اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف علی بن اقمر کی روایت سے پہچانتے ہیں زکریا بن ابوزائدہ، سفیان بن سعید اور کئی دوسرے حضرات نے اسے علی بن اقمر سے روایت کیا ہے۔ شعبہ نے بواسطہ سفیان ثوری، علی بن اقمر سے یہ حدیث روایت کی۔

باب ۱۲۲۷ مَا جَاءَ فِي حُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ علی بن مسہر نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

باب ۱۲۲۸ مَا جَاءَ فِي إِكْثَارِ الْمَرَقَةِ

شوربہ زیادہ رکھنا

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ ثَنَا أَبِي عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا أَصَابَ مَرَقًا وَهُوَ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ وَهُوَ مُعْتَبِرٌ

حضرت علقمہ بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی گوشت خریدے تو شوربہ زیادہ رکھے۔ اگر اسے کھانے کو گوشت نہیں ملے گا تو شوربہ تو مل جائے گا۔ یہ بھی تو ایک قسم کا گوشت ہی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی محمد بن فضاء کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن فضاء معتبر ہیں۔ سلیمان بن حرب

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلْقَمَةُ وَهُوَ أَخُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ.

نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ علقمہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَنْقَزِيِّ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّارِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ أَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ وَإِذَا اشْتَرَيْتَ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَأَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھے اور کچھ نہ ہو سکے تو اپنے (مسلمان) بھائی سے خندہ روئی سے ہی پیش آئے۔ جب گوشت خریدو یا ہنڈیا پکاؤ تو شوربہ زیادہ رکھو اور اس سے اپنے پڑوسی کو (کم از کم) چلو بھر دے دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے اسے ابوعمران جونی سے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۲۲۹ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّرِيدِ

ثرید کی فضیلت

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں سے بہت سے لوگ کامل ہوئے اور عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران آسیہ زوجہ فرعون کامل ہیں۔ دوسری عورتوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے ثرید کو باقی کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۳۰ مَا جَاءَ انْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا

گوشت دانتوں سے نوچنا

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِي أَبِي فَدَعَا أُنَاسًا فِيهِمْ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے میری شادی کی اور چند لوگوں کو بلایا ان میں صفوان بن امیہ بھی تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھاؤ۔ کیونکہ یہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمُعَلِّمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ مِنْهُمْ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ.

زیادہ خوشگوار اور زود ہضم ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، ہم اس حدیث کو صرف عبدالکریم کی روایت سے پہچانتے ہیں بعض اہل علم نے عبدالکریم معلم کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ ایوب سختیانی بھی ان میں سے ہیں۔

باب ۱۲۳۱ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ

چھری سے کاٹ کر گوشت کھانے کی اجازت

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

حضرت جعفر بن امیہ ضمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے بکری کا شانہ چھری سے کاٹا اور پھر اس سے کھایا پھر (نیا) وضو کیے بغیر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ۱۲۳۲ مَا جَاءَ أَيُّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین گوشت

۱۸۹۶۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَدُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَيَّانَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ ابْنِ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ وَأَبُو زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ اسْمُهُ هَرِمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور آپ کو اس کا بازو پیش کیا گیا۔ آپ کو وہ پسند تھا چنانچہ آپ نے اس سے دانتوں کے ساتھ نوچ کر کھایا۔ اس باب میں حضرت مسعود، عائشہ، عبداللہ بن جعفر اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحیان کا نام یحیی بن سعید بن حیان تیمی ہے۔ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ أَبُو عَبَّادٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الْوَهَّابِ بْنِ يَحْيَى مِنْ وُلْدِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ بازو کا گوشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند نہ تھا بلکہ بات یہ تھی کہ آپ کے ہاں کبھی کبھار گوشت پکتا تھا۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا وَكَانَ يَعْجَلُ اِلَيْهِ لِاَنَّهٗ اَعْجَلُهَا نُضْجًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تو اس کی طرف جلدی فرماتے۔ کیونکہ وہ جلدی پک جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۲۳۳ مَا جَاءَ فِي الْخَلِّ

سرکہ

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخُوْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ هَانِئٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُبَارَكِ بْنِ سَعِيْدٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

مبارک بن سعید کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيِّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین سالنوں میں سے ہے۔

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ اَوِ الْاُدُمُ الْخَلُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بواسطہ یحیی بن حسان، سلیمان بن بلال سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ (یہ فرق ہے کہ) انہوں نے کہا بہترین سالن یا سالنوں میں سے بہترین سرکہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ہشام بن عروہ سے صرف سلیمان بن بلال کی روایت سے معروف ہے۔

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ

حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا کِسْرٌ یَابِسَۃٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرِّبِیْہِ فَمَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِنْ اُدْمٍ فِیْہِ خَلٌّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَاُمُّ ھَانِءٍ مَاتَتْ بَعْدَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ بِزَمَانٍ۔

پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں البتہ روٹی کا ایک خشک ٹکڑا اور سرکہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس لاؤ جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ امام ہانی کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ام ہانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ (کی شہادت) کے کچھ بعد انتقال فرمایا۔

باب ۱۲۳۴ مَاجَاءَ فِیْ اَکْلِ الْبِطِّیْخِ بِالرُّطَبِ

تربوز کو کھجور کے ساتھ کھانا

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْخُزَاعِیُّ ثَنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ ھِشَامٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاہُ بَعْضُھُمْ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ وَقَدْ رَوٰی یَزِیْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔ یزید بن رومان نے یہ حدیث بواسطہ عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

باب ۱۲۳۵ مَاجَاءَ فِیْ اَکْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُوْسَی الْفَزَارِیُّ ثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ سَعْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۲۳۶ مَاجَاءَ فِیْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

اونٹوں کے پیشاب کا حکم

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِیُّ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ ثَنَا حُمَیْدٌ وَثَابِتٌ وَقَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَیْنَۃَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَۃَ فَاجْتَوَوْھَا فَبَعَثَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو وہاں کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقہ کے اونٹوں میں بھیج دیا۔ اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ یہ حدیث صحیح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ رَوَاهُ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَرَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ.

ثابت کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے ابو قلابہ نے بلاواسطہ اور سعید بن عروبہ نے بواسطہ قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔

فائدہ: پیشاب پینا جائز نہیں یہ ایک مخصوص واقعہ تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص حالات کے تحت ایک خاص جماعت کو اجازت فرمائی۔

بَابُ ١٢٣٧ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا

١٩٠٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجُرْجَانِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَيْسٌ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَأَبُو هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ دِينَارٍ.

حضرت سلمان فرماتے ہیں میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت بعد میں ہاتھ دھونے اور کلی کرنے میں ہے میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کھانے کی برکت پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے میں ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف قیس بن ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور قیس حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو ہاشم رمانی کا نام یحیی بن دینار ہے۔

بَابُ ١٢٣٨ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا

١٩٠٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا (یا رسول اللہ) کیا ہم وضو کیلیے پانی نہ لائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وضو کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے عمرو بن دینار نے اسے بواسطہ سعید بن حویرث، حضرت ابن عباس

www.waseemziyai.com MARKAZUL ISLAMIA ACADEMY

دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَكْرَهُ غَسْلَ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُوْضَعَ الرَّغِيْفُ تَحْتَ الْقَصْعَةِ .

رضی اللہ عنہما سے روایت کیا علی بن مدینی یحیی بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا پسند نہیں فرماتے تھے نیز آپ روٹیوں کو پیالے کے نیچے رکھنا بھی پسند نہ فرماتے تھے۔

باب ۱۲۳۹ مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ الدُّبَّاءِ

کدو کھانا

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ طَالُوْتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَاْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا لَكِ شَجَرَةً مَا اَحَبَّكِ اِلَيَّ لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

حضرت ابوطالوت فرماتے ہیں میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو وہ کدو کھا رہے تھے اور فرما رہے تھے اے درخت! تیری کیا شان ہے تو مجھے کس قدر محبوب ہے (اور یہ محبت صرف) اس لیے (ہے) کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تجھے محبوب رکھتے تھے اس باب میں حکیم بن جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنَ الْمَكِّيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّاءَ فَلَا اَزَالُ اُحِبُّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ پیالے میں کدو کے ٹکڑے تلاش کر رہے تھے پس میں اس وقت سے کدو کو پسند کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

باب ۱۲۴۰ مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ الزَّيْتِ

زیتون کھانا

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ شَجَرَةٌ مُبَارَكَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَضْطَرِبُ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ رُبَّمَا ذَكَرَ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو کیونکہ یہ مبارک درخت سے ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں جو معمر سے راوی ہیں۔ عبدالرزاق کی اس حدیث میں اضطراب ہے کبھی وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کبھی وہ شک کے ساتھ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا رَوَاهُ عَلَى الشَّكِّ فَقَالَ اَحْسِبُهُ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

روایت کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے یہ بواسطہ عمر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کبھی بواسطہ ابن اسلم اور اسلم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ.

ابوداؤد سلیمان نے بواسطہ عبدالرزاق، معمر، زید بن اسلم اور ان کے والد اسلم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهٗ عَطَاءٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا مِنَ الزَّيْتِ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ شَجَرَةٌ مُبَارَكَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عِيْسٰى.

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو یہ مبارک درخت ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ہم اسے عبداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۲۴۱ مَا جَاءَ فِي الْاَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوْكِ

غلام کے ساتھ کھانا

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَفٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ حَرَّهٗ وَدُخَانَهٗ فَلْيَاْخُذْ بِيَدِهٖ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ فَاِنْ اَبٰى فَلْيَاْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهَا اِيَّاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ خَالِدٍ وَالِدُ اِسْمَاعِيْلَ اسْمُهٗ سَعْدٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا خادم تمہارے کھانے کے لیے گرمی اور دھواں برداشت کرتا ہے۔ تو چاہیے کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھا لو۔ اگر انکار کرے تو ایک لقمہ لے کر اسے کھلا دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابوخالد، اسماعیل کے والد ہیں۔ ان کا نام سعد ہے

بَابُ ۱۲۴۲ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ اِطْعَامِ الطَّعَامِ

کھانا کھانے کی فضیلت

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا عُثْمَانُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوَرَّثُوا الْجِنَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشَ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

علیہ وسلم نے فرمایا سلام (کرنا) پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور کھوپڑیوں پر مارو (جہاد کرو) جنت کے وارث بن جاؤ گے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، ابن عمر، انس، عبداللہ بن سلام، عبدالرحمٰن بن عائش اور شریح بن ہانی (جو اپنے سے روایت کرتے ہیں) سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمٰن کی عبادت کرو کھانا کھلاؤ۔ اور سلام کو رواج دو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۴۳ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعَشَاءِ

رات کے کھانے کی فضیلت

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَعْلَى الْكُوفِيُّ نَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَلَّاقٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَإِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَنْبَسَةُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَلَّاقٍ مَجْهُولٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کا کھانا (ضرور) کھاؤ اگرچہ مٹھی بھر کھجوریں ہی ہوں۔ کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنا بوڑھا کر دیتا ہے۔

یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عنبسہ کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ عبدالملک بن علاق مجہول ہیں۔

باب ۱۲۴۴ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانے پر بسم اللہ پڑھنا

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ ادْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا۔ فرمایا بیٹا! قریب ہو جاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ ہشام بن عروہ، ابو وجزہ سعدی اور قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی کے واسطہ سے بھی حضرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مِمَّا يَلِيكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَأَبُو وَجْزَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ.

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔ ہشام بن عروہ کے اصحاب نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي السَّرِيَّةِ أَبُو الْهُذَيْلِ قَالَ ثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِكْرَاشٍ عَنْ أَبِيهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِي بَنُو مُرَّةَ بْنُ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَأُتِينَا بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةِ الثَّرِيدِ وَالْوَذْرِ فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِي فِي نَوَاحِيهَا وَأَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدَيَّ الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ أَوِ الرُّطَبِ فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ تَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

حضرت عکراش بن ذویب کہتے ہیں۔ بنو مرہ بن عبید نے اپنے مالوں کی زکوٰۃ دے کر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ میں مدینہ طیبہ پہنچا تو آپ کو مہاجرین و انصار کے درمیان بیٹھا ہوا پایا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے۔ پوچھا کچھ کھانے کو ہے؟ اس پر ہمارے سامنے ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت سارا ثرید اور گوشت کے ٹکڑے تھے۔ ہم نے آگے بڑھ کر کھانا شروع کیا میں نے اپنا ہاتھ بے ترتیبی سے ادھر ادھر پھیرنا شروع کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے سے کھایا آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا داہنا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا "عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ کھانا ایک ہی ہے۔ پھر ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی خشک یا تر کھجوریں تھیں (عبید اللہ کو شک ہے) میں نے اپنے سامنے سے کھانا شروع کر دیا۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پورے تھال میں چکر کاٹ رہا تھا۔ فرمایا عکراش! جہاں سے جی چاہے کھاؤ۔ کیونکہ یہ ایک رنگ کے نہیں ہیں۔ پھر پانی لایا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست اقدس دھوئے اور ہاتھوں کی تری کو چہرہ انور، بازوؤں اور سر پر ملا اور فرمایا عکراش! یہ اس کھانے سے وضو ہے جسے آگ بدل دے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف علاء بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں۔ علاء اس حدیث میں متفرد ہیں اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِيَ فِيْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

تو بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بھول جائے تو کہے "بسم اللہ فی اولہ و آخرہ" اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھ صحابہ کرام کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا۔ اس نے دو لقموں میں سارا کھانا کھا لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو (یہ کھانا) تمہیں کافی ہوتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب ۱۲۳۵ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوْتَةِ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ

چکنے ہاتھ دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَدَنِيُّ عَنْ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان بہت حساس ہے۔ پس اس سے اپنی جانوں کی حفاظت کرو جو آدمی اس حالت میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو پھر اسے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے نفس کو ملامت کرے یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ بواسطہ سہیل بن ابی صالح ان کے والد، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَبُوْبَكْرٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہاتھوں میں چکنائی لگے ہوئے سو جائے پھر اسے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے حدیث اعمش سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

اَخِرُ اَبْوَابِ الْاَطْعِمَةِ

ابواب طعام ختم ہوئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْاَشْرِبَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۱۲۴۶ مَاجَاءَ فِیْ شَارِبِ الْخَمْرِ

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ دُرُسْتَ اَبُوْزَکَرِیَّا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَھُوَ یُدْمِنُھَا لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَعُبَادَةَ وَاَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَوَاہُ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَلَمْ یَرْفَعْہُ۔

۱۹۲۳۔ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوةٌ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوةً اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوةً اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوةً اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ یَتُبِ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَقَاہُ مِنْ نَھْرِ الْخَبَالِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پینے کے ابواب

شرابی کا حکم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ والی چیز شراب ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ جو شخص دنیا میں شراب پیے اور اس عادت میں مرجائے تو آخرت میں نہیں پیے گا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوسعید، عبداللہ بن عمرو، عبادہ، ابومالک اشعری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ مالک بن انس نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسے موقوف روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیے اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔ اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔ دوبارہ پیئے تو پھر چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور اگر پھر پیئے تو اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔ اور اگر چوتھی مرتبہ یہی حرکت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتا اور اس کو نہر خبال سے پلائے گا۔ پوچھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قِيلَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

گیا اے ابوعبدالرحمٰن! نہر خبال کیا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا دوزخیوں کی پیپ کی ایک نہر ہے۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

باب ۱۲۴۷ مَا جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

ہر نشہ آور چیز حرام ہے

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کے نبیذ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ پینے کی ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي مُوسَى وَالْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ وَدَيْلَمَ وَمَيْمُونَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَقُرَّةَ الْمُزَنِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابن مسعود، ابوسعید، ابوموسیٰ، اشج عصری، دیلم، میمونہ، عائشہ، ابن عباس، قیس بن سعد، نعمان بن بشیر، معاویہ، عبداللہ بن مغفل، ام سلمہ، بریدہ، ابوہریرہ، وائل بن حجر اور قرہ مزنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بواسطہ ابوسلمہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ دونوں روایتیں صحیح ہیں متعدد افراد نے بواسطہ محمد بن عمرو، ابوسلمہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ ابوسلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

باب ۱۲۴۸ مَا جَاءَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

جس کا زیادہ پینا نشہ لائے اسکا تھوڑا پینا بھی حرام ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَخَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کا زیادہ پینا نشہ لائے اس کا تھوڑا پینا بھی حرام ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابن عمر، اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ قَالَ أَحَدُهُمَا فِي حَدِيثِهِ الْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَالرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ وَأَبُو عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَيُقَالُ عُمَرُ بْنُ سَالِمٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس سے ایک فرق (تین صاع کا پیمانہ) نشہ لائے۔ اس سے ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔ ایک راوی نے "حسوہ" کا لفظ کہا۔ (مطلب ایک ہے) یہ حدیث حسن ہے۔

لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابو عثمان انصاری سے مہدی بن میمون کی روایت کی مثل نقل کی۔

ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے۔ عمر بن سالم بھی کہا گیا ہے۔

باب ۱۲۴۹ مَا جَاءَ فِي نَبِيذِ الْجَرِّ

سبز گھڑے کی نبیذ

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي سَعِيدٍ وَسُوَيْدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا آپ نے فرمایا ہاں۔ طاؤس نے کہا اللہ کی قسم میں نے ابن عمر سے یہ سنا ہے۔ اس باب میں ابن ابی اوفی، ابو سعید، سوید، عائشہ، ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۲۵۰ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ

کدو کے خول چوبی برتن اور سبز روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے کی ممانعت

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَوْعِيَةِ اَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَنَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ اَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا اَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَاَمَرَ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ وَسَمُرَةَ وَاَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِذِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُوْنَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت زاذان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ اپنی زبان میں بتائیے اور ہماری زبان میں اس کی وضاحت کیجیے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع فرمایا اور یہ سبز روغنی گھڑا ہوتا ہے۔ کدو سے یعنی کدو کے خول سے منع فرمایا اور نقیر سے منع فرمایا اور یہ کھجور کی جڑ ہوتی ہے جس کو اندر سے کھودا جاتا ہے یا کھجور کی چھال سے بنایا جاتا ہے مزفت سے منع فرمایا۔ اور یہ رال کا روغنی برتن ہے اور مشکیزوں میں نبیذ بنانے کا حکم فرمایا۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابن عباس، ابو سعید، ابو ہریرہ، عبد الرحمٰن بن یعمر، سمرہ انس، عائشہ، عمران بن حصین، عائذ بن عمرو، حکم غفاری اور میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۵۱ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الظُّرُوْفِ

برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهٗ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت سلیمان بن بریدہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں (شراب کے) برتنوں سے روکا کرتا تھا بیشک برتن نہ تو کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں سے منع

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوْفِ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الْاَنْصَارُ فَقَالُوْا لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ قَالَ فَلَا اِذًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

فرمایا تو انصار نے شکایت کی کہ ہمارے پاس اور برتن نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اب کوئی حرج نہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوہریرہ ابوسعید اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۵۲ مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ

مشکیزے میں نبیذ بنانا

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَاُ اَعْلَاهُ لَهٗ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً وَيَشْرَبُهٗ عَشَاءً وَنَنْبِذُهٗ عَشَاءً وَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں نبیذ بنایا کرتے تھے۔ اس کا وہ حصہ دھاگے سے باندھ دیا جاتا جہاں سے پانی لینے کے لیے سوراخ ہوتا ہے۔ ہم صبح کے وقت نبیذ بناتے اور آپ شام کو نوش فرماتے۔ شام کو نبیذ بناتے اور آپ بوقت صبح نوش فرماتے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یونس بن عبید کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث دوسرے طرق سے بھی مذکور ہے۔

باب ۱۲۵۳ مَا جَاءَ فِي الْحُبُوْبِ الَّتِيْ يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

جن غلوں سے شراب بنائی جاتی ہے

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک گندم سے شراب ہے۔ جو سے شراب ہے۔ کھجور سے شراب ہے۔ انگور سے شراب ہے۔ اور شہد سے شراب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ نَحْوَهٗ وَرَوٰى اَبُوْ حَيَّانَ

حضرت ابن حضرت عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ گندم سے شراب ہے۔ آگے یہی حدیث

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ قَالَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۱۹۳۵۔ اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ لَمْ يَكُنْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بِالْقَوِيِّ.

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ هُوَ الْحُبْرِيُّ اِسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ غُفَيْلَةَ.

مذکور ہے۔

❊ ❊

احمد بن منیع نے بواسطہ عبداللہ بن ادریس، ابوحیان تیمی، شعبی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ گندم سے شراب ہے۔ یہ ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اصح ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں۔ یحیی بن سعید نے کہا کہ ابراہیم بن مہاجر قوی نہیں تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہے۔ یعنی کھجور اور انگور سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابوکثیر سحیمی، غبری ہیں۔ ان کا نام یزید بن عبدالرحمن بن غفیلہ ہے۔

❊ ❊

باب ۱۲۵۴ مَا جَاءَ فِيْ خَلِيْطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

کچی پکی کھجور ملانا

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهٰى عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهٰى عَنِ الْجَرِّ اَنْ يُنْبَذَ فِيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اُمِّهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوریں ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوریں ملانے نیز انگور اور کھجور ملانے سے منع فرمایا نیز سبز روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انس، جابر، ابوقتادہ، ابن عباس ام سلمہ اور معبد بن کعب (بواسطہ والدہ) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۲۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ أَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَالْبَرَاءِ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ.

سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینا

حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ نے پانی مانگا تو ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لایا آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا میں نے اس کو منع کیا تھا لیکن اس نے نہ مانا (حالانکہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن میں پینے اور حریر و دیبا (ریشمی کپڑے) پہننے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہے اور تمہارے لیے آخرت میں اس باب میں حضرت ام سلمہ، براء اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۶ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِيلَ لَهُ الْأَكْلُ قَالَ ذَاكَ أَشَرُّ أَوْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَذَمِيِّ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ جَارُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُودِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ وَالْجَارُودُ هُوَ ابْنُ الْمُعَلَّى يُقَالُ ابْنُ

کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔ پوچھا گیا کھانے کا کیا حکم ہے؟ تو فرمایا یہ تو اس سے زیادہ سخت ہے۔

حضرت جارود بن معلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسی طرح کئی حضرات نے یہ حدیث بواسطہ سعید قتادہ، ابومسلم اور جارود، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ بواسطہ قتادہ، یزید بن عبداللہ بن شخیر، ابومسلم اور جارود، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا مسلمان کی گم شدہ چیز آگ کا شعلہ ہے۔ جارود بن معلی کو ابن العلاء کہا جاتا ہے۔ ابن معلی صحیح نام

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ اَبِيْ عِصَامٍ عَنْ اَنَسٍ وَرَوٰى عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَآءِ ثَلٰثًا

اور سیراب کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہشام دستوائی بواسطہ ابو عصام، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

٭ ٭

عزرہ بن ثابت بواسطہ ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن (سے پانی پینے) میں تین سانس لیا کرتے تھے۔

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَآءِ ثَلٰثًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس سے نہ پیو۔ بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو۔ پانی پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور فراغت پر "الحمد اللہ" کہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

یزید بن سنان جزری، ابو فروہ رہاوی ہیں۔

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ الْجَزَرِيِّ عَنِ ابْنِ لِعَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْجَزَرِيُّ هُوَ اَبُوْ فَرْوَةَ الرُّهَاوِيُّ

باب ۱۲۵۹ مَا ذُكِرَ فِي الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ

دو بار سانس لیکر پینا

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا شَرِبَ يَتَنَفَّسُ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ وَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ قُلْتُ هُوَ اَقْوٰى اَمْ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ قَالَ مَا اَقْرَبَهُمَا وَرِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُهُمَا عِنْدِيْ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُ مِنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ وَالْقَوْلُ عِنْدِيْ مَا قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُ وَاَكْبَرُ وَقَدْ اَدْرَكَ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیتے وقت دو مرتبہ سانس لیا کرتے تھے یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن کریب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ رشدین بن کریب زیادہ قوی ہیں یا محمد بن کریب؟ انہوں نے فرمایا کس بات نے انہیں قریب کیا۔ میرے نزدیک رشدین کریب ارجح ہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا محمد بن کریب رشدین بن کریب کی بنسبت ارجح ہیں۔ میری (امام ترمذی کی) رائے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن کی رائے کے مطابق ہے کہ رشدین بن کریب ارجح اور اکبر ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پایا اور انکی زیارت کی۔ یہ دونوں بھائی ہیں اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَرَآهُ وَهُمَا إِخْوَانٌ وَعِنْدَهُمَا مَنَاكِيرُ

دونوں کے پاس منکر روایات ہیں۔

بَابُ ۱۲۶ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

پانی میں پھونکنا منع ہے

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمُثَنَّى الْجُهَنِيَّ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ فَقَالَ أَهْرِقْهَا قَالَ فَإِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَأَبِنِ الْقَدَحَ إِذًا عَنْ فِيكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں پھونکنے سے منع فرمایا ایک آدمی نے عرض کیا اگر برتن میں تنکا وغیرہ دیکھوں فرمایا اسے گرا دو۔ اس نے کہا میں ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتا فرمایا پیالہ اپنے منہ سے دور کردو (اور سانس لے کر پھر پیو۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۷ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں سانس لینا مکروہ ہے

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہ لے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ ۱۲۸ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

مشکیزہ (وغیرہ) اوندھا کرکے پانی پینا منع ہے

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رِوَايَةً أَنَّهُ نُهِيَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مشکیزہ (وغیرہ) ٹیڑھا کرکے (منہ لگا کر) پانی پینے سے منع کیا گیا ہے اس باب میں حضرت جابر، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

بَابُ ۱۲۶۳ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ مُوْسٰی ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِیْسَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُنَیْسٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلٰی قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِیْهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِصَحِیْحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ یُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَلَا اَدْرِیْ سَمِعَ مِنْ عِیْسٰی اَمْ لَا.

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَیَزِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ هُوَ اَخُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ وَهُوَ اَقْدَمُ مِنْهُ مَوْتًا.

بَابُ ۱۲۶۴ مَاجَاءَ اَنَّ الْاَیْمَنِیْنَ اَحَقُّ بِالشُّرْبِ

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَبَنٍ قَدْ شِیْبَ بِمَآءٍ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ اَعْرَابِیٌّ وَعَنْ یَسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ وَقَالَ الْاَیْمَنَ فَالْاَیْمَنَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حسن صحیح ہے۔

مندرجہ بالا مسئلہ میں اجازت

حضرت عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس کھڑے ہوئے اور اسے ٹیڑھا کر کے منہ لگا کر پانی نوش فرمایا اس باب میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ عبداللہ بن عمر (راوی) کو حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا گیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ انہیں عیسیٰ سے سماع حاصل ہے یا نہیں؟

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ اپنی دادی کبشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ سے منہ لگا کر کھڑے کھڑے پانی نوش فرمایا۔ (اس کے بعد) میں نے اٹھ کر مشکیزہ کا وہ حصہ (تبرکاً رکھنے کے لیے) کاٹ لیا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یزید بن یزید، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے بھائی ہیں اور ان سے پہلے فوت ہوئے۔

پینے میں دائیں طرف والے زیادہ حقدار ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ لایا گیا۔ جس میں پانی ملایا گیا تھا آپ کی داہنی جانب ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے نوش فرما کر (پہلے) اعرابی کو دیا اور فرمایا دایاں پھر دایاں (زیادہ مستحق ہیں) اس باب میں حضرت ابن عباس، سہل بن سعد، ابن عمر اور عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۲۶۴ مَا جَاءَ أَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

پلانے والا آخر میں پیئے

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیئے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ۱۲۶۶ مَا جَاءَ أَيُّ الشَّرَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب پانی

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ مِثْلَ هٰذَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام پانیوں میں میٹھا اور ٹھنڈا پانی زیادہ پسند تھا۔ کئی افراد نے ابن عیینہ سے اسی طرح یعنی بواسطہ معمر، زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا لیکن صحیح وہ ہے جو زہری نے مرسلاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ مذکور نہیں)

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الشَّرَابِ أَطْيَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ وَهٰكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

زہری سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا پانی بہتر ہے؟ فرمایا میٹھا اور ٹھنڈا۔ عبدالرزاق نے بواسطہ معمر اور زہری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مرسل روایت کیا ہے ابن عیینہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نیکی اور صلہ رحمی کے ابواب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۲۶۷ مَاجَاءَ فِیْ بِرِّ الْوَالِدَیْنِ

ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا بَهْزُ ابْنُ حَکِیْمٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ وَبَهْزُ بْنُ حَکِیْمِ هُوَ ابْنُ مُعَاوِیَةَ بْنِ حَیْدَةَ الْقُشَیْرِیُّ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَکَلَّمَ شُعْبَةُ فِیْ بَهْزِ بْنِ حَکِیْمٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ وَرَوٰی عَنْهُ مَعْمَرٌ وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کس کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ فرمایا اپنی ماں سے۔ پوچھا پھر کس سے؟ فرمایا "اپنی ماں سے" پوچھا پھر کس سے؟ فرمایا "اپنی ماں سے" پوچھا پھر کس سے؟ فرمایا "اپنے باپ سے" پھر حسب مراتب قریبی رشتہ داروں سے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، عائشہ اور ابودرداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بہز بن حکیم، معاویہ بن حیدہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ ان سے معمر، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ اور کئی دوسرے ائمہ راوی ہیں۔

باب ۱۲۶۸ مِنْهُ

افضل اعمال

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُوْدِیِّ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ الْعَیْزَارِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِمِیْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ سَکَتَ عَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهُ لَزَادَنِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الشَّیْبَانِیُّ وَشُعْبَةُ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ الْعَیْزَارِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ اِیَاسٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! افضل اعمال کونسے ہیں؟ فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ پھر کون سے؟ فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس کے بعد کونسے اعمال ہیں؟ فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ بھی جواب دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شیبانی شعبہ اور کئی دوسرے حضرات نے اسے ولید بن عیزار سے روایت کیا ہے۔ بواسطہ ابوعمرو، شیبانی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۲۶۹ مَاجَاءَ مِنَ الْفَضْلِ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ إِنَّ أُمِّي وَرُبَّمَا قَالَ أَبِي هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيبٍ.

۱۹۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَا الرَّبِّ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.

۱۹۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوَى أَصْحَابُ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِالْبَصْرَةِ مِثْلَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَا بِالْكُوفَةِ مِثْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِدْرِيسَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

باب ۱۲۷۰ مَاجَاءَ فِي عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

ماں باپ کی رضامندی کی فضیلت

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور عرض کیا میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا باپ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے۔ اب تیری مرضی اسے ضائع کرے یا محفوظ رکھے۔ سفیان نے (راوی) کبھی والدہ کا لفظ کہا اور کبھی والد کا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو عبدالرحمٰن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

☆ ☆

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، یعلی بن عطاء اور عطاء، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اسکے ہم معنی حدیث غیر مرفوع (موقوف) روایت کی۔ اصحاب شعبہ نے بھی اسی طرح بواسطہ شعبہ یعلی بن عطاء اور عطاء، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا۔ خالد بن حارث کے علاوہ شعبہ سے کسی اور نے مرفوع روایت نہیں کیا۔ خالد بن حارث ثقہ ہیں۔ قابل اعتماد ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن مثنیٰ سے سنا فرماتے ہیں میں نے بصرہ میں خالد بن حارث جیسا اور کوفہ میں عبداللہ بن ادریس جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

ماں باپ کی نافرمانی

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بَكْرَةَ اسْمُهُ نُفَيْعٌ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں کبیرہ گناہوں سے بھی بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ! فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا راوی فرماتے ہیں آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر اٹھ کر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا نیز جھوٹی گواہی یا (فرمایا) جھوٹی بات۔ آپ مسلسل فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ سکوت فرماتے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوبکرہ کا نام نفیع ہے۔

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَشْتِمُ أُمَّهُ فَيَشْتِمُ أُمَّهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں سے ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں یہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۲۷۱ مَا جَاءَ فِي إِكْرَامِ صَدِيقِ الْوَالِدِ

باپ کے دوستوں کی عزت کرنا

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے اس باب میں حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

باب ۱۲۷۲ مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْخَالَةِ

خالہ کے ساتھ نیکی کرنا

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا أَبِي عَنْ إِسْرَائِيلَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَهُوَ ابْنُ مَدُّوَيْهِ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ وَاللَّفْظُ لِحَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خالہ ماں کے قائم مقام ہے۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے۔ آپ نے فرمایا تمہاری ماں ہے؟ عرض کیا "نہیں"، فرمایا تمہاری خالہ ہے؟ عرض کیا "جی ہاں" آپ نے فرمایا اس سے اچھا سلوک کرو اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصِ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، محمد بن سوقہ اور ابوبکر بن حفص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابو معاویہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ ابو بکر بن حفص، عمر بن سعد بن ابی وقاص کے صاحبزادے ہیں۔

باب ۱۲۷۳ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ الْوَالِدَيْنِ

ماں باپ کی دعا

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ وَأَبُو جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں بلاشک وشبہ قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا مسافر کی دعا اور بیٹے کے خلاف باپ کی بددعا۔ حجاج صواف نے یہ حدیث یحیی بن کثیر سے ہشام کے روایت کے ہم معنی بیان کی۔ ابو جعفر جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ انہیں ابو جعفر موذن کہا جاتا ہے۔ ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔ یحیی بن ابی کثیر نے ان سے اس کے علاوہ بھی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ

حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ ١٢٧٤ مَا جَاءَ فِىْ حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

حقوقِ والدین

١٩٧١۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِىْ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ يَجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ مگر یہ کہ اسے غلام پائے تو خرید کر آزاد کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف سہیل بن ابی صالح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سفیان اور کئی دوسرے حضرات نے یہ حدیث سہیل سے روایت کی۔

بَابُ ١٢٧٥ مَا جَاءَ فِىْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ

قطع رحمی

١٩٧٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِىُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ اشْتَكَى اَبُو الدَّرْدَاءِ فَعَادَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ قَالَ خَيْرُهُمْ وَاَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِىْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى وَعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدِيْثُ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِىِّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ اللَّيْثِيِّيْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَمَعْمَرٍ كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيْثُ مَعْمَرٍ خَطَاٌ.

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابودرداء بیمار ہوئے تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کو آئے حضرت ابودرداء نے فرمایا میرے علم کے مطابق ابومحمد عبدالرحمٰن سب سے اچھے اور سب سے زیادہ صلہ رحم ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ میں رحمٰن ہوں میں نے رحمت کو پیدا کیا اور اس کا نام اپنے نام سے مشتق کیا۔ پس جو اسے ملائے گا میں اسے ملائے رکھوں گا اور جو اس کو قطع کرے گا اس سے قطع تعلق کروں گا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابن ابی اوفیٰ عامر بن ربیعہ، ابوہریرہ اور جبیر بن معطم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث سفیان زہری سے صحیح ہے۔ معمر نے بھی یہ حدیث بواسطہ زہری، ابوسلمہ اور رواد لیثی، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کی۔ معمر اسی طرح کہتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث معمر میں غلطی ہے۔

بَابُ ١٢٧٦ مَا جَاءَ فِىْ صِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ ثَنَا بَشِیْرٌ اَبُوْ اِسْمَاعِیْلَ وَفِطْرُ بْنُ خَلِیْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیْ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمَهٗ وَصَلَهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدلہ دینے والا صلہ رحم نہیں بلکہ صلہ رحم وہ ہے۔ کہ جب قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سلمان اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ سُفْیَانُ یَعْنِیْ قَاطِعَ رَحِمٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

محمد بن جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قاطع رحم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب ۱۲۷ مَا جَاءَ فِیْ حُبِّ الْوَلَدِ

اولاد کی محبت

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ سُوَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَقُوْلُ زَعَمَتِ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ حَوْلَةُ بِنْتُ حَکِیْمٍ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَ ابْنَیْ ابْنَتِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَتُجَهِّلُوْنَ وَاِنَّکُمْ لَمِنْ رَیْحَانِ اللّٰهِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْاَشْعَثِ ابْنِ قَیْسٍ حَدِیْثُ ابْنِ عُیَیْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِهٖ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ سَمَاعًا مِنْ حَوْلَةَ۔

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح باہر تشریف لے آئے کہ آپ اپنے نواسوں میں سے ایک کو گود میں لیے ہوئے تھے۔ اور فرما رہے تھے بے شک تمہارا کام بخیل، بزدل اور جاہل بنانا ہے۔ اور بلاشبہ تم اللہ تعالیٰ کے پھولوں میں سے ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ابراہیم بن میسرہ سے ابن عیینہ کی حدیث ہم صرف ان ہی سے پہچانتے ہیں۔ خولہ سے عمر بن عبدالعزیز کا سماع ہم نہیں جانتے۔

باب ۱۲۷ مَا جَاءَ فِیْ رَحْمَةِ الْوَلَدِ

اولاد پر شفقت

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِیَّ صَلَّی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم کو دیکھا آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو چوم رہے تھے۔ ابن ابی عمر کہتے ہیں حضرت حسن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُقَبِّلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْحَسَنَ اَوِ الْحُسَیْنَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَۃً مَا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِنْھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَائِشَۃَ وَاَبُوْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اسْمُہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

یا حسین کا بوسہ لے رہے تھے۔ تو انہوں نے عرض کیا میرے دس بیٹے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی کو بھی نہیں چوما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ اس باب میں حضرت انس، عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۷۹ مَا جَاءَ فِی النَّفَقَۃِ عَلَی الْبَنَاتِ

لڑکیوں پر خرچ کرنا

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ ثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ سُھَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ بَشِیْرٍ عَنْ سَعِیْدٍ الْاَعْشٰی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ اَوْ بِنْتَانِ اَوْ اُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَھُنَّ وَاتَّقَی اللّٰہَ فِیْھِنَّ فَلَہُ الْجَنَّۃُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ ان سے اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کے لیے جنت ہے۔

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُھَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَکُوْنُ لِاَحَدِکُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ فَیُحْسِنُ اِلَیْھِنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَۃَ وَعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اسْمُہٗ سَعْدُ بْنُ مَالِکِ بْنِ سِنَانٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ ھُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِکِ بْنِ وُھَیْبٍ وَقَدْ زَادُوْا فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ رَجُلًا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کسی ایک کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے اچھا سلوک کرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عقبہ بن عامر، انس، جابر، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے سعد بن ابی وقاص، مالک بن وھیب ہیں۔ لوگوں نے اس سند میں ایک آدمی کا اضافہ کیا ہے۔

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مُسْلِمَۃَ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِیْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِیَ بِشَیْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَیْھِنَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا پھر اس نے ان پر صبر کیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے پردہ ہوں گی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-FIQOMIL ISLAMIA ACADEMY

كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ اِمْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَاَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک عورت جس کے ساتھ اس کی دو بچیاں تھیں۔ میرے پاس آئی اور کچھ مانگا میرے پاس صرف ایک کھجور تھی۔ میں نے وہ اسے دے دی۔ اس نے وہ کھجور دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود کچھ نہ کھایا پھر اٹھ کر چلی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے ساتھ آزمایا جائے قیامت کے دن یہ اس کے لیے جہنم سے حجاب بن جائیں گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الرَّاسِبِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِاَصْبَعَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ غَيْرَ حَدِيْثٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ وَالصَّحِيْحُ هُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ اَنَسٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے دو بچیوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح داخل ہوں گے آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے اس سند کے ساتھ اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی اور کہا ابو بکر بن عبیداللہ بن انس جب کہ صحیح عبیداللہ بن ابو بکر بن انس ہے۔

باب ۱۲۰ مَا جَاءَ فِيْ رَحْمَةِ الْيَتِيْمِ وَكَفَالَتِهٖ

یتیم پر رحم کرنا

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَضَ يَتِيْمًا مِّنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ لَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُرَّةَ الْفِهْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی مسلمان یتیم کے کھانے پینے کی کفالت کرے اللہ تعالیٰ ضرور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کرے جس کی بخشش نہ ہو۔ اس باب میں حضرت مرہ فہری، ابوہریرہ، ابوامامہ، اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ خنش سے حسین بن قیس مراد

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَحَنَشٌ هُوَ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ اَبُوْعَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ يَقُوْلُ حَنَشٌ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

ہیں۔ یہ ابو علی رحبی ہیں، سلیمان تیمی، حنش کہتے ہیں اور یہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ اَبُوالْقَاسِمِ الْمَكِّيُّ الْقُرَشِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِاُصْبُعَيْهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی کفالت کرنے والے جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح (قریب قریب) ہوں گے۔ آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۸۱ مَاجَاءَ فِيْ رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ

بچوں پر رحم کرنا

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ زَرْبِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ جَاءَ شَيْخٌ يُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَاَ الْقَوْمُ عَنْهُ اَنْ يُوَسِّعُوْا لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَزَرْبِيٌّ لَهٗ اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهٖ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک بوڑھا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنے آیا۔ لوگوں نے اسے جگہ دینے میں دیر کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور بڑوں کی عزت نہ کی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، ابن عباس، اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ زربی حضرت انس بن مالک وغیرہ سے سن کر احادیث نقل کرتا ہے۔

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا.

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بڑوں کی عزت نہ پہچانے

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَاْمُرْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بڑوں کی عزت نہ کرے، نیکی کا حکم نہ دے اور برائی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِنْ سُنَّتِنَا يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ اَدَبِنَا وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُنْكِرُ هٰذَا التَّفْسِيْرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِنْ مِلَّتِنَا.

سے نہ روکے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد بن اسحاق کی عمرو بن شعیب سے روایت حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن عمرو سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض علماء نے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کہ "وہ ہم میں سے نہیں" کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمارے سنت اور طریقے پر نہیں۔ علی بن مدینی یحیی بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اس تفسیر کا انکار کرتے تھے۔ "ہم میں سے نہیں" یعنی ہماری ملت سے نہیں۔

باب ۱۲۸۲ مَاجَاءَ فِيْ رَحْمَةِ النَّاسِ

لوگوں پر رحم کرنا

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ ثَنَا قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ ثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، ابو سعید، ابن عمر، ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ بِهٖ اِلَيَّ مَنْصُوْرٌ وَقَرَاْتُهُ عَلَيْهِ سَمِعَ اَبَا عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ اَبُوْ عُثْمَانَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ اسْمَهُ يُقَالُ هُوَ وَالِدُ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ اَبُو الزِّنَادِ وَقَدْ رَوٰى اَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ حَدِيْثٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے ابوالقاسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا رحمت، بدبخت ہی (کے دل) سے نکالی جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابوعثمان جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔ کہا جاتا ہے۔ یہ موسیٰ بن ابوعثمان کے والد ہیں، جن سے ابوالزناد راوی ہیں۔ ابوزناد نے بواسطہ موسیٰ بن ابوعثمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی ہے۔

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ قَابُوْسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم کرنے والوں پر رحمٰن، رحم فرماتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا (اللہ تعالیٰ) تم پر رحمت فرمائے گا۔ رحم، رحمٰن کی جڑ رگ سے ہے۔ (رحمٰن سے مشتق ہے) جو اس کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ملائے گا اللہ تعالیٰ کا وصل پائے گا۔ اور جو اسے قطع کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سے اسکا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۸۳ مَا جَاءَ فِي النَّصِيْحَةِ

خیر خواہی

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ عَامَّتِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَتَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَجَرِيْرٍ وَحَكِيْمِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ وَثَوْبَانَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین، خیر خواہی (کا نام) ہے۔ تین مرتبہ فرمایا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس کی خیر خواہی؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس کی کتاب ائمہ اسلام اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، تمیم داری، جریر، حکیم بن ابویزید ابواسطہ والد ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کی بیعت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۸۴ مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

مسلمان کی مسلمان پر شفقت

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا اَبِيْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهٗ وَلَا يَكْذِبُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهٗ وَمَالُهٗ وَدَمُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ اس کی خیانت کرتا ہے نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے۔ ہر مسلمان کی عزت، مال اور جان دوسرے پر حرام ہے۔ تقویٰ یہاں ہے (دل کی طرف اشارہ فرمایا) کسی انسان کے لیے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِي اَيُّوْبَ۔

کہ ایک حصہ دوسرے کی تقویت کا باعث ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت علی اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک اپنے (دوسرے مسلمان) بھائی کا آئینہ ہے۔ اگر اس میں کوئی برائی دیکھے تو اسے مٹا دے۔ یحیی بن عبید اللہ کو شعبہ نے ضعیف کہا ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ۱۲۸۵ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمان کی پردہ پوشی

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطَ الْقُرَشِيُّ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو آدمی کسی مسلمان سے کوئی دنیوی سختی دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی سختیوں میں سے کوئی سختی دور فرمائے گا۔ اور جو آدمی دنیا میں کسی تنگدست کو آسانی پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں خوش حال فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرے۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں رہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ابو عوانہ اور کئی دوسرے حضرات نے اسے بواسطہ اعمش اور ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کیا۔ "حدثت عن ابی صالح" (مجہول الفاظ) کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۱۲۸۶ مَا جَاءَ فِي الذَّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ

مسلمان سے مصیبت دور کرنا

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ عَنْ مَرْزُوْقٍ اَبِيْ بَكْرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے بھائی کی عزت کو تنگی سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

کے چہرے کو آگ سے بچائے گا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۲۷ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهِجْرَةِ لِلْمُسْلِمِ

ترک ملاقات کی ممانعت

۱۹۹۷ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ ح وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ هِنْدٍ الدَّارِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے (ناراض رہے) کہ دونوں کی ملاقات ہو تو یہ ادھر منہ پھیرے اور وہ ادھر منہ پھیرے۔ ان میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، انس، ابوہریرہ، ھشام بن عامر اور ابوہند داری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۸ مَا جَاءَ فِي مُوَاسَاةِ الْاَخِ

مسلمان بھائی کی غمخواری

۱۹۹۸ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ اُقَاسِمْكَ مَالِيْ نِصْفَيْنِ وَلِيْ امْرَاَتَانِ فَاُطَلِّقُ اِحْدَاهُمَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَدَلُّوْهُ عَلَى السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنْ اَقِطٍ وَسَمْنٍ فَلَبِثَ اَيَّامًا اَوْ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَجَآءَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَمَا اَصْدَقْتَهَا قَالَ نَوَاةً قَالَ حُمَيْدٌ اَوْ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ هٰذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ حضرت سعد نے فرمایا آؤ میرا اپنا مال تقسیم کر کے آدھا تمہیں دے دوں۔ اور میری دو بیویاں ہیں میں ایک کو طلاق دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لینا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد اور مال میں برکت فرمائے۔ مجھے بازار کا راستہ بتاؤ۔ انہوں نے بازار کا راستہ بتا دیا وہ بازار سے اس دن اس حالت میں واپس آئے کہ ان کے پاس پنیر اور گھی تھا جسے وہ پہلے سے زیادہ لائے تھے اسکے بعد (ایک دن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا کہ ان پر زردی کے نشان ہیں۔ فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مہر مقرر کیا ہے؟ عرض کیا ایک گٹھلی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ ثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ وَقَالَ إِسْحَاقُ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ أَخْبَرَنِي بِذٰلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقَ.

(بھر سونا) حمید کہتے ہیں یا عرض کیا گٹھلی کے ہم وزن سونا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کے ساتھ ہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں گٹھلی بھر سونا ۳/۱ درہم ہوتا ہے۔ اسحاق فرماتے ہیں پانچ درہم ہوتا ہے۔ مجھے (امام ترمذی کو) احمد بن حنبل اور اسحاق رحمہما اللہ سے اسحٰق بن منصور نے اس بات کی خبر دی ہے۔

باب ۱۲۸۹ مَا جَاءَ فِي الْغِيبَةِ

غیبت

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! غیبت کیا چیز ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کرے جسکو وہ ناپسند کرتا ہے۔ پوچھا بتائیے اگر وہ بات اس میں پائی جاتی ہو (تو پھر بھی غیبت ہے) فرمایا اگر وہ بات اس میں ہے جو تو کہہ رہا ہے تو یہ غیبت ہے۔ اور اگر اس میں نہیں تو تو نے بہتان باندھا۔ اس باب میں حضرت ابوبرزہ، ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۹۰ مَا جَاءَ فِي الْحَسَدِ

حسد

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ابْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارُ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ قطع تعلق کرو، نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو، نہ ایک دوسرے سے بغض و عداوت رکھو اور نہ آپس میں حسد کرو۔ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق، زبیر بن عوام، ابن عمر، ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رشک صرف دو آدمیوں پر جائز ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا وہ رات اور دن اس میں سے راہ خدا وندی میں خرچ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا.

کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) دیا وہ اس کے ساتھ رات اور دن نمازوں میں قیام کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

ف۔ حسد یہ ہے کہ دوسرے سے زوال نعمت کی طلب ہو کہ اس کے پاس نہ ہو مجھے مل جائے اور رشک یہ ہے کہ اس کی طرح مجھے بھی مل جائے۔ حسد کس طرح جائز نہیں جبکہ رشک نیک کاموں میں جائز بلکہ اچھا ہے۔ (مترجم)

باب ۱۲۹۱ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

باہمی دشمنی

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ سُفْيَانَ اسْمُهٗ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے۔ کہ نمازی اس کی پوجا کریں لیکن وہ انہیں لڑنے پر اکساتا ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور سلیمان بن عمرو بن احوص (بواسطہ والد) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

باب ۱۲۹۲ مَا جَاءَ فِي اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

باہم صلح کرانا

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ ح وَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَسْمَاءَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ خُثَيْمٍ وَرَوٰى دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین باتوں کے سوا جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ خاوند اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے کوئی بات کہے۔ لڑائی کے موقعہ پر جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا محمود نے اپنی روایت میں (لا یحل کی جگہ) "لا یصلح الکذب" کہا یہ حدیث حسن ہے۔ اسماء کی حدیث سے ہم اسے صرف ابن خثیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ داؤد بن ابی ھند نے یہ حدیث شہر بن حوشب کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ حضرت اسماء کا واسطہ مذکور نہیں۔ ہمیں ابو کریب نے بواسطہ ابن ادریس، داؤد بن ابی ہند سے اس کی خبر دی۔

اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْكُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْ نَمٰى خَيْرًا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا شخص جھوٹا نہیں۔ وہ اچھی بات کہے یا دوسرے تک پہنچائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۹۳ مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ

خیانت اور دھوکہ

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ اَبِيْ صِرْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کو ضرر پہنچائے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف میں مبتلا کرتا ہے۔ اور جو کسی کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اسکو مشقت میں مبتلا کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعُكْلِيُّ ثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ الْكِنْدِيُّ ثَنَا فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ الطَّيِّبُ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن کو تکلیف پہنچائے یا دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۲۹۴ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

پڑوسی کے حقوق

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ شَابُوْرَ وَلَبْشِيْرٍ اَبِيْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهٗ شَاةٌ فِيْ اَهْلِهٖ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے لیے ان کے گھر بکری ذبح کی گئی۔ جب آپ تشریف لائے تو پوچھا کیا تم نے اپنے یہودی پڑوسی کو ہدیہ بھیجا ہے۔ (دو مرتبہ پوچھا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے متواتر پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ آپ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَاَبِي شُرَيْحٍ وَاَبِي اُمَامَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهَا يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ۔

پڑوسی کو وارث بنا دیں گے، اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عباس، عقبہ بن عامر، ابوہریرہ، انس، عبداللہ بن عمرو، مقداد بن اسود، ابوشریح اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ بواسطہ مجاہد حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا وہ اسے وارث بنا کر چھوڑیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کے حق میں بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوعبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

باب ۱۲۹۵ مَا جَاءَ فِي الْاِحْسَانِ اِلَى الْخَادِمِ

خادم سے اچھا سلوک کرنا

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ فِتْيَةً تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهٖ وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهٖ وَلَا يُكَلِّفُهٗ مَا يَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائیوں کو جوانی کی حالت میں تمہارا ماتحت بنایا۔ پس جس کا (مسلمان) بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ اس کو اپنے کھانے میں سے کھانا اور لباس میں سے لباس دے اور اسے ایسی تکلیف نہ دے جو اس پر غالب ہو جائے اگر ایسی تکلیف دے تو اس کی مدد بھی کرے۔ اس باب میں حضرت علی، ام سلمہ، ابن عمر، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ فَرْقَدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فِيْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غلاموں سے برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے ایوب سختیانی اور کئی دوسرے حضرات نے فرقد سبخی کے بارے میں ان کے حفظ کی بنا پر کلام کیا ہے۔

باب ۱۲۹۶ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ

خادم کو مارنا اور گالی دینا

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ التَّوْبَةِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ بَرِيْئًا مِمَّا قَالَ لَهٗ اَقَامَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنُ اَبِيْ نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ يُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت ابوالقاسم نبی التوبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی جبکہ وہ اس سے بری ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس قائل پر حد قائم کرے گا البتہ یہ کہ وہ غلام ایسا ہی ہو (جیسا اس نے کہا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سوید بن مقرن اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن ابی نعم، عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی ہیں ان کی کنیت ابوالحکم ہے۔

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ مَمْلُوْكًا لِيْ فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ خَلْفِيْ يَقُوْلُ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوْكًا لِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا کہ پیچھے سے کسی کہنے والے کی آواز سنی وہ کہہ رہا تھا "ابومسعود! جان لو۔ ابومسعود! جان لو" میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے۔ آپ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تو اس پر ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں۔ میں نے اس کے بعد کبھی بھی غلام کو نہیں مارا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم تیمی، ابراہیم بن یزید بن شریک ہیں۔

باب ۱۲۹۷ مَا جَاءَ فِيْ اَدَبِ الْخَادِمِ

خادم کا ادب

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مار رہا ہو اور وہ اللہ کا واسطہ دے تو اس سے اپنے ہاتھ اٹھا لے ابوہارون

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَبُوْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ وَقَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ ضَعَّفَ شُعْبَةُ اَبَا هَارُوْنَ الْعَبْدِيَّ قَالَ يَحْيٰى وَمَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرْوِيْ عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ حَتّٰى مَاتَ

عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔ یحیی بن سعید کہتے ہیں شعبہ نے ابو ہارون عبدی کو ضعیف قرار دیا ہے یحیی فرماتے ہیں ابن عون برابر ابو ہارون عبدی سے روایت کرتے رہے۔ یہاں تک کا ان انتقال ہو گیا۔

باب ۱۲۹۸ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ

خادم کو معاف کر دینا

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! میں خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ آپ خاموش رہے پھر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر روز ستر مرتبہ" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبداللہ بن وہب نے ابو ہانی خولانی سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

قتیبہ نے بواسطہ عبداللہ بن وہب، ابو ہانی خولانی سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث عبداللہ بن وہب سے اسی سند کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی۔

باب ۱۲۹۹ مَا جَاءَ فِي اَدَبِ الْوَلَدِ

اولاد کو ادب سکھانا

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى عَنْ نَاصِحٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَنَاصِحُ بْنُ عَلَاءٍ الْكُوْفِيُّ لَيْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ وَلَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَنَاصِحٌ شَيْخٌ اٰخَرُ بَصْرِيٌّ يَرْوِيْ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ وَغَيْرِهٖ وَهُوَ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ناصح بن علاء کوفی، محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ حدیث اسی طریق سے پہچانی جاتی ہے۔ ایک دوسرے ناصح بصری شیخ ہیں۔ وہ عمار بن ابو عمار وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان ناصح سے اثبت ہیں۔

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَامِرُ

حضرت ایوب بن موسیٰ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّارُ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّارِ وَأَيُّوبُ بْنُ مُوسَى هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهٰذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُرْسَلٌ.

کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سے بہتر عطیہ نہیں دیتا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عامر بن ابو عامر خزار کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ایوب بن موسیٰ، ابن عمرو بن سعید بن العاص ہیں۔
میرے (امام ترمذی کے) نزدیک یہ حدیث مرسل ہے۔

بَابُ ١٣٠ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَأَةِ عَلَيْهَا

ہدیہ قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا

٢٠١٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔
ہم اسے صرف عیسیٰ بن یونس کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

بَابُ ١٣١ مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ

محسن کا شکریہ ادا کرنا

٢٠٢٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللهَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٠٢١ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ح وَثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّوَاسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ هٰذَا حَدِيثٌ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حسن صحیح

باب ۱۳۰۲ ماجاء فی صنائع المعروف

۲۰۲۲ حدثنا عباس بن عبد العظیم العنبری ثنا النضر بن محمد الجرشی الیمامی ثنا عکرمۃ بن عمار ثنا ابو زمیل قال مالک بن مرثد عن ابیہ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسمک فی وجہ اخیک لک صدقۃ وامرک بالمعروف ونہیک عن المنکر صدقۃ وارشادک الرجل فی ارض الضلال لک صدقۃ وبصرک للرجل الردی البصر لک صدقۃ واماطتک الحجر والشوک والعظم عن الطریق لک صدقۃ وافراغک من دلوک فی دلو اخیک لک صدقۃ وفی الباب عن ابی مسعود وجابر وحذیفۃ وعائشۃ وابی ہریرۃ ہذا حدیث حسن غریب وابو زمیل سماک بن الولید الحنفی والنضر بن محمد ہو الجرشی الیمامی۔

حسن ہے۔

نیکی کے کام

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنا مسکرانا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ کسی اندھے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے، راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی (وغیرہ) ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، جابر، حذیفہ، عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابوزمیل سماک بن ولید حنفی ہیں اور نضر بن محمد جرشی یمامی ہیں۔

باب ۱۳۰۳ ماجاء فی المنحۃ

۲۰۲۳ حدثنا ابو کریب ثنا ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق عن ابیہ عن ابی اسحاق عن طلحۃ بن مصرف عن البراء بن عازب یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من منح منیحۃ لبن او ورق او ہدی زقاقا کان لہ مثل عتق رقبۃ ہذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابی اسحاق عن طلحۃ بن مصرف لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ وقد روی منصور بن المعتمر وشعبۃ عن طلحۃ بن مصرف ہذا الحدیث وفی الباب عن نعمان بن بشیر ومعنی قولہ من منح منیحۃ ورق انما یعنی بہ قرض الدراہم قولہ او ہدی زقاقا انما یعنی بہ ہدایۃ الطریق

عاریت دینا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے دودھ یا ورق (رقم) کی عاریت دی یا سیدھا راستہ بتایا۔ اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح، ابواسحٰق کی روایت سے غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ منصور بن معتمر اور شعبہ نے اسے طلحہ بن مصرف سے روایت کیا۔ اس باب میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ ورق کی عاریت دینے سے مراد یہ ہے کہ روپے پیسے کا قرض دینا۔ "ہدی زقاقا" کا مطلب

www.waseemziyai.com MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَهُوَ اِرْشَادُ السَّبِيْلِ

راستہ دکھانا ہے۔

باب ۱۳۴ مَاجَاءَ فِي اِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِي الطَّرِيْقِ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا کہ اس نے کانٹے دار شاخ دیکھی اس نے اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول فرمایا اور اس کو بخش دیا۔ اس باب میں حضرت ابو برزہ، ابن عباس اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۵ مَاجَاءَ اَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْاَمَانَةِ

مجالس امانت کے ساتھ ہیں

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی بات کہہ کر چلا جائے تو وہ امانت ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

ہم اسے ابن ابی ذئب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۳۶ مَاجَاءَ فِي السَّخَاءِ

سخاوت

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَاَعْطِ فَقَالَ نَعَمْ لَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ يَقُوْلُ لَا تُحْصِيْ فَيُحْصٰى عَلَيْكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا عَنْ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس وہی کچھ ہے جو حضرت زبیر نے مجھے دیا ہے۔ کیا میں اس سے بھی دیا کروں؟ آپ نے فرمایا "ہاں"، (دینا) بند نہ کرو ورنہ تم پر بھی بندش کی جائے گی۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بواسطہ ابن ابی ملیکہ اور عباد بن عبداللہ بن زبیر، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَقَدْ خُولِفَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ شَيْءٌ مُرْسَلٌ.

روایت کی کئی لوگوں نے اسے ایوب سے روایت کیا لیکن حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی اللہ تعالے سے قریب، جنت سے قریب اور لوگوں سے قریب ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالے سے دور، جنت سے دور، لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالے کو جاہل سخی، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم بواسطہ یحیی بن سعید اور اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو صرف سعید بن محمد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت میں سعید بن محمد کی مخالفت کی گئی ہے بواسطہ یحیی بن سعید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُخْلِ

بخل

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى ثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَالِبٍ الْحَدَّانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَدَقَةَ بْنِ مُوسَى.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مومن میں یہ دو عادتیں نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور بد اخلاقی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے صرف صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَّانٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکار، بخیل، اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے

یہ حدیث حسن غریب

ہے

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن شریف بزرگ ہوتا ہے اور بدکار، دھوکہ باز بخیل ہوتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۰۸ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

اہل وعیال پر خرچ کرنا

۲۰۳۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی کا اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عمرو بن امیہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الدِّينَارِ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ بَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ لَهُ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمُ اللهُ بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار جسے آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے چار پائے پر خرچ کرے اور وہ دینار جسے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے ابو قلابہ فرماتے ہیں آپ نے اہل وعیال سے شروع فرمایا پھر فرمایا اس شخص سے زیادہ باعظمت کون ہے جو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب ان کو پاکدامن رکھتا ہے اور اس کے ذریعے انہیں غنی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۰۹ مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ وَغَايَةُ الضِّيَافَةِ كَمْ هُوَ

مہمان نوازی

۲۰۳۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ وَالضِّيَافَةُ

حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے اسے اپنے مہمان کی اچھی طرح مہمان نوازی چاہیے صحابہ کرام نے پوچھا پر تکلف مہمانی کب تک ہے آپ نے فرمایا ایک دن اور ایک رات۔ ضیافت تین دن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

رات تک ہے۔ اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان ہے۔ اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا اُنْفِقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا يَثْوِيْ عِنْدَهٗ يَعْنِي الضَّيْفَ لَا يُقِيْمُ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَشْتَدَّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ وَهُوَ الضِّيْقُ اِنَّمَا قَوْلُهٗ يُحْرِجُ يَقُوْلُ حَتّٰى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ الْكَعْبِيُّ وَهُوَ الْعَدَوِيُّ وَاسْمُهٗ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو.

حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ضیافت تین دن ہے۔ پر تکلف مہمان نوازی ایک دن رات ہے اور اس کے بعد جو کچھ اس پر خرچ کیا جائے صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لیے اتنا ٹھہرنا جائز نہیں جس سے صاحب خانہ تنگ ہو جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔

مالک بن انس اور لیث ابن سعد نے اسے حضرت سعید مقبری سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابوشریح، خزاعی، کعبی اور عدوی ہیں۔ ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔

باب ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْيَتِيْمِ

بیوہ اور یتیم کی خبر گیری

۲۰۳۵۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ.

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ اور محتاج کی خبر گیری کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یا اس شخص کی طرح جو دن کو روزہ رکھتا ہے۔ اور رات کو نماز میں کھڑا رہتا ہے۔

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَبُو الْغَيْثِ اسْمُهٗ سَالِمٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ وَثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ شَامِيٌّ وَثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ.

انصاری نے بواسطہ معن، مالک، ثور بن زید اور ابوالغیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابوالغیث کا نام سالم مولیٰ عبداللہ بن مطیع ہے ثور بن یزید شامی ہیں۔ اور ثور بن زید مدنی ہیں۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۳۱۱ مَا جَاءَ فِي طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

خندہ پیشانی اور خوش روئی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔ یہ بھی ایک نیکی ہے کہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آئے۔ اور یہ کہ تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دے۔ اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۱۲ مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ هَارُونَ الْغَسَّانِيِّ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ قَالَ يَحْيَى فَقَرَّرَهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ وَقَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ۔

سچ اور جھوٹ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سچ کو لازم پکڑو بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے۔ اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا اور اسکا قصد کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹ سے اجتناب کرو بے شک جھوٹ گناہ کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا ہے اور اسکا ارادہ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عبداللہ بن شخیر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے۔ تو فرشتے اس کی بو کی وجہ اس آدمی سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں یحییٰ فرماتے ہیں۔ عبدالرحیم بن ہارون نے اس کا اقرار کیا اور کہا "ہاں"، یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عبدالرحیم بن ہارون اس میں متفرد ہیں۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۳۱۳ مَاجَاءَ فِي الْفُحْشِ

بے حیائی

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے حیائی جس چیز میں آتی ہے اسے عیب دار بناتی ہے۔ اور حیاء جس چیز میں آتا ہے اسے مزین کر دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ فاحش تھے اور نہ تکلف فحش اختیار کرنے والے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۱۴ مَاجَاءَ فِي اللَّعْنَةِ

لعنت بھیجنا

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللهِ وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، غضب اور دوزخ کی پھٹکار نہ بھیجو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ مِنْ غَيْرِ هَذَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس طریق کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الوجہ۔

۲۰۴۴۔ حدثنا زید بن اخرم الطائی البصری ثنا بشر بن عمر ثنا ابان بن یزید عن قتادۃ عن ابی العالیۃ عن ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تلعن الریح فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باہل رجعت اللعنۃ علیہ ہذا حدیث غریب حسن لا نعلم احدا اسندہ غیر بشر بن عمر۔

علاوہ بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے ہوا پر لعنت بھیجی۔ آپ نے فرمایا ہوا کو گالی نہ دو۔ یہ تو پابند حکم ہے۔ اور جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے جو اس کی مستحق نہیں۔ تو لعنت اس کی طرف لوٹتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم بشر بن عمر کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے جس نے اس کو مسند بیان کیا ہو۔

باب ۱۳۵ ما جاء فی تعلیم النسب

نسب کی تعلیم

۲۰۴۵۔ حدثنا احمد بن محمد ثنا عبد اللہ ابن المبارک عن عبد الملک بن عیسی الثقفی عن یزید مولی المنبعث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم فان صلۃ الرحم محبۃ فی الاہل مثراۃ فی المال منسأۃ فی الاثر ہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ ومعنی قولہ منسأۃ فی الاثر یعنی بہ الزیادۃ فی العمر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نسب کی اتنی تعلیم (ضرور) حاصل کرو جس کے ذریعے اپنے رشتہ داروں سے مل سکو۔ کیونکہ صلہ رحمی، اپنے لوگوں سے محبت، دولت کی زیادتی اور عمر کی بڑھنے کا سبب ہے۔

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۱۳۶ ما جاء فی دعوۃ الاخ لاخیہ بظہر الغیب

اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا کرنا

۲۰۴۶۔ حدثنا عبد بن حمید ثنا قبیصۃ عن سفیان عن عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن عبد اللہ بن یزید عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما دعوۃ اسرع اجابۃ من دعوۃ غائب لغائب ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ والافریقی یضعف فی الحدیث وہو عبد الرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا اس سے زیادہ جلد مقبول نہیں ہوتی جس قدر غائب کی دعا غائب کے حق میں مقبول ہوتی ہے یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ افریقی کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ اور یہ عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۳۱۷ مَاجَاءَ فِي الشَّتْمِ

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مِنْهُمَا مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُ سُفْيَانَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوٰى بَعْضُهُمْ مِثْلَ رِوَايَةِ الْحَفَرِيِّ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عِنْدَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ قَالَ زُبَيْدٌ قُلْتُ لِاَبِيْ وَائِلٍ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

باب ۱۳۱۷ مَاجَاءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوْفِ

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا

گالی دینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی گالی گلوچ کرنے والے جو کچھ کہیں وہ ان میں سے ابتداء کرنے والے پر ہے۔ جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے۔

اس باب میں حضرت سعد، مسعود اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُردوں کو گالی نہ دو اس طرح زندوں کو ایذاء پہنچاؤ گے۔

اصحابِ سفیان کا اس حدیث میں اختلاف ہے بعض نے حفری کی روایت کی مثل روایت کی اور بعض نے بواسطہ سفیان، زیاد بن علاقہ سے روایت کی۔ میں (امام ترمذی) نے مغیرہ بن شعبہ کے پاس ایک آدمی سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔ اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ زبید کہتے ہیں میں نے ابووائل سے پوچھا تم نے عبداللہ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا "ہاں"۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اچھی بات کہنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بالاخانے ہیں جن کے بیرونی حصے اندر سے اور اندر کے حصے باہر سے نظر آتے ہوں گے۔ ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ.

اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کس کے لیے ہوں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اچھی گفتگو کرے، کھانا کھلائے، ہمیشہ روزہ رکھے اور رات کو نماز ادا کرے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۳۱۹ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ

نیک غلام کی فضیلت

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يُطِيْعَ رَبَّهٗ وَيُؤَدِّيَ حَقَّ سَيِّدِهٖ يَعْنِي الْمَمْلُوْكَ وَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے ایک کے لیے کیا اچھی بات ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری بھی کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے۔ کعب فرماتے ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اَرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَاَبُو الْيَقْظَانِ اِسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ قَيْسٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جو مشک کے ٹیلے پر ہوں گے راوی کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے آپ نے فرمایا قیامت کے دن۔ وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کیا۔ وہ شخص جس نے قوم کی امامت کی اور وہ قوم اس پر راضی ہو۔ اور وہ آدمی جو رات دن میں پانچ نمازوں کے لیے اذان دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف سفیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوالیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

باب ۱۳۲۰ مَا جَاءَ فِيْ مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنِ ابْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو تم جہاں بھی ہو۔ گناہ کے بعد نیکی کرو وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ مَحْمُودٌ وَثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَحْمُودٌ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ.

روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ ابو احمد و ابو نعیم اور سفیان حبیب سے اسی سند سے اس کے ہم معنی ذکر کیا ہے۔ محمود کہتے ہیں ہم سے وکیع نے بواسطہ سفیان، حبیب بن ابی ثابت، میمون بن ابی شبیب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ محمود فرماتے ہیں حضرت ابوذر کی روایت صحیح ہے۔

باب ۱۳۲۱ مَا جَاءَ فِي ظَنِّ السُّوءِ

بدگمانی

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَذْكُرُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الظَّنُّ ظَنَّانِ فَظَنٌّ إِثْمٌ وَظَنٌّ لَيْسَ بِإِثْمٍ فَأَمَّا الظَّنُّ الَّذِي هُوَ إِثْمٌ فَالَّذِي يَظُنُّ ظَنًّا وَيَتَكَلَّمُ بِهِ وَأَمَّا الظَّنُّ الَّذِي لَيْسَ بِإِثْمٍ فَالَّذِي يَظُنُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ بِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گمان سے بچو کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی) نے عبد بن حمید سے سنا وہ اصحاب سفیان سے نقل کرتے ہیں۔ کہ سفیان نے فرمایا گمان دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم کا گمان گناہ ہے جب کہ دوسری قسم گناہ نہیں گمان کرے پھر اسے زبان سے ظاہر کرے تو یہ گناہ ہے اور دل میں گمان ہو۔ لیکن زبان پر نہ لائے تو یہ گناہ نہیں۔

باب ۱۳۲۲ مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ

مزاح

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَضَّاحِ الْكُوفِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى أَنْ كَانَ لَيَقُولُ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ.

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ملے جلے رہتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابو عمیر! تمہارے نغیر کو کیا ہوا۔ (نغیر ایک چھوٹا پرندہ)۔

ہناد نے بواسطہ وکیع، شعبہ اور ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ إِنِّيْ لَا أَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا إِنَّمَا يَعْنُوْنَ إِنَّكَ تُمَازِحُنَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سچی بات ہی تو کہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ "تداعبنا" یعنی آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں۔

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ يَعْنِيْ مَازَحَهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے دو کانوں والے! محمود کہتے ہیں ابو اسامہ نے فرمایا کہ آپ نے اس طرح (ان الفاظ کے ساتھ) مزاح فرمایا۔

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوْقُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لیے جانور مانگا آپ نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنیاں ہی تو اونٹ کو جنتی ہیں۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

باب ۳۲۳ مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ

جھگڑا

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهٗ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهٗ فِيْ وَسَطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِيَ لَهٗ فِيْ أَعْلَاهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے باطل جھوٹ بولنا چھوڑ دیا اس کے لیے بہشت کے کنارے پر مکان بنایا جائے گا۔ اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے اس کے لیے جنت کے درمیان مکان بنایا جائیگا اور خوش اخلاق کے لیے جنت کے اوپر والے حصہ میں مکان بنایا جائیگا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف سلمہ بن وردان کی روایت سے پہچانتے ہیں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْكُوْفِيُّ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِكَ اِثْمًا لَا تَزَالُ مُخَاصِمًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

لیے یہ گناہ کافی ہے کہ تم مسلسل جھگڑتے رہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس طرح ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدَةً فَتُخْلِفَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا نہ کرو، مزاح نہ کرو اور نہ اس سے وعدہ کرکے وعدہ خلافی کرو۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۳۲۴ مَا جَاءَ فِي الْمُدَارَاةِ

خاطر مدارات

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ اَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ اَذِنَ لَهُ فَاَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں آپ کی خدمت میں موجود تھی۔ آپ نے فرمایا قبیلہ کا یہ بیٹا یا فرمایا قبیلہ کا یہ بھائی کیا ہی برا ہے۔ پھر اسے اجازت مرحمت فرمائی، اور اس سے نرمی کے ساتھ گفتگو کی جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کے بارے یہ بات فرمائی تھی پھر آپ نے اس سے نرمی سے گفتگو فرمائی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! وہ شخص بدترین انسان ہے جسے لوگ محض اس کی فحش کلامی سے بچتے ہوئے چھوڑ دیں یا رخصت کر دیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۲۵ مَا جَاءَ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

دوستی اور دشمنی میں میانہ روی

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَّا وَاَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَّا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے مرفوعاً بیان فرمایا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے دوست سے کچھ ہلکی محبت رکھو ہو سکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دشمن ہو جائے۔ اور دشمن سے دشمنی میں بھی میانہ روی اختیار کرو ممکن ہے کسی دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس سند سے ہم اس کو صرف اسی طریق سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ بِاِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا رَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ اَبِيْ جَعْفَرٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ اَيْضًا بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفٌ قَوْلُهٗ.

پہچانتے ہیں۔ ایوب سے یہ حدیث دوسری اسناد سے بھی مروی ہے۔ حسن بن ابوجعفر نے اسے روایت کیا لیکن ضعیف ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ صحیح یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پہ موقوف ہے۔

بَابُ ۱۳۲۶ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ

غرور وتکبر

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامِ الرِّفَاعِيُّ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ اور وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن عباس، سلمہ بن اکوع اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهٗ يُعْجِبُنِيْ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبِيْ حَسَنًا وَنَعْلِيْ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ ایک آدمی نے عرض کیا مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے کپڑے اچھے ہوں اور جوتا اچھا ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنا درجہ بڑھاتا رہتا ہے حتیٰ کہ تکبر کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے پھر اسے وہ مصیبت پہنچتی ہے جو متکبرین کو پہنچتی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ

حضرت رافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے والد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM-ISLAMIA ACADEMY

ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لِيْ فِي التَّيْهِ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيْهِ عَنِ الْكِبْرِ شَيْءٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے۔ حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوا میں نے چادر پہنی اور بکری کا دودھ دوہا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو آدمی یہ امور سرانجام دے اس میں کسی قسم کا تکبر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۲ مَا جَاءَ فِيْ حُسْنِ الْخُلُقِ

خوش اخلاقی

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْمَمْلَكِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا شَيْءٌ اَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَاُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مومن کی میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بے حیا، بدگو سے نفرت فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، انس اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُوْضَعُ فِي الْمِيْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهٖ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو چیزیں میزان میں رکھی جائیں گی ان میں اچھے اخلاق سب سے زیادہ بھاری ہوں گے۔ بے شک خوش اخلاق آدمی اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نمازی کا درجہ پا لیتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے اعمال ہیں جو لوگوں کو بکثرت جنت میں لے جائیں گے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا خوف (تقویٰ) اور اچھے اخلاق۔ ان چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ لوگوں کو جہنم میں لے جانے کا باعث ہیں تو فرمایا منہ (زبان) اور شرمگاہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَوْدِيُّ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا أَبُوْ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَكَفُّ الْأَذٰى.

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ عبداللہ بن ادریس، ابن یزید بن عبدالرحمٰن اودی ہیں۔ احمد بن عبدہ نے بواسطہ ابو وھب حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ انہوں نے خوش اخلاقی کی تعریف میں فرمایا کشادہ روئی۔ خوب بھلائی کرنا اور تکلیف دور کرنا خوش اخلاقی ہے۔

بَابُ ۱۳۲۸ مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

احسان کرنا اور معاف کرنا

۲۰۷۳. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا نَا أَبُوْ أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ أَمُرُّ بِهِ فَلَا يَقْرِيْنِيْ وَلَا يُضِيْفُنِيْ فَيَمُرُّ بِيْ أَفَأَجْزِيْهِ قَالَ لَا اقْرِهِ قَالَ وَرَأَيْتُ رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِي اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْيُرَ عَلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُو الْأَحْوَصِ اسْمُهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيُّ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ اقْرِهِ يَقُوْلُ أَضِفْهُ وَالْقِرٰى الضِّيَافَةُ.

حضرت ابوالاحوص اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ایک) آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں تو وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا پھر وہ میرے ہاں سے گزرتا ہے کیا میں اسے اس کا بدلہ دوں آپ نے فرمایا "نہیں" بلکہ اُس کی مہمان نوازی کرو۔ فرماتے ہیں آپ نے مجھے میلے پھیلے کپڑوں میں دیکھ کر پوچھا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کیا ہر قسم کا مال ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، اور بکریاں عطا فرمائی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیئے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے "اقرہ" کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مہمان نوازی کرو "قریٰ" ضیافت کے معنی میں ہے۔

۲۰۷۴. حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا إِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا وَإِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوْا وَإِنْ أَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہر ایک کی رائے پر نہ چلو یعنی یوں نہ کہو کہ اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے بلکہ اپنے آپ پر اعتماد و اطمینان رکھو، اگر لوگ بھلائی کریں تو بھلائی کرو اور اگر برائی کریں تو ظلم نہ کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۳۲۹ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ

بھائیوں سے ملاقات

۲۰۷۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

أَبِي كَبْشَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيُّ نَا أَبُو سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو سِنَانٍ اسْمُهُ عِيسَى بْنُ سِنَانٍ وَقَدْ رَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے یا کسی دینی بھائی سے ملاقات کرے تو ایک منادی پکارتا ہے تو پاک ہو، تیرا چلنا بھی پاکیزہ ہو اور تو نے جنت میں اپنی جگہ بنالی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو سفیان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے۔ حماد بن سلمہ نے بواسطہ ثابت، ابو رافع اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ روایت کیا ہے۔

باب ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ

حیاء

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء، ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔ بے حیائی ظلم ہے۔ اور ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابو بکرہ، ابو امامہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي التَّأَنِّي وَالْعَجَلَةِ

توقف اور عجلت

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالِاقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت عبداللہ بن سرجس المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا طریقہ، توقف اور میانہ روی، نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَاصِمٍ

قتیبہ نے بواسطہ نوح بن قیس، عبداللہ بن عمران اور عبداللہ بن سرجس، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی عاصم کا واسطہ مذکور نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ.

نصر بن علی کی روایت صحیح ہے۔

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْأَشَجِّ الْعُصَرِيِّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبدالقیس سے فرمایا تم میں دو ایسی خصلتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ بردباری اور توقف (جلد بازی نہ کرنا) اس باب میں حضرت اشج عصری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنَاةُ مِنَ اللهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کام میں جلد بازی نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور جلد بازی شیطان کی طرف سے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض لوگوں نے عبدالمھیمن بن عباس کے بارے میں کلام کیا اور انہیں حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا۔

باب ۱۳۳۲ مَا جَاءَ فِي الرِّفْقِ

نرمی

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكَ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نرمی سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جسے نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا اسے بھلائی کے حصہ سے محروم رکھا گیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جریر بن عبداللہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۳۳ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

مظلوم کی دعا

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ هٰذَا حَدِيثٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا۔ مظلوم کی دعا سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابومعبد کا نام نافذ ہے۔ اس باب میں حضرت انس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مُعَبِّدٍ اسْمُهُ نَافِذٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي سَعِيدٍ.

بَابُ ۱۳۳۴ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۸۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لَمْ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْبَرَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۸۴ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيَّ يَقُولُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ وَيُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ.

بَابُ ۱۳۳۵ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْعَهْدِ

۲۰۸۵ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

اخلاقِ نبوی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ آپ نے مجھے کبھی اف تک بھی نہیں کہا۔ کسی کام کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور نہ کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوش خلق تھے۔ میں نے اون اور ریشم سے مخلوط اور محض ریشمی کپڑے کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا۔ میں نے مشک اور عطر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارکہ سے زیادہ خوشبودار نہیں پایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوعبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مبارکہ کے بارے میں پوچھا تو ام المومنین نے فرمایا آپ نہ تو طبعاً فحش گو تھے نہ تکلف فحش کہنے والے آپ بازاروں میں شور کرنے والے بھی نہ تھے۔ اور آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کر دیتے اور درگزر فرماتے یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔ عبدالرحمٰن بن عبد بھی کہا جاتا ہے۔

حسن وفا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے جس قدر رشک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہوا اتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ پر نہیں ہوا۔ حالانکہ میں نے ان کا زمانہ نہیں پایا تھا

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا بِيْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا کثرت سے ذکر فرماتے اور اگر بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو تلاش کرتے اور ان کے ہاں ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۳۳۶ مَا جَاءَ فِيْ مَعَالِي الْاَخْلَاقِ

بلند اخلاق

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا مُبَارَكُ بْنُ فُضَالَةَ ثَنِيْ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدِكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارِيْنَ وَالْمُتَشَدِّقِيْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اَلثَّرْثَارُ هُوَ كَثِيْرُ الْكَلَامِ وَالْمُتَشَدِّقُ هُوَ الَّذِيْ يَتَطَاوَلُ عَلَى النَّاسِ فِي الْكَلَامِ وَيَبْذُوْا عَلَيْهِمْ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ وَهٰذَا اَصَحُّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے نزدیک تم میں سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ خوش اخلاق ہیں۔ اور میرے نزدیک تم میں سے زیادہ قابل نفرت اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ دور ہونے والے وہ لوگ ہیں جو بہت بولنے والے، لوگوں سے زبان درازی کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! بہت باتونی اور زبان دراز کا تو ہمیں علم ہے "متفیھقوں" چھلکنے والے کون ہیں؟ فرمایا تکبر کرنے والے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ "الثرثار" بہت کلام کرنے والا "متشدق" گفتگو کے ذریعے لوگوں پر فخر کرنے والا۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ مبارک بن فضالہ محمد بن منکدر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ عبدربہ بن سعید کا واسطہ مذکور نہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۳۳۷ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

لعن طعن کرنا

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ لعنت بھیجنے والا ہو۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۳۳۸ مَاجَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ ثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِي شَيْئًا وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّي أَعِيَهُ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا تَغْضَبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُوحُصَيْنٍ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ۔

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ ثَنِي أَبُومَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

باب ۱۳۳۹ مَاجَاءَ فِي إِجْلَالِ الْكَبِيرِ

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا يَزِيدُ بْنُ بَيَانٍ الْعُقَيْلِيُّ ثَنَا أَبُوالرِّجَالِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هٰذَا الشَّيْخِ يَزِيدَ بْنِ بَيَانٍ وَأَبُو الرِّجَالِ الْأَنْصَارِيُّ اٰخَرُ۔

باب ۱۳۴۰ مَاجَاءَ فِي الْمُتَهَاجِرَيْنِ

زیادہ غصہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے کچھ سکھائیے لیکن زیادہ نہ ہو تاکہ میں یاد رکھ سکوں آپ نے فرمایا غصہ نہ کھانا۔ آپ نے یہ بات چند مرتبہ دہرائی کہ غصہ نہ کھانا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید اور سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

حضرت سہیل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصہ پی لے۔ حالانکہ وہ اس کے نفاذ پر قادر ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مخلوق کے سامنے بلائے گا۔ اور اسے اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرلے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بڑوں کی تعظیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نوجوان کسی بوڑھے کے سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس جوان کے لیے کسی کو مقرر فرما دیتا ہے جو اسکے بڑھاپے کے دور میں اس کی عزت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی شیخ یزید بن بیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوالرجال انصاری دوسرے ہیں۔

دو باہم ناراض آدمی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ فِيهِمَا لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَقُولُ رُدُّوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوٰى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ ذَرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَعْنِي الْمُتَصَارِمَيْنِ وَهٰذَا مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر غیر مشرک کی بخشش ہوتی ہے۔ البتہ ایسے دو آدمی جو آپس میں (ناراض ہو کر) جدا ہو گئے ہوں، کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان دونوں کو واپس کرو یہاں تک کہ صلح کر لیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض احادیث میں یہ الفاظ ہیں ان دونوں کو صلح کرنے تک چھوڑ دو۔ "مہاجرین" سے ایک دوسرے سے قطع تعلق کرنے والے مراد ہیں۔ یہ اس کی مثل ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔

باب ۱۳۴۱ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ

صبر

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوا فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أَعْطَى أَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَيُرْوٰى عَنْهُ فَلَمْ أَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ وَالْمَعْنٰى فِيهِ وَاحِدٌ يَقُولُ لَنْ أَحْبِسَهُ عَنْكُمْ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار کے کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ نے عطا فرمایا۔ پھر مانگا آپ نے دوبارہ عطا فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا میرے پاس جو کچھ مال ہو گا میں اسے تم سے روک کر ہرگز جمع نہیں کروں گا۔ جو بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا۔ جو مانگنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا۔ جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرمائیگا اور کسی کو صبر سے اچھی اور کشادہ چیز نہیں دی گئی۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک سے یہ حدیث "فلن ادخرہ" دال اور ذال دونوں کے ساتھ مروی ہے۔ معنی ایک ہیں کہ میں تم سے روک کر نہیں رکھوں گا۔

باب ۱۳۴۲ مَا جَاءَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

دو منہ والا

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین آدمی وہ ہے جسکے دو منہ ہوں (یعنی ایک کے ساتھ اور بات دوسرے کے ساتھ اور بات کرنے والا) اس باب میں حضرت عمار اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی

www.waseemziyai.com MARKAZUL OLOOM ISLAMIA

اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

بَابُ ۱۳۴۳ مَا جَاءَ فِي النَّمَّامِ

۲۰۹۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ هٰذَا يُبَلِّغُ الْاُمَرَآءَ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

چغل خور

حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو ان سے کہا گیا کہ یہ شخص لوگوں کی باتیں حاکموں تک پہنچاتا ہے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ سفیان کہتے ہیں۔ "قتات" چغل خور کو کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۴۴ مَا جَاءَ فِي الْعِيِّ

۲۰۹۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِيْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَآءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْبَذَآءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ قَالَ وَالْعِيُّ قِلَّةُ الْكَلَامِ وَالْبَذَآءُ هُوَ الْفُحْشُ فِي الْكَلَامِ وَالْبَيَانُ هُوَ كَثْرَةُ الْكَلَامِ مِثْلُ هٰؤُلَآءِ الْخُطَبَآءِ الَّذِيْنَ يَخْطُبُوْنَ فَيُسَوِّعُوْنَ فِي الْكَلَامِ وَيَتَفَحَّصُوْنَ فِيْهِ مِنْ مَدْحِ النَّاسِ فِيْمَا لَا يَرْضَى اللّٰهُ .

کم گوئی

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابوغسان محمد بن مطرف کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ "العی" قلت کلام "البذاء" فحش گوئی "البیان" کثرت کلام۔ جس طرح ان خطباء کی عادت ہے۔ کہ خطبہ دیتے وقت بات کو بڑھا دیتے ہیں۔ اور لوگوں کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔

بَابُ ۱۳۴۵ مَا جَاءَ اَنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

۲۰۹۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ

بعض بیان جادو ہوتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے زمانۂ رسالت میں دو آدمی آئے اور انہوں نے تقریر کی لوگ ان کی گفتگو سے تعجب کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بعض بیان جادو جیسا اثر رکھتا ہے۔ اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب اور حضرت عمار، ابن مسعود اور عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٣٤٦ مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُعِ

تواضع

٢٠٩٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔ عفو درگزر سے آدمی کی عزت بڑھتی ہے۔ اور جو تواضع کرے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، ابن عباس اور ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوکبشہ کا نام عمر بن سعد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٣٤٧ مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ

ظلم

٢٠٩٨۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَأَبِي مُوسٰى وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ظلم، قیامت کے اندھیروں سے ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابوموسیٰ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث ابن عمر کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ ١٣٤٨ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

نعمت میں عیب جوئی نہ کرنا

٢٠٩٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الْأَشْجَعِيُّ وَاسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا خواہش ہوتی تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحازم اشجعی ہیں۔ ان کا نام سلمان مولیٰ عزہ اشجعیہ ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۳۴۹ مَاجَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ وَالْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى نَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ قَدْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَقَدْ رَوَى إِسْحَاقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّمَرْقَنْدِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ نَحْوَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا.

مومن کی تعظیم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور بلند آواز سے پکار کر فرمایا۔ اے وہ گروہ! جو زبان سے اسلام لائے لیکن انکے دلوں تک ایمان نہیں پہنچا مسلمانوں کو ایذا نہ دو ان کو عیب مت لگاؤ اور ان کے عیبوں کے پیچھے مت پڑو۔ جو آدمی اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کے پیچھے پڑتا ہے (یعنی ظاہر فرماتا ہے) اور اللہ تعالیٰ جس کے عیوب کے پیچھے پڑا اسے ذلیل کیا۔ اگرچہ وہ اپنی منزل میں ہو۔ نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن کعبہ شریف کی طرف دیکھا اور فرمایا تو کس قدر باعظمت ہے اور تیری عزت کتنی عظیم ہے لیکن مومن کی عزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری عزت سے بھی زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسین بن واقد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اسحٰق بن ابراہیم سمرقندی نے اسے حسین بن واقد سے اسکے ہم معنی روایت کیا۔ بواسطہ ابوبرزہ اسلمی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہم معنی مروی ہے۔

باب ۱۳۵۰ مَاجَاءَ فِي التِّجَارِبِ

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تجربات

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لغزش کھانے والا ہی بردبار ہوتا ہے۔ اور تجربہ کار ہی دانا ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۳۵۱ مَاجَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً

جو چیز نہیں دی گئی اس کا ظاہر کرنے والا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو کچھ عطیہ دیا گیا پھر وہ غنی ہو گیا تو چاہیے کہ بدلہ دے اور جس کو کچھ نہ ملا وہ زبان سے تعریف کرے کیونکہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهٖ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَإِنَّ مَنْ أَثْنَى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ فِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى قَوْلِهٖ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ يَقُولُ كَفَرَ تِلْكَ النِّعْمَةَ۔

اداکردیا۔ اور جس نے چھپایا اس نے ناشکری کی اور جس نے اپنے آپ کو ایسے لباس سے آراستہ کیا جو اسے نہیں دیا گیا وہ جھوٹے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ "من کتم فقد کفر" سے مراد ناشکری ہے۔

باب ۱۳۵۲ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوفِ

نیکی کے ساتھ تعریف کرنا

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ قَالَا ثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيثِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا گیا اور اس نے نیکی کرنے والے سے کہا اللہ تعالیٰ تجھے اچھا صلہ عطا فرمائے۔ اس نے پوری تعریف کی۔ یہ حدیث حسن جید غریب ہے۔ ہم اسے اسامہ بن زید کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

❊ ❊

آخر أبواب البر والصلة

نیکی اور صلہ رحمی کے باب ختم ہوئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أبواب الطب

ابواب طب

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۳۵۳ مَا جَاءَ فِي الْحِمْيَةِ

پرہیز کرنا

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَا ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ

حضرت ام المنذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ ہمارے ہاں کھجوروں کے خوشے (پکنے کے لیے) لٹک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ يَاْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهٗ اَوْفَقُ لَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَيُرْوٰى هٰذَا عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .

رہے تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانا شروع کیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی کھانے لگے۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا رک جاؤ رک جاؤ تم ابھی نقاہت ہے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے۔ حضرت ام المنذر فرماتی ہیں میں نے ان کے لیے چقندر اور جو پکائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! یہ لے لو یہ تمہارے زیادہ موافق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف فلیح بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں براسطہ فلیح بن سلیمان، ایوب بن عبدالرحمٰن سے یہ حدیث مروی ہے۔

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اَنْفَعُ لَكَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ حَدَّثَنِيْهِ اَيُّوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ جَيِّدٌ غَرِيْبٌ .

محمد بن بشار نے بواسطہ ابوعامر و ابوداؤد، فلیح بن سلیمان ایوب بن عبدالرحمٰن اور یعقوب بن ابویعقوب، ام المنذر انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ فرماتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "میرے گھر تشریف لائے" اس کے بعد یونس بن محمد کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ اس میں "انفع" (زیادہ نفع بخش) کے الفاظ ہیں۔ محمد بن بشار نے اپنی روایت میں کہا کہ ایوب بن عبدالرحمٰن نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔ یہ حدیث جید غریب ہے۔

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ صُهَيْبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا .

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے دنیا سے بچائے رکھتا ہے۔ جیسا کہ تم میں کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔ اس باب میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

یہ حدیث بواسطہ محمود بن لبید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے۔

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ

علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن جعفر، عمرو بن ابی عمرو، عاصم بن عمر بن قتادہ اور محمود بن لبید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے ہم معنی روایت نقل کی۔ حضرت قتادہ بن نعمان کا واسطہ مذکور نہیں۔ قتادہ بن

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الظَّفَرِيُّ هُوَ اَخُوْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ لِاُمِّهٖ وَمَحْمُوْدُ بْنُ لَبِيْدٍ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰهُ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيْرٌ.

نعمان ظفری حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ماں کی طرف سے بھائی ہیں۔ محمود بن لبید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ اور آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے اس وقت ان کا بچپن تھا۔

بَابُ ۱۳۵۴ مَا جَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

علاج کی ترغیب

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَتِ الْاَعْرَابُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً اَوْ قَالَ دَوَاءً اِلَّا دَاءً وَاحِدًا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ دیہاتیوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم علاج معالجہ نہ کیا کریں۔ آپ نے فرمایا ہاں اللہ کے بندو دوا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بیماری کے سوا تمام بیماریوں کے لیے شفاء یا دوا رکھی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کونسی بیماری ہے؟ فرمایا "بڑھاپا" اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوہریرہ، ابوخزامہ (والد سے راوی ہیں) اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۵۵ مَا جَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيْضُ

مریض کو کیا کھلایا جائے

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَيَرْتُوْا فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْا اِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت (میں سے کسی) کو جب بخار ہوتا تو آپ ہریرہ تیار کرنے کا حکم فرماتے۔ تیار ہو جاتا تو اسے پینے کا حکم فرماتے اور فرماتے یہ غمگین دلوں کو تقویت پہنچاتا اور بیمار کے دل سے تکلیف دور کرتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کا میل کچیل دور کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری نے اس سلسلہ میں بواسطہ عروہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایت کیا ہے۔

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ الْجَزِيْرِيُّ نَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ اِسْحَاقَ.

حسین جزری نے بواسطہ ابواسحٰق طالقانی، ابن مبارک یونس، زہری، عروہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابواسحٰق نے ہم سے یہ حدیث بیان کی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باب ۱۳۵۶ مَا جَاءَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا بَكْرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

بیمار کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۳۵۷ مَا جَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

کلونجی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سیاہ دانے (کلونجی) کو لازماً استعمال کرو۔ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے اس باب میں حضرت بریدہ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۵۸ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اونٹوں کا پیشاب پینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو انہیں وہاں کی آب وہوا موافق نہ آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقہ کے اونٹوں میں بھیجا اور فرمایا ان کے دودھ اور پیشاب پیو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

ف۔ جانوروں وغیرہ کا پیشاب ناپاک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے لیے اس میں شفا ہے۔ اس لیے یہ ایک مخصوص واقعہ ہے۔ (مترجم)

باب ۱۳۵۹ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ أَوْ غَيْرِهِ۔

زہر یا کسی اور چیز سے خودکشی کرنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOM ISLAMIA ACADEMY

۲۱۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّاُ بِهَا بَطْنَهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ فَسَمُّهُ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ابوصالح کہتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے مرفوعاً بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے آپ کو کسی لوہے سے قتل کیا وہ قیامت کے اس طرح آئے گا کہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے اپنے پیٹ پر مارتا رہیگا۔ اور جہنم میں ہمیشہ رہیگا اور جو آدمی زہر پی کر خودکشی کریگا اس کا زہر اسکے ہاتھ میں ہوگا اور ہمیشہ جہنم میں اسے پیتا رہے گا۔

ف۔ اگر وہ حلال سمجھ کر ایسا کرتا ہے تو دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا ورنہ ہمیشہ رہنے سے مدت دراز تک رہنا مراد ہے۔ (مترجم)

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّاُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ فَسَمُّهُ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی لوہے کے ساتھ خودکشی کرے گا۔ قیامت کے دن لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اسے پیٹ میں جھونکتا رہے گا۔ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اور جو شخص زہر پی کر خودکشی کرے گا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اسے پیتا رہے گا۔ اور جو شخص اپنے آپ کو کسی بلند جگہ سے گرا کر ہلاک کرے گا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں گرایا جاتا رہے گا۔

۲۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيْعٌ وَاَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْاَوَّلِ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ عُذِّبَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَهٰكَذَا رَوَاهُ اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّ الرِّوَايَاتِ اِنَّمَا تَجِيْءُ بِاَنَّ اَهْلَ التَّوْحِيْدِ يُعَذَّبُوْنَ فِي النَّارِ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ مِنْهَا وَلَا يُذْكَرُ اَنَّهُمْ يُخَلَّدُوْنَ فِيْهَا۔

محمد بن علاء نے بواسطہ وکیع، ابومعاویہ، اعمش، ابوصالح، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعمش کی روایت کی مثل روایت نقل کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور پہلی حدیث سے اصح ہے۔ یہ حدیث اسی طرح بواسطہ اعمش، ابوصالح اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے محمد بن عجلان بواسطہ سعید مقبری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے زہر کے ذریعے خودکشی کی اسے جہنم کی آگ میں عذاب دیا جائیگا "ہمیشہ ہمیشہ" کا ذکر نہیں۔ ابوزناد نے بواسطہ اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا۔ یہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ روایات میں آتا ہے کہ اہل توحید کو آگ میں عذاب دیا جائے گا پھر نکال لیا جائے گا۔ یہ مذکور نہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۲۱۱۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ يَعْنِي السَّمَّ.

ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دواء یعنی زہر سے منع فرمایا

باب ۱۳۶۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَاوِي بِالْمُسْكِرِ

نشہ آور چیزوں سے علاج کی ممانعت

۲۱۱۸ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ أَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّا نَتَدَاوَى بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهَا دَاءٌ. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ نَا النَّضْرُ وَشَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهِ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ النَّضْرُ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ وَقَالَ شَبَابَةُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ سوید بن طارق یا طارق بن سوید نے آپ سے شراب کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے منع فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا ہم اس کے ساتھ علاج کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے محمود نے بواسطہ نضر اور شبابہ شعبہ سے اس کی مثل روایت کیا۔ محمود کہتے ہیں۔ نضر نے طارق بن سوید کہا اور شبابہ نے سوید بن طارق کہا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۶۱ مَا جَاءَ فِي السَّعُوطِ وَغَيْرِهِ

سعوط وغیرہ

۲۱۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ فَلَمَّا اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ أَصْحَابُهُ فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ لُدُّوهُمْ قَالَ فَلُدُّوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْعَبَّاسِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہترین دواؤں میں سے سعوط، لدود، سینگی کھجوانا اور دست آور دوا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو صحابہ کرام نے دہن مبارک کے ایک طرف سے دوا پلائی لوگ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا ان سب کو اسی طرح دوائی پلاؤ۔ راوی فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سوا تمام کو منہ کی ایک جانب سے دوائی پلائی گئی۔ "سعوط" ناک میں کوئی دوائی وغیرہ چڑھانا۔ "لدود" منہ کی ایک جانب سے دوائی پلانا"

۲۱۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُودُ وَالسَّعُوطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْإِثْمِدُ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہترین دوا لدود، سعوط، سینگی کھجوانا اور دست آور دوا ہے۔ اور بہترین سرمہ "اثمد" ہے۔ یہ آنکھوں کی روشنی تیز کرتا اور بالوں کو اگاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ حَدِيْثُ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ.

سے آپ سوتے وقت ہر آنکھ میں تین تین سلائیاں سرمہ لگاتے۔ یہ حدیث یعنی عباد بن منصور کی روایت حسن ہے۔

بَابُ ۱۳۶۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ

داغ لگانے کی ممانعت

۲۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَابْتُلِيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ لگانے سے منع فرمایا راوی فرماتے ہیں پھر جب ہم بیماری میں مبتلا ہوئے تو ہم نے داغ لگایا۔ لیکن ہمیں کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ ابْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو ابْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمیں داغ لگانے سے منع کیا گیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۶۳ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

داغ لگانے کی اجازت

۲۱۲۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيٍّ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسعد بن زرارہ کو سرخ پھنسی کی بیماری میں داغا۔ اس باب میں حضرت ابی اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۱۳۶۴ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ

سینگی لگوانا

۲۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ وَجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَا نَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گردن کے اردگرد دو رگوں نیز کاندھوں کے درمیان سینگی لگوایا کرتے تھے آپ سترھویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخ کو سینگی لگوایا کرتے تھے اس باب میں حضرت ابن عباس اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۱۲۵ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَدِيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ اَنَّهٗ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ اَنْ مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج کے ضمن میں بیان فرمایا کہ وہ فرشتوں کی جس جماعت سے گزرے انہوں نے آپ سے تاکیداً عرض کیا کہ آپ اپنی امت کو سینگی لگوانے کا حکم فرمائیں۔ یہ حدیث حسن حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت سے غریب ہے۔

۲۱۲۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ يُغِلَّانِ وَاحِدٌ يَحْجُمُ اَهْلَهٗ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يُذْهِبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوْ عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِيْنَ عُرِجَ بِهٖ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِيْ فَكُلُّهُمْ اَمْسَكُوْا فَقَالَ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِّمَّنْ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ غَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ قَالَ النَّضْرُ اللَّدُوْدُ الْوَجُوْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تین سینگی کھینچنے والے غلام تھے دو اجرت پر سینگی کھینچتے اور ایک حضرت ابن عباس اور ان کے گھر والوں کو سینگی لگایا کرتے تھے حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔ سینگی کھینچنے والا آدمی کتنا اچھا بندہ ہے (فاسد) خون کو دور کرتا ہے۔ پٹھے کو ہلکی کرتا ہے اور آنکھوں کی روشنی تیز کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرے انہوں نے عرض کیا آپ سینگی لگوانا لازم پکڑیں نیز فرمایا۔ سترھویں، انیسویں اور اکیسویں بہترین تاریخیں ہیں۔ نیز فرمایا بہترین دوا جو تم کرتے ہو سعوط، لدود سینگی لگوانا اور مسہل دوا ہے۔ حضرت عباس اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض وصال میں دہن مبارک کے ایک طرف سے دوائی ڈالی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا مجھے کس نے دوائی پلائی ہے؟ تمام صحابہ خاموش رہے۔ اس پر آپ نے فرمایا میرے چچا حضرت عباس کے علاوہ گھر میں جتنے افراد ہیں سب کو منہ کی ایک جانب سے دوائی پلائی جائے۔ نضر کہتے ہیں "لدود" "وجور" کو کہتے ہیں یعنی منہ کی جانب سے دوائی پلانا۔ اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایات مذکور ہے یہ حدیث غریب ہم اسے صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۶۵ مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْحِنَّاءِ

مہندی کے ساتھ علاج کرنا

۲۱۲۷ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ نَا فَائِدٌ مَوْلٰى لِاٰلِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حضرت علی بن عبیداللہ اپنی دادی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ جَدَّتِهٖ وَكَانَتْ تَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ إِلَّا أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ فَائِدٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ فَائِدٍ فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ أَصَحُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ فَائِدٍ مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مَوْلَاهُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ.

کرتی تھیں، فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جب بھی کوئی زخم وغیرہ ہوتا تو آپ مجھے اس پر مہندی لگانے کا حکم فرماتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے فائد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض نے اسے فائد سے روایت کیا اور علی بن عبیداللہ کے بجائے عبیداللہ بن علی کہا جو اپنی دادی سلمٰی سے روایت کرتے ہیں۔ عبیداللہ بن علی زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن علاء نے زید بن حباب فائد مولیٰ عبیداللہ بن علی، عبیداللہ بن علی اور ان کی دادی کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی

باب ۱۳۶ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَةِ

تعویذ اور جھاڑ پھونک کی ممانعت

۲۱۲۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوٰى أَوِ اسْتَرْقٰى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے داغ لگوایا یا دم کروایا وہ توکل سے بری ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابن عباس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۷ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

تعویذ اور دم وغیرہ کی اجازت

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے نظر بد اور پھوڑے کے زخم (پھنسیوں وغیرہ) میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے اور پھوڑے کی پھنسیوں میں جھاڑ پھونک کی اجازت مرحمت فرمائی۔ میرے (امام ترمذی) کے نزدیک بواسطہ معاویہ بن ہشام سفیان کی روایت کے مقابلہ میں یہ روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالنَّمْلَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهٰذَا عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَطَلْقِ ابْنِ عَلِيٍّ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَاَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ.

اصح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ، عمران بن حصین، جابر، عائشہ، طلق بن علی، عمرو بن حزم اور ابو خزامہ (والد سے راوی ہیں) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقیہ (جھاڑ پھونک) تو صرف نظر بد یا بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ حصین اور شعبی، بریدہ سے روایت کی۔

ف۔ علماء کرام نے دونوں قسم کی احادیث میں یوں تطبیق دی ہے کہ ناجائز اور شرک پر مبنی کلمات سے تعویذ یا دم جھاڑ کرنا نیز اسے سبب نہ ماننا بلکہ موثر حقیقی سمجھنا منع ہے۔ اگر کلام الٰہی سے تعویذ یا دم کیا جائے اور اسے دیگر اسباب علاج کی طرح ایک سبب سمجھا جائے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ مستحسن ہے۔

(مترجم)

بَابُ ۱۳۶۸ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، جن اور نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ والناس) نازل ہوئیں۔ ان کے نزول پر آپ نے ان دونوں کو اختیار فرمایا اور دیگر دعاؤں کو چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۱۳۶۹ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

نظر بد سے جھاڑ پھونک

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ وَهُوَ ابْنُ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَيْهِمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِيْ لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ

حضرت عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو جلد نظر لگ جاتی ہے۔ کیا میں انہیں دم کرا سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرنے والی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا.

مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ایوب، عمرو بن دینار، عروہ بن عامر اور عبید بن رفاعہ، حضرت اسماء بنت عمیس سے مروی ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسن بن علی خلال نے بواسطہ معمر، ایوب سے دی۔

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَيَعْلَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُوْلُ اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَيَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يُعَوِّذُ اِسْحَاقَ وَاِسْمَاعِيْلَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دم کیا کرتے اور یہ الفاظ فرماتے میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان، ضرر رساں چیز اور برائی پہنچانے والی آنکھ سے اسکی پناہ میں دیتا ہوں اور فرماتے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو بھی اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔

۲۱۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون و عبدالرزاق اور سفیان منصور سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۰ مَا جَاءَ اَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ وَاَنَّ الْغُسْلَ لَهَا

نظر حق ہے

۲۱۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ نَا اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنِيْ حَبَّةُ بْنُ حَابِسٍ التَّيْمِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ.

حبہ بن حابس تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہام (ایک پرندہ جس سے عرب بد فالی لیتے تھے) کوئی چیز نہیں لیکن نظر حق ہے۔

۲۱۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ نَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ حَبَّةَ بْنِ حَابِسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہوتی اور جب تم سے غسل کے لیے کہا جائے تو غسل کر لیا کرو۔ (یعنی جس کی نظر لگی ہو وہ ہاتھ منہ دھو کر اس کے لیے پانی دے جس کو نظر لگی ہو۔ مترجم) اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ حبہ بن حابس کی روایت غریب ہے۔ شیبان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَرَوٰى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ حَيَّةَ بْنِ حَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِىُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ لَا يَذْكُرَانِ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ.

نے بواسطہ یحیی بن ابی کثیر حیہ بن حابس اور حابس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ علی بن مبارک اور حرب بن شداد اس روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کرتے۔

باب ۱۳۱ مَا جَاءَ فِىْ اَخْذِ الْاَجْرِ عَلَى التَّعْوِيْذِ

تعویذ پر اجرت لینا

۲۱۳۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَاَلْنَاهُمُ الْقِرٰى فَلَمْ يَقْرُوْنَا فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا هَلْ فِيْكُمْ مِنْ يَرْقِىْ مِنَ الْعَقْرَبِ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا وَلٰكِنْ لَا اَرْقِيْهِ حَتّٰى تُعْطُوْنَا غَنَمًا قَالُوْا اِنَّا نُعْطِيْكُمْ ثَلَاثِيْنَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَاَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِىْ اَنْفُسِنَا مِنْهَا شَىْءٌ فَقُلْنَا لَا تَعْجَلُوْا حَتّٰى نَاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِىْ صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اِقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوْا اِلٰى مَعَكُمْ بِسَهْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ نَضْرَةَ اِسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ وَرَخَّصَ الشَّافِعِىُّ لِلْمُعَلِّمِ اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ اَجْرًا وَيَرٰى لَهٗ اَنْ يَّشْتَرِطَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِى التَّوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا ہم ایک قوم کے پاس اترے اور ان سے درخواست کی کہ ہمیں مہمان رکھیں۔ انہوں نے ہماری مہمانوازی نہ کی پھر انکے سردار کو کسی چیز نے کاٹا وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے تم میں کوئی دم جھاڑ کرنے والا ہے (ابوسعید فرماتے ہیں) میں نے کہا میں ہوں لیکن جبتک تم مجھے چند بکریاں نہیں دو گے دم نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا ہم تمہیں تیس بکریاں دیتے ہیں۔ ہم نے قبول کرلیا پھر میں نے اس پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھی وہ ٹھیک ہوگیا اور ہم نے بکریوں پر قبضہ کرلیا فرماتے ہیں ہمارے دلوں میں ان بکریوں کے بارے میں کھٹکا پیدا ہوا تو ہم نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچنے سے پہلے جلدی نہ کرو۔ جب ہم بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو تمام قصہ عرض کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ (فاتحہ) دم جھاڑ ہے بکریاں قبضہ میں رکھو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔ امام شافعی نے معلم کو تعلیم قرآن پر اجرت کی اجازت دی ہے اور شرط رکھنا بھی جائز رکھا ہے انہوں نے اس حدیث کو دلیل بنایا۔ شعبہ، ابوعوانہ اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ ابوالمتوکل، ابوسعید، رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ نَا اَبُوْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِحَىٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوْهُمْ وَلَمْ يُضَيِّفُوْهُمْ فَاشْتَكٰى سَيِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بعض صحابہ کرام ایک عرب قبیلہ کے پاس سے گزرے انہوں نے نہ تو ان کو مہمان ٹھہرایا اور نہ ہی ضیافت کی۔ اسی اثناء میں ان کا سردار بیمار ہوگیا۔ وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے تمہارے پاس کوئی دوا ہے ہم نے کہا ہاں لیکن چونکہ تم نے ہمیں مہمان نہیں ٹھہرایا اور نہ ہی ہماری ضیافت کی اس لیے جب تک تم

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَقَالُوْا هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَآءٌ قُلْنَا نَعَمْ وَلٰكِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ قَطِيْعًا مِنْ غَنَمٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَّا يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَلَمَّا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِنْهُ وَقَالَ كُلُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا اَتَمُّ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ

ہماری اجرت مقرر نہ کرو ہم تمہارا علاج نہیں کرتے چنانچہ انہوں نے اس پر بکریوں کا ایک ریوڑ اجرت مقرر کی۔ ہم میں سے ایک صحابی نے اس پر سورۃ فاتحہ پڑھی اور وہ ٹھیک ہو گیا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ (فاتحہ) دم جھاڑ ہے؟ حضور نے یہ بات منع کے طور پر نہیں فرمائی تھی۔ فرمایا کھاؤ اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ مقرر کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اعمش کی روایت جو انہوں نے جعفر بن ایاس سے روایت کی، سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی حضرات نے اسے اسی طرح بواسطہ ابوبشر جعفر ابن ابی وحشیہ اور ابوالمتوکل، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہم سے روایت کیا جعفر بن ایاس سے جعفر بن ابی وحشیہ مراد ہیں۔

بَابُ ۱۳۷۲ مَا جَاءَ فِي الرُّقٰى وَالْاَدْوِيَةِ

جھاڑ پھونک اور دوا کرنا

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَآءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوخزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر ہم جھاڑ پھونک کریں یا دوا کریں اور پرہیز بھی کریں تو کیا یہ تقدیر الٰہی کو بدل سکتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ بھی تقدیر سے ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَدْ رَوٰى غَيْرُ ابْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ وَلَا نَعْرِفُ لِاَبِيْ خُزَامَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

سعید بن عبدالرحمٰن نے بواسطہ سفیان، زہری، ابن ابی خزامہ، اور ابوخزامہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن عیینہ سے یہ دونوں حدیثیں مروی ہیں۔ بعض نے بواسطہ ابوخزامہ، ان کے والد سے اور بعض نے بواسطہ ابن ابی خزامہ، ابوخزامہ سے روایت کی۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ ہم ابوخزامہ سے اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتے۔

بَابُ ۱۳۷۳ مَا جَاءَ فِي الْكَمْاَةِ وَالْعَجْوَةِ

کھمبی اور عجوہ (عمدہ کھجور)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ۔

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۲۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذٌ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِيْ قَارُوْرَةٍ فَكَحَلْتُ بِهٖ جَارِيَةً لِيْ فَبَرَأَتْ۔

۲۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّوْنِيْزُ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَّ قَالَ قَتَادَةُ يُؤْخَذُ كُلَّ يَوْمٍ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ حَبَّةً فَيُجْعَلْنَ فِيْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عجوہ (عمدہ کھجور) جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفاء ہے۔ اور کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔ اس باب میں حضرت سعید بن زید اور ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن عمرو کی روایت سے صرف سعید بن عامر کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھمبی، من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بعض صحابہ کرام نے عرض کیا کھمبی زمین کی چیچک ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھمبی، من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔ عجوہ (کھجور) جنت سے ہے اور زہر سے شفاء ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تین یا پانچ یا سات کھمبیاں لیں انہیں نچوڑا اور ان کا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا۔ اسے اپنی ایک لونڈی کی آنکھوں میں بطور سرمہ استعمال کیا تو وہ تندرست ہو گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کلونجی، موت کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے حضرت قتادہ فرماتے ہیں وہ ہر روز اکیس دانے لے کر ایک کپڑے میں رکھتے اور اسے پانی میں تر کر لیتے۔ پھر ناک کے دائیں نتھنے میں دو قطرے بائیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

خِرْقَةٍ فَيَنْقَعُهُ فَيَسْتَعِطُ بِهِ كُلَّ يَوْمٍ فِي مَنْخِرِهِ الْأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْأَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِي فِي الْأَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْأَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثِ فِي الْأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْأَيْسَرِ قَطْرَةً

میں ایک قطرہ، دوسرے دن دائیں نتھنے میں ایک قطرہ بائیں میں دو تیسرے دن دائیں نتھنے میں دو قطرے اور بائیں نتھنے میں ایک قطرہ ٹپکاتے۔

باب ۱۳۴ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ الْكَاهِنِ

کاہن کی اجرت

۲۱۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيقِ

گلے میں تعویذ لٹکانا

۲۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيَةَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِيسَى وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ أَبِي مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ أَعُودُهُ وَبِهِ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ أَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا قَالَ الْمَوْتُ أَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.

حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں عبداللہ بن عکیم ابو معبد جہنی کی تیمارداری کے لیے انکے پاس گئے ان پر سرخ لباس تھا فرماتے ہیں میں نے کہا آپ کوئی چیز (تعویذ) وغیرہ کیوں نہیں لٹکاتے؟ کہنے لگے موت اس سے زیادہ قریب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کوئی چیز گلے میں لٹکائے گا وہ اسی کے سپرد کر دیا جائیگا۔ عبداللہ بن عکیم کی روایت کو ہم ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۲۱۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید ابن ابی لیلیٰ سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

ف۔ تعویذ وغیرہ لٹکانے کی ممانعت اس صورت میں ہے کہ انہی کو حقیقتاً نفع بخش اور ضرر رساں سمجھتا ہو۔ یہ اعتقاد نہ ہو تو منع نہیں۔ (مترجم)

باب ۱۳۶ مَا جَاءَ فِي تَبْرِيدِ الْحُمَّى بِالْمَاءِ

بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى فَوْرٌ مِنَ النَّارِ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَامْرَأَةِ الزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار، آگ کا جوش ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر، ابن عمر، ابن عباس زوجہ زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۱۵۱ - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی گرمی سے ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۲۱۵۲ - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ اَسْمَاءَ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ۔

ہارون بن اسحاق نے بواسطہ عبدہ، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی حضرت اسماء کی روایت میں کلام ہے دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۲۱۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى عِرْقٌ يَعَارٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بخار اور ہر قسم کے درد میں ان الفاظ کے ساتھ پناہ مانگنے کی تعلیم دیتے تھے "اللہ کبیر کے نام سے ہر پھڑکنے والی رگ اور دوزخ کی گرمی کی شر سے اللہ تعالیٰ عظمت والے کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابراہیم کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ "عرق نعار" کی جگہ "عرق یعار" (یاء کے ساتھ) بھی کہا گیا ہے۔

باب ۱۳۷ مَا جَاءَ فِي الْغِيْلَةِ

ایام رضاعت میں جماع کرنا

۲۱۵۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ نَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ بِنْتِ وَهْبٍ وَهِيَ جَدَّةُ اُمِّهٖ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَدْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيَالِ فَاِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ يَفْعَلُوْنَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جَدَّةِ اُمِّهٖ بِنْتِ وَهْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ مَالِكٌ وَالْغِيَالُ اَنْ يَّطَأَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ تُرْضِعُ۔

حضرت جدامہ بنت وھب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ ایام رضاعت میں جماع سے منع کروں لیکن (معلوم ہوا کہ) فارس اور روم والے ایسا کرتے ہیں اور اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مالک بن اسود نے اسے بواسطہ عروہ، عائشہ اور جدامہ بنت وھب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کیا۔ مالک فرماتے۔ بیوی سے حالت رضاعت میں جماع کرنا "غیال" ہے۔

۲۱۵۵ - حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَحْمَدَ نَا ابْنُ وَهْبٍ ثَنِيْ

حضرت جدامہ بنت وھب اسدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مَالِكٌ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِيَّةِ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذُكِرْتُ اَنَّ فَارِسَ وَ الرُّوْمَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ وَ لَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ وَ الْغِيْلَةُ اَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ تُرْضِعُ قَالَ عِيْسَى ابْنُ اَحْمَدَ وَثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ حالت رضاعت میں جماع سے منع کردوں یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ مالک فرماتے ہیں غیلہ سے مراد عورت سے حالت رضاعت میں جماع کرنا ہے۔ عیسیٰ بن احمد کہتے ہیں ہم سے اسحٰق بن عیسیٰ نے بواسطہ مالک، ابو الاسود سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۱۳۷۸ مَا جَاءَ فِيْ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

نمونیہ کا علاج

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ وَيَلُدُّهٗ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِيْ يَشْتَكِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اسْمُهٗ مَيْمُوْنٌ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، نمونیہ والے کے لیے زیتون اور ورس (زرد رنگ کی بوٹی) کی تعریف فرماتے تھے قتادہ فرماتے ہیں اس کو منہ کی اس جانب سے ڈالا جائے۔ جس طرف درد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبداللہ کا نام میمون ہے اور یہ بصری شیخ ہیں۔

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ رَزِيْنٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْخَذَّاءِ ثَنَا مَيْمُوْنٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَيْمُوْنٍ وَقَدْ رَوٰى عَنْ مَيْمُوْنٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَذَاتُ الْجَنْبِ يَعْنِي السِّلَّ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمونیہ کے درد میں کٹھ اور زیتون سے علاج کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف میمون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ جو زید بن ارقم سے راوی ہیں۔ متعدد اہل علم نے اسے میمون سے روایت کیا۔ ذات الجنب سے سل (پھیپھڑے کی بیماری) مراد ہے۔

بَابُ ۱۳۷۹

درد کا علاج

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں درد میں مبتلا تھا جو مجھے ہلاک کیے جا رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

نے فرمایا (درد کی جگہ) سات مرتبہ دایاں ہاتھ پھیرو اور کہو۔ اللہ تعالیٰ کی عزت، قدرت اور غلبہ کے ساتھ اس درد کی شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو درد رفع ہو گیا۔ اب میں ہمیشہ اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو اس بات کا حکم دیتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۸۰ مَا جَاءَ فِي السَّنَا

سنا سے علاج

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنِي عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِينَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ حَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم کس دوا کے ذریعہ جلاب لیتی ہو عرض کیا "شبرم" (چنے کے دانے جیسا ایک دانہ) کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا وہ تو بہت گرم ہے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں پھر میں نے "سنا" کے ساتھ جلاب لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۳۸۱ مَا جَاءَ فِي الْعَسَلِ

شہد

۲۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرَأَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے بھائی کو بہت دست آ رہے ہیں آپ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ راوی فرماتے ہیں اس نے شہد پلایا پھر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! میں نے شہد پلایا لیکن اس سے مزید دست آنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ اس نے شہد پلایا پھر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے شہد پلایا لیکن دست بڑھ گئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اسے شہد پلاؤ چنانچہ اسے شہد پلایا اور وہ تندرست ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۸۲

بیمار پرسی

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ ابْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهٗ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عُوْفِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو۔

علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آچکا ہو اور سات بار یوں کہے میں اللہ بزرگ و برتر اور عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے، تو مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے منہال بن عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۳۸۳

بخار کا علاج

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشْقَرُ الرَّبَاطِيُّ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا مَرْزُوْقٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِيُّ ثَنَا سَعِيْدٌ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ اَخْبَرَنَا ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَآءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جَرْيَتَهٗ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَغْمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٌ وَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَاِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ هٰذَا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے اور یہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو اسکو پانی سے بجھا دے وہ ایک جاری نہر میں اس کے بہنے والی جانب کی طرف منہ کر کے دیر تک کھڑا رہے اور کہے اللہ کے نام سے یا اللہ! اپنے بندہ کو شفا دے اور اپنے رسول کو سچا کر طلوع صبح کے بعد اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے یہ عمل کرے اس میں تین دن تک تین تین غوطے لگائے اگر تین دنوں میں تندرست نہ ہو تو پانچ دن یہ عمل کرے۔ اگر پانچ دنوں میں صحت یاب نہ ہو تو سات دن ایسا کرے اگر سات دنوں میں شفا یاب نہ ہو تو نو دن یہ عمل کرے بیشک اللہ تعالیٰ کے حکم سے بخار نو دن سے تجاوز نہ ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۳۸۴ التَّدَاوِيْ بِالرَّمَادِ

راکھ سے زخم کا علاج کرنا

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَاَنَا اَسْمَعُ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَاْتِيْ بِالْمَآءِ فِيْ تُرْسِهٖ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ وَاُحْرِقَ لَهٗ حَصِيْرٌ فَحُشِيَ بِهٖ جُرْحُهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابو حازم فرماتے ہیں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کس چیز کے ساتھ کیا گیا حضرت سہل نے فرمایا (اسکے متعلق) مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں رہا۔ حضرت علی مرتضیٰ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ سے خون مبارک دھوتی تھیں اور ایک بوریہ جلا کر اسکا زخم بھر گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۸۵

۲۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا عُقْبَةُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفِّسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مریض کے پاس عیادت کے لیے جاؤ تو اُسے زندگی کی طمع دلاؤ یہ تقدیر کو تو نہیں بدلتی لیکن اس کے دل کو خوش کرتی ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَبْوَابُ الْفَرَائِضِ

ابواب فرائض

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس نے مال چھوڑا وہ وارثوں کے لیے ہے

بَابُ ۱۳۸۶ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

۲۱۶۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ ثَنَا أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْوَلَ مِنْ هَذَا وَأَتَمَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْ تَرَكَ ضَيَاعًا يَعْنِي صِبْيَانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ فَإِلَيَّ يَقُولُ أَنَا أَعُولُهُمْ وَأُنْفِقُ عَلَيْهِمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مال چھوڑے تو وہ اس کے گھر والوں کے لیے ہے اور جو کوئی عیال چھوڑے تو وہ میرے ذمہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری نے بواسطہ ابوسلمہ اور ابوہریرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے طویل اور زیادہ مکمل حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ "من ترک ضیاعا" کا مطلب یہ ہے کہ جو ایسی اولاد چھوڑے جن کے پاس کچھ نہ ہو وہ میرے ذمہ ہے۔ یعنی میں اس کی نگرانی کروں گا اور اس پر خرچ کروں گا۔

باب ۱۳۸۷ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

علم فرائض کا حصول

۲۱۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ ثَنِي عَوْفٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوضٌ هَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ وَرَوَى أَبُو أُسَامَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرائض اور قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو۔ کیونکہ میں (ظاہری حیات سے) وصال پانے والا ہوں۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ ابو اسامہ نے اسے عوف سے بواسطہ ایک (نامعلوم) شخص اور سلیمان بن جابر، حضرت عبداللہ بن مسعود

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ.

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ہم سے حسین بن حریث نے، اسامہ سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

باب ۱۳۸۸ مَا جَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْبَنَاتِ

بیٹیوں کی وراثت

۲۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ اَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ وَقَدْ رَوَاهُ شَرِيْكٌ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن ربیع کی بیوی حضرت سعد کی دو لڑکیوں کو لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دونوں، سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں ان کے والد، احد کے دن آپ کے ہمراہ لڑائی میں شہید ہو گئے اور ان کے چچا نے ان کا مال لے لیا۔ ان دونوں کے لیے کچھ نہ چھوڑا اور جب تک ان کے پاس مال نہ ہوگا ان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا اس پر آیت میراث نازل ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لڑکیوں کے چچا کو بلا بھیجا اور فرمایا سعد کی بیٹیوں کو دو تہائی حصہ اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دو۔ جو بچ جائے وہ تمہارے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شریک نے بھی اسے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کیا ہے۔

باب ۱۳۸۹ مَا جَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ بِنْتِ الْاِبْنِ مَعَ بِنْتِ الصُّلْبِ

حقیقی بیٹی کے ساتھ پوتی کی وراثت

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَسُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَسَاَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَاُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ فَقَالَا لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ مَا بَقِيَ فَقَالَا لَهٗ اذْهَبْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَاَسْاَلْهُ فَاِنَّهٗ سَيُتَابِعُنَا فَاَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ وَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ

حضرت ہزیل بن شرحبیل سے روایت ہے کہ ایک آدمی، ابوموسیٰ اور سلیمان بن ربیع کے پاس آیا اور ان دونوں سے ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک حقیقی بہن (کی وراثت) کے متعلق پوچھا۔ دونوں نے فرمایا بیٹی کے لیے نصف ہے۔ اور جو باقی بچ جائے وہ سگی بہن کے لیے ہے۔ نیز فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ وہ بھی ہماری طرح بتائیں گے۔ چنانچہ اس آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے واقعہ بیان کیا اور ان دونوں حضرات کی بات بھی بتائی۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا اگر میں ان کی موافقت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْمُهْتَدِيْنَ وَلٰكِنِّيْ اَقْضِيْ فِيْهَا كَمَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَلِلْاُخْتِ مَا بَقِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ قَيْسٍ الْاَوْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ كُوْفِيٌّ وَقَدْ رَوَاهُ اَيْضًا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ.

کروں تو میں بہک جاؤں اور صحیح راستہ نہ پا سکوں گا لیکن اس طرح فیصلہ کروں گا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا بیٹی کے لیے نصف ہے اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ اس طرح دو تہائی کی تکمیل ہو گی اور جو بچ جائے بہن کے لیے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو قیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان کوفی ہے۔ شعبہ نے بھی اسے ابو قیس سے روایت کیا۔

بَابُ ۱۳۹۰ مَا جَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ

حقیقی بھائیوں کی وراثت

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَرِثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا تم یہ آیت پڑھتے ہو "من بعد وصیۃ توصون بہا او دین" (جو کچھ تم وصیت کر دیا قرض ہو اس کے بعد الخ) حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کے نفاذ سے پہلے ادائیگی قرض کا فیصلہ فرمایا۔ اور حقیقی بھائی وارث ہوں گے علاتی بھائی وارث نہیں ہوں گے آدمی، اپنے اس بھائی کا وارث ہوتا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے ہو (سگا بھائی) اور صرف باپ کی طرف سے بھائی کا وارث نہ ہو گا۔

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

بندار نے بواسطہ یزید بن ہارون، زکریا بن ابی زائدہ، ابو اسحٰق، حارث اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۲۱۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ نَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ سگے بھائی (ایک دوسرے کے) وارث ہوں گے سوتیلے نہیں۔ اس حدیث کو ہم ابو اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں جو بواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ بعض علماء نے حارث کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

بَابُ ۱۳۹۱ مِيْرَاثِ الْبَنِيْنَ مَعَ الْبَنَاتِ

بیٹیوں کی بیٹوں کے ساتھ وراثت

۲۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَاَنَا مَرِیْضٌ فِیْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ کَیْفَ اَقْسِمُ مَالِیْ بَیْنَ وَلَدِیْ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ شَیْئًا فَنَزَلَتْ یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ الْاٰیَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بْنُ عُیَیْنَةَ وَغَیْرُهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ.

وقت بیمار تھا۔ اور بنو سلمہ میں مقیم تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنا مال اولاد میں کیسے تقسیم کر دوں؟ آپ نے کچھ جواب نہ دیا پھر آیت کریمہ نازل ہوئی "یوصیکم اللہ الخ" "اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ مرد کا دو عورتوں کے برابر حصہ ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ وغیرہ نے اسے بواسطہ محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

بَابُ ۱۳۹۲ مِیْرَاثِ الْاَخَوَاتِ

بہنوں کی میراث

۲۱۷۳۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِیُّ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ فَوَجَدَنِیْ قَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَاَتَانِیْ وَمَعَهٗ اَبُوْبَکْرٍ وَهُمَا مَاشِیَانِ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَبَّ عَلَیَّ مِنْ وُضُوْءِهٖ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ وَکَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ فَلَمْ یُجِبْنِیْ شَیْئًا وَکَانَ لَهٗ تِسْعُ اَخَوَاتٍ حَتّٰی نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ الْاٰیَةَ قَالَ جَابِرٌ فِیَّ نَزَلَتْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں بیہوشی کی حالت میں تھا۔ آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے دونوں پیدل چل کر آئے تھے۔ آپ نے وضو فرمایا اور بقیہ پانی مجھ پر ڈال دیا تو مجھے افاقہ ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے مال کی تقسیم کیسے کروں؟ آپ نے کوئی جواب نہ دیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نو بہنیں تھیں یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی "یستفتونک قل اللہ یفتیکم الخ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں فرما دیجئے اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے الخ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو مبارک کے بقیہ پانی کا پڑنا تھا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بے ہوشی سے افاقہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحکم وعطاء الٰہی دافع البلاء ہیں۔ اس اعتقاد کے ساتھ درود تاج کے الفاظ پڑھنا جائز بلکہ مستحسن ہے۔ اسے گمراہی کہنا جہالت و بے دینی ہے۔ (مترجم)۔

بَابُ ۱۳۹۳ مَا جَاءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْعَصَبَةِ

عصبہ کی میراث

۲۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ ثَنَا وُهَیْبٌ ثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ.

۲۱۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر حصۂ وراثت، متعلقہ افراد کو دو۔ جو بچ جائے وہ سب سے قریبی مرد رشتہ دار کے لیے ہے۔

عبد بن حمید نے بواسطہ عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس اور

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ.

طاؤس، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے بعض نے اسے بواسطہ ابن طاؤس اور طاؤس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔

بَابُ ۱۳۹۴ مَاجَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْجَدِّ

دادا کی میراث

۲۱۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِيْ مَاتَ فَمَا لِيْ مِيْرَاثُهُ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ لَكَ طُعْمَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرا پوتا مر گیا ہے۔ اس کے ترکہ میں میرا کتنا حصہ ہے؟ آپ نے فرمایا تیرے لیے چھٹا حصہ ہے جب وہ واپس جانے لگا تو آپ نے بلا لیا اور فرمایا تیرے لیے ایک چھٹا حصہ اور ہے جب وہ لوٹ گیا تو پھر بلایا اور فرمایا۔ دوسرا چھٹا حصہ اصل حق سے زائد ہے۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ اس باب میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

بَابُ ۱۳۹۵ مَاجَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْجَدَّةِ.

دادی کی میراث

۲۱۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ مَرَّةً قَالَ قَبِيْصَةُ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ رَجُلٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اُمُّ الْاُمِّ اَوْ اُمُّ الْاَبِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَ اَوْ اِنَّ ابْنَ ابْنَتِيْ مَاتَ وَقَدْ اُخْبِرْتُ اَنَّ لِيْ فِي الْكِتَابِ حَقًّا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا اَجِدُ لَكِ فِي الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى لَكِ بِشَيْءٍ وَسَاَسْئَلُ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَاءَتِ الَّتِيْ تُخَالِفُهَا اِلٰى عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَنِيْ فِيْهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ اَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلٰكِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا انْفَرَدَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا.

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک (عورت) دادی یا نانی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرا پوتا یا (کہا) میرا نواسہ مر گیا اور مجھے بتایا گیا ہے کہ بحکم قرآن (اس کی میراث میں میرا حق موجود ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں قرآن پاک میں تیرا حصہ نہیں پاتا اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تمہارے متعلق کچھ فیصلہ فرماتے ہوئے نہیں سنا لیکن میں صحابہ کرام سے پوچھتا ہوں راوی فرماتے ہیں آپ نے صحابہ کرام سے پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (دادی کو) چھٹا حصہ دیا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارے سوا کسی اور نے بھی سنا عرض کیا حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے سنا ہے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے چھٹا حصہ دیا پھر دوسری (دادی یا نانی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی سفیان نے فرمایا کہ معمر نے زہری سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے یہ الفاظ زائد بیان کیے مجھے زہری سے یاد نہیں بلکہ معمر سے یاد ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم دونوں ہو گی تو وہ چھٹا حصہ تم دونوں کا ہو گا اور اگر تم میں سے صرف ایک ہو گی تو وہ چھٹا حصہ اسی کا ہو گا۔

۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دادی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اس نے اپنے حصہ میراث کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَتْهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللهِ شَيْءٌ وَمَا لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَأَلَتْهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللهِ شَيْءٌ وَلَكِنْ هُوَ ذَاكِ السُّدُسُ فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ.

مطالبہ کیا آپ نے فرمایا اللہ کی کتاب میں تمہارے لیے کچھ حصہ نہیں سنت رسول کے مطابق بھی تمہارا کچھ نہیں بہتر تم واپس چلی جاؤ میں صحابہ کرام سے پوچھوں گا چنانچہ آپ نے صحابہ کرام سے پوچھا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے دادی کو چھٹا حصہ دلایا آپ نے فرمایا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ اس پر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور وہی بات فرمائی جو حضرت مغیرہ فرما چکے تھے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم جاری فرما دیا پھر ایک دوسری دادی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا حصہ میراث طلب کیا آپ نے فرمایا تمہارے لیے قرآن میں کوئی حصہ مقرر نہیں بس یہی چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم دونوں وارث ہو تو یہ دونوں کے لیے مشترکہ ہوگا اور اگر کوئی ایک اکیلی ہوگی تو یہ اسی کا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ۱۳۹۶ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

دادی کی میراث بیٹے کے ساتھ

۲۱۷۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا إِنَّهَا أَوَّلُ جَدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ وَرَّثَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَلَمْ يُوَرِّثْهَا بَعْضُهُمْ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دادی کے حق میں فرمایا یہ پہلی دادی ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے کی موجودگی میں چھٹا حصہ دیا۔ اور اس کا بیٹا زندہ تھا۔ اس حدیث کو ہم مرفوعاً اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام نے بیٹے کی موجودگی میں دادی کو وارث قرار دیا ہے۔ جب کہ بعض نے وارث نہیں ٹھہرایا۔

باب ۱۳۹۷ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْخَالِ

ماموں کی میراث

۲۱۸۰ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّهْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَتَبَ مَعِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میری وساطت سے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا کوئی مولیٰ نہ ہو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مولیٰ ہیں۔ اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۱۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ أَرْسَلَهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَرَّثَ بَعْضُهُمُ الْخَالَ وَالْخَالَةَ وَالْعَمَّةَ وَإِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ ذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَوْرِيثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ وَأَمَّا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَلَمْ يُوَرِّثْهُمْ وَجَعَلَ الْمِيرَاثَ فِي بَيْتِ الْمَالِ

باب ۱۳۹۸ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَمُوتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ

۲۱۸۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ قَالُوا لَا قَالَ فَادْفَعُوهُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِ الْقَرْيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

باب ۱۳۹۹ فِي مِيرَاثِ الْمَوْلَى الْأَسْفَلِ

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا عَبْدًا هُوَ أَعْتَقَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ

ترکہ پائے گا۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اس کا ماموں وارث بنے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض نے اسے بلا واسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرسل بیان کیا۔ اس مسئلہ میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے۔ بعض نے ماموں، خالہ اور پھوپھی کو وارث قرار دیا ہے۔ اکثر اہل علم نے ذوالارحام کی وراثت کے ضمن میں اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کو وارث قرار نہیں دیتے بلکہ ترکہ بیت المال کا مال قرار دیتے ہیں

لاوارث کا ترکہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام کھجور کی ٹہنی سے گر کر مر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اس کا کوئی وارث ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ اس کا کوئی وارث نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کا مال اس کے گاؤں کے بعض لوگوں کو دے دو۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

آزاد کردہ غلام کو میراث دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عہد رسالت میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا البتہ اسکا ایک آزاد کردہ غلام تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی میراث اس غلام کو دے دی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں اہل علم کا یہ عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا عصبہ وارث چھوڑے بغیر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْعِلْمِ فِي هٰذَا الْبَابِ إِذَا مَاتَ رَجُلٌ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً أَنَّ مِيرَاثَهُ يُجْعَلُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ.

مرجائے تو اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کیا جائے گا۔

بَابُ ۱۴ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ الْمِيرَاثِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ

مسلمان اور کافر کے درمیان میراث نہیں

۲۱۸۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوَى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَحَدِيثُ مَالِكٍ وَهْمٌ وَهِمَ فِيهِ مَالِكٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ فَقَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَأَكْثَرُ أَصْحَابِ مَالِكٍ قَالُوا عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ هُوَ مَشْهُورٌ مِنْ وُلْدِ عُثْمَانَ وَلَا نَعْرِفُ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ فَجَعَلَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْمَالَ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اور کافر ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔ ہم سے ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، زہری سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ اس باب میں حضرت جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ معمر اور کئی دوسرے حضرات نے زہری سے اس کے ہم معنی نقل کیا۔ مالک نے بواسطہ زہری، علی بن حسین، عمرو بن عثمان اور اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہما) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ مالک کی روایت میں ان سے غلطی ہوئی۔ بعض نے بواسطہ مالک عمرو بن عثمان سے روایت کیا۔ اکثر اصحاب مالک نے عمرو بن عثمان (بغیر واو کے) سے روایت کیا عمرو بن عثمان بن عفان، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں اور مشہور ہیں۔ ہم عمرو بن عثمان کو نہیں جانتے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ علماء کا مرتد کی وراثت میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم نے اسے اس کے مسلمان ورثاء کا حق قرار دیا۔ اور بعض نے فرمایا مسلمان اس کے مال کے وارث نہیں ہوں گے۔ انہوں نے حدیث پاک کو دلیل بنایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

۲۱۸۵۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُصَيْنُ بْنُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى ؛

علیہ وسلم نے فرمایا دو دینوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث جابر سے صرف ابن ابی لیلی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۴۰۱ مَا جَاءَ فِيْ اِبْطَالِ مِيْرَاثِ الْقَاتِلِ ؛

قاتل کی میراث باطل ہے

۲۱۸۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِصَحِيْحٍ لَا يُعْرَفُ هٰذَا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ قَدْ تَرَكَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْقَاتِلَ لَا يَرِثُ كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً اَوْ عَمَدًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً فَاِنَّهٗ يَرِثُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل، وارث نہیں ہوتا۔ یہ حدیث صحیح نہیں۔ یہ صرف اسی طریق سے معروف ہے۔ اسحٰق بن عبداللہ بن ابوفروہ کو بعض اہل علم نے ترک کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی ان میں سے ہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قاتل وارث نہیں ہوتا۔ قتل غلطی سے ہو یا جان بوجھ کر۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ غلطی سے قتل ہو تو قاتل وارث بنے گا۔ امام مالک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۴۰۲ مَا جَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْمَرْاَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

شوہر کی دیت سے بیوی کی میراث

۲۱۸۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا فَاَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَرِّثِ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ؛

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیت وارثوں پر ہے اور عورت خاوند کی دیت میں سے کسی چیز کی وارث نہیں ہو سکتی۔ ضحاک بن سفیان کلابی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لکھا کہ اشیم ضبابی کو اس کے خاوند کی دیت سے وراثت دیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۴۰۳ مَا جَاءَ اَنَّ الْمِيْرَاثَ لِلْوَرَثَةِ وَالْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ

میراث وارثوں کیلیے اور دیت عصبہ کے ذمہ

۲۱۸۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو لحیان کی ایک عورت کے حمل کے متعلق جو گر کر مر گیا تھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْ جَنِیْنِ اِمْرَأَۃٍ مِنْ بَنِیْ لَحْیَانَ سَقَطَ مَیِّتًا بِغُرَّۃٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَۃٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَۃَ الَّتِیْ قُضِیَ عَلَیْھَا بِغُرَّۃٍ تُوُفِّیَتْ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِیْرَاثَھَا لِبَنِیْھَا وَزَوْجِھَا وَاَنَّ عَقْلَھَا عَلٰی عَصَبَتِھَا وَرَوٰی یُوْنُسُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ وَرَوٰی مَالِكٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا پھر وہ عورت جس کے حق میں فیصلہ ہوا تھا، انتقال کر گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی میراث بیٹوں اور خاوند کے لیے ہے۔ اور دیت، عصبات پر ہے۔ یونس نے بواسطہ زہری، سعید بن مسیب و ابوسلمہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ مالک نے اسے بواسطہ زہری ابوسلمہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نیز بواسطہ زہری اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

باب ۱۴۰۴ مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یُسْلِمُ عَلٰی یَدَیِ الرَّجُلِ

جو آدمی کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

۲۱۸۹ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا اَبُوْ اُسَامَۃَ وَابْنُ نُمَیْرٍ وَوَکِیْعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُوْھَبٍ وَقَالَ بَعْضُھُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ تَمِیْمٍ الدَّارِیِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّۃُ فِی الرَّجُلِ مِنْ اَھْلِ الشِّرْکِ یُسْلِمُ عَلٰی یَدَیْ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ اَوْلَی النَّاسِ بِمَحْیَاہُ وَمَمَاتِہٖ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ وَھْبٍ وَیُقَالُ ابْنُ مُوْھَبٍ عَنْ تَمِیْمٍ الدَّارِیِّ وَقَدْ اَدْخَلَ بَعْضُھُمْ بَیْنَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُوْھَبٍ وَبَیْنَ تَمِیْمٍ الدَّارِیِّ قَبِیْصَۃَ بْنَ ذُوَیْبٍ رَوَاہُ یَحْیَی بْنُ حَمْزَۃَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِیْہِ عَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ ذُوَیْبٍ وَھُوَ عِنْدِیْ لَیْسَ بِمُتَّصِلٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُھُمْ یُجْعَلُ مِیْرَاثُہٗ فِیْ بَیْتِ الْمَالِ وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاحْتَجَّ بِحَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جو شرک کسی مسلمان کے ہاتھ پر ایمان لائے اس کے متعلق کیا طریقہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ (جس کے ہاتھ پر ایمان لایا) اس کی زندگی اور موت میں دوسرے لوگوں سے زیادہ حق دار ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عبداللہ بن وھب کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن موھب بھی کہا جاتا ہے یہ تمیم داری سے روایت کرتے ہیں۔ بعض نے عبداللہ بن وھب اور تمیم داری کے درمیان قبیصہ بن ذویب کو داخل کیا ہے۔ یحیی بن حمزہ نے اسے عبدالعزیز بن عمر سے روایت کیا اور قبیصہ بن ذویب کا اضافہ کیا۔ یہ میرے نزدیک متصل نہیں ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ اس کی میراث بیت المال میں جمع کی جائے۔ امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو دلیل بنایا کہ حق ولاء اسے ہے جو آزاد کرے۔

۲۱۹۰ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ عَاھَرَ بِحُرَّۃٍ اَوْ اَمَۃٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا یَرِثُ وَلَا

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ بواسطہ والد اپنے دادا (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کا ارتکاب

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُوَرِّثَ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لَا يَرِثُ مِنْ اَبِيهِ ۔

کرے اسکی اولاد ولدالزنا ہوگی نہ وہ کسی کے وارث ہیں اور نہ انکا کوئی وارث ہے۔ ابن لھیعہ نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ ولدالزنا اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا۔

بَابُ ۱۴۰۵ مَنْ يَرِثُ الْوَلَاءَ

ولاء کا کون وارث ہوگا

۲۱۹۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ولاء کا وہی وارث ہوگا جو مال کا وارث ہوگا۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

۲۱۹۲ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ اَبُوْ مُوْسَى الْمُسْتَمْلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ رُوَيْبَةَ الثَّعْلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَةُ تَحُوْزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تین قسم کی وراثت کی وارث ہوتی ہے۔ اپنے آزاد کردہ غلام کی، اپنے لقیط کی اور اپنی اس اولاد کی جس کے بارے میں اس نے لعان کیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اس طریق محمد بن حرب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

اٰخِرُ الْفَرَائِضِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب فرائض ختم ہوئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَبْوَابُ الْوَصَايَا

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب وصایا

بَابُ ۱۴۰۶ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

تہائی مال کی وصیت

۲۱۹۳ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي اِلَّا ابْنَتِي اَفَاُوْصِي بِمَالِي كُلِّهٖ قَالَ لَا

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں فتح مکہ کے سال بیمار ہوا اور موت کے قریب پہنچ گیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت سا مال ہے لیکن ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اس کے لیے تمام مال کی وصیت کر دوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قُلْتُ فَثُلُثِي مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ فِيهَا حَتَّى اللُّقْمَةُ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُوصِيَ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ ؕ

آپ نے فرمایا "نہیں" میں نے پوچھا دو تہائی؟ فرمایا "نہیں" عرض کیا نصف کی وصیت کر دوں؟ فرمایا "نہیں" میں نے عرض کیا "ایک تہائی" فرمایا ہاں ایک تہائی اور یہ بھی زیادہ ہے تمہارا اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑنا اس بات سے بہتر ہے کہ انہیں مفلس چھوڑ دو۔ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں تم جو کچھ بھی خرچ کرو یہاں تک کہ ایک لقمہ اٹھا کر بیوی کے منہ میں ڈالو اسکا بھی تمہیں اجر دیا جائیگا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی مدینہ طیبہ نہ جاؤں گا) آپ نے فرمایا اگر تم میرے بعد رہ جاؤ گے اور رضائے الٰہی کے حصول کیلیے کوئی کام کرو گے تو تمہارے درجات بلند ہونگے اور امید ہے کہ تم میرے بعد زندہ رہو گے۔ یہاں تک کہ آئندہ کچھ تم سے فائدہ اٹھائیں گے اور کچھ نقصان۔ یا اللہ! میرے صحابہ کی ہجرتوں کو پورا فرما اور انہیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا لیکن سعد بن خولہ کا افسوس ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے مکہ مکرمہ میں انتقال کرنے کا دکھ تھا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ آدمی کے لیے تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرنا جائز نہیں بعض علماء نے تہائی سے کم کی وصیت کو مستحب قرار دیا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی زیادہ ہے۔

ف۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فتح عراق تک زندہ رہے۔ اور یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک کہ تم میرے بعد زندہ رہو گے اور تمہارے ذریعے کچھ لوگ فائدہ اٹھائیں گے اور کچھ نقصان، حرف بحرف صحیح ہوا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو غیب اور مستقبل کے باتوں پر مطلع فرماتا ہے کون کب مرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا اس لیے یہ کہنا کہ ان باتوں کا کسی کو علم نہیں ہوتا۔ یہ جہالت اور تعصب ہے۔ البتہ ذاتی علم خاصۂ خداوندی ہے۔ وہ کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی کوئی مسلمان اس بات کا اعتقاد رکھتا ہے۔ یہ عقیدہ شرک ہے۔ اہل سنت جماعت کے نزدیک انبیاء اولیاء کا علم عطیہ خداوندی ہے۔

(مترجم)

۲۱۹۴ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللَّهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمُ الْمَوْتُ فَيَضَارَّانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کتنے ہی مرد اور عورتیں ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرتے رہتے ہیں پھر ان کو موت آتی ہے تو وصیت میں نقصان پہنچاتے ہیں تو ان کے لیے (جہنم کی) آگ واجب ہو جاتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الَّذِي رَوَى عَنْ أَشْعَثَ بْنِ جَابِرٍ هُوَ جَدُّ نَصْرِ الْجَهْضَمِيِّ ؛

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (تائیداً) آیت سنائی من بعد وصیۃ الخ۔ وصیت پوری کرنے کے بعد جو وصیت کی جائے یا ادائیگی قرض کے بعد، لیکن وصیت میں کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے الخ۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے نصر بن علی جہضمی اشعث بن جابر سے راوی ہیں، نصر جہضمی کے دادا ہیں۔

بَابُ ۱۴۰۷ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

وصیت کی ترغیب

۲۱۹۵ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ؛

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی مسلمان جسکے پاس وصیت کیلیے مال ہو تو اسے لازم ہے کہ دو راتیں بھی اسی حالت میں نہ گزارے کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ زہری، سالم اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

بَابُ ۱۴۰۸ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوصِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں فرمائی

۲۱۹۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو قَطَنٍ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ وَكَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ؛

طلحہ بن مصرف کہتے ہیں میں نے ابن ابی اوفی سے پوچھا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی؟ انہوں نے جواب دیا "نہیں" میں نے کہا پھر وصیت کیسے مقرر ہوئی اور آپ نے لوگوں کو کیسے حکم دیا۔ ابن ابی اوفی نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل پیرا ہونے کی وصیت فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف مالک بن مغول کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۴۰۹ مَا جَاءَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

وارث کیلئے وصیت نہیں

۲۱۹۷ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اسکا حق عطا فرمادیا پس وارث کے لیے وصیت نہیں۔ بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے۔ اور انکا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ جو آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کا دعویٰ کرے یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے اس پر قیامت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تَعَالٰی وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ مِنْ بَیْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا رَقَالَ الْعَارِیَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَرِوَایَةُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ عَیَّاشٍ عَنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَاَهْلِ الْحِجَازِ لَیْسَ بِذَاكَ فِیْمَا تَفَرَّدَ بِهٖ لِاَنَّهٗ رَوٰی عَنْهُمْ مَنَاكِیْرَ وَرِوَایَتُهٗ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ اَصَحُّ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ اَصْلَحُ بَدَلًا اِذَا حَدَّثَ مِنْ بَقِیَّةَ وَبَقِیَّةُ اَحَادِیْثُ مَنَاكِیْرُ عَنِ الثِّقَاتِ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ زَكَرِیَّا بْنَ اِلٰی عَدِیٍّ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ خُذُوْا مِنْ بَقِیَّةَ مَا حَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَاْخُذُوْا عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ عَیَّاشٍ مَا حَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا غَیْرِ الثِّقَاتِ۔

۲۱۹۸ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلٰی نَاقَتِهٖ وَاَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِیَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا یَسِیْلُ بَیْنَ كَتِفَیَّ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَعْطٰی كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

بَابُ ۱۴۱ مَا جَاءَ یُبْدَاُ بِالدَّیْنِ قَبْلَ الْوَصِیَّةِ

۲۱۹۹ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ

تک اللہ تعالیٰ کی لعنت مسلسل برستی رہیگی عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے خرچ نہ کرے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کھانا بھی نہ دے؟ فرمایا یہ تو ہمارے مالوں میں سے افضل مال ہے نیز فرمایا ادھار لی ہوئی چیز قابل واپسی ہے، دودھ کے لیے ادھار لیے ہوئے جانور واپس کیے جائیں قرض ادا کرنے کی چیز ہے اور کفیل ضامن ہے اس باب میں حضرت عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث بواسطہ ابوامامہ بھی نبی اکرم سے دوسرے طرق سے مروی ہے۔ اہل عراق اور اہل حجاز سے اسماعیل بن عیاش کی وہ روایات جن میں وہ متفرد ہیں، کچھ قوی نہیں کیونکہ وہ ان سے منکر روایات روایت کرتے ہیں۔ اہل شام سے ان کی روایت اصح ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمہ نے اسی طرح فرمایا میں (امام ترمذی) نے احمد بن حسن سے سنا وہ امام احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں اسماعیل بن عیاش بقیہ سے زیادہ بہتر ہیں کیونکہ بقیہ ثقہ راویوں سے بھی منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے زکریا بن عدی سے سنا وہ اسحٰق فزاری کا قول نقل کرتے ہیں کہ بقیہ سے وہ حدیثیں لے لو جو وہ ثقات سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن اسماعیل بن عیاش، ثقات سے روایت کریں یا غیر ثقات سے ان کی کوئی روایت نہ لو۔

حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دیا میں اس کی گردن کے نیچے تھا وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان گر رہا تھا میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا۔ پس وارث کے لیے وصیت نہیں بچہ صاحب فراش کا ہے۔ اور زانی کے لیے پتھر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قرض وصیت سے پہلے ادا کیا جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَءُونَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ ؕ

صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض دینے کا فیصلہ فرمایا۔ اور تم پڑھتے ہو کہ وصیت قرض سے پہلے ہے۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے کہ وصیت سے پہلے قرض دیا جائے۔

باب ۱۴۱۱ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ أَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

موت کے وقت صدقہ کرنا یا غلام آزاد کرنا

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ الطَّائِيِّ قَالَ أَوْصَى إِلَيَّ أَخِي بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنَّ أَخِي أَوْصَى إِلَيَّ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَأَيْنَ تَرَى لِي وَضْعَهُ فِي الْفُقَرَاءِ أَوِ الْمَسَاكِينِ أَوِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِينَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ؕ

حضرت ابو جحیفہ طائی فرماتے ہیں میرے بھائی نے اپنے مال کا ایک حصہ کی میرے حق میں وصیت کی میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو پوچھا کہ میرے بھائی نے میرے لیے کچھ مال کی وصیت کی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ مال کہاں خرچ کیا جائے۔ فقرا پر مساکین پر یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والوں پر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں ہوتا تو مجاہدین کے برابر کسی کو نہ دیتا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا مرتے وقت غلام آزاد کرنے والے کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص شکم سیر ہو کر ہدیہ بھیجے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۲

حق ولاء کس کے لیے ہے

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاءُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاءُكِ فَلْتَفْعَلْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ حضرت بریرہ انکے پاس اپنے مال کتابت میں امداد طلب کرنے حاضر ہوئیں۔ ابھی تک انہوں نے اپنی کتابت سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اپنے مالکوں کے پاس واپس جاؤ اگر وہ پسند کریں کہ میں تمہاری کتابت ادا کردوں اور حق ولاء مجھے حاصل ہو تو میں ایسا کردوں گی۔ حضرت بریرہ نے یہ بات ان لوگوں کو بتائی تو انہوں نے انکار کیا اور کہا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چاہیں تو ثواب کی نیت کرلیں اور حق ولاء ہمیں حاصل ہو تو ہم ایسا کرلیں گے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تو آپ نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کردو۔ کیونکہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ؕ

ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے؟ جو ایسی شرط باندھتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں تو وہ جائز نہیں اگرچہ سو بار شرط کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ حق ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔

اَبْوَابُ الْوَلَاءِ وَالْهِبَةِ

ابواب ولاء[1] وھبہ

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۱۳/۱۴ مَا جَاءَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے

۲۲۰۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ اَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ ؕ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ فرمایا۔ تو اس کے آقاؤں نے ولاء کی شرط لگائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ولاء اس کے لیے ہے جو قیمت ادا کرے یا جو نعمت کا والی ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

بَابُ ۱۴/۱۵ اَلنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے کی ممانعت

۲۲۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيٰنُ بْنُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم

[1] ایک عاقل بالغ کسی کے ہاتھ پر شرف باسلام ہو۔ اب اس نومسلم نے اسکے یا کسی دوسرے کے ہاتھ پر موالاۃ کی یعنی یہ کہا کہ میں مرجاؤں تو میرا وارث تو ہے اور مجھ سے کوئی جنایت ہو تو دیت تیرے ذمہ ہوگی اس نے قبول کیا تو یہ موالاۃ صحیح ہے یہ دونوں جانب سے بھی ہو سکتی۔ (بہار شریعت حصہ ۱۴ ص ۱۷۵۔) مترجم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عُيَيْنَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ وَيُرْوٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لَوَدِدْتُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دِيْنَارٍ حِيْنَ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَذِنَ لِيْ حَتّٰى كُنْتُ اَقُوْمُ اِلَيْهِ فَاُقَبِّلُ رَاْسَهٗ وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَهْمٌ وَهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَتَفَرَّدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے بواسطہ عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری اور مالک بن انس نے اسے عبداللہ بن دینار سے روایت کیا۔ شعبہ سے منقول ہے انہوں نے فرمایا جب حضرت عبداللہ بن دینار یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو میرا دل چاہتا تھا کہ وہ مجھے اجازت دیں تو میں اٹھ کر ان کی پیشانی چوم لوں یحیی بن سلیم نے یہ حدیث بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی یحیی بن سلیم سے اس میں غلطی واقع ہوئی۔ صحیح یہ ہے۔ بواسطہ عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن دینار اور عبداللہ بن عمر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اسی طرح متعدد لوگوں نے عبیداللہ بن عمر سے نقل کیا۔ عبداللہ بن دینار اس حدیث میں متفرد ہیں۔

باب ۱۴۱۵ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ اَوِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ

کسی غیر کو اپنا باپ یا ولی بنانا

۲۲۰۴ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهٗ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ صَحِيْفَةً فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس صحیفہ کے سوا کوئی اور کتاب ہے اس نے جھوٹ بولا۔ اس صحیفہ میں اونٹوں کے دانتوں کے دیت اور زخموں کے احکامات مذکور ہیں۔ اسی خطبہ میں آپ نے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مدینہ طیبہ، عیر (پہاڑ) سے ثور (پہاڑ) تک حرم ہے۔ پس جو کوئی اس میں کوئی بدعت نکالے یا کسی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ ۞

بدعتی کو ٹھکانہ دے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کوئی فرض ونفل قبول نہیں کرے گا اور جو شخص کسی غیر کو باپ یا والی مانے اس پر بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس سے کوئی فرض ونفل قبول نہیں کیا جائے گا تمام مسلمانوں کی پناہ ایک جیسی ہے۔ ایک ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ ابراہیم تیمی، اور حارث بن سوید، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنیٰ روایت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ بھی مروی ہے۔

بَابُ ۱۴۱۶ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهِ

باپ کا اولاد سے انکار کرنا

۲۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا أَوْرَقُ قَالَ نَعَمْ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ أَنَّى أَتَاهَا ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ فَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قبیلہ بنو فزارہ کا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! میری بیوی نے سیاہ لڑکا جنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا ان کا رنگ کیا ہے؟ عرض کیا سرخ، فرمایا ان میں سیاہ بھی ہیں۔ عرض کیا جی ہاں سیاہ رنگ کے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا ان میں یہ رنگ کہاں سے آگیا۔ اس نے کہا۔ شاید کسی رگ نے اسے کھینچا ہوگا۔ آپ نے فرمایا شاید اسے بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۴۱۷ مَا جَاءَ فِي الْقَافَّةِ

قیافہ جاننے والے لوگ

۲۲۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (ایک دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش ان کے پاس تشریف

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OOMI ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هٰذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَزَادَ فِيهِ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا مَرَّ عَلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ هٰكَذَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي إِقَامَةِ أَمْرِ الْقَافَةِ ۔

لائے جبکہ آپ کے خطوط چمک رہے تھے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ابھی ابھی مجزز (قیافہ شناس) نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا اور کہا یہ قدم ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن عیینہ نے اسے بواسطہ زہری اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ اس میں اضافہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز، حضرت زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے سر ڈھانک رکھے تھے جب کہ پاؤں کھلے تھے تو مجزز نے کہا ان قدموں کا ایک دوسرے سے تعلق ہے۔ اسی طرح سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، زہری سے روایت کیا بعض علما نے اس حدیث کے مطابق قیافہ لگانے کو درست کہا۔

باب ۱۴۱۸ مَا جَاءَ فِي حَثِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّهَادِي

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہدیہ دینے پر رغبت دلانا

۲۲۰۷ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ نَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا وَأَبُو مَعْشَرٍ اسْمُهُ نَجِيحٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو۔ کیونکہ یہ دل کی کھوٹ کو دور کرتا ہے۔ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو (ہدیہ دینے میں) حقیر نہ سمجھے۔ اگرچہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

ابومعشر کا نام نجیح مولیٰ بنو ہاشم ہے۔ بعض اہل علم نے اس کے حفظ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

باب ۱۴۱۹ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ

ہبہ واپس لینے کی برائی

۲۲۰۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ نَا حُسَيْنٌ الْمُكْتِبُ عَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہدیہ دے کر واپس لینے والے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

August-2018

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء

شعبہ حفظ: 145

شعبہ ناظرہ: 200

درسِ نظامی: 105

شعبہ تجوید: 11

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ وناظرہ: 14 اساتذہ

شعبہ درسِ نظامی وتجوید: 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ

باورچی: 2

خادم: 4

چوکیدار: 2

کل طلباء کم و بیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD.BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE:MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA(TRUST)
ACC NO:0050002565700 3 - branchcode:0050

@markazuloloom

waseem ziyai

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

WARAQAT
ISLAMIA
ACADEMY